قرآن کریم

تفسیر میرٹھی

ترجمہ اور تفسیر

مع

شان نزول

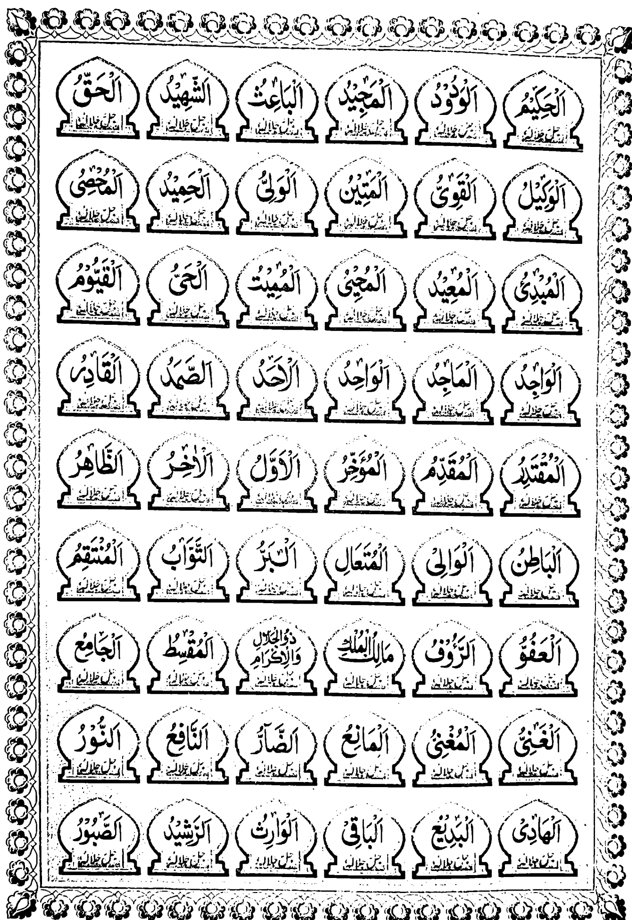
از مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ [illegible] کراچی

[illegible]
[illegible]2033442

بسم الله الرحمن الرحيم

هُوَ اللّٰهُ	الَّذِی لَآ اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ
اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ	اَلْجَبَّارُ
اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ
اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ
اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِيْعُ	اَلْبَصِيْرُ
اَلْحَكَمُ	اَلْعَدْلُ	اَللَّطِيْفُ	اَلْخَبِيْرُ	اَلْحَلِيْمُ	اَلْعَظِيْمُ
اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ	اَلْعَلِیُّ	اَلْكَبِيْرُ	اَلْحَفِيْظُ	اَلْمُقِيْتُ
اَلْحَسِيْبُ	اَلْجَلِيْلُ	اَلْكَرِيْمُ	اَلرَّقِيْبُ	اَلْمُجِيْبُ	اَلْوَاسِعُ



اَلْحَکِیْمُ
اَلْوَدُوْدُ
اَلْمَجِیْدُ
اَلْبَاعِثُ
اَلشَّهِیْدُ
اَلْحَقُّ
اَلْوَکِیْلُ
اَلْقَوِیُّ
اَلْمَتِیْنُ
اَلْوَلِیُّ
اَلْحَمِیْدُ
اَلْمُحْصِیْ
اَلْمُبْدِئُ
اَلْمُعِیْدُ
اَلْمُحْیِیْ
اَلْمُمِیْتُ
اَلْحَیُّ
اَلْقَیُّوْمُ
اَلْوَاجِدُ
اَلْمَاجِدُ
اَلْوَاحِدُ
اَلْاَحَدُ
اَلصَّمَدُ
اَلْقَادِرُ
اَلْمُقْتَدِرُ
اَلْمُقَدِّمُ
اَلْمُؤَخِّرُ
اَلْاَوَّلُ
اَلْاٰخِرُ
اَلظَّاهِرُ
اَلْبَاطِنُ
اَلْوَالِیْ
اَلْمُتَعَالِ
اَلْبَرُّ
اَلتَّوَّابُ
اَلْمُنْتَقِمُ
اَلْعَفُوُّ
اَلرَّءُوْفُ
مَالِکُ الْمُلْکِ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
اَلْمُقْسِطُ
اَلْجَامِعُ
اَلْغَنِیُّ
اَلْمُغْنِیْ
اَلْمَانِعُ
اَلضَّآرُّ
اَلنَّافِعُ
اَلنُّوْرُ
اَلْهَادِیْ
اَلْبَدِیْعُ
اَلْبَاقِیْ
اَلْوَارِثُ
اَلرَّشِیْدُ
اَلصَّبُوْرُ

انتباہ

قرآن کریم کی یہ کتابت ادارہ بیت القرآن کراچی نے زرِ کثیر صرف کرکے اپنے خاص خوشنویس سے کرائی ہے۔ اس کتابت کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹریشن بھی کرالیا گیا ہے لہٰذا کوئی شخص یا ادارہ اس کتابتِ قرآن مجید کا عکس لے کر چھوٹے یا بڑے سائز میں چھاپنے یا چھپوانے کی کوشش نہ کرے۔ قانون کاپی رائٹ کی خلاف ورزی ایک قابل مواخذہ جرم ہے۔

مُدیر ادارہ بیت القرآن کراچی

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور انسان کی بساط میں جو کچھ ہے ادارۂ بیت القرآن نے کوشش کی ہے کہ قرآن کریم کے نسخہ ہٰذا میں کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ چنانچہ کتابت کی متعدد بار تصحیح کرائی گئی۔ فلم اور پلیٹ اور چھپنے کے مراحل میں بھی تصحیح کا اہتمام کیا۔ لیکن انسان خطا کا پتلا ہے۔ ہر امکانی کوشش کے باوجود طباعت کے دوران کوئی نقطہ، شد یا مد، زیر یا زبر ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسی خفیف نادانستہ غلطی قابل گرفت نہیں ہوتی بلکہ قابلِ معافی ہوتی ہے۔ کوئی بھی مسلمان دیدہ و دانستہ قرآن کریم کی طباعت میں غفلت نہیں کرسکتا۔ اگر آپ کو تلاوت کے دوران کسی غلطی کا علم ہو تو ہمیں مطلع فرمائیے تاکہ اس کی درستگی کا فوراً بندوبست کیا جائے۔ ادارہ آپ کے اس تعاون کا شکر گزار ہوگا۔

(ناشر)

رجسٹریشن سرٹیفیکیٹ

محکمہ اوقاف حکومت سندھ

ترتیب نمبر ۱۸۴ رجسٹریشن نمبر ۸۳ تاریخ اجراء ۲۹-۰۸-۹۱

تصدیق کی جاتی ہے کہ ادارہ بیت القرآن، اردو بازار کراچی ۱ کو اشاعت قرآن پاک (طباعتی اغلاط سے مبرا) ایکٹ ایل آئی وی ۱۹۷۳ء کے تحت بطور "ناشران قرآن" رجسٹر کرلیا گیا ہے۔



دستخط محمد اقبال حسین نعیمی

ریسرچ اینڈ رجسٹریشن آفیسر

محکمہ اوقاف سندھ

قرآن کریم

تفسیر میرٹھی

ترجمہ اور تفسیر

مع

شانِ نزول

از: مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

بیت القرآن

اردو بازار کراچی

Ph: 2630744
Fax: 2633342

سُورَةُ الفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ

سورہ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ

ہر تعریف اللہ ہی کو (زیبا ہے) جو تمام جہان کا پروردگار نہایت مہربان، بڑا رحم والا مالک ہے روزِ جزا (یعنی قیامت) کا خداوندا!

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں دکھا ہم کو سیدھا راستہ! ان لوگوں کا رستہ

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

جن پر تو نے فضل فرمایا ہے! نہ ان کا جن پر غصہ ہوا ہے اور نہ بہکنے والوں کا ف۱

ف۱ یعنی انبیاء و صلحاء شہداء صدیقین کا راستہ دکھا یہود و نصاریٰ کے طریقہ پر نہ چلا ۱۲ ع تنبیہ (۷) ختم سورہ پر (آمین) کہنا سنت ہے
لیکن تلاوت کی آواز سے ذرا آہستہ کہے تاکہ سننے والے کو یہ شبہ نہ ہو کہ آمین کا لفظ بھی قرآن میں ہے۔۱۲

شانِ نزول: (۳) الحمد الخ سرور کائنات حضرت محمد ﷺ جب جنگل کی جانب تشریف لے جاتے تھے تو اوپر سے یا محمد کی آواز کان میں آیا کرتی تھی! نظر اٹھاتے تو زمین و آسمان کے بیچ میں معلق تخت جس پر ایک شخص نورانی بیٹھا ہوتا تھا نظر آیا کرتا تھا یہ حالت دیکھ کر آنحضرت ﷺ خوفزدہ ہو کر واپس تشریف لے آتے تھے چند بار ایسا ہی دیکھنے پر آنحضرت ﷺ نے سارا قصہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل سے جو توریت کے بڑے ماہر اور اپنے دین کے زبردست عالم تھے ذکر کیا ورقہ نے تسلی دے کر کہا کہ اے محمد تم خوف نہ کرو بلکہ کان لگا کر سنو کہ وہ کیا کہتا ہے اس کے بعد جب آنحضرت ﷺ صحرا کی جانب تشریف لے گئے اور حسبِ دستور یا محمد ﷺ کی آواز کان میں آئی تو آنحضرت ﷺ نے لبیک کہا! آواز آئی کہ اے محمد میں جبریل خدا کا فرشتہ ہوں اور تم اس اُمت کے نبی ہو، اول کہو (اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ) اب پڑھو الحمد للہ رب العالمین ۱۲

(الحمد ہر مرض کی شفاء ہے اس کے فضائل بیشمار ہیں، اس کا ثواب قرآن کے دو تہائی ثواب کے مساوی ہے۔۱۲



سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ
اٰيَاتُهَا ۲۸۶ - رُكُوعَاتُهَا ۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ ۝۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى
الٓمٓ ف یہ وہ کتاب ہے جس میں کچھ شک نہیں (کہ کلامِ خدا ہے۔ خدا سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
کے واسطے جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور درست رکھتے ہیں

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳
نماز کو ! اور اس میں سے کہ جو ہم نے انھیں دیا ہے خرچ بھی کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
اور جو ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو تجھ پر اتری ! اور ان پر جو تجھ

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴
سے پہلے اتریں ! اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں

ف۱
الٓمٓ (وغیرہ) حروف تہجی بعض سورتوں کے شروع میں اللہ پاک اور اس کے پیارے برگزیدہ رسول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اس قسم کے اسرار اور رموز ہیں جن کے یقینی معنی کسی تیسرے کو معلوم نہیں ہیں اگرچہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ الف سے اللہ لام سے جبریلؑ اور میم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں یعنی یہ قرآن اللہ نے جبریل کے ذریعے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے یا تینوں حرف تین کلموں کے مخفف حروف ہیں یعنی انا اللہ اعلم (میں معبود ہوں سب سے زیادہ جاننے والا) وغیرہ لیکن معتبر قول یہی ہے کہ ان حروف مقطعات کے معنی معلوم کرنے کی کوشش ناجائز اور عبث ہے۔

خواص:
جو شخص ایمان واخلاص سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرے گا تو اس کے انیس حرفوں کی بدولت وہ شخص دوزخ کے انیسوں فرشتوں کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور بسم اللہ میں چار کلمے ہیں ان چار کلموں کی برکت سے اس کے چاروں طرح کے گناہ یعنی رات کے دن کے چھپے اور ظاہر سب معاف ہوجائیں گے۔
(شان نزول صفحہ ۹۴، پر)

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾
یہی لوگ اپنے پروردگار کے راستہ پر ہیں ۔ اور یہی مرادیں پانے والے ہیں ۔
اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
بیشک جو لوگ منکر ہوئے! ان پر یکساں ہے خواہ تو ان کو ڈرائے یا نہ ڈرائے! وہ تو
لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى
ایمان لائیں گے نہیں ۔ (ش ۳) اللہ نے مہر لگا دی ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر! اور انکی
اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ؗ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۷﴾ ع وَمِنَ النَّاسِ
آنکھوں پر پردہ ہے ۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے (ش ۴) اور بعض لوگ
مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸﴾
ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور روزِ آخرت پر حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے ۔
یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے! اور (در واقع وہ کسی کو دغا نہیں دیتے) مگر اپنے آپ کو
وَمَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ
اور نہیں سمجھتے ۔ ان کے دلوں میں بیماری تھی پھر بڑھا دی اللہ نے ان کی بیماری ف۱
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ
تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ
فساد نہ پھیلاؤ زمین میں (تو) کہتے ہیں کہ ہمارا کام تو سنوار ہے سنو بیشک
هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ
یہی لوگ فسادی ہیں لیکن نہیں سمجھتے اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لے
اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ
آؤ جس طرح سب لوگ ایمان لے آئے ہیں (تو) کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی ایمان لے آئیں جس طرح بیوقوف ایمان
السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا
لے آئے ہیں ۔ سنو! بیشک یہی بیوقوف ہیں! لیکن نہیں جانتے اور جب

ف۱ بیماری سے مراد دل کی بیماری یعنی شک اور نفاق ہے کیونکہ جس طرح بیماری سے بدن کمزور ہو جاتا ہے اسی طرح دین میں شک کرنے سے دین ضعیف ہو جاتا ہے اور بیماری موت اور زندگی کے بیچ کی حالت ہے اسی طرح نفاق بھی کفر و اسلام کی بین بین حالت کا نام ہے اس لئے نفاق کو مرض فرمایا کہ منافقوں کے دل نفاق کی وجہ سے مریض تو تھے ہی اب جوں جوں قرآن کی آیتیں اتریں اور انھوں نے ان کو دل سے نہ مانا تو ان کا مرض نفاق دن بدن بڑھتا ہی گیا۔

خواص

جو کوئی بسم اللہ کو بارہ ہزار مرتبہ اس طرح پڑھے کہ ہر ہزار کے بعد دو نفل ادا کرے اور دعا مانگے بارہ ہزار پورا ہو چکنے پر بھی دو رکعت پڑھے اور خلوص نیت سے دعا مانگے تو ضرور اس کی دعا قبول ہوگی! جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم مغرب تک پڑھتا رہے اور درمیان میں نہ کسی سے بات کرے نہ دوسری جانب (باقی صفحہ ۱۹ پر)

شانِ نزول

قرآن کریم کے اس نسخہ میں ہر سپارے کی آیات کے شانِ نزول یکجا کر کے آخری صفحات میں دیئے گئے ہیں، سپارہ الٓمّٓ کے شانِ نزول صفحہ نمبر ۴۹۰ پر ملاحظہ فرمایئے

لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ

ملتے ہیں مسلمانوں سے (تو) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاچکے ہیں ! اور جب اکیلے جاتے ہیں اپنے شیطانوں کے پاس

قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

(تو) کہتے ہیں کہ بلاشبہ ہم تمہارے ساتھ ہیں! ہم تو ہنسی کرتے ہیں ! اللہ ہنسی کرتا ہے ان کے ساتھ

وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکے پھریں یہی ہیں جنھوں نے

اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا

خریدلی گمراہی ! ہدایت کے بدلے سو نہ نافع ہوئی ان کی سوداگری اور نہ انھوں

مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا

نے راہ پائی ! ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی ! پھر جب

أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ

اس نے روشن کردیا اردگرد کو (تو) لے گیا اللہ ان کے نور کو اور ان کو چھوڑ دیا اندھیروں

لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ أَوْ كَصَيِّبٍ

میں کہ کچھ نہیں سوجھتا بہرے گونگے اندھے ہیں کہ پھر نہیں سکتے ف (ش ۵) یا اس کا

مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ

حال) آسمانی بارش جیسا ہے کہ جس میں اندھیرے اور گرج اور بجلی ہے ! انگلیاں کے لیتے ہیں

فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ

اپنے کانوں میں کڑک کے مارے موت کے ڈر سے ! اور اللہ گھیرے ہوئے ہے

بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ

منکروں کو ! قریب ہے کہ بجلی اچک لے جائے ان کی آنکھیں ! جب چمکتی ہے ان پر

مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

(تو) اس میں چل لیتے ہیں اور جب اندھیرا چھا جاتا ہے (تو) کھڑے ہوجاتے ہیں ! اور اگر اللہ چاہے تو

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

لے جائے ان کے کان اور آنکھیں بیشک اللہ تو ہر چیز پر

ف ۱

یعنی اللہ پاک نے ہدایت کی مشعل جلائی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر دین اسلام روشن کیا تو تمام خلق نے اس میں راہ پائی اور منافق اندھے بن گئے کیونکہ جب آنکھیں ہی روشنی نہیں تو مشعل سے کیا نفع ہو اور اگر خیر یہ اندھے ہی ہوتے تب بھی غنیمت تھا کیونکہ اندھا کسی کو پکار سکتا ہے اور اس کی بات سن سکتا ہے اور جب اندھا آدمی بہرہ ہو اور گونگا بھی تو اس کے راہ پر آنے کی بالکل امید نہیں مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ منافقوں کے نہ عقل کی آنکھ ہے کہ سیدھا راستہ پہچان کر اسلام لے آئیں نہ مرشد کی طرف رجوع ہے کہ کسی اللہ والے کا دامن پکڑیں اور وہ ان کا رہنما بن جائے اور نہ خود حق بات پر کان لگاتے ہیں پھر بھلا ایسے شخص کے راستہ پر آنے کی کیونکر امید ہو اور لوٹنے اور ایمان لانے کی پھر توقع کس طرح ہو۔

خواص و فضائل

اس سورت کے نام ہیں سورۃ البقرہ سورہ فسطاط القرآن یہ قرآن میں سب سے بڑی اور پہلی سورۃ ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی جس گھر میں یہ سورۃ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان نہیں گھستا اور جو شخص اس سورۃ کا ورد رکھے گا قیامت کے دن اس کے سر پر تاج ہوگا۔ شیخ جلال الدین یونس سجاوندی فرماتے ہیں اگر کسی شخص کو سخت مصیبت در پیش ہو

(باقی صفحہ ۶ پر)

شان نزول صفحہ ۷۹۴ پر

قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ

قادر ہے ف (رش ۶) لوگو عبادت کرو اپنے رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

جو تم سے پہلے ہو گزرے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ جس نے بنادیا تمہارے لئے زمین کا

فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ

بچھونا اور آسمان کی چھت اور اتارا آسمان سے پانی پھر نکالے

بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ

اس سے میوے رزق تمہارا ! تو نہ کرو اللہ کا ہم پلہ (کسی کو) اور تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا

جانتے بوجھتے ہو۔ اور اگر تم شک میں ہو اس کتاب سے جو ہم نے اتاری ہے اپنے بندے پر تو

بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

لے آؤ ایک سورت اس جیسی اور بلالو اپنے حمایتیوں کو اللہ کے سوا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا

اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرسکو اور ہرگز کرہی نہ سکو گے تو ڈرو

النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾

اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی (کافر) اور پتھر (بت) ہیں تیار ہے کافروں کے لئے

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اور (اے محمد) خوشی سنا ان کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ بیشک ان کے واسطے باغ ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ

بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ! جب ان کو دیا جائے گا اس میں کا کوئی پھل کھانے کو

قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ

کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا پہلے اور وہ دیئے جائینگے ایک ہی طرح کے پھل ف۲

وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ

اور ان کے لئے وہاں بیبیاں صاف ستھری ہوں گی اور وہ وہیں ہمیشہ رہیں گے (رش ۷) اللہ کچھ

ع ۱۳ ۲ ۲

ف۱

خلاصہ اس مثال کا یہ ہے کہ منافقین ظلماتِ نفسانی میں پڑے ہوئے ہیں جیسے مسافر اندھیری رات میں کہ مینھ برس رہا ہو بادل گرج رہے ہوں بجلی چمک رہی ہو پریشان ہوتا ہے جب بجلی چمکی تو دو قدم چل لیا پھر کھڑا کا کھڑا رہ گیا اسی طرح منافق حیران ہیں جب ذرا وعظ و نصیحت سنتے ہیں تو سنبھل جاتے ہیں لیکن تھوڑی ہی دیر میں نصیحت کا اثر دل سے مٹا کر اپنی قدیمی گمراہی اور کفر کی تاریکی میں آپڑتے ہیں۔ دینِ اسلام کو بارش سے تشبیہ دی جیسے بارش کے شروع میں بجلی اور کڑک اور اندھیرا ہوتا ہے لیکن اس کا نتیجہ کھیتی باڑی کی سرسبزی خلقت کا جی جانا ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلام میں محنت، سختی افلاس سب کچھ ہے۔ لیکن نتیجہ آخرت کی بہبودی ہے منافقین اسلام کی شرعی سختیوں سے ڈر جاتے ہیں

(باقی صفحہ ۷ پر)

بقیہ صفحہ ۵

جس سے رہائی نظر نہ آتی ہو تو اس کو چاہیئے کہ ایک کاغذ پر لکھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم بسم اللہ الملک الحق المبین من العبد الذلیل الی المولی الجلیل مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اور کاغذ کو چلتے پانی میں ڈال دے اگر ہفتہ کے اندر اس کی مراد پوری نہ ہو جائے تو قیامت کے دن میرا دامن ہوگا اور اس کا ہاتھ۔

شانِ نزول صفحہ ۹۴ پر

لَا يَسْتَحْيِۦٓ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا
شرماتا نہیں کہ بیان کرے کوئی مثال ایک مچھر کی یا اس سے بھی بڑھ کر تو جو
الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ
لوگ کہ ایمان لا چکے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ مثال ٹھیک ہے ان کے اللہ کی کہی ہوئی اور جو
كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ
کافر ہیں سو کہتے ہیں کیا غرض تھی اللہ کو اس مثال سے ؟ اللہ گمراہ کرتا
كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾
ہے ایسی مثال سے بہتیروں کو اور ہدایت دیتا ہے بہتیروں کو۔ اور گمراہ کرتا ہے انہی کو جو بدکار ہیں۔
الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ
جو توڑتے ہیں اللہ کا اقرار اس کے پکا کئے پیچھے اور کاٹتے
مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ
ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم فرمایا اور فساد پھیلاتے ہیں ملک میں وہی لوگ
هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا
نقصان اٹھانے والے ہیں ف۱ تم کس طرح انکار کر سکتے ہو اللہ کا، حالانکہ تم بیجان تھے پھر
فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾
اسی نے تم کو جلایا پھر وہی تم کو مارے گا پھر وہی تم کو جلائے گا پھر تم اسی کی جانب لوٹائے جاؤ گے
هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ
وہی ہے جس نے بنایا تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ ! پھر متوجہ ہوا
إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٩﴾
آسمان کی جانب تو بنا دیئے سات آسمان ہموار ! اور وہ ہر چیز سے واقف ہے۔
وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ
اور (اے محمد یاد کر) جب کہا تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہ میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک نائب ف۲
قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَ
فرشتے بولے کہ کیا تو نائب بناتا ہے اس میں ایسے شخص کو جو اس میں فساد پھیلائے اور خون بہائے اور

ف۱
یعنی ہماری بیان کی ہوئی مثالوں پر وہی اعتراض کرتے اور گمراہ ہوتے ہیں جن کا شیوہ بدکاری ہے اور اللہ کے اس اقرار کو جو ازل میں کیا تھا، توڑتے ہیں اور جس کے وصل کا حکم فرمایا تھا کہ نبیوں میں جدائی نہ ڈالنا سب پر ایمان لانا صلہ رحمی یعنی اقارب کے ساتھ نیک برتاؤ اور سلوک کرنا اس کو کاٹتے ہیں نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں نہ قرابت کا خیال کر کے ان کی ایذا دہی سے بچتے ہیں نہ دوسروں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں۔

ف۲
یعنی آدم علیہ السلام اور انکی بی بی حوا، جو آدمؑ کی بائیں جانب کی سب سے نیچے کی پسلی سے پیدا ہوئی تھیں۔

(بقیہ صفحہ ۶)
اسی لئے محروم رہتے ہیں۔

ف۲
جنت کے میوے ایک ہی صورت کے ہوں گے لیکن مزا سب کا جدا جدا ہوگا جنتیوں کو کھانے کے لئے جب کوئی پھل ملے گا تو اسی وقت کہہ اٹھیں گے کہ یہ تو وہی پھل ہے جو ہمیں پہلے مل چکا ہے۔ کھانے کے بعد نرالے مزے سے معلوم ہوگا کہ یہ پھل دوسرا ہے یا آیۃ کا یہ مطلب ہے کہ جنت کے پھل دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے تاکہ ایک اجنبی پھل کھانے میں جنتیوں کو جھجک نہ ہو اس لئے صورت تو دنیا ہی کے پھلوں کی سی ہوگی لیکن مزے میں ان ناقص پھلوں سے ان بے مثل ذائقہ دار پھلوں کو کیا نسبت۔

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا

ہم تو تیری خوبیاں پڑھتے اور تیری پاک ذات یاد کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ میں وہ جانتا ہوں جو

تَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى

تم نہیں جانتے اور اللہ نے بتادیئے آدم کو چیزوں کے نام سارے! پھر سامنے کیا ان چیزوں کو

الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۱﴾

فرشتوں کے پھر فرمایا کہ بتاؤ مجھ کو ان چیزوں کے نام اگر تم سچے ہو!

قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ

وہ بولے کہ تو پاک ذات ہے ہم کو کچھ معلوم نہیں مگر جتنا تونے سکھا دیا۔ بیشک تو ہی اصل دانا!

الْحَكِيمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ

حکمت والا ہے۔ فرمایا کہ اے آدم تو بتادے ان کو ان چیزوں کے نام! سو جب ان کو بتادیئے آدم نے ان چیزوں کے

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

نام (تو) اللہ نے فرمایا! کیوں میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں جانتا ہوں چھپی چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی

وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿۳۳﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ

اور مجھ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے اور جو کچھ چھپاتے ہو ف اور جب ہم نے کہا فرشتوں سے

اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَ

کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے! نہ مانا اور تکبر کیا اور

كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ

کافر بن گیا اور ہم نے کہا کہ اے آدم! رہ تو اور تیری بیوی

الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ

جنت میں اور کھاؤ اس میں سے بافراغت جہاں چاہو اور پاس نہ پھٹکو اس

الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۳۵﴾ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا

درخت کے کہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ پھر ڈگایا ان کو شیطان نے وہاں سے

فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ

پس نکلوا دیا دونوں کو اس (آرام میں) سے کہ جس میں تھے! اور ہم نے حکم دیا کہ سب اتر جاؤ! تم ایک

ف ۱

روئے زمین پر اللہ پاک نے جنات کو آباد کر رکھا تھا جب جنات میں فسق و فجور اور معصیت کی کثرت ہوگئی تو اللہ پاک کا فرشتوں کو حکم ہوا کہ یہ شریر مفسد مخلوق اس سطح ارض پر آباد رہنے کے قابل نہیں ان کو پہاڑوں اور جزیروں میں لابساؤ اور زمین ان سے خالی کرالو اور ان کی جگہ تم آباد ہو جاؤ غرض جنات کے قائم مقام فرشتے ہوئے اور ان سب کا مرشد وافسر ابلیس مقرر کیا گیا اور معلم الملکوت کے لقب سے اس کو اعزاز بخشا گیا۔ ہزاروں برس ابلیس نے اللہ پاک کی وہ اطاعت کی جو واقعی میں اسی کا کام تھا سطح ارض و سطح آسمان پر بالشت برابر جگہ ایسی نہ چھوڑی جس پر اس نے سجدہ نہیں کیا۔ آخر کار ابلیس کے نفس شیطانی میں تکبر پیدا ہوا اور سمجھا کہ مجھ کو آسمان اور زمین اور جنت کا اتنا بڑا اور وسیع ملک صرف اسی وجہ سے عطا ہوا ہے کہ میں اللہ کے نزدیک اس کی ساری مخلوق سے افضل اور بہتر ہوں اس وقت اللہ پاک نے ابلیس اور اس کے تمام لشکر یعنی گروہ ملائکہ پر اپنا خلیفہ یعنی آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا خیال ظاہر کیا اور چونکہ فرشتوں کو اللہ پاک کی طرف سے اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ آدم کی ذریت میں نیک و بد ہر قسم کے لوگ ہوں گے اور نیز پہلی مخلوق یعنی جنات کا فسق و فجور ان کی نظر سے گزر ہی چکا تھا اور

(باقی صفحہ ۹ پر)

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (٣٦)
دوسرے کے دشمن ہو! اور تمہارے واسطے زمین میں ٹھکانا اور کام چلاؤ سامان ایک وقت معین تک ہے
فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ
پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے اللہ سے چند الفاظ ف۱ پھر اللہ متوجہ ہوا آدم پر! بیشک وہی معاف کرنے والا
الرَّحِيمُ (٣٧) قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي
مہربان ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ یہاں سے سب کے سب۔ پھر اگر تمہارے پاس آئے میری طرف سے
هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
کوئی ہدایت تو جو چلیں گے میری ہدایت پر نہ ان کو کچھ ڈر ہوگا اور نہ وہ کبھی
يَحْزَنُونَ (٣٨) وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
غمگین ہوں گے! اور جو نافرمانی کریں گے اور جھٹلائیں گے ہماری آیتوں کو وہی
النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (٣٩) ع يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ
دوزخی ہونگے! وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اے اولادِ اسرائیل یاد کرو میرا احسان
الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ
جو میں نے تم پر کیا اور پورا کرو میرا قرار تو میں پورا کروں تمہارا قرار اور مجھی
فَارْهَبُونِ (٤٠) وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا
سے ڈرتے رہو ف اور مان لو (قرآن) جو میں نے اتارا ہے کہ سچا بتاتا ہے اس کتاب (توریت) کو جو تمہارے
تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا
پاس ہے اور نہ بنو اسکے پہلے منکر ف۳ اور نہ لو میری آیتوں کے عوض میں مول تھوڑا سا!
وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ (٤١) وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا
اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور نہ ملاؤ سچ میں جھوٹ اور نہ چھپاؤ
الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (٤٢) وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
حق بات جان بوجھ کر اور قائم کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ
وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (٤٣) أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
اور جھکو جھکنے والوں کے ہمراہ۔ (رش ۸) کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو

ف۱
وہ چند کلمات جنکے ذریعے سے آدم کی دعا قبول ہوئی سورہ اعراف میں اس طرح مذکور ہیں۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین۔

ف۲
اسرائیل کے معنی عبداللہ (یعنی اللہ کا بندہ) ہیں یہ حضرت یعقوب

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

بقیہ صفحہ ۸
اپنے معصوم ہونے کو دیکھ ہی رہے تھے اس لئے تعجب کے طور پر لگے عرض کرنے کہ ہم ہر طرح معصوم بندوں پر ایسی قوم کو ترجیح دینا جس میں فسق وعصیاں صلاحیت واطاعت دونوں امر ہیں خدا جانے کس مصلحت پر مبنی ہے اور نیز دل میں یہ خیال کیا اللہ پاک کچھ ہی مخلوق کیوں نہ پیدا فرمائے بہرحال اس کو ہم سے فوقیت نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم نے اپنی عمر میں وہ کچھ دیکھا ہے جو اب پیدا کی ہوئی مخلوق کو دیکھنا ہرگز نصیب نہ ہوگا غرض ہمارا علم اس جدید مخلوق سے بڑھا ہوا ضرور رہے گا الغرض اللہ پاک کو تو اس مٹی کے پتلے میں اپنی تجلیات ذاتیہ کے فیضان بھرنے مقصود تھے اس لئے سطح ارض سے مختلف رنگارنگ کی مرکب ایک مٹھی خاک لی اور مختلف ہر قسم کے پانی سے اس کا خمیر کر کے ایک پتلہ بنایا اور اس میں روح پھونکی اور اس مشت خاک کی ملائکہ پر فضیلت ظاہر کرنے کی غرض سے دنیا بھر کی چیزوں کے ہر زبان میں نام آدم کو بتا دیئے اور پھر فرشتوں سے مقابلہ کرایا گیا تو علی الاعلان تمام فرشتوں پر آدم کی فضیلت علمی کا اظہار ہوا اور فرشتوں کے ظاہر و پوشیدہ ہر دو خیالات کا جواب مل گیا یہاں سے معلوم ہو گیا کہ خواص بشر یعنی انبیاءؑ کو خواص ملائکہ پر فضیلت ہے اور عوام مسلمین صلحا کا عام فرشتوں پر فوقیت رکھنا حدیث سے ثابت ہوتا ہے یہی ہے مذہب اہل سنت والجماعۃ۔ منزل اینی اولیاء

ع ۴

شانِ نزول صفحہ ۷۹۵ پر

اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا
اپنے آپ کو! حالانکہ پڑھتے ہو کتاب (الٰہی) کیا تم سمجھتے نہیں اور سہارا پکڑو
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾
صبر کا اور نماز کا! اور بیشک نماز شاق ہے مگر ان لوگوں پر (نہیں) جنکے دل پگھلے ہوئے
الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع
ہیں! جنکو خیال ہے کہ ضرور وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے اور بلاشبہ اس کی جانب لوٹنے والے ہیں ف
يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
اے بنی اسرائیل یاد کرو میرا احسان جو میں نے تم پر کیا اور اس بات کو کہ
وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ
میں نے فضیلت دی تم کو دنیا جہان کے لوگوں پر! اور ڈرو اس دن سے کہ نہ کام آئے گا
عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا
کوئی نفس کسی نفس کے کچھ۔ اور نہ قبول ہوگی اس کی جانب سے کوئی سفارش اور نہ لیا جائے گا اس سے
عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
کوئی بدل اور نہ ان کو کچھ مدد پہنچے گی۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم کو چھڑایا فرعون کے لوگوں سے ف
يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
وہ تم کو پہنچاتے تھے بری تکلیف! ذبح کرتے تھے تمھارے بیٹوں کو اور جیتا رکھتے تھے
نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ
تمھاری بیٹیوں کو اور اس میں بڑی آزمائش تھی تمھارے اللہ کی طرف سے ف اور (یاد کرو) جب ہم نے
الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ
پھاڑ دیا تمھارے لئے دریا پھر بچا دیا تمھیں اور ڈبو دیا فرعون کے لوگوں کو اور تم دیکھ رہے تھے۔ اور
اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
جب ہم نے وعدہ کیا موسیٰ سے چالیس رات کا پھر تم نے بنا لیا بچھڑا اس کے پیچھے
وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ
اور تم ظلم کر رہے تھے۔ پھر ہم نے درگزر کیا تم سے اس پر بھی کہ شاید تم

ف ۱
جب یہود کو نصیحت کی گئی کہ دنیا کی ریاست کی طمع دل سے نکال دو تو اب ان کو ایسی چیز کی تعلیم دی گئی جو روپیہ پیسہ سے زیادہ ان کا مددگار بنے یعنی ایمان پر قائم رہو اگر محتاج بھی رہو تو صبر کرو اور جب مصیبت پیش آئے تو نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ کیونکہ نماز ہر مصیبت

ع ۵ ۵

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

بقیہ صفحہ ۹
کا لقب تھا بنی اسرائیل سے مراد انکی اولاد یعنی قوم یہود ہے انھیں میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور توریت اتری اجتک لوگ فرعون سے خلاصی پاکر ملک شام میں آباد ہوئے تو ان سے اللہ نے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر تم توریت کے احکام پر ثابت قدم اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہے تو یہ ملک تمھارے ہی پاس رہے گا انھوں نے اپنے عہد کو توڑ دیا مسئلے غلط بتلائے اور بدنیت ہوکر رشوتیں لیں توریت میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کی سب آیتیں مٹا دیں اور بعض عبارتیں بدل دیں تب اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا احسان یاد دلا کر ان کو ایمان کی جانب متوجہ کرنے کی غرض سے یہ آیتیں بھیجیں اذا تبلی ابراہیم تک یہی قصہ چلا جاتا ہے۔

ف ۲
آیت میں نشان بتایا تھا کہ جو نبی پیدا ہو اگر وہ توریت کو سچا کہے تو اسکو سچا نبی جانو ورنہ جھوٹا اسلئے اب حکم فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن دونوں تمھاری توریت کی تصدیق کرتے ہیں پھر ان کو کیوں نہیں مانتے تم پہلے منکر نہ ہو کیونکہ تم ہی اگر پہلے انکار کر گئے تو تمھارے چھوٹے اور جاہل عوام الناس بھی تمھاری دیکھا دیکھی کفر کریں گے اور سب کا وبال تم پر ہوگا۔

تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ

احسان مانو اور (یاد کرو) جب ہم نے عطا فرمائی موسیٰ کو کتاب اور قانون فیصل تاکہ تم

تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ

ہدایت پاؤ۔ اور (یاد کرو) جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ بھائیو! بیشک تم نے اپنے

اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا

اوپر ظلم کیا اس بچھڑے کے بنالینے کی وجہ سے سو توبہ کرو اپنے خالق کی جانب اور ہلاک کرڈالو

اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ

اپنی جانیں! یہی بہتر ہے تمہارے حق میں تمہارے خالق کے نزدیک! پھر اللہ متوجہ ہوا تم پر! بیشک

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٤﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى

وہی توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔ اور (یاد کرو) جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم ہرگز تیرا یقین نہ کرینگے جب تک

نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾

کہ نہ دیکھ لیں اللہ کو سامنے! پھر تمہیں پکڑ لیا بجلی نے اور تم دیکھتے تھے ف

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ

پھر ہم نے تم کو اٹھا کھڑا کیا تمہارے مرے پیچھے تاکہ تم احسان مانو اور ہم نے تم پر

الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

سایہ کیا ابر کا اور اتارا تم پر من اور سلویٰ (اور کہہ دیا کہ) کھاؤ ستھری چیزیں جو

رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾

ہم نے تم کو دیں! اور ان لوگوں نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا ولیکن آپ اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ

اور جب ہم نے کہا کہ آجاؤ اس گاؤں میں! پس کھاؤ اس میں سے جہاں چاہو

رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ

بافراغت! اور گھسو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اور حطۃ کہتے جاؤ تو ہم بخش دینگے تمہارے قصور

وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ

اور زیادہ دیں گے نیک بندوں کو! تو بدل ڈالی شریر لوگوں نے دوسری بات اسکے خلاف جو ان سے

ف ١

حضرت موسیٰؑ اپنی قوم میں سے ستر آدمی منتخب کرکے اپنے ساتھ کلام الٰہی سنانے طور پر لے گئے وہ کلام سننے کے بعد اللہ کے دیکھنے کے خواہاں ہوئے اور کہا کہ جبتک ہم کھلم کھلا اپنے سامنے اللہ کو نہ دیکھ لیں گے تمہارا یقین نہ کرینگے اس بے ادبی پر آسمان سے بجلی ٹوٹی اور ان کو جلا گئی موسیٰؑ کی دعا سے پھر جی اٹھے

(بقیہ صفحہ ١٠)

کے رفع کرنے اور ہر حاجت کے پورا ہونے کا مجرب نسخہ ہے یا صلوٰۃ سے مراد دعا ہے مطلب یہ ہے کہ مصیبت پیش آنے پر دعا مانگا کرو ہم تمہارے کارساز تمہاری ہر مصیبت کو دور کرینگے

فضائل

ربیعہ بن کعبؓ ایک مرتبہ آنحضرت صلعم کے استنجے اور وضو کو پانی لائے حضورؐ نے خوش ہوکر فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے عاشق رسول نے عرض کیا کہ جنت میں حضورؐ کی ہمرکابی چاہتا ہوں آپؐ نے فرمایا اور کچھ؟ عرض کیا کہ بس اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے آپ نے فرمایا اچھا لیکن اتنی مجھ پر مہربانی کرو کہ نماز کی کثرت رکھو نوافل کی مداومت وکثرت قرب الٰہی ور سید المرسلین کی ہمرکابی کا سبب ہے۔

ف ٢

فرعون قوم عمالقہ کے بادشاہ کا لقب تھا۔ اس فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔ اس کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی ہے ور شہر مصر اس کا دار السلطنت تھا ور یہ اپنی رعایا سے اپنے آپ کو خدا کہلواتا اور اپنی مورتوں کو سجدے کراتا تھا

ف ٣

یوسفؑ نے بنی اسرائیل کو مصر میں لا آباد کیا لیکن فراعنہ مصر کو ان پردیسیوں کا مصر میں رہنا

(باقی صفحہ ١٦ پر)

الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

کہہ دی گئی تھی تو ہم نے اُتارا اُن پر جنھوں نے شرارت کی ! عذاب آسمان سے

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا

اس وجہ سے کہ خلاف حکم کرتے تھے ! اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے پانی مانگا اپنی قوم کیلئے تو ہم نے کہا

اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ

کہ مار اپنی لاٹھی پتھر پر! سو بہہ نکلے اس سے بارہ چشمے !

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ

پہچان لیا ہر قوم نے اپنا اپنا گھاٹ ف۱ کھاؤ اور پیو اللہ کی روزی!

وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى

اور نہ پھرو زمین میں فساد پھیلاتے ! اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ

لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا

ہم ہرگز نہ رہیں گے ایک کھانے پر پس تو دعا کر ہمارے لئے اپنے رب سے کہ نکال دے ہمارے

تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَ

واسطے جو اُگتا ہے زمین سے یعنی ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور

بَصَلِهَا ۭ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۭ

پیاز ! موسیٰ نے کہا کہ کیا تم چاہتے ہو وہ چیز جو ادنیٰ ہے اس کے بدلہ میں جو بہتر ہے !

اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ

(اچھا) اتر پڑو کسی شہر میں تو تم کو ملے گا جو کچھ مانگتے ہو اور ڈھیں دی گئی ان پر ذلت

وَالْمَسْكَنَةُ ۤ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

اور محتاجی۔ اور وہ آ گئے اللہ کے غصہ میں ! یہ اس لئے کہ وہ انکار کرتے تھے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

اللہ کی آیتوں کا اور خون کرتے تھے نبیوں کا ناحق یہ اس وجہ سے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے

يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى

بڑھے جاتے تھے ف۲ جو لوگ مسلمان بنے اور جو یہودی ہوئے اور عیسائی

ف۱

جب بنی اسرائیل کو قوم عمالقہ سے جہاد کرنے کا حکم ہوا تو وہ تعمیل حکم میں جھجکے اور تغافل کیا اس پر ان کو ایک سنسان ہو کے میدان میں چالیس سال تک حیران پریشان پھرنے کی سزا ملی بہتیرا چلتے تھے لیکن اپنے آپ کو جہاں سے چلے وہیں پاتے تھے آخر کار جب دھوپ کی تیزی اور بھوک پیاس کی شدت سے گھبرا اٹھے تو موسیٰ کی دعا سے سارے دن ان پر بادل سایہ کرتا اور روزانہ من یعنی ترنجبین یا کوئی اور شے جو دھنیے کے دانوں جیسی شہد کے موافق میٹھی تھی آسمان سے اترنے لگی اور جب میٹھے سے گھبرا کر گوشت کے خواہشمند ہوئے تو بٹیر جیسا جانور (سلوٰی) بھی روزمرہ اترنا شروع ہوا ان لوگوں کو حکم یہ تھا کہ ہر دن اپنے کھانے کی مقدار جمع کر لیا کرو جمعہ کے دن دو روز کا کھانا لے لو کیونکہ ہفتہ کے دن یہ آسمانی کھانا نہیں اترے گا اس کے علاوہ باقی ہفتہ میں کسی دن اگلے روز کا کچھ فکر نہ کرنا اور نہ اگلے دن کے جمع کرنے کی اجازت ہے وہ لوگ عرصہ تک یہ بے محنت آسمانی کھانا کھاتے رہے آخر خلاف حکم خداوندی من وسلوٰی کا اکٹھا کرنا شروع کر دیا اللہ نے کھانا نازل کرنا بند کر دیا اور جمع کیا کرایا سڑا دیا پیاس کی شکایت پر موسیٰ نے بحکم الٰہی پتھر پر اپنا عصا مارا تو بارہ چشمے بہہ نکلے قوم بنی اسرائیل کے بارہ ہی فرقے تھے ہر فریق نے اپنا گھاٹ علیحدہ پہچان لیا پھر جب ایک کھانے سے تھک گئے تو چالیس برس کے بعد وہاں سے رہائی ہوئی

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اور بے دین (ان میں سے) جو لوگ ایمان لائے اللہ اور روزِ آخرت پر اور نیک کام کرتے رہے تو
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾
انکے لئے ان کا ثواب ہے انکے پروردگار کے پاس اور ان کو نہ کچھ ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے
وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
اور (یاد کرو) جب لیا ہم نے تم سے قرار اور اٹھالیا تمھارے اوپر پہاڑ طور پکڑو جو ہم نے تم کو دیا
بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مضبوطی سے اور یاد رکھو جو کچھ اس میں ہے تاکہ تم بچ جاؤ پھر تم نے روگردانی کی اس کے بعد!
ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾
تو اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اس کی مہربانی تو بے شک تم خراب ہوتے
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ
اور تم جان چکے ہو جنھوں نے تم میں سے زیادتی کی ہفتہ کے دن میں تو ہم نے ان
كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا
کو کہا کہ بن جاؤ بندر دھتکارے ہوئے ف۲ پس ہم نے بنایا اس واقعہ کو عبرت انکے لئے جو روبرو تھے اور جو پیچھے آنیوالے
وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ
تھے اور نصیحت (بنایا) پرہیزگاروں کے واسطے اور (یاد کرو) جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے! اللہ تم کو حکم فرماتا ہے
اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ
کہ حلال کرو ایک گائے! وہ بولے کہ کیا تو ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے! موسیٰ نے کہا! پناہ اللہ کی اس
اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ
سے کہ میں نادان بن جاؤں وہ بولے کہ پوچھ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے!
قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ
بیان فرمائے ہم کو وہ گائے کیسی ہے موسیٰ نے کہا! اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ بن بیاہی
ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا
(نبچیا) ان دونوں میں بیچ کی راس! اب کرو جو تم کو حکم دیا گیا ہے۔ کہنے لگے کہ دریافت کر اپنے پروردگار سے! بیان کردے ہم کو کہ اس

ف۱
موسیٰ کو حکم ہوا کہ کوہ طور آکر ایک مہینہ مجاہدہ کرو تو تم کو توریت ملے یہ حکم پاکر موسیٰ وہاں جا عبادت میں مشغول ہوئے! ادھر یہودیوں نے سامری کے اغواء سے سونے چاندی کا بچھڑا بنا پوجنا شروع کردیا غرض موسیٰ کو مطلع کیا گیا کہ اپنی قوم کو دیکھو وہ لوگ مشرک بن گئے یہ سن کر موسیٰ اپنی قوم میں آئے دگرگوں حالت دیکھی اللہ کا حکم ہوا کہ اگر یہ مشرک لوگ باہم ایک دوسرے کو قتل کریں تو بیشک آخرت کے دائمی عذاب سے بچ سکتے ہیں ورنہ اس کے علاوہ ان کی توبہ کی کوئی صورت نہیں ہے! اس وقت سب گھبرائے کہ کیا کریں آنکھوں دیکھتے اور اپنے ہاتھوں اپنے بھائی بندوں کا خون کرنا تو بہت ہی مشکل ہے اور ایسا کئے بغیر بھی چارہ

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

(بقیہ صفحہ ۱۲)
اور شہر اریحا میں پہنچائے گئے لیکن حکم یہ تھا کہ اس شہر کے سات دروازے ہیں کسی دروازہ سے بھی جاؤ بہر حال جھکے جھکے عاجزی کے ساتھ استغفار کا کلمہ (حِطَّۃٌ) یعنی (الٰہی ہمارے گناہ معاف فرما) کہتے جاؤ وہاں تم کو کھانے کی ہر چیز ملے گی مزے سے کھاؤ یہ شریر چلے تو حِطَّۃٌ کی جگہ حِنطَۃٌ فی شعیرۃ یعنی گیہوں اور جو کہتے ہوئے اور بجائے سجدہ بچوں کی طرح سرین کے بل گھسٹتے ہوئے دروازہ میں جاگھسے، اس ٹھٹھے اور مخالفت حکم پر آسمانی عذاب نازل ہوا اور ان میں پھوڑے کی وبا پھیل گئی نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دم ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئے۔

ف۲
ایک دن میں یہود نے ستر نبی قتل کئے تھے۔

مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

کا رنگ کیا ہے؟ موسیٰ نے کہا! وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے زرد! خوب گہرا ہے اس کا رنگ! بھلی لگتی

النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ

ہے دیکھنے والوں کو۔ وہ بولے کہ پکار ہماری وجہ سے اپنے پروردگار کو! بیان کرے ہمارے لئے کہ وہ کس قسم میں ہے؟ گائیوں میں تو ہم کو

عَلَيْنَا ۖ وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُوْلُ إِنَّهَا

شبہ پڑ گیا! اور ہم خدا نے چاہا تو راہ پالیں گے۔ موسیٰ نے کہا! اللہ فرماتا ہے کہ

بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ

وہ ایک گائے ہے نہ تو محنت والی اور نہ جوتے زمین اور نہ پانی دیتی ہو کھیتی کو! صحیح سالم!

لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۚ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوْهَا وَمَا

کوئی داغ اس میں نہیں! وہ بولے تو اب لایا ٹھیک پتہ! سو انھوں نے ذبح کیا اور لگتے

كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۚ وَاللّٰهُ

نہ تھے کہ کریں گے۔ اور جب تم نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو ف پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے اور

مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذٰلِكَ

اللہ کو اس کا فاش کرنا تھا۔ جو تم چھپاتے تھے۔ تو ہم نے کہا کہ اس مرے کو مارو گائے کے ٹکڑے سے! اسی

يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ

طرح اللہ مردے جلاتا اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ ف پھر سخت ہوگئے

قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَ

تمہارے دل اس کے بعد سو وہ پتھر کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت! اور

إِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهٰرُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا

بعض پتھر تو ایسے بھی ہیں کہ ان سے پھوٹ بہتی ہیں نہریں اور بعض ایسے بھی ہیں

يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ

کہ پھٹ جاتے ہیں اور نکل آتا ہے ان سے پانی! اور بعض ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں

خَشْيَةِ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُوْنَ

اللہ کے ڈر سے! اور اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے جو تم کر رہے ہو! (مسلمانو) کیا تم توقع

ف١ اس مقتول شخص کا نام عامیل تھا

ف٢ یہود میں چند لوگوں نے اپنے چچا زاد بھائی کو مال کے لالچ میں قتل کر ڈالا اور خود ہی مدعی بنکر موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہمارے بھائی کو کوئی مار گیا ہے ہمیں قاتل سے قصاص دلانا چاہیئے۔ موسیٰؑ نے دعا کی بارالٰہا اس نامعلوم قاتل کو عالم آشکارا ظاہر فرمادے اللہ پاک کا حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کے کسی ٹکڑے کو اس مظلوم مرے ہوئے پر مارو یہ مقتول زندہ ہو کر خود ہی اپنا قاتل بتادے گا۔ موسیٰ نے لوگوں کو اللہ پاک کا یہ ارشاد سنا دیا اس پر وہ سخت قلب جھگڑالو لوگ لگے گائے کے بارے میں سوال پر سوال کرنے کہ وہ کیسی ہو اس کا رنگ کیا ہو؟ کس قسم کی ہو؟ آخر سب کا جواب دیا گیا اور نتیجہ یہ ہوا ایسی گائے بڑی قیمت پر نہایت جانفشانی اور تلاش سے دستیاب ہوئی غرض اس کو ذبح کیا! ٹکڑا مردے پر چھوانے سے وہ فوراً جی اٹھا اور اپنے چچا زاد بھائیوں ہی کا نام لیا جنھوں نے جھوٹے مدعی بن کر قاتل سے قصاص لینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا غرض ان سے قصاص لیا گیا اور اسی وقت سے قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہوگیا۔

ع ٨

أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ

رکھتے ہو کہ (یہود) مان لیں گے تمہاری بات! حالانکہ ان ہی میں ایسے لوگ بھی تھے جو سنتے تھے اللہ

اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

کا کلام پھر اس کو بدل ڈالتے تھے سمجھے پیچھے اور وہ جانتے تھے (ش ۹)

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ج وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ

اور جب ملتے ہیں مسلمانوں سے تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہوئے اور جب تنہا ہوتے ہیں ایک دوسرے

إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

کے پاس تو کہتے ہیں کہ کیا تم کہے دیتے ہو مسلمانوں سے جو اللہ نے ظاہر کیا تم پر

لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ

تاکہ تم سے جھگڑیں اسکے ذریعہ سے تمہارے پروردگار کے آگے! کیا تم کو عقل نہیں کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں

أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ

جانتے کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ یہ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ (ش ۱۰) اور بعض ان میں ان پڑھ

لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ

ہیں کہ خبر نہیں رکھتے کتاب کی سوائے باندھی ہوئی آرزوؤں کے اور انکا خیال ہی خیال ہے (ش ۱۱) تو وائے

لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ

ان پر جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں

عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ

سے ہے تاکہ لیں اس کے ذریعہ سے تھوڑے سے دام! پس وائے ان پر ان کے ہاتھوں

أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا

کے لکھے سے اور وائے ان پر ایسی کمائی سے۔ (ش ۱۲) اور کہتے ہیں کہ ہم کو آگ

النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا

چھوئے گی بھی نہیں مگر گنتی کے چند روز! (اے محمد) کہہ دے کیا لے لیا ہے تم نے اللہ سے کوئی اقرار

فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾

کہ ہرگز خلاف نہ کرے گا اللہ اپنے اقرار کے یا جوڑتے ہو اللہ پر جو نہیں جانتے!

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

نظر نہیں آتا غرض موسیٰؑ دست بدعا ہوئے اور صورت یہ ہوئی کہ موسیٰؑ کی دعا سے ایک سیاہ بادل آسمان سے اترا جس سے تمام قوم پر اندھیرا چھا گیا اور اندھا دھند ایک نے دوسرے کو خواہ باپ ہو یا بیٹا تلوار سے قتل کرنا شروع کیا شام تک ستر ہزار قتل ہوئے تب تو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام بارگاہ صمدی میں گڑگڑائے اس وقت بادل اٹھا لیا گیا اور باقی ماندہ قوم کو معافی مل گئی اب اس کے بعد جب ان لوگوں کے سامنے موسیٰؑ نے آسمانی کتاب یعنی توریت پیش کی تو وہ لگے شرارت کرنے کہ ہم سے تو اتنے سخت حکم نہیں مانے جاتے اس پر پہاڑ ان کے سروں پر لٹکا یا گیا کہ یا تو اس کو مضبوط پکڑو اور عمل کرو ورنہ سب دبا کر ہلاک کر دیئے جاؤ گے اسوقت قبول کیا

ف ۲

نصف

دریا کے کنارے ایک گاؤں تھا جس کا نام ایلہ تھا اس میں ستر ہزار یہودی بستے تھے ہفتہ کا دن ان کی عبادت کے لئے زیادہ مقدس بنایا گیا تھا اور حکم تھا کہ اس دن شکار نہ کرنا۔ اللہ پاک نے ان لوگوں کو آزمایا! ہفتہ ہی کے دن تمام مچھلیاں پانی کے اوپر تیر آیا کرتی تھیں اور باقی ایام میں پانی کے اندر رہتی تھیں یہ دیکھ کر بعضوں کے دل للچائے اور انھوں نے دریا کے قریب گہرے گہرے حوض کھودے اور دریا سے نالیاں کاٹ کاٹ کر وہاں تک پہنچا دیں ہفتہ کے دن مچھلیاں نالیوں سے ہوتی ہوئی حوضوں میں آجاتیں لیکن ان کی گہرائی اور پانی کی قلت کے باعث نہ نکل سکتیں اتوار کے دن یہ ان مچھلیوں کو پکڑ

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

شان نزول صفحہ ۷۹۵ پر

بَلٰی مَنۡ کَسَبَ سَیِّئَةً وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِیۡٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
سچ تو یہ ہے کہ جس نے کی بُرائی، اور گھیر لیا اس کو اس کے گناہ نے تو وہی
اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور
الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾ وَاِذۡ
نیک کام کئے وہ جنتی ہیں۔ وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور
اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَ
(یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ نہ عبادت کرنا اللہ کے سوا کسی کی! اور
بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ
ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنا اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ!
وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّاَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ ؕ ثُمَّ
اور کہیو لوگوں سے نیک بات! اور درست کیجو نماز! اور دیجو زکوٰۃ! پھر تم
تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡکُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذۡ اَخَذۡنَا
سب پھر گئے سوائے تھوڑے سے آدمیوں کے اور ہو ہی تم لوگ پھرنے والے! (ش ۱۳) اور (یاد کرو) جب ہم
مِیۡثَاقَکُمۡ لَا تَسۡفِکُوۡنَ دِمَآءَکُمۡ وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ مِّنۡ
نے تم سے اقرار لیا کہ خون نہ بہانا آپس میں اور نہ جلا وطن کرنا اپنوں کو اپنے
دِیَارِکُمۡ ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ
وطن سے! پھر تم نے اقرار کیا اور تم گواہ ہو۔ پھر وہی تم ہو کہ
تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِیۡقًا مِّنۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِهِمۡ ۫
خون کرتے ہو آپس میں اور نکال دیتے ہو اپنے ایک فرقے کو ان کے وطن سے!
تَظٰهَرُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ؕ وَاِنۡ یَّاۡتُوۡکُمۡ اُسٰرٰی
ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو ان کے مقابلہ میں گناہ اور ظلم سے! اور اگر وہی لوگ آئیں تمہارے پاس قید ہو کر تو
تُفٰدُوۡهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیۡکُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ
عوض دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو حالانکہ حرام کر دیا گیا تھا تم پر ان کا نکالنا ہی! تو کیا مانتے ہو کتاب کی بعض

(باقی صفحہ ۱۱ پر)
پسند خاطر نہ تھا اور خود برسر حکومت ہونے کے باعث ان سے جزیہ لیتے اور ذلیل کام کراتے تھے عورتوں سے سوت کتواتے کپڑا بنواتے اور مردوں سے راج مزدوروں کا کام لیتے کھیت جتواتے تھے یہ بیچارے اس مصیبت میں تو مبتلا تھے ہی کہ ایک شب فرعون مصر یعنی ولید نے خواب دیکھا! صبح کو تمام کاہن جمع کیے۔ اور تعبیر پوچھی کہ میں نے شب کو بیت المقدس کی طرف سے آتی ہوئی آگ دیکھی اس نے تمام مصر کو گھیر لیا اور چن چن کر ایک ایک قبطی کو جلا دیا یہ سن کر تمام کاہنوں نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جو آپکی ہلاکت کا اور زوال کا سبب ہوگا فرعون نے یہ سنتے ہی تمام دائیوں کو جمع کر کے حکم عام دے دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو وہ فوراً قتل کر دیا جائے البتہ لڑکی چھوڑ دی جائے غرض اس شورش میں نوے ہزار معصوم بچے پیدا ہوتے ہی مارے گئے اس وقت سرداران قبط نے متفق ہو کر فرعون سے التجا کی کہ تمام ذلیل کام ان یہودیوں ہی کے متعلق ہیں اگر یہ قتل عام اسی طرح جاری رہا تو بچے یوں مارے گئے اور بڈھے اپنی عمر طبعی پوری کر کے مر ہی رہے ہیں تو انجام کار ذلیل کام بھی ہم ہی کو کرنے ہوں گے اس پر فرعون نے حکم ترمیم کیا کہ ایک سال قتل جاری رہا کرے اور دوسرے سال بند جس سال کے اندر یہ ظلماً قتل موقوف تھا اُس سال تو حضرت موسیٰؑ کے بڑے بھائی حضرت ہارونؑ پیدا ہوئے اور جس سال یہ قتل جاری تھا اس سال موسیٰؑ پیدا ہوئے مفصل حال دوسرے مقام پر مذکور ہوگا۔

شان نزول صفحہ ۹۵، پر

الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

بات کو اور نہیں مانتے بعض ! پس کچھ سزا نہیں اس کی جو کوئی تم میں یہ کام کرتا ہے

اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ

مگر رسوائی دنیا کی زندگی میں ! اور قیامت کے دن پہنچا دیئے جائیں سخت سے سخت

الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

عذاب میں ! اور اللہ بے خبر نہیں ہے اس سے جو تم کر رہے ہو۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے مول لی ہے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ

دنیا کی زندگانی آخرت کے بدلے۔ سو نہ ہلکا ہوگا ان سے عذاب اور نہ ان کو

يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

مدد پہنچے گی اور دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پے در پے۔ بھیجے اس کے

بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ

پیچھے رسول ف۱ اور دیئے ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلے معجزے اور قوت دی اس کو روح پاک

الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ

(جبریل) سے ف۲ تو کیا کبھی لایا تمھارے پاس کوئی رسول وہ حکم کہ نہ پسند کیا تمھارے جی نے تم تکبر کرنے لگے !

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ

پھر ایک جماعت کو تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کرنے لگے۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں نہیں

لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ

بلکہ پھٹکار دیا ان کو اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے سو بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں اور جب پہنچی ان کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ

جو سچا بتاتی ہے اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے (ش۱۴) اور یہ لوگ پہلے سے فتح بھی مانگا کرتے

عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ

تھے کافروں پر ! سو جب آ پہنچا ان کے پاس جس کو جان پہچان رکھا تھا (تو) انکار کر دیا اس کا

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ

پس اللہ کی پھٹکار انکار کرنے والوں پر ! برا مول ہے جس کے بدلے خریدا انھوں نے اپنی جانوں کو ف۳ کہ انکار کرنے لگے

ف۱
موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع ! شموئیل ! شمعون ! داؤد ! سلیمان ایوب ! شعیا ! ارمیا ! عزیر ! خرقیل یسع ! یونس ! زکریا ! یحییٰ ! الیاس وغیرہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین انبیاء پے در پے یکے بعد دیگرے تشریف لائے۔

ف۲
روح القدس یعنی پاک روح سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں کہ ہر وقت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے تھے ! یا خدا کا اسم اعظم مراد ہے جس کی برکت سے عیسیٰ علیہ السلام مردے جلاتے تھے ! یا آسمانی کتاب انجیل مراد ہے لیکن زیادہ مشہور پہلا ہی قول ہے واللہ اعلم۔

ع ۱۰

ف۳
قرآن میں ہے کہ ہر شخص کی جان خدا کے ہاں گروی ہے نیک عمل کرے تو خلاص ہو ! یہود کم بختوں نے اپنی جان کی خلاصی کے عوض نبی آخر الزماں کے ساتھ کفر کیا اور اسی کو معاوضہ رہن یعنی جان کی خلاصی اور نجات کا ذریعہ بنایا (واہ ری عقل)

شان نزول صفحہ ۷۹۶ پر

(بقیہ صفحہ ۱۵)
لیتے۔ اس حیلے پر ان کو حضرت داؤدؑ نے جو اس وقت نبی تھے منع فرمایا جب نہ مانے تو بندر بنا دیئے گئے بارہ سو یہودی اپنے قرار پر قائم رہے اور حضرت داؤدؑ کے ہمراہ اس گناہ اور تعدی سے منع کرتے تھے باقی ماندہ یہود میں دو فرقے کچھ تو شکار کرتے اور کچھ شکار تو نہیں کرتے تھے لیکن ان کو روکتے اور منع بھی نہیں کرتے تھے۔

أَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا أَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

اس (کلام) کا جو اتارا اللہ نے اس حسد میں کہ اتارے اللہ (وحی) اپنے بندوں میں سے جس پر

مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

چاہے سو کمایا انھوں نے غصہ پر غصہ! اور کافروں کے لئے ذلت کا

مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ

عذاب ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لے آؤ اس کلام پر جو اللہ نے نازل فرمایا تو کہتے ہیں کہ

أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا

ہم تو ایمان لائیں گے اسی پر جو اترا ہے ہم پر اور کفر کرتے ہیں اسکے ماسوا کا! حالانکہ وہ سچا ہے! تصدیق بھی کرتا ہے اس (کتاب) کی

مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ أَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ

جو انکے پاس ہے! (اے محمد) کہہ دے کہ پھر کیوں قتل کرتے رہے اللہ کے نبیوں کو پہلے سے اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

مسلمان تھے اور آچکا تمھارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لےکر! پھر بنا لیا تم نے بچھڑا

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَأَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

اس کے پیچھے اور تم ظلم کرتے تھے اور ہم نے تم سے اقرار لیا اور اونچا اٹھایا تمھارے

الطُّوْرَ ۗ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۗ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

اوپر طور کو پکڑو جو کچھ دیا ہے ہم نے تم کو مضبوطی سے اور سنو! تو بولے کہ سنا اور مانا نہیں!

وَأُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۗ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖٓ

اور رچ گیا تھا ان کے دلوں میں بچھڑا ان کے کفر کے باعث (اے محمد) کہدے کہ بہت برا سکھاتا ہے

إِيْمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

تم کو تمھارا ایمان اگر تم ایمان والے ہو۔ (ع ۱۵) کہہ دے کہ اگر تمھارے ہی واسطے عاقبت کا

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ

گھر اللہ کے ہاں خاص ہے دوسروں کے لئے نہیں تو آرزو کرو مرنے کی اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ أَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

سچے ہو ف اور کبھی ہرگز آرزو نہ کریں گے موت کی بوجہ ان (گناہوں) کے جو انکے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ خوب

ف
یہود کا قول تھا کہ جنت ہمارے ہی واسطے ہے اور ہم کو کچھ عذاب نہ ہوگا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم یقیناً بہشتی ہو تو مرنے سے کیوں ڈرتے ہو تم کو تو مرنے کی آرزو کرنی چاہیئے تاکہ دنیا کی رنج و تکلیف سے چھوٹ کر عیش و نعمت میں جا بسو لیکن یہ تمہارے زبانی جمع خرچ ہیں تم تو مشرکین سے بھی زیادہ دنیا کی زندگی کے حریص ہو اگر مشرک حرص نہ کریں تو بجا بھی ہے۔ کیونکہ وہ قیامت کے قائل نہیں ان کے نزدیک تو سب کچھ دنیا ہی دنیا ہے جو دم جئیں غنیمت ہے لیکن تمہارا روز قیامت کا اقرار کرنا اور پھر اس زندگی کی حرص صاف بتلا رہی ہے کہ تم اپنے کفر اور ان بد اعمالیوں کی پاداش کے خوف سے جن کی سزا تم کو مرتے ہی ملنی ہے ڈرتے بھی ہو لیکن شرارت و سرکشی سے ایمان بھی نہیں لاتے خیر اگر ہزار برس بھی جی کر مرو گے تب بھی یہی سزا بھگتو گے۔

شان نزول صفحہ ۷۹۶ پر

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ

جانتا ہے گنہگاروں کو اور (اے محمد) البتہ تو پائیگا ان کو سب لوگوں سے زیادہ حریص جینے کا ! اور ان لوگوں سے

اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ

زیادہ جو مشرک ہیں ! ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش جیتا رہے ہزار برس ! اور نہیں اس کو نجات دینے والا

الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ

عذاب سے اس قدر جینا ! اور اللہ دیکھتا ہے جو وہ کرتے ہیں (اے محمد) کہہ دے کہ جو کوئی

عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا

دشمن ہو جبریل کا (ہوا کرے) اس نے تو اتارا ہے یہ کلام تیرے دل پر اللہ کے حکم سے ف جو سچ

بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ

بتاتا ہے اس کلام کو جو اس سے پہلے ہے اور ہدایت اور خوشخبری ہے ایمان والوں کے لئے جو دشمن ہے اللہ کا اور

مَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾

اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا ۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَ

(رش ١٦) اور (اے محمد) ہم نے اتاریں تیری طرف کھلی نشانیاں ! اور نہ انکار کرینگے ان کا مگر وہی جو نافرمان ہیں ۔ کیا یہ

كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾

لوگ جب کبھی باندھیں گے کوئی اقرار تو پھینک دیگا اس کو کوئی نہ کوئی فریق ان کا ! بلکہ ان میں سے بہت تو ایمان ہی نہیں رکھتے

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ

اور جب آیا ان کے پاس اللہ کی طرف سے رسول کہ سچا بتاتا ہے اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے تو پھینک دیا

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ

ایک گروہ نے ان لوگوں میں سے جو کتاب دیئے گئے ہیں اللہ کی کتاب کو پیٹھ کے پیچھے گویا وہ کچھ جانتے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ

ہی نہیں (رش ١٧) اور پیچھے پڑ گئے اس علم کے کہ جو پڑھتے تھے شیطان سلطنت سلیمان میں !

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

اور سلیمان نے کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ سکھاتے تھے لوگوں کو

مع عند المتاخرین ١١

ع ١١

ف ١
یعنی جبریل بے چارے کی کیا خطا ہے وہ تو مامور محکوم ہیں جو ہمارا ان کو حکم ہو گیا وہ انھوں نے کر لیا ان سے عداوت کرنی واقع میں ہم سے دشمنی باندھنی ہے۔

شان نزول صفحہ ٩٦٧ پر

(بقیہ صفحہ ٤)
متوجہ ہو اس کے بعد دعا مانگے انشاء اللہ اس کی کوئی حاجت کیوں نہ ہو ضرور پوری ہوگی بعض مشائخ نے اللہ کو جو اسم ذات ہے اسم اعظم بتایا ہے بوقت نیم شب چالیس رات تین ہزار مرتبہ یا اللہ پڑھنا اور ورد رکھنا کشف قلب کا باعث ہے۔

السِّحْرَ ق وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا

جادو اور اس علم کے (پیچھے پڑ گئے) جو اترا بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اور یہ

يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ

دونوں فرشتے نہ سکھاتے تھے کسی کو جب تک کہ یہ نہ کہہ دیتے تھے کہ ہم تو آزمانے کو ہیں سو تو کافر مت ہو! پھر سیکھتے تھے

مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ط وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ

ان سے وہ باتیں کہ جدائی ڈال دیں ان کی وجہ سے میاں بی بی میں! اور وہ نقصان نہیں

بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط

پہنچا سکتے تھے اس سے کسی کو بغیر حکم اللہ کے اور سیکھتے وہ چیز جو انکو نقصان پہنچائے اور نفع نہ دے

وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ قف وَلَبِئْسَ

اور بیشک جان چکے تھے کہ جس نے خریدا اس کو آخرت میں اس کا کچھ بھی حصہ نہیں اور بہت

مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ ط لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا

برا مول ہے کہ جس پر انھوں نے اپنی جانوں کو بیچا! کاش ان کو سمجھ ہوتی ف۱ اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگار

لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ ط لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

بنتے تو ثواب اللہ کے یہاں سے بہتر ملتا۔ اے کاش وہ سمجھتے (ش ۱۸) ایمان والو!

آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا ط وَلِلْكَافِرِينَ

نہ کہا کرو تم "راعنا" بلکہ کہا کرو "انظرنا" اور سنا کرو اور کافروں کے لئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ

دردناک عذاب ہے ف۲ وہ لوگ خوش نہیں ہیں جو کافر ہیں کتاب والوں اور مشرکوں میں

أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ط وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

اس بات سے کہ اترے تم پر بھلائی تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اللہ اپنی رحمت کے لئے خاص کرلیتا

مَنْ يَشَاءُ ط وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ

ہے جسکو چاہتا ہے! اور اللہ بڑی مہر والا ہے۔ (ش ۱۹) جو منسوخ کردیتے ہیں ہم کوئی آیت یا

نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ط أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ

بھلا دیتے ہیں تو نازل کردیتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ہر

ف۱

ہاروت و ماروت شہر بابل میں خدا کے دو فرشتے خوبصورت انسان کی صورت میں آزمائش کی غرض سے بھیجے گئے تھے وہ جادو سکھاتے تھے لیکن پہلے ہی کہدیتے تھے کہ ہم آزمائش کی غرض سے آئے ہیں اس علم یعنی سحر سے نہ آخرت کا فائدہ ہے نہ دنیا کا بلکہ ایمان جاتا رہتا ہے تم کافر مت بنو سیکھنے والے باصرار سیکھتے ع ۱۲ ۱۲ اور میاں بی بی میں جدائی ڈلواتے تھے۔

ف۲

یعنی مسلمانو تم یہ ذومعنی لفظ چھوڑ کر انظرنا کہو یعنی ذرا ٹھیر فرمائیے! اور کیا اچھا ہو کہ پہلے ہی سے اچھی طرح سنتے رہو کہ دوبارہ پوچھنے اور انظرنا کے کہنے کی بھی نوبت نہ آئے۔

(ش ۱۸) صفحہ ۹۶، پر
(ش ۱۹) صفحہ ۹۷، پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
چیز پر قادر ہے ۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کی ہے بادشاہت آسمان اور زمین کی !
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ
اور تمہارے لئے کوئی نہیں اللہ کے سوائے حامی اور نہ کوئی مددگار (ش۲۰) کیا تم یہ
اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ
چاہتے ہو کہ سوال کرو اپنے رسول سے جیسے سوال ہو چکے ہیں موسیٰ سے پہلے ۔ اور جو ایمان کے بدلے
الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ
میں کفر لے (تو) بیشک وہ بھٹک گیا سیدھے راستہ سے ۔ چاہتے ہیں بہت سے
الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ
اہل کتاب کہ تم کو پھیر کر مسلمان ہوئے پیچھے کافر بنا دیں ! دلی حسد کی وجہ سے
اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى
اس کے بعد کہ ظاہر ہو چکا ان پر حق ! سو تم درگزر کرو اور خیال میں نہ لاؤ
يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
جب تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم ! بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف۲ اور درست رکھو نماز
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ
کو اور دیتے رہو زکوٰۃ ! اور جو کچھ آگے بھیج دو گے اپنے لئے بھلائی (تو) وہ پاؤ گے اللہ کے
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ
پاس ! بیشک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے اور کہتے ہیں کہ ہرگز نہ جاویں گے جنت میں
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
مگر جو یہودی یا عیسائی ہوں گے ! یہ ان کی (من مانی) آرزوئیں ہیں ! کہہ دے کہ پیش کر دو اپنی
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
دلیل اگر تم سچے ہو بات تو یہ ہے کہ جس نے جھکا دیا اپنا منھ اللہ کے سامنے اور وہ
مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
نیکوکار بھی ہے تو اس کے لئے اسکا ثواب اسکے پروردگار کے ہاں ہے اور نہ کچھ ان پر ڈر ہے اور نہ وہ کبھی

ف۱
قرآن مجید میں تین طرح کا نسخ ہوا ہے یا تو یہ کہ کسی آیت کی تلاوت بھی منسوخ ہوئی اور اس کا حکم بھی منسوخ ہوا اور یا یہ کہ کسی آیت کا صرف حکم منسوخ ہوا اور یا کسی آیت کی صرف تلاوت منسوخ ہوئی اور کبھی کوئی آیت اللہ پاک بالکل اپنے نبیؐ کے ذہن سے نکال لیتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا دیتا تھا اس پر جب یہود نے طعن کئے تو جواب ملا کہ بیوقوفو ہم اپنے بندوں کی مصلحتوں اور زمانہ کی ضرورتوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں جیسا وقت اور موقعہ دیکھتے ہیں ویسا ہی حکم نازل کر دیتے ہیں ! اول تو قانون کی ترمیم حاکم کے اختیار میں ہے کسی دوسرے شخص کو اس پر طعن کرنے کا مجاز ہی نہیں اور اس کے علاوہ باقتضار زمانہ حکم کا بدلنا تو حاکم کے مدبر اور انتہا درجہ کے دانا ہونے پر دلالت کرتا ہے ۔

ف۲
آخر کار یہود کو مدینہ سے نکال دینے کا حکم ہوا اور بڑی ذلت سے جلا وطن ہوئے ۔

شان نزول صفحہ ۹۷ پر

يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ ع ١٣ ٩ ١٢
غمگین ہوں گے ف (رش ٢١) اور یہود تو کہتے ہیں کہ نہیں نصاریٰ کسی راہ پر
وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
اور عیسائی کہتے ہیں کہ نہیں یہودی کسی راہ پر حالانکہ وہ سب پڑھتے ہیں
الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ
(کتاب الٰہی) اسی طرح کہتے ہیں وہ لوگ کہ جن کے پاس علم نہیں ان ہی جیسی باتیں ! سو اللہ
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾
فیصلہ کردے گا ان میں قیامت کے روز جس میں کہ یہ جھگڑتے ہیں۔
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ
(رش ٢٢) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو منع کرے اللہ کی مسجدوں میں کہ لیا جائے اس کا نام !
وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا
اور کوشش کرے انکے اجاڑنے میں ! یہ لوگ اس لائق نہیں کہ گھسنے پائیں مسجدوں میں مگر
خَآئِفِيْنَ ۬ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
ڈرتے ڈرتے ! ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا
عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ
عذاب ! (رش ٢٣) اور اللہ ہی کا ہے پورب اور پچھم سو جس طرف تم منہ کرو ادھر ہی اللہ کا
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ
سامنا ہے ! بیشک اللہ بڑی گنجائش والا خبردار ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے ! وہ تو پاک ہے
بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾ بَدِيْعُ
بلکہ اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اسی کے تابعدار ہیں موجد ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
آسمان اور زمین کا ! اور جب ارادہ کرتا ہے کسی کام کا تو بس اس کو فرما دیتا ہے کہ ہو
فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ
سو وہ ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں وہ لوگ جو نہیں جانتے کہ کیوں نہیں باتیں کرتا ہم سے اللہ یا کیوں نہیں آتی

ف یہود کہتے تھے کہ جنت میں سوائے یہود کے دوسرے لوگ کبھی ہرگز نہ جائیں گے اور نصاریٰ کہتے تھے کہ سوائے نصاریٰ کے کوئی جنت میں نہ جائے گا اس آیت میں دونوں کی تردید کی گئی۔

شان نزول صفحہ ۷۹۰ پر

اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ

ہمارے پاس کوئی نشانی ! اسی طرح کہہ چکے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہی جیسی باتیں ! ملے جلے ہیں

قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

ان سب کے دل ! بیشک ہم بیان کر چکے نشانیاں ان لوگوں کیلئے جو یقین کرتے ہیں ۔ ہم نے تجھ کو بھیجا ہے حق کلام

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾ وَلَنْ تَرْضٰى

دے کر خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا اور تجھ سے پوچھ نہ ہوگی دوزخ والوں کی ف اور ہرگز خوش

عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ

نہ ہوں گے تجھ سے یہودی اور نہ عیسائی تاوقتیکہ تو نہ اختیار کرلے ان کا دین ! کہہ دے کہ

هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ

اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے اگر تو چلا ان کی خواہشوں پر اس کے بعد کہ

جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾

آچکا تیرے پاس علم تو تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا اور نہ مددگار !

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ

(رکوع ۱۴) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو پڑھتے رہتے ہیں جو اس کے پڑھنے کا حق ہے وہی اس پر ایمان لاتے

بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾ ع يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

ہیں ! اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہی نقصان پانے والے ہیں ۔ اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي

یاد کرو میرا احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ میں نے فضیلت دی تم کو

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔـا وَّ

سارے جہان پر اور ڈرو اس دن سے کہ نہ کام آئے کوئی شخص کسی کے کچھ ! اور نہ قبول

لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

کیا جائے اس کی طرف سے کوئی معاوضہ اور نہ کام آئے اس کے کوئی سفارش اور نہ ان کی مدد کی جائے

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ

اور (یاد کرو) جب آزمایا ابراہیم کو اس کے پروردگار نے چند باتوں میں سو اس نے پورا کر دکھایا ان کو اللہ نے فرمایا کہ

ف یعنی تم سے اس کی پوچھ نہ ہوگی کہ مشرکین عرب یا یہود و نصاریٰ مسلمان کیوں نہیں ہوئے تمہارے ذمہ تو صرف احکام خداوندی کا پہنچا دینا ہے وہ ایمان لائیں یا نہ لائیں اور دوسری قرات میں ہے ولا تسئل عن اصحاب الجحیم یعنی اے محمد ہم سے دوزخیوں کا حال مت پوچھو اس قرات کے موافق آیت مقدسہ کی شان نزول حضرت ابن عباسؓ نے بیان فرمائی ہے کہ آنحضرت نے (لباب النقول) ایک بار فرمایا کہ کاش مجھ کو معلوم ہو جاتا کہ میرے ماں باپ کہاں اور کس حالت میں ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ وہ دوزخ میں ہیں ! اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کا ذکر عمر بھر نہیں کیا

۱۴ ع ۱۴

حضرت کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے اہل سنت میں حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ سکوت اور خاموشی اختیار کرنی چاہیے واقعی حال خدا کو معلوم ہے کہ وہ مسلمان تھے یا کیا کیونکہ بعض جگہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد زندہ کئے گئے تھے اور اپنے بیٹے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر پھر انتقال کر گئے تھے ، واللہ اعلم ۔

شان نزول صفحہ ۷۹۸ پر

لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي

ہیں بنانے والا ہوں تجھ کو لوگوں کا پیشوا ! ابراہیم نے کہا ! اور میری اولاد میں سے ! فرمایا کہ نہیں پہنچے گا میرا قرار

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَ

ظالموں کو ف ۱ اور (یاد کرو) جب ٹھہرایا ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے اجتماع کی جگہ اور امن کا مقام (ش ۱۲۵)

اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

اور بنالو ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ ! اور ہم نے کہہ دیا ابراہیم

وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ

اور اسمٰعیل سے کہ پاک صاف رکھو میرے گھر کو طواف کرنیوالوں اور مجاہدوں اور رکوع سجدہ کرنے

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ

والوں کے لئے : اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا کہ خداوندا بنا اس شہر کو امن کا شہر اور عطا فرما

اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

اس میں رہنے والوں کو پھل ! ان لوگوں کو جو ان میں سے ایمان لائیں اللہ اور روزِ آخرت پر !

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ

اللہ نے فرمایا اور جو کفر کریں ان کو بھی فائدہ اٹھانے دوں گا تھوڑے دنوں پھر ان کو مجبور کرونگا عذاب دوزخ کی جانب

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ

اور وہ برا ٹھکانا ہے اور (وہ وقت یاد کرو) جب اٹھارہے تھے ابراہیم بنیادیں خانہ کعبہ کی

وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا

اور اسمٰعیل ! (دونوں باپ بیٹے دعا کرتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول فرما ! بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے

وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا

اور اے ہمارے پروردگار ہم کو بنا اپنا فرمانبردار اور ہماری نسل میں بھی ایک گروہ حکم بردار (پیدا کر) اور ہم کو

مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا

بتا ہماری عبادت کے طریقے اور ہم کو معاف کر ! بیشک تو ہی معاف فرمانے والا مہربان ہے ! اور اے

وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ

ہمارے پروردگار بھیج ان میں ایک پیغمبر انہی میں کا کہ پڑھے ان پر تیری آیتیں اور ان کو سکھادے

ف ۱

واذا ابتلی سے یتقون تک اللہ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت فرماتا ہے حضرت ابراہیمؑ کی دعا تھی کہ الٰہی مکہ والوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان کو دین کی تعلیم فرمائے اس دعا کی قبولیت کو ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کر دکھایا اور وہ چند باتیں جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا تھا طہارت روحانی کے متعلق احکام تھے مثلاً توحید، ایمان بالغیب وغیرہ یا طہارت جسمانی کے متعلق دس باتیں تھیں یعنی مونچھوں کا کم کرنا ! کلی کرنا ! ناک صاف کرنا ! مسواک کرنا ! سر کے بالوں کی بیچ سے مانگ نکالنا اس طرح نہیں جس طرح نصاریٰ یا بعض نو تعلیم یافتہ ایک جانب بہت زیادہ اور دوسری جانب کم بال چھوڑ کر ٹیڑھی جھکا لیتے ہیں (یہ صورت خلاف سنت ہے) ناخن ترشوانا ! بغل کے بال اکھاڑنا ! زیر ناف کے بال مونڈنا ! ختنہ کرانا ! پانی سے استنجا کرنا اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جان و مال اور بیٹے کے بارے میں آزمائش تھی کہ جس کو حضرت ابراہیمؑ نے بہت اچھا پورا کیا کیونکہ مال تو مسلمانوں کی ضیافتوں میں لٹایا اور جان اللہ کی راہ میں خرچ کی، دینداری ہی کے باعث آگ میں پڑنا قبول کیا ایمان ہی کے بچانے کی غرض سے ہجرت و جلا وطنی اختیار کی اور بیٹے کو حکم خداوندی سے ذبح کیا خود گلے پر چھری رکھ دی۔

شان نزول صفحہ ۹۸ پر

١٥ ع ٨ ١٥

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ وَ

کتاب اور علم اور پاک وصاف بنادے ان کو ! بیشک توہی زبردست صاحب تدبیر ہے ف (ش ٢٦)

مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ

اور نہیں پھرتا ابراہیم کے طریقے سے مگر وہی شخص جس نے بیوقوف بنایا اپنے آپ کو! اور بیشک

اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِذْ

ہم نے اس کا انتخاب کیا ہے دنیا میں ! اور آخرت میں نیکوں میں ہے جب

قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى

اس سے کہا اس کے اللہ نے کہ حکم بردار بن جا! ابراہیم نے کہا کہ میں فرمانبردار ہوا تمام جہان کے پروردگار کا اور اسی کی

بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ

وصیت کرگیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو ف۲ اور یعقوب بھی کہ اے بیٹو اللہ نے چن کر دیا ہے تم کو

الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ

دین سو نہ مرنا مگر مسلمان ! (ش ٢٧) کیا تم موجود تھے جب

حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ

سامنے آگئی یعقوب کے موت! جب کہا اس نے اپنے بیٹوں سے کہ تم کس چیز کی عبادت کروگے میرے بعد؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَاۗىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

وہ بولے کہ ہم عبادت کرینگے تمہارے معبود کی اور تمہارے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے

اِلٰهًا وَّاحِدًا ښ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ

معبود خدائے واحد کی ! اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں ۔ وہ ایک جماعت تھی کہ

خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔـلُوْنَ عَمَّا

گزر گئی! ان کا تھا جو وہ کما گئے اور تمہارا ہے جو تم کماؤ! اور تم سے اس کی پوچھ نہ ہوگی

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۭ قُلْ

جو وہ کیا کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ ہوجاؤ یہودی یا عیسائی تو راہ راست پر آؤ! کہہ دے

بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

کہ نہیں بلکہ (ہم اختیار کرینگے) ابراہیم کا طریقہ! جو ایک کے ہو رہے تھے اور نہ تھے مشرکین میں (ش ۲۸) (مسلمانو!) کہہ دو کہ ہم

ف۱ حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

ف۲ یعنی اسمٰعیلؑ، اسحاق، مدین، ذہوان، سرج، نفش، نقشان، امیم، کیسان، سورج، لوطان، نافس کو۔

شان نزول صفحہ ۹۸ پر

وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنْزِلَ إِلٰٓى إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَ

ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اترا اور جو اترا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور

يَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ أُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ

یعقوب اور اولاد یعقوب پر ف۱ اور جو ملا موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو ملا اور نبیوں کو

مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

انکے پروردگار کی طرف سے! ہم جدائی نہیں سمجھتے ان میں سے ایک میں بھی! اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔

فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ

سو اگر ایمان لائیں وہ جس طرح تم ایمان لائے ہو تو بیشک ہدایت پائیں! اور اگر انحراف کریں تو بس وہی

فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ صِبْغَةَ

ضد پر ہیں! سو کافی ہے تمہاری طرف سے ان کو اللہ! اور وہ سننے والا واقف کار ہے۔ (رکوع ۲۹) لے لیا ہم

اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾

نے رنگ اللہ کا اور کس کا رنگ بہتر ہے اللہ کے رنگ سے! اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں

قُلْ أَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

کہہ دے کہ کیا تم جھگڑا کرتے ہو ہم سے اللہ کے بارے میں حالانکہ وہی ہے ہمارا پروردگار اور تمہارا پروردگار اور ہمارے واسطے

أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ أَمْ تَقُوْلُوْنَ إِنَّ إِبْرٰهٖمَ

ہیں ہمارے اعمال اور تمہارے لئے ہیں تمہارے اعمال اور ہم خالص اسی کو مانتے ہیں کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم

وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى

اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے؟

قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ

(اے محمد) کہہ دے کہ کیا تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ؟ اور اس سے زیادہ ظالم کون جس نے چھپائی گواہی جو اس کے پاس اللہ

مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ

کی طرف سے تھی! اور اللہ بے خبر نہیں ہے اس سے جو تم کر رہے ہو ف۲ وہ ایک جماعت تھی کہ گزر گئی!

١٦ ع ١٢ ١٦ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ ع

ان کیلئے تھا جو وہ کما گئے اور تمہارا ہے جو تم کماؤ! اور نہ پوچھے جاؤ گے تم ان کاموں سے جو وہ کرتے تھے ف۳

ف۱ یعنی یوسف، روبیل، شمعون، لاوی، یہودا، دانی، نفتالی، کاد، ایشر، الیساجر، زائلون، بن یامین۔

ف۲ گواہی چھپانے سے مراد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادتیں اور پیشین گوئیاں ہیں جو توریت و انجیل میں بوضاحت بیان کی گئی ہیں اور باوجود بیسیوں مرتبہ کی ترمیم و تبدیل اور تحریف کے اب بھی اس کا پتہ لگتا ہے جیسا کہ متفرق اسلامی رسالوں سے ظاہر ہے۔

ف۳ یہود کو اس بات پر بہت ناز تھا کہ وہ ابراہیم و اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کی اولاد میں ہیں اس امر پر فخر کرنے کو اللہ پاک نے شروع کلام میں ممانعت فرمائی تھی اب تاکیداً اسی پر کلام ختم فرمایا کہ دیکھو خوب سمجھ لو دین میں نسب کو دخل نہیں ہے بس اپنا اپنا کرنا اور اپنا اپنا بھرنا۔

شان نزول صفحہ ۹۸۷ پر

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ

(ش ۱) اب کہیں گے بیوقوف لوگ کہ ان (مسلمانوں) کو کس بات نے پھیر دیا ان کے اس قبلے سے جس پر

كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِىْ مَنْ

کر رہے تھے ! (اے محمد) کہہ دے کہ خدا ہی کا ہے پورب اور پچھم ! چلاتا ہے جس کو

يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

چاہتا ہے سیدھی راہ پر ! (ش ۲) اور (اے امت محمدیہ) اسی طرح ہم نے تم کو

لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ

بنایا ہے امت معتدل تاکہ بنو تم گواہ لوگوں پر اور بنے رسول تم پر

شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ

گواہ ! اور (اے محمد) نہیں بنایا تھا ہم نے وہ قبلہ جس پر کہ تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ ہم معلوم کریں

مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ

ان لوگوں کو جو پیروی کریں رسول کی (الگ) ان لوگوں سے کہ پھر جائیں الٹے پاؤں ! بیشک یہ شاق گزرا

لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ

ہے مگر (نہ) ان پر جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے ! اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کر دے

اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى

تمہارے ایمان ! بیشک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے ہم دیکھ رہے ہیں

تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪

تیرے منہ کا آسمان کی طرف پھر پھر جانا ف پس البتہ ہم پھیر دینگے تجھ کو اس قبلہ کی طرف جس کو تو چاہتا ہے

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا

لے اب پھیر لے اپنا منہ مسجد حرام (یعنی) خانہ کعبہ کی جانب ! اور (مسلمانو) تم جہاں کہیں ہوا کرو

وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ

تو کرلیا کرو اپنے منہ اسی کی طرف ! اور بیشک وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ہے بخوبی جانتے ہیں کہ یہ برحق

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ

ہے انکے پروردگار کی طرف سے اور اللہ بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے جو وہ کرتے ہیں (ش ۳) اور اگر تو لے بھی

ف ۱

الجزء الثاني ۲

آنحضرتؐ پانچویں ربیع الاول کو بیوم دوشنبہ مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کی جانب تشریف فرما ہوئے اور آٹھویں روز بارھویں ربیع الاول کو بیوم دوشنبہ مدینہ منورہ کو وجود باجود سے عزت بخشی اور بیت المقدس کی جانب منہ کرکے نماز پڑھی اس پر یہود نے طعن کئے کہ محمد کو دیکھو کہ نماز تو ہمارے ہی قبلہ کی جانب منہ کرکے پڑھتے ہیں لیکن ہیں ہمارے دین کے مخالف! اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی بہ نسبت کعبہ کی جانب منہ کرکے نماز پڑھنا زیادہ محبوب تھا تاکہ یہود کی من کل الوجوہ مخالفت ہو جائے اور نیز اس وجہ سے کہ کعبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت ابراہیمؑ کا قبلہ تھا اور اہل عرب کا بھی یہی قبلہ رہا اس لئے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل امینؑ سے درخواست کی اور اپنا دلی مقصد ظاہر کیا حضرت جبریلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں تو آپ ہی جیسا محکوم اور تابعدار بندہ پیغامبر ہوں بطور خود کچھ کر ہی نہیں سکتا اور آپؐ اللہ کے پیارے اور تمام عالم سے زیادہ اپنے پروردگار کے چہیتے نبی ہیں دعا کیجیے انشاء اللہ ضرور مقبول ہوگی تو آنحضرت صلعم دعا فرمایا کرتے تھے اور وحی کے انتظار میں بار بار آسمان کی جانب روئے مبارک پھیرتے تھے۔ سولہ مہینے اور تین دن کے بعد جنگ بدر سے دو مہینے پہلے ہجرت کے اگلے برس پندرھویں رجب کو بعد زوال یہ آیت نازل ہوئی اور آنحضرتؐ کی مرضی کے مطابق قدیم معبد ابراہیمؑ یعنی خانہ کعبہ کی جانب منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم آیا ہجرت کے بعد یہ سب سے پہلا معاملہ تھا جو منسوخ ہوا۔

شان نزول صفحہ ۷۹۸ پر

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِتَابِعٍ
آئے ان کے پاس جن کو کتاب ملی ہے تمام دلیلیں (تب بھی تو) وہ پیروی نہ کریں گے تیرے قبلے کی اور نہ ہی تو پیروی
قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ
کرنیوالا ہے انکے قبلہ کی! اور نہ ان میں سے ایک پیروی کرنے والا ہے دوسرے کے قبلہ کی ف۱ اور اگر تو چلا ان کی
اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ
خواہشوں پر اس کے بعد کہ آچکا تیرے پاس علم تو بیشک تو بھی ایسی حالت
الظّٰلِمِیْنَ ۘ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ
میں نافرمانوں سے ہوگا ۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے (محمدؐ) کو پہچانتے ہیں جیسا کہ پہچانتے ہیں اپنے
اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾
بیٹوں کو ف۲ اور کچھ لوگ ان میں سے ایسے ہیں کہ چھپاتے ہیں حق بات حالانکہ وہ جانتے ہیں ۔
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَلِكُلٍّ
حق وہی ہے جو تیرے پروردگار کی طرف سے ہے سو تو نہ ہو جا یو شک کرنے والوں میں ۔ اور ہر ایک
وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ
کے لئے ایک سمت ہے جدھر کو وہ منہ کرتا ہے ! سو تم دوڑو نیکیوں کی طرف ! تم جہاں کہیں
بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ
ہوگے (وہیں سے) کر لائیگا تم کو اللہ اکٹھا! بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اور (اے محمدؐ)
حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
جہاں کہیں سے تو نکلے کرلے اپنا منہ مسجد حرام کی جانب !
وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾
اور یہی حق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے ۔ اور اللہ بے خبر نہیں ہے (ان کاموں سے) جو تم کرتے ہو !
وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
اور (اے محمدؐ) جہاں کہیں بھی تو نکلے کرلے اپنا منہ مسجد حرام
الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ لِئَلَّا یَكُوْنَ
کی طرف ! اور (مسلمانو) تم بھی جہاں کہیں ہوا کرو کرلیا کرو اپنے منہ اسی کی طرف تاکہ نہ رہے

ف۱
یہود کا قبلہ بیت المقدس ہے اور نصاریٰ کا قبلہ سمت مشرق اور دونوں اپنے اپنے قبلہ پر جمے ہوئے ہیں ۔

ف۲
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام کو جو یہودی سے مسلمان ہو چکے تھے یہ آیت سنائی تو حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے کہا کہ بے شک اے عمرؓ میں نے حضرتؐ کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کی تعریف توریت میں لکھی ہوئی موجود ہے بلکہ مجھ کو اپنے بیٹے کے بیٹے ہونے میں شک ممکن ہے کیونکہ عورتوں کا واقعی حال خدا جانے کہ اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں ان سے کیا سرزد ہو جاتا ہے اور محمدؐ کے نبی ہونے میں تو کچھ بھی مجھ کو شک نہیں ہے کیونکہ خدا کے بتلائے ہوئے کے بالکل موافق پاتا ہوں.

وقف لازم
وقف منزل
ع ۱۷
وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

لوگوں کا تم پر کوئی الزام سوائے ان لوگوں کے جو ظالم ہیں اُن میں ف۱ سو تم ان سے نہ ڈرو

وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

اور مجھ سے ڈرو ! اور تاکہ پورا کردوں میں تم پر اپنا فضل اور تاکہ تم ہدایت پا جاؤ

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ

جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں کا جو پڑھتا ہے تم پر ہماری آیتیں اور تم کو پاک صاف بناتا ہے

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا

اور تم کو سکھاتا ہے کتاب اور علم اور بتلاتا ہے تم کو وہ باتیں جو تم

تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾

جانتے نہ تھے ۔ تو تم یاد رکھو مجھ کو میں یاد رکھوں تم کو اور میرا احسان مانو اور ناشکری نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ

اے ایمان والو مدد لو صبر اور نماز سے ! بیشک اللہ صبر کرنے

الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ

والوں کے ساتھ ہے ۔ (ش۴) اور نہ کہو جو لوگ مارے جائیں اللہ کے راستے میں کہ (وہ) مُردے ہیں !

بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ

نہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم سمجھ نہیں سکتے ف۲ اور البتہ ہم تم کو آزمائیں گے تھوڑے

الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ

سے ڈر اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے !

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا

اور اے محمدؐ خوشخبری سنا ان صبر کرنے والوں کو ۔ کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم

لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ

اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۔ یہی ہیں جن پر رحمتیں ہیں ان کے

رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ الصَّفَا

پروردگار کی طرف سے ۔ اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں (ش۵) بیشک کوہ صفا

ف۱

مطلب یہ ہے کہ انصاف پسند اہل کتاب تو تم کو کچھ الزام دیں گے نہیں کیونکہ اول تمہارا کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا پھر چند مہینے بیت المقدس کا قبلہ ہونا اور پھر بدستور کعبے کا قبلہ ہوجانا غرض سب کچھ پچھلی آسمانی کتابوں کی تحریر کے موافق ہماری ہی طرف سے ہورہا ہے ہاں البتہ ظالم وضدی سرکش کافر جن کو حق وناحق سے کچھ بحث نہیں خواہی نخواہی الزام دینے سے کام ہے وہ تو کسی صورت اب بھی الزام دینے سے نہ چوکیں گے لیکن ان کا عدم ووجود برابر ہے ان کی کسی لغویات کا اعتبار کرنا ہی ٹھیک نہیں ہے۔

ع ۵ ۱۸ ۲

ف۲

حدیث میں وارد ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے اجساد میں کردی جاتی ہیں اور اختیار دے دیا جاتا ہے کہ وہ جنت میں جہاں چاہیں پھریں پھر عرش کے نیچے قندیلوں میں ان کا مقام بنادیا جاتا ہے۔

فضائل آیت نمبر ۱۵۲

حدیث میں وارد ہے کہ جب کوئی جماعت خدا کا ذکر کرنے بیٹھتی ہے تو خدا کے فرشتے زمین سے آسمان تک چاروں طرف سے ان کو گھیر لیتے ہیں اور ان پر خدا کی رحمت اور وقار وطمانیت نازل ہوتی ہے۔ سب سے بہتر ذکر تلاوت قرآن ہے کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ تلاوت قرآن کو دیگر اذکار پر ایسی فضیلت ہے جیسے اللہ پاک کو اپنے بندوں پر فضیلت ہے اس کے بعد بہت اذکار بھی معمول ہیں حدیث میں سبحان اللہ و الحمدللہ ولا الہ

(باقی صفحہ ۳۰ پر)

شان نزول صفحہ ۷۹۹ پر

وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا

اور کوہ مروہ اللہ کی آداب گاہوں میں سے ہیں ! پس جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو

جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

اس پر کچھ گناہ نہیں کہ طواف کرے ان دونوں پہاڑیوں کا بھی ! اور جو اپنے شوق سے کرے کوئی نیکی تو بیشک اللہ

شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ

قدردان واقف کار ہے بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے آتارے کھلے کھلے

الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ

حکم اور ہدایت کی باتیں اس کے بعد کہ ہم ان کو بیان کر چکے لوگوں کے لئے کتاب میں !

اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

یہی لوگ ہیں جن پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں سب لعنت کرنیوالے ف مگر ہاں جن لوگوں

تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا

نے توبہ کرلی اور اصلاح کی اور صاف صاف بیان کر دیا تو یہ لوگ ہیں جن کی میں توبہ قبول کروں گا اور میں

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ

تو توبہ کا بڑا قبول کرنے والا مہربان ہوں۔ بے شک جنھوں نے کفر کیا اور مر گئے کافر ہی !

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

یہی لوگ ہیں جن پر پھٹکار ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی !

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

ہمیشہ رہیں گے اسی میں ! نہ ہلکا ہوگا ان سے عذاب اور نہ ان کو مہلت ملے گی۔

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ ع اِنَّ ۱۹ ع ۱۱ ۳

(رکوع ۶) اور تمہارا معبود خدائے واحد ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا وہ بڑا مہربان رحم والا ہے۔ بیشک

فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ

آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں ! اور رات اور دن کی ادل بدل میں اور جہازوں

الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

میں جو چلتے ہیں سمندر میں وہ چیزیں لے کر جو نفع دیتی ہیں لوگوں کو ! اور پانی میں آتارا ہے

ف
یعنی تمام فرشتے اور مسلمان جنات و بنی آدم انسان اور نیز تمام حیوانات کیوں کر اللہ کی نافرمانی کی شامت و نحوست میں گرانی قحط سالی بارش کا بند ہونا و دیگر امراض اور سختیاں ہوتی ہیں اور چونکہ اس بلائے ناگہانی میں جانور تک مبتلا ہو کر تکلیف پاتے ہیں اس لئے اللہ کے نافرمان بندوں کو وہ بھی لعنت کرنے لگتے ہیں۔

شان نزول صفحہ ۷۹۹ پر

(بقیہ صفحہ ۲۹)
الا اللہ واللہ اکبر کے فضائل ہیں بعد نماز صبح اور بعد نماز مغرب سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم سو مرتبہ پڑھ لینا دین و دنیا کی برکات کا باعث ہے۔

السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا

اللہ نے آسمان سے پھر زندہ کردیا اس سے زمین کو اس کے مرگئے پیچھے اور پھیلا دیئے

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ

اس میں ہر قسم کے جانور! اور ہواؤں کے پھیرنے میں! اور بادل میں جو گھرا ہوا ہے

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ

آسمان و زمین کے درمیان (ان سب میں) دلیلیں ہیں ان لوگوں کے واسطے جو عقل رکھتے ہیں اور بعض لوگ ہیں

مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ

کہ بناتے ہیں اللہ کے سوائے شریک کہ محبت رکھتے ہیں اُن سے جیسے اللہ کی محبت ہے!

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ

اور جو لوگ ایمان والے ہیں ان کو اس سے زیادہ اللہ کی محبت ہے! اور اگر کوئی دیکھے ان لوگوں کو جو ظالم ہیں جبکہ

يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

شانِ نزول صفحہ ۷۹۹ پر

وہ دیکھیں گے عذاب کو (تو بڑے خوف کا وقت دیکھے) اس لئے کہ ہر طرح کی قوت اللہ ہی کو ہے اور بے شک اللہ کا عذاب

الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

سخت ہے جب الگ ہوجائیں وہ گرو کہ جن کی پیروی کی گئی تھی ان چیلوں سے کہ

وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

جنھوں نے پیروی کی تھی اور دیکھیں عذاب اور ٹوٹ جائیں ان کے سب تعلقات۔ اور کہیں چیلے جنھوں

اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ

نے اتباع کیا تھا کہ اے کاش ہم کو ایک بار لوٹ جانا ملے تو الگ ہوجائیں ہم بھی ان سے جیسے کہ یہ الگ ہوگئے ہم سے! اسی

يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ

طرح ان کو دکھلائے گا اللہ ان کے عمل ان کے افسوس دلانے کو۔ اور وہ کبھی نہ نکلیں گے

ع ۲۰ ۴ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ

دوزخ سے۔ (ش ۷) لوگو! کھاؤ ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال ستھرا

وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا

اور نہ چلو شیطان کے قدموں پر! بیشک وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ بس وہ

يَأْمُرُكُم بِالسُّوٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٦٩﴾

تو تم کو حکم کرے گا برائی اور بے حیائی کا اور اس بات کا کہ بہتان باندھو اللہ پر جو تم نہیں جانتے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَآ أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ أَلْفَيْنَا

اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ چلو اس پر جو اللہ نے اتارا ہے تو کہتے ہیں کہ (نہیں) بلکہ ہم چلیں گے اس پر

عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۗ أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا وَلَا

جس پر ہم نے پایا ہے اپنے باپ دادا کو! بھلا اگر ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہ راست پر چلتے ہوں (تب

يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِى يَنْعِقُ

بھی اسی طریقے پر چلیں گے) ف١ اور مثال ان لوگوں کی کہ کافر ہیں اس شخص کی سی ہے جو چلا چلا کر پکار رہا ہے

بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَآءً وَنِدَآءً ۚ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا

ایک چیز کو جو کچھ نہیں سنتی سوائے پکارنے اور چلانے کے ف٢ بہرے گونگے اندھے ہیں سو وہ کچھ

يَعْقِلُونَ ﴿١٧١﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَٰتِ

نہیں سمجھتے۔ اے ایمان والو کھاؤ پاک اور ستھری چیزیں جو ہم نے

مَا رَزَقْنَٰكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٧٢﴾

تم کو دی ہیں اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَآ

بس اس نے تو حرام کیا ہے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس

أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ

پر نام پکارا جائے اللہ کے غیر کا ف٣ پھر جو کوئی ناچار ہو جائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد

عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلَ

سے بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (رکوع ٨) جو لوگ چھپاتے ہیں وہ آیتیں کہ اتاریں

اللَّهُ مِنَ الْكِتَٰبِ وَيَشْتَرُونَ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰٓئِكَ مَا

اللہ نے کتاب میں اور لیتے ہیں اس کے بدلے تھوڑا سا مول! یہ لوگ نہیں

يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ

کھاتے مگر پیٹ بھر کر آگ! اور بات بھی نہ کرے گا ان سے اللہ قیامت

ف١ مطلب یہ ہے کہ جب باپ دادا کا طریقہ اللہ کے حکم کے خلاف معلوم ہو تو اس پر کبھی نہ چلنا چاہیئے۔

ف٢ یعنی ان کافروں کو سمجھانا ایسا ہے جیسے کوئی شخص کسی جنگلی جانور کو بلائے اور وہ سوائے چیخ و پکار اور محض آواز کے کچھ بھی نہیں سمجھتا بس یہی حال اس کا ہے جو نہ خود علم رکھے اور نہ عالم کی بات مانے۔

ف٣ یعنی جس جانور پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو حرام ہے اسی حکم میں وہ جانور ہے جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نامزد کر دیا جائے جیسے میران کا بکرہ وغیرہ خواہ اس کے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے کر اور بسم اللہ پڑھ کر کیوں نہ ذبح کریں لیکن پھر بھی اس کا کھانا حرام ہے۔

شان نزول صفحہ ۷۹۹ پر

اَلْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ

کے دن اور نہ ان کو پاک کرے گا! اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یہی ہیں جنھوں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ

نے خرید لیا ہے گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور قہر کو مہر کے بدلے!

فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ

سو کس قدر سہار ہے ان کو آگ کی۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہی نے اتاری کتاب

بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍ

سچی! اور جنھوں نے اختلاف کیا کتاب میں بیشک وہ پرلے درجہ کی

ع ۲۱/۹ ۵ — ۲۱ ع ۹ ۵ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

مخالفت میں ہیں۔ (ش ۹) نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے منھ کر لیا کرو مشرق

وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی ان کی ہے جو ایمان لائے اللہ اور روز آخرت

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ

اور فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں پر اور دیا مال باوجود اس کی محبت

ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ

کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں

وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ

اور مانگنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں ف اور درست کرتے رہے نماز اور دیتے رہے زکوٰۃ

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى

اور پورا کرتے رہے اپنا اقرار جب کوئی قول کیا! اور صبر کرتے رہے

الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ

تنگی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت! یہی لوگ سچے ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں! (ش ۱۰) اے ایمان والو! تم پر لازم کیا جاتا ہے

ف
یعنی کوئی لونڈی غلام زر بیع دے کر غلامی سے آزاد کرا لیا یا قرض دار کی طرف سے قرضہ ادا کر کے اس کی گردن قرضہ کے بوجھ سے چھڑا دی یا اس مظلوم بے کس قیدی کو جو روپیہ دینے سے رہائی پا سکتا ہے رہائی دلا دی۔

شان نزول صفحہ ۶۹۹ پر

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَىٰ ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَىٰ
برابری کرنا مارے جانے والوں میں ! آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے
بِالْأُنثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ
بدلے عورت ! پھر جس کو معاف ہو جائے. اس کے بھائی کی جانب سے کچھ تو چلنا چاہیئے دستور کے
وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ
مطابق اور اسکو دے دینا چاہیئے خوش معاملگی سے ! یہ آسانی ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے اور مہربانی !
فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ فِي
پھر جو زیادتی کرے اس کے بعد اس کے لئے دردناک عذاب ہے ف۱ اور تمہارے
الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ
لئے قصاص میں زندگی ہے اے عقلمندو ! تاکہ تم باز آجاؤ (رن ۱۱) تم پر
عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ
لازم کیا جاتا ہے جب سامنے آموجود ہو تم میں سے کسی کے موت اگر چھوڑے کچھ مال ! یہ کہ وصیت
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾
کرمرے ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے دستور کے مطابق ! یہ ضروری ہے پرہیزگاروں پر ف۲
فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ
پھر جو کوئی وصیت کو بدل سکے اس کے بعد کہ سن چکا ہے تو بس اس کا گناہ ان ہی لوگوں پر ہے
يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ مِن
جو اس کو بدلیں. بیشک اللہ سننے والا واقف کار ہے. پھر جس نے اندیشہ کیا وصیت کرنے
مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ
والے کی جانب سے طرفداری کا یا گناہ کا پس صلح کرادی آپس میں تو اس پر کچھ گناہ نہیں.
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ ع ۲۲ ۶
بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے. اے ایمان والو ! فرض کردیئے گئے
عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تم پر روزے جس طرح فرض تھے ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم

ف۱ یعنی اگلی امتوں پر قصاص ہی لینا اور مار ڈالنا مقرر تھا تم پر یہ آسانی ہوئی کہ اگر مقتول کے وارث قصاص موقوف کر کے مال پر راضی ہو جائیں تب بھی جائز ہے لیکن قاتل کو احسانمند ہو کر یہ خون بہا ادا کر دینا چاہیئے اور مقتول کے وارث صلح کئے پیچھے قاتل کے مارنے کا قصد نہ کریں ورنہ اس تعدی کا بدلہ دوزخ ہے۔

ف۲ شروع اسلام میں ماں باپ اور عزیز و اقارب کو وصیت کرنی فرض تھی بعد میں میراث کی آیت اتری اور اللہ پاک نے سب کے حصے مقرر کر دیئے وصیت کا حکم نہ رہا البتہ اپنے کل مال کی تہائی میں وصیت کرمرنے کا اب بھی اختیار ہے۔

(شان نزول صفحہ ۶۹۹ پر)

تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا

پرہیزگار بن جاؤ۔ چند روز ہیں گنتی کے! پھر جو شخص تم میں سے بیمار ہو

أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

یا سفر میں ہو تو ضروری ہے گنتی دوسرے دنوں سے۔ اور ان لوگوں پر جن کو طاقت ہے

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ

فدیہ ہے (یعنی) ایک محتاج کو کھانا کھلانا! پھر جو اپنی خوشی سے نیکی کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے

وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٤﴾ شَهْرُ

اور یہ صورت کہ تم روزہ رکھو تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو ف رمضان

رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ

کا مہینہ ایسا ہے جس میں قرآن نازل ہوا ف۲ جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں)

مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ

ہدایت وامتیاز (حق و باطل) کے صاف صاف حکم ہیں پھر جو شخص تم میں سے یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے!

وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ

اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو لازم ہے گنتی دوسرے دنوں سے! اللہ

اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

چاہتا ہے تم پر آسانی کرنی اور نہیں چاہتا سختی کرنی! اور تاکہ تم گنتی پوری کرو

وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾

اور بڑائی کرو اللہ کی اس بات پر کہ تم کو سیدھی راہ دکھائی اور تاکہ تم احسان مانو!

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ

(رش ۱۲) اور (اے محمدؐ) جب پوچھیں تجھ سے میرے بندے میری بابت (تو کہہ دو کہ) میں پاس ہی ہوں قبول کرتا ہوں دعا

الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ

کرنے والے کی دعا کو۔ جب مجھ سے دعا کرتا ہے تو چاہیئے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر

يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ

ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھا راستہ پائیں، جائز کر دیا گیا تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں پاس جانا اپنی بیبیوں کے

ف۱

شروع اسلام میں یوم عاشورہ یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ فرض تھا اس کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے اور وہ روزہ سنت رہ گیا لیکن اس میں بھی آسانی تھی کہ مقدور والے اگر رمضان میں روزہ نہ رکھیں اور ایک روزے پیچھے ایک محتاج کا پیٹ بھر دیں تو یہی کافی ہو سکتا ہے لیکن روزہ رکھنا پھر بھی مناسب ہے کیونکہ روزہ رکھنے کی فضیلت روزہ رکھنے ہی سے حاصل ہو سکتی ہے اس لئے فدیہ دینے سے گو فرض ادا ہو جائے گا لیکن روزہ جیسی بات ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے اگر باوجود فدیہ دینے کے روزہ بھی رکھ لیا تو روزہ فرضیت سے بری کر دے گا اور فدیہ یعنی ایک محتاج کا پیٹ بھرنا نفل و تطوع بن کر زیادتی ثواب کا ذریعہ ہو جائے گا پھر اس کے بعد فمن شہد الخ نازل ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اب غریب امیر سب کو رمضان کے سارے روزے رکھنے فرض ہیں البتہ مسافر اور بیمار کو اب بھی رخصت ہے کہ وہ اگر رمضان میں روزے نہ رکھیں تو بعد میں اس کی قضا کریں۔

ف۲

اول تمام قرآن شریف لوح محفوظ سے نقل ہو کر چوبیس رمضان المبارک کو پہلے آسمان پر نازل ہو گیا تھا اس کے بعد تیئس سال میں جو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیاوی کا زمانہ ہے بقدر ضرورت تھوڑا تھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتا رہا اور اس سے مقصود یہ تھا کہ اپنے حبیب سے کوئی فضیلت رہ نہ جائے ابراہیمؑ پر پہلی رمضان کو صحیفے اترے تھے اور توریت

(باقی صفحہ ۳۶ پر)

شان نزول صفحہ ۷۹۹ پر

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ
وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ف۱ اللہ نے معلوم کیا کہ تم
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ
چوری سے اپنے نقصان کرتے تھے تو اس نے معاف کیا تم کو اور درگزر کی تم سے تو اب
بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
تم ہم بستر ہو لیا کرو ان عورتوں سے اور چاہو جو اللہ نے لکھ دیا تمہارے لئے اور کھاتے پیتے رہو
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ
یہاں تک کہ صاف نظر آنے لگے تمہیں صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے
مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ
(رش ۱۳) پھر پورا کرو روزہ رات تک اور نہ ہم بستر ہونا ان سے
وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا
دراں حالیکہ تم اعتکاف میں بیٹھے ہو مسجدوں میں یہ اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے
تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾
نزدیک بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح صاف صاف بیان کرتا ہے اللہ اپنی نشانیاں لوگوں کیلئے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں
وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ
(رش ۱۴) اور نہ کھاؤ اپنے مال آپس میں ناحق! اور نہ پہنچاؤ ان کو
اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ
حاکموں تک تاکہ کھا جاؤ تھوڑا سا لوگوں کے مال سے ظلماً
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ
اور تم جانتے بوجھتے ہو۔ (رش ۱۵) تجھ سے پوچھتے ہیں نئے چاند کا نکلنا! کہہ دے کہ وہ وقت ٹھہرے ہیں
لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ
لوگوں کے لئے اور حج کے واسطے۔ (رش ۱۶) اور نیکی یہ نہیں ہے کہ تم آؤ گھروں میں ان کے پچھواڑے
ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪
کی طرف سے بلکہ نیکی اس کی ہے جو پرہیزگاری کرے اور آؤ گھروں میں ان کے دروازوں کی طرف سے۔

ف۱
یعنی تم میں اور تمہاری بیبیوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے! عیب پوشی اور راز و نیاز میں ایک دوسرے کے لباس جیسے ہو'

ف۲
یعنی اس پر حال بدلتے رہتے ہیں تاکہ مہینہ کی حد ٹھہرے پھر مہینوں سے برس ہوں! پھر اس پر خلق کے معاملات اور اللہ کی عبادت کا وقت مقرر ہو! عبادت جو برس پر موقوف ہے ایک تو روزہ ہے جس کا حکم مذکور ہو چکا ہے اور دوسرا حج ہے جس کا بیان شروع ہوتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳۵)
موسیٰؑ پر چھٹی کو نازل ہوئی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل تیرہ رمضان کو دی گئی اور داؤد علیہ السلام کو زبور اٹھارہ رمضان کو ملی اور سب انبیاء پر یہ کتابیں ایک دفعہ نازل ہوئی تھیں قرآن پاک کو دونوں فضیلتیں مرحمت ہوئیں یعنی ایک دفعہ آسمان دنیا پر پہنچا اور وقتاً فوقتاً حضرتؐ پر وحی نازل ہوئی۔

خواص و تنبیہ
فلیستجیبولی پر پہنچ کر دعا مانگے انشاء اللہ مقبول ہوگی اور پڑھے اللھم امرت بالدعا وتکفلت بالاجابۃ لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لک لا شریک لک اشھد انک فرد احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد واشھد ان وعدک حق ولقاءک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ اٰتیۃ لاریب فیھا وانک تبعث من فی القبور۔

۲۳
ع
۷

شان نزول صفحہ ۸۰۰ پر

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔ (ش ۱۷) اور لڑو اللہ کی راہ میں

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

ان سے جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو! بیشک اللہ ناپسند کرتا ہے زیادتی کرنیوالوں کو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ

اور مار ڈالو ان کو جہاں کہیں پاؤ اور نکال دو ان کو جہاں سے انھوں نے

اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ

تم کو نکالا ہے! اور فساد قتل سے بڑھ کر ہے۔ اور نہ لڑو ان سے

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

مسجد الحرام کے پاس جب تک کہ نہ لڑیں وہ تم سے اس جگہ! پس اگر وہ لڑیں تم سے

فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

تو قتل کرو انھیں! یہی سزا ہے کافروں کی۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ باقی رہے فساد اور رہ جائے طریقہ ایک

لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ

اللہ کا! پھر اگر وہ باز آجائیں تو کسی پر زیادتی نہیں ظالموں کے سوائے۔ حرمت

الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى

کا مہینہ بدلے میں ہے حرمت کے مہینے کے اور حرمت کی چیزوں میں ادلے کا بدلہ ہے! تو جو زیادتی

عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ص وَاتَّقُوا

کرے تم پر تو تم زیادتی کرو اس پر اسی قدر کہ اس نے تم پر زیادتی کی ہے! اور ڈرو

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ

اللہ سے اور جانے رہو کہ اللہ ڈرنے والوں ہی کے ساتھ ہے ف اور خرچ کرو اللہ کی

اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ صلے وَاَحْسِنُوْا ۛ ج اِنَّ

راہ میں (ش ۱۸) اور نہ ڈالو (اپنے آپ کو) اپنے ہاتھوں ہلاکت میں اور نیکی کرو۔ بیشک

ف
یعنی اگر کوئی کافر ماہ حرام کو مانے کہ اس مہینے میں تم سے نہ لڑے تو تم بھی اس سے نہ لڑو چونکہ مکہ کے لوگ اسی مہینے میں مسلمانوں پر ظلم کرتے رہے تھے پھر مسلمان ان سے کیوں قصور کریں۔

مع عند المتقدمین ۱۲

شان نزول صفحہ ۸۰۰ پر

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ
اللہ محبت کرتا ہے نیک لوگوں سے۔ اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ واسطے
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا
پھر اگر تم روک لئے جاؤ تو جو کچھ ہو قربانی (بھیجو) اور نہ منڈواؤ
رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
سر جب تک نہ پہنچ جائے قربانی اپنے ٹھکانے! (ش۱۹) پھر جو تم میں
مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ
بیمار ہو اور اس کو تکلیف ہو سر کی طرف سے تو اس پر بدلہ لازم ہے روزے یا
صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ وقفة فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
خیرات یا قربانی! پھر جب تمہاری خاطر جمع ہو جائے تو جو شخص نفع اٹھانا چاہے عمرہ کو
اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
حج سے ملا کر تو جو کچھ میسر آئے قربانی کرے! اور جس کو نہ میسر ہو تو
فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ
(رکھے) تین روز کے روزے زمانہ حج میں اور سات جب تم لوٹو! یہ
عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى
پورے دس ہوئے! یہ اس کے لئے ہے جس کے گھر والے
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
مسجد الحرام کے پاس ہوں! اور ڈرو اللہ سے اور جانے رہو کہ اللہ کا عذاب
الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ
سخت ہے۔ اور حج کے چند مہینے معلوم ہیں ف پس جس نے لازم کر لیا ان
الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ
میں حج تو نہ عورت کے پاس جانا ہے اور نہ کوئی گناہ کا کام اور نہ جھگڑا ایام حج میں
وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ
اور جو کچھ تم کرو گے نیکی اس کو اللہ جان لے گا! (ش۲۰) اور زاد راہ لیا کرو

ف
احرام باندھنے کا وقت غرہ شوال سے شب عید قربان تک ہے اس سے پہلے بہتر نہیں، احرام کی صورت یہ ہے کہ نیت کرے شروع کرنے کی اور زبان سے لبیک کہے پھر جب احرام میں داخل ہو جائے تو پرہیز رکھے صحبت کرنے سے اور ہر گناہ سے اور آپس کے جھگڑے سے اور بدن کے بال اتارنے سے اور ناخن تراشنے خوشبو ملنے شکار کرنے سے اور مرد بدن پر سلے ہوئے کپڑے نہ پہنے اور نہ سر ڈھانکے اور عورت کپڑے بھی پہنے اور سر بھی ڈھانکے لیکن منہ پر کپڑا نہ ڈالے اور کفر کی غلطی ایک یہ تھی کہ بغیر خرچ لئے ہوئے حج کو جانا ثواب گنتے اور مقدور ہوتے توکل پر خرچ نہ لیتے تھے اس پر اللہ پاک نے فرمایا کہ مقدور ہو تو خرچ لے کر جاؤ اس میں ایک تو بڑا فائدہ یہی ہے کہ دوسروں سے بھیک مانگنے اور سوال کرنے کی ضرورت نہ پیش آئے گی کہ سوال نہ کرو گے۔

ع ۲۴ ۸

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شان نزول صفحہ ۸۰۰ پر

خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۘ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ

بیشک بہتر زادِ راہ پرہیزگاری ہے! اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل مندو ۔ (رش ۲۱) تم پر

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ

کچھ گناہ نہیں کہ چاہو فضل اپنے پروردگار کا ۔ پھر

اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ

جب تم لوٹو میدان عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو مشعر الحرام

الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ

کے پاس ف۱ اور یاد کرو اسے جس طرح اس نے تم کو بتایا ہے اور بے شک تم تھے

قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ

اس سے پہلے گمراہوں میں ! (رش ۲۲) پھر تم بھی چلو جہاں سے چلیں

اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾

دوسرے لوگ اور گناہ بخشواؤ اللہ سے ! بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ

(رش ۲۳) پھر جب تم پورے کر چکو اپنے حج کے ارکان تو یاد کرو اللہ کو جس طرح یاد کرتے تھے اپنے باپ دادوں

اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي

کو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر پھر بعض آدمی تو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار دے دے ہم کو

الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

دنیا ہی میں ! اور نہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ اور کوئی ان میں

يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

کہتا ہے کہ اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی

النصف

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ

اور ہم کو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہی ہیں جن کے لئے حصہ ہے ان کے کئے کا

وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ

شان نزول صفحہ ۸۰۱ پر

اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے ۔ اور یاد کرتے رہو اللہ کو گنتی کے چند دنوں میں ۔

ف۱ مزدلفہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان مشعر الحرام ہے

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ

پھر جو جلدی چلا گیا دو ہی دن میں تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی

اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ

کچھ گناہ نہیں (یہ) ان کیلئے ہے جو پرہیزگاری کریں اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جانے رہو کہ تم

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي

اسی کے پاس جمع ہوگے (ش ۲۴) اور (اے محمدؐ) بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجھ کو پسند آتی ہے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ

اسکی بات دنیا کی زندگی میں اور وہ گواہ پکڑتا ہے اللہ کو اس بات پر جو اس کے دل میں ہے حالانکہ وہ

اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا

سخت جھگڑالو ہے ۔ اور جب لوٹ کر جائے تو دوڑتا پھرے ملک میں تاکہ فساد پھیلائے اس میں

وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا شان نزول صفحہ ۱۰۰۱ پر

اور تباہ کرے کھیتی کو اور نسل کو ! اور اللہ پسند نہیں کرتا فساد کو ۔ اور جب

قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ

اس سے کہا جائے کہ ڈر اللہ سے تو آمادہ کرتا ہے اس کو غرور گناہ پر ! بس کافی ہے

جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ

اس کو دوزخ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے (ش ۲۵) اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو دے دیتے ہیں اپنی جان

ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا

اللہ کی رضا جوئی میں ! اور اللہ بڑی شفقت رکھتا ہے بندوں پر ۔ (ش ۲۶) اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا

ایمان والو داخل ہوجاؤ اسلام میں پورے پورے اور نہ چلو

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ

شیطان کے قدموں پر ! بے شک وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے پھر اگر تم پھلے اس

مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

کے بعد کہ آچکیں تمہارے پاس نشانیاں تو جان رکھو کہ اللہ زبردست !

حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ

حکمت والا ہے ۔ کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ آجائے ان پر اللہ ابر کے سائبانوں

مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

میں اور فرشتے اور طے ہو جائے معاملہ اور اللہ ہی کی طرف سب

۲۵ ع ۱۴ ۹ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ

کام لوٹتے ہیں ۔ (اے محمد) پوچھ بنی اسرائیل سے کہ کتنی کچھ دیں ہم نے ان کو کھلی

بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ

نشانیاں ! اور جو بدل ڈالے اللہ کی نعمت اس کے بعد کہ پہنچ چکی ہو اس کو تو بیشک

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ

اللہ کا عذاب سخت ہے ۔ (ش ۲۷) عمدہ کر دکھائی گئی کافروں کے لئے

وقف لازم — الدُّنْيَا وَ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا

دنیا کی زندگی اور وہ ہنسی کرتے ہیں مسلمانوں سے ! اور جو لوگ پرہیزگار ہیں

شان نزول صفحہ ۸۰۱ پر — فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

وہ انکے اوپر ہوں گے قیامت کے دن ! اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ

پہلے تھے تمام لوگ ایک جماعت ! پھر بھیج دیئے اللہ نے پیغمبر خوشی سنانے والے

وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

اور ڈرانے والے ! اور اتاریں ان کے ساتھ سچی کتابیں تاکہ اللہ فیصلہ کرے

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ

لوگوں میں جس بات میں جھگڑا کریں اور نہ جھگڑا ڈالا کتاب میں مگر ان ہی لوگوں نے جنکو

اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ

وہ ملی تھی اس کے بعد کہ آچکیں ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں ! یہ آپس کی ضد سے !

فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ

سو ہدایت دی اللہ نے ایمان والوں کو اس سچی بات میں جس میں وہ جھگڑتے تھے اپنے

بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۱۳﴾
حکم سے ! اور اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی !
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ
کیا تم خیال کرتے ہو کہ چلے جاؤ گے جنت میں حالانکہ تم کو پیش نہیں آئی ان
الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَ
جیسی حالت جو تم سے پہلے ہو گزرے ۔ اور پہنچیں ان کو سختیاں اور تکلیفیں اور
زُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی
جھڑ جھڑائے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا پیغمبر اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے کہ کب آئیگی
نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا
مدد اللہ کی ؟ سنو اللہ کی مدد قریب ہے ف (ش ۲۸) (اے محمدؐ) تجھ سے پوچھتے
یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ
ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں ! کہہ دے کہ جو کچھ تم مال خرچ کرو (وہ ہونا چاہیئے) ماں باپ اور
الْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا
رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لئے ۔ اور تم
تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمُ
جو کچھ بھلائی کروگے اللہ اس کو خوب جانتا ہے ۔ فرض کر دیا گیا تم پر
الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ خَیْرٌ
جہاد اور وہ تم کو ناگوار ہے اور عجب نہیں کہ تم ناگوار سمجھو ایک چیز کو اور وہ تمہارے لئے بہتر
لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَ
ہو اور عجب نہیں کہ تم پسند کرو ایک چیز کو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور
اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ ع یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ ع ۲۶ ۱۰
تم نہیں جانتے ۔ (ش ۲۹) (اے محمدؐ) تجھ سے پوچھتے ہیں حرمت کے مہینوں کی بابت یعنی اس
فِیْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ شان نزول صفحہ ۸۰۲ پر
میں لڑائی کرنی ! کہہ دے کہ ان میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور روکنا اللہ کی راہ سے اور اس کو نہ ماننا اور

ف
مطلب یہ ہے کہ مسلمانو جنت جیسا پر فضا باغ اور آخرت کی بے زوال نعمتیں مل جانی آسان نہیں ہیں جب تک دنیا میں مصیبتیں اور تکلیفیں رنج وغم نہ اٹھاؤ گے اس وقت تک وہاں آرام اور خوشی ہر گز نہ پاؤ گے ۔

بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

مسجد حرام سے (روکنا) اور اس کے لوگوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے

وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى

بڑھ کر ہے! اور فساد مار ڈالنے سے بھی زیادہ ہے ف اور وہ (کافر) ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک

يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ

کہ تم کو لوٹا دیں تمہارے دین سے اگر مقدور پائیں! اور جو پھرے گا تم

مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

میں اپنے دین سے پھر مرجائے ایسی حالت میں کہ وہ کافر ہو تو ایسے لوگ ہیں کہ

اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

اکارت ہوگئے ان کے عمل دنیا اور آخرت میں اور وہ دوزخی ہیں وہ اس میں

خٰلِدُوْنَ ۝٢١٧ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

ہمیشہ رہیں گے۔ (ش ۳۰) جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اللہ کی راہ میں یہی لوگ آس رکھتے ہیں اللہ کی مہر کی! اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝٢١٨ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ

مہربان ہے۔ (ش ۳۱) (اے محمدؐ) تجھ سے پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کی بابت! کہہ دے کہ ان

اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۚ

دونوں میں گناہ بڑا ہے اور لوگوں کیلئے کچھ فائدے بھی ہیں! اور ان دونوں کا گناہ بڑا ہے ان کے نفع سے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ۥ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

(ش ۳۲) اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں! کہہ دے جو بچے! اسی طرح کھول کر بیان

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝٢١٩ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ

کرتا ہے اللہ تم سے حکم! تاکہ تم فکر کرو دنیا اور آخرت کے بارے میں۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ

(ش ۳۳) اور تجھ سے پوچھتے ہیں یتیموں کی بابت! کہہ دے کہ ان کے لئے بہتری کا کام کرنا بہتر ہے اور اگر

ف

یعنی اس میں شک نہیں کہ ماہ حرام میں لڑنا حرام ہے لیکن کفر کرنا فی نفسہ ایسا بڑا جرم ہے جس کے مقابلہ میں ماہ حرام کی لڑائی کچھ برائی کا باعث نہیں بن سکتی کیونکہ ماہ حرام کی لڑائی میں صرف جانوں کا ہلاک کرنا اور بزرگ مہینہ کی ہتک حرمت ہے اور کفر میں تو اللہ کی سخت نافرمانی اور اپنے اللہ کی (معاذ اللہ) خدائی کا انکار لازم آتا ہے اور پھر اس پر طرہ یہ کہ خانہ کعبہ تک لوگوں کو نہ جانے دینا حج و عمرہ سے روکنا اللہ کے حکم کی تبلیغ نہ کرنے دینا وغیرہ وغیرہ ان سخت جرموں کی سزا دیتے وقت اگر ماہ حرام آجائے تو لڑائی سے بھی ہاتھ روکنا ٹھیک نہیں۔ غرض اس آیت سے اشارۃً ماہ حرام میں قتال کی حرمت کا فی نفسہ نسخ ثابت ہوگیا۔

شان نزول صفحہ ۸۰۲ پر

تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ

تم ان سے مل جل کر رہو تو تمہارے بھائی ہیں اور اللہ جانتا ہے بگاڑنے والے اور

الْمُصْلِحِ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾

سنوارنے والے کو! اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو مشکل میں ڈال دیتا! بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۗ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ

(ش ۳۴) اور نہ نکاح کرو مشرک عورتوں سے جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں (ش ۳۵) اور بیشک مسلمان باندی اچھی ہے شرک

خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ

کرنے والی عورت سے اگرچہ وہ تم کو بھلی معلوم ہو! اور اپنی عورتوں کا نکاح نہ کرو مشرکوں سے جبتک

حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۗ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۗ

کہ وہ ایمان نہ لے آئیں! اور بیشک مسلمان غلام بہتر ہے شرک کرنے والے سے اگرچہ وہ تم کو بھلا لگے!

اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَ

وہ تو بلاتے ہیں دوزخ کی طرف! اور اللہ بلاتا ہے جنت اور

الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع

بخشش کی جانب اپنے حکم سے۔ اور کھول کر بیان فرماتا ہے اپنے احکام لوگوں کے لئے تاکہ وہ ہوشیار ہو جائیں

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۗ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا

(ش ۳۶) اور تجھ سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم! کہہ دے کہ وہ گندگی ہے سو تم الگ رہو

النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا

عورتوں سے حیض کے وقت اور ان کے پاس نہ جاؤ جب تک کہ پاک نہ ہولیں! پھر جب

تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

وہ نہا دھولیں! تو آؤ ان کے پاس جدھر سے تم کو حکم دیا ہے اللہ نے! بیشک اللہ دوست رکھتا

التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا

ہے توبہ کرنیوالوں کو اور محبت رکھتا ہے صاف رہنے والوں سے۔ (ش ۳۷) تمہاری بیبیاں تمہاری کھیتیاں ہیں تو آؤ

حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو! ف اور پہلے بھیج دو اپنے لئے اور ڈرو اللہ سے

ف
عورت بمنزلہ کھیتی کے اور مرد، کاشتکار کی جگہ اور نطفہ بیج کے قائم مقام ہے تو جس طرح کسان بیج کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح مرد کو نطفہ کی حفاظت کا حکم ہے اور وہ اسی صورت میں ہے جو سب کو معلوم ہے۔

ع ۲۷ ۵ ۱۱

شان نزول صفحہ ۸۰۲ پر

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ

اور جانے رہو کہ تم اس سے ملنے والے ہو! اور (اے محمدؐ) خوشخبری سنادے ایمان والوں کو اور لوگو نہ بنالو اللہ

عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ

کو مانع اپنی قسموں کے باعث کہ نہ سلوک کرو اور نہ پرہیزگار بنو اور نہ ملاپ کراؤ

النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ

آدمیوں میں! اور اللہ سنتا جانتا ہے ف۱ نہیں پکڑ کرے گا تم سے اللہ تمہاری قسموں

اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

میں بلا ارادہ قسم پر! لیکن پکڑ کرے گا ان قسموں پر جن کا ارادہ کیا تمہارے دلوں نے اور اللہ

غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ تَرَبُّصُ

بخشنے والا بردبار ہے ف۲ ان لوگوں کیلئے جو قسم کھالیں اپنی عورتوں سے علیحدہ رہنے کی

اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾

چار مہینہ کی مہلت ہے! پھر اگر رجوع کریں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ

اور اگر ٹھان لیں طلاق کی تو اللہ سننے والا واقف کار ہے اور وہ عورتیں

یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ

کہ جن کو طلاق دی گئی ہو روکے رکھیں اپنے آپ کو تین حیض! اور ان کو جائز نہیں کہ چھپا رکھیں

یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ

اس کو جو اللہ نے پیدا کیا ان کے پیٹ میں اگر وہ ایمان رکھتی ہیں

بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اللہ اور روز آخرت پر! اور ان کے شوہر زیادہ حق دار ہیں ان کے لوٹا لینے کے اس مدت

اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ

میں اگر چاہیں اچھی طرح رکھنا! اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ (مردوں کا) حق

بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ

ہے دستور کے مطابق ف۳ اور مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے اور اللہ زبردست (اور

ف۱

یعنی خدا کے نام کو نیک کاموں سے رکنے کا ذریعہ نہ بناؤ اس طرح کہ نیک کام کرنے کی قسم کھا بیٹھو اور اگر بالفرض کسی موقع پر اتفاقاً ایسا ہو بھی جائے تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں نازل ہوئی جب مسطح نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو زنا کی تہمت لگائی جیسا کہ سورۂ نور میں آئے گا اور اللہ پاک نے حضرت عائشہ کی براءت نازل کی تو ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھائی کہ میں مسطح کے ساتھ کوئی سلوک نہ کروں گا۔ بعض محققین نے عُرْضَةً کے معنی نشانے کے لکھے ہیں یعنی اللہ کے نام کو قسم کا نشانہ نہ بناؤ کہ بات بات پر واللہ باللہ اور جگہ جگہ اللہ کی قسم خدا کی قسم کا تکیہ کلام ہی بنالو اس میں اللہ کے نام کی بے توقیری ہے۔

ف۲

قسم کی تین قسمیں ہیں۔ اول یمین لغو جو بلا ارادہ قسم کھا بیٹھے جیسے آج کل بعض نافہم بات بات میں واللہ باللہ کہا کرتے ہیں اس میں کفارہ اگرچہ واجب نہیں لیکن اللہ کے نام کی بے توقیری کا گناہ ضرور ہے اس عادت کو ترک کرنا چاہیے دوسری قسم منعقدہ کہ جو آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر کھائی جائے اس میں اگر اس کے موافق کرے گا تو خیر اور اگر قسم جھوٹی پڑے گی تو کفارہ واجب ہوگا

(باقی صفحہ ۴۶ پر)

٢٨ ع ١٢

حَكِيْمٌ ﴿٢٢٨﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

حکمت والا ہے ! (رش ٣٨) طلاق دو ہی مرتبہ ہے پھر یا تو روک رکھنا ہے دستور کے موافق یا

تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

رخصت کر دینا ہے سلوک کر کے ! اور تم کو ناجائز ہے کہ تم لے لو اس مال میں سے جو تم نے ان کو دیا

شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ

ہے کچھ بھی ! مگر اس وقت کہ دونوں خوف کریں اس امر کا کہ نہ قائم رکھ سکیں گے اللہ کا حکم ! پس اگر تم کو خوف ہے

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ

کہ نہ قائم رکھ سکیں گے وہ دونوں اللہ کے حکم کو تو کچھ گناہ نہیں ان پر اس صورت میں کہ بدلا دے دے عورت

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ

یہ اللہ کی حدیں ہیں سو ان سے آگے نہ بڑھو اور جو آگے بڑھیں گے اللہ کی

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٢٩﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ

حدوں سے تو وہی لوگ ظالم ہیں ۔ پھر اگر عورت کو طلاق دیدے تو اس کے بعد وہ عورت

حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ

اس کو حلال نہیں جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے دوسرے شوہر سے پھر اگر (دوسرا شوہر) اس کو طلاق دیدے تو دونوں پر

اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ

کچھ گناہ نہیں کہ پھر مل جائیں اگر خیال کریں کہ قائم رکھ سکیں گے اللہ کے احکام ! اور یہ اللہ کے احکام ہیں

اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ

جن کو کھول کھول کر بیان فرماتا ہے ان لوگوں کیلئے جو سمجھتے ہیں (رش ٣٩) اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر وہ

اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

پہنچ گئیں اپنی عدت تک تو روک رکھو ان کو دستور کے مطابق یا ان کو رخصت کرو اچھی طرح !

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ

اور نہ روکے رہو ان کو ستانے کیلئے کہ زیادتی کرنے لگو اور جو ایسا کرے گا تو بیشک اس نے

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ

اپنے اوپر ظلم کیا ! اور نہ بناؤ اللہ کے احکام کو ہنسی ! اور یاد کرو اللہ کا

(بقیہ صفحہ ۴۵)
یعنی اول تو غلام آزاد کرنا ضروری ہے اور اگر غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو دس محتاجوں کا پیٹ بھرے اور اگر اتنی بھی استطاعت نہیں تو پے در پے تین دن کے روزے رکھے تیسری یمین غموس جو قصداً کسی معاملہ میں جھوٹی قسم کھائے اس کا گناہ اتنا زیادہ ہے کہ کفارہ سے بھی نہیں جاتا توبہ کرنی اور دیگر گناہ معاف کرانا چاہیے ۔

ف یعنی عورتوں پر مردوں کا حق ہے کہ ان سے جائز طور پر خدمت لیں اسی طرح مردوں پر عورتوں کا بھی حق ہے کہ ان کو کسی قسم کی اذیت اور تکلیف نہ پہنچائیں کھانا کپڑا خوشی سے دیں اور ان کو خوش رکھیں ۔

شان نزول صفحہ ٨٠٢ پر

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ

احسان جو تم پر ہے اور جو اتاری اس نے تم پر کتاب اور کام کی باتیں کہ تم کو نصیحت کرتا ہے ان سے

ع ۲۹ ۱۲ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ

اور ڈرو اللہ سے اور جانے رہو کہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے (ش ۴۰) اور جب تم طلاق دو

النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ

اپنی بیبیوں کو پھر پہنچ جائیں وہ اپنی عدت کو تو نہ روکو انھیں اس سے کہ وہ نکاح کر لیں

اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ

اپنے شوہروں سے جب وہ راضی ہو جائیں آپس میں جائز طور پر! یہ نصیحت اس کو

بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ

کی جاتی ہے جو تم میں ایمان رکھتا ہے اللہ اور روزِ آخرت پر! یہ تمھارے

اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

واسطے بڑی پاکیزگی اور بڑی صفائی کی بات ہے! اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۔ شانِ نزول صفحہ ۸۰۲ پر

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ

اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس جو کوئی چاہے

اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ

کہ پوری کرے دودھ کی مدت! اور (باپ) پر کہ جس کا وہ بچہ ہے ان (دودھ پلائیوں)

كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

کا کھانا اور کپڑا ہے دستور کے مطابق! نہ تکلیف دی جائے کسی کو مگر اس کی گنجائش کے

لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى

موافق! نہ نقصان دیا جائے ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے اور نہ باپ کو کہ جس کا وہ بچہ ہے اسکے بچے کے

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

باعث! اور وارث پر بھی ایسا ہی لازم ہے پھر اگر وہ دونوں چاہیں دودھ چھڑانا اپنی مرضی اور

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

صلاح سے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ کسی دایہ سے دودھ پلواؤ

أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ
اپنی اولاد کو تو تم پر کچھ گناہ نہیں جب کہ حوالے کر دو جو تم نے دینا کیا تھا دستور کے موافق!
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٣﴾ وَالَّذِينَ
اور ڈرو اللہ سے اور جانے رہو کہ اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے ۔ اور جو لوگ
يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
کہ مر جائیں تم میں اور چھوڑ جائیں بیبیاں (تو) وہ بیبیاں روکے رکھیں اپنے آپ کو
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ
چار مہینے اور دس دن! پھر جب پہنچ چکیں اپنی عدت کو تو تم پر
عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا
کچھ گناہ نہیں جو وہ کریں اپنے حق میں جائز طور پر اور اللہ اس سے
تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ
جو تم کرتے ہو خبردار ہے ف اور تم پر کچھ گناہ نہیں جو پردے میں کہو پیغام
مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ
نکاح ان عورتوں سے یا چھپائے رکھو اپنے دلوں میں! جانتا ہے اللہ کہ تم
سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا
ان کا دھیان کرو گے لیکن ان سے وعدہ نہ کر رکھو چھپکے چھپکے مگر یہی کہ کہہ دو ایک
قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ
بات جائز طور پر! اور نہ باندھو نکاح کی گرہ جب تک کہ نہ
الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ
پہنچ جائے میعادِ مقرر اپنے اختتام پر! اور جانے رہو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے
فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾ لَا جُنَاحَ
تو اس سے ڈرتے رہو۔ اور جانے رہو کہ اللہ بخشنے والا بردبار ہے (ش ۱۴) تم پر کچھ
عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا
گناہ نہیں اگر طلاق دے دو عورتوں کو جب تک کہ ان کو ہاتھ تک نہیں لگایا یا نہ

ف
حیض والی عورتوں کے لئے طلاق کی عدت تین حیض اور موت کی عدت چار مہینے اور دس دن ہیں بشرطیکہ حاملہ نہ ہوں اگر پیٹ سے ہوں تو طلاق اور موت دونوں صورتوں میں عورت کی عدت وضع حمل ہے، یعنی بچہ ہونے تک صبر کریں خواہ بچہ دوسرے ہی دن کیوں نہ پیدا ہو جائے یا نو مہینے کی جگہ دو برس میں کیوں نہ پیدا ہو غرض حاملہ عورت کو حیض تو حالت حمل میں آتا ہی نہیں اس لئے اس کی عدت طلاق نہ تین حیض ہیں اور نہ خاوند کی وفات کی صورت میں چار مہینے دس دن اور جن منکوحہ عورتوں کو حیض نہیں آتا جیسے نابالغ لڑکیاں یا بوڑھی عورتیں تو ان کی طلاق کی عدت بجائے تین حیض کے تین مہینے ہیں کیونکہ جب صغر سنی یا کبر سنی کی وجہ حیض نہیں آتا تو جو معمولی اکثر عورتوں کی عادت ہے ایک مہینہ کو ایک حیض کے قائم مقام کر دیا ہے گویا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو حیض آتا ہوتا تو غالباً تین مہینہ میں تینوں حیض پورے ہو جاتے اور اگر ایسی غیر حائضہ عورت کا خاوند مرجائے تو ان کی عدت وہی چار مہینے دس دن ہیں کیونکہ عدت الوفات میں حیض سے کچھ بحث نہیں ہے اس لئے حائضہ

ع ۳۰ / ۱۴

(باقی صفحہ ۹۰ پر)
شان نزول صفحہ ۸۰۳ پر

لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ

ٹھہرایا ہوا ان کیلئے مہر۔ اور ان کے ساتھ سلوک کردو مقدور والے پر اس کے موافق ہے اور بے مقدور پر اس

قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٣٦﴾ وَاِنْ

کے موافق! سلوک ہو دستور کے مطابق! (ش ۴۲) یہ لازم ہے نیک لوگوں پر۔ اور اگر تم

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ

نے ان کو طلاق دی اس سے پہلے کہ ان کو ہاتھ لگاؤ اور تم ٹھہرا چکے تھے ان کیلئے

فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا

مہر تو (لازم ہے) آدھا اس مقدار کا جو ٹھہرائی تھی مگر یہ کہ چھوڑ بیٹھیں عورتیں یا چھوڑ بیٹھیں

الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ

وہ مرد کہ جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے! اور یہ بات کہ تم چھوڑ دو زیادہ قریب ہے پرہیزگاری

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٧﴾

کے! اور نہ بھولو آپس میں احسان کرنا! بیشک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ

(ش ۴۳) تقید رکھو تمام نمازوں کا اور درمیانی نماز کا! اور کھڑے رہو اللہ

قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ

کے آگے مؤدب۔ پھر اگر تم خوف زدہ ہو تو (پڑھ لو) پیدل یا سوار! پھر جب مطمئن ہو جاؤ

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾

تو یاد کرو اللہ کو جس طرح تم کو سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ښ وَّصِيَّةً

(ش ۴۴) اور جو لوگ تم میں مر جائیں اور چھوڑ جائیں بیبیاں (تو ان کو چاہیئے کہ وہ) وصیت

لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ

کر مریں اپنی بیبیوں کے لئے سلوک کرنے کی ایک سال تک بلا نکالنے کے! پھر اگر وہ خود

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ

نکل جائیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ کریں وہ اپنے حق میں جائز

بقیہ صفحہ ۴۸

اور غیر حائضہ دونوں برابر ہیں عدت کی حالت میں نکاح ناجائز ہے البتہ اگر اشارۃً کوئی شخص اپنی خواہش نکاح ظاہر کردے تو کچھ حرج نہیں لیکن بات کا چپکے ہی چپکے پختہ کرلینا حرام ہے۔

شانِ نزول صفحہ ۸۰۲ پر

مَعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَ لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ
طور پر ! اور اللہ زبردست، حکمت والا ہے اور طلاق پانے والی عورتوں کے لئے
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
سلوک ہے دستور کے مطابق ! یہ حق ہے پرہیزگاروں پر اسی طرح کھول کر سناتا ہے
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا ع ۳۱ ۷ ۱۵
اللہ تمہارے لئے اپنے احکام تاکہ تم سمجھو ! کیا تم نے نظر نہیں کی ان کے حال پر
مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ
جو نکلے اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر کے مارے ۔ پھر کہا ان کو
اللّٰهُ مُوْتُوْا قف ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى
اللہ نے کہ مر جاؤ پھر ان کو جلا اٹھایا ! بیشک اللہ بڑا مہربان ہے لوگوں
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ
پر لیکن اکثر آدمی شکر نہیں کرتے ف۱ اور لڑو اللہ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ
کی راہ میں اور جانے رہو کہ اللہ سنتا (اور) جانتا ہے ۔ کون ایسا ہے جو
يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ
اللہ کو قرض دے اچھا قرض ف۲ کہ بڑھائے گا اس کے قرض کو اس کے لئے کئی گنا ۔ اور اللہ
يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ
ہی تنگ دست کرتا ہے اور کشائش دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹو گے کیا نظر نہیں
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ وقف لازم
کی تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے حال پر موسیٰ کے بعد ! جب انھوں نے کہا اپنے نبی سے کہ مقرر
ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ
کردو ہمارے لئے ایک بادشاہ کہ ہم لڑیں اللہ کی راہ میں ۔ نبی نے کہا ! کیا عجب ہے کہ
اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا
اگر فرض ہو جائے تم پر جہاد تو تم نہ لڑو ! وہ بولے کہ ہمارے لئے کیا عذر ہے

ف۱ اگلے زمانے میں بنی اسرائیل کے چند لوگ وبا کے ڈر سے وطن چھوڑ کر بھاگ گئے وبا نے ان کو وہیں آدبایا اور سب مر گئے پھر ایک عرصہ کے بعد حضرت حزقیل پیغمبر وہاں سے ہو کر گزرے اور ان کے دوبارہ جی اٹھنے کی دعا کی تو سب زندہ ہو گئے

ف۲ قرض حسن عرف میں بے سود قرض کو کہتے ہیں لیکن اللہ کو قرض دینے کے یہ معنی ہیں کہ اس کی راہ میں خرچ کیا جائے اور اس کے محتاج بندوں کو دیا جائے تاکہ اس کا ثواب اللہ کی غنی و بے نیاز بارگاہ سے کئی گنا ہو کر قیامت کو ملے ۔

نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا

کہ ہم نہ لڑیں اللہ کی راہ میں حالانکہ ہم نکالے جا چکے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنے بال بچوں سے!

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ

پھر جب فرض ہو گیا ان پر جہاد (تو) روگرداں ہو گئے سوائے ان میں سے چند آدمیوں کے اور

عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ

اللہ جانتا ہے گنہگاروں کو ف۱ اور کہا ان سے ان کے پیغمبر نے کہ اللہ نے مقرر کیا ہے

لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ

تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ! بولے کہ کیوں کر ہو سکتی ہے اس کو حکومت ہمارے اوپر حالانکہ ہم

أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ

حکومت کے زیادہ حق دار ہیں اس سے اور وہ تو نہیں دیا گیا فارغ البالی مال سے! نبی نے کہا

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ

کہ اللہ نے اس کو پسند فرمایا تم پر اور فراخی دی اس کو علم اور

الْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٧﴾

جسم میں! اور اللہ دیتا ہے اپنا ملک جس کو چاہتا ہے اور اللہ فراخی والا واقف کار ہے

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ

اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ اس کی حکومت کی نشانی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس ایک صندوق جس میں

سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ

دل جمعی ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے اور کچھ بچی چیزیں ہیں جو چھوڑ گئی اولاد موسیٰ اور ہارون

هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم

کی، اٹھائے ہوں گے اس کو فرشتے! بیشک اس میں تمہارے لئے پوری نشانی ہے اگر تم

مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٤٨﴾ ع فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

ایمان رکھتے ہو ف۲ پھر جب روانہ ہوا طالوت فوجوں سمیت! طالوت نے کہا کہ اللہ

مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ

تم کو آزمائے گا ایک نہر سے! تو جو پیئے گا اس کا پانی وہ میرا نہیں ہے! اور جس نے اس

ف۱

حضرت موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کی حالت چند روز اچھی رہی ملک شام میں فتوحات کرتے چلے جاتے تھے لیکن پھر اپنے پچھلے ڈھرے پر آ کر شرارتیں اور کفر کرنے لگے تو خدا نے دشمن کو ان پر غالب کیا اور جالوت بادشاہ نے بہت دق کیا تب اپنے پیغمبر حضرت شموئیلؑ سے درخواست کی کہ ہمارے لئے ایک حاکم تجویز کر دو کہ ہم اسکی ماتحتی میں جالوت سے لڑیں۔ بعض مفسرین نے پیغمبر سے مراد حضرت شمعونؑ لی ہے۔ اور بعض نے یوشع علیہ السلام، واللہ اعلم

ف۲

بنی اسرائیل کے پاس ایک صندوق تھا جس میں توریت کا ایک نسخہ اور موسیٰؑ کا عصا، ہارونؑ کا جُبّہ اور آسمانی خوراک یعنی من کا مرتبان تھا یہ لوگ اسکو تبرکاً لڑائی میں اپنے آگے رکھتے اور دشمن پر اس کی وجہ سے فتح پاتے تھے۔ جب جالوت بادشاہ نے ان کو تکلیفیں پہنچائیں تو وہ متبرک صندوق بھی چھین کر لے گیا اب جو بنی اسرائیل نے طالوت کے اللہ کی طرف سے حاکم مقرر ہونے کی دلیل طلب کی تو ان کو جواب دیا گیا کہ وہ چھنا ہوا بابرکت تبرکات کا بھرا ہوا صندوق فرشتے تمہارے پاس اٹھا لائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جالوت نے وہ صندوق چھکڑے پر لاد کر بنی اسرائیل کی طرف یہ سمجھ کر کہ یہی مادہ فساد ہے چلتا کر دیا فرشتے اس کو ہنکا کر بنی اسرائیل تک لے آئے۔

۳۲ ع ۱۶

يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ

کو نہ چکھا تو وہ میرا ہے مگر جو بھرلے ایک چلو اپنے ہاتھ سے !

فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پس سب نے پی لیا اس کا پانی سوائے ان میں سے چند آدمیوں کے ! پھر جب پار ہوگئے نہر کے طالوت اور ایمان والے جو

مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ

انکے ساتھ رہ گئے تھے تو کہنے لگے کہ ہم میں تو آج طاقت نہیں ہے جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلہ کی ! بول اٹھے

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ

وہ لوگ جن کو یقین تھا کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں کہ اکثر تھوڑی سی جماعت

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾

غالب آگئی ہے بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے ! اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا

اور جب وہ نکلے جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کو تو کہا کہ اے ہمارے پروردگار انڈیل دے

صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٥٠﴾

ہم پر صبر اور جمائے رکھ ہمارے پاؤں اور مدد فرما ہماری کافر قوم کے مقابلے میں۔

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۼ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ

پھر انھوں نے ان کو شکست دیدی اللہ کے حکم سے اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو ف۱ اور دے دی

اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ

اس کو اللہ نے سلطنت اور تدبیر اور سکھا دیا اس کو جو چاہا ۔ اور اگر نہ ہو دفع کرنا

اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ

اللہ کا لوگوں کو بعض کو بعض کے ذریعے سے تو تباہ ہو جائے ملک لیکن

اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٥١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

اللہ بڑا مہربان ہے دنیا کے لوگوں پر۔ (اے محمدؐ) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٥٢﴾

ہم تجھ پر پڑھتے ہیں واقعی طور پر اور بیشک تو پیغمبروں میں سے ہے۔

ف۱ وہ باایمان لوگ جنھوں نے حضرت شموئیلؑ کے ساتھ نہر عبور کیا اور امتحان میں ثابت قدم رہے کل تین سو تیرہ تھے جن میں داؤدؑ کے باپ بھی تھے یہ سب جارہے تھے کہ تین چھوٹے چھوٹے پتھر پائے اور وہ پتھر بحکم خدا بولے کہ ہم کو اٹھالو کیونکہ ہم ہی جالوت کو ماریں گے الغرض جب مقابلہ ہوا اور جالوت جو بڑا قدآور زبردست جوان تھا سر سے پیر تک زرہ میں ڈوبا ہوا نکلا تو حضرت شموئیلؑ نے خدا کے حکم کے بموجب داؤدؑ کے باپ کو بلایا اور کہا کہ مجھ کو اپنے بیٹے دکھاؤ، وہ بڑے قدآور چھ بیٹوں کو لے آئے اور داؤدؑ کو جو بکریاں چرایا کرتے تھے دُبلا اور نحیف ہونے کے باعث نہ لائے تو حضرت شموئیلؑ نے ان کو بھی بلایا اور جالوت کے سامنے مقابلے کے لئے جا کھڑا کیا اس نے حقارت کی نظر سے داؤدؑ کو دیکھ کر کہا کہ یہ دُبلا ضعیف لڑکا مجھ سے کیا لڑ سکتا ہے حضرت داؤدؑ نے وہ تینوں پتھر فلاخن کے ذریعہ سے بسم اللہ کہہ کر جالوت کے ماتھے پر مارے ان کا لگنا تھا کہ وہ بحکم خدا بھیجا پھوڑ کر گدّی کے پرے نکل گئے اور وہ ہلاک ہوا ! اس کے بعد طالوت نے اپنی بیٹی کا ان سے نکاح کردیا اور داؤدؑ اس سلسلے سے طالوت کے بعد بادشاہ بنے، واللہ اعلم، ان کو زرہ بنانی بھی آتی تھی اور تمام جانوروں کی بولیاں سمجھتے تھے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ
یہ تمام پیغمبر ہیں کہ برتری دی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر! ان میں بعض ایسے ہیں کہ
اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
ان سے اللہ نے کلام کیا ف۱ اور بلند کئے بعض کے درجے ف۲ اور ہم نے دیئے مریم کے بیٹے (یعنی عیسیٰ) کو
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا
معجزے اور ہم نے قوت دی اس کو روح القدس سے! اور اگر اللہ چاہتا تو باہم
اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
نہ لڑتے وہ لوگ جو ان کے پیچھے ہوئے اس کے بعد کہ آچکیں ان کے پاس
الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ
نشانیاں لیکن انھوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے کوئی تو ایمان لے آیا اور کسی
مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ
نے کفر کیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ باہم نہ لڑتے لیکن اللہ کرتا ہے جو
مَا يُرِيْدُ ۲۵۳ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
چاہتا ہے۔ اے ایمان والو خرچ کرلو اس مال سے جو ہم نے تم کو دیا ہے
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا
اس سے پہلے کہ آجائے وہ دن جس میں نہ (خرید) فروخت ہوگی اور نہ آشنائی اور نہ
شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۲۵۴ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
سفارش! اور جو لوگ کفر کرتے ہیں وہی گنہگار ہیں ف۳ اللہ وہ ذات ہے کہ نہیں
اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
کوئی معبود اس کے سوا وہ ہمیشہ زندہ (اور) سب کا تھامنے والا ہے اسکو نہیں آتی اونگھ اور نہ نیند! اسی کا
وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ
ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس کی جناب میں بغیر اسکی اجازت کے
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ
وہ جانتا ہے جو کچھ خلق کے روبرو ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ وہ نہیں احاطہ کرسکتے اسکی معلومات میں سے کسی

الربع

ف۱
حضرت موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔

ف۲
حضرت نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

ف۳
یعنی جو نیک عمل کرنا ہے دنیا میں کرلو کیونکہ دار العمل یہی ہے آخرت تو دار الجزا ہے وہاں عمل نہ ہوسکے گا۔

خواص

اللہ لا الہ سے لے کر ہو العلی العظیم تک آیۃ الکرسی کہلاتی ہے! اس کے فضائل و خواص بہت ہیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ آیت الکرسی جس گھر میں پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان نہیں گھستا اور اس کی برکت سے اللہ پاک اس گھر اور اولاد اور محلہ کے تمام گھروں کو آفات آسمانی سے محفوظ رکھتا ہے! شب کو سوتے وقت اس کو ایک بار پڑھ کر سینہ پر دم کرنا اور سو جانا رات بھر شیطان اور جملہ آفات سے محفوظ رکھتا ہے اور اگر کسی دیوانہ مجنوں پر سورہ بقر کی چار آیتیں شروع کی اور پھر آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی تین آیتیں یعنی خالدون تک اور اسی سورت میں آخر کی تین آیتیں پڑھی جائیں تو اس کی دیوانگی کو افاقہ ہوگا اور جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اس کو صدق دل سے ہمیشہ پڑھا کرے گا وہ انشاء اللہ مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔ اس کے

ع ۳۳ ۵ ۱

(باقی صفحہ ۵۴ پر)

مِنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ
چیز کا مگر جتنا وہ چاہے ۔ گھیرے ہوئے ہے اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین کو!
وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِي
اور نہیں گراں گزرتی اسکو انکی حفاظت اور وہ عالی شان عظمت والا ہے ۔ (ش ۱) کچھ زبردستی نہیں
الدِّيْنِ ۙۛ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ
دین کے بارے میں! بیشک الگ ظاہر ہوچکی ہدایت گمراہی سے ف۱ تو جو نہ مانے
بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
بتوں کو اور ایمان لائے اللہ پر تو بے شک اس نے پکڑ لی
الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ
مضبوط رسی جو ٹوٹنے والی نہیں! اور اللہ سنتا جانتا ہے ۔ (ش ۲) اللہ ان
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ
کا حامی ہے جو ایمان لائے ان کو نکالتا ہے اندھیروں سے اجالے کی جانب! اور جو لوگ
كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى
کافر ہیں ان کے رفیق شیطان ہیں جو ان کو نکالتے ہیں اُجالے سے
الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾ اَلَمْ ع ٣٤ ٢
اندھیروں کی جانب یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے ۔ (اے محمدؐ) کیا
تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ وقف لازم
تم نے اس کے حال پر نظر نہیں کی جس نے جھگڑا کیا ابراہیم سے اس کے پروردگار کے بارے میں اس وجہ سے کہ دی تھی اسکو اللہ نے
اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ
سلطنت ف۲ جب ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے! وہ بولا کہ میں بھی جلاتا
وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ
اور مارتا ہوں! ابراہیم نے کہا کہ اللہ تو سورج کو نکالتا ہے پورب
الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ
سے پس تو اس کو نکال دے پچھم سے! تب تو بھونچکا رہ گیا وہ کافر!

ف۱ یعنی کفار کو مسلمان ہونے پر مجبور نہ کرو کیونکہ حق اور باطل خود ظاہر ہو چکا یہ حکم یا تو آیت سیف یعنی حکم جہاد سے منسوخ ہے یا یوں کہا جائے کہ جہاد کا حکم فساد کا قرین رفع کرنے کے لئے ہے نہ اسلام پر مجبور کرنے کو اسی لئے جزیہ لینا بھی جائز ہے۔

ف۲ اس سے مراد نمرود بن کنعان ملعون ہے جس نے سب سے پہلے تاج ایجاد کیا اور اپنے سر پر رکھا اسی نے اوّل خدائی کا دعویٰ کیا اور روئے زمین کا بادشاہ ہوا۔

شان نزول صفحہ ۸۰۲ پر

بقیہ صفحہ ۵۳
ایک دفعہ پڑھنے والے کو چوتھائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ قرآن میں افضل سورت سورہ بقرہ ہے اور اس میں سب سے برتر آیت آیت الکرسی ہے۔

وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۚ‏ ﴿۲۵۸﴾ اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى

اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ناانصاف لوگوں کو ف۱ یا کیا نظر نہ کی تم نے اس کے

قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ

حال پر جو گزرا ایک قصبہ پر اور وہ ڈھیا ہوا پڑا تھا اپنی چھتوں پر! کہنے لگا کہ کس طرح زندہ کرے گا اس کو

اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ

اللہ اس کے مرے پیچھے؟ تو اس شخص کو مردہ رکھا اللہ نے سو برس پھر اس کو جلا اٹھایا۔ پوچھا تو

كَمۡ لَبِثۡتَ ؕ قَالَ لَبِثۡتُ يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ ؕ قَالَ بَلۡ

کتنی دیر رہا۔ اس نے جواب دیا کہ رہا ہوں گا ایک دن یا ایک دن سے کم! فرمایا بلکہ

لَّبِثۡتَ مِائَةَ عَامٍ فَانۡظُرۡ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡ ۚ

رہا تو سو برس اب دیکھ اپنے کھانے اور پینے کو کہ سڑا تک نہیں

وَانۡظُرۡ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجۡعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانۡظُرۡ اِلَى

اور دیکھ اپنے گدھے کو! اور تاکہ ہم بنائیں تجھ کو نمونہ لوگوں کے لئے اور دیکھ ہڈیوں کی

الۡعِظَامِ كَيۡفَ نُنۡشِزُهَا ثُمَّ نَكۡسُوۡهَا لَحۡمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ

جانب کہ کیوں کر ہم ان کا ڈھانچہ بناتے ہیں پھر انکو پہناتے دیتے ہیں گوشت! پھر جب اس کو

لَهٗ ۙ قَالَ اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ‏ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذۡ قَالَ

کھل گیا تو بولا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف۲ اور (یاد کرو) جب کہا

اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىۡ كَيۡفَ تُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ ؕ

ابراہیمؑ نے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو دکھادے تو کیونکر زندہ کریگا مُردوں کو؟ فرمایا کہ کیا تجھ کو یقین نہیں؟

قَالَ بَلٰى وَلٰـكِنۡ لِّيَطۡمَئِنَّ قَلۡبِىۡ ؕ قَالَ فَخُذۡ اَرۡبَعَةً مِّنَ

عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس واسطے کہ تسکین ہوجائے میرے دل کو! فرمایا تو لے لے چار پرند اور جمع کر

الطَّيۡرِ فَصُرۡهُنَّ اِلَيۡكَ ثُمَّ اجۡعَلۡ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنۡهُنَّ

ان کو اپنے پاس پھر ڈال دے ہر پہاڑی پر ان کا ایک ایک ٹکڑا

جُزۡءًا ثُمَّ ادۡعُهُنَّ يَاۡتِيۡنَكَ سَعۡيًا ؕ وَاعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ

پھر آواز دے ان کو کہ چلے آئیں گے تیرے پاس دوڑتے ہوئے۔ اور جانے رہ کہ اللہ زبردست

ف۱

جب ابراہیمؑ نے اللہ کی صفت مُردوں کو جلانا اور زندوں کو مارنا بیانؑ کی تو اس کمبخت نے دو شخص بلائے ایک کو اپنے اور حضرت ابراہیمؑ کے سامنے مروا ڈالا اور دوسرے کو زندہ چھوڑا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کی غباوت و بلادت ذہن سمجھے کہ واقعی امور پر اس دہریئے کو نظر نہیں ہے ظاہری عادات پر نظر کرکے اسباب کو مؤثر حقیقی سمجھتا ہے اور اپنی ناسمجھی کے باعث گمراہ بن رہا ہے تو دوسری دلیل ظاہری عادت کے موافق بیان کی جو قرآن میں مذکور ہے اس طرح اس کو ساکت کیا۔

ف۲

جب بخت نصر بیت المقدس کو اجاڑ کر بنی اسرائیل کو قید کرکے لے گیا تو حضرت عزیر علیہ السلام جن کو یہود خدا کا بیٹا کہتے تھے بیت المقدس پر گزرے اور اس کی ویرانی دیکھ کر بنظر تعجب بولے کہ اللہ پاک خلاف عادت احکام کیوں کر نازل فرماتا ہے اور یہ بستی مرے پیچھے کیونکر زندہ اور آباد ہوجائے گی تو اللہ پاک نے ان کو سو برس تک مارے رکھا اور پھر زندہ کر دیا۔ اللہ پاک نے ان کے کھانے کی حفاظت کی کہ وہ بُسا تک نہیں اور گدھے کا ڈھانچہ وانچہ سب بگڑ بگڑا کر برابر ہوگیا پھر دیکھتے دیکھتے اللہ پاک نے گدھے کو جلادیا اس سو برس میں بیت المقدس پھر آباد ہوگیا اور جب

(باقی صفحہ ۵۶ پر)

حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
حکمت والا ہے ف۱ (رکوع ۳) ان لوگوں کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کے راستے میں
كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ
اس دانے جیسی ہے جس سے سات بالیں اُگیں کہ ہر بال میں سوسو دانے
حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾
ہیں! اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور اللہ گنجائش والا واقف کار ہے۔
الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ
جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں پھر خرچ کئے پیچھے
مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ
نہیں جتاتے احسان اور نہ ستاتے ہیں ان کیلئے ان کا ثواب انکے پروردگار کے ہاں ہے اور نہ ان کو
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ
کچھ ڈر ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ کلام معقول اور درگزر کرنا
خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا
بہتر ہے اس خیرات سے جس کے بعد میں ستانا ہو! اور اللہ بے پروا بڑے تحمل والا ہے ف۲ اے
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ
ایمان والو! اکارت نہ کرو اپنی خیرات احسان جتا کر اور ایذا دے کر
كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
اس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کو اور نہیں ایمان لاتا اللہ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ
اور روز آخرت پر تو اس کی خیرات کی مثال ایسی چٹان کی سی ہے جس پر مٹی پڑی ہے پھر برسا
وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ
اس پر زور کا مینھ تو اس نے اسکو سپاٹ کر چھوڑا نہ ہاتھ لگے گا ان کے کچھ اس میں سے جو انھوں نے کمایا!
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ
اور اللہ نہیں ہدایت کرتا ان لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں اور ان کی مثال جو خرچ کرتے ہیں

ع ٣٥ ٤ ٢

ف۱
جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود بادشاہ کو اللہ کی صفت احیاء و اماتت یعنی زندوں کا مارنا اور مُردوں کو زندہ کرنا بتایا تو نمرود بولا کہ تو نے کبھی خدا کو جلاتے دیکھا ہے تو ابراہیمؑ ہاں نہ کہہ سکے اس لئے اس کے بعد انھوں نے اللہ سے خواہش ظاہر کی کہ الٰہی مجھ کو آنکھ سے مُردوں کا جلانا دکھا بھی دے اگرچہ میرا اس پر ایمان ہے لیکن اس معائنہ کے بعد کسی سے حجت کرتے وقت مجھے ساکت ہونا نہ پڑے گا اور میں یہ بھی کہہ سکوں گا کہ میں نے مُردوں کو زندہ ہوتے ہوئے اپنی آنکھ سے بھی دیکھا ہے تو اللہ پاک نے چار پرند لانے کا حکم فرمایا یعنی ایک مور اور ایک مرغ ایک کبوتر اور ایک کوّا غرض ابراہیم علیہ السلام یہ چاروں پرند لائے اور ان کو ذبح

باقی صفحہ ۵۷ پر

شان نزول صفحہ ۸۰۴ پر

(بقیہ صفحہ ۵۵)
عزیر علیہ السلام اس متبرک شہر میں داخل ہوئے تو کسی نے پہچانا تک نہیں بہت پتہ بتانے کے بعد بڈھے لوگوں نے جانا کہ ہاں ہم اپنے بڑوں سے سُنا تو کرتے تھے اس قصہ پر یہود میں سے بہت سے آدمی ان کو خدا کہنے لگے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ بعض مفسرین نے ان حضرت کا نام جن پر یہ حالت گزری ارسیا بیان کیا ہے اور بعض نے حزقیل واللہ اعلم۔

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

اپنے مال اللہ کی رضا جوئی میں اور اپنی نیت ثابت رکھ کر ایک

كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ

باغ جیسی ہے جو اونچے پر (واقع) ہو کہ اس پر پڑا زور کا مینھ تو وہ لایا پھل دو چند!

فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾

اور اگر نہ پڑا اس پر زور کا مینھ تو پھوار ہی (کافی ہوگئی) اور اللہ وہ کام جو تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

کیا پسند کرتا ہے تم میں کوئی اس بات کو کہ ہو اس کا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَ

کہ بہتی ہوں اس کے نیچے نہریں! اس کو وہاں ہر قسم کے پھل میسر ہوں اور

اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ

آپہنچے اس کو بڑھاپا اور اس کے بال بچے ناتواں ہوں پھر آپڑے باغ پر ایک بگولہ جس

نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

میں آگ تھی اور وہ جل بھن گیا! اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تم سے اپنے احکام تا کہ

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

تم غور کرو۔ (ف۲) اے ایمان والو خرچ کرو اس میں سے ستھری چیزیں جو تم

كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ

نے کمائی ہوں اور اس میں سے جو ہم نے اگائی ہوں تمہارے واسطے زمین سے! اور نہ ارادہ کرنا ناپاک کا

مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ

کہ اس میں سے خرچ کرنے لگو حالانکہ تم اس کو خود نہ لو مگر یہ کہ اس میں چشم پوشی کر جاؤ!

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ

اور جان لو کہ اللہ بے پرواہ (اور) تعریف کے لائق ہے۔ شیطان تم کو ڈراتا ہے تنگ دستی سے

وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ

اور تم کو حکم کرتا ہے بے حیائی کا! اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے اپنی بخشش اور برکت کا!

بقیہ صفحہ ۵۶

کرکے پر اور بال نوچے! پھر تو اپنے پاس رکھ لئے اور باقی کے سات ٹکڑے کئے اور ایک کو دوسرے سے ملا سات پہاڑوں پر رکھ کر آواز دی اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ زندہ ہوئے اور ہر ایک کے اجزا باہم مجتمع ہوکر اڑتے ہوئے اپنے اپنے سروں میں آلگے۔

ف۲

یعنی اللہ کو ایسی خیرات کی پرواہ نہیں ہے جس کے بعد احسان جتایا جائے یا سائل کو ایذائیں دی جائیں۔

٣٦ ع ٤

شان نزول صفحہ ۸۰۴ پر

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۤءُ ۚ وَمَنْ
اور اللہ گنجائش والا واقف کار ہے ف وہی سمجھ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اور جس کو
يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ
سمجھ مل گئی تو بیشک اس کو مل گئی بڑی خوبی اور نصیحت نہیں مانتے
اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ
مگر سمجھ دار۔ اور جو کچھ تم خرچ کرو گے خیرات اور مانو گے کوئی منت تو
نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ
بےشک اللہ اس سے واقف ہے! اور نہ ہوگا گنہگاروں کا کوئی مددگار اگر تم
تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا
ظاہر میں خیرات دو تو کیا اچھی بات ہے اور اگر اس کو چھپاؤ اور دو حاجت مندوں
الْفُقَرَاۤءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
کو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہوگا۔ اور دور کر دے گا تمہارے گناہ! اور اللہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
ان کاموں سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے (رش ٥) تیرے ذمہ نہیں ہے ان لوگوں کا راہ پر لانا لیکن اللہ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ
راہ پر لاتا ہے جسے چاہے! اور جو کچھ تم خرچ کرو گے مال سو اپنے لئے
وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاۤءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ
اور تم نہیں خرچ کرتے مگر اللہ کی رضا جوئی میں! اور جو کچھ تم خرچ
خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَاۤءِ الَّذِيْنَ
کرو گے مال تم تک پورا پہنچا دیا جائیگا اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔ (رش ٦) (خیرات دیا کرو) ان مفلسوں
اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي
کو جو گھرے ہوئے ہیں اللہ کی راہ میں کہ نہیں چل پھر سکتے ملک
الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاۤءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ
میں سمجھے ان کو انجان آدمی مال دار ان کی بے سوالی کی وجہ سے تو ان کو پہچان

ف یعنی یہ وسوسہ کہ اگر خیرات دیں گے تو محتاج اور تنگدست ہو جائیں گے شیطانی دھوکہ ہے خیرات کرنے والوں کے مال میں ہمیشہ اللہ کی طرف سے برکت اور زیادتی ہوتی ہے لیکن اتنی بات تو عقلمند ہی سمجھتے ہیں۔

شان نزول صفحہ ٨٠ پر

بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

جانیگا انکی صورت سے ! وہ نہیں مانگتے لوگوں سے لگ لپٹ کر ! اور جو کچھ تم خرچ کروگے

ع ۳۷ ۵ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

کام کی چیز تو اللہ اس کو جانتا ہے (رش ۷) جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

رات اور دن چھپے اور ظاہر تو ان کے لئے ان کا ثواب ان کے پروردگار کے ہاں ہے

وقف منزل وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ

اور نہ ان کو کچھ ڈر ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے ۔ جو لوگ کھاتے ہیں

الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ

سود وہ نہ کھڑے ہوسکیں گے مگر جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کے حواس کھودیئے

الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ

شیطان نے اپنی جھپٹ سے ! یہ اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے کہا تھا کہ سوداگری

وقف لازم مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ

بھی تو سود ہی جیسی ہے حالانکہ جائز کیا اللہ نے سوداگری کو اور حرام کیا سود کو ! تو جس شخص

جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ

کے پاس پہنچ چکی نصیحت اس کے پروردگار کی طرف سے اور وہ باز آگیا تو اسی کا ہے جو لے چکا ! اور اسکا معاملہ

اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

اللہ کے حوالے ہے اور جس نے پھر سود لیا تو وہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ

ہمیشہ رہیں گے ۔ اللہ گھٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو ف اور اللہ

لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ناخوش ہے ہر کافر گناہ گار سے ۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل

الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

نیک کئے اور قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ ان کے لئے ان کا ثواب

ف بڑھانے اور گھٹانے سے مراد برکت کا دینا اور سلب کرلینا ہے۔

شان نزول صفحہ ۸۰۴ پر

عِندَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٧﴾ يَا أَيُّهَا
پروردگار کے ہاں ہے اور نہ ان کو کچھ ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے (ش ۸) ایمان والو
الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن
ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ رہ گیا سود اگر
كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٧٨﴾ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ
تم مسلمان ہو ف۱ اور اگر ایسا نہ کرو تو خبردار ہو جاؤ اللہ
مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ
اور اس کے رسول سے لڑنے کو ! اور اگر تم توبہ کرتے ہو تو اصل رقم تمہاری !
لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٩﴾ وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ
نہ تم کسی کا نقصان کرو اور نہ کوئی تمہارا نقصان کرے ! (ش ۹) اور اگر کوئی تنگدست ہو تو مہلت دینی
إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٨٠﴾
چاہیئے فراخی تک ۔ اور یہ سلوک کہ (قرضہ کا روپیہ بھی) معاف کر دو تمہارے حق میں بہت بہتر ہے اگر تم سمجھو۔
وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ
اور ڈرو اس دن سے جس میں تم لوٹائے جاؤ گے اللہ کی طرف پھر پورا ملے گا ہر شخص
نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٨١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
کو جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ ایمان والو جب تم
آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ
لین دین کیا کرو قرض کا ایک میعاد مقرر تک تو اس کو لکھ لیا کرو۔
وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ
اور چاہیئے کہ لکھ دے تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف سے ! اور نہ انکار کرے لکھنے والا اس بات
كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ
سے کہ لکھ دے جس طرح اللہ نے اس کو سکھایا ہے تو اس کو چاہیئے کہ لکھ دے اور لکھواتا جائے وہ شخص
وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِن كَانَ الَّذِي
جس پر حق ہے اور اللہ سے ڈرے جو اسکا پروردگار ہے اور نہ کاٹ چھانٹ کرے اس میں کچھ پھر اگر وہ شخص جس پر

ف۱ یعنی سود کی ممانعت سے پہلے پہلے جو لے چکے سو لے چکے لیکن اگلا چڑھا ہوا اب نہ مانگو۔

ع ۳۸/۶

شان نزول صفحہ ۸۰۴ پر

عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ
حق ہے کمزور یا کم عقل ہو یا خود نہ لکھوا سکتا ہو تو لکھوانا
هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ
جائے اس کا مختار انصاف سے اور کرلیا کرو دو گواہ مردوں
رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ
میں سے! پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو
تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا
گواہوں میں سے تم پسند کرو اس وجہ سے کہ بھول جائے ان میں سے کوئی تو یاد دلادے گی
الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ
ایک عورت دوسری کو اور نہ انکار کریں گواہ جب بلائے جائیں! اور اس میں کاہلی نہ کرو
تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ
کہ اس کو لکھ لیا کرو چھوٹا ہو معاملہ یا بڑا میعاد تک! یہ نہایت منصفانہ کارروائی
اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
ہے اللہ کے نزدیک اور بہت درست ہے گواہی کے لئے لگتا ہے کہ تم کو شبہ نہ پڑے مگر یہ صورت کہ
تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
ہو سودا دم نقد جس کا تم لین دین کرتے ہو آپس میں تو تم پر کچھ گناہ نہیں
اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ
کہ اس کو نہ لکھو! اور گواہ تو کرہی لیا کرو جب تم سودا کرو اور نہ نقصان پہنچایا جائے
وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
لکھنے والا اور نہ گواہ! اور اگر ایسا کرو تو یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے اور ڈرتے رہو اللہ سے
وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ
اور اللہ تم کو سکھاتا ہے! اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے اور اگر تم
عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ
سفر میں ہو اور نہ پاؤ لکھنے والا تو گرو با قبضہ (ہونی چاہیئے)! پس اگر

اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ

اعتبار کرے تم میں ایک دوسرے پر تو اس کو ادا کر دینا چاہیے جس پر اعتبار کیا گیا ہے دوسرے کی امانت

وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ

اور ڈرے اللہ سے جو اس کا رب ہے اور تم نہ چھپاؤ گواہی ! اور جو اس کو چھپائے گا تو بیشک اسکا

اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

دل گنہگار ہے ! اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو سب جانتا ہے۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ

اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

اس کا تم سے حساب لے گا اللہ۔ پھر بخشے گا جسے چاہے اور عذاب دے گا جسے چاہے !

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ف۱۰) مان لیا پیغمبر نے جو کچھ اس پر اترا

اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

اس کے پروردگار کی طرف سے اور مسلمانوں نے بھی ! سب کے سب ایمان لے آئے اللہ اور اسکے فرشتوں

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا

اور اس کی کتابوں اور اسکے پیغمبروں پر کہ ہم جدا نہیں سمجھتے کسی کو اسکے پیغمبروں میں اور بول اٹھے کہ

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۤ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا

ہم نے سنا اور مان لیا ! تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے اللہ

يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ

تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر اس کی طاقت کے موافق ! اسی کو ملتا ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر پڑتا ہے جو اس نے کیا !

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

اے ہمارے پروردگار نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں ف۱ (اور) اے ہمارے پروردگار نہ

عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ

رکھ ہم پر بھاری بوجھ جیسا کہ تو نے رکھا تھا ان پر جو ہم سے پہلے تھے ! (اور) اے پروردگار

ف۱

۳۹ ع ۷

بنی اسرائیل جب بھول کر یا چوک کر بھی کوئی گناہ کر بیٹھتے تو فوراً اس کی سزا مل جاتی کوئی حلال چیز کھانے پینے کی بھی حرام ہو جاتی اور قصداً گناہ کی توبہ تو اپنے آپ کو ہلاک کرنا تھا۔ یہ فضل الٰہی بطفیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی امت مرحومہ پر ہے کہ بھول چوک سب معاف، لاکھوں گناہ کریں سر میں درد تک نہ ہو توبہ صرف زبانی چند الفاظ یعنی دل میں ندامت اور زبان سے گناہ کی معافی کی خواہش۔

خواص

آمن الرسول الخ یہ دو آیتیں ہر مرض کی شفا ہیں شب کو سوتے وقت ان کو پڑھ کر سونا ہر مصیبت سے بچاتا ہے اور جو تہجد نہ پڑھ سکے اس کو سوتے وقت ان آیتوں کے پڑھنے سے تہجد کا ثواب ملنے کا جس گھر میں یہ مقدس آیتیں پڑھی جاتی ہیں اس میں تین دن شیطان پاس نہیں پھٹکتا۔

شان نزول صفحہ ۸۰۴ پر

لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۫ وَاغْفِرْ لَنَا ۫

ہم سے نہ اٹھوا اتنا بوجھ جس کی ہم میں سکت نہیں اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہمیں

٤٠ ع ٣ ٨ وَارْحَمْنَا ۫ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

اور رحم فرما ہم پر تو ہی ہمارا حامی ہے تو ہماری مدد کر ان لوگوں کے مقابلہ میں جو کافر ہیں

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ ٨٩ ٣ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتها ٢٠٠ رکوعاتها ٢٠

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿٢﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

الٓمّٓ (۱) اللہ (وہ ذات ہے) کہ کوئی معبود نہیں سوائے اسکے وہ ہمیشہ زندہ سب کا تھامنے والا ہے (اے محمد) اس نے اتاری تجھ پر کتاب حق

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٣﴾ ۙ

کہ تصدیق کرتی ہے ان کی جو اس سے پہلے تھیں اور اسی نے اتاری توریت اور انجیل

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے اور اس نے اُتارا معجزہ ! بے شک جنھوں نے نہ مانا

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤﴾

اللہ کی آیتوں کو ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿٥﴾ ۭ

بے شک اللہ (وہ ذات ہے کہ) اس سے کوئی چیز چھپی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

وہی ہے جو تمھاری صورت بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسی چاہتا ہے۔ کوئی معبود نہیں

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اسکے سوا وہی زبردست ہے حکمت والا۔ وہی ہے جس نے اتاری تجھ پر کتاب جس

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ

کی بعض آیتیں پکی ہیں جو کتاب کی جڑ ہیں ! اور بعض دوسری کئی معنی دینے والی ہیں

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

تو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ پیچھے پڑے رہتے ہیں ان آیتوں کے جو اس میں

خواص

آل عمران۔ جو اس سورت کو رات کو پڑھے گویا ساری رات عبادت کی اور جو جمعہ کے دن پڑھے رات بھر فرشتے رحمت کی دعا کریں اور جو دونوں سورتیں پڑھے گا قیامت میں اس کا نام درج ہوگا اس کا نام توریت میں طیبہ ہے اور دونوں کا نام زہراوین۔

شان نزول صفحہ ۸۰۵ پر

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ج وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا

مبہم ہیں فساد پیدا کرنے کے ارادے سے! اور انکا اصل مطلب جاننے کے قصد سے! حالانکہ نہیں جانتا انکا اصل مطلب

اللّٰهُ م وَ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ

اللہ کے سوا کوئی! اور جو لوگ ثابت قدم ہیں علم میں وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے۔ سب کچھ ہمارے

عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا

پروردگار کی طرف سے ہے اور سمجھائے نہیں سمجھتے مگر عقلمند لوگ۔ ف اے ہمارے

لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

پروردگار نہ کجی پیدا کر ہمارے دلوں میں اسکے بعد کہ تو ہدایت دے چکا ہم کو اور عطا فرما ہم کو اپنی سرکار

رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ

سے مہربانی! بے شک تو بڑا دینے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار بیشک تو اکٹھا کرے گا تمام لوگوں کو

لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۹﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ

ایک دن کہ جسمیں کچھ شک ہی نہیں ہے! بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا جن لوگوں نے

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ

کفر کیا ان کو ہرگز نہ بچائیں گے ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ کے

اللّٰهِ شَيْئًا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿۱۰﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ لا

عذاب سے کچھ! اور یہی لوگ دوزخ کے ایندھن ہیں، فرعون والوں اور ان سے

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ج فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

پہلے لوگوں کا سا حال (ان کا بھی) ہونا ہے انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو ان کو پکڑا اللہ نے

بِذُنُوْبِهِمْ ط وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ

ان کے گناہوں پر! اور اللہ کی مار بہت سخت ہے۔ (ش ۱۲) (اے محمدؐ) کہہ دے

كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ

ان لوگوں سے جو کافر ہوگئے کہ اب تم مغلوب ہوگے اور ہانکے جاؤ گے دوزخ کی جانب اور وہ بری

الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ط فِئَةٌ

جگہ ہے۔ ابھی ظاہر ہو چکی ہے تمہارے لئے نشانی دو فوجوں میں کہ آپس میں گتھ گئیں! ایک

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وقف لازم وقف منزل

ع ۱ ۹

ف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے اللہ پاک نے بڑی مہربانی اور محبت کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور عیسیٰ بھی محبت میں اللہ پاک کو باپ کے نام سے پکارتے تھے اس لئے کہ وہی سب کا مربی حقیقی اور خالق برحق ہے تو عیسائی کافر ہوگئے اور عیسیٰ علیہ السلام کو واقعی اللہ کا بیٹا سمجھ بیٹھے اس لئے اللہ فرماتا ہے کہ ہماری بعض باتیں ایسی مبہم ہیں کہ جن کا اصل مطلب بس ہم ہی جانتے ہیں گمراہ لوگ اپنی طرف سے ان کے معنی ایجاد کرنے لگتے ہیں یہ ان کی حماقت ہے۔ حروف مقطعات جو اکثر سورتوں کے شروع میں ہیں جیسے الٓمّ، کٓھٰیٰعٓصٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ وغیرہ ذلک یہ بھی اسی حکم میں داخل ہیں کہ ان کے حقیقی معنی اللہ کے سوائے کسی کو معلوم نہیں ہیں۔

شان نزول صفحہ ۸۰۵ پر

تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ

فوج تو لڑتی تھی اللہ کی راہ میں اور دوسری کافر تھی کہ مسلمانوں کو دیکھتے تھے دوچند

رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ

آنکھوں دیکھتے۔ اور اللہ زور دیتا ہے اپنی مدد کا جس کو چاہے! بے شک اس

ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ

میں عبرت ہے آنکھ والوں کے لئے۔ آراستہ کردی گئی ہے لوگوں

الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ

کے لئے خواہشات کی محبت (مثلاً) بیبیاں اور بیٹے! اور بڑے بڑے ڈھیر سونے

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ

اور چاندی کے! اور نشان کئے ہوئے عمدہ گھوڑے! اور مویشی

وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ

اور کھیتی! یہ تو فائدے ہیں دنیا کی چندروزہ زندگی کے۔ اور اللہ کے ہاں اچھا

الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

ٹھکانا ہے۔ (اے محمدؐ) کہہ دے کہ میں تم کو بتاؤں اس سے بہت بہتر چیز! ان کے لئے جو پرہیزگار

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

تھے اللہ کے ہاں جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ اس میں

فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

رہیں گے اور بیبیاں ہیں صاف ستھری اور اللہ کی خوشنودی ہے! اور اللہ دیکھ رہا ہے

بِالْعِبَادِ ۚ ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

اپنے بندوں کو، جو لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لاچکے پس تو بخش دے

ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ

ہمارے گناہ اور ہم کو بچالے دوزخ کے عذاب سے۔ صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے

وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

اور اللہ کے حکم بردار اور خرچ کرنے والے اور پچھلی رات میں گناہ بخشوانے والے ہیں۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا
(ش ١٣) اللہ گواہ ہے کہ کوئی عبادت کے قابل نہیں اسکے سوا اور فرشتے اور علم والے
الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ النصف
(گواہ ہیں) کہ وہ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے انصاف سے کوئی معبود نہیں سوائے اسکے زبردست ہے حکمت والا۔
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۫ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
بیشک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے ! اور نہ مخالفت کی ان لوگوں نے
الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ
جن کو کتاب ملی مگر اس کے بعد کہ آچکا ان کے پاس علم ! آپس کی ضد سے ۔
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ
اور جو کوئی منکر ہو اللہ کی آیتوں کا تو اللہ جلد حساب لینے والا ہے اس پر بھی
حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ
اگر وہ تجھ سے حجت کریں تو کہہ دے کہ میں تو تابعدار کر چکا اپنے آپ کو اللہ کا اور جو لوگ میرے پیرو ہیں (وہ بھی) اور

تنبیہ: الحکیم کے بعد (انا شہید بہ) کہنا چاہیے

لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا
کہہ دے ان سے جن کو کتاب ملی ہے اور نیز اَن پڑھوں سے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟ پس اگر وہ مسلمان
فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
ہو جائیں تو بیشک ہدایت پا گئے اور اگر منہ موڑیں تو تجھ پر فقط پہنچا دینا ہے ۔ اور اللہ دیکھ رہا
بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ ع ٢ / ١٠
ہے اپنے بندوں کو ۔ جو لوگ منکر ہوتے ہیں اللہ کی آیتوں سے اور قتل کر ڈالتے
النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ
ہیں نبیوں کو ناحق اور مار ڈالتے ہیں ان کو جو کہتے ہیں انصاف کرنے کو
مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
لوگوں میں سے تو خوش خبری سنا دے ان لوگوں کو دردناک عذاب کی ۔ یہی لوگ ہیں کہ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
اکارت ہو گئے ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں ! اور ان کا کوئی

شان نزول صفحہ ٨٠٥ پر

نٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
مددگار نہیں (ش ۱۴) (اے محمدؐ) کیا تونے ان کو نہیں دیکھا جن کو ملا ایک حصہ کتاب کا
يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ
ان کو بلایا جاتا ہے اللہ کی کتاب کی جانب تاکہ وہ ان میں فیصلہ کرے پھر بھی پھر جاتا ہے ایک
مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا
گروہ ان میں کا اور وہ انحراف کرتے ہیں ۔ یہ بات اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں ! ہم کو ہرگز نہ چھوئے گی
النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا
دوزخ کی آگ مگر گنتی کے چند روز ! اور بہکا رکھا ہے ان کو دین کے بارے میں ان باتوں
يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَ
نے جو یہ اپنی طرف سے بناتے ہیں پھر کیا ہوگا جب ہم ان کو اکٹھا کریں گے اس دن جس کے ہونے میں کچھ بھی شبہ نہیں اور
وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ
پورا دے دیا جائے گا ہر شخص کو جیسا اس نے کیا ہے اور وہ بالکل ظلم نہ کئے جائیں گے (ش ۱۵) (اے
اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
محمدؐ) کہو اے اللہ ملک کے مالک دے سلطنت تو جس کو چاہے اور چھین لے
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ
سلطنت جس سے چاہے اور تو ہی عزت دے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جسے چاہے !
بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي
تیرے ہاتھ ہے ہر بھلائی تو ہی ہر چیز پر قادر ہے ! تو ہی شامل کردیتا ہے رات
النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
کو دن میں اور تو ہی شامل کرتا ہے دن کو رات میں اور تو ہی نکالے جاندار کو بے جان سے
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾
اور تو ہی نکالے بے جان کو جاندار سے اور روزی دے جس کو چاہے بے شمار ف۱
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
مسلمانوں کو چاہیئے کہ نہ بنائیں کافروں کو اپنا دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر !

ف۱
یعنی رات کو گھٹا کر دن میں شامل کر دیتا ہے جیسے گرمیوں میں رات کم ہو جاتی ہے اور دن بڑا اور دن کو گھٹا کر رات میں شامل کر دیتا ہے جیسے جاڑوں میں کہ دن چھوٹا اور رات بڑی ہو جاتی ہے اور جاندار سے بے جان نکالتا ہے جیسے مرغی وغیرہ سے انڈہ جو بیجان ہے اور بے جان سے جاندار نکلتا ہے جیسے انڈے سے جیتا جاگتا بچہ ! اس سے اشارہ اسلام کے غلبہ کی طرف بھی ہے کہ اب اگرچہ اسلام والے بے جان اور ضعیف ہیں لیکن آگے چل کر ان کی نسل جیتی جاگتی چلتی پھرتی نکلے گی جو فارس و روم تو کیا بلکہ قریب قریب دنیا بھر میں اسلام کا جھنڈا کھڑا کر دیں گے۔

خواص

حضرت معاذ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تجھ کو ایسی دُعا نہ بتاؤں جس کے باعث اگر تیرے اوپر ڈھیروں قرض کیوں نہ ہو سب ادا ہو جائے قل اللہم سے بغیر حساب تک اور اسکے بعد رحمٰن الدنیا و رحیم الآخرۃ تعطی من تشاء منہما وتمنع من تشاء ارحمنی رحمۃ تغنی عن رحمۃ من سواک،

شان نزول صفحہ ۸۰۵ پر

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا
اور جو کرے ایسا تو وہ اللہ کا کوئی نہیں مگر اس صورت میں
مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ
کہ تم لوگ چاہو ان کے شر سے بچاؤ اور اللہ تم کو ڈراتا ہے اپنے آپ سے ! اور اللہ ہی کی جانب لوٹ کر جانا ہے (اے محمد)
اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا
کہہ دے اگر تم چھپاؤ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اسے ظاہر کرو (بہر حال) اللہ تو اس کو جان ہی لے گا اور وہ تو جانتا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ
ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ! اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ (یاد رکھو) وہ دن
تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ښ وَّمَا عَمِلَتْ
کہ پائے گا ہر شخص اس بھلائی کو جو اس نے کی ہے موجود ! اور نیز جو کچھ کی
مِنْ سُوْءٍ ڔ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ
ہے برائی ! آرزو کرے گا کہ کاش اُس میں اور اس دن میں زمانہ دراز ہوتا ! اور تم کو اللہ
اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
ڈراتا ہے اپنے آپ سے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے (رش ۱۶) کہہ دے ! اگر تم محبت رکھتے ہو
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
اللہ سے تو میری راہ چلو کہ اللہ تم سے محبت کرے اور بخش دے تم کو تمہارے گناہ ! اور اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا
بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۔ (رش ۱۷) کہہ دے کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا ! پھر اگر وہ لوگ نہ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَ
مانیں تو بیشک اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا اللہ نے چن کر فضیلت دی آدم اور
نُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ ذُرِّيَّةً
نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان پر ! کہ اولاد
بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ ج اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ
ہیں ایک دوسرے کی ! اور اللہ سنتا جانتا ہے جب کہا عمران کی بی بی نے

معانقہ ۲ عند المتاخرین ۱۲

ع ۳

شان نزول صفحہ ۸۰۵ پر

عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ

کہ اے میرے پروردگار میں نے تیری نذر کر دیا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے آزاد بنا کر! تو میری طرف سے

مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ

قبول فرما! بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔ پھر جب اس نے لڑکی جنی! بولی کہ اے

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ

میرے پروردگار میں نے تو یہ لڑکی جنی ہے! اور اللہ خوب جانتا تھا جو کچھ اس نے جنا! اور نہیں

الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ

ہوتا لڑکا لڑکی کی طرح اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اسے

وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ

اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔ تو قبول فرمایا مریم کو اسکے پروردگار نے اچھی طرح

حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ

کا قبول کرنا اور اس کو اٹھایا خوب اچھا اور اس کو سپرد کر دیا زکریا کے ف۱ جب کبھی آتا

عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ

اس کے پاس زکریا حجرے میں تو موجود پاتا اس کے پاس کچھ کھانا! زکریا نے کہا کہ مریم

اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ

یہ تیرے لئے کہاں سے آیا؟ مریم بولی کہ یہ اللہ کے ہاں سے! بے شک اللہ روزی

مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ

دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار۔ وہیں دعا کی زکریا نے اپنے پروردگار سے! کہا کہ

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ

اے میرے پروردگار عطا فرما مجھ کو اپنی جناب سے اولاد نیک! بیشک تو ہی دعا کا سننے

الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی

والا ہے تو اس کو آواز دی فرشتوں نے اور وہ کھڑا دعا ہی مانگ رہا تھا

الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ

حجرے میں کہ اللہ تم کو خوشخبری دیتا ہے یحیٰی کی جو تصدیق کریں گے اللہ کے ایک

ف۱

مریم علیہا السلام کی ماں حنہ بنت فاقوذ نے یہ سمجھ کر کہ شاید میرے لڑکا پیدا ہو یہ نذر مانی تھی کہ الٰہی میں اس کو دنیا کے تمام کاموں سے آزاد کر کے خانۂ خدا کی خدمت کے واسطے چھوڑ دوں گی۔ غرض جب خیال کے خلاف لڑکی یعنی مریم پیدا ہوئیں تو اب ان کو تردد ہوا کہ دنیا ہو یا دین بہرحال لڑکی تو لڑکے کی برابری نہیں کر سکتی پھر نذر کیوں کر پوری ہو اور اللہ پاک کو تو اس لڑکی یعنی مریم کے پیٹ سے ایک بڑے پیغمبر کو معجزے کے طور پر پیدا کرنا منظور تھا تو ایسے مرتبہ کی لڑکی تو لڑکوں سے بدرجہا بہتر ہے اس لئے ان کی نذر بخوشی قبول فرمائی! غرض ان کی ماں ان کو بیت المقدس میں لے گئیں اور وہاں کے خدام اور مجاوروں سے کہا کہ یہ تو نذرانہ اس مقدس گھر کی خدمت کرنے کے لئے ہے اس کی سرپرستی اور غور و پرداخت کرو انھوں نے یہ سنا سب نے ان کے لینے میں رغبت کی اس لئے کہ وہ ان کے سردار عمران کی لڑکی تھی اس وقت حضرت زکریاؑ نے کہا کہ میں مریم کی کفالت کا سب سے زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میں اس لڑکی کا خالو ہوں اور اس کی خالہ ماں کی ہی طرح اس کی پرداخت کرے گی غرض جب جھگڑا بڑھا تو قرعہ ڈالنے پر فیصلہ ہوا انہیں آدمیوں نے جو کفالت چاہتے تھے نہر اردن میں توریت لکھنے کے قلم

(باقی صفحہ ۷۰ پر)

مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ

حکم (یعنی عیسیٰ) کی اور سردار ہونگے اور عورت کے پاس نہ جائینگے اور نبی ہونگے نیک لوگوں میں سے ۔ عرض کیا کہ

رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ

اے میرے پروردگار کیسے ہوگا میرے لڑکا حالانکہ مجھ پر آچکا بڑھاپا اور میری بی بی بانجھ ہے۔

قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ

فرمایا اسی طرح اللہ کردیتا ہے جو چاہتا ہے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مقرر فرمادے

اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ

لئے کوئی نشانی! فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو نہ بات کریگا لوگوں سے تین دن مگر اشارے سے ! اور ذکر کرتے

رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ

رہنا اپنے رب کا بکثرت اور تسبیح کرتے رہنا شام اور صبح کو ف۱ اور جب کہا فرشتوں نے کہ

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ

اے مریم اللہ نے تم کو چن لیا اور تم کو پاک صاف بنایا اور برگزیدہ کیا تمام جہان

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ

کی عورتوں پر ! اے مریم فرمانبردار رہو اپنے رب کی اور سجدہ کرتی رہو اور رکوع میں جھکتی رہو رکوع

الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ

کرنیوالوں کے ساتھ (اے محمد) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم بھیجتے ہیں تیری طرف ! اور تو موجود

لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ

نہ تھا ان کے پاس جب ڈال رہے تھے اپنے اپنے قلم کہ ان میں سے کون شخص مریم کی پرورش کرے؟ اور تو موجود

لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ

نہ تھا ان کے پاس جب وہ جھگڑ رہے تھے ! جب کہا فرشتوں نے کہ اے مریم اللہ تم کو خوشخبری

يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖق اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

دیتا ہے اپنے ایک حکم کی جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا!

وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ

با عزت دنیا اور آخرت میں اور مقرب بندوں میں رہے گا اور لوگوں سے

ف۱

بیت المقدس کی خدمت حضرت زکریا علیہ السلام کے خاندان میں تھی لیکن دقت طلب بات یہ تھی کہ ان کے کوئی اولاد نہ تھی اور یہ ننانوے برس کے بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بیوی بانجھ اٹھانوے سال عمر کی تھیں اور مریم علیہا السلام اگرچہ بیت المقدس کی خادمہ بنادی گئی تھیں لیکن پھر بھی وہ لڑکی ذات تھیں جب زکریا علیہ السلام نے مریم کے پاس بے موسم کے میوے اور خلاف عادت قدرت خداوندی کا نمونہ دیکھا تو اولاد کی خواہش نے جوش مارا وہیں اللہ سے دعا کی اور دعا قبول ہونے کی بشارت پر بمقتضائے بشریت اپنی بیوی کے بانجھ

ع ۴ / ۱۱ / ۱۲

(باقی صفحہ ۷۱ پر)

بقیہ صفحہ ۶۹

ڈالے کہ جس کا قلم بیٹھ جائے وہی کفیل ہو، یہ دولت اللہ پاک نے حضرت زکریاؑ کے نصیب میں لکھی تھی اس لئے ان کا قلم ٹھہر گیا اور سب قلم بہہ گئے یہ ان کو لے آئے اور ان کے واسطے ایک حجرہ بنا دیا جس میں کوئی غیر نہ جا سکتا تھا یہی جب جاتے تو ان کے پاس جاڑے میں گرمی کے اور گرمی میں جاڑے کے میوے اور پھل رکھے پاتے تو تعجب سے پوچھا کہ اے مریم یہ خلاف موسم میوے تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں باقی قصہ مذکور ہے۔

النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى
باتیں کرے گا جھولے میں اور بڑا ہو کر اور نیک بندوں میں (ہو گا) مریم کہنے لگی کہ اے میرے
يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ
پروردگار کیسے ہوگا میرے لڑکا حالانکہ مجھ کو ہاتھ تک نہیں لگایا کسی مرد نے؟ فرمایا اسی طرح اللہ پیدا
يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾
کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ جب ارادہ کرتا ہے کسی کام کا تو بس اس کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا
اور اللہ سکھائے گا عیسیٰ کو کتاب اور عقل کی باتیں اور توریت اور انجیل! اور رسول ہوگا
اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ
بنی اسرائیل کی جانب! کہ میں تمہارے پاس آیا ہوں نشانیاں لے کر تمہارے رب کی جانب سے! میں
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔــةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ
بناؤں گا تمہارے واسطے مٹی سے پرند کی سی شکل کا پھر اس میں پھونک ماروں گا تو وہ ہو جائے گا
طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ
اڑتا ہوا جانور اللہ کے حکم سے اور میں بھلا چنگا کر دوں گا مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اور زندہ
الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ
کر دوں گا مُردوں کو اللہ کے حکم سے! اور تم کو بتادوں گا جو کچھ تم کھا کر آؤ گے اور جو سینت کر رکھ آؤ گے
فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾
اپنے گھروں میں! بیشک اس میں تمہارے لئے پوری نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔
وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ
اور سچا بتاتا ہوں توریت کو جو میرے زمانے میں موجود ہے اور (میں) آیا ہوں تا کہ تمہارے لئے
بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ
حلال کر دوں وہ بعض چیزیں جو تم پر حرام ہیں اور میں لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی جانب سے
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ
تو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو! بے شک اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور (وہ ہی) تمہارا

بقیہ صفحہ،
ہونے پر نظر کرکے تعجب کے طور پر بول اٹھے کہ الٰہی اگر تو نے میری دعا قبول فرمائی تو میری تسلی کے لئے کوئی علامت مقرر فرمادے اس وقت اللہ کا حکم ہوا کہ اچھا تین روزے رکھو اور حسب دستور شریعت اس میں کسی سے بات نہ کرو سوائے اشارے کے! پھر حضرت یحیٰی پیدا ہوئے اور بعض مفسرین نے آیت کا مطلب یہ لکھا ہے کہ تم سے تین دن بات نہ ہو سکے گی اور ایسا ہی ہوا کہ بھلے چنگے حضرت زکریاؑ تین روز کسی سے بات نہ کر سکے. زکریاؑ کی بانجھ بی بی کا نام اشیاع یا اشیع بنت فاقوذ تھا۔

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ
پروردگار ہے تو اس کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے پھر جب دیکھا عیسیٰ نے یہود کی طرف سے انکار
الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
(تو) کہنے لگا کہ کوئی ہے جو میری مدد کرے اللہ کی طرف ہو کر؟ کہا حواریوں نے ف۱
نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾
کہ ہم ہیں اللہ کے طرف دار ہم ایمان لائے اللہ پر اور آپ بھی گواہ رہیئے کہ ہم مسلمان ہیں۔
رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ
اے ہمارے پروردگار ہم نے مان لیا جو کچھ تو نے اتارا اور ہم نے پیروی کی رسول کی! تو ہم کو لکھ لے
الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ع
ماننے والوں میں اور یہود نے داؤ کیا اور اللہ نے بھی داؤ کیا اور اللہ داؤ کرنے والوں میں بہتر ہے ف۲
اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَ
جس وقت فرمایا اللہ نے کہ اے عیسیٰ میں دنیا میں تیرے رہنے کی مدت پوری کر دونگا اور تجھ کو اٹھالوں گا اپنی جانب اور
مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ
تجھے پاک کروں گا ان سے کہ جنھوں نے کفر کیا ہے اور رکھوں گا ان کو جنھوں نے تیری پیروی کی ہے ان
فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ
لوگوں سے اوپر جنھوں نے کفر کیا قیامت کے دن تک۔ پھر میری ہی جانب تم کو لوٹنا
فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا
ہے تو فیصلہ کر دوں گا تم میں جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔ تو جن
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا
لوگوں نے کفر کیا ہے ان کو تو عذاب دوں گا سخت عذاب دنیا اور
وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
آخرت میں اور ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا اور جو ایمان لائے اور
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
نیک کام کئے تو اللہ ان کو پورے دے گا ان کے ثواب! اور اللہ ناپسند کرتا ہے

ف۱ حواری وہ بارہ آدمی ہیں جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ وعلی نبینا السلام پر ایمان لائے۔

ع ۵

ف۲ یہود کا داؤ تو یہ ہے کہ انھوں نے یکایک حضرت عیسیٰ کو پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہا اور اللہ کا داؤ یہ تھا کہ وہ شخص جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ کو گرفتار کرنے گیا تھا اسی کو اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ کا ہم شکل بنا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صحیح سلامت آسمان پر اٹھالیا۔ یہود نے اسی شبیہہ عیسیٰ کو عیسیٰ سمجھا اور ہر چند کہ وہ روتا پیٹتا رہا اور اپنے پتے نشان اور حالات بتاتا رہا لیکن شنوائی نہ کی اور انجام کار اسی کو سولی پر چڑھا دیا۔

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾

نافرمانوں کو ! یہ ہے جو ہم تجھ کو پڑھ کر سناتے ہیں آیتیں اور حکمتوں بھرا مذکور۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ

(ش ١٨) عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم جیسی ہے ! کہ اس کو مٹی سے بنایا

ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ

پھر اس کو حکم دیا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا۔ یہی سچ ہے تیرے رب کی جانب سے تو نہ ہو جانا شک

الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ

کرنے والوں میں۔ پھر جو کوئی تجھ سے حجت کرنے لگے اس کے بارے میں اس کے بعد کہ آچکا تیرے پاس

الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا

علم تو کہہ دے کہ اچھا آؤ ہم سب بُلالیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی بیبیاں

وَنِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۝ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ

اور تمہاری بیبیاں اور اپنے تئیں اور تمہارے تئیں پھر سب گڑگڑا کر دعا کریں

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ

اور کریں اللہ کی پھٹکار جھوٹوں پر۔ بے شک یہی سچی خبر ہے !

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾

اور کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ ع قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

پھر اگر وہ بھاگ کھڑے ہوں تو اللہ خوب واقف ہے فساد کرنے والوں سے ف۱ (اے محمد) کہہ دے کہ اے آسمانی

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ

کتاب والو رجوع کرو ایک بات کی جانب جو یکساں ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ ہم کسی کی عبادت نہ کریں سوائے اللہ

وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا

کے اور نہ شریک ٹھہرائیں اس کا کسی کو اور نہ بنائے ہم میں کوئی کسی کو مالک

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا

اللہ کے سوا اور اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم

ف۱ جب اس مثال کے سمجھانے پر بھی وہ نہ سمجھے تو اللہ کے حکم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے قسما قسمی کرنی چاہی کہ جس کو عربی میں مباہلہ کہتے ہیں اور آپ اپنی صاحبزادی یعنی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور نواسوں یعنی حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم اور چچا زاد بھائی اور داماد یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو لے کر قسما قسمی کے لئے شہر سے باہر تشریف لے گئے مگر نصارائے نجران بھاگ کھڑے ہوئے! اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر حضورؐ کی مخالفت پر قسما قسمی کرتے تو مزہ بھی خوب ہی چکھتے۔

ع ٦ / ٩ / ١٤

شان نزول صفحہ ٨٠٦ پر

مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ

مسلمان ہیں۔ (ع ۱۹) اے اہل کتاب! کیوں حجتیں کرتے ہو ابراہیم کے بارے میں

مَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا

حالانکہ نہیں نازل ہوئی توریت اور انجیل مگر ان کے بعد کیا تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ

کو عقل نہیں۔ سنتے بھی ہو! تم جھگڑ چکے ایسی باتوں میں جن کا تم کو علم تھا پھر

فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ

اب کیوں جھگڑا کرتے ہو ایسی باتوں میں جن کا تم کو کچھ بھی تو علم نہیں! اور اللہ جانتا ہے

وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا

اور تم نہیں جانتے نہیں تھا ابراہیم یہودی اور نہ

نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ

عیسائی بلکہ تھا ہماری سرکار کا فرمانبردار بندہ اور نہ تھا

شان نزول صفحہ ۸۰۶ پر

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

شرک کرنے والوں میں بے شک لوگوں میں زیادہ حق دار ابراہیم کی خصوصیت کے وہی لوگ

وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾

ہیں جو اس کی راہ چلے اور یہ نبی اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اللہ حامی ہے مسلمانوں کا

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَ مَا

چاہتا ہے ایک گروہ اہل کتاب کا کہ کسی طرح تم کو گمراہ کر دے اور وہ

يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

نہیں گمراہ بناتے مگر اپنے ہی آپ کو اور سمجھتے بھی نہیں۔ اے اہل کتاب

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰۤاَهْلَ

کیوں نہیں مان لیتے اللہ کی آیتیں حالانکہ تم دل سے قائل ہو۔ اے اہل کتاب

الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ

کیوں گڈمڈ کئے دیتے ہو حق کو باطل سے اور کیوں چھپاتے ہو سچی بات کو

ع ۸/۷ ۱۵

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا

حالانکہ تم جانتے ہو۔ (رکوع ۲۰) اور کہا ایک گروہ نے اہل کتاب میں سے کہ (بھائیو)

بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا

مان لو جو کچھ اترا مسلمانوں پر دن چڑھے اور انکار کرجاؤ دن کے

اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ

آخر میں! شاید وہ پھر جائیں اور نہ یقین کرنا مگر اسی کا جو چلے تمہارے

دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ

دین پر! (اے محمدؐ) کہہ دے کہ ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے (اور کہتے ہیں کہ نہ مانو) یہ بات کہ کسی

مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ

کو دیا جائے اس جیسا دین جو تم کو ملا ہے یا وہ تم سے جھگڑیں تمہارے اللہ کے ہاں (اے محمدؐ) کہہ دے

الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ ۚۙ

کہ بیشک بڑائی تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے! دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار

شان نزول صفحہ ۸۰۶ پر

یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾

خاص کرلیتا ہے اپنی مہربانی کیلئے جس کو چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖٓ

(رکوع ۲۱) اور بعض لوگ اہل کتاب میں ایسے ہیں کہ اگر تو امانت رکھے اس کے پاس مال کا ڈھیر تو

اِلَیْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖٓ

مجھ کو ادا کردیں اور کوئی ان میں ایسا ہے کہ اگر تو اس کے پاس امانت رکھے ایک اشرفی تو تجھ کو

اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

ادا نہ کرے مگر جب تک کہ تو اس کے سر پر کھڑا رہے یہ اس وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں

لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

کہ نہیں ہے ہمارے اوپر ان پڑھوں کے حق کا کوئی گناہ اور جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر اور

وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ

وہ جانتے بوجھتے ہیں۔ مواخذہ کیوں نہ ہو؟ جو کوئی پورا کرے اپنا قرار اور پرہیزگار بنے تو

اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ
بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے (رش ۲۲) جو لوگ کر لیتے ہیں اللہ کے قرار
اللّٰہِ وَ اَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ
اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑا سا مول ! یہی لوگ ہیں جن کا کوئی
فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ
حصہ نہیں آخرت میں اور بات بھی نہیں کریگا ان سے اللہ اور نہ دیکھے گا ان کی جانب قیامت
الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ ۠ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ
کے روز اور نہ ان کو پاک کرے گا ! اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف اور ان
مِنْھُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَھُمْ بِالْکِتٰبِ لِتَحْسَبُوْہُ مِنَ
ہی میں ایک گروہ ہے جو مروڑتے ہیں اپنی زبانوں کو کتاب پڑھتے وقت تاکہ تم خیال کرو کہ
الْکِتٰبِ وَمَا ھُوَ مِنَ الْکِتٰبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ ھُوَ مِنْ عِنْدِ
وہ کتاب ہی کا جزو ہے حالانکہ وہ کتاب کا جزو نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ ہی کے
اللّٰہِ وَمَا ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ
ہاں سے ہے حالانکہ وہ اللہ کے ہاں سے نہیں اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں
وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ
حالانکہ جانتے ہیں۔ (رش ۲۳) کسی بشر کو شایان نہیں کہ اللہ تو اس کو عطا فرمائے کتاب
وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ
اور عقل اور پیغمبری پھر وہ کہنے لگے لوگوں سے کہ بن جاؤ میرے بندے
مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ
اللہ کو چھوڑ کر بلکہ وہ تو یہ کہے گا کہ بن جاؤ اللہ والے اس لئے کہ پڑھاتے رہتے ہو
الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا
کتاب ! اور اس لئے کہ تم پڑھتے رہتے ہو اور وہ تم سے کبھی یہ نہ کہے گا کہ
الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ
بنالو فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ! کیا بھلا وہ تم کو کہہ سکتا ہے کفر کرنے کو اس کے بعد کہ

ف قول و قرار سے مراد یہود کا وہ اقرار ہے جو انھوں نے توریت میں اللہ پاک سے کیا تھا کہ ہم توریت کے احکام کی تعمیل کریں گے اور لوگوں کو صحیح صحیح پہنچا دیں گے اور تھوڑے مول سے مراد دنیا کی چند روزہ قلیل منافع ہیں۔

• شان نزول صفحہ ۸۰۶ پر

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ

تم اسلام لاچکے۔ اور (یاد کرو) جب لیا اللہ نے پیغمبروں سے عہد کہ جو کچھ میں تم کو دوں

مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا

کتاب اور علم پھر آئے تمہارے پاس کوئی رسول جو تصدیق کرتا ہو اس کتاب

مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ

کی جو تمہارے پاس ہو تو ضرور اسکو ماننا اور ضرور اسکی مدد کرنا! فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور لے لیا اس

عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا

عہد و پیمان پر میرا ذمہ؟ سب نے عرض کیا کہ ہم اقرار کرچکے! فرمایا تو گواہ رہو اور میں

مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پھر جو منہ موڑے اس کے بعد تو وہی لوگ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ

نافرمان ہیں۔ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا اور دین ڈھونڈتے

مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

ہیں حالانکہ اسی کے تابعدار ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں بخوشی اور بجبر! اور اسی کی جانب سب لوٹیں گے ف

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ

کہدے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اترا اور جو اترا ابراہیم

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِىَ

اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب پر اور جو ملا

مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ

موسیٰ اور عیسیٰ اور (دوسرے) پیغمبروں کو ان کے اللہ کی طرف سے! ہم نہیں فرق کرتے

اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ

ان میں سے کسی ایک میں بھی! اور ہم تو اسی کے حکم بردار ہیں (رش ۲۴) اور جو تلاش کرے اسلام

الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ

کے سوا دوسرا دین تو ہرگز وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا! اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں

ع ۹/۱۶

ف اللہ پاک نے اپنے عالم کو ایک خاص قاعدے پر چلا رکھا ہے پتھر اپنی جگہ سے خود نہیں ٹل سکتا۔ پانی ہمیشہ اپنے نشیب کی جانب بہتا ہے آگ سدا جلاتی ہے امرغی کے انڈے بچے دینے کا قاعدہ جدا ہے اور انسان کا توالد تناسل علیحدہ ہے یہ سب امور فطرت کہلاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ کا ایک سمجھنا بھی فطرت انسانی کا جزو اور لازمہ خلقت بشری ہے و نیز ہر چیز کا فانی اور مخلوق ہونا اللہ کے صانع اور قدیم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے عالم کا ہر فرقہ اللہ کا چار و ناچار مطیع ہے۔ اگرچہ بعض افراد بشری اس کے منکر ہیں اور بخوشی اس کو ایک نہیں مانتے تاہم ان کا حادث اور مخلوق ہونا ان کو مجبور کر رہا ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھیں۔

خواص

افغیر دین اللہ الخ اگر کسی کا گھوڑا منہ زور ہو کر اپنی پیٹھ پر سوار نہ ہونے دے تو یہ آیت افغیر دین اللہ سے لے کر والیہ یرجعون تک پڑھے اور اس کے دونوں کانوں میں پھونک دے پھر سوار ہو جائے انشاء اللہ وہ ہرگز کچھ بھی نہ بولے گا۔

شان نزول صفحہ ۸۰۶ پر

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ

میں ہوگا اللہ کیوں ہدایت دینے لگا ہے ایسے لوگوں کو جو کفر کرنے لگے ایمان

اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ

لائے پیچھے اور وہ اقرار کرچکے تھے کہ رسول سچا ہے اور پہنچ چکی تھیں ان کے

الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾

پاس دلیلیں ! اور اللہ نہیں ہدایت دیا کرتا ظالم لوگوں کو۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

ان کی سزا یہی ہے ان پر اللہ اور فرشتوں اور

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ

تمام لوگوں کی پھٹکار کہ ہمیشہ رہیں اسی میں ! نہ ہلکا ہوگا

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا

ان سے عذاب اور نہ ان کو مہلت دی جائے مگر ہاں جنھوں نے

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۗ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾

توبہ کرلی اس کے بعد اور اصلاح کرلی تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا

جو لوگ منکر ہوگئے ایمان لائے پیچھے پھر بڑھتے چلے گئے

كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿٩٠﴾

انکار میں تو ان کی توبہ ہرگز نہ قبول ہوگی اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

جو لوگ منکر ہوگئے اور منکر ہی مرگئے تو ہرگز بھی نہ قبول

مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ

ہوگا ان میں سے کسی سے زمین بھر کر سونا اگرچہ وہ معاوضہ میں دے !

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾ ع ٩ ١١ ١٧

یہی لوگ ہیں جن کو دردناک عذاب ہوگا اور کوئی بھی ان کا مددگار نہ ہوگا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا

تم ہرگز نہ پہونچو گے نیکی کے درجوں کو جب تک کہ نہ خرچ کرو وہ چیزیں جو تم کو عزیز ہیں اور تم کوئی

مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ

سی چیز بھی خرچ کرو بے شک اللہ اس کو جانتا ہے۔ (رش ۱) سب کھانے کی چیزیں

حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى

حلال تھیں بنی اسرائیل کو مگر ہاں جو حرام کرچکا تھا یعقوب اپنے اوپر

نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

اس سے پہلے کہ نازل ہو توریت ! کہہ دے کہ تم

بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى

لے آؤ توریت کو اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو ف۱ پھر جو کوئی بہتان

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

باندھے اللہ پر جھوٹا اس کے بعد تو وہی لوگ ہٹ دھرم

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

ہیں۔ کہہ دے کہ سچ فرمایا اللہ نے سو تم تابع ہوجاؤ ابراہیم کے طریقے کے جو

وقف جبرئیل علیہ السلام

حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ

ایک کا ہو رہا تھا اور وہ نہ تھا شرک کرنے والوں میں (رش ۲) پہلا گھر جو

بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى

ٹھہرایا گیا لوگوں کی (عبادت) کے لئے یہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور جہان کے لوگوں

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌ ۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ

کے لئے ہدایت۔ اس میں بہت سی کھلی نشانیاں ہیں! ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس

دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ

گھر میں آ داخل ہوا وہ امن میں آگیا ف۲ اور اللہ کا فرض ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا جس

اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ

شخص کو مقدور ہو اس تک پہنچنے کا (رش ۳) اور جو انکار کرے تو بیشک اللہ بے پرواہ ہے دنیا جہان

ف۱

یعنی یہود اگرچہ ابراہیمؑ کی نسل میں ہیں لیکن ان یہودیوں پر اونٹ کا گوشت حرام ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ابراہیمؑ پر بھی وہ حرام ہو کیونکہ اونٹ کا گوشت تو ابراہیمؑ کے پوتے یعقوبؑ نے ایک منت مان کر خود اپنے اوپر حرام کرلیا تھا پھر توریت نازل ہونے پر وہی حرمت بدستور ملت موسوی میں برقرار رکھی گئی۔

ف۲

یعنی کعبہ کی بنا بیت المقدس سے پہلے ہوئی ہے کعبہ کی بنا حضرت ابراہیمؑ نے کی ہے اور اس کی دلیلیں اس میں بہت پائی جاتی ہیں اول تو وہ پتھر کہ جس پر کھڑے ہو کر کعبہ بنایا تھا اب تک موجود ہے اور ابراہیمؑ کے قدموں کے نشان بھی اس میں پائے جاتے ہیں دوسرے ابراہیمؑ کی یہ دعا تھی کہ خانہ کعبہ میں امن ہو تو یہ بات بھی اس میں موجود ہے۔

شان نزول صفحہ ۸۰۷ پر

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ

کے لوگوں سے ۔ کہہ دے کہ اے اہل کتاب تم کیوں منکر ہوتے ہو اللہ کی آیتوں

اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ

سے ؟ اور اللہ گواہ ہے اس پر جو تم کررہے ہو ۔ (ش۴) کہہ دے کہ اے اہل

الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

کتاب تم کیوں روکتے ہو اللہ کے راستہ سے ان کو جو ایمان لا چکے

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

تم اس میں ڈھونڈتے ہو عیب حالانکہ تم خبردار ہو ! اور اللہ بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے جو

تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ

تم کررہے ہو۔ اے ایمان والو ! اگر تم کہا مانوگے (ش۵) کسی گروہ کا بھی ان میں

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾

سے کہ جن کو کتاب ملی ہے تو وہ پھر کافر بنا دیں گے تم کو ایمان لائے پیچھے

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ — ف یعنی مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا ۔

اور تم کس طرح کفر کرنے لگوگے حالانکہ پڑھی جاتی ہیں تم پر اللہ کی آیتیں

وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى

اور تم میں اس کا رسول موجود ہے ! اور جو مضبوط پکڑلے اللہ کو تو وہ بے شک پڑگیا

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ — ع ۱۰ ۱

سیدھے راستہ ۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسا کہ

تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوْا

اس سے ڈرنے کا حق ہے ! اور نہ مرنا مگر مسلمان ف اور مضبوط پکڑلو

بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

اللہ کی رسی سب مل کر اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا ! اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر

عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

ہے ! جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اسی نے الفت پیدا کی تمہارے دلوں میں تو تم (شان نزول صفحہ ۸۰۷ پر)

بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
ہو گئے اسکے فضل سے بھائی بھائی! اور تم تھے آگ کے گڑھے کے کنارے پر پھر
فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
اس نے تم کو اس سے بچا لیا! اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطے اپنی آیتیں تاکہ تم
تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰۳ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ
سیدھے راستہ پر آجاؤ۔ اور تم میں رہنا چاہیے ایک ایسا گروہ جو بلاتے رہیں نیک کام کی جانب
وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ
اور حکم کرتے رہیں اچھے کاموں کا اور منع کرتے رہیں بُرے کاموں سے اور یہی لوگ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا
اپنی مراد کو پہنچیں گے۔ ف اور تم نہ بنو ان جیسے جو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور باہم اختلاف
مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
کرنے لگے اس کے بعد کہ آچکے ان کے پاس صاف احکام! اور یہی لوگ ہیں جن کو بڑا
عَظِيْمٌ ۝۱۰۵ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
عذاب ہوگا! جس دن سفید ہوں گے بعض منھ اور بعض سیاہ ہوں گے۔ تو جن لوگوں کے منھ
اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا
سیاہ ہیں۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا تم کافر ہو گئے تھے ایمان لانے کے بعد؟ اچھا چکھو
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۱۰۶ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ
عذاب اس کفر کی سزا میں جو تم کرتے تھے۔ اور وہ لوگ جن کے منھ سفید
وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۷ تِلْكَ
ہوں گے (وہ) اللہ کی رحمت میں ہوں گے! وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ
اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
کی آیتیں ہیں جن کو ہم تجھ پر پڑھتے ہیں ٹھیک ٹھیک! اور اللہ نہیں چاہتا
ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۸ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى
ظلم کرنا دنیا کے لوگوں پر۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

ف
اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ہمیشہ ان میں ایک گروہ ایسا رہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے اسی کا نام فرض کفایہ ہے۔

الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ ع ۱۱ ۲ ۲

زمین میں ہے اور اللہ ہی تک تمام کام پھرتے ہیں ف۱ تو تم بہتر ہو ان امتوں میں

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ

جو پیدا ہوئیں لوگوں کے لیے ف۲ تم حکم کرتے ہو نیک کام کا اور منع کرتے ہو

الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ

برے کام سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر! اور اگر ایمان لے آتے اہل کتاب تو بے شک

خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

یہ ان کیلئے بہتر ہوتا! ان میں تھوڑے ایمان پر ہیں اور اکثر نافرمان ہیں۔

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ قف

وہ تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے سوائے تھوڑی سی تکلیف دینے کے اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو تم سے پیٹھ ہی پھیر دیں

ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا

گے پھر ان کو مدد نہ ملے گی۔ ٹھیس دی گئی ان پر ذلت جہاں کہیں بھی پائے جائیں

اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ

مگر اللہ کی دستاویز کے ذریعہ سے اور لوگوں کی دستاویز کے باعث ف۳ اور

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ

گرفتار ہوئے اللہ کے غضب میں اور ٹھیس دی گئی ان پر محتاجی! یہ اس

بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ

وجہ سے کہ وہ منکر ہوتے تھے اللہ کی آیتوں سے اور قتل کرڈالتے تھے نبیوں

بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا

کو ناحق! یہ اس کی سزا ہے کہ انھوں نے نافرمانیاں کیں اور حد سے بڑھ گئے تھے (ش ۶) وہ

سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ

سب برابر نہیں ہیں! اہل کتاب میں، کچھ ایسے بھی ہیں کہ کھڑے پڑھتے رہتے ہیں اللہ کی آیتیں

اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

راتوں کو اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔ ایمان رکھتے ہیں اللہ

ف۱ یعنی دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے سب کا سلسلہ اللہ ہی پر ختم ہوتا ہے اور ہر شے کا سبب اول وہی ایک ذات ہے۔

ف۲ یعنی اے امت محمدیہ تم امتوں میں افضل اور بہتر بنائے گئے ہو اور یہ اس وجہ سے کہ تم اللہ کو ایک سمجھتے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے ہو۔

ف۳ یعنی اگر یہود جزیہ ادا کریں اور مسلمان ان کو پناہ دیں لے کر ذمی ہونے کا عہدنامہ لکھ دیں تو خیر اس طرح پر تو وہ کافر دارالاسلام میں آباد رہ سکتے ہیں۔ ورنہ جہان میں ذلیل کئے جائیں اور مارے جائیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ ان کو کہیں کی حکومت نہیں ملتی اور ہمیشہ کسی نہ کسی بادشاہ کی رعیت بنے پڑے رہتے ہیں اور یہ بھی صرف اس وجہ سے کہ توریت کی بعض رسمیں عمل میں لاتے ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۰۷ پر)

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

اور روز آخرت پر اور حکم کرتے ہیں نیک کاموں کا اور منع کرتے ہیں

الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ

برے کاموں سے اور دوڑ پڑتے ہیں نیک کاموں میں اور یہی لوگ نیک

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ

بندوں میں ہیں۔ اور وہ کسی طرح کی بھی نیکی کریں ہرگز اس کی ناقدری نہ ہوگی ف اور اللہ

عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ

خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کو ہرگز نہ بچائے گا ان کا

اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

مال اور نہ ان کی اولاد اللہ کے عذاب سے بالکل! اور یہی لوگ

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ

دوزخی ہیں! یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اس مال کی مثال جو یہ لوگ خرچ کرتے ہیں

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ

اس دنیا کی زندگانی میں اس ہوا کی سی ہے جس میں ٹھٹھر ہو کر جا لگی ان کے

قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ

کھیت کو کہ جنھوں نے برائی کی اپنے حق میں پھر اس کھیت کو تباہ کر دیا اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا

وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔ (ع ۷) اے ایمان والو نہ بناؤ رازدار اپنے

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ

غیر کو کہ وہ کچھ کمی نہیں کرتے تمھاری خرابی میں۔ چاہتے ہیں کہ تم تکلیف اٹھاؤ!

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ

ظاہر ہو چکی دشمنی ان ہی کے منہ سے! اور وہ دشمنی جو چھپی ہوئی ہے انکے دلوں

اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ

میں بڑھ کر ہے! بے شک ہم نے تم کو بتا دیں پتے کی باتیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔ سنتے بھی ہو!

ف یعنی بلکہ اس کا ثواب پورا پورا ملے گا۔

(شان نزول صفحہ ۸۰۷ پر)

اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا

تم تو ان سے محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم مانتے ہو تمام کتابوں کو! اور جب

لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ

وہ تم سے ملتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں! اور جب اکیلے ہوتے ہیں (تو) کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم پر انگلیاں

مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

غصہ کے مارے ف۱ کہہ دے کہ مر رہو اپنے غصہ میں! بیشک اللہ خوب جانتا ہے

الصُّدُوْرِ ۝۱۱۹ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ

دلوں کی باتیں۔ اگر تم کو پہنچے کوئی بھلائی تو ان کو برا لگتا ہے! اور اگر تم کو پہنچے

سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ

کوئی برائی تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو تم کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچائے گا

شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝۱۲۰ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ ع ۱۲/۱۱ ۲

ان کا فریب! بیشک جو کچھ یہ کر رہے ہیں سب اللہ کے بس میں ہے (رش ۸) اور (اے محمد یاد کرو) جب تو صبح

اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

سویرے نکلا اپنے گھر سے کہ بٹھاتا تھا مسلمانوں کو لڑائی کے موقعوں پر! اور اللہ سننے والا

عَلِيْمٌ ۝۱۲۱ اِذْ هَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ

جاننے والا ہے۔ جب چاہا تم سے دو جماعتوں نے کہ نامرد بن جائیں۔ اور اللہ مددگار

وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲۲ وَلَقَدْ

تھا ان کا اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے! اور تمہاری

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

مدد کر چکا ہے اللہ بدر کی لڑائی میں اور تم بالکل بے حقیقت تھے سو ڈرو اللہ سے تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲۳ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ

احسان مانو۔ جب تو کہہ رہا تھا مسلمانوں سے کہ کیا تم کو اتنی بات کافی نہیں کہ

يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝۱۲۴ ۭ

تمہاری مدد کرے تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتوں (کے) اتارے ہوؤں سے۔

ف۱ انامل اصل میں پوروؤں کو کہتے ہیں لیکن ہمارے محاورے میں غصہ سے انگلی کاٹنا بولتے ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۰۷ پر)

بَلٰٓی ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ
بلکہ اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرتے رہو اور وہ تم پر آپڑیں اسی دم

هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
تو تمہاری مدد کرے گا تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتوں نشان

مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ
والوں سے۔ ف اور اللہ نے یہ مدد نہیں کی مگر صرف تمہارے خوش کرنے کو

وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
اور تاکہ تسلی پا جائیں تمہارے دل اس کے باعث! اور فتح تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
زبردست ہے حکمت والا۔ تاکہ ہلاک کردے کافروں کے ایک گروہ کو

اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ
یا ان کو ایسا ذلیل کرے کہ وہ واپس چلے جائیں نامراد ف۲ (رش ۹) تیرا اختیار اس کام میں کچھ

شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾
نہیں چاہے ان کو اللہ توبہ نصیب کرے یا ان کو سزا دے کیونکہ وہ ناحق پر ہیں۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ
اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ معاف کرے

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا
جسے چاہے اور سزا دے جسے چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (رش ۱۰) اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا
ایمان والو مت کھاؤ سود دوگنا چوگنا ف۳ اور ڈرو

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ۚ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ
اللہ سے تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ ۚ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ۚ
کافروں کے لئے اور کہا مانو اللہ اور رسول کا تاکہ تم پر رحم کیا جائے

ف۱ یعنی خود ان پر بھی خاص علامت ہوگی سبز عمامے کندھوں تک لٹکتے ہوں گے۔

ف۲ جنگ احد میں انصار کے دو قبیلوں نے منافقین کے بہکانے سے کچھ ہمت ہار دی تھی لیکن فوراً ہی سنبھل بھی گئے تھے۔ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو ایک گھاٹی پر تعینات کردیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم یہاں سے ہلنا مت باقی مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کرکے ان کو بھگایا تو گھاٹی والی جماعت نے لوٹ کے لالچ میں اپنا مورچہ چھوڑ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کافروں نے کنی کاٹ کر وہی مورچہ آدبایا اور مسلمان تاب مقاومت نہ لاکر بھاگ نکلے اور ہزیمت پیش آئی۔

ع ۱۳

ف۳ اگرچہ سود مطلق حرام ہے لیکن چونکہ وہ لوگ سود در سود لیتے تھے اور یہی اس کا شان نزول بھی ہے اس لئے سود در سود کو خاص طور پر منع فرمایا۔

(شان نزول صفحہ ۸۰۷ پر)

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
اور دوڑو اپنے پروردگار کی بخشش اور جنت کی جانب جس کا پھیلاؤ آسمان
وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ
اور زمین ہے تیار ہوئی ہے پرہیزگاروں کے واسطے جو خرچ کرتے رہتے ہیں خوشی
وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ
اور تکلیف میں اور دبا لیتے ہیں غصہ کو اور درگزر کرتے ہیں لوگوں سے ! اور اللہ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا
دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو۔ اور وہ لوگ جو کر بیٹھتے ہیں کوئی بیحیائی کا کام یا برا کر بیٹھیں
اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ
اپنے حق میں تو یاد کرتے ہیں اللہ کو پھر معافی چاہتے ہیں اپنے گناہوں کی اور کون
يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڞ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ
ہے جو گناہوں کو معاف کرے اللہ کے سوا۔ اور وہ لوگ اصرار نہیں کرتے اس گناہ پر
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ
جو کر بیٹھے ہیں دانستہ ! یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے پروردگار کی مغفرت ہے اور باغ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ
ہیں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ! اس میں ہمیشہ رہیں گے ! اور کیا اچھا اجر ہے نیک
الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي
کام کرنے والوں کا۔ ہوچکے ہیں تم سے پہلے بہت واقعات تو چلو پھرو
الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ ھٰذَا
ملک میں پھر دیکھو کیا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔ یہ
بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوْا
سمجھانا ہے لوگوں کو اور ہدایت اور نصیحت ہے پرہیزگاروں کے واسطے اور ہمت نہ ہارو
وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ
اور نہ غمگین ہو اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مسلمان ہو۔ اگر

يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ

پہنچا ہے تم کو زخم تو ان لوگوں کو بھی ایسا ہی زخم پہنچ چکا ہے ۔ اور یہ

الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

حادثات زمانہ ہیں کہ ہم ان کو نوبت بہ نوبت لاتے ہیں لوگوں میں ! اور تاکہ معلوم کرے اللہ ایمان والوں کو

وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

(ش ۱۱) اور بنائے تم میں شہید ! اور اللہ ناپسند رکھتا ہے ظلم کرنے والوں کو !

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ

اور تاکہ اللہ نکھار دے ایمان والوں کو اور ملیامیٹ کر دے کافروں کو ف کیا

حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

تمہارا یہ خیال ہے کہ تم چلے جاؤ گے جنت میں حالانکہ ابھی نہیں جانچا اللہ نے ان کو جو

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

تم میں جہاد کرنے والے ہیں اور نہ جانچا ثابت قدم لوگوں کو ۔ (ش ۱۲) اور تم تو آرزو کیا کرتے تھے

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ

موت کی اس سے پہلے کہ تم موت سے ملو سو اب تو تم نے اس کو دیکھ لیا آنکھوں

تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

کے سامنے (ش ۱۳) اور محمد تو ایک رسول ہے کہ گزر چکے اس کے پہلے

الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ

بہت رسول ! اگر محمد مر جائے یا مارا جائے تو کیا تم پھر لوٹ جاؤ گے اُلٹے پیروں ! اور جو

يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ

کوئی بھی لوٹے گا اُلٹے پاؤں تو وہ کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گا اللہ کا اور عنقریب جزا دے گا اللہ

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

شکرگزار بندوں کو ۔ اور کوئی جان نہیں مر سکتی بغیر اللہ کے حکم کے

كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ

لکھا ہوا ہے وقت مقرر ۔ اور جو کوئی چاہے گا دنیا کا بدلہ ہم اسکو اس میں سے دے دیں گے ! اور جو

ف
یعنی فتح و شکست چلتی پھرتی چھاؤں ہے پہلے غلبہ مسلمانوں کا تھا کہ کافروں کو مارتے اور ان کی بیبیوں کو باندی اور اولاد کو غلام بناتے تھے اور اب جنگ احد میں خلاف حکم رسول کرنے کے باعث شکست پائی لیکن ہمارا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اس شکست میں بھی مسلمانوں کو منافقین سے علیحدہ کر دکھانا اور ثابت قدم بہادروں کو آزمانا اور اکثر مسلمانوں کو شہادت کے درجے دینے منظور تھے۔

ع ۱۴ ۵

(شان نزول صفحہ ۸۰۸ پر)

يُرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝۱۴۵
چاہے گا آخرت کا بدلہ ہم اس کو اس میں سے دینگے ! اور ہم عنقریب جزا دینگے شکر گزار بندوں کو
وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ
اور بہت سے نبی ہو گزرے کہ ان کے ساتھ لڑے بہتیرے اللہ والے ! تو نہ انھوں نے
اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ
ہمت ہاری اس وجہ سے کہ انکو تکلیف پہنچی اللہ کی راہ میں اور نہ انھوں نے بودا پن کیا اور نہ وہ دبے ! اور اللہ
يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۴۶ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا
محبت کرتا ہے ثابت قدم بندوں سے اور ان کا کچھ کلام ہی اس کے سوا نہ تھا کہ کہنے لگے اے ہمارے پروردگار
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ
معاف فرما ہمارے گناہ اور ہماری زیادتیاں ہمارے کاموں میں اور جمائے رکھ ہمارے پاؤں اور
انْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۴۷ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا
ہماری مدد فرما کافر لوگوں کے مقابلے میں ۔ تو ان کو دیا اللہ نے دنیا کا بدلہ
وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۴۸ يٰٓاَيُّهَا
اور آخرت کا اچھا بدلہ اور اللہ محبت کرتا ہے نیک بندوں سے ! اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓي
ایمان والو اگر تم کہا مانو کافروں کا تو وہ تم کو لوٹا کر لے جائیں
اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝۱۴۹ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ
گے الٹے پیروں پھر تم ہی نقصان میں آجاؤ گے ف بلکہ اللہ تمہارا حامی ہے اور وہی سب مددگاروں
النّٰصِرِيْنَ ۝۱۵۰ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ
سے بہتر ہے ۔ ہم جلد ہی ڈال دیں گے کافروں کے دلوں میں ہیبت ! کیونکہ
اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ
انھوں نے شریک مانا اللہ کا جس کی اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری ! اور ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے
وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۵۱ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ
اور ظالموں کا برا ٹھکانا ہے ۔ اور تم کو سچا کر دکھایا اللہ نے اپنا وعدہ جب

ف جب اس جنگ کی شکست پر مسلمانوں کے دل ٹوٹے تو کافروں اور منافقوں کو موقع ہاتھ آیا بعض تو الزام دینے لگے کہ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ مدینہ میں لڑو تاکہ گھروں کی پناہ مل جائے اگر ہمارا کہا مانا جاتا تو آج یہ برا وقت کیوں ۱۵ ع دیکھنا نصیب ہوتا اور بعض خیر خواہی کے پردے میں سمجھانے لگے تاکہ آئندہ جہاد پر دلیری نہ کریں حق تعالیٰ نے خبردار کر دیا کہ دشمن کا فریب نہ کھاؤ۔

تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ ۚ حَتّٰٓى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ

جب تم اُن کو قتل کر رہے تھے اس کے حکم سے۔ یہاں تک کہ تم نے نامردی کی اور کام میں جھگڑا کیا اور

وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ أَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ

خلاف حکم کیا اس کے بعد کہ اللہ تم کو دکھا چکا تھا جو تم چاہتے تھے ف۱ تم میں

يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت چاہتے تھے! پھر تم کو اللہ نے پھیر دیا

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى

دشمنوں سے تاکہ تمہاری جانچ کرے! اور وہ تم کو معاف کر چکا اور اللہ کا بڑا فضل ہے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ إِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى أَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ

مسلمانوں پر (یاد کرو) جب تم بھاگے چلے جاتے تھے اور مڑ کر بھی کسی کو نہ دیکھتے تھے حالانکہ رسول

يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ أُخْرٰىكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا

تم کو پکار رہا تھا تمہاری پچھلی صف میں تو اللہ نے تم کو رنج پہنچایا اس رنج دینے کے بدلے میں تاکہ

عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ أَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

تم رنج نہ کیا کرو اس پر جو تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے۔ اور نہ اس پر جو تم کو مصیبت پہنچے اور اللہ اس سے واقف ہے جو تم کرتے ہو ف۲

ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا

(ش ۱۴) پھر اللہ نے اتاری تم پر اس غم کے بعد حالت اطمینان (یعنی) اونگھ کہ گھیر

يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ

رہی تھی تمہارے ایک گروہ کو اور ایک گروہ کو جن کو اپنی جانوں کی پڑی تھی

يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ

بدگمانیاں کرتے تھے اللہ سے ناحق جاہلیت کی سی بدگمانیاں! کہتے تھے کہ

هَلْ لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ

ہمارے بس کی کیا بات ہے۔ کہہ دے کہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے

يُخْفُوْنَ فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ

یہ چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں جو نہیں ظاہر کرتے تجھ سے۔ کہتے ہیں کہ اگر

ف۱
یعنی اول تمہاری خاطر خواہ جیت ہوگئی لیکن چونکہ اس کے بعد تم نے خلاف حکم رسول اللہ مورچہ چھوڑ دیا تو اس وجہ سے ہزیمت پیش آئی۔

ف۲
جب کافر بھاگنے لگے تو مسلمانوں نے مال غنیمت کے لالچ میں ان کا تعاقب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے پکار رہے تھے کہ آگے مت جاؤ میری طرف آؤ اور لوگ بے تحاشا مال غنیمت کی لوٹ میں بھاگے جاتے تھے مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے تو اس بے حکمی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج دینے کا ان کو یہ بدلہ ملا کہ ہزیمت ہوئی اور رنج اٹھانا پڑا تاکہ آئندہ اللہ کے پیارے رسول کو رنج دینے اور خلاف حکم کرنے سے باز آجائیں

(شان نزول صفحہ ۸۰۸ پر)

كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ

ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے! کہہ دے کہ اگر

كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ

تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی آ نکلتے وہ لوگ کہ جن پر مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنے

اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ

اپنے پچھڑنے کی جگہ! اور تاکہ آزمائے اللہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور تاکہ نکھارے

مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

ان خیالات کو جو دلوں میں ہیں اور اللہ جانتا ہے دلوں کی بات ف۱ جو لوگ تم میں

تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ

سے بھاگ کھڑے ہوئے جس دن کہ بھڑ گئیں دونوں جماعتیں تو فقط انکے پاؤں اکھاڑ دیئے تھے شیطان نے ان کے

بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

بعض گناہوں کی شامت سے! اور اللہ ان کو معاف کر چکا! بیشک اللہ

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

بخشنے والا بردبار ہے۔ ایمان والو! تم نہ بنو ان لوگوں جیسے جو کافر

كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا

ہوئے اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں کے بارے میں جبکہ وہ سفر کو نکلے ہوں ملک میں یا ہوں

غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ

جہاد میں کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ تاکہ کرے اللہ

ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَاللّٰهُ

اس کو حسرت ان کے دلوں میں! اور اللہ ہی جلاتا اور مارتا ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ

جو کچھ بھی تم کر رہے ہو دیکھ رہا ہے اور اگر تم مارے جاؤ اللہ کے راستہ میں یا اپنی

لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنْ

موت مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور مہربانی اس مال سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ اور اگر تم

ف۱

جب حضرت صلعم نے غشی سے ہوشیار ہو کر سب کو جمع کرکے پھر لڑائی قائم کی تو منافق کہنے لگے کہ (ہل لنا من الامر من شیٔ) یعنی ہمارے ہاتھ کچھ بھی کام ہے بظاہر الفاظ یا تو یہ مطلب ہے کہ اس شکست کے بعد ہماری بات بنی رہے گی یا بالکل ہی ہیٹی ہو گئی؟ یا یہ معنی ہیں کہ اللہ نے جو چاہا سو کیا۔ ہمارے بس کی کیا بات ہے اور نیت میں یہ معنی تھے کہ اگر ہمارے کہنے کے مطابق لڑتے تو اتنے نہ مرتے اور یہ شکست اٹھانی نہ پڑتی۔ اللہ نے دونوں کا جواب دے دیا اور حکمت بھی ظاہر فرما دی کہ مسلمانوں کا آزمانا منظور تھا۔

ع ۱۶ / ۷

(شان نزول صفحہ ۸۰۰ پر)

مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ۟لَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝١٥٨ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ

مرجاؤ یا مارے جاؤ! بیشک اللہ ہی کے پاس جمع ہوگے۔ (رش ۱۵) (اے محمدؐ) تو اللہ کی

اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

بڑی ہی مہر ہے جو تو انکو نرم دل ملا! اگر تو ہوتا بدخو اور سخت دل تو وہ تتر بتر ہو جاتے

مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ

تیرے پاس سے۔ سو تو ان کو معاف کردے اور ان کے لئے بخشش مانگ اور ان سے مشورہ لیا

فِى الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

کر کاموں میں! پھر جب تو ٹھان لے تو اللہ پر بھروسہ کر بیشک اللہ دوست

الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝١٥٩ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ

رکھتا ہے توکل کرنیوالوں کو۔ اگر مدد کرے گا تمھاری اللہ تو کوئی بھی تم پر غالب نہ ہوگا اور اگر

يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

وہی تم کو چھوڑ بیٹھے تو پھر کون ہے جو تمھاری مدد کرے اس کے بعد؟ اور مسلمانوں کو

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٦٠ وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ

چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔ (رش ۱۶) اور نبی کی شان نہیں کہ وہ خیانت کرے! اور جو کوئی

يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ

خیانت کرے گا وہ لائے گا جو کچھ اس نے خیانت کیا ہے قیامت کے روز! پھر پورا دیا جائے گا ہر شخص

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝١٦١ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ

کو جو اس نے کمایا اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا بھلا وہ شخص جو تابع ہوا

اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ

اللہ کی مرضی کا اس جیسا ہو سکتا ہے جو آ گیا اللہ کے غضب میں اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور برا

الْمَصِيْرُ ۝١٦٢ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

ٹھکانہ ہے۔ ف۱ لوگوں کے درجے ہیں اللہ کے ہاں! اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ

يَعْمَلُوْنَ ۝١٦٣ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ

وہ کر رہے ہیں۔ بیشک بڑا احسان کیا اللہ نے ایمان والوں پر جو بھیج دیا ان میں

ف۱ یعنی نبی جو ہمیشہ اللہ کی مرضی پر چلتے اور گناہوں سے معصوم ہیں خیانت نہیں کر سکتے یہ کام تو کسی ملعون اور جہنمی کا ہے۔

رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ
پیغمبر انہی میں سے جو ان پر پڑھتا ہے اللہ کی آیتیں اور ان کو پاک کرتا ہے
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ
اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقل کی باتیں اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ (النصف)
گمراہی میں تھے۔ کیا جب تم پر آپڑی ایک مصیبت حالانکہ تم ان کو پہنچا چکے
مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ
اس سے دوچند تو کہتے ہو کہ یہ کہاں سے (آپڑی)؟ کہہ دے کہ یہ تمہاری ہی طرف سے ہے! بیشک
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى
اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ف اور جو کچھ تم پر مصیبت پڑی جس دن کہ
الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ
بھڑ گئیں دو جماعتیں تو اللہ کے حکم سے (پڑی) اور تا کہ اللہ معلوم کرلے ایمان والوں کو اور تا کہ معلوم کرلے
الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ
ان کو جو منافق تھے۔ اور کہا گیا ان سے کہ آؤ لڑو اللہ کی راہ
اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ
میں یا ہٹا ہی دو! کہنے لگے کہ اگر ہم جانتے لڑنا تو تمہارے ساتھ ہو لیتے یہ لوگ
لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ
اس دن کفر سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت ایمان کے! کہتے ہیں اپنے منہ سے ایسی بات
مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ
جو ان کے دلوں میں نہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں! یہ وہی ہیں
قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ
جنھوں نے کہا اپنے بھائیوں کے بارے میں حالانکہ خود بیٹھے رہے کہ اگر وہ ہمارا کہا مانتے تو نہ مارے جاتے! کہہ دے
فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَ
اب ہٹا دیکھو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو (ن ۱۷) اور

ف یعنی تم بدر کی لڑائی میں ستر کافروں کو مار چکے اور ستر کو پکڑ لائے اس لڑائی میں کل تمہارے ستر آدمی شہید ہوئے تو اس پر بد دل کیوں ہوتے ہو اور یہ بھی اپنی خطا اور قصور سے کام بگڑا، قصور یا تو وہی مورچہ چھوڑ دینا اور افسر کا حکم نہ ماننا یا یہ کہ بدر کے قیدیوں کو مار نہ ڈالا بلکہ مال لے کر چھوڑ دیا حالانکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ اگر ان کو چھوڑتے ہو تو تمہارے ستر آدمی کسی لڑائی میں شہید ہوں گے تم نے اس کو مان لیا اب یہ شکست تمہارے اس قول کا نتیجہ ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۰۸ پر)

لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ

(اے محمدؐ) نہ خیال کرنا ان کو جو مارے گئے اللہ کی راہ میں مرا ہوا ! بلکہ

اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ

وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس ان کو روزی ملتی ہے ۔ بڑے مگن ہیں اس پر جو ان کو اللہ نے

اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۙ وَيَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ لَمۡ يَلۡحَقُوۡا

اپنے فضل سے مرحمت فرمایا اور خوشیاں مناتے ہیں ان لوگوں کی طرف سے جو ابھی

وقف لازم بِهِمۡ مِّنۡ خَلۡفِهِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾ ۘ

ان میں شامل نہیں ہوئے انکے پیچھے اس وجہ سے کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ

خوشیاں منارہے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ بیشک اللہ نہیں برباد

ع ۱۷ ۸ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾ ۛ ۚ اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ

کرتا ثواب ایمان والوں کا ۔ (ش ۱۸) جنھوں نے حکم مانا اللہ کا اور رسول کا اس کے بعد کہ

عند المتقدمین مع مَاۤ اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ۛؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۲﴾ ۚ

پہنچ چکے تھے ان کو زخم (تو) ان میں جنھوں نے نیکی کی اور پرہیزگار رہے ان کے بڑے اجر ہیں

اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَـكُمۡ

جن کو لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمھارے مقابلہ کو بڑا لشکر جمع کیا ہے تو ان سے ڈرتے

فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ ۗ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ

رہنا تو اس بات نے ان کا ایمان بڑھا دیا اور بول اٹھے کہ ہم کو اللہ بس ہے اور وہ کیا اچھا

(شان نزول صفحہ ۸۰۹ پر) الۡوَكِيۡلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ

کارساز ہے ۔ غرض یہ واپس آئے اللہ کی نعمت اور فضل سے کہ نہ

يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ

پہنچا ان کو کوئی گزند اور یہ چلے اللہ کی رضا پر اور اللہ کا فضل

عَظِيۡمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا

بڑا ہے ۔ بس یہ مخبر شیطان ہے جو تم کو ڈراوا دکھاتا ہے اپنے رفیقوں کا تو تم

تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٥﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ

ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم مسلمان ہو۔ اور تم کو ان لوگوں

الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ

کی وجہ سے رنج نہ ہونا چاہیئے جو دوڑتے ہیں کفر میں یہ لوگ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے!

يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ

اللہ چاہتا ہے کہ نہ دے کوئی حصہ ان کو آخرت میں! اور ان کو

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ

بڑا عذاب ہوگا بیشک جنھوں نے مول لیا کفر کو ایمان کے بدلے

لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور ان کو دردناک عذاب ہوگا اور نہ خیال کریں

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي

وہ لوگ جو کفر کر رہے ہیں کہ ہم جو ان کو مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے! ہم تو ان کو

لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٧٨﴾ مَا كَانَ اللَّهُ

صرف اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ وہ گناہ میں بڑھتے جائیں اور انکو ذلت کی مار ہونی ہے۔ اللہ ایسا نہیں کہ

لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ

چھوڑدے مسلمانوں کو اسی حالت پر جس پر تم ہو جب تک کہ جدا کردے برے کو

مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ

اچھے سے۔ اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ تم کو بتادے غیب کی باتیں لیکن

اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ

اللہ چھانٹ لیتا ہے اپنے پیغمبروں میں سے جسے چاہے۔ تو تم ایمان لاؤ اللہ

وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا

اور اسکے رسول پر! اور اگر تم ایمان لاؤگے اور پرہیزگار بنوگے تو تمھارے لئے بڑا اجر ہے۔ اور نہ

يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ

خیال کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال پر جو ان کو اللہ نے دیا ہے اپنی مہربانی سے کہ

خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ

یہ انکے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لئے بُرا ہے ! عنقریب ان کے طوق بنا کر ڈال دیا جائیگا اس چیز کا جس کا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

انھوں نے بخل کیا قیامت کو اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ کو خبر

ع ۱۸ ۹ ۹ تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٨٠﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ

ہے جو تم کر رہے ہو۔ (ش ۱۹) اللہ نے ان کا قول سن لیا ہے جنھوں نے کہا کہ

وقف لازم اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ

اللہ محتاج ہے اور ہم مال دار ! ہم لکھ رکھیں گے جو کچھ انھوں نے کہا ہے و نیز لکھ

الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿١٨١﴾

رکھیں گے ان کا نبیوں کا ناحق قتل کر ڈالنا اور ہم کہیں گے کہ چکھو جلانے والا عذاب۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

یہ اس کا بدلہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں بھیجا ہے اور اللہ ظلم نہیں کرتا

لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٨٢﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ

بندوں پر۔ (ش ۲۰) (یہ وہی ہیں) جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہے کہ ہم کسی پیغمبر پر

لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ

ایمان نہ لائیں جب تک کہ وہ ہمارے پاس نہ لائے ایک نیاز کہ جس کو کھا جائے آگ۔ کہہ دے کہ

جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ

لاچکے تمہارے پاس مجھ سے پہلے بہت پیغمبر کھلی نشانیاں اور نیز یہ فرمائش جو تم نے کی

فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٨٣﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ

پھر تم نے ان کو کیوں مار ڈالا اگر تم سچے ہو ف۱ پھر اگر یہ تجھ کو جھٹلا دیں تو

كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاۗءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ

بہت پیغمبر تجھ سے پہلے جھٹلائے جا چکے ہیں جو لائے تھے کھلی نشانیاں اور صحیفے

وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ

اور روشن کتاب ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تم کو پورے پورے

ف۱ انبیائے بنی اسرائیل میں بعض پیغمبروں کو ایسا بھی پیش آیا کہ انھوں نے اللہ کی نیاز کی اور آسمان سے آگ آکر اس کو جلا گئی۔ اس شریعت میں یہی نیاز کی قبولیت کی علامت تھی یہود نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ معجزہ دیکھنے کا سوال کیا در واقع میں یہ ان کا بہانہ تھا ایمان لانا ہوتا تو بہتیرے معجزے دیکھ چکے تھے اسی لئے جواب ملا کہ تم نے ان نبیوں کیساتھ کیا کیا جن کو یہ معجزے دیئے گئے تھے اگر ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تو محمدؐ سے بھی معجزہ دکھا دینے میں کچھ تامل نہ ہوتا۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۰۹ پر)

اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ

ملیں گے تمہارے اجر قیامت کے دن ! تو جو پرے ہٹا دیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں

فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ

تو اس کا تو کام بن گیا ! اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی پونجی ہے ۔ تمہاری ضرور آزمائش

فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

ہوگی تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں میں ۔ (ش ۲۱) اور تم ضرور سنو گے ان لوگوں سے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ

جن کو تم سے پہلے کتاب ملی ہے اور مشرکوں سے بہت ایذا کی باتیں ! اور اگر

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾ وَاِذْ

تم صبر کرتے رہو اور پرہیزگار بنے رہو تو بیشک یہ کام بڑی ہمت کے ہیں ۔ اور جب

اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا

اللہ نے قول و قرار لیا اہل کتاب سے کہ اس کا مطلب لوگوں سے بیان کر دینا

تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

اور اس کو نہ چھپانا ! پھر اس کو انھوں نے پھینک دیا پیٹھ کے پیچھے اور لیا اس بدلے میں تھوڑا سا

قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

مول ! تو کیا بری خرید کرتے ہیں (ش ۲۲) تو نہ سمجھو ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا

اپنے کئے سے اور چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے اس پر جو انھوں نے نہیں کیا سو تو نہ

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾

خیال کیجیو کہ وہ عذاب سے بچے رہیں گے ۔ اور ان کے واسطے تو دردناک عذاب ہے ف

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر

قَدِيْرٌ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ　ع ۱۹ / ۱۰

ہے ۔ (ش ۲۳) بے شک آسمانوں اور زمین کی بناوٹ اور رات اور

ف بعض نے لکھا ہے کہ یہ یہود کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اہل کتاب اور فرمانبردار مقبول بندے بتاتے اور پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاتے اور آپ کی تعریف چھپاتے اور اس پر تعریف کی اُمید رکھتے تھے ۔

(شان نزول ۹-۸۰ پر)

وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

دن کی ادل بدل میں بہتیری نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے کہ جو اللہ کی یاد کرتے ہیں

قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ

کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے اور غور کرتے ہیں آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ

اور زمین کی بناوٹ میں (اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ

تو ہم کو بچائیو دوزخ کے عذاب سے۔ اے ہمارے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا اس کو

اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا

تو نے رسوا کیا اور گناہ گاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے سنا

مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا

منادی کرانے والے کو جو ایمان کی منادی کر رہا تھا ف کہ ایمان لے آؤ اپنے پروردگار پر تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ ۚ

پروردگار ہم کو ہمارے گناہ معاف فرمادے اور ہم سے ہماری گناہ دور کر اور ہمارا خاتمہ کیجو نیک لوگوں کے ساتھ۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ

اے ہمارے پروردگار ہم کو دے جو تو نے ہم سے وعدہ فرمایا اپنے رسولوں کی معرفت اور ہم کو ذلیل نہ کیجو قیامت

الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ

کے دن! (ش ۴۴) بیشک تو وعدہ خلافی کیا ہی نہیں کرتا۔ (ش ۴۴) تو قبول فرمائی ان کی دعا ان کے رب نے کہ بیشک

لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ

میں نہیں ضائع کرتا تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت! تم سب ایک

مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

دوسرے کی جنس ہو۔ تو جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے

وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے ضرور میں دور کردوں گا ان سے انکے گناہ

ف
منادی سے مراد حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۰ پر)

وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ

اور ضرور ان کو داخل کردوں گا ایسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں! یہ بدلہ ہے اللہ کے

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ

ہاں سے اور اللہ ہی کے ہاں اچھا بدلہ ہے! نہ بہکائے تمھیں آنا جانا

كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ

کافروں کا شہروں میں! یہ تو تھوڑا سا فائدہ ہے! پھر تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور

بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

وہ بہت بری جگہ ہے ف۱ لیکن جو ڈرتے رہے اپنے پروردگار سے ان کے واسطے باغ ہیں جن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

نیچے نہریں بہتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے! یہ مہمانداری ہے اللہ کے ہاں سے!

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ

اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ نیکوں کے لئے بہتر ہے۔ (ش ۲۵) اور اہل کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں

يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ

کہ ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کتاب پر جو تم پر اتری اور جو ان پر اتری! جھکے رہتے ہیں

لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اللہ کے آگے! نہیں لیتے اللہ کی آیتوں کے عوض میں تھوڑا سا مول! یہی لوگ ہیں جن کے لئے

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ان کے ثواب اللہ کے ہاں ہیں! بیشک اللہ جلدی حساب کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو

اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع ۲۰ ۱۱

صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوطی کرو اور جہاد کے لئے مستعد رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ چھٹکارا پاؤ!

سورۃ النساء مدنیۃ ۴ — ۹۲ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رکوعاتہا ۲۴

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بڑا رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

(ش ۲۶) لوگو ڈرو اپنے پروردگار سے جس نے تم کو پیدا کردیا ایک جان سے

(شان نزول صفحہ ۸۱۰ پر)

ف۱ مسلمانوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اے اللہ کے مقبول بندو کافروں کا بغرض تجارت سفر کرنا اور شہروں میں آنا جانا اور مالدار و توانگر ہونا تم کو کچھ غلطی میں نہ ڈال دے کہ مسلمان باوجود خدا کے مقبول بندے ہونے کے کیوں مفلس ہیں؟ تم خوب سمجھ لو کہ دنیا کے منافع کا تو کچھ اعتبار ہی نہیں نفع تو دین کا نفع ہے اور وہ مسلمانوں ہی کا حق ہے۔ آج مسلمان اکثر دھوکے میں مبتلا ہیں اور ایسی بات کہہ دیتے ہیں ان کو سمجھنا چاہیئے۔

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ

اور اسی سے پیدا کردیا اس کا جوڑا اور پھیلا دیئے ان دونوں سے بہتیرے مرد اور عورتیں ف۱

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کا تم باہم واسطہ دیا کرتے ہو ف۲ اور خیال رکھو رشتوں کا ف۳ بیشک اللہ تمہارا

عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا

نگران حال ہے۔ (رکوع ۲۷) اور دے دو یتیموں کو ان کے مال اور نہ بدلو

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ

حرام کو حلال سے ! اور نہ کھالو ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ! بیشک

كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ② وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى

وہ بڑا گناہ ہے۔ اور اگر تم کو اندیشہ ہو کہ انصاف نہ کرسکو گے یتیم لڑکیوں

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ

کے بارے میں تو نکاح کرو جو تم کو پسند آئیں عورتیں دو دو اور تین تین اور چار چار ! اگر تم

خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ

کو اندیشہ ہو کہ برابری نہ کرسکو گے تو ایک ہی کرنا ! یا جو (لونڈی) تمہارے ہاتھ میں ہو ! اس میں

اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ③ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ

لگتا ہے کہ تم ایک طرف جھک پڑو ف۴ (رکوع ۲۸) اور دے ڈالو عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے ! پھر اگر

طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـئًـا مَّرِيْٓـئًـا ④

وہ خوش دلی سے تم کو اس میں سے کچھ چھوڑ بیٹھیں تو اس کو کھاؤ رچتا پچتا۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا

اور نہ دیا کرو کم عقلوں کو ان کے وہ مال جن کو اللہ نے بنایا ہے تمہارا سہارا ! اور ان کو

وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ⑤

اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور کہو ان سے معقول بات

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ

اور سدھاتے رہو یتیموں کو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر اگر دیکھو

ف۱
حضرت آدمؑ کی بائیں جانب کی سب سے چھوٹی پسلی سے حضرت حوا پیدا ہوئیں پھر دونوں سے اولاد پیدا ہونی شروع ہوئی حضرت آدمؑ کی اولاد چالیس نفر تھی بیس لڑکے اور بیس لڑکیاں اس کے بعد اور نسل جاری ہوئی۔

ف۲
آدمی خدا کا واسطہ دے کر بھیک مانگتے ہیں اور یوں بھی جب کسی سے کام نکلوانا ہوتا ہے تو خدا کا واسطہ دیا کرتے ہیں۔

ف۳
یعنی سب تمہارے رشتہ دار اور عزیز ہیں۔ ان سے بدسلوکی نہ کرو۔

ف۴
اگر کوئی یتیم لڑکی کسی کی سرپرستی میں ہوتی تھی تو وہ اس کے مال یا جمال کی وجہ سے اس سے نکاح تو کر لیتا تھا لیکن مہر بہت کم مقرر کرتا تھا اور بعد نکاح حقوق کی رعایت بھی نہیں کرتا تھا اپنی سرپرستی کے احسان کی تلافی میں گویا باندی جیسا سمجھ رکھا تھا تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جب تم انصاف نہیں کر سکتے تو اس سے نکاح ہی مت کرو دنیا میں عورتوں کا کال نہیں ہے جس سے چاہو کر لو بلکہ ایک وقت میں چار بیبیوں کی اجازت ہے لیکن ان میں بھی مساوات ہونی چاہیے اور اگر برابری

(باقی صفحہ ۱۰۰ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۱۰ پر)

مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ
ان میں صلاحیت تو ان کے حوالے کردو ان کے مال ف۱ اور نہ کھا جانا انکے
اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ
مال فضول خرچی کرکے اور جلدی جلدی اس خوف سے کہ وہ بڑے ہوجائینگے اور جو بامقدور ہو تو اس کو بچارہنا چاہیئے
وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ
اور جو ولی حاجت مند ہو تو وہ کھالے دستور کے مطابق۔ پھر جب تم ان کے
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٦﴾
حوالے کرنے لگو ان کے مال تو ان پر گواہ کرلو اور کافی ہے اللہ حساب لینے والا ف۲
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ
(رکوع ۲۹) مردوں کا حصہ ہے اس مال میں سے جو چھوڑ مریں ماں باپ اور رشتہ دار ! اور عورتوں
نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ
کا بھی حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ مریں ماں باپ اور رشتہ دار ! تھوڑا مال ہو یا
اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿٧﴾ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا
بہت ! حصہ مقرر کیا ہوا۔ اور جب آجائیں بانٹتے وقت
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْھُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَھُمْ
رشتہ دار اور یتیم اور محتاج تو ان کو بھی دے دو اس میں سے اور ان سے
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٨﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِھِمْ
کہہ دیا کرو معقول بات اور ان کو ڈرنا چاہیئے جو لوگ کہ اگر چھوڑیں اپنے بعد
ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْھِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا
ناتواں اولاد تو ان پر اندیشہ کریں ! تو چاہیئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور
قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى
بات کریں سیدھی طرح ف۳ جو لوگ کہ کھاتے ہیں یتیموں کا مال ظلم
ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ
سے بس وہ لوگ کھاتے ہیں پیٹ بھر کر آگ اور عنقریب دوزخ

ف۱
یعنی ان کو تھوڑا بہت مال دے کر تجارت میں لگاؤ اور ان کی عقل کو آزماؤ اور بالغ ہونے کے بعد ان کو ہوشیار و لائق دیکھو تو مال واپس کردو۔

ف۲
عام رواج پڑگیا تھا کہ یتیم کا سرپرست اس خوف سے کہ یہ بالغ ہوکر اپنا مال واپس لے لے گا جلدی جلدی فضول خرچی میں کھاپی کر بیٹھ رہتا تھا اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ایسا نہ کرو۔ ہاں اگر سرپرست حاجت مند ہے تو اس سرپرستی اور مال کی حفاظت کے عوض میں خدمت کے موافق لے لے اور ان کے بالغ اور ہوشیار ہونے پر جو مال بچے وہ انکے حوالہ کردینا چاہیئے اور ان کو حساب سمجھا کر اس پر گواہ کرلینا نہایت مناسب ہے

ف۳
وارثان حقدار کو ڈرنا چاہیئے اور ظلم نہ کرنا چاہیئے اپنے اوپر قیاس کریں کہ اگر وہ اپنے مرے پیچھے ضعیف اولاد چھوڑ

(بقیہ صفحہ ۱۰۱ پر)

(بقیہ صفحہ ۹۹)
نہ ہوسکے تو ایک بی بی پر کفایت کرنا یا باندیوں سے حاجت رفع کرنا چاہیئے جو بلا نکاح حلال ہیں اور ان میں مساوات ضروری نہیں؛

(شان نزول صفحہ ۸۱۰ پر)

سَعِيرًا ۝١٠ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

ہیں پڑیں گے۔ تم سے اللہ کہے رکھتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں

الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا

کے برابر ہے! پھر اگر سب لڑکیاں ہی ہوں دو سے زیادہ تو ان کا دو تہائی ہے

مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ

کل ترکہ کا! اور اگر ایک ہی ہو تو اس کا آدھا! اور میت کے

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ

ماں باپ کو (یعنی) دونوں میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ کل مال کا جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہو

فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ

پھر اگر اس کے اولاد نہ ہو اور اس کے وارث ماں باپ ہوں تو اس کی ماں کا ایک تہائی!

فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ

پھر اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ! (یہ حصے) بعد وصیت کے ہیں جو

يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ

وصیت کر گیا یا بعد ادائے قرض ف۱ تمہارے باپ اور بیٹے تم نہیں جان سکتے کہ ان میں

أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا

کون نفع رسانی کے اعتبار سے زیادہ قریب ہیں! یہ حصہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا ہے

حَكِيمًا ۝١١ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن

حکمت والا ف۲ اور تمہارا آدھا ہے اس مال میں جو چھوڑ مریں تمہاری بیبیاں بشرطیکہ ان کے

لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

اولاد نہ ہو! پھر اگر ان کے اولاد ہے تو تمہارا حصہ چوتھائی ہے اس میں سے جو وہ

مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا

چھوڑ مریں وصیت کے بعد جو دلوا مریں یا ادائے قرض کے بعد! اور بیبیوں کا چوتھائی ہے اس

تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ

میں جو تم چھوڑ مرو بشرطیکہ تمہارے اولاد نہ ہو! پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو

ع ۲
۱۲

ف۱
یعنی سب سے پہلے تو ترکہ میں سے دفن، کفن کے خرچ کے بعد میت کا قرضہ ادا کیا جائے۔ پھر اگر میت کسی کو اپنے مال میں سے کچھ دینے کو کہہ گیا ہے تو کل مال کے تہائی میں وہ وصیت پوری کی جائے اس کے بعد جو بچے اس میں مذکورہ بالا حساب سے میراث تقسیم ہو اور اگر تمام مال یا تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کر جائے تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں کیونکہ اس صورت میں ورثاء کی حق تلفی ہے۔

ف۲
یعنی میراث کے یہ حصے عقل کے موافق نہیں اور اس میں عقل کو دخل نہیں ہے نہ سہی اللہ تو مصلحتوں سے خوب واقف ہے اس نے اپنے ازلی وابدی حکمت کے موافق جو حصے تجویز فرمائے وہ واقعی منصفانہ اور ہر ایک کے حق کی مقدار پر ہیں اور یہی کافی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۰)
جاتے تو ان کے حال پر ان کو کیا کچھ ترس آتا تو چاہیے کہ غرباء کے ساتھ سختی کرنے میں اللہ سے ڈریں اور ان سے نرمی سے بات کریں۔

فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ
ان کا آٹھواں حصہ ہے اس میں سے جو تم چھوڑ مرو اس وصیت کے بعد جو تم کر جاؤ یا ادائے
بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ
قرض کے بعد ف۱ اور اگر کوئی مرد جسکی میراث ہے باپ بیٹا نہ رکھتا ہو یا ایسی کوئی عورت
وَلَهُۥٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن
ہو اور اس کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو ف۲ تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے ! اور اگر
كَانُوٓا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنۢ بَعْدِ
ایک سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہو بعد وصیت
وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ
کے جو کر دی جائے یا ادائے قرض کے بعد بشرطیکہ اوروں کا نقصان نہ کیا ہو ف۳ یہ فرمان الٰہی ہے
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ
اور اللہ جاننے والا ہے تحمل والا یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو حکم پر چلے گا اللہ
وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ
اور اس کے رسول کے تو اللہ اس کو داخل کرے گا باغوں میں جن کے تلے نہریں بہتی ہیں وہ
خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾ وَمَن يَعْصِ
اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ (س ۳۰) اور جو نافرمانی
اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُۥ يُدْخِلْهُ نَارًا خَٰلِدًا فِيهَا
کرے اللہ اور اسکے رسول کی اور بڑھ چلے اسکی حدوں سے تو اس کو داخل کریگا آگ میں وہ اس میں ہمیشہ رہے گا
وَلَهُۥ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٤﴾ وَالَّٰتِى يَأْتِينَ الْفَٰحِشَةَ مِن
اور اس کو ذلت کی مار ہوگی۔ اور جو عورتیں کہ مرتکب ہوں بدکاری کی تمہاری بیبیوں
نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ ۖ فَإِن
میں سے تو گواہ لاؤ ان پر اپنے میں سے چار مرد ! پس اگر
شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِى الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّىٰهُنَّ الْمَوْتُ
وہ گواہی دے دیں تو ان بیبیوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کردے

ف۱ عورت کا خاوند کے مال میں مرد کے اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں اور نہ ہونے کے وقت چوتھائی حصہ ہے اور اس کا مہر قرض میں داخل ہے۔ وہ میراث تقسیم کرنے سے پہلے لے لے گی باقی میراث میں اس کو یہ ملے گا۔ اور مرد کا بیوی کے مال سے اس کے اولاد نہ ہونے کے وقت آدھا اور اگر اولاد ہو تو چوتھائی حصہ ہے خواہ اولاد اسی سے ہو یا پہلے خاوند سے غرض میت کی اولاد کا اعتبار ہے

ف۲ کلالہ اس کو کہتے ہیں جس کے اصول یعنی باپ دادا پردادا وغیرہ اور فروع یعنی بیٹے پوتے پڑپوتے وغیرہ نہ ہوں تو اگر اس کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ہر ایک کو چھٹا حصہ اور اگر دو یا اس سے زیادہ ہوں تو کل مال کی تہائی میں سب بالمساواۃ شریک ہیں۔ لیکن یہ صورت بھائی بہن حقیقی کی ہے اور اگر صرف ماں شامل یا صرف باپ شامل ہو سوتیلے بھائی بہن ہوں تو ان کا حکم آخر سورت میں بیان ہوگا

ع۲ ۱۳

ف۳ یعنی وصیت اس وقت جاری ہوگی جب میت کسی کا نقصان نہ کر گیا ہو اور نقصان کی دو صورتیں ہیں یا تو تہائی سے زیادہ مال کی کسی اجنبی شخص کے لئے وصیت کر مرا اور یا اپنے کسی

(باقی صفحہ ۱۰۳ پر)

(شان نزول صفحہ ۱۱۸ پر)

اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ

یا نکال دے اللہ ان کے لئے کوئی راہ ف۱ اور جو دو شخص مرتکب ہوں بدکاری کے

فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

تم میں سے تو ان کو مار پیٹو ! پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی حالت کی اصلاح کریں تو ان سے تعرض نہ کرو بیشک اللہ

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ بس توبہ قبول کرنی تو اللہ پر ان ہی کی ضرور ہے جو کر بیٹھیں

السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ

کوئی بری حرکت نادانی سے پھر توبہ کریں جلدی سے تو ان کی اللہ توبہ قبول

عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ

فرما لیتا ہے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور ان کی توبہ نہیں ہے جو

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓي اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ

کرتے رہتے ہیں گناہ ! یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے موت سامنے آکھڑی ہوئی تو کہنے

اِنِّىْ تُبْتُ الْــٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَھُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

لگا کہ اب میری توبہ ہے ف۲ اور نہ توبہ ان کی ہے جو مر جائیں کافر ہی ! یہی ہیں

اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ

جن کے لئے ہم نے تیار کیا ہے دردناک عذاب (ش ۳۱) اے ایمان والو تم کو جائز نہیں کہ میراث

اَنْ تَرِثُوا النِّسَاۗءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ

میں لے لو عورتوں کو زبردستی ! اور نہ ان کو بند کرو اس خیال سے کہ لے لو کچھ اس میں سے

اٰتَيْتُمُوْھُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْھُنَّ

جو تم نے ان کو دیا ہے مگر اس وقت کہ وہ مرتکب ہوں کھلی ہوئی بدکاری کی اور عورتوں کے ساتھ

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَـيْـــًٔا وَّ

رہو سہو خوبی کے ساتھ ! پھر اگر تم کو وہ نہ بھائیں تو کیا عجب ہے کہ تم کو ایک چیز ناپسند ہو

يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ

اور پیدا کر دے اللہ اس میں بہت سی خوبی۔ اور اگر تم بدلنا چاہو ایک عورت کو دوسری عورت

ف۱

اس میں زنا کا حکم بیان فرمایا ہے کہ اگر کوئی زنا کا مرتکب ہو تو اس کے ثبوت کے واسطے چار مردوں کی گواہی چاہیے پھر گواہی ہو جانے پر عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ وہ مر جائیں یا ان کی بابت اللہ کوئی حکم نازل فرمائے جس راستے کا وعدہ اللہ پاک نے اس میں فرمایا ہے وہ اٹھارہویں پارہ کی سورۂ نور اور حدیث میں ہے کہ کنوارے مرد یا کنواری عورت سے زنا کی حرکت سرزد ہو تو سو سو درّے اور بیاہے ایسا کام کریں تو سنگسار۔

ف۲

یعنی ان کی توبہ قبول نہیں ہوتی کہ جو مرتے وقت جب ان کو مرنے کا یقین ہو گیا اور نزع کی حالت طاری ہو گئی تو کہنے لگے کہ الٰہی میری توبہ۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۲)

جس کے اصول یعنی باپ دادا پردادا وغیرہ اور فروع یعنی بیٹے پوتے پڑپوتے وغیرہ نہ ہوں تو اگر اس کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ہر ایک کو چھٹا حصہ اور اگر دو یا اس سے زیادہ ہوں تو کل مال کی تہائی میں سب بالمساواۃ شریک ہیں۔ لیکن یہ صورت بھائی بہن حقیقی کی ہے اور اگر صرف ماں شامل یا صرف باپ شامل ہو سوتیلے بھائی بہن ہوں تو ان کا حکم آخر سورت میں بیان ہوگا۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۱ پر)

مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ

کی جگہ اور تم دے چکے ہو ایک کو ڈھیر سارا مال تو اس میں سے کچھ واپس

شَيْـًٔا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۲۰ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ

نہ لو! کیا تم اس کو لینا چاہتے ہو ناحق اور صریح گناہ سے؟ اور تم اس کو کیونکر لے سکتے

وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا

ہو حالانکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر چکے ہو اور وہ لے چکیں تم سے

غَلِيْظًا ۝۲۱ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاۗؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا قَدْ

پکا قول۔ (رش ۳۲) اور تم نہ نکاح کرو ان عورتوں سے کہ جن سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو مگر

سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝۲۲ ع حُرِّمَتْ ع ۳/۸ ۱۴

جو آگے ہو چکا! بیشک یہ بڑی بے حیائی اور غضب کی بات تھی اور برا دستور تھا۔ تم پر حرام

عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ

ہو گئیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں

وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ

اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا

وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَاۗىِٕكُمْ وَرَبَاۗىِٕبُكُمُ

اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساسیں اور تمہاری لیکر لڑکیاں

الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ

جو تمہاری پرورش میں ہوں یعنی ان بیبیوں کی بیٹیاں جن سے تم صحبت کر چکے ہو!

فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَاۗىِٕلُ

لیکن اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو تم پر کچھ گناہ نہیں ف۱ (رش ۳۲) اور

اَبْنَاۗىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

تمہارے ان بیٹوں کی بیبیاں جو تمہاری پشت سے ہوں اور یہ بات کہ اکٹھا کرو دو بہنوں کو!

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۲۳

مگر جو آگے ہو چکا (سو معاف) ف۲ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے!

ف۱
یعنی پہلے شوہر کی لڑکی جو عورت اپنے ساتھ لائے اس سے اس کو نکاح کرنا اس وقت میں حرام ہے جب اس کی ماں سے ہم صحبت ہو چکا ہو اور اگر صحبت نہیں کی بلکہ صرف نکاح کے بعد طلاق دے دی تو اس کی لڑکی سے جس کو عربی میں ربیبہ کہتے ہیں نکاح کرنا حلال ہے۔

ف۲
ایک وقت میں دو بہنوں کو بیوی بنانا حرام ہے اسی طرح حدیث سے خالہ، بھانجی، پھوپھی، بھتیجی کا جمع کرنا بھی حرام ہے۔ اگر ایک کو طلاق دے دے تو عدت گزرنے کے بعد اس کی بہن یا بھانجی سے نکاح کرنا درست ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۱ پر)

الجزء ۵

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ

(ع ۱) اور خاوند والی عورتیں تم پر حرام ہیں مگر ہاں جو باندیاں تمہارے قبضے میں آئیں یہ اللہ

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا

کا حکم تحریری ہے تم پر ! اور حلال ہیں تمہارے لئے تمام عورتیں ان کے علاوہ اس طرح کہ طلب

بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۗ فَمَا

کرو اپنے مال کے بدلے عفت حاصل کرنے کی غرض سے نہ کہ شہوت رانی کے لئے ف۱ پھر جن

اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۗ

عورتوں سے تم نے لطفِ صحبت اٹھایا تو ان کو دے دو ان کے مہر جو ٹھہرا تھا۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۗ

اور تم پر کچھ گناہ نہیں جس میں تم آپس میں راضی ہو جاؤ ٹھہرانے کے بعد !

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

بے شک اللہ خبردار حکمت والا ہے اور جس کو تم میں سے اس

مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

کا مقدور نہ ہو کہ وہ نکاح کرے مسلمان بیبیوں سے تو

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ

لونڈیاں (ہی سہی) جو تمہارے قبضے میں آئیں بشرطیکہ مسلمان ہوں ! اور اللہ

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۗ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ

خوب جانتا ہے تمہارا ایمان ! تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو ! تو ان سے نکاح کرلو

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ان کے مالکوں کے اذن سے اور ان کو دے دو ان کے مہر دستور کے مطابق

مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ

بشرطیکہ وہ قید نکاح میں لائی جائیں نہ زنا کرنے والی ہوں اور نہ چھپے یار کرتی ہوں ف۲

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ

تو جب وہ قید نکاح میں آچکیں پھر اگر کریں بے حیائی کا کام تو ان پر اس سزا کا آدھا ہے

ف۱ یعنی مہر مقرر کرکے عفت حاصل کرنے کی غرض سے نکاح ہونا چاہیئے۔ صرف مستی نکالنے اور شہوت رفع کرنے کے واسطے متعہ نہ ہو متعہ حرام ہے۔ پھر مہر مقرر کئے پیچھے اگر میاں بی بی راضی ہو کر مہر کی مقدار گھٹا بڑھا لیں تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کوئی آزاد عورت سے نکاح کا مقدور نہ رکھے تو مسلمان باندی سے باذن مالک نکاح کرلے۔

ف۲ یعنی نہ بازاری عورتوں کی طرح زنا کریں اور نہ خانگیوں کا سا تعلق رکھیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۱ پر)

مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

جو آزاد بیبیوں پر مقرر ہے ف۱ یہ اس کے لئے ہے جو تم میں سے خوف

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

کرے گناہ کر بیٹھنے کا! اور صبر کرو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ

مہربان ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے کھول کر بیان کر دے اور تم کو چلائے ان لوگوں کے طریقوں

مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ

پر جو تم سے پہلے ہو گزرے اور تم پر متوجہ ہو! اور اللہ خبردار ہے حکمت والا اور اللہ

يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ

چاہتا ہے کہ تم پر متوجہ ہو! اور وہ لوگ جو خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں

اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ

چاہتے ہیں کہ تم راہ سے بہت دور مڑ جاؤ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ

عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

ہلکا کرے۔ اور انسان پیدا ہی کیا گیا ہے کمزور۔ ایمان والو نہ کھایا

تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

کرو ایک دوسرے کا مال باہم ناجائز طور پر مگر ہاں یہ صورت کہ خرید و فروخت

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

ہو آپس کی رضامندی سے (تو کچھ حرج نہیں) اور نہ ہلاک کرو اپنے آپ کو ف۲ بے شک اللہ تم پر

بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا

مہربان ہے۔ اور جو ایسا کرے گا زور اور ظلم سے

فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

تو ہم اس کو دوزخ میں جھونک دیں گے اور یہ اللہ پر سہل ہے۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اگر تم بچے رہو گے ان بڑے گناہوں سے جن کی تم کو ممانعت کی جاتی ہے تو ہم تم سے دور کر دینگے

ع ۴ / ۱

ف۱
یعنی اگر ان سے زنا کی حرکت ہو تو آزاد بی بی سے اس کی سزا نصف ہے۔ یعنی کنواری کے پچاس درّے اور بیاہی کی سزا چونکہ آدھی نہیں ہو سکتی اس لئے وہی پچاس درّے! شریعت کے اکثر مسائل میں باندی کے احکام آزاد عورت سے آدھے ہیں۔

ف۲
یا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ خودکشی نہ کرو! یا ایک دوسرے کا خون نہ کرو یا گناہ کر کے اپنے پیر پر خود کلہاڑی نہ مارو یا دوسرے کا ناجائز طور پر مال کھا کر دوزخ میں جانے اور اپنے آپ کو ہلاک کرنے کا سامان نہ کرو یا دوسرے کا ناجائز طور پر مال کھا کر اس کو مفلس نہ بناؤ کہ جس سے وہ ہلاک ہو اور دوسرے مسلمان کی بربادی خود تمہاری ہی بربادی ہے۔

سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا

تمہارے چھوٹے گناہ اور ہم تم کو داخل کرینگے عزت کے مقام میں ف۱ (رش ۲) اور تم ہوس نہ

فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ

کرو جنہیں بڑائی دے دی اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر! مردوں کا حصہ ہے جو

مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا

انہوں نے کمایا اور عورتوں کا حصہ ہے جو کچھ انہوں نے کمایا اور مانگتے

اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾

رہو اللہ سے اس کا فضل! بے شک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ

(رش ۳) اور ہر ایک کے ہم نے مقرر کر دیئے ہیں وارث اس مال میں سے جو چھوڑ مریں ماں باپ اور رشتہ دار

وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ

اور جن سے تم نے عہد و پیمان کر لیا تو ان کو ان کا حصہ دے دو! بیشک

اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ

ہر چیز اللہ کے پیش نظر ہے۔ (رش ۴) مرد سردار ہیں عورتوں

عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ

کے اس وجہ سے کہ اللہ نے برتری دی ہے ایک کو ایک پر اور اس

اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

لئے کہ مردوں نے خرچ کئے ہیں اپنے مال! تو جو بیبیاں نیک ہیں (وہ) کہا مانتی ہیں اور حفاظت

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ

رکھتی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت سے اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تم کو اندیشہ ہو

فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ

تو ان کو سمجھا دو اور ان کو جدا کر دو ہم بستری سے اور ان کو مارو! پھر اگر

اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا

وہ تمہارا کہا ماننے لگیں تو ان پر نہ ڈھونڈو الزام کی راہ! بیشک اللہ عالیشان بلند

ف۱
سب سے بڑا گناہ کفر اور شرک ہے اس کے بعد ہر وہ گناہ کہ جس پر عذاب یا غصہ یا لعنت کی وعید ہو یا اس کی سزا حد شرعی مقرر ہوئی ہو گناہ کبیرہ کہلاتا ہے (ع ۵ ۴) اور چھوٹے موٹے گناہ صغیرہ کہلاتے ہیں! جو شخص کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہوگا۔ قوی امید ہے کہ اللہ پاک بلا توبہ اس کے صغائر گناہوں کو معاف فرما کر جنت میں داخل فرما دے۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۱ پر)

كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ

مرتبہ ہے اور اگر تم کو اندیشہ ہو میاں بی بی کی باہم کھٹ پٹ کا تو مقرر کرو

اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ

ایک پنچ مرد کے کنبہ سے اور ایک پنچ عورت کے کنبہ سے! اگر یہ دونوں چاہیں گے صلح کرادینی تو اللہ

اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ

ملاپ کرادیگا میاں بی بی میں! بیشک اللہ واقف کار خبردار ہے ف۱ اور اللہ کی عبادت

وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي

کرو اور نہ شریک کرو اس کے ساتھ کوئی چیز اور سلوک کرو ماں باپ اور

الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى

رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قرابت والے پڑوسیوں

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ

اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والے رفیقوں ف۲ اور مسافروں اور غلام باندیوں

وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ

کے ساتھ جو تمہارے قبضہ میں ہوں! بیشک اللہ ان کو دوست نہیں رکھتا جو اتراتے اور

مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿٣٦﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ

بڑائی مارتے ہیں۔ (ش ۵) جو خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں سے بخل کرنے کو

بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا

کہتے ہیں اور چھپاتے ہیں جو ان کو اللہ نے اپنے فضل سے دے رکھا ہے۔ اور ہم نے تیار

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٣٧﴾ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

کر رکھا ہے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب۔ اور جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال

رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ

لوگوں کے دکھانے کو اور نہیں ایمان لاتے اللہ اور روز آخرت پر! اور جس

يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ

کا شیطان ساتھی ہو تو وہ بہت ہی برا ساتھی ہے۔ اور ان کا کیا بگڑ جاتا

ف۱ یعنی اگر بیوی نافرمان ہو تو اس کو اول سمجھاؤ اور اس پر نہ مانے تو ہم بستری موقوف کرو اور اگر اس دھمکی سے بھی باز نہ آئے تو اس وقت اس کو مارو اور اگر کسی صورت سے مطیع نہیں ہوتی اور میاں بی بی میں مخالفت ہی ہے تو جانبین سے پنچ مقرر کرلئے جائیں کہ وہ دونوں میں ملاپ کرادیں ورنہ پھر طلاق تو آخری فیصلہ ہے ہی۔

ف۲ اس حکم میں دوست اور سفر کے ہمراہی اور شاگرد و مرید اور بیوی سب شامل ہیں اور ابن السبیل میں مہمان بھی داخل ہے جس کی مہمان داری کا حکم ہے اور ما ملکت میں لونڈی غلام اور جانور جن کو پال رکھا ہو یا قبضہ میں ہوں سب داخل ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۲ پر)

لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ

اگر یہ ایمان لے آتے اللہ اور روز آخرت پر اور اس میں سے خرچ کرتے جو اللہ نے انکو دے رکھا ہے

وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ

اور اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔ اللہ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

اور اگر ذرہ برابر نیکی ہو تو اس کو دو چند کرتا ہے اور مرحمت فرماتا ہے اپنے پاس سے بڑا ثواب۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى

پھر کیا حال ہوگا جب ہم بلائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ (یعنی انکا رسول) اور (اے محمدؐ) تجھے بلائیں گے

هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا

ان لوگوں پر گواہ بنا کر۔ اس دن وہ لوگ آرزو کریں گے جنھوں نے کفر کیا اور رسول کی

الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ

نافرمانی کی کہ کاش ان پر زمین ہموار کردی جائے اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے

حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ

کوئی بات (رش ۶) اے ایمان والو نماز کے ایسی حالت میں پاس بھی نہ جاؤ کہ تم نشہ

سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ

میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو تم کہتے ہو اور نہ جب نہانے کی حاجت ہو (رش ۷) سوائے

سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى

سفر کی حالت کے ف۱ یہاں تک کہ نہا لو! (رش ۸) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر

سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ

میں ہو یا تم میں سے کوئی آئے جائے ضرور یہ سے یا ہم صحبت ہوؤ عورتوں سے

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا

پھر تم کو پانی میسر نہ آئے تو ارادہ کرو پاک مٹی کا پھر مل لو

بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

اپنے منھ اور ہاتھوں سے ف۲ بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے ہارا ہے

وقف النبی ﷺ

ف۱
یا یہ مطلب ہے کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں نہ جاؤ مگر بضرورت گزرتے ہوئے نکل جانا بے شک جائز ہے ٹھہرنا درست نہیں۔

ع ۶ / ۹ / ۳

ف۲
یعنی نہانے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے تو تیمم کرلو پاک مٹی پر ہاتھ مار کر اول منھ پر ہاتھ پھیرو اور پھر دوسری ضرب میں کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا مسح کرلو یہی غسل اور وضو کا تیمم ہے۔

(رشان نزول صفحہ ۸۱۲ پر)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُونَ
(رکوع ۹) کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جنہیں ملا ایک حصہ کتاب کا کہ وہ خریدتے
الضَّلٰلَةَ وَيُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ
ہیں گمراہی اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راستہ سے بھٹک جاؤ ۔ اور اللہ خوب جانتا
بِأَعْدَائِكُمْ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيرًا ﴿۴۵﴾
ہے تمہارے دشمنوں کو اور اللہ ہی حمایتی بس ہے اور اللہ ہی مددگار کافی ہے۔
مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهِ
بعض لوگ یہود میں ایسے ہیں کہ پھیرتے ہیں الفاظ کو ان کی جگہ سے
وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ
اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مانا نہیں اور اِسْمَعْ غیر مسمع! اور
رَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ
رَاعِنَا! اپنی زبانوں کو موڑ کر اور دین میں طعنے کی راہ سے! اور اگر وہ
قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ
کہتے سَمِعْنَا و اَطَعْنَا اور اِسْمَعْ اور انظرنا تو ان کے حق میں بہتر ہوتا
وَأَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا
اور درست ہوتا لیکن اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کی وجہ سے سو وہ ایمان نہیں لاتے مگر
قَلِيلًا ﴿۴۶﴾ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا
تھوڑے سے ف (رکوع ۱۰) اے اہل کتاب ایمان لے آؤ قرآن پر جو ہم نے اتارا ہے سچا
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نَّطْمِسَ وُجُوهًا
بتاتا ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے کہ ہم تمہارے منہ بگاڑ کر
فَنَرُدَّهَا عَلٰى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحٰبَ السَّبْتِ ط
گدی جیسا بنادیں ف۲ یا ہم ان کو بھٹکار دیں جس طرح ہم نے اصحاب سبت کو بھٹکار دیا
وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ﴿۴۷﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهِ
اور اللہ کا حکم تو ہو کر رہتا ہے۔ بیشک اللہ اس جرم کو تو معاف کرتا نہیں کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک

ف۱ یہود اپنی شرارت سے باز نہ آتے اور حضورؐ کی شان میں بھی گستاخیاں کرتے تھے اول تو سمعنا وعصینا کہتے تھے یعنی سن تو لیا لیکن تسلیم نہیں کیا اور اسمع غیر مسمع کہتے تھے اسمع کے معنی ہیں کہ ہماری عرض بھی سنئے یہاں تک تو ٹھیک تھا مگر اسمع آگے غیر مسمع کہتے تھے جو دعا بھی ہے اور کوسنا بھی ہے معنی تو اس کے یہ ہیں کہ خدا تم کو نہ سنوائے دوست ہو تو یہ مراد لے کہ تم خدا کرے کوئی بری یا رنج کی بات نہ سنو لیکن ان دشمنوں کی مراد یہ تھی کہ تم سن ہی نہ سکو اور راعنا کا ذکر سورہ بقرہ میں ہوچکا تو اس آیت میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ اگر سمعنا وعصینا کی جگہ اطعنا کہتے یعنی تسلیم کرلیا اور فقط اسمع کہتے غیر مسمع نہ ملاتے اور راعنا کی جگہ انظرنا کہتے تو ان کے حق میں اچھا ہوتا۔ لیکن ان پر اللہ کی پھٹکار ہے بجز چند آدمیوں کے کوئی سنبھلنے والا نہیں۔

ف۲ یعنی ہم کفر اور شرارت کی سزا میں تمہارے ناک کان سب مٹا کر گدی جیسا صاف کردیں یا گدی کی طرح منہ کے اوپر بھی بندروں جیسے بال پیدا کردیں یا منہ بگاڑ کر گدی کے پیچھے لگادیں یا یہ معنی ہیں کہ تم کو مدینہ (باقی صفحہ ۱۱۱ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۱۲ پر)

وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ

گردانا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہے معاف کردے ۔ اور جس نے اللہ کا شریک گردانا تو اس نے

افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ

بڑا طوفان باندھا جو بڑا گناہ ہے ۔ کیا تونے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو مقدس کہتے ہیں !

بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ

بلکہ اللہ مقدس بناتا ہے جسے چاہے ! اور ان پر ظلم تو تاگے کے برابر بھی نہ ہوگا دیکھ کیسے باندھ

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ

رہے ہیں یہ لوگ اللہ پر جھوٹ ! اور اتنا ہی کافی ہے صریح گناہ کے لئے (ش ۱۱) کیا تونے

اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ

ان کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک حصہ دیا گیا ف وہ مانتے ہیں بتوں کو اور

الطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ

شیطان کو ف۲ اور کہتے ہیں کافروں کو یہی لوگ مسلمانوں کی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ

بہ نسبت زیادہ راہ پانے والے ہیں ۔ یہی ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ! اور جس

يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ

پر اللہ لعنت کرے ممکن نہیں کہ تو اس کا مددگار پائے ۔ کیا ان کا سلطنت میں کوئی

الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ

حصہ ہے ؟ پھر تو یہ نہ دیں گے لوگوں کو ایک تل برابر ۔ یا جلے مرتے ہیں

النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ

لوگوں سے اس نعمت پر جو ان کو اللہ نے اپنے فضل سے مرحمت فرمائی ؟ تو ہم نے تو دی ہے

اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ

خاندان ابراہیم کو کتاب اور علم اور ہم نے تو ان کو بڑی بھاری سلطنت دی ف۳ پھر لوگوں میں

اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾

سے کسی نے تو اس کتاب کو مان لیا اور کوئی اس سے رُک رہا) اور دہکتی ہوئی دوزخ بس ہے ۔

ف۱ یعنی صرف کتاب کے الفاظ دیئے گئے ہیں کہ ان کو زبان سے پڑھ لیتے ہیں باقی ان پر عمل کرنا ان کے نصیب میں نہیں ۔

ف۲ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ طاغوت سے مراد کعب ابن اشرف یہودی ہے ۔

ع ۸ ۷ ۴

ف۳ یعنی ہم نے نبوت اور ریاست دونوں خاندان ابراہیمؑ میں رکھی ہیں ! اب تمام پیغمبروں کے بعد آخری پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی بنا کر بھیجے گئے اور وہ بھی ابراہیمؑ کے خاندان میں ہیں ۔

(بقیہ صفحہ ۱۱۰) سے نکال باہر کریں اور تمہارے پہلے مقام یعنی ملک شام میں جا پھینکیں ورایسا ہی ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم یہود قبیلہ بنی نضیر کو شام واریحا کی طرف جلا وطن کیا واللہ اعلم ۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۱۲ پر)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ط كُلَّمَا

بے شک جنھوں نے ہماری آیتوں کو نہیں مانا ہم ان کو آگ میں ڈالیں گے ! جب

نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا

جل بھن جائیں گی ان کی کھالیں تو ہم ان کی جگہ دوسری کھالیں بدل دیں گے تاکہ عذاب

الْعَذَابَ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الربع

چکھتے رہیں ! بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا ۔ اور جو لوگ ایمان لے آئے اور

الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

انھوں نے نیک کام کیے عنقریب ان کو ہم داخل کرینگے باغوں میں جن کے نیچے سے نہریں

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ط لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ز وَ

بہتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کے لئے وہاں عورتیں ہیں صاف وستھری اور

نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا

ان کو ہم داخل کریں گے گھنی گھنی چھاؤں میں ۔ (ش ۱۲) اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ حوالے کردیا کرو

الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا لا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ (شان نزول صفحہ ۱۲ ۵ پ)

امانتیں امانت والوں کی طرف اور جب تم حاکم بنو لوگوں میں تو حکم کیا کرو

تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ط إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ

انصاف سے ۔ اللہ تم کو بڑی اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے ۔ بے شک اللہ سننے والا

سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ

ہے دیکھنے والا ۔ (ش ۱۳) ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور

أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ج فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ

حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں سے صاحب حکومت ہوں ! پھر اگر جھگڑ پڑو

فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ

کسی امر میں تو اس میں رجوع کرو اللہ اور رسول کی جانب اگر تم ایمان رکھتے ہو

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ ع أَلَمْ تَرَ ع ۸ ۵

اللہ اور روز آخرت پر ! یہی بہتر ہے اور بہت اچھا ہے انجام کے اعتبار سے (ش ۱۴) کیا تو نے

اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
ان کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لے آئے اس کلام پر جو تجھ پر اترا
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى
اور جو اترا تجھ سے پہلے ! چاہتے یہ ہیں کہ مقدمہ لے جائیں شیطان
الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ
کی جانب حالانکہ ان کو حکم دیا جاچکا کہ اسکی بات نہ مانیں ! اور چاہتا ہے شیطان کہ
يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ
ان کو راہ سے بھٹکا کر دور لے جا ڈالے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی جانب جو اللہ نے
اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ
اتارا ہے اور رسول کی جانب تو تو دیکھتا ہے منافقوں کو کہ وہ تجھ سے
صُدُوْدًا ۝۶۱ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ
ٹھٹکتے ہیں ۔ پھر کیا ہوگا جب آپڑے گی ان پر کوئی مصیبت ان کرتوتوں کی وجہ سے جو
اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ڰ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا (شان نزول صفحہ ۸۱۳ پر)
پہلے ہی بھیج چکے پھر تیرے پاس آئیں قسمیں کھاتے ہوئے کہ بخدا ہماری غرض تو بھلائی اور
وَّتَوْفِيْقًا ۝۶۲ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۤ فَاَعْرِضْ
میل ملاپ ہی کی تھی ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے ۔ تو تو ان سے
عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ۝۶۳ وَمَآ
منہ پھیر لے اور انکو نصیحت کردے اور ان سے کہہ ان کے دلوں میں اثر کرنے والی بات اور ہم نے
اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ
کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ اس کا کہا مانا جائے اللہ کے حکم سے اور اگر یہ لوگ جب
ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ
انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا تیرے پاس آجاتے پھر اللہ سے معافی چاہتے اور معافی چاہتا ان کے
الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝۶۴ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
لئے رسول تو ضرور پاتے اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا مہربان رکوع ۱۵ پس قسم ہے تیرے ہی رب کی کہ یہ کبھی

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ

مسلمان نہ بنیں گے جب تک (کہ تجھ کو حاکم نہ بنائیں) ان جھگڑوں میں جو آپس میں اٹھیں پھر نہ پائیں

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا

اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی تیرے فیصلے سے اور اس کو قبول کریں۔ اور اگر ہم ان کو

عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا

حکم دے دیتے کہ اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالو یا نکل جاؤ اپنے گھر بار سے تو

فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ

کبھی ایسا نہ کرتے مگر ان میں سے تھوڑے (کر لیتے) اور اگر وہ یہی کریں جس کی ان کو نصیحت

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ

کی جاتی ہے تو ان کے حق میں بہتر ہو اور اسکی وجہ سے مضبوطی کے ساتھ دین میں جمے رہیں، اور اس صورت میں ہم ان کو

لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ

دیں اپنے پاس سے بڑا ثواب! اور ان کو چلائیں سیدھی راہ ف (رش ۱۶) اور جو

يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

کہنا مانتے ہیں اللہ اور رسول کا تو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے

عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ

احسان فرمایا یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بندے!

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى

اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے! اور اللہ ہی

بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ ۹

کا جاننا بس کرتا ہے۔ ایمان والو لے لو اپنے بچاؤ کا سامان

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ

پھر کوچ کرو دستے دستے بن کر یا نکل کھڑے ہو سب ایک ساتھ اور تم میں کوئی ایسا بھی ہے

لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ

کہ ضرور دیر لگائے گا ف۲ پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑے تو کہنے لگے کہ اللہ نے مجھ پر بڑا

ف۱ یعنی مالک کے حکم میں تو جان تک سے دریغ نہ کرنا چاہیئے اگر اللہ ان کو اپنی جانوں کے مارنے اور گھر بار چھوڑ کر پردیس میں نکلنے کا حکم فرماتا تو کیوں کر مانتے اب یہ نصیحت ہی کی باتیں مان لیں تو سچے مسلمان بن جائیں۔

ف۲ اس شخص سے مراد عبداللہ ابن ابی منافق ہے۔

(شان نزول صفحہ ۱۳ پر)

اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝۷۲ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ
فضل کیا کہ میں ان کے ساتھ موجود نہ تھا اور اگر تم کو پہنچے اللہ کی طرف

مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ
سے کوئی نعمت تو کہنے لگے گا گویا تم میں اور اس میں کچھ دوستی تھی ہی نہیں

يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۷۳ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ
کہ اے کاش میں ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا ف۱ تو چاہیئے کہ لڑیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ
اللہ کی راہ میں وہ لوگ جو بیچ دیتے ہیں دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے ف۲ اور جو

يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ
لڑے اللہ کی راہ میں پھر مارا جائے یا غالب ہو تو ہم اس کو

اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۷۴ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بڑا ثواب دیں گے۔ اور تم کو کیا ہوگیا کہ تم نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ
اور ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے جو

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ
کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو نکال اس بستی سے جس کے رہنے والے ظلم کر رہے ہیں

وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ
اور بنا ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی! اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا

نَصِيْرًا ۝۷۵ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ
مددگار بناف۳ جو مسلمان ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں! اور جو

كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ
کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو تم لڑو شیطان کے

الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝۷۶ ع اَلَمْ تَرَ
رفیقوں سے! بے شک شیطان کا فریب بودا ہے۔ (ن ۱۱۷) کیا تو نے

ف۱ مسلمان جہاد پر گئے تو منافقوں نے ساتھ نہ دیا جب مسلمان فتح پاکر مال غنیمت لوٹ کر واپس ہوئے تو دل کڑھنے منافقوں کو ظاہری نباہ کے لئے خوشی کا اظہار چاہیے تھا لیکن اپنے حسد کو ضبط نہ کر سکے اور بولے تو یہ بولے کہ اے کاش ہم بھی تمہارے ساتھ ہوتے تو ہم بھی فتح پاتے اور مال لوٹنے میں کامیاب ہوتے۔

ف۲ یعنی دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ عاقبت درست کرنے کو جان تک دے کر شہید ہو جاتے ہیں۔

ف۳ مکہ میں جب حضرت کے ساتھ بہت سے مسلمان ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے تو بعض ضعیف بوڑھے اور عورتیں بچے وغیرہ کمزوری کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکے ان پر کفار نے طرح طرح کے تشدد اور ظلم شروع کئے تاکہ وہ مصیبتیں اٹھا کر اور تکلیفیں پاکر گھبرا اٹھیں اور اسلام چھوڑ کر پھر کافر ہو جائیں لیکن وہ بیچارے مظلوم سوائے اس کے کہ خدا سے اپنی خلاصی کی دعا کریں کیا کر سکتے تھے اس وقت مسلمانوں پر جہاد فرض ہوا اور حکم ہوا کہ خدا کی راہ میں لڑو اور اپنے بے بس مظلوم بھائیوں کو کفار کے ظالم پنجے سے چھڑاؤ۔ ع ۶/ ۷

(شان نزول صفحہ ۸۱۴ پر)

إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوٓا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا

ان کو نہیں دیکھا جنھیں حکم ہوا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رہو اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا

پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو پھر جب فرض ہوا ان پر جہاد کرنا تو اسی

فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ أَوْ أَشَدَّ

وقت ان میں سے ایک جماعت تو لوگوں سے ایسے ڈرنے لگی جیسے کہ اللہ سے ڈرے بلکہ اس

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ

سے بھی بڑھ کر! اور کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار تونے کیوں فرض کردی ہم پر لڑائی! ہم کو کیوں

أَخَّرْتَنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ

نہ جینے دیا تھوڑی سی عمر! (اے محمدؐ) کہہ دے دنیا کا فائدہ تھوڑا سا ہے!

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ قف وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٧﴾ أَيْنَ

اور آخرت ہی بہتر ہے پرہیزگار کو! اور تم پر تاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ تم

مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ

جہاں کہیں بھی ہوگے موت تم کو آپکڑے گی اگرچہ تم مضبوط گنبدوں کے

مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هٰذِهِ مِنْ عِندِ

اندر ہو ف۱ اور اگر ان کو کوئی فائدہ پہنچ جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف

اللّٰهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ

سے ہے! اور اگر ان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے!

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللّٰهِ ۖ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ

کہہ دے کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ تو کیا ہوگیا اس قوم کو کہ بات کی سمجھ کے

يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ

پاس بھی نہیں پھٹکتے ف۲ (اے انسان) جو کچھ کہ تجھ کو بھلائی پہنچے تو وہ اللہ کی

اللّٰهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنٰكَ

طرف سے ہے! اور جو کچھ تجھ کو برائی پہنچے تو تیرے نفس کی طرف سے ہے ف۳ اور (اے محمدؐ) ہم

ف۱
یعنی موت سے گھبراتے ہو؟ اس سے تو کسی کو نجات ہو ہی نہیں سکتی پھر دلیر ہو کر اپنی ناموس بچانے اور خدا کا دین بلند کرنے میں کیوں نہیں جان دیتے جو دنیا میں غازی اور شہید کہلاؤ اور آخرت میں بڑے بڑے مرتبے اور ثواب حاصل کرو۔

ف۲
منافقوں کا حال یہ تھا کہ اگر کام سدھر گیا اور فتح ہوگئی تو کہتے تھے کہ اللہ نے فتح دی اور اگر کبھی شکست ہوئی تو حضرت نبی کریم علیہ السلام کی بے تدبیری اور بدانتظامی پر محمول کرتے اور کہنے لگتے تھے کہ اے محمدؐ یہ شکست تمھاری وجہ سے ہوئی اس پر متنبہ کیا گیا کہ نہیں بھلائی برائی فتح شکست اللہ کے ہاتھ اور اسی کی جانب سے ہے۔

ف۳
اس جگہ تہذیب اور ادب سکھایا جاتا ہے کہ بھلائی اور خوبی اللہ کی طرف منسوب کرو اور برائی اور بدی اپنی جانب اگرچہ خلقت دونوں کی اللہ ہی کے اختیار ہے جیسا کہ پہلی آیت سے معلوم ہوچکا لیکن بسا اوقات انسان کی بداعمالی اور شامت اعمال سے اللہ برائی پہنچاتا ہے رسول کی طرف برائی منسوب کرنی گستاخی اور گناہ ہے۔

لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ

نے تجھ کو بھیجا ہے لوگوں کا پیغامبر بنا کر! اور اللہ کی گواہی بس ہے۔ جس نے حکم مانا رسول کا!

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

اس نے حکم مانا اللہ کا! اور جو پھر بیٹھا تو ہم نے تجھ کو ان پر پاسبان بنا کر

حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ

نہیں بھیجا۔ اور کہتے ہیں کہ قبول کیا! پھر جب باہر جاتے ہیں تیرے پاس سے تو

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَ اللّٰهُ يَكْتُبُ مَا

رات کو مشورہ کرتی ہے انکی ایک جماعت اس کے خلاف کہ جو کہتی تھی! اور اللہ لکھتا جاتا ہے جو کچھ

يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى

وہ راتوں کو مشورے کرتے ہیں! سو تو ان سے منہ پھیر لے اور اللہ پر بھروسہ رکھ! اور اللہ

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ

ہی کارساز کافی ہے! کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اور اگر یہ ہوتا

عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَا

اللہ کے سوا دوسرے کی جانب سے تو بیشک اس میں پاتے بہت اختلاف (رکوع ۱۸) اور

جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ لَوْ

جب ان کے پاس آتی ہے کوئی خبر امن کی یا خوف کی تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر

رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ

اس کو پہنچا دیتے رسول اور اپنے صاحبان حکومت تک تو اس کی مصلحت کو معلوم کرتے

الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

ان میں سے وہ لوگ جو مصلحت معلوم کر سکتے ہیں ف۱ اور اگر اللہ کا تم پر کرم نہ ہوتا اور اس

وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ

کی مہربانی تو تم سب پیچھے لگ لئے ہوتے شیطان کے سوائے چند کے۔ تو (اے محمدؐ) لڑ

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ کی راہ میں! تجھ پر کسی کی ذمہ داری نہیں سوائے اپنی جان کے اور ابھار مسلمانوں کو

ف۱ یا یہ مطلب ہے کہ اس خبر کی تصدیق کرتے پھر اگر سچی ہوتی تو مشہور کرتے ورنہ نہیں اول خبر سردار تک اور اس کے نائبوں تک پہنچانی چاہیے پھر جب وہ خبر صحیح کر لیں تو اس کے بعد مشہور کرنی چاہیے۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۴ پر)

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ

(رش ۱۹) کیا عجب ہے کہ اللہ روک دے لڑائی کافروں کی ۔ اور اللہ کی لڑائی

بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ

زیادہ سخت اور اسکی سزا بہت شدید ہے ۔ جو شخص سفارش کرے نیک بات میں اس کو

لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ

ملے گا اس میں حصّہ ! اور جو کوئی سفارش کرے بری بات میں اس میں بھی اس کا حصّہ

مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ

ہوگا ! اور اللہ ہر چیز کا حصّہ بانٹنے والا ہے اور جب تم کو کوئی

بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

دعا دے کسی طرح پر ف ؎ تو تم بھی اس کو اس سے بہتر دعا دو یا الٹ کر وہی کہہ دو ۔ بے شک اللہ ہر

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ

چیز کا حساب کرنے والا ہے ۔ اللہ وہ ذات ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ تم کو ضرور اٹھا

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ

کرے گا قیامت کے دن اس میں ذرا شک نہیں ! اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی

حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ

ہے ؟ (رش ۲۰) تو تم کو کیا ہو رہا ہے کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو حالانکہ اللہ نے ان کو

بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ

اوندھا کر دیا ہے اسکی سزا میں جو انھوں نے کرتوت کئے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اس کو راہ پر لے آؤ جس کو اللہ نے گمراہ کیا اور جسے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ

اللہ گمراہ کرے ممکن نہیں کہ تو اس کے لئے کوئی راستہ پائے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرنے لگو جیسے

كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى

وہ کافر ہوگئے پھر سب برابر ہو جاؤ ! تو تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ جب تک

يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ

یہ ہجرت نہ کریں اللہ کی راہ میں ! پھر اگر یہ منہ موڑیں تو ان کو پکڑو اور قتل کرو جہاں کہیں

النصف

ع ۱۱ / ۸

ف ؎ تحیہ سے مراد سلام ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی السلام علیکم کہے تو اس کا جواب اس سے بہتر یعنی وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ کہہ دیا کرو ورنہ اتنا ہی جواب دو کیونکہ سلام کا جواب ضرور ہے کم نہ ہونا چاہیے۔

(شان نزول صفحہ ۱۴۰ پر)

وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا

پاؤ اور ان میں سے نہ کسی کو دوست بناؤ اور نہ مددگار (ش ۲۱)

الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ

مگر جو لوگ جا ملیں ایسی قوم سے کہ تم میں اور ان میں عہد ہے یا وہ

جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ

تمہارے پاس آئیں اس سے تنگ دل ہو کر کہ تم سے لڑیں یا اپنی قوم سے لڑیں (تو ان کو نہ مارو)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ

اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے ضرور بالضرور لڑتے! پس اگر وہ تم سے کنارہ کش

فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

رہیں پھر تم سے نہ لڑیں اور ڈال دیں تمہاری جانب صلح تو اللہ نے تمہارے لئے ان پر

عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

کوئی راستہ نہیں رکھا۔ اب تم پاؤ گے کچھ اور لوگ ایسے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی

(شان نزول صفحہ ۸۱۴ پر)

يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا

امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں! جب کبھی بلائے جاتے ہیں فساد کرنے کو تو اوندھے منہ

فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا

جا پڑتے ہیں اس ہنگامہ میں! پس اگر وہ تم سے کنارہ کش نہ رہیں اور نہ تمہاری طرف صلح ڈالیں اور نہ اپنے

اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَ

ہاتھ روکیں تو ان کو پکڑو اور قتل کر دو جہاں کہیں پاؤ! اور

۱۲ ع ۹

اُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع وَمَا كَانَ

یہی ہیں جن کے مقابلے میں ہم نے تمہارے لئے کھلی ہوئی دلیل پیدا کر دی ہے (ش ۲۲) اور مسلمان

لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـئًا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا

کو شایان نہیں کہ مسلمان کو قتل کرے مگر غلطی سے! اور جو مسلمان کو غلطی سے

خَطَـئًا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ

قتل کر ڈالے تو آزاد کرے ایک مسلمان بردہ اور خون بہا پہنچا دے مقتول کے وارثوں کو مگر یہ کہ

يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

وہ معاف کردیں! پھر اگر مقتول ایسی قوم میں کا ہو جو تمہارے دشمن ہیں اور وہ خود مسلمان ہو

فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

تو صرف ایک مسلمان بردہ آزاد کر دے۔ اور اگر وہ ایسی قوم میں کا ہو کہ اس میں اور تم میں

مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ

عہد ہو تو قاتل پر خون بہا پہنچا دینا ضرور ہے وارثان مقتول کو اور ایک مسلمان بردہ بھی آزاد کرنا چاہیئے!

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؗ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ

پھر جس کو اس کا مقدور نہ ہو تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ یہ اللہ سے توبہ قبول ہونے کا طریقہ

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا

ہے! اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے (ت ۲۳) اور جو مار ڈالے کسی مسلمان کو قصداً تو

فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ

اس کی سزا دوزخ ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ٹوٹا اور اس پر اللہ

وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ

کی پھٹکار اور اللہ نے اس کیلئے تیار کیا ہے بڑا عذاب (ت ۲۴) ایمان والو! جب تم سفر کیا کرو　(شان نزول صفحہ ۱۵ پر)

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ

اللہ کی راہ میں تو اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو اور نہ کہو اس کو جو تم سے سلام علیک کرے کہ تو تو

لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؗ فَعِنْدَ اللّٰهِ

مسلمان نہیں ہے! تم چاہتے ہو سامان دنیا کی زندگی کا! تو اللہ کے ہاں

مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

بہت سی غنیمتیں ہیں! تم ایسے ہی تھے پہلے پھر اللہ نے تم پر فضل فرمادیا تو اب اچھی

فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا

طرح تحقیق کرلیا کرو! بیشک جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔ نہیں

يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ

برابر ہو سکتے وہ جہاد سے بیٹھ رہنے والے مسلمان (ت ۲۵) جو غیر معذور ہیں

وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ

اور مسلمان جو جہاد کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے ! اللہ نے

اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ

فضیلت دی ہے ان کو جو جہاد کرتے ہیں اپنے مال اور جان سے اُن لوگوں پر جو بیٹھ رہتے ہیں

دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ

مرتبہ میں ! اور ہر ایک سے اللہ نے نیک وعدہ کیا ہے ! اور اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے

عَلَى الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّ

والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑے ثواب میں (بڑھادیا) اپنی طرف سے بہت درجوں میں اور بخشش اور

۱۳ ع ۵ ۱۰ رَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ

مہر میں ! اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (رکوع ۲۶) وہ لوگ کہ جن کی فرشتے

(شان نزول صفحہ ۸۱۶ پر) الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا

ایسی حالت میں جان نکالتے ہیں کہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں ۔ فرشتے کہتے ہیں

مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً

کہ تم کس حال میں تھے ؟ یہ جواب دینگے کہ ہم اس زمین میں بے بس تھے ! فرشتے کہیں گے کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی

فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۹۷﴾

کہ تم اس میں کسی طرف کو ہجرت کر جاتے ؟ تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے !

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ

مگر جو واقع میں بے بس ہیں مرد اور عورتیں اور بچے جو

لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى

نہ کوئی حیلہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں ! تو ایسے لوگوں کو

اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ یُّهَاجِرْ

اُمید ہے کہ اللہ معاف کرے ! اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے (رکوع ۲۷) اور جو ہجرت

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ

کرے گا اللہ کی راہ میں تو پائے گا زمین میں وافر جگہ اور کشائش ! اور جو

يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ

نکلے اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرکے پھر اس کو

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع ۱۴

موت آپکڑے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ثابت ہوچکا! اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا

(ش ۲۸) اور جب تم سفر کرو ملک میں تو تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ نماز

مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

میں سے کچھ کم کردو ف۲ اگر تم کو ڈر ہو کہ کافر تمھیں ستائیں گے!

اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ

بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں! اور جب (اے محمدؐ) تو ان

فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا

میں موجود ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگے تو کھڑی ہوجائے ان کی ایک جماعت تیرے ساتھ! اور

اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ

انکو چاہیے کہ اپنے ہتھیار لئے رہیں! پھر جب یہ سجدہ کرچکیں تو پیچھے ہٹ جائیں اور آجائے دوسری جماعت جس

اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ

نے ابھی نماز نہیں پڑھی! اب وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنا بچاؤ

وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ

ہتھیار لئے رہیں ف۳ کافر چاہتے ہیں کہ اگر تم غافل ہوجاؤ اپنے ہتھیاروں

وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

اور اپنے ساز و سامان سے تو تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں اور تم پر کچھ گناہ نہیں

اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا

اگر تم کو کچھ تکلیف ہو مینھ سے یا تم بیمار ہو کہ اتار رکھو

اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا

اپنے ہتھیار! ہاں لئے رہو اپنا بچاؤ! بیشک اللہ نے تیار کیا ہے کافروں کے واسطے

ف۱ جو سفر کسی نیک کام مثلاً حج یا جہاد یا طلب علم یا زہد یا قناعت یا طلب رزق حلال کے لئے ہوگا وہ سب ہجرت الی اللہ کے حکم میں ہے۔

ف۲ یعنی ظہر، عصر، عشا کی نماز بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھ لو۔

ف۳ بچاؤ سے مراد ڈھال خود زرہ بکتر وغیرہ ہے اور ہتھیار سے مراد تلوار نیزہ تیر کمان گرز وغیرہ

(شان نزول صفحہ ۸۱۶ پر)

مُهِينًا ﴿۱۰۲﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَوٰةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا

ذلت کا عذاب۔ پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو اللہ کی یاد کرتے رہو کھڑے اور بیٹھے

وَّعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ الصَّلَوٰةَ

اور لیٹے پھر جب تمہاری خاطر جمع ہو جائے تو قائم کرو نماز! بیشک نماز

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ

مسلمانوں پر مقررہ اوقات میں فرض ہے۔ (رکوع ۲۹) اور ہمت نہ ہارو ان لوگوں کا

الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۚ

پیچھا کرنے میں۔ اگر تم کو تکلیف ہوتی ہے تو ان کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسی تمھیں!

وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۱۰۴﴾ ع ۱۵ ع ۱۲

اور تم کو (اپنے) اللہ سے وہ امیدیں ہیں جو ان کو نہیں! اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا۔

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا

ہم نے اتاری تجھ پر کتاب برحق تاکہ تو فیصلے کرے لوگوں میں جیسا تجھ کو اللہ

أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ﴿۱۰۵﴾ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ

نے سمجھا دیا ہے! اور نہ ہونا دغا بازوں کے طرف دار۔ اور اللہ سے معافی چاہ! بیشک

اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے (رکوع ۳۰) اور مت جھگڑ ان کی طرف سے جو اپنے ہی آپ کو

أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿۱۰۷﴾ يَسْتَخْفُونَ

دغا دیتے رہتے ہیں ف بیشک اللہ اس سے بغض رکھتا ہے جو دغا باز گناہ گار ہے۔ وہ چھپتے ہیں

مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ

لوگوں سے اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ اللہ ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے جب وہ

مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ﴿۱۰۸﴾

راتوں کو مشورہ کرتے ہیں ایسی باتوں میں جنکو خدا پسند نہیں کرتا اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں سب اللہ کے قابو میں ہے

هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن

سنو جی! یہ لوگ ہیں جن کی طرف سے تم نے دنیا کی زندگی میں جھگڑا کر لیا پھر کون

ف یعنی دوسروں سے دغابازی کرتے ہیں اور چونکہ ان کی دغا بازی کا وبال ان ہی پر پڑتا ہے اس لئے گویا اپنے ہی آپ کو دغا دیتے ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۶ پر)

يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾

جھگڑے گا اللہ سے ان کے بدلے قیامت کے دن یا کون ان کا وکیل بنے گا؟

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ

اور جو کوئی گناہ کرے یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشوائے تو پائے گا اللہ کو

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ

بخشنے والا مہربان۔ اور جو کوئی گناہ کمائے تو بس اپنے حق میں کماتا ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جو کوئی مرتکب ہو کسی خطا یا گناہ کا پھر اس کو

بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ ۱۶ ع ۱۴

تھوپ دے کسی بے قصور پر سو اس نے سر دھر لیا بہتان اور صریح گناہ اور (اے محمد) اگر اللہ

اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ط وَمَا

کا فضل اور اس کی مہر تجھ پر نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ تو ارادہ کر ہی چکا تھا کہ تجھ کو گمراہ کریں

يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ط وَاَنْزَلَ

اور وہ نہیں گمراہ کر رہے مگر اپنے آپ ہی کو اور تیرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے! اور اللہ

اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

نے اتاری تجھ پر کتاب اور علم کی باتیں اور تجھ کو سکھایا جو تجھے معلوم نہ تھا!

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ النصف

اور اللہ کا تیرے اوپر بہت بڑا فضل ہے! ان کی بہتیری سرگوشیوں میں

نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ

بالکل بھلائی نہیں مگر ہاں جو کہے خیرات یا نیک کام کرنے یا لوگوں میں ملاپ

النَّاسِ ط وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ

کرانے کو! اور جو ایسا کرے گا اللہ کی مرضی حاصل کرنے کے لئے تو ہم

نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا

اس کو بڑا ثواب دیں گے۔ اور جو مخالفت کرے رسول کی اس کے بعد کہ

تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا

اس پر ہدایت کھل چکی اور چلے مسلمانوں کے راستہ کے سوا دوسرے راستہ تو ہم اسکو چلائے جائیں گے اسی راستے

ع ۱۷ / ۱۴ تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۱۱۵ ع اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

پر جس پر وہ چلا اور اس کو دوزخ میں جھونک دینگے اور وہ بری جگہ ہے۔ (ش ۳۱) اللہ یہ تو معاف کرتا نہیں کہ

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ

اس کے ساتھ کسی کو شریک گردانا جائے اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے ! اور جو اللہ کا

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۱۱۶ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّآ

شریک گردانے تو بیشک وہ دور بھٹک گیا۔ (ش ۳۲) یہ مشرک اللہ کے سوا عورتوں ہی کو پکارتے

اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۱۱۷ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ

ہیں۔ اور یہ مشرک بس سرکش شیطان ہی کو پکارتے ہیں ! جس پر اللہ نے لعنت کی !

قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۱۱۸ وَّ

اور وہ بولا کہ میں ضرور لیا کروں گا تیرے بندوں سے حصہ مقررہ۔ اور

لَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

میں ان کو ضرور گمراہ کیا کرونگا اور انکو ضرور امیدیں دلاؤں گا اور ان کو سمجھاؤں گا سو وہ ضرور چیرہ کرینگے جانوروں

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ

کے کان اور ان کو سمجھاؤں گا تو وہ ضرور بدلا کریں گے اللہ کی بنائی صورت کو ف اور جو بنائے

الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۱۱۹

شیطان کو دوست اللہ کو چھوڑ کر تو وہ آگیا صریح نقصان میں

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۱۲۰

وہ ان کو وعدے دیتا اور امیدیں دلاتا ہے اور جو کچھ ان سے شیطان وعدے کرتا ہے بس نرا دھوکہ ہے

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۟ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۱۲۱ وَالَّذِيْنَ

یہی ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ اس سے کہیں بھاگنے کو جگہ نہ پائیں گے۔ اور جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کو داخل کریں گے جنتوں میں جن کے

ف

کافر بتوں کے نام پر بکری اونٹ وغیرہ چھوڑتے اور نشانی کے لئے ان کا کان چیر دیتے تھے نذر و نیاز خدا کے سوا بتوں کے نام کی کرتے! منت کی چوٹی رکھتے اور بدن گودتے گودواتے تھے ان سب کی ممانعت اس آیت سے ظاہر ہے کیونکہ یہ شیطانی دھوکے ہیں جن کو وہ بنی آدم سے اپنی ذاتی عناد اور دشمنی کے باعث ہمیشہ استعمال میں لاتا رہتا ہے آج کل بھی بعض بدرسوم جاہلیت کی سی پھیلی ہوئی ہیں خدا ان سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔

منزل ۱

(شان نزول صفحہ ۸۱۷ پر)

تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنۡ
نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے! یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ
اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيۡلًا ﴿١٢٢﴾ لَيۡسَ بِاَمَانِيِّكُمۡ وَلَاۤ اَمَانِىِّ
سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟ (ش ٣٣) مسلمانو فلاح نہ تمہاری آرزوؤں پر ہے نہ
اَهۡلِ الۡكِتٰبِ ؕ مَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا يُّجۡزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدۡ لَهٗ مِنۡ
اہل کتاب کی آرزوؤں پر! جو کوئی برا کام کرے گا وہ اسکی سزا پائے گا! اور نہ پائے گا اللہ کے
دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ
سوا کوئی اپنا حمایتی اور نہ مددگار (ش ٣٤) اور جو شخص کچھ نیک کام کرے
مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ
گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو وہی لوگ جنت میں جائیں گے
وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ نَقِيۡرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنۡ اَحۡسَنُ دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ
اور ان کا حق تل برابر بھی نہ رہے گا۔ اور اس سے بہتر کس کا دین ہو سکتا ہے جس نے جھکا دیا
وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ
اپنا منھ اللہ کے لئے اور وہ نیکی میں لگا ہوا ہے اور چل رہا ہے ابراہیم کے مذہب پر جو ایک اللہ کا ہو رہا
وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا
تھا اور اللہ نے بنایا ابراہیم کو دوست اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور
فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطًا ﴿١٢٦﴾ ع وَيَسۡتَفۡتُوۡنَكَ ع ١٨ ١١ ١٥
جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز اللہ کے قابو میں ہے۔ (ش ٣٥) اور وہ تجھ سے حکم
فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ ۙ وَمَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى
مانگتے ہیں عورتوں کے بارے میں! کہہ دے کہ اللہ تم کو اجازت دیتا ہے ان کی اور وہ حکم جو تم پر قرآن میں بیان کیا
الۡكِتٰبِ فِىۡ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ
گیا ہے ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم نہیں دیتے وہ حق جو ان کے لئے ٹھہرا دیا گیا ہے
وَتَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ وَالۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الۡوِلۡدَانِ ۙ
اور چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو اور وہ حکم ان بچوں کے بارے میں ہے جو بے بس ہیں

(شانِ نزول صفحہ ۷۰۱ پر)

وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ

اور یہ (حکم ہے) کہ یتیموں کے حق میں انصاف قائم رکھو! اور جو کچھ بھی تم نیکی کرو گے اللہ

اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا

اس کو خوب جانتا ہے (ش ۳۶) اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے اندیشہ کرے لڑنے کا

اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ

یا بے رغبتی کا تو کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں

وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا

اور صلح بڑی اچھی بات ہے! اور بخل تو سب ہی طبیعتوں میں رکھا گیا ہے! اور اگر تم نیکی کرو

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ

اور پرہیزگار بنو تو جو کچھ بھی تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور تم

تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا

ہرگز بھی عورتوں میں برابری نہ کرسکو گے اگرچہ بہتیرا چاہو تو

تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا

بالکل پھر بھی نہ جاؤ کہ اس کو چھوڑ بیٹھو گویا وہ ادھر میں لٹک رہی ہے اور اگر اصلاح کرتے رہو

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ

اور پرہیزگار بنو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف اور اگر ایک دوسرے سے جدا

اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا

ہوجائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنی تونگری سے بے پرواہ بنادیگا اور اللہ بڑی گنجائش والا مدبر ہے۔ اور اللہ ہی کا

فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہم نے کہہ رکھا ہے ان سے جن کو

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا

تم سے پہلے کتاب عطا ہوئی اور تم سے بھی کہ اللہ سے ڈرتے رہو! اور اگر کفر کرو گے

فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا

تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بے پرواہ خوبیوں

ف

یعنی بیبیوں میں برابری چاہیئے کہ اگر ایک شب نہیں اس کے پاس رہے تو ایک شب اس کے پاس۔ اس میں شک نہیں کہ ہر طرح کی مساوات تو ممکن نہیں کیونکہ قلبی محبت تو خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہے ضرور ایک سے زیادہ محبت ہوتی ہے تاہم ظاہری عدل و مساوات کا حکم ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۷ پر)

حَمِيۡدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَكَفٰى

بھرا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے! اور اللہ

بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ

کارساز بس ہے (لوگو) اگر وہ چاہے تو تم کو دور کرے اور دوسروں

بِاٰخَرِيۡنَ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ

کو لے آئے۔ اور اللہ ایسا کرنے پر قادر ہے ف جو کوئی دنیا ہی

ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ؕ وَكَانَ

کا ثواب چاہتا ہو تو اللہ کے ہاں تو دنیا اور آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے اور اللہ

اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۱۳۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ ع ۱۹ ۸ ۱۶

سننے والا دیکھنے والا ہے۔ (ش ۳۷) ایمان والو انصاف پر قائم رہنے والے بنو

بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ

اور خدا لگتی گواہی دو اگرچہ خود تمہارے اوپر یا ماں باپ اور

وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ‌ ۚ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا‌ قف فَلَا

رشتہ داروں کے خلاف ہو! اگر کوئی مالدار ہو یا محتاج ہے تو اللہ سب سے بڑھ کر ان کا خیر خواہ ہے! تو

تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا‌ ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ

تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو کہ حق بات سے منہ پھیرو اور اگر زبان دباؤ گے یا پہلو تہی کرو گے تو

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا

جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ اے ایمان والو ایمان

اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ

رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (یعنی محمدؐ) پر اتاری

وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ‌ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاللّٰهِ

اور ان کتابوں پر جو پہلے اتار چکا! اور جو انکار کرے گا اللہ

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ

اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کا اور روز آخرت کا تو وہ بڑی

ف کیا عجب ہے کہ ان سے مراد علمائے متاخرین اور عجمی ماوراء النہر کے فقہا و محدثین و صوفیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوں کہ جنھوں نے سنت احمدی کو از سر نو زندہ کر دیا اور بدعات کو اگرچہ وہ حسنہ ہی کیوں نہ ہو پسند نہ کیا۔

(شان نزول صفحہ ۷۰۸ پر)

ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ

دور بھٹک گیا جو لوگ ایمان لائے پھر منکر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر

كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

کفر کرنے لگے پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ نہ ان کی مغفرت کرے گا اور نہ ان کو سیدھی راہ

سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ

دکھائے گا ف۱ خوشخبری سنادے منافقوں کو کہ ان کے واسطے دردناک عذاب ہے وہ منافق

يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

جو کافروں کو دوست بناتے ہیں مسلمانوں کو چھوڑ کر !

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ

کیا یہ ان کے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں؟ تو عزت تو ساری اللہ ہی کی ہے۔ اور اللہ

نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ

تم پر حکم اتار چکا قرآن میں کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جارہا

بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ

ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو ان کے ساتھ مت بیٹھا کرو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات

حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ

میں لگ جائیں! نہیں تو تم بھی اس صورت میں ان ہی جیسے ہوئے ف۲ اللہ اکٹھا کرے گا منافقوں اور کافروں کو

وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ

سب کو دوزخ میں ایک جگہ! وہ منافق جو تم کو تکتے رہتے ہیں

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ

پھر اگر تم کو اللہ کی طرف سے فتح مل گئی کہنے لگتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ؟ اور اگر

كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ

وہ فتح کافروں کو نصیب ہوئی تو کہنے لگتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں ہوگئے تھے اور

نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ

تم کو مسلمانوں کے ہاتھ سے نہیں بچایا؟ تو اللہ فیصلہ کرے گا تم میں قیامت کے دن اور اللہ

ف۱ ان سے مراد کفار یہود ہیں جو اول حضرت موسیٰ پر ایمان لائے لیکن پھر گوسالہ کو پوج کر کافر ہوگئے اور پھر توریت پر ایمان لائے اور پھر حضرت عیسیٰ کو نہ مان کر کافر ہوئے پھر خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام پیغمبروں کے انکار سے کفر میں بڑھتے رہے تو ان کی توبہ کبھی قبول نہ ہوگی۔

ف۲ جس جگہ کوئی گناہ کا کام ہو رہا ہو یا بدعت و شرک ہو اس جگہ بیٹھنا حرام ہے۔

يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

کافروں کو مسلمانوں پر ہرگز راہ نہ دے گا ف منافقین دغا بازی

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا

کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغا دے گا ف۲ اور جب یہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو الکسائے

كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾

ہوئے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر کم!

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ

دونوں کے بیچ ادھر میں لٹکے ہوئے ہیں! نہ ان کی طرف اور نہ ان کی طرف!

وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور جسے اللہ بھٹکائے تو ہرگز تو اس کے لئے کہیں راہ نہ پائے گا اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نہ بناؤ کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر!

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ

کیا تم لیا چاہتے ہو اپنے اوپر اللہ کا صریح الزام؟ بیشک

الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ

منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے اور ممکن نہیں کہ تو ان کے لئے کسی

نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ

کو مددگار پائے۔ مگر جنھوں نے توبہ کرلی اور اپنی حالت سنوار لی اور مضبوط پکڑ لیا اللہ کو

وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

اور خالص کر لیا اپنا دین اللہ واسطے تو وہ ایمان والوں کے ساتھ ہوں گے!

وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ

اور عنقریب عطا فرمائے گا اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب اللہ کیا کرے گا

بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ ۚ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

تم کو عذاب دے کر اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان رکھو! اور اللہ تو قدرداں ہے جاننے والا

ع ۲۰ / ۱۷

ف منافق دو رخے لوگ مسلمانوں کیساتھ جہاد میں بددلی سے شامل تو ہوتے تھے لیکن ہمیشہ دو داؤ کا جوا کھیلتے تھے۔ اگر مسلمان غالب آتے تو مال غنیمت میں حصہ لگانے آ موجود ہوتے اور کہتے تھے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑتے تھے حصہ رسد ہم کو بھی دلوایئے اور اگر کبھی اتفاق سے کافروں کا غلبہ ہو جاتا تو ان کے پاس جا موجود ہوتے تھے کہ مسلمان تو تم پر غالب آ ہی چکے تھے مگر ہم نے تمہارے مقابلہ میں لڑنے سے کوتاہی کی اور تم کو جتوا دیا جو کچھ تم کو مسلمانوں سے ہاتھ لگا ہے اس میں ہمارا حصہ بھی لگنا چاہیئے۔ اس آیت میں ان کا حال ظاہر کیا گیا اور بتلا دیا گیا کہ مسلمانوں پر منافقوں کو ڈر رہنے کا کوئی موقع نہ ملے گا یا تو دنیا میں مذہبی دلائل سے مسلمانوں پر غالب ہی نہیں آسکتے یا یہ مطلب ہے کہ کافروں کو ایسا غلبہ کبھی نہ ملے گا کہ مسلمانوں کو بالکل نیست و نابود کر دیں یا آخرت میں مسلمانوں کے مقابلہ میں کافر ذلیل و خوار ہونگے

ف۲ یعنی ان کو دغا کی سزا دے گا۔ دغا کی سزا کو دغا کے لفظ سے تعبیر کرنا مقابلۃً اور مجازاً عرب کا عام محاورہ ہے۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ
(رکوع ۱) اللہ بری بات کے پکار کر کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر ہاں جس پر ظلم ہوا ہو ف۱
وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ
اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ اگر تم کھلم کھلا کوئی بھلائی کرو یا چھپا کر کرو
اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
یا درگزر کرو کسی کی برائی سے تو اللہ بھی تو بڑا درگزر کرنے والا طاقت والا ہے ف۲ جو انکار کرتے ہیں
يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ
اللہ اور اس کے رسول کا اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ میں
اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ
اور اس کے رسولوں میں اور کہتے ہیں کہ ہم بعضوں کو مانتے ہیں اور بعض کو
بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ
نہیں مانتے ! اور وہ چاہتے ہیں کہ نکالیں کفر و ایمان کے بیچ بیچ میں
سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا
ایک راہ ! ایسے ہی لوگ یقیناً کافر ہیں۔ اور ہم نے
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب اور جو ایمان لائے اللہ اور
وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ
اس کے رسول پر اور ان میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہ سمجھا ایسے ہی لوگ ہیں جن کو
يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ يَسْـَٔلُكَ
اللہ ان کے ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (رکوع ۲) درخواست
اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ
کرتے ہیں تجھ سے اہل کتاب کہ تو لا اتارے ان پر آسمان سے ایک کتاب ف۳ تو یہ
سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ
تو درخواست کر چکے ہیں موسیٰ سے اس سے بھی بڑھ کر پس کہنے لگے تھے کہ ہم کو دکھا دے اللہ کو

ف۱
یعنی اگر کوئی شخص کسی میں دین یا دنیا کا کوئی عیب پاوے تو اس کو مشہور کرتا نہ پھرے کیونکہ غیبت ہے مگر مظلوم کو ظالم کی برائی کر دینی چاہیئے۔ یا یہ مطلب ہے کہ کوئی کسی کو منہ پھوڑ کر برا نہ کہے مگر مظلوم ظالم کو منہ پھوڑ کر برا کہہ بیٹھے تو وہ معذور ہے یا یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص کسی کو برا کہے یا گالی دے تو اس کو بھی اسی قدر جواب دینے کا اختیار ہے تاہم معاف و درگزر کرنا بہتر ہے۔

ف۲
یعنی اللہ تو باوجود انتقام کی طاقت کے بہتیرے گناہ معاف کرتا اور اکثر ظلموں سے درگزر فرماتا ہے۔ اس لئے تم کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے

ف۳
یعنی لکھی لکھائی مکمل کتاب ایک دفعہ لا نازل کرو کیونکہ قرآن بھی تو آسمانی کتاب ہے لیکن بقدر ضرورت تھوڑا تھوڑا اترتا تھا اور ان کی کٹ حجتی اس بنا پر تھی کہ مکمل کتاب آسمان سے نازل ہو۔

ع ۲۱ ۱۱ ۱

(شان نزول صفحہ ۸۱۸ پر)

جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا
سامنے تو ان کو آ پکڑا بجلی نے ان کے گناہ پر! پھر بچھڑا بنا بیٹھے
الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
اس کے بعد کہ آچکی تھیں ان کے پاس نشانیاں پھر ہم نے وہ بھی
ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ
معاف کیا اور دیا موسیٰ کو صریح غلبہ اور ہم نے اٹھایا اوپر ان کے
الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
پہاڑ ان سے قول و قرار لینے کے لئے اور ہم نے ان سے کہا کہ گھسو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے
وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا
اور ہم نے ان سے کہا کہ زیادتی نہ کرو ہفتہ کے دن میں اور ہم نے لیا ان سے پکا
غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
قول تو ان کے قول و قرار توڑنے پر اور اللہ کی آیتوں کے منکر ہونے
وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ
اور ان کے انبیاء کو ناحق قتل کرنے پر اور اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں (ہم نے ان
طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ صلے وَّ
پر لعنت کی) بلکہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی انکے کفر کے باعث تو ایمان نہیں لاتے مگر کم - اور
بِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ لا وَّقَوْلِهِمْ
ان کے کفر کی وجہ سے اور مریم پر بڑا بہتان بکنے کی وجہ سے۔ اور ان کے اس کہنے
اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ
کی وجہ سے کہ ہم نے قتل کر ڈالا مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو اللہ کا رسول تھا!
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
حالانکہ نہ اس کو مارا ہے اور نہ سولی پر چڑھایا ولیکن ان کے لئے اس جیسی صورت کا آدمی بن گیا تھا اور جو لوگ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ
اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں تو وہ اس جگہ شک میں پڑے ہوئے ہیں! ان کو اس کی کچھ خبر تو ہے نہیں مگر

إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ
اٹکل پر چل رہے ہیں ! اور عیسیٰ کو یقیناً انھوں نے قتل نہیں کیا بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف
إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ وَإِن مِّنْ أَهْلِ
اٹھا لیا اور اللہ زبردست، حکمت والا ہے ۔ اور جتنے اہل کتاب ہیں سب
الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ
کے سب اس پر ایمان لائیں گے اس کے مرنے سے پہلے اور قیامت کے دن
يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا
وہ ان پر گواہ بنے گا ۔ ف الغرض یہود کی شرارتوں کی وجہ سے ہم نے
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن
حرام کردیں ان پر بہتیری پاک چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں اور نیز اس وجہ سے کہ
سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾ وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ
اللہ کے راستے سے روکتے تھے ۔ اور ان کے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ ان کو اس کی ممانعت کردی گئی تھی
وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
اور نیز ان کے لوگوں کا مال ناحق کھانے پر ! اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ان میں سے کفر
مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦١﴾ لَّٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ
پر جمے رہنے والوں کے واسطے دردناک عذاب ۔ لیکن ان میں جو لوگ علم میں پائے گاہ رکھتے ہیں
وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن
اور مسلمان لوگ سب ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو تجھ پر اتری اور اس پر جو تجھ سے پہلے
قَبْلِكَ ۚ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ ۚ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
اتری بس اور آفرین ہے نماز پڑھنے والوں کو اور وہ زکوٰۃ دیتے ہیں
وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ
اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ! ایسے ہی لوگ ہیں جن کو ہم
أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٦٢﴾ ۞ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ
بڑا اجر دیں گے ۔ (ع ۳) ہم نے تیری جانب وحی بھیجی ہے جس طرح وحی بھیجی تھی نوح

ف
اکثر مفسرین نے اس کا یہ مطلب لکھا ہے کہ تمام اہل کتاب کیا یہود کیا نصاریٰ اپنے مرنے سے پہلے پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر ضرور ایمان لے آئیں گے یعنی جس وقت روح نکلنے لگے گی اور عذاب کے فرشتے دیکھ پڑیں گے تو فوراً عیسیٰؑ کے نبی برحق ہونے کا اقرار کریں گے اور خدا کی توحید کے قائل ہوجائیں گے لیکن کچھ نافع نہ ہوگا اور بعض نے موتہٖ کی ضمیر عیسیٰؑ کی جانب راجع کی ہے اور یہ ترجمہ لکھا ہے کہ عیسیٰؑ کے انتقال سے پہلے پہلے ہر کتابی ان پر ایمان لے آئے گا جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ آسمان سے دوبارہ اتریں گے اور تمام دنیا میں اسلامی شریعت قائم کریں گے تو ہر کتابی ان پر ایمان لے آئے گا۔ اس تفسیر کے موافق آیت میں اہل کتاب سے وہی مراد ہوں گے جو ان کے زمانہ میں موجود ہوں گے۔ اور پہلی تفسیر کے مطابق تمام اہل کتاب مراد ہیں بعض مفسرین نے آیت کا مطلب اس طرح بھی بیان کیا ہے کہ ہر کتابی مرنے سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ پر ایمان لے آئے گا بہر حال جو کچھ ہو نزع کے وقت ملائکہ عذاب کو دیکھ کر سب برحق جان لے گا لیکن اب کیا نفع جب عذاب اور فرشتے سوجھ پڑے تو ایمان بالغیب نہ رہا۔ نزع سے پہلے بیشک ایمان معتبر ہے۔

۲۲ ع ۲

(شان نزول صفحہ ۸۱۸ پ ۱)

وَ النَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ
اور ان نبیوں کی جانب جو ان کے بعد ہوئے اور ہم نے وحی بھیجی تھی ابراہیم اور اسمٰعیل
وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ
اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس
وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۞١٦٣ وَ رُسُلًا
اور ہارون اور سلیمان کی جانب اور ہم نے داؤد کو زبور دی! اور ہم نے بھیجے
قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ
کتنے پیغمبر جن کا حال ہم تجھ سے بیان کر چکے پہلے ہی اور کتنے رسول ہیں جن کا حال تجھ
عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۞١٦٤ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ
کو نہیں سنایا ف اور باتیں کیں اللہ نے موسیٰ سے بول کر! یہ سب رسول خوشیاں سنانے والے
وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ
اور ڈرانے والے تھے تاکہ نہ باقی رہے لوگوں کا اللہ پر کوئی الزام رسولوں
الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۞١٦٥ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ
کے بعد! اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ (ش۴) لیکن اللہ شاہد ہے کہ جو
اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ
کچھ اس نے تجھ پر اتارا ہے اپنے علم سے اتارا ہے! اور فرشتے بھی شاہد ہیں۔
وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۞١٦٦ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ
اور اللہ ہی شاہد کافی ہے۔ جو لوگ منکر ہوئے اور انھوں نے اللہ کی
سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۞١٦٧ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
راہ سے دوسروں کو روکا وہ بھٹک کر دور جا پڑے بے شک جنھوں نے کفر
وَ ظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِيَهْدِيَهُمْ
اور ظلم کیا ہے اللہ ہرگز ہرگز ان کو نہ بخشے گا اور نہ ان کو راہ راست ہی
طَرِيْقًا ۞١٦٨ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَ كَانَ
دکھائے گا مگر دوزخ کا راستہ جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہیں گے۔ اور ایسا

ف
اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کی قطعی طور پر تعداد بیان کرنا مناسب ہے گو بعض جگہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور بعض جگہ دو لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی شمار آئی ہے تاہم اس آیت کی وجہ سے سکوت اولیٰ ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۸ پر)

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ

کرنا اللہ پر آسان ہے۔ لوگو! تمہارے پاس یہ رسول آیا

الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ

تمہارے رب کی حق بات لے کر تو ایمان لے آؤ کہ تمہارا بھلا ہو! اور اگر

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

نہ مانو گے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اللہ سب کچھ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا

جانتا ہے حکمت والا۔ اے اہل کتاب حد سے نہ گزر جاؤ اپنے دین کی باتوں میں اور مت

تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ

بولو اللہ کی نسبت مگر حق بات! بس عیسیٰ مسیح مریم کا

مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ

بیٹا اللہ کا رسول ہے اور اس کا حکم ہے جو مریم کی طرف کہلا بھیجا تھا اور اسکی جانب سے

مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ قف وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا

خاص روح ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں! باز آجاؤ کہ یہ تمہارے لئے

لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ

بہتر ہے! بس اللہ ہی اکیلا معبود ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی کچھ اولاد ہو!

ع ۲۳ ۹ ۲ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ ع

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کام بنانے والا کافی ہے ف۱

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ

(رکوع ۵) مسیح کو تو اس بات سے ہرگز عار نہیں کہ وہ اللہ کا بندہ ہو ف۲ اور نہ فرشتوں کو عار ہے

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

جو مقرب ہیں! جو کنیائے اللہ کی تابعداری سے اور بڑائی کی تو

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اللہ ان سب کو اپنی طرف کھینچ بلائے گا پھر جو لوگ ایمان لائے اور نیک

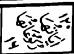
ف۱ مقصود اس بات کا سمجھانا ہے کہ خدا اولاد کے جھگڑے بکھیڑے سے پاک ہے اس کی دلیل یہ ہے! اولاد اس لئے ہوتی ہے کہ باپ کا مددگار ہو، یہ تو باپ کا فائدہ ہے اور یا اولاد باپ کے مال ومتاع کی حقدار ہو یہ اولاد کا نفع ہوا اور خدا کے یہاں یہ دونوں باتیں نہیں کیونکہ وہ اکیلا سب کے کام بناتا ہے اور سب کی کارسازی کو بس ہے۔ مددگار اس کو درکار ہی نہیں اور وہ تنہا زمین وآسمان کا مالک ہے اس کی ملکیت کا کوئی شریک اور حقدار نہیں۔

ف۲ استنکاف کے معنی عار رکھنا، ناک چڑھانا، بُرا ماننا، کنیانا، معیوب سمجھنا آتے ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۱۸ پر)

الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۖ
کام کئے تو ان کو پورا دے گا ان کے ثواب اور ان کو زیادہ دے گا اپنے فضل سے
وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ
اور جو عار رکھتے اور بڑائی کی لیتے ہیں تو ان کو دردناک
عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا
عذاب کی سزا دے گا اور وہ نہ پائیں گے اپنے لئے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور
وَّلَا نَصِيرًا (١٧٣) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ
نہ کوئی مددگار لوگو! تمہارے پاس پہنچ چکی تمہارے پروردگار کی جانب سے سند
رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا (١٧٤) فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا
دلیل اور ہم نے تمہاری جانب اتار دیا جگمگاتا ہوا نور۔ تو جو لوگ اللہ پر ایمان
بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ
لائے اور اس کو مضبوط پکڑ لیا تو وہ ان کو عنقریب اپنی خاص رحمت اور فضل میں لے لے گا
وَّيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا (١٧٥) يَسْتَفْتُونَكَ ۖ قُلِ
اور ان کو دکھائے گا اپنے تک پہنچنے کا سیدھا راستہ وہ تجھ سے فتویٰ مانگتے ہیں! کہدے
اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ
کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کلالہ کے بارے میں! اگر کوئی ایسا مرد مر گیا جس کے اولاد نہ ہو
وَّلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ
اور اس کے صرف ایک بہن ہو تو بہن کو اسکے ترکہ کا آدھا اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہے اگر
لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَ
اسکے کوئی اولاد نہ ہو! پھر اگر بہنیں دو ہوں تو ان کو دو تہائی سارے ترکہ کا اور
إِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۗ
اگر کئی بھائی بہن ہوں کچھ مرد اور کچھ عورتیں تو مرد کا حصہ عورت کے دو حصہ کے برابر!
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (١٧٦) ع ٢٤ ع ٥ ٤
اللہ تم سے کھول کر حکم بیان کرتا ہے تاکہ نہ بھٹکو اور اللہ ہر چیز جانتا ہے!





(ش ۶) شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

المنزل الثانی

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ط اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ
(ش ۷) ایمان والو پورے کرو قرار! حلال کردیئے گئے تمہارے لئے چوپائے
الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط
مواشی اس کے سوا جو تم کو آگے سنائے جائیں گے مگر شکار حلال نہ سمجھنا اس حال میں کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو!
اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ① يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا
بیشک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔ ایمان والو بے توقیری نہ کرو اللہ کے
شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ
دینی آداب کی اور نہ حرمت والے مہینے کی ف۱ اور نہ قربانی کے جانور کی جو مکہ کو جائیں اور نہ ان نیاز کے
وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ
جانوروں کی جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوئے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو عزت والے گھر کو جا رہے ہوں کہ طلب گار ہوں اپنے
رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ط وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
رب کے فضل اور خوشنودی کے اور جب تم احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کرلو! (ش ۸) اور تم کو آمادہ نہ کرے ایک
شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ تم کو انھوں نے روک دیا تھا عزت والی مسجد سے اس پر کہ تم
تَعْتَدُوْا م وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى
زیادتی کرو ف۲ اور ایک دوسرے کے مددگار بنو نیک اور پرہیزگاری کے کاموں میں! اور ایک دوسرے کی مدد نہ
الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ②
کرو گناہ اور زیادتی کے کاموں میں اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ
(ش ۹) تم پر حرام کردیا گیا مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور جس چیز پر
لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ
کہ نام پکارا جائے اللہ کے سوا کا اور جو جانور گلا گھٹنے سے اور جو چوٹ سے مرگیا اور جو گر کر مرگیا

ف۱
یعنی اللہ کے نام کی چیزوں کو حلال نہ سمجھو اور کافر بھی کعبہ کو نیاز لائیں تو اس کو نہ لوٹو اور نہ ماہ حرام میں ان کو مارو اور کعبہ کے آنے والوں کو نہ ستاؤ اور نہ کافروں کو مسجد حرام میں آنے سے روکو ہاں بتوں کی نیاز کی ہتک کرو تو خیر۔

ف۲
یعنی بعض لوگوں سے تم کو اس وجہ سے عداوت ہے کہ انھوں نے تم کو خانہ کعبہ میں طواف تک کرنے نہ دیا تھا تو یہ عداوت ان پر زیادتی کرنے کا باعث نہ ہوجائے۔

وقف لازم

الربع

(شان نزول صفحہ ۸۱۸ پر)

وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۚ وَمَا ذُبِحَ عَلَى
اور جو سینگ لگ کر مرا اور جسکو کھا یا پھاڑنے والے درندے نے مگر ہاں جس کو (مرنے سے پہلے) تم نے ذبح کر لیا ہو
النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ
اور نیز جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہو ف۱ اور یہ کہ باہم تقسیم کرو پانسے ڈال کر یہ سب گناہ کے کام ہیں ف۲ آج ناامید
يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
ہو گئے کافر تمہارے دین کی طرف سے سو تم ان سے نہ ڈرو
وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ
اور مجھ ہی سے ڈرو! (ش ۱۰) آج میں کامل کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پورا کر چکا تم
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ
پر اپنا احسان اور پسند کر چکا تمہارے لئے دین اسلام کو! پھر جو بے قرار
فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
ہو جائے بھوک میں کہ گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو اللہ بخشنے والا
رَحِيمٌ ﴿٣﴾ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ
مہربان ہے ف۳ (ش ۱۱) وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کیلئے کیا کیا حلال ہے کہہ دے کہ تمہارے لئے تمام ستھری چیزیں حلال
وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا
کر دی گئی ہیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھار رکھے ہوں دوڑانے کو کہ ان کو سکھا دو جو اللہ
عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ
نے تم کو سکھا رکھا ہے تو کھالو اس شکار میں سے جو وہ تمہارے واسطے پکڑ رکھیں اور اس پر اللہ کا
عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤﴾ الْيَوْمَ أُحِلَّ
نام لو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ف۴ آج تمہارے لئے سب پاکیزہ
لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ
چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے۔
وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ
اور تمہارا کھانا انہیں حلال ہے! اور پاک دامن مسلمان عورتیں اور پاکدامن عورتیں ان میں

ف۱
تھان سے مراد وہ مقامات ہیں جن کو لوگ متبرک سمجھ کر اللہ کے سوا دوسروں کی نذر نیاز چڑھاتے تھے جیسے دیوی دیوتاؤں کے تھان یا طاق یا مٹی کا ڈھیر یا درخت یا قبر وغیرہ یہ سب مراد ہیں۔

ف۲
عرب کے لوگوں نے پانسوں کی جگہ تیر بنا رکھے تھے اور ان سے طرح طرح پر جوا کھیلتے تھے مثلاً دس آدمیوں نے مل کر اونٹ ذبح کیا ان کی بانٹ چونٹ ان تیروں کے ذریعے سے ہوتی تھی کسی تیر پر آدھا اور کسی پر پاؤ اور کسی پر چھٹا حصہ وغیرہ لکھا ہوتا تھا اور کوئی خالی ہوتا تھا پھر پانسہ ڈال کر جو تیر جس کے نام آتا وہی حصہ اس کو ملتا تھا اور جس کے پاس خالی تیر گیا اس کا کچھ حصہ نہ ہو۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس کو حرام فرمایا قرآن کے لفظ عام ہیں ہر جوا حرام ہے۔

ف۳
یعنی بھوک سے بیقرار ہونے کی صورت میں سد رمق یعنی اتنا حرام چیز کا کھا لینا جائز ہے جس سے جان بچ جائے۔ اس سے زیادہ کھانا گناہ کی جانب جھکنا ہے

ف۴
ستھری چیزیں بس حلال

(باقی صفحہ ۱۳۹ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۱۹ پر)

مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

سے کہ جن کو تم سے پہلے کتاب دی جاچکی ہیں (تمہارے واسطے حلال ہیں) بشرطیکہ ان کو دے دو

اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ

ان کے مہر قید نکاح میں لانے کو نہ کھلم کھلا بدکاری کرنے کو اور نہ چوری چھپے

اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ

آشنا بنانے کو ! اور جو نہ مانے ایمان کی باتیں تو اس کا سب کیا کرایا اکارت ہوا!

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔ (ش ۱۲) اے ایمان والو

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ

جب تم نماز کے واسطے کھڑے ہوؤ تو اپنے منھ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا

اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ

کرو اور اپنے سر کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھولو)

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى

اور اگر تم کو جنابت ہو تو اچھی طرح پاک صاف ہوؤ۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر

سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ

میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آئے یا تم نے عورتوں

النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا

سے صحبت کی ہو پھر تم کو پانی میسر نہ ہو تو قصد کرو پاک مٹی کا پھر اس سے مسح

بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ

کرلو اپنے منھ اور ہاتھوں کا ! اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کسی طرح کی

مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ

تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک صاف رکھے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کردے

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۶ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ

شاید تم احسان مانو۔ اور یاد رکھو اللہ کا احسان جو تم پر ہوا اور اس کا وہ

ع ۱ ۵

(بقیہ صفحہ ۱۳۸ پر)
ہیں الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو چیزیں آنحضرت نے حرام فرمائی ہیں وہ ستھری نہیں ہیں درندے، شیر، باز، شکرا وغیرہ، مردار خور گدھ، کوا وغیرہ خچر گدھا اور تمام زمین کے حشرات الارض سانپ، بچھو سب حرام ہیں ہاں اگر پھاڑنے والے جانور یا کتے سے شکار کیا تو وہ حلال ہے بشرطیکہ وہ سدھایا ہوا ہو اور شکار میں سے کچھ نہ کھائے بجنسہ شکار کیا ہوا جانور مالک کے لئے رکھ چھوڑے اور اس کے شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا ضرور ہے گویا سدھاؤ شکاری جانوروں میں آدمی کی خو آگئی تو اس کا شکار کیا ہوا بھی انسان کے ذبیحہ کی طرح حلال ہوا۔

(نشان نزول صفحہ ۸۱۹ پر)

الَّذِىْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

عہد و پیمان جو تم سے ٹھہر گیا ہے ! جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور قبول کرلیا ! اور ڈرتے رہو اللہ سے

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بیشک اللہ دلوں کی باتیں جانتا ہے۔ اے ایمان والو کھڑے

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ

ہوجایا کرو اللہ واسطے انصاف کی گواہی دینے کو ! اور لوگوں کی عداوت تم کو

قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوا

اس جرم کی باعث نہ ہو کہ تم انصاف نہ کرو ! ضرور انصاف کرو ! انصاف ہی پرہیزگاری کے قریب ہے اور اللہ

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

سے ڈرتے رہو۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ اللہ نے وعدہ کرلیا ہے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۹ وَ

ان سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ ان کے لئے مغفرت اور بڑا ثواب ہے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۰

جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ

(ش ۱۳) اے ایمان والو یاد رکھو اللہ کا وہ احسان جو تم پر ہوا جب بعض لوگوں

اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا

نے ارادہ کیا کہ تم پر ہاتھ چلائیں تو اس نے روک دیا تم سے ان کے ہاتھوں کو اور اللہ

اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ ع وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ

سے ڈرتے رہو اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور اللہ بنی اسرائیل

مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ

سے عہد لے چکا ہے ! اور ہم نے ان ہی میں کے بارہ سردار مقرر کیے ف۱

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ

اور اللہ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے رہوگے

ف۱

ایک تو اولاد روبیل میں سے شمعون بن زکور دوسرے اولاد شمعون میں سے شوقط بن حوری تیسرے اولاد یہوذا میں سے کالب بن نفوقنا چوتھے اشاجرہ کی اولاد میں سے نفورک بن یوسف پانچویں افرائیم بن یوسف کی اولاد میں سے یوشع بن نون چھٹے اولاد بنیامین میں سے یلطی بن زوفوا ساتویں اولاز یالون میں سے کرابیل بن سودے آٹھویں منشا بن یوسفؑ کی اولاد میں سے کدی بن سوساس نویں دان کی اولاد میں سے عزبیل بن کسبل دسویں عشر کی اولاد میں سے شور بن میخائل گیارہویں نفتال کی اولاد میں سے تحنی بن دقوس بارھویں کا ذلو کی ولاد میں سے لال بن موخا۔

ع ۲ / ۶

(شان نزول صفحہ ۸۱۹ پر)

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو نیک قرض دیتے رہو گے تو
لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
میں ضرور بالضرور تم سے تمہارے گناہ دور کر دوں گا اور تم کو جنتوں میں داخل کروں گا جن کے
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ
نیچے نہریں بہتی ہوں گی! پھر جو اس کے بعد تم میں سے کافر ہو گیا وہ بے شک
سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا
سیدھی راہ سے بھٹک گیا تو ان ہی لوگوں کے اپنے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور ان
قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا
کے دل سخت کر دیئے وہ پھیرتے ہیں لفظوں کو اپنی جگہ سے اور بھول گئے ایک
مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا
بڑا حصہ اس نصیحت میں سے جو ان کو کی گئی تھی اور تو ہمیشہ مطلع ہوتا رہتا ہے ان کی کسی نہ کسی خیانت پر
(شان نزول صفحہ ۸۲۰ پر)
قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
سوائے ان میں کے چند آدمیوں کے تو معاف کر اور درگزر کر! بیشک اللہ احسان
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا
کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اور جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں ان سے بھی ہم نے
مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ
عہد و پیمان لیا تھا پھر وہ بھی بھول گئے ایک حصہ اس نصیحت سے جو ان کو کی گئی تھی! تو ہم نے لگا دی
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ
ان کے آپس میں دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک۔ اور آخر کار اللہ ان کو
اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ
جتادے گا کردہ کیا کرتے رہے۔ (رش ۱۴) اے اہل کتاب تمہارے پاس آچکا
رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ
ہمارا رسول (یعنی محمدؐ) جو تم سے بیان کرتا ہے بہت کچھ باتیں جو تم کتاب الٰہی میں سے چھپاتے رہے ہو

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ

اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔ بیشک تمہارے پاس آچکی اللہ کی طرف سے روشنی اور روشن

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ

کتاب! جس کے ذریعے سے اللہ لے آتا ہے ان کو جو اس کی رضامندی کے طلب گار ہوئے

السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ

نجات کے راستوں پر اور ان کو نکالتا ہے اندھیروں سے روشنی کی جانب اپنے حکم سے

وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

اور ان کو سیدھی راہ چلاتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ کافر ہوگئے

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ

جنھوں نے کہا کہ مریم کا بیٹا مسیح وہی خدا ہے ف کہہ دے اچھا بھلا

يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ

ایسا کون ہے جس کا اللہ کے آگے کچھ بھی زور بہ چلے اگر اللہ ہلاک کر دینا چاہے

ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

مریم کے بیٹے مسیح اور اس کی ماں کو اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو! اور اللہ ہی کی سلطنت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب میں پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ

ہر چیز پر قادر ہے۔ (ش ۱۵) اور کہتے ہیں یہود و نصاریٰ کہ ہم اللہ

اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ

کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں! کہہ دے کہ پھر تم کو سزا کیوں دیا کرتا ہے تمہارے گناہوں پر!

بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ

کوئی نہیں بلکہ تم بھی بشر ہو اس کی مخلوق میں۔ اللہ بخش دے جس کو چاہے اور سزا دے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

جس کو چاہے! اور اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور جو کچھ دونوں

ف یعنی اللہ پاک حلول کر آیا ہے عیسیٰ میں انعوذ باللہ یہ عقیدہ کفر کا ہے اللہ تعالیٰ حلول اور جسمیت سے منزہ ہے۔

تنبیہ: ان اللہ سے لے کر مریم تک تلاوت کی آواز سے ذرا آہستہ کرکے پڑھنا چاہیئے۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۰ پر)

بَيْنَهُمَا ۚ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝١٨ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ

میں ہے سب میں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (رش ١٦) اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا

رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا

رسول (یعنی محمدؐ) آیا ہے جو تم سے احکام بیان کرتا ہے رسولوں کا توڑا پڑنے کے بعد کبھی تم کہنے

مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ

لگو کہ ہمارے پاس نہ کوئی خوشخبری سنانے والا آیا اور نہ ڈرانے والا ! پس بیشک آچکا تمہارے پاس خوشخبری سنانے

وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝١٩ وَإِذْ قَالَ

والا اور ڈرانے والا۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف١ اور (یاد کرو) جب

مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہوا کہ اس نے تم

فِيكُمْ أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا وَآتَاكُم مَّا لَمْ يُؤْتِ

ہی میں پیغمبر بنائے اور تم کو بادشاہ کردیا۔ اور تم کو وہ دیا جو دنیا جہان

أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ۝٢٠ يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ

میں کسی کو بھی نہیں دیا بھائیو داخل ہو پاک زمین میں جو تمہاری

الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ

ہی تقدیر میں اللہ نے لکھ دی ہے اور نہ پھرو اپنی پیٹھ کی جانب ورنہ تم

فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝٢١ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا

الٹے نقصان میں جا پڑو گے ف٢ وہ بولے کہ اے موسیٰ اس ملک میں تو بڑے زبردست

جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِن

لوگ ہیں ! اور ہم تو وہاں ہرگز نہ جائیں گے جب تک کہ وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں اگر

يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ ۝٢٢ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ

وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم ضرور جا داخل ہوں گے۔ بول اٹھے دو مرد ڈرماننے والوں میں سے جن

يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا

پر اللہ کی مہربانی تھی کہ تم ان پر حملہ کر کے دروازے میں تو گھس پڑو پھر جب

ف١
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد عرصے تک کوئی نبی نہیں آیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ مبعوث ہوئے تو اللہ نے فرمایا کہ اے اہل کتاب تم کو تو ایک عرصہ کے بعد نبی کی صحبت میسر آئی ہے تم کو چاہیے تھا کہ غنیمت سمجھتے اور بلا تاخیر ایمان لے آتے اور اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو اللہ ہر چیز پر قادر ہے وہ تمہاری جگہ اور مخلوق ایمان لانے والی پیدا کردے گا۔

ع ٣

ف٢
چونکہ ملک شام میں کثر انبیاء علیہم السلام پیدا ہوئے اور وہیں بکثرت مدفون ہیں اس لئے اس کو مقدس فرمایا ! جب بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ عمالقہ سے جہاد کر کے ان سے ملک شام چھین لو اور وہاں سلطنت کرو اور ان کی قوت و شوکت دیکھ کر بیٹھ نہ پھیرو انجام کار اللہ پاک تم کو فتح دے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ملک شام تمہارا ہو جائے گا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے بارہ قبیلوں کے بارہ سردار ملک شام کی خبر لانے کو بھیجے انہوں نے واپس آکر وہاں کی شادابی و سرسبزی اور قوم عمالقہ کی قوت و طاقت کا حال بیان کیا حضرت موسیٰ نے ان سے فرمایا کہ دشمن کی قوت کا حال قوم سے نہ (باقی صفحہ ١٤٤ پر)

(شان نزول صفحہ ٨٢٠ پر)

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ

تم دروازے میں گھس پڑے تو بلاشبہ تم ہی غالب ہوگے اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم میں

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا

ایمان ہے وہ کہنے لگے کہ اے موسیٰ ہم تو کبھی بھی اس میں نہ جائیں گے جب تک کہ

دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا

وہ دشمن اس میں رہیں گے ہاں تم اور تمہارا اللہ جاؤ پس دونوں لڑو! ہم تو یہیں

قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ

بیٹھے ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ میرے پروردگار میرے بس کا کوئی نہیں مگر میری ذات اور میرا بھائی

فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَاِنَّهَا

(ہارون) سو فرق کیجو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں! اللہ نے فرمایا کہ

مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ

اچھا تو وہ ملک ان پر حرام ہوا چالیس برس! ملک میں سر مارتے پھریں گے۔

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ

تو نافرمان لوگوں پر کچھ افسوس نہ کرو اور (اے محمدؐ) ان کو سنادے

ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا

آدم کے دو بیٹوں کے واقعی حالات ف۱ جب دونوں نے کچھ نیاز چڑھائی پس ان میں سے ایک کی قبول

وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا

ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی! تو قابیل لگا کہنے کہ میں تجھ کو ضرور مار ڈالوں گا! ہابیل بولا کہ

يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ

اللہ تو صرف پرہیزگاروں سے قبول فرماتا ہے۔ اگر تو مجھ پر ہاتھ چلائے گا

يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ

میرے قتل کرنے کے ارادہ سے تو بھی تو قتل کرنے کے لئے تجھ پر اپنا ہاتھ چلانے والا ہوں نہیں

اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ

میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تو ہی میرا اور اپنا دونوں

ف۱ یعنی قابیل اور ہابیل کا قصہ۔

بقیہ صفحہ ۱۴۳
کہنا کہیں بزدل نہ ہو جائیں تو ان بارہ سرداروں میں سے صرف دو شخص یعنی حضرت کالبؓ اور حضرت یوشعؑ نے حکم کی تعمیل کی اور باقی دسوں سرداروں نے دشمن کی قوت بھی قوم سے کہہ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم کے تمام لوگ بزدل ہوگئے اور چاہا کہ الٹے مصر میں چلے جائیں اس جرم میں ان کو سزا ملی کہ چالیس برس تک میدان میں حیران و پریشان پھریں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بہتیرا چلے لیکن آخر کو اپنے آپ کو وہیں پایا کہ جہاں سے چلے تھے! مجبور ہو کر رہ پڑے اور اس چالیس برس کے زمانہ میں جب سب مر چکے اور یہی دو سردار جو موسیٰؑ کے بعد خلیفہ بھی ہوئے ہیں باقی رہے تو میدان تیہ سے نجات ملی اور ان ہی کے ہاتھوں ملک فتح ہوا۔

ع ۴/۸ وقف لازم النصف

بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ
کا گناہ سمیٹے اور دوزخیوں میں ہو جائے اور یہی
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۚ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ
ظالموں کی سزا ہے۔ غرض قابیل کو اس کے نفس نے راضی کردیا اپنے بھائی کے قتل
فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ
کردینے پر آخرکار اس کو مار ڈالا اور خود ہی گھاٹے میں آگیا۔ پھر اللہ نے بھیجا ایک کوا کہ زمین
فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ ؕ قَالَ
کریدنے لگا تاکہ اس کو دکھلائے کہ کس طرح چھپائے اپنے بھائی کی نعش کو! بول اٹھا
یٰوَیْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ
ہائے افسوس میں اس سے بھی گیا گزرا ہوا کہ ہوتا اس کوّے ہی جیسا کہ چھپا دیتا اپنے
سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ ۚۛ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ
بھائی کی نعش کو! پھر پچھتانے لگا ف اسی وجہ سے ہم نے
كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ
بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو کوئی کسی کو مار ڈالے بغیر کسی جان
نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ
کے عوض اور بغیر زمین میں فساد پھیلانے کے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو مار ڈالا!
وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ
اور جس نے ایک مرتے کو بچالیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچالیا ف۲ اور بے شک ان کے پاس
رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ؗ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی
لاچکے ہیں ہمارے رسول صاف صاف حکم پھر بھی بہتیرے ان میں سے اس پر بھی ملک میں
الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ
زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں۔ (ش ۱۷) بس ان کی سزا جو اللہ اور
وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا
اس کے رسول سے لڑتے اور فساد کی غرض سے زمین میں دوڑے دوڑے پھرتے ہیں یہی ہے کہ انکو قتل

ف۱
حضرت حوّا کے ایک حمل میں دو بچے یعنی ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوتے تھے اس وقت ضرورت کے باعث بھائی بہن میں آپس میں بھی نکاح جائز تھا. لیکن حضرت آدم علیہم السلام احتیاطاً ایک پیٹ کے بھائی کا دوسرے پیٹ کی بہن سے نکاح کرتے تھے قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ نہایت حسینہ تھی اقلیما نام تھا اس کا نکاح آدمؑ قاعدہ کے مطابق ہابیل سے کرنے لگے تو قابیل نے حسد کیا اور کہا کہ میرا نکاح اس سے کردو! خاطرداری کے لئے حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ تم دونوں خدا کی نیازیں چڑھاؤ غرض ہابیل جو نبی کے حکم پر قائم تھے جب نیاز چڑھانے گئے تو قبول ہوگئی اور آگ غیب سے آکر جلا گئی لیکن قابیل کی نیاز کو چھوڑ گئی اس پر قابیل نے قلبی حسد کے باعث ہابیل کو مارنا چاہا اور آخرکار مار ہی ڈالا۔ اب تک جہان میں جو خونِ ناحق ہوتا ہے یا ہوگا اس کا وبال اس پر بھی ہے چند دنوں تک وہ نعش جنگل میں پڑی رہی آخر یہ ڈرا اور اس کے تابوت کو سال بھر تک اپنی کمر پر لادے پھرا کیونکہ وہ پہلی موت تھی جو زمین پر واقع ہوئی تھی کسی کو میّت کا دفن کرنا نہ آتا تھا! آخر اللہ پاک
(بقیہ صفحہ ۱۴۶ پر)

مع ۵ — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ عند المتاخرین

(شانِ نزول صفحہ ۸۲۰ پر)

اَوۡ يُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ
کردیا جائے یا وہ سولی چڑھا دیئے جائیں یا کاٹ دیئے جائیں انکے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے ف۱
اَوۡ يُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ‌ؕ ذٰ لِكَ لَهُمۡ خِزۡىٌ فِى الدُّنۡيَا‌ وَلَهُمۡ
یا ان کو دیس نکالا دیا جائے۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہوئی اور ان
فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌۙ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ
کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ مگر جو لوگ توبہ کرلیں اس سے پہلے پہلے
اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهِمۡ‌ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا
کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۲ ایمان والو
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا
اللہ سے ڈرتے رہو اور ڈھونڈو اس تک وسیلہ اور جان لڑا دو
فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ اَنَّ
اس کے راستہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ جو لوگ کافر ہیں ان کے
لَهُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا وَّمِثۡلَهٗ مَعَهٗ لِيَفۡتَدُوۡا بِهٖ
پاس جو کچھ زمین میں ہے اگر سب کا سب ہو اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہو کر دے دیں
مِنۡ عَذَابِ يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنۡهُمۡ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ
اپنے چھڑوائی میں قیامت کے دن کے عذاب سے تب بھی وہ ان سے قبول نہ کیا جائے گا اور ان کو دردناک عذاب
اَلِيۡمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمۡ بِخٰرِجِيۡنَ
ہونا ہے۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل بھاگیں اور وہ تو وہاں سے نکل سکنے
مِنۡهَا‌ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقۡطَعُوۡۤا
نہیں اور ان کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہے۔ اور مرد چوری کرے تو اور عورت چوری کرے تو کاٹ ڈالو
اَيۡدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَـكَالًا مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۳۸﴾
ان کے ہاتھ سزا میں ان کے کرتوت کی اور سزا اللہ کی ٹھہرائی ہوئی ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے
فَمَنۡ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِ ظُلۡمِهٖ وَاَصۡلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوۡبُ
(رش ۱۸) پھر جس نے اپنے قصور پیچھے توبہ کرلی اور (عادت) سنوار لی تو بیشک اللہ اس کی توبہ

ف۱
یعنی دایاں ہاتھ اور
بایاں پاؤں۔
ف۲
پہلے تو فرمایا کہ خون
کرنا گناہ کبیرہ ہے لیکن کسی
جان کے بدلے یعنی قصاص
میں قتل کرنا گناہ نہیں ہے
اسی طرح فساد پھیلانے کی
سزا میں قتل کر ڈالنا بھی
گناہ نہیں اب اس ٥
فساد کا بیان ہے جس ع ۸
کی سزا قتل ہے۔ یعنی ۹
جو باغی حاکم کے مخالف ہو کر
فساد پھیلائے وہ ڈاکو گویا
خدا اور اس کے رسول سے
لڑائی کرتے ہیں اس لئے
ان کو گرفتار کرو اور تحقیقات
میں مصروف ہو۔ پس اگر
کسی کو انھوں نے قتل کیا
ہو تو ان کو بھی قتل کردو
اور اگر کسی کو جان سے مارنے
کے علاوہ مسافروں کا مال
بھی لوٹا ہو تو سولی چڑھاؤ
(باقی صفحہ ۱۴۷ پر)

شان نزول صفحہ ۸۲۰ پر

(بقیہ صفحہ ۱۴۵)
نے ایک کوا بھیجا جو دوسرے
کوے سے لڑا اور اس کو مار
کر اپنی چونچ اور پنجوں سے
زمین کھود کر اس کو گڑھے
میں دبا دیا جب قابیل نے
اپنی حیرت ناک حالت پر
افسوس کیا اور اس سے دفن
کرنا سیکھ کر اسی طرح بھائی
کی لاش دفن کی اور اپنے
فعل پر پشیمان ہوا۔
ف۲
کیونکہ نیکی ہو یا بدی
ایک کی ابتدار سے دوسروں
کو بھی اس کی ترغیب ہوتی ہے

عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ

قبول کرلیتا ہے! بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ کی ہے سلطنت

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ

آسمانوں اور زمین کی! وہ عذاب دے جس کو چاہے اور معاف کرے جسے چاہے!

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾ يٰٓأَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ش ۱۹) اے پیغمبر ان کی وجہ سے تو

الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوٓا اٰمَنَّا

آزردہ خاطر نہ ہو جو لپکتے ہیں کفر کرنے پر یعنی جو منھ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم

بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ

مع عند المتقدمین

ابوحنیفہ علی الاول اجوز ۱۲

مسلمان ہیں اور ان کے دل مسلمان نہیں! اور جو یہودی ہیں اور جاسوسی کرتے ہیں

سَمّٰعُونَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُونَ لِقَوْمٍ اٰخَرِينَ ۙ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ

جھوٹی باتوں کی! جاسوس دوسرے لوگوں کے جو تم تک نہیں آئے! بے جگہ کردیتے

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۚ يَقُولُونَ إِنْ

ہیں باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے! کہتے ہیں کہ (لوگو)

أُوتِيتُمْ هٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ

اگر تم کو یہ حکم ملے تو لے لینا اور اگر یہ نہ ملے تو بچتے رہنا! اور جسے

يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۗ أُولٰٓئِكَ

اللہ بے دین کرنا چاہے تو تیرا اس کے لئے اللہ پر کچھ بس نہیں چل سکتا! یہی لوگ

الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۗ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

ہیں کہ اللہ نے نہ چاہا کہ ان کے دل پاک کرے! ان کو دنیا میں

خِزْيٌ ۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٤١﴾ سَمّٰعُونَ

ذلت ہے۔ اور ان کو آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ جاسوس ہیں

لِلْكَذِبِ أَكّٰلُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِنْ جَآءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

جھوٹی باتوں کے اور بڑے حرام کھانے والے ہیں پس اگر وہ تیرے پاس آئیں تو ان میں فیصلہ کردے

(بقیہ صفحہ ۱۴۶)

اور اگر صرف مال لوٹا ہے کسی کو قتل نہیں کیا تو ان کا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ ڈالو اور اگر صرف مسافروں کو دھمکایا اور ڈرایا ہے کسی کو قتل کیا اور کسی کا مال چھینا تو ایسی صورت میں ان کو ملک سے نکال دو یعنی جلاوطن کردو یا یہ مطلب ہے کہ حبس دوام کردو۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۰ پر)

أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ

یا ان سے تغافل کر! اور اگر ان سے تغافل کرے گا تو یہ تیرا کچھ بھی نہ بگاڑ

شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

سکیں گے! اور اگر فیصلہ کرے تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں

الْمُقْسِطِينَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا

کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ تجھ کو کس طرح منصف کریں گے حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں

حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ

اللہ کا حکم موجود ہے پھر اس کے بعد بھی یہی پھرے جاتے ہیں! ان کو سرے سے

بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ ع ٦ ١٠

ایمان ہی نہیں۔ بیشک ہم نے ہی توریت اتاری جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا

اسی کے موافق حکم دیتے تھے فرماں بردار انبیاء ان یہودیوں کو

وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ وَ

اور اللہ والے درویش عالم (بھی) کیونکہ وہ محافظ ٹھہرائے گئے تھے اللہ کی کتاب پر اور

كَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا

اس کی خبر گیری پر تھے۔ تو تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو اور نہ

تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ

لو میری آیتوں کے بدلے ناچیز مول! اور جو نہ حکم دے اس کے موافق جو اللہ نے

اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ

اتارا تو وہی لوگ کافر ہیں اور ہم نے یہود پر کتاب میں لازم کر دیا تھا کہ

النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ

جان کے بدلے جان۔ اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک

وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ

اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ برابر!

فَمَنۡ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ
پھر جس نے بدلہ معاف کر دیا تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہوا ! اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے موافق
اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓٮِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيۡنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ
حکم نہ کرے تو وہی لوگ بے انصاف ہیں ف۱ اور ہم نے بعد کو ان ہی کے قدم بر قدم
بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ
عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو سچا بتاتا تھا کتاب (توریت) کو جو اس کے
التَّوۡرٰٮةِ‌ ۖ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ فِيۡهِ هُدًى وَّنُوۡرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا
پہلے سے تھی ! اور ہم نے اس کو انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی ہے اور تصدیق کرنے والی
لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةً
توریت کی جو اس سے پہلے سے موجود تھی اور خود ہدایت اور پرہیزگاروں
لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۶﴾ وَلۡيَحۡكُمۡ اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ‌ ؕ
کے لئے نصیحت ۔ اور (ہم نے حکم دیا تھا) کہ اہل انجیل کو چاہیئے کہ حکم کریں اسکے مطابق جو اللہ نے
وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓٮِٕكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۷﴾
اس میں اتارا اور جو حکم نہ دے اللہ کے اتارے ہوئے کے موافق تو وہی لوگ نافرمان ہیں ف۲
وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ
اور (اے محمد) ہم نے تجھ پر بھی برحق کتاب اتاری جو سچا بتاتی ہے سب اگلی کتابوں کو
مِنَ الۡكِتٰبِ وَمُهَيۡمِنًا عَلَيۡهِ‌ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ
اور ان کی محافظ ہے ف۳ تو تو حکم کر ان لوگوں میں اس کے مطابق جو اللہ نے
اللّٰهُ‌ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الۡحَـقِّ‌ ؕ لِكُلٍّ
اتارا اور ان کی خواہشوں پر نہ چل وہ حق راہ چھوڑ کر جو تیرے پاس آچکی ! تم میں سے
جَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ شِرۡعَةً وَّمِنۡهَاجًا‌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَـكُمۡ اُمَّةً
ہر ایک کے لئے ہم نے ایک شریعت اور خاص طریقہ ٹھہرایا ! اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی
وَّاحِدَةً وَّلٰـكِنۡ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِىۡ مَاۤ اٰتٰٮكُمۡ‌ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡـرٰتِ‌ ؕ اِلَى
امت کر دیتا لیکن تم کو اللہ آزمانا چاہتا ہے اپنے دیئے ہوئے حکم میں تو لپکو نیک کاموں میں ! اللہ

ف۱ پچھلے رکوع میں یہود کا سنگساری میں خلاف توریت رعایت چاہنے کا تذکرہ تھا اور اس جگہ قصاص کا حکم ہے اور یہ احکام بھی عام ہیں بلا لحاظ وضیع و شریف اور غریب و امیر ہر شخص کو ایک ہی سزا دی جائے لیکن کمبخت یہود طمع دنیاوی کو تمام احکام میں دخل دینے لگے تھے اس لئے پہلی آیت کے بعد میں اس حکم کا بیان کرنا مناسب ہوا

ف۲ ان آیتوں میں یہود اور عیسائیوں کو اس بات پر ملامت کی گئی ہے کہ وہ زبان سے اپنے یہودی اور عیسائی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن یہ دعویٰ بلا دلیل ہے اپنی آسمانی کتابوں یعنی توریت و انجیل پر عمل نہیں کرتے اور قصاص اور سنگساری کے احکام تک میں دنیاوی طمع کو دخل دے کر غریبوں کو سزا دیتے اور امیروں کو روپیہ لے کر سزا سے بری کر دیتے ہیں حالانکہ احکام الٰہی سب کے لئے عام ہیں کہ جو جرم کرے خواہ کسی رتبہ اور کسی درجے کا ہو برابر اس کو کتاب کے مطابق سزا دیجائے

ف۳ کیونکہ قرآن ان کتابوں میں کسی طرح کا رد و بدل جائز نہیں رکھتا اور ان کی محرف و غیر محرف احکام کو صاف صاف کھول کر جدا کر دیتا ہے ۔

اللّٰہِ مَرۡجِعُکُمۡ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۴۸﴾

کی جانب تم سب کو لوٹ کر جانا ہے تو وہ تم کو جتادے گا جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

وَاَنِ احۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَہُمۡ

(رش ۲۰) اور (اے محمدؐ) تو حکم کرتا رہ ان میں اسی کے مطابق جو اللہ نے اتارا اور ان کی خواہشوں پر مت چل

وَاحۡذَرۡہُمۡ اَنۡ یَّفۡتِنُوۡکَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ اِلَیۡکَ ؕ

اور ان سے بچتا رہ کہ تجھ کو اس کتاب کے کسی حکم سے بھٹکا نہ دیں جو اللہ نے تجھ پر اتاری ہے۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّصِیۡبَہُمۡ بِبَعۡضِ

پھر اگر یہ کہا نہ مانیں تو جان لے کہ اللہ ہی کو منظور ہے کہ ان پر کوئی مصیبت ڈال دے انکے بعض

ذُنُوۡبِہِمۡ ؕ وَاِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُکۡمَ

گناہوں کی سزا میں اور بیشک بہت سے لوگ البتہ نافرمان ہیں! اب کیا زمانۂ

الۡجَاہِلِیَّۃِ یَبۡغُوۡنَ ؕ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکۡمًا لِّقَوۡمٍ

جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ف۱ اور اللہ سے بہتر حکم کرنے والا کون ہے۔ یقین رکھنے والے لوگوں

یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَہُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤی ع ۱۱

کے واسطے۔ (رش ۲۱) ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ!

اَوۡلِیَآءَ ۘ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَلَّہُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاِنَّہٗ مِنۡہُمۡ

وہ باہم ایک دوسرے کے رفیق ہیں! اور جو کوئی تم میں سے انکو دوست بنائے گا تو وہ ان ہی میں

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَی الَّذِیۡنَ فِیۡ

کا ایک ہے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا۔ تو تو ان کو دیکھے گا جن کے دلوں میں

قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوۡنَ فِیۡہِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ نَخۡشٰۤی

مرض نفاق ہے کہ وہ ان کی دوستی میں بڑی جلدی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کو تو اس بات کا خوف ہے

اَنۡ تُصِیۡبَنَا دَآئِرَۃٌ ؕ فَعَسَی اللّٰہُ اَنۡ یَّاۡتِیَ بِالۡفَتۡحِ اَوۡ اَمۡرٍ مِّنۡ

کہ ہم پر کوئی مصیبت نہ آپڑے۔ سو کوئی دن جاتا ہے کہ اللہ (مسلمانوں کی) فتح یا کوئی حکم اپنے پاس سے

عِنۡدِہٖ فَیُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَاۤ اَسَرُّوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ نٰدِمِیۡنَ ﴿ؕ۵۲﴾ وَیَقُوۡلُ

بھیجے تو اس وقت وہ پشیمان ہوں گے اس بدگمانی پر جو اپنے دلوں میں چھپاتے تھے۔ اور کہیں گے

ف۱ اسلام سے پہلے کا وقت مشرکین عرب کے لئے زمانۂ جاہلیت کہلاتا ہے کیونکہ سب سے پہلی کتاب جو اہل عرب پر نازل ہوئی وہ یہی قرآن ہے۔ اس کے نزول سے پہلے تو ان کو خبر ہی نہ تھی کہ خدا حقیقت میں کیا چیز ہے اور وہ کیا چاہتا ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۱ پر)

الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ

مسلمان کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑے زور سے قسمیں کھاتے تھے اللہ کی کہ ہم بلاشبہ تمہارے ساتھ ہیں !

النصف إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ ﴿٥٣﴾

اکارت ہو گیا ان کا سارا کیا کرایا پس نقصان میں رہ گئے ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ

ایمان والو جو تم میں اپنے دین اسلام سے پھر جائے گا تو اللہ

يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ۙ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

ایسے لوگ موجود کرے گا جنکو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہوں گے ! نرم دل ہوں گے مسلمانوں

أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا

کے ساتھ سخت دل ہونگے کافروں کے ساتھ ! جانیں لڑا دیں گے اللہ کی راہ میں اور کسی ملامت

يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ

کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے ۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے

يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

دے ! اور اللہ بڑی گنجائش والا خبردار ہے ۔ (ش ۲۲) بس تمہارا دوست تو اللہ اور اس کا رسول

وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

اور مسلمان ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور

وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

وہ ہمیشہ خضوع کرتے ہیں اور جو دوستی کرے گا اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں

ع ۱۲ ۸ فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٥٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

سے تو بے شک اللہ والے ہی غالب ہیں ۔ ایمان والو دوست

تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ

مت بناؤ ان کو جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے یعنی یہود اور

أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ

نصاریٰ کہ جن کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے اور تمام کافر اور اللہ سے ڈرتے

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَوٰةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا
رہو اگر تم مسلمان ہو اور جب تم نماز کے لئے پکارتے ہو تو وہ اس کو ہنسی اور
وَّلَعِبًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يَٰٓأَهْلَ الْكِتَٰبِ
کھیل بناتے ہیں یہ اس وجہ سے کہ وہ لوگ بالکل بے عقل ہیں ف (ن ٢٣) کہہ دے کہ اے اہل کتاب
هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَ
تم ہم میں کیا عیب پاتے ہو؟ بس یہی نا کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اترا اور
مَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَٰسِقُونَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ
جو ہم سے پہلے اترا اور یہ کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں کہہ دے بھلا میں
أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللَّهُ
تم کو بتادوں ان فرضی عیب داروں سے بدتر سزا والے اللہ کے ہاں۔ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی
وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ
اور اپنا غضب نازل کیا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا اور وہ پوجنے
الطَّٰغُوتَ ۚ أُولَٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ
لگے شیطان کو! یہی لوگ درجے میں بدتر ہیں اور بہت بھٹکے ہوئے سیدھی
السَّبِيلِ ﴿٦٠﴾ وَإِذَا جَآءُوكُمْ قَالُوٓا آمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ
راہ سے۔ اور وہ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ کفر ہی کو ساتھ
وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾ وَتَرَىٰ
لے کر آئے تھے اور کفر ہی کو ساتھ لے کر چلے گئے! اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپائے ہوئے تھے اور تو دیکھے
كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَٰرِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَٰنِ وَأَكْلِهِمُ
گا ان میں بہتیروں کو جو دوڑتے ہیں گناہ اور ظلم اور حرام
السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا يَنْهَىٰهُمُ الرَّبَّٰنِيُّونَ
کھانے پر! کیسے برے کام ہیں جو وہ کر رہے ہیں ان کو کیوں نہیں منع کرتے اللہ والے
وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا
درویش اور علماء گناہ کی بات بولنے اور حرام مال کھانے سے؟ بہت برے عمل ہیں جو

ف یعنی جب تم اذان دیتے اور لوگوں کو نماز کے لئے بلاتے ہو تو یہ کافر اذان کا مخول اڑانے لگتے ہیں۔

(شان نزول صفحہ ٨٢١ پر)

يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ

وہ کر رہے ہیں ف (رش ٢٤) اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ تنگ ہے ان ہی کے ہاتھ تنگ ہو جائیں

وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ

اور ان کو پھٹکار اس کہنے پر ! بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں ۔ وہ خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے ۔

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا

اور وہ قرآن جو تجھ پر نازل ہوا تیرے پروردگار کی طرف سے ضرور ان میں سے بہتیروں کی شرارت اور

وَّكُفْرًا ۭ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ

کفر کے زیادہ ہونے کا باعث ہوگا ! اور ہم نے ڈال دی ان کے آپس میں دشمنی اور بیر روز قیامت تک !

كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي

جب وہ بھڑکاتے ہیں لڑائی کی آگ اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور وہ دوڑتے ہیں ملک

الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَوْ اَنَّ

میں فساد پھیلانے کو اور اللہ مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا اور اگر

اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ

اہل کتاب ایمان لے آتے اور پرہیزگار بنتے تو ہم دور کر دیتے ان سے ان کے گناہ اور

لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ

ان کو داخل کرتے نعمت کے باغوں میں اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور

الْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

انجیل اور وہ کتابیں جو نازل ہوئیں ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے ! تو بیشک وہ کھاتے

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

اپنے اوپر سے اور پیروں کے نیچے سے ف٢ کچھ لوگ ان میں اعتدال پر ہیں ! اور ان میں سے بہتیرے تو

٩ ع ١٢ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

بہت ہی برے عمل کر رہے ہیں ! اے پیغمبر پہنچا دے وہ احکام جو تجھ پر اترے تیرے پروردگار

رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ

کی طرف سے (رش ٢٥) اور اگر تو نے یہ نہ کیا تو کچھ اللہ کا پیغام نہ پہنچایا (رش ٢٦) اور اللہ تجھ کو محفوظ

نصف الحزب

ف١ پہلی آیت میں عوام الناس گناہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی اور اس جگہ اس کا اظہار کیا جاتا ہے کہ علماء اور فقراء جو مقتدا کہلاتے ہیں اگر وہ لوگوں کو نہ منع کریں اور برے اعمال سے نہ روکیں تو مذموم ہیں اور ان کو دینی معاملات اور شرعی امور میں مداہنت اور چشم پوشی کرنا ان ہی جیسا بنا دیتا ہے جن کو منع نہیں کیا گیا اور وہ برے عمل کے مرتکب ہو کر گناہگار بن رہے ہیں۔

ف٢ یعنی یہودی اور عیسائی اگر آسمانی کتابوں پر چلتے اور تمام آسمانی صحیفوں کو مان کر ان کے حکم کے بموجب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور اللہ سے ڈرتے رہتے تو ہم ان کے سارے گناہ معاف کر کے جنتوں میں داخل کرتے اور دنیا میں ایسی برکت دیتے کہ ان کے سر کے اوپر سے رزق برستا اور پیروں کے نیچے سے ابلتا اور یہ بافراغت اطمینان سے بلا محنت کھایا کرتے آسمان سے بارشیں اور زمین سے پیداوار عمدہ ہوتی۔

تنبیہ: "یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ" کو تلاوت کی بہ نسبت ذرا آہستہ آواز سے پڑھے۔

(شان نزول صفحہ ٨٢١ پر)

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ

رکھے گا لوگوں سے ! بیشک اللہ راستہ نہیں دکھاتا کافر لوگوں کو ف (تُو) کہہ دے

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ

کہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر نہیں جب تک کہ نہ قائم رکھو توریت اور

الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ

انجیل اور ان صحیفوں کو جو تمہارے رب کی طرف اترے ! جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے (اے محمد) اترا جو قرآن

مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَی

ان میں سے بہتیروں کی سرکشی اور کفر کے زیادہ ہونے کا باعث ہوگا ! پس تو ان کافر

الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا

لوگوں پر مطلق افسوس نہ کر بے شک جو مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں

وَ الصّٰبِئُوْنَ وَ النَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

اور فرقہ صابی (یعنی ستارہ پرست) اور عیسائی ان میں سے جو کوئی بھی ایمان لائے اللہ اور روز آخرت پر اور

عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ

نیک عمل کرے تو ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے ہم لے

اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا

چکے ہیں بنی اسرائیل سے عہد و پیمان اور ہم نے بھیجے ان کی جانب بہت سے پیغمبر ! جب

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِیْقًا

کبھی ان کے پاس رسول ایسے احکام لایا جن کو ان کے دل نہ چاہتے تھے تو کتنوں کو جھٹلایا اور کتنوں کو

یَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ حَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ

قتل کرنے لگے ۔ اور خیال کیا کہ کوئی بلا نہ آئے گی سو اندھے اور بہرے بن گئے پھر اللہ

اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا

ان پر متوجہ ہوا ف۲ پھر ان میں سے بہتیرے اندھے اور بہرے بنے ! اور اللہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں

یَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ

دیکھ رہا ہے ۔ بیشک وہ لوگ کافر ہوگئے جنھوں نے کہا کہ اللہ تو یہی مریم کا بیٹا

ف۱ یعنی اے محمد بے کھٹکے اہل کتاب کو کافر کہو جب تک یہ مسلمان نہ ہوں گمراہ کہے جاؤ۔ ان کو دست درازی کی توفیق ہی نہ ہوگی کیونکہ تمہاری حفاظت تو اللہ کرے گا۔

ف۲ یعنی پھر اللہ نے ان پر رحم فرمایا اور گنا ہوں کی جانب کچھ خیال نہ کر کے اپنا چہیتا نبی آخر زماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب بھیج دیا اس پر بھی اگر یہ ازلی بدبخت بہرے گونگے بنے رہے اور نہ راہِ راست دیکھی نہ حق بات اور کلام الٰہی کو دل سے سنا تو یہ اُن کی حرماں نصیبی ہے ہماری طرف سے تو حجت تمام ہوچکی اب مرکر اس کی سزا بھگتیں گے۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۲۲ پر)

مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ

مسیح ہے ! حالانکہ مسیح تو یہ کہا کرتا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا

وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ

اور تمہارا سب کا پروردگار ہے ! کچھ شک نہیں کہ جو اللہ کا شریک گردانے اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور

مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

اسکا ٹھکانہ دوزخ ہے اور گناہ گاروں کا کوئی مددگار نہیں ۔ کافر ہوگئے جو کہتے ہیں کہ

اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ

اللہ تین میں کا تیسرا ہے ۔ ف حالانکہ کوئی معبود نہیں مگر خدائے واحد اور اگر

لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

نہ باز آئیں گے اس خرافات سے جو بکتے ہیں تو البتہ جو ان میں کفر پر رہیں گے ضرور

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ

دردناک عذاب پائیں گے ۔ یہ لوگ کیوں نہیں توبہ کرتے اللہ کے آگے اور کیوں نہیں استغفار کرتے ؟ حالانکہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ

اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۔ بس مسیح ابن مریم تو ایک پیغمبر ہے ۔ اس سے

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ

پہلے بہتیرے رسول گزر چکے ! اور اسکی والدہ ولی تھی ! دونوں کھانا کھایا کرتے تھے !

اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾

دیکھ تو ہم کیوں کر ان سے دلائل بیان کرتے ہیں پھر دیکھ یہ لوگ کدھر بھٹکے چلے جاتے ہیں ف۲

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا

کہہ دے کیا تم اللہ کے سوا ایسی چیز کو پوجتے ہو جو نہ مالک ہے تمہارے بُرے کا اور نہ

نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ

بھلے کا اور اللہ ہی ہے جو سب کی سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے کہہ دے کہ اہل کتاب مت زیادتی کرو اپنے

دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ

دین میں ناحق اور نہ چلو ان لوگوں کی خواہشوں پر جو گمراہ ہو چکے

نصف الربع

ف
یعنی تین خدا مانتے ہیں ایک تو اللہ دوسرے عیسیٰؑ اور تیسرا خدا روح القدس ۔ نعوذ باللہ من ذلک اس قسم کا عقیدہ شرک ہے ! ایمان کا منشاء تو یہ ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک بے نیاز یکتا ہے اور بعض نصاریٰ کا قول ہے کہ بس اللہ ایک ہی ہے جو مسیح بن مریم میں حلول کر آیا ہے یہی کفر ہے ! عیاذاً باللہ ۔

ف۲
اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہوگی کہ عیسےؑ اور مریم علیہا السلام دونوں غذا کے محتاج تھے ! بھوک سے بے چین ہوتے اور لوازم بشریت سے ملوث تھے اگر خدا ہوتے تو بالکل بے نیاز ہوتے ۔

قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۷۷﴾ لُعِنَ ع ۱۱ ۱۴

پہلے ہی اور بہتیروں کو گمراہ کر گئے اور بھٹک گئے سیدھے راستہ سے۔ لعنت

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ

ہو چکی ان پر جو بنی اسرائیل میں سے کفر کرنے لگے! داؤد اور

عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا

عیسیٰ بن مریم کی زبان پر! یہ اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے بڑھتے جاتے تھے ف ایک

لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾

دوسرے کو نہیں منع کرتے تھے اس برے کام سے جو وہ کر بیٹھتے تھے! کیا برے کام تھے جو کرتے تھے۔

تَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ

(اے محمد) تو ان میں سے بہتیروں کو دیکھے گا کہ دوستی کرتے ہیں کافروں سے۔ البتہ انھوں نے برا سامان بھیجا

لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ فِی الْعَذَابِ هُمْ

اپنے واسطے کہ اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا اور وہ عذاب ہی میں ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ لَوْ كَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِیِّ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ

رہیں گے۔ اور اگر وہ ایمان رکھتے ہوتے اللہ اور نبی اور اس کتاب پر جو ان

مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾

پر اتری تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے بہتیرے نافرمان ہیں!

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَ

اور تو البتہ پائے گا سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کے دشمن یہودی اور

الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا

مشرکین کو! (رش ۲۸) اور البتہ پائے گا سب لوگوں سے زیادہ قریب مسلمانوں کی

الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ

محبت میں ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ میلان اس وجہ سے ہے کہ

قِسِّیْسِیْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

ان میں عالم اور درویش ہیں و نیز یہ کہ یہ لوگ تکبر نہیں کرتے۔

ف اہل ایلہ نے جب ہفتہ کے دن میں تعدی کی اور خلاف حکم شکار کھیلنے لگے تو داؤد علیہ السلام نے بددعا کی کہ الٰہی ان پر تیری پھٹکار! وہ سب سؤر بنا دیئے گئے اور جب عیسیٰ کی دعا سے بطور معجزہ آسمان سے خوان اترا اور پھر لوگوں نے کفر کیا تو انھوں نے بددعا کی کہ الٰہی اصحاب مائدہ پر جو خوان سے کھا کے بھی ایمان نہ لائے تیری لعنت! وہ بھی مسخ ہو کر سؤر بنا دیئے گئے! کہتے ہیں کہ وہ پانچ ہزار کافر تھے۔ واللہ اعلم بالصواب

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ

اور جب سنتے ہیں قرآن جو اترا رسول پر تو تو ان کی آنکھوں کو دیکھتا ہے کہ ابلتی ہیں آنسوؤں سے

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا

اس وجہ سے کہ انھوں نے حق بات پہچان لی ہے ! کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا

لائے تو ہم کو ماننے والوں کے ساتھ لکھ لے ۔ اور ہم کو کیا ہوا کہ ہم ایمان تو نہ لائیں اللہ اور

جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ

حق بات پر جو ہمارے پاس آئی اور توقع یہ رکھیں کہ ہم کو داخل کرے ہمارا پروردگار نیک بختوں کی

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

جماعت کے ساتھ ۔ ف۱ تو ان کو اللہ نے عطا فرمائے اس کہنے کی جزا میں باغ کہ جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾

نہریں بہتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے ! اور یہ نیک لوگوں کی جزا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ ع

اور جنھوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو وہی لوگ دوزخی ہیں ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ

(ش ۱) ایمان والو نہ حرام کرلو ستھری چیزیں جو اللہ نے تمھارے لئے حلال

لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوْا

کردی ہیں اور حد سے نہ بڑھو! بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور کھاؤ

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ

اللہ کے دیئے ہوئے میں سے حلال ستھری روزی ۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تم

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ

ایمان لائے ہو۔ ف۲ اللہ تم سے نہیں مواخذہ کرتا تمھارے لایعنی قسموں پر ف۳

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ

لیکن ہاں تم سے مواخذہ کرتا ہے ان قسموں پر جو تم نے پکی کھائیں تو اس کا کفارہ دس

ف۱ یعنی جنت میں

ف۲ حلال چیز اپنے اوپر حرام کرلینا ناجائز ہے۔ تقوے کے طور پر رہبانیت بھی ناجائز ہے اس آیت سے ان جاہل درویشوں کو متنبہ ہونا چاہیئے جو گائے کے گوشت وغیرہ کو حرام کرلینا باعث ثواب سمجھتے ہیں اگر قسم کھائی تب بھی اس کو حکم ہے کہ قسم توڑ دے اور قسم کا کفارہ دے جو آگے مذکور ہوتا ہے۔

ف۳ یعنی بے ارادہ جیسے عموماً بعض ناعاقبت اندیش جاہلوں کا تکیہ کلام واللہ باللہ ہوجاتا ہے یا یمین لغو سے مراد کسی گزشتہ امر پر اپنے علم کے موافق قسم کھانا اور اس کا واقع کے خلاف ہونا مراد ہے مثلاً کسی شخص نے قسم کھائی کہ زید آگیا اور واقع میں زید نہیں آیا لیکن چونکہ اس کا علم اور خیال یہی ہے کہ زید یقیناً آگیا تو اس قسم پر مواخذہ نہ ہوگا کیونکہ اس میں اپنے خیال کی غلطی ہے نہ کہ اللہ کے نام کی بے توقیری واللہ علم۔

(شان نزول ۸۲۲ پر)

عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ

مسکینوں کو کھانا کھلا دینا ہے اوسط درجے کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو

اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ

یا ان دس محتاجوں کو کپڑا بنا دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا۔ پھر جس کو میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے!

ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَ احْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ

یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جو تم قسم کھا بیٹھو! اور حفاظت رکھو اپنی قسموں کی!

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰۤاَيُّهَا

اسی طرح اللہ بیان کرتا ہے تمہارے لئے اپنے احکام تاکہ تم احسان مانو! (رکوع ۲) اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ

ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے تو

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

بس گندے شیطانی کام ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پا جاؤ!

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ

بس شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے آپس میں دشمنی اور بیر ڈلوا دے

فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ

شراب اور جوئے کی وجہ سے اور تم کو روک دے اللہ کی یاد اور نماز

الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا

سے! تو کیا (اب بھی) تم باز آؤ گے؟ اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو

الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى

رسول کا اور بچتے رہو! پھر اگر تم پھر بیٹھو گے تو جان لو کہ بس ہمارے رسول

رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کا ذمہ تو صرف کھول کر پہنچا دینا ہی ہے۔ (رکوع ۳) جو لوگ ایمان لائے اور نیک

الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا

عمل کئے ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ جو وہ پہلے کھا چکے جبکہ انھوں نے پرہیز کیا اور ایمان لائے

(شان نزول صفحہ ۸۲۳ پر)

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا

اور نیک عمل کئے پھر پرہیز کیا اور ایمان لائے پھر پرہیز کیا اور نیکی کی!

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ

اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک لوگوں کو ف (رش ۴) اے ایمان والو اللہ تم کو ضرور

اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ

آزمائے گا ایک ذرا سی بات (یعنی) شکار سے جس تک پہنچ سکیں تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ

تاکہ اللہ معلوم کرلے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے؟ پھر جو زیادتی کرے اس کے بعد

ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا

تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اے ایمان والو شکار نہ مارو

الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا

جب تم احرام کی حالت میں ہو! (رش ۵) اور جو کوئی تم میں سے شکار مارے جان بوجھ کر

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ

تو اس پر بدلہ واجب ہے چارپایوں میں سے مارے ہوئے کے برابر جو ٹھہرائیں تم سے دو منصف!

مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ

یہ نیاز کعبہ تک پہنچائی جائے۔ یا کفارہ (یعنی) چند محتاجوں کا کھانا یا

عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا

مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے ف۲ تاکہ چکھے اپنے کئے کی سزا! اللہ نے درگزر کی اس سے

سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾

جو گزر چکا۔ اور جو پھر ایسا کرے گا تو اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا۔

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ

تمہارے لئے حلال ہوا دریائی شکار اور دریائی کھانے کی چیز بس تمہارے اور دوسرے مسافروں کے فائدے کیلئے

حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ

اور تم پر حرام ہے جنگل کا شکار جب تک تم احرام میں رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ جس کی طرف

ع ۱۲ / ۲

ف۱ یعنی جو لوگ شرک سے بچے اور ایمان لائے پھر جوئے اور شراب کی حرمت نازل ہونے پر جوا کھیلنے اور شراب پینے سے فوراً رک گئے اور دونوں کی حرمت پر ایمان لائے پھر تمام برے کاموں سے پرہیز کیا اور لوگوں کے ساتھ سلوک اور بھلائی کی تو ان کو اللہ دوست رکھتا ہے اور شراب کی حرمت سے پہلے جو شراب پی ہے اس پر کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔

ف۲ یعنی اگر احرام کی حالت میں کوئی شخص کسی جانور کو پکڑلے تو اس پر فرض ہے کہ اس کو چھوڑ دے اور اگر مار ڈالے تو اس کی اس قیمت میں جو دو معتبر آدمی ٹھہرادیں کوئی چوپایہ یعنی بکری یا اونٹ وغیرہ خرید کر کعبہ تک پہنچائے اور اس کو حرم میں ذبح کرکے خود نہ کھائے بلکہ محتاجوں کو کھلائے یا اس کی قیمت میں جتنے محتاجوں کی گنجائش ہو کھانا کھلائے اور اگر خود محتاج ہے قیمت ادا کرنے کی کسی طرح استطاعت نہیں رکھتا تو اس کو چاہیئے کہ ان محتاجوں کی گنتی کے موافق روزے رکھے۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۳ پر)

اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الۡكَعۡبَةَ الۡبَيۡتَ الۡحَرَامَ قِيٰمًا

تم سب اکٹھے ہو کر جاؤ گے اللہ نے قرار دیا کعبہ کو جو معزز گھر ہے لوگوں کے

لِّلنَّاسِ وَالشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَالۡهَدۡىَ وَالۡقَلَاۤئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعۡلَمُوۡۤا

قیام امن کا باعث اور بزرگی والے مہینے اور قربانی اور وہ نیاز کے جانور جن کے گلے میں نشانی

اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَاَنَّ اللّٰهَ

کے پٹے بندھے ہوں تاکہ تم جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور کچھ شک نہیں

بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۹۷﴾ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ وَاَنَّ

کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے ف۱ جان رکھو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے اور یہ بھی

اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ

کہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ پیغمبر کے ذمے صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ جانتا ہے جو

مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسۡتَوِى الۡخَبِيۡثُ وَالطَّيِّبُ

کچھ تم ظاہر میں کرتے اور جو چھپا کر کرتے ہو (اے محمد) کہہ دو کہ برابر نہیں ہو سکتی گندی (یعنی حرام) چیز اور

وَلَوۡ اَعۡجَبَكَ كَثۡرَةُ الۡخَبِيۡثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ

ستھری (یعنی حلال) چیز اگرچہ تجھ کو ناپاک کی بہتات بھلی لگے! تو اے عقلمندو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ

لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡـئَلُوۡا عَنۡ اَشۡيَآءَ

تمہارا بھلا ہو۔ ایمان والو نہ پوچھا کرو بہت باتیں کہ اگر تم پر ظاہر

اِنۡ تُبۡدَ لَـكُمۡ تَسُؤۡكُمۡ ۚ وَاِنۡ تَسۡـئَلُوۡا عَنۡهَا حِيۡنَ يُنَزَّلُ

کردی جائیں تو تم کو بری لگیں! اور اگر تم ان کی ایسے وقت میں پوچھ پاچھ لگاؤ گے کہ قرآن

الۡقُرۡاٰنُ تُبۡدَ لَـكُمۡ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدۡ

اتر رہا ہے تو ظاہر کردی جائیں گی اب تو اللہ نے ان سے درگزر کی اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔ ایسی ہی

سَاَلَهَا قَوۡمٌ مِّنۡ قَبۡلِكُمۡ ثُمَّ اَصۡبَحُوۡا بِهَا كٰفِرِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ

باتیں لوگ پوچھ چکے ہیں تم سے پہلے پھر ان کا انکار کرنے لگے ف۲ اللہ نے

اللّٰهُ مِنۡۢ بَحِيۡرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيۡلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰـكِنَّ

نہیں ٹھہرایا بحیرہ کو اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو۔ لیکن

ف۱ کعبہ کو امن کا گھر قرار دینا کہ جہاں قتل قتال حرام ہے اور رجب و محرم ذوقعد اور ذی الحجہ ان چاروں مہینوں کا بزرگ بنانا جس میں لڑائی ناجائز ہے اور قربانی اور نیاز کے جانوروں کی حفاظت کا حکم دینا غرض یہ تمام انتظامات اللہ کے کمال علم پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ مکہ کی آبادی اور رونق اور عرب جیسے وحشی ڈاکو اور جنگجو لوگوں میں امن و امان کا قیام سب انہی انتظامات کے باعث ہے۔

ف۲ یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ یہ کام کریں یا نہ کریں! یہ حلال ہے یا حرام! بلکہ تمہارا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ پاک نے جو کچھ فرمادیا اس پر عمل کرو اور جو نہ فرمایا تو اس کو معاف جانو! اس میں دین آسان رہے گا اور جو ہر بات کا جواب آئے تو دین تنگ ہو جائے گا اور پھر پوری پوری تعمیل کرنی بہت دشوار ہو جائے گی جیسے بنی اسرائیل نے گائے ذبح کرنے میں بہت پوچھا پاچھی کی تو ہر بات کا جواب آتا گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ بمشکل ویسی گائے بہت گراں قیمت پر ایک ہی ملی یا آیت کا یہ مطلب ہے کہ بے فائدہ باتیں نہ پوچھو مثلاً کسی نے پوچھا (باقی صفحہ ۱۶۱ پر)

ع ۱۳ / ۲

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا
کافر بہتان باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹا ! اور ان میں سے اکثر
يَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۳ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى
عقل نہیں رکھتے ف اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس قرآن کی جانب جو اللہ نے اتارا اور
الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ
رسول کی جانب تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کو تو وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا اگر ان کے باپ
اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝۱۰۴ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور نہ راہ راست پر رہے ہوں (تو بھی یہ اسی لکیر کے فقیر رہیں گے؟) ایمان والو تم
عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ
اپنی فکر کرو! تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا کوئی بھی گمراہ ہو جب کہ تم راہ راست پر رہو! اللہ کی جانب
مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۵ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
تم سب کو لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تم کو جتنا دے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔ (ش ٦) ایمان والو تم میں
اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ
گواہی جب کسی کے سامنے موت آموجود ہو وصیت کرتے وقت تم ہی میں سے
اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ
دو معتبر شخص کی ہونی چاہیئے یا دو تمہارے سوا غیر شخص ہوں ایسی حالت میں
ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا
کہ تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر تم پر آپڑے موت کی مصیبت ! ان دونوں کو
مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ
کھڑا کرو نماز کے بعد پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تم کو شک ہو (پس کہیں) کہ ہم قسم نہیں
ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا
بیچتے مال پر اگرچہ وہ شخص ہمارا قرابت دار ہی ہو۔ اور ہم نہیں چھپاتے اللہ کی لگتی گواہی ! ایسا کریں تو
لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝۱۰۶ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ
ہم بیشک گنہگار ہیں ۔ پھر اگر خبر ہو جائے کہ ان دونوں نے گناہ سے حق دبا لیا تو اور دو شخص

ف۱
بحیرہ کن پھٹی اونٹنی کو کہتے ہیں جو کان پھاڑ کر بتوں کے نام پر چھوڑ دی جاتی تھی اور سائبہ یہی معمولی سانڈ جن سے کوئی کار خدمت نہیں لیا جاتا ! وصیلہ وہ اونٹنی جس کے پہلونٹی کے اوپر تلے دو بچے مادہ ہوں جاہلیت کا عام دستور تھا کہ ایسی اونٹنی کو متبرک سمجھ کر چھوڑ دیتے تھے اور حام نر اونٹ جس کی نسل سے کئی بچے ہو گئے ہوں آخر عمر میں اس کو خدمت سے معاف کر کے چھوڑ دیا جاتا تھا۔ یہ اور اسی طرح کی اور رسمیں اہل عرب نے جزو مذہب قرار دے رکھی تھیں اللہ نے ایسی لغو اور نامعقول باتوں کی ممانعت کر دی اور بتلا دیا کہ ان واہیات رسوم کو شرعی امور قرار دینا کافروں کی محض افترا پردازی اور بہتان بندی ہے۔

شان نزول صفحہ ۸۲۳ پر)

(بقیہ صفحہ ۱۶۰)
کہ میرا باپ کون تھا ؟ یا میری عورت گھر میں کس طرح ہے؟ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیں اور یہ ظاہر ہے کہ وہ جواب وحی کے ذریعے سے بتایا ہوا اصل کے مطابق بالکل صحیح اور سچا ہوگا تو کیا عجب ہے کہ وہ جواب تمہاری مرضی کے خلاف ہو اور تم کو ناگوار گزرے پھر سوال کرنا خود تمہاری ہی پریشانی اور پشیمانی کا باعث ہوگا۔

يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ

ان کی جگہ کھڑے ہوں ان لوگوں میں سے کہ جن کا حق دبا ہے اور یہ مظلوم کے قریبی رشتہ دار

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَ مَا

ہوں پھر اللہ کی قسم کھاویں کہ ہماری گواہی زیادہ معتبر ہے پہلوں کی گواہی سے اور ہم نے کچھ

اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰىٓ اَنْ يَّاْتُوْا

زیادہ نہیں کیا نہیں تو ہم بے شک ظالم ہیں۔ اس میں لگتا ہے کہ وہ جیسی کی

بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ

تیسی گواہی دیں یا اس کا ڈر کریں کہ ہماری قسمیں رد کی جائیں ان کی

اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

قسموں کے بعد! اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اسکا حکم سن لو! اور اللہ راہ راست نہیں دکھاتا

الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾ ع يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ

نافرمان لوگوں کو۔ یاد کرو جس دن اللہ جمع کریگا پیغمبروں کو پھر فرمائے گا کہ تم کو کیا جواب ملا؟

قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١٠٩﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ

وہ کہیں گے کہ ہم کو کچھ معلوم نہیں! تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے ف جب اللہ فرمائے گا

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ

کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب

اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ

میں نے تیری مدد کی روح القدس سے! تو کلام کرتا تھا لوگوں سے گہوارہ میں اور بڑی عمر میں

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ

اور جب میں نے تجھ کو سکھایا لکھنا اور دانائی اور توریت اور انجیل! اور جب

تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ

تو بناتا تھا مٹی سے پرند کی سی صورت میرے حکم سے پھر اس میں پھونک مار دیتا تھا تو وہ پرند

طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ

ہو جاتی تھی میرے حکم سے! اور تو بھلا چنگا کر دیتا تھا مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے۔ اور جب تو نکال

ف اللہ تعالیٰ کافروں کے سنانے کو پیغمبروں سے قیامت کے دن پوچھے گا کہ اے میرے سچے پیغمبرو میں نے تم کو پیغمبر بنا کر دنیا میں بھیجا تھا تو اب بتاؤ کہ تم کو تمہاری امتوں کی طرف سے کیا جواب ملا؟ انھوں نے تمہارا پیغمبر ہونا قبول کیا یا نہیں؟ یہ سن کر تمام پیغمبر اللہ کے علم پر حوالہ رکھ دیں گے اور بول اٹھیں گے کہ بار الٰہا ہم کو تو اپنے جیتے جی تک کا حال معلوم ہے اور وہ بھی ظاہری حال باقی دلوں کا حال تو تو ہی جانتا ہے کیونکہ تیرا نام علام الغیوب ہے اس آیت کے نازل کرنے سے زیادہ تر ان مغرور لوگوں کو متنبہ کرنا اور سمجھانا مقصود ہے جو پیغمبروں کی شفاعت پر بھولے بیٹھے ہیں تاکہ سمجھیں کہ اللہ کے آگے کوئی کسی کے دل پر گواہی نہیں دے سکتا دنیٰ ہو یا پیغمبر حمایت نہیں کر سکتا مگر ہاں جس کو اللہ ہی چاہے اس کا بیشک بیڑا پار ہے۔

الْمَوْتٰى بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ

کھڑے کرتا تھا مُردے میرے حکم سے ! اور جب میں نے روکا بنی اسرائیل کو تجھ سے جس وقت کہ تو

بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

ان کے پاس صریح معجزے لے کر آیا تو کہنے لگے وہ لوگ جو ان میں کافر تھے کہ بس یہ تو کھلا

مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِىْ وَ

جادو ہے۔ اور (یاد کر) جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ ایمان لے آؤ مجھ پر اور

بِرَسُوْلِىْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ

میرے رسول پر ! تو انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ جب حواریوں

الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ

نے کہا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تمھارے پروردگار سے ہو سکے گا کہ ہم پر

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

آسمان سے بھرا خوان آتارے ؟ عیسیٰ نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم کو ایمان ہے ف

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ

وہ بولے کہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم

قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى

جان لیں کہ تم نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس کے گواہ رہیں۔ عیسیٰ نے کہا

ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ

اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار

تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ

کہ وہ دن عید قرار پائے ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے اور تیری طرف سے نشانی ہو ! اور ہم کو روزی دے اور

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ

تو ہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ بیشک میں خوان تم پر اتاروں گا تو جو شخص

يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّىْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ

تم میں سے اس کے بعد کفر کرے گا اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ دنیا میں کسی کو بھی ویسا

ف ہو سکنے کے یہ معنی ہیں کہ دیکھئے اللہ پاک ہمارے واسطے تمھاری دعا سے یہ خرق عادت معجزہ ظاہر کرے یا نہ کرے عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ اللہ سے ڈرو یعنی بندہ کو چاہیئے کہ اللہ کو نہ آزمائے کہ میرا کہا مانتا ہے یا نہیں اگرچہ آقا کیسا ہی مہربان ہوتا ہم غلام کی شان سے آزمانا نہایت بعید ہے۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ ۱۵ ع ۵

عذاب نہ دوں گا اور جب فرمائے گا اللہ کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے

لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ

لوگوں سے کہا تھا کہ مانو مجھ کو اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا ؟ عیسےٰ جواب

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دے گا کہ تیری ذات پاک ہے مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں

كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ

اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا تو تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا

مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ

جو تیرے دل میں ہے ! بیشک تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے میں نے ان سے سوائے اسکے

اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ

کچھ نہیں کہا جو تو نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ اور میں

عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ

ان کا نگران رہا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ہی

الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ

ان کا نگہبان تھا۔ اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ اگر تو

تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ

ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں ! اور اگر تو ان کو معاف فرمادے تو بیشک تو ہی

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ

زبردست ہے حکمت والا۔ اللہ فرمائے گا یہ وہ دن ہے کہ سچے بندوں کو ان کا سچ

صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

کام آئے گا ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ

اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾

رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ! یہی بڑی کامیابی ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلٰى
اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان میں ہے (سب میں) اور وہ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع
ہر چیز پر قادر ہے ۔

سورۃ الانعام مکیۃ ۵۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ
(ش ۷) ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور بنائے اندھیرے
وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾ هُوَ
اور چاندنا پھر بھی یہ کافر اپنے پروردگار کے ساتھ (دوسروں کو) برابر کرتے ہیں وہی ہے
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا ۭ وَاَجَلٌ
جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر موت کا ایک وقت مقرر کر دیا ۔ اور ایک
مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ
میعاد اس کے نزدیک معین ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو ۔ اور وہی اللہ ہے آسمانوں میں
وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿۳﴾
اور زمین میں ! جانتا ہے تمہارا چھپا اور کھلا اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو
وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا
اور ان کے پاس نہیں آتی کوئی نشانی ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے مگر وہ اس سے روگردانی ہی
مُعْرِضِيْنَ ﴿۴﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ
کرتے رہتے ہیں ۔ چنانچہ جھٹلا دیا انھوں نے حق کو جب کہ وہ ان کے پاس آیا تو اب
يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗـؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا
آگے چل کر ان کو معلوم ہوگی حقیقت اس بات کی جس کی ہنسی اڑاتے تھے کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ
ان سے پہلے ہلاک کر دیا کتنی امتوں کو جن کو ہم نے ملک میں اتنا جما دیا تھا کہ تم کو نہیں جمایا

خواص
اس سورت کا مریض پر پڑھنا کیسا ہی لاعلاج مرض کیوں نہ ہو شفا کا باعث ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے جو کوئی صبح ہوتے ہمیشہ سورۃ انعام کی شروع کی تین آیتوں کا ورد رکھے گا حق تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے نگہبان مقرر فرمائے گا جو ہمیشہ اس کی حفاظت کریں گے اور اس مقدس سورت کی تلاوت کرنے والے شخص کے نامۂ اعمال میں روزانہ ان فرشتوں کے اعمال کے برابر قیامت تک ثواب لکھا جائے گا یعنی الحمد للہ سے تکسبون تک۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۳ پر)

وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ

اور ہم نے برسا دیا ان پر مینہ موسلا دھار اور نہریں جاری کردیں ان کے نیچے

مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

پھر ان کو ہلاک کردیا ان کے گناہوں کے باعث اور نکال کھڑی کی ان کے

قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۞٦ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ

بعد اور امت ۔ (ش ۸) اور (اے محمدؐ) اگر ہم تجھ پر اتارتے لکھی لکھائی کتاب کاغذ پر پھر یہ لوگ

بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞٧

اس کو اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیں (تب بھی) ضرور کافر لوگ کہیں گے کہ یہ تو بس صریح جادو ہے ف۱

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ

اور کہتے ہیں کہ محمدؐ پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اترا؟ اور اگر ہم فرشتہ اتار دیتے تو جھگڑا ہی چک

الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۞٨ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا

گیا تھا پھر ان کو کچھ بھی مہلت نہ ملتی ف۲ اور اگر ہم کوئی فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے تو اس کو بھی مرد کی

وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۞٩ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ

صورت میں بنا کر بھیجتے اور ہم ان پر وہی شبہ ڈال دیتے جواب شبہ کر رہے ہیں۔ اور تجھ سے پہلے بھی رسولوں کی ہنسی اڑائی جا چکی

قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞١٠ ع

ہے تو آ نازل ہوا ان لوگوں پر کہ جو ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ عذاب کہ جس کی ہنسی اڑاتے تھے۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کہہ دے کہ چلو پھرو ملک میں پھر دیکھو کہ کیا ہوا جھٹلانے والوں

الْمُكَذِّبِيْنَ ۞١١ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ

کا انجام پوچھ کہ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے؟ خود ہی کہہ دے

كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ

کہ سب اللہ کا ہے! اس نے اپنے اوپر لازم کرلیا رحم کرنا! وہ تم کو ضرور جمع کریگا قیامت کے دن جس میں کچھ

فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞١٢ وَلَهٗ مَا سَكَنَ

شک نہیں! جو لوگ آپ اپنا نقصان کر رہے ہیں وہ تو ایمان لائیں گے نہیں۔ اور اللہ ہی کا ہے

ف۱ کیونکہ جس کی قسمت میں ہدایت نہیں اس کا شبہ کبھی نہیں مٹتا

ف۲ کفار کا یہ خیال تھا کہ انسان کا رہبر اور نبی کوئی فرشتہ ہونا چاہیے اور کبھی یہ کہتے تھے کہ محمدؐ کے ساتھ فرشتہ اترتا اور ان کے پیغمبر ہونے کی وہ تصدیق کرتا تو ایمان لاتے اور چونکہ فرشتے کو اصلی صورت میں دیکھنا سوائے انبیا علیہم السلام کے بشری قوت بصارت سے بالکل خارج ہے نیز انسان کے غیر جنس ہونے کے باعث فرشتے سے رسالت کا مقصود بھی حاصل ہونا دشوار تھا اس لئے فرشتہ نہیں بھیجا گیا اور ان کے شبہ کا جواب حکمت و مصلحت بیان کر کے دیا گیا۔ اگر فرشتے اترتے تو جب آدمی فرشتوں کو دیکھتے غیب اسی وقت ظاہر ہو جاتا پھر ہر عمل کی سزا اور جزا بھی فوراً ہی ظاہر ہونے لگتی۔ سب ہلاک ہو کر جھگڑا طے ہو جاتا۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۲۴ پر)

فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ

جو بستا ہے رات اور دن میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (رش ۹) کہہ دے کہ میں کیا کوئی اور مددگار

وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ

بناؤں اللہ کے سوا کہ جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں کھلاتا۔ کہہ دے

اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

مجھ کو حکم ہوا ہے کہ سب سے اوّل فرماں بردار بنوں اور (اے محمدؐ) مشرکوں میں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ

ہرگز نہ ہونا کہہ دے کہ میں ڈرتا ہوں اگر اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں ایک بڑے دن

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ

کے عذاب سے۔ جس سے اس دن عذاب ٹل گیا تو اس پر اللہ نے بڑا رحم فرمایا۔ اور یہی

الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا

صریح کامیابی ہے۔ اور اگر اللہ تجھ کو کوئی ضرر پہنچائے اس کے سوا کوئی اس کو دور

هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ

کرنے والا نہیں! اور اگر وہ تجھ کو کوئی فائدہ پہنچادے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اسی

الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ

کا زور چلتا ہے اپنے بندوں پر! اور وہی حکمت والا باخبر ہے۔ (رش ۱۰) کہہ کہ کس کی

اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ

گواہی بڑی ہے؟ خود ہی کہہ دے کہ اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان! اور میری جانب یہ

هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ

قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے ڈراؤں تم کو اور اس کو جس تک یہ قرآن پہنچے! کیا تم اس بات کی

اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ

گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بھی ہیں؟ کہہ دے کہ میں تو گواہی دیتا نہیں! کہہ دے کہ بس وہی ایک

وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

معبود ہے اور میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے

يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ (وقف لازم)
وہ تو اس کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ف۱ جو لوگ کہ اپنا آپ نقصان کر بیٹھے ہیں وہی

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ ع ۸
نہیں مانتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹا یا اس کی آیتوں

بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ
کو جھٹلا دے۔ بیشک ظالموں کو فلاح ہوگی نہیں ف۲ اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر کہیں

نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾
گے ان لوگوں سے جو شرک کرتے تھے کہ تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم دعوے کرتے تھے؟

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا
پھر ان کا اس کے سوا کوئی جھوٹا عذر نہ ہوگا کہ کہیں گے اللہ کی قسم جو ہمارا رب ہے ہم تو شریک

مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ
نہیں کرتے تھے دیکھ تو سہی کہ کس طرح جھوٹ بولنے لگے اپنے اوپر اور ان سے کھوئی گئیں جو وہ

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا
افترا پردازیاں کیا کرتے تھے۔ اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور ڈال دیئے

عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ
ہم نے ان کے دلوں پر پردے تاکہ نہ سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ (بھر دیئے) اور اگر

يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ
یہ دیکھ بھی لیں ساری نشانیاں تب بھی ان پر یقین نہ لائیں۔ یہاں تک کہ جب وہ تیرے پاس جھگڑتے ہوئے

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ
آتے ہیں تو کہتے ہیں کافر کہ بس یہ تو اگلوں کی کہانیاں ہیں۔ (ش ۱۱) اور یہ

يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــــَٔـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
اس سے (دوسروں کو تو) منع کرتے ہیں اور خود بھاگتے ہیں اور بس اپنے ہی آپ کو ہلاک کر رہے ہیں

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا
اور نہیں سمجھتے۔ اور کاش تو دیکھے کہ جب وہ کھڑے کیے جائیں آگ پر پھر کہیں کہ اے کاش

ف۱
یعنی حکم توحید کو یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے تمام اہل کتاب کیا یہود کیا نصرانی سب جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں کیونکہ توریت و انجیل اور زبور تینوں میں توحید کا صاف حکم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کو حلیہ سب مفصل موجود ہے لیکن یہ لوگ شقاوت ازلی کے باعث ایمان نہیں لاتے

ف۲
یعنی میں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہو تو میں ظالم ہوں اگر تم نے اس کی آیتوں کو جھٹلایا تو تم ظالم اور انصاف کی بات یہی ہے کہ تم اپنی ہٹ دھرمی و عناد کے باعث مجھ کو جھٹلاتے ہو تو اب تم ہی بتلاؤ کہ تم سے زیادہ گناہ گار کون پھر اپنی فکر کرو۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۴ پر)

نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ

ہم واپس پھیر دیئے جائیں اور نہ جھٹلائیں اپنے پروردگار کی آیتوں کو اور ایمان والوں میں سے بن جائیں ۔ کوئی نہیں

بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا

بلکہ ان پر کھل گیا جو وہ پہلے سے چھپاتے تھے اور اگر واپس بھی کئے جائیں تو پھر

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا

وہی کریں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور بیشک وہ جھوٹے ہیں ف اور کہتے ہیں کہ بس ہماری یہی دنیا کی

الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى

زندگی ہے اور ہم کو مرے پیچھے پھر اٹھنا نہیں ۔ اور (تعجب کرے) اگر تو دیکھے جب یہ کھڑے کئے

رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ

کئے جائینگے اپنے پروردگار کے سامنے ! فرمائے گا کہ کیا یہ سچ نہیں ہے ؟ وہ جواب دینگے کہ ہاں سچ تو ہے قسم ہے اپنے پروردگار

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

کی ! اللہ فرمائے گا اچھا عذاب چکھو اس کفر کے بدلے جو تم کرتے رہے ۔ اور وہ لوگ نقصان میں رہے جنھوں نے جھوٹ جانا

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا

اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کو ! یہاں تک کہ جب ایکدم ان پر قیامت آپہونچے گی تو چلا اٹھیں گے کہ

يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى

ہائے افسوس ہماری اس کوتاہی پر جو ہم نے قیامت کے بارے میں کی ! اور وہ بوجھ لادے ہونگے اپنے اپنے گناہوں کے اپنی پیٹھوں

ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا

پر ! خبردار ہو جاؤ کہ بہت برا بوجھ ہے وہ جو لادے پھرتے ہیں ۔ بس دنیا کی زندگی تو

لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا

کھیل اور تماشہ ہے اور آخرت کا گھر ان کے لئے بہتر ہے جو پرہیزگار ہیں ! کیا تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ

سمجھتے نہیں ؟ (ش ۱۲) ہم جانتے ہیں کہ تجھ کو رنج دیتی ہیں وہ باتیں جو یہ کہتے ہیں

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

تو وہ تجھ کو تو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار

ف

یعنی دوزخ کے کنارے پہنچ کر حکم ہوگا کہ ٹھہرو ! یہ ٹھہرنے کا حکم سن کر کافروں کو توقع پڑے گی کہ شاید ہم کو پھر دنیا میں بھیجا جائے اور اگر اب کے ہمیں دنیا میں پھر بھیجا گیا تو ہم اس مرتبہ یقیناً کفر نہ کریں گے ۔ بلکہ ایمان لائیں گے سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس واسطے ان کو نہیں ٹھہرایا ۔ بلکہ اس تدبیر سے ان کے منہ سے اقرار کرایا کہ بے شک ہم نے کفر کیا تھا ! حالانکہ پہلے منکر ہوئے تھے اور بول اٹھے تھے کہ ہم تو شرک نہ کرتے تھے ! اور ان کو دنیا میں پھر بھیجنا تو محض فضول اور عبث ہے ۔ کیونکہ جب پہلی زندگی میں اپنی شقاوت طبعی کے باعث پیغمبروں کو معجزے دیکھ دیکھ صاف جھٹلاتے رہے اور اپنے روز ازل کے قول و قرار کا بھی مطلق پاس نہ کیا تو دوسری مرتبہ ایسے ہٹ دھرم سرکش ملعونوں سے ایمان لے آنے کی کیا امید ہو سکتی ہے ۔

ع ٣
٩

(شان نزول صفحہ ۸۲۴ پر)

يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ

کرتے ہیں ۔ اور بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں تجھ سے پہلے تو وہ صبر کرتے رہے جھٹلائے

مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ

جانے اور ایذا دیئے جانے پر یہاں تک کہ ان تک آ پہنچی ہماری مدد ! اور کوئی اللہ کی باتوں کا بدل سکنے

اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِي الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٤﴾ وَإِن كَانَ كَبُرَ

والا نہیں ہے اور تجھ کو پہنچ چکے ہیں کچھ احوال پیغمبروں کے ۔ اور اگر گراں گزرتی

عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي

ہے تجھ پر ان کی روگردانی تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ تلاش کرے زمین میں

الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی پھر لادے ان کے سامنے کوئی معجزہ (تو وہ بھی کر دیکھ) اور اگر اللہ

لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا

کو منظور ہوتا تو ان کو سب کو جمع کر دیتا ہدایت پر سو تو نہ ہو جا بیو نادانوں میں ۔ بس مانتے

يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ

بھی وہی ہیں جو (گوش دل سے) سنتے ہیں ! اور مُردوں کو اللہ جلا اٹھائے گا پھر اسی

إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ

کی جانب لوٹائے جائیں گے ف۱ اور کہتے ہیں کہ محمد پر کیوں نہیں اتری کوئی نشانی اسکے پروردگار کی طرف سے

إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا

کہہ دے کہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ کوئی نشانی اتارے لیکن ان میں بہت سے

يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ

سمجھتے نہیں ف۲ اور جو جاندار زمین میں ہے اور جو پرند اپنے دو پروں پر

بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن

اڑتا ہے بس سب تم ہی جیسی امتیں ہیں ف۳ فروگذاشت ہم نے نہیں کی کتاب (لوح محفوظ) میں

شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

کوئی چیز! پھر سب اپنے رب کے سامنے اکٹھے ہوں گے ۔ اور جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتیں وہ

ف۱ یعنی اے محمدؐ تم ان تمام لوگوں سے ایمان کی توقع نہ رکھو کیونکہ جن کے دل میں اللہ نے کان نہیں دیئے وہ سنتے بھی نہیں مانیں تو کس طرح' اصل بات یہ ہے کہ ان کافروں کی مثال مردے کی سی ہے جب قیامت کے دن جلا اٹھائے جائیں گے تب یقین لائیں گے اور اب دنیا میں تو تم اگر دنیا جہان کے معجزے بھی لا موجود کرد تب بھی تو یہ کمبخت اور ازلی بدنصیب ایمان لانے والے نہیں ہیں

النصف

ف۲ یعنی اللہ کی مصلحت نہیں سمجھتے کہ معجزہ ظاہر ہوئے پیچھے اس معجزے کا انکار کرنے والے اور پیغمبر پر ایمان نہ لانے والے کافر دنیا میں ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اللہ کو اپنے حبیب صلعم کی خاطر منظور ہے دنیا میں ان کی قوم کو ہلاک کر دینا گوارا نہیں۔

وقف منزل عند البعض

وقف غفران عند المتقدمین

ف۳ یعنی سب تمہاری طرح ہماری پیدا کی ہوئی مخلوق ہے اور سب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔

صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ وَمَنْ یَّشَاْ

بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں (پڑے ہوئے) جسے اللہ چاہے گمراہ کرے! اور جسے چاہے

یَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ

سیدھی راہ پر ڈال دے۔ کہہ دے کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر تمہارے سامنے آموجود ہو

اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ

اللہ کا عذاب یا تم پر آجائے قیامت تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارنے لگو گے؟ اگر تم سچے ہو (تو

صٰدِقِیْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِیَّاهُ تَدْعُوْنَ فَیَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْهِ

بتاؤ) نہیں بلکہ اسی ایک کو پکارو گے تو وہ دور کردے گا اس آفت کو جس کیلئے اسکو پکارو

اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤی اُمَمٍ

گے اگر چاہے گا اور تم بھول جاؤ گے جس کو شریک کرتے تھے اور ہم رسول بھیج چکے ان امتوں کی جانب جو

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾

تجھ سے پہلے ہو گزریں پھر ہم نے ان کو پکڑا سختی اور تکلیف میں کہ شاید وہ گڑگڑانے لگیں۔

فَلَوْلَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

تو کیوں نہ گڑگڑائے جب ان پر ہمارا عذاب آیا؟ لیکن سخت ہو گئے ان کے دل

وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا

اور ان کو آراستہ کر دکھائے شیطان نے وہ اعمال بد جو وہ کر رہے تھے پھر جب وہ بھول بیٹھے

ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوْا

اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے کھول دیئے ان پر ہر چیز کے دروازے! یہاں تک کہ جب وہ

بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ

خوش ہوئے پائی ہوئی چیزوں سے تو ہم نے ان کو یکایک دھر پکڑا تب ہی وہ بے آس ہو کر رہ گئے ف پھر جڑ کٹ گئی

الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ

ظالم لوگوں کی اور ہر تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو دنیا جہان کا پروردگار ہے۔ کہہ دے

اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ

بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ چھین لے تمہارے کان اور آنکھیں اور مہر لگادے تمہارے دلوں پر

ع ۴ ۱۱ ۱۰

ف یعنی گناہ گار کو متنبہ کرنے کی غرض سے اول اللہ تھوڑا سا پکڑتا اور کچھ مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اگر سنبھل گیا اور گڑگڑا کر توبہ کرلی تو بچ گیا ورنہ پھر بھلا دیتا اور استدراج اور ڈھیل دینے کو ہر طرح کی دنیاوی نعمتیں اس کو عطا فرما دیتا ہے جب خوب گناہ میں غرق ہو جاتا ہے تو بے خبر دھر پکڑا جاتا ہے۔

مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ط اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تم کو یہ چیزیں لا دے ف۱ دیکھ ہم کس طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں
ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ
پھر بھی وہ منہ پھیرے چلے جاتے ہیں ۔ کہہ دے دیکھو تو سہی اگر تم پر آ نازل ہوا اللہ کا عذاب بے خبر
بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا
کھلے خزانے تو کیا سوائے ظالم لوگوں کے کوئی اور ہلاک ہوگا ؟ اور ہم
نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ
جو پیغمبر بھیجتے ہیں تو صرف خوشخبری سنانے اور ڈرانے کو ! تو جس نے مان لیا
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
اور حالت درست کر لی تو ان پر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جنھوں نے جھٹلایا
بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ
ہماری آیتوں کو ان پر عذاب نازل ہوگا اس کی نافرمانی کی سزا میں جو وہ کرتے تھے۔ کہہ دے کہ میں تم سے یہ
لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ
نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ غیب کی بات جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں
لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي
کہ میں فرشتہ ہوں ! میں تو بس اس پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے ۔ کہہ دے کیا برابر ہو سکتا
الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ط اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ ع ۵ ۱۱
ہے اندھا اور سوانکھا ؟ کیا تم سوچتے نہیں ؟ اور (اے محمدؐ) ڈرا قرآن کے ذریعے
يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
ان کو جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ جمع ہوں گے اپنے پروردگار کے روبرو۔ اللہ کے سوا
وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
انکا نہ کوئی حمایتی ہے اور نہ کوئی سفارش کرنیوالا کیا عجب کہ وہ پرہیزگار بن جائیں (ش ۱۳) اور مت دور کر ان کو جو اپنے
رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط مَا عَلَيْكَ مِنْ
پروردگار کو پکارا کرتے ہیں صبح اور شام اسی کا منہ چاہتے ہیں ! نہ تیرے ذمہ کچھ ان

ف۱ یعنی توبہ دیر میں نہ کرو جو کان آنکھ اور دل اس وقت ہے وہ شاید گئے بعد پھر نہ ملے۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۴ پر)

حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
کی جواب دہی ہے اور نہ تیری جواب دہی ان کے ذمہ کر ان کو دھکے دینے

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا
لگے تو ہوجائے گا نا انصافوں میں ۔ اور اسی طرح ہم نے آزمایا

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ
بعض کو بعض سے تا کہ کہنے لگیں کہ کیا یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہم میں سے اپنا

بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ
فضل کیا ہے؟ کیا اللہ نہیں جانتا شکر گزار بندوں کو؟ ف (رش ۱۴) اور جب تیرے

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى
پاس وہ لوگ آیا کریں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو کہا کر سلام علیکم لازم کرلیا تمہارے پروردگار نے

نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ
اپنے اوپر مہربانی کرنے کو کہ جو کوئی تم میں سے گناہ کر بیٹھے نادانستہ پھر توبہ کرلے

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
اس کے بعد اور حالت درست کرے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اسی طرح ہم مفصل آیتیں

الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ۧ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ
بیان کرتے ہیں اور تا کہ کھل جائے طریقہ گنہگاروں کا ف کہہ دے کہ مجھ کو اس کی ممانعت

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ
ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دے کہ میں تو تمہاری

اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾
خواہشوں پر چلتا نہیں ایسا کروں تو میں گمراہ ہوگیا اور میں نہ رہا ہدایت پانے والوں میں

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا
کہہ دے میں تو اپنے پروردگار کی روشن دلیل پر ہوں اور تم نے اس کو جھٹلایا! وہ عذاب میرے پاس نہیں

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ
ہے جس کی تم جلدی مچا رہے ہو! کسی کا حکم نہیں اللہ کے سوا! وہی حق بات بیان کرتا ہے اور وہی سب سے

ف
یعنی دولت مندوں کو غریبوں کے ذریعے سے آزمایا ہے کہ وہ ان کو ذلیل سمجھ کر تعجب سے کہتے ہیں کہ کیا یہ لوگ اللہ کے فضل کے لائق ہیں؟ اس کا جواب دے دیا کہ دنیاوی دولت تو محض بے وقعت چیز ہے اور یہ دولت ایمان اسی کو ملتی ہے جو اس کی قدر کرے اور اس کا احسان مانے اور شکر گزار بندہ بنے خواہ غریب ہو یا امیر مفلس ہو یا مالدار۔

ف
یعنی گنہگار بندوں کو گناہ معاف ہونے کی سبیل ظاہر ہوجائے۔

ع ۶ ۱۲

(شان نزول صفحہ ۸۲۵ پر)

الْفٰصِلِیْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ

بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔ کہہ دے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تم جلدی مچا رہے ہو تو وہ جھگڑا

الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿٥٨﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ

چک گیا ہوتا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے اور اللہ خوب جانتا ہے ظلم کرنے والوں کو ۔ اور اسی کے پاس غیب کی

الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ

کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہی جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے ! اور نہیں گرتا پتہ

مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا

مگر وہ اس کو معلوم رہتا ہے اور نہ کوئی دانہ ہے زمین کے اندھیروں میں اور نہ

رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ

ہرا اور نہ سوکھا مگر سب کا سب روشن کتاب میں ہے ف۱ اور وہی ہے جو تمہاری روح قبض

بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ

کر لیتا ہے رات کو ف۲ اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو پھر تم کو اٹھا کر کھڑا کرتا ہے دن میں

لِیُقْضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّی ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا

تاکہ پوری ہو میعاد مقررہ پھر اسی کی جانب تم کو لوٹ کر جانا ہے پھر تم کو جتا دے گا جو کچھ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ

تم کر رہے ہو ف۳ اور اسی کا حکم غالب ہے اپنے بندوں پر اور وہ بھیجتا ہے تم پر نگہبان

حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَ

(فرشتے) یہاں تک کہ جب تم میں کسی کی موت آتی ہے تو اس کی روح قبض کر لیتے

هُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَی اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ

ہیں ہمارے فرشتے اور وہ کوتاہی نہیں کرتے ۔ پھر وہ پہنچائے جائیں گے اللہ کی جانب جو ان کا واقعی مالک ہے ۔ سن رکھو

الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ مِّنْ

بس اسی کا حکم ہے اور وہ سب سے زیادہ جلد حساب لینے والا ہے (اے محمد) کہہ تم کو کون بچا لاتا ہے

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ۚ لَئِنْ

جنگل اور دریا کے اندھیروں سے کہ تم ان سے دعائیں مانگتے ہو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے ؟ (اور کہتے ہو)

ف۱ یعنی لوح محفوظ میں اوّل سے آخر تک چھوٹا بڑا ہر کام غرض جو کچھ ہونے والا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے یا ہو چکا سب کچھ لکھا ہوا موجود ہے ۔

ف۲ یعنی سلا دیتا ہے چونکہ نیند میں حواس ظاہری بالکل معطل ہو جاتے ہیں اس لئے اس میں موت کی ایک مثال پائے جانے کے باعث اس کو بھی وفات کہا النوم اخو الموت کہا جاتا ہے ۔

ع ۷ ۱۳

ف۳ یعنی رات دن کی آمد و رفت سے حیات کی مدت پوری کر کے موت دیتا ہے اور پھر قیامت کے روز اعمال کا حساب کتاب کرنے کی غرض سے جلا اٹھائے گا ۔

أَنجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشّٰكِرِينَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُم

کہ اگر اللہ نے ہم کو اس سے بچا لیا تو ہم ضرور احسان مانیں گے۔ کہہ دے کہ اللہ ہی نجات دیتا

مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ

ہے تم کو اس سختی سے اور نیز ہر سختی سے پھر تم شرک کرنے لگتے ہو۔ کہہ دے وہی اس بات پر

عَلٰٓى أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ

قادر ہے کہ بھیج دے تم پر عذاب تمہارے اوپر کی طرف سے یا تمہارے پیروں تلے

أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ؕ

سے یا تم کو بھڑا دے گروہ گروہ کر کے اور چکھا دے ایک کو ایک کی لڑائی۔

اُنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ

دیکھ کس طرح ہم پھیر پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ سمجھیں اور جھٹلایا قرآن

قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَإٍ

کو تیری قوم نے حالانکہ وہ برحق ہے! کہہ دے کہ میں تم پر داروغہ نہیں ہوں ہر خبر کا ایک وقت

مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ

مقرر ہے۔ اور کچھ دنوں بعد تم جان لو گے۔ اور جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے جو بحث کرتے ہیں

فِيٓ اٰيٰتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖ ؕ

ہماری آیتوں میں تو ان سے ٹل جا یہاں تک کہ وہ لگ جائیں اس کے سوا کسی دوسری بات میں

وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ

اور اگر کبھی تجھ کو شیطان بھلا دے تو ہرگز نہ بیٹھنا یاد آئے پیچھے ظالم

الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن

لوگوں کے ساتھ۔ اور پرہیزگاروں پر ان لوگوں کے حساب کی کچھ ذمہ داری

شَيْءٍ وَّلٰكِن ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ الَّذِينَ

نہیں لیکن ہاں نصیحت کرنی (ضرور) چاہیے شاید وہ بھی پرہیزگار ہو جائیں اور چھوڑ دے جنہوں نے بنا رکھا ہے

اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

اپنا دین کھیل و تماشا اور ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے زندگانی دنیا نے

وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ
اور نصیحت کرتا رہ قرآن سے کہ کہیں کوئی شخص گرفتار نہ ہو جائے اپنے کرتوت کے بدلے کہ اس کا اللہ کے
دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا
سوا نہ کوئی حامی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ اور معاوضے اگر سب بھی دے تو اس سے نہ
يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ
لئے جائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو گرفتار ہوئے اپنے کئے کے وبال میں۔ ان کے پینے کو کھولتا
مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا
ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ کفر کرتے تھے۔ کہہ دے کیا ہم پکاریں
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا
اللہ کے سوا ان کو جو ہمارا نہ بھلا کر سکتے ہیں اور نہ ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کیا ہم لوٹائے جائیں
بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى
الٹے پاؤں اس کے بعد کہ ہم کو اللہ راہ راست دکھا چکا جیسے کسی کو بھلا دیا جنوں
الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ
نے جنگل میں حیران! اس کے ساتھی اس کو بلا رہے ہیں سیدھی راہ کی طرف کہ ہمارے پاس چلا آ!
قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ
کہہ دے کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے۔ اور ہم کو حکم ہوا ہے کہ ہم فرمانبردار رہیں
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ
پروردگار عالم کے ف اور (یہ فرمایا ہے) کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی ہے جس کے حضور میں
تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ
تم اکٹھے ہوگے اور وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو مصلحت سے!
وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۬ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ
اور جس دن وہ فرمائے گا کہ ہو پس ہو جائے گا ف بات اسی کی سچی ہے اور اسی کی حکومت ہے جس دن پھونکا
فِى الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ
جائے گا صور! وہ چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے اور وہی ہے صاحب تدبیر خبردار ہے۔ اور یاد

ف مطلب یہ ہے کہ ہم کو اللہ پاک نے سیدھا راستہ دکھلایا اور مقدس مذہب اسلام کی توفیق دی پھر اب اگر ہم اس سیدھی بٹیا کو چھوڑ بیٹھیں تو یہ دیوانہ پن ہے۔ اسلام لائے پیچھے شیطانی اغوا سے کافر ہو جانے والے مرتد لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے عقل اور سمجھ آئے پیچھے آسیب کا خلل ہو جائے اور کوئی جن اس کو جنگل اور بیابان میں راستہ بھلا دے اور وہ حیران و پریشان گھبرایا ہوا پھرے اب اگر اس کی سمجھ کسی کام کی ہو تو کوئی اس کمبخت سے پوچھے کہ تو اپنے دشمن کے دھوکے میں آیا کیوں؟ اس کے ساتھی ہیں کہ کھڑے ہوئے اس کو پکار رہے ہیں سو اگر اب بھی اس نے اپنی عقل سے کام لیا اور ان کی آواز پر لگ لیا تو ممکن ہے کہ جان بچا لے جائے ورنہ یوں ہی بھٹکتا بھٹکتا کسی کھتے یا کھائی میں گر کر ہلاک ہو جائے گا اسی طرح کفر کرنے والوں کو اسلام کی جانب بلایا جا رہا ہے اگر سنبھل گئے اور شیطان کے دھوکے سے بچ نکلے تب تو بھلی ہے ورنہ یوں مارے مارے پھریں گے اور آخرت میں سزا بھگتیں گے۔

ع ۸
۱۴

ف یعنی حشر یا ہر چیز۔

النصف

قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ

(اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب کہا ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہ کیا تو بتوں کو معبود مانتا ہے ؟ میں دیکھتا ہوں تجھ

وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۷۴ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ

کو اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں ۔ اور اسی طرح ہم دکھانے لگے ابراہیم کو بادشاہت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝۷۵ فَلَمَّا جَنَّ

آسمانوں اور زمین کی اور تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں ہو جائے ف۱ تو جب چھا گئی

عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ

اس پر رات اس نے دیکھا ایک تارا ! بولا کہ یہی میرا پروردگار ہے ۔ پھر جب وہ غروب ہو گیا تو کہا میں پسند نہیں

الْاٰفِلِيْنَ ۝۷۶ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ

کرتا غائب ہو جانے والوں کو ۔ پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولا کہ یہی میرا پروردگار ہے ! جب وہ بھی غروب ہو گیا

قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝۷۷

تو کہا کہ اگر نہ ہدایت دے گا مجھ کو میرا پروردگار تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاؤں گا

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ

پھر جب سورج جھلکتا دیکھا بولا کہ یہی میرا پروردگار ہے یہ سب سے بڑا ہے ۔ پھر جب وہ بھی

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۷۸ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ

غروب ہو گیا تو کہنے لگا کہ بھائیو میں تو اس سے بیزار ہوں جن کو تم شریک مانتے ہو، میں نے تو اپنا منہ اسی کی جانب پھیر لیا ہے

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۷۹

جس نے بنائے آسمان و زمین ایک ہی کا ہو کر ، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں ۔

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ

اور اس سے جھگڑنے لگے اس کی امت کے لوگ ! ابراہیم نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو اور وہ

اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ

تو مجھ کو راستہ دکھا چکا ہے میں ان سے نہیں ڈرتا جن کو تم اس کا شریک مانتے ہو مگر ہاں جو میرا پروردگار ہی کچھ چاہے ، گھیر لیا

شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۸۰ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا

ہے میرے رب نے ہر چیز کو علم میں ! کیا تم خیال نہیں کرتے ؟ اور میں ان سے کیونکر ڈروں جن کو تم شریک بناتے ہو اور تم

ف۱ یعنی جس طرح ہم نے ابراہیمؑ پر یہ ظاہر کر دیا کہ بت کسی طرح بھی لائق عبادت نہیں اور ابراہیمؑ اسی بنا پر اپنے خیال میں معبود حق پا کر باپ اور قوم کے نہ تو طریقے پر چلے اور نہ ان کے بہکائے بہکے اسی طرح ہم نے یہ بات ابراہیمؑ پر کھول دی کہ ستارے اور چاند اور سورج غرض ان میں سے بھی کوئی عبادت کے قابل نہیں ان کا غروب ہونا اور طلوع ہونا حدوث اور فنا کی دلیل ہے اور معبودؑ ہونا چاہیے جو خالق قدیم ہر حال میں یکساں قادر مطلق ہو ۔ کیونکہ یہ سب مجبور اور محکوم معلوم ہوتے ہیں ان کا نکلنے والا غروب کرنیوالا کوئی قادر مطلق ضرور ہوگا اور مجبور اور محکوم خدا ہو نہیں سکتا ۔

تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ

اس سے نہیں ڈرتے کہ تم نے شریک کیا اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو جن کی اس نے تم پر کوئی سند نہیں اتاری تو

وقف لازم الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا

دونوں فریق میں سے کون امن کا زیادہ حقدار ہے (بتاؤ) اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ جو لوگ ایمان لائے

وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم

اور نہ ملایا اپنے ایمان کو ظلم (یعنی شرک) سے وہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور وہی

ع ٩ ١٢ ١٥ مُّهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ

راہ پر ہیں۔ اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم کو دی تھی اس کی قوم کے مقابلے میں! ہم بلند

دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ

کر دیتے ہیں مرتبوں میں جسے چاہیں۔ بیشک تیرا پروردگار حکمت والا خبردار ہے اور ہم نے عطا فرمائے اس کو اسحٰق

وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ

اور یعقوب! ہر ایک کو ہم نے دی ہدایت! اور نوح کو بھی ہدایت ہم نے دی ان سب سے پہلے اور اس کی نسل میں سے

دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَ

داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت دی) اور

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَ

اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیک عمل کرنے والوں کو اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور

إِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ

الیاس کو (ہدایت دی) سب نیک بندوں میں ہیں۔ اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس

وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ

اور لوط کو (ہدایت دی) اور سب کو ہم نے برتری دی جہان کے لوگوں پر۔ اور بعض کو ان کے باپ دادوں اور انکی اولاد

وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٨٧﴾

اور بھائیوں میں سے۔ اور ہم نے ان کو منتخب کیا اور سیدھی راہ چلایا

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ

یہ اللہ کی ہدایت ہے وہی اس پر چلائے جسے چاہے اپنے بندوں میں سے! اور اگر

أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

یہ شرک کرتے تو ضرور اکارت ہو جاتا جو کچھ وہ کرتے تھے ۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے عطا کی

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا

کتاب اور شریعت اور نبوت ! تو اگر نہ مانیں ان باتوں کو یہ لوگ تو ہم نے مقرر کر دیے ہیں ان

قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ

پر ایسے لوگ جو ان کا انکار کرنے والے نہیں ف یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے راہ دکھائی تو چل اے محمدؐ ان ہی کے

اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع ۸ ۱۶

طریقے کی تو بھی پیروی کر ! کہہ دے کہ میں نہیں مانگتا تم سے اس (قرآن سنانے) پر کچھ مزدوری یہ تو نصیحت ہے دنیا جہان کے لیے ۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ

(ش ۱۵) اور انھوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی کہ قدر جاننی چاہیے تھی کہ کہنے لگے اللہ نے تو بشر پر کچھ بھی

شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى

نہیں اتارا ۔ پوچھ کہ کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لے کر آیا تھا ؟ جو روشنی اور ہدایت

لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا

ہے لوگوں کے لیے کہ جس کو تم نے ورق ورق کر رکھا ہے اس کو ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو ف۲ اور تم کو وہ

لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ

سکھایا گیا جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا ! تو خود ہی کہہ دے کہ اللہ نے اتاری تھی پھر ان کو چھوڑ دے کہ اپنی

يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

بک بک میں پڑے کھیلا کریں اور یہ قرآن کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے برکت والی سچا بتاتی ہے ان کو جو اس سے

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

پہلے ہیں اور تاکہ تو ڈرائے مکے والوں کو اور جو اس کے آس پاس ہیں ف۳ اور جن کو آخرت کا یقین ہے وہ

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر پابند ہیں (ش ۱۶) اور اس سے بڑھ

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ

کر ظالم کون جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹا ؟ یا کہے کہ میری طرف وحی آئی ہے حالانکہ اس کی طرف

ف۱ یعنی اگر اہل مکہ آیات قرآنی یا ان مذکورہ نعمتوں کو نہ مانیں اور قدر نہ کریں تو کچھ پرواہ کی بات نہیں اپنا ہی کچھ کھو دیں گے ہم نے ان نعمتوں پر ان سے بہتر لوگ یعنی مسلمان تعینات کر دیئے ہیں جو ان کافروں کی طرح ان نعمتوں کے قدر ناشناس اور قرآن کے منکر نہیں ہیں بلکہ وہ ایمان لاتے اور کلام الٰہی سمجھ کر اطاعت کرتے ہیں ۔

ف۲ یعنی وہ توریت جو موسیٰ لے کر آئے تھے کس نے اتاری تھی ؟ جس کے الگ الگ تم نے ورق کر لئے اور اور ان میں سے جو تمہارے مطلب کے ہیں ان کو تو لوگوں پر ظاہر کرتے ہو اور بہتیرے ورق جو تمہارے مدعا کے خلاف ہیں اور جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی اور اوصاف لکھے ہوئے ہیں ان کو لوگوں سے چھپاتے ہو حالانکہ اس کے ذریعہ سے دین دنیا کی بہبودی کے ذریعے اور احکامات تم کو سکھائے گئے جن کی تم کو تو تمہارے باپ دادا تک کو خبر نہیں تھی ۔ یہاں تک تو سوال تھا اب فرمایا کہ اے محمدؐ یہ لوگ تو اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان سے کہہ دو کہ صاف ظاہر ہے کہ وہ کتاب اللہ ہی نے اتاری تھی اسی طرح قرآن بھی اس کے عذاب سے ڈرانے

(باقی صفحہ ۱۸۰ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۲۵ پر)

شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ

کچھ بھی وحی نہیں آئی (ش ۱۷) اور جو کہے کہ میں بھی اتار دوں اس جیسا جو اللہ نے اتارا ہے! اور کاش تو دیکھے جب

الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ

ظالم موت کی بیہوشیوں میں ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے (کہتے ہوں)

اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ

کہ نکالو اپنی جانیں! آج تم کو سزا ملے گی ذلت کے عذاب کی اس وجہ سے کہ

تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

تم خدا پر جھوٹ باتیں کہتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا

(ش ۱۸) اور بیشک تم لوگ ہمارے پاس آگئے اکیلے اکیلے جس طرح ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور چھوڑ

خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

آئے جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا اپنی پیٹھ کے پیچھے! اور ہم نہیں دیکھتے تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارش کرنے والے جن کو تم

اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ

سمجھتے تھے کہ وہ تمہاری (پرورش) میں شریک خدا ہیں! ٹوٹ گیا تمہارا علاقہ اور گئے گزرے ہوئے جن کا تم دعویٰ

تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

کیا کرتے تھے۔ بیشک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے۔ نکالتا ہے زندہ کو مردے

الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

سے اور وہی زندہ سے مردہ نکالنے والا ہے! یہی تو خدا ہے پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ

وہی پھاڑنے والا صبح کا ہے اور اسی نے بنائی رات آرام کے لئے اور سورج اور چاند حساب کے لئے!

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ

یہ اندازے ہیں زبردست دانا کے۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے واسطے ستارے بنائے

لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

تاکہ ان سے راستہ پاؤ جنگل اور دریا کی تاریکیوں میں! تفصیل سے ہم نے بیان کر دیں آیتیں ان لوگوں

(بقیہ ۱۷۹) کو مجھ پر اسی کی طرف سے اترا ہے تم مانو یا نہ مانو اس کا کیا اعتبار کیونکہ تم نے تو دین کی باتوں کو کھیل بنا رکھا ہے۔ پڑے جھک مارے جاؤ۔

ف۳ چونکہ قرآن عربی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عربی النسل ہونے کے باعث نازل ہوا اس لئے انذار یعنی ڈرانا بھی اولاً اہل مکہ اور آس پاس والوں یعنی اہل عرب کو ہوا کیونکہ وہی عربی سمجھتے ہیں اور اس کے بعد تمام باشندگان روئے زمین کو ترجمہ کے ذریعے سے جس کا اظہار "وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین" اور "وما ارسلناک الا کافۃ للناس" ہے یعنی ہم نے تجھ کو تمام لوگوں پر نبی اور دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عامہ اور بلا استثناء ساری دنیا پر نبی ہونا صاف ظاہر ہے اس آیت سے کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف اہل عرب ہی پر نبی تھے۔

ع ۱۱

(شان نزول صفحہ ۸۲۵ پر)

يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ

کیلئے جو جانتے ہیں اور وہی ہے جس نے تم کو پیدا کردیا تن واحد سے پھر کہیں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ ہے

وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ

اور کہیں سونپے جانے کی جگہ ف۱ اور ہم تفصیل سے بیان کرچکے نشانیاں ان لوگوں کیلئے جو سمجھتے بوجھتے ہیں اور اسی

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا

خدا نے اتارا آسمان سے پانی ! پھر ہم ہی نے اس سے ہر چیز کی بوٹیاں نکالیں پھر ہم ہی نے

مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ

اس سے سبزہ نکالا جس سے ہم نکالتے ہیں دانے گتھے ہوئے اور کھجور کے گابھے

طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

میں سے گچھے جو جھکے پڑتے ہیں اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار

مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ

باہم ملتے جلتے اور جدا جدا ف۲ دیکھو درخت کا پھل جب وہ پھلے اور اس کا پکنا ! بیشک

فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَ

ان میں بہتیری نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے لئے اور انہوں نے ٹھہرا لیے اللہ کے شریک جنات حالانکہ

خَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

اللہ نے جنات کو پیدا کیا ہے اور انہوں نے تراش لیے اللہ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بے جانے بوجھے ! وہ پاک اور ان باتوں سے

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ

بہت بلند ہے جو یہ بیان کرتے ہیں ۔ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے ! اس کے بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ

وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

نہیں اس کے کوئی جورو ! اور اسی نے پیدا کیا ہر چیز کو اور وہ ہر چیز سے واقف ہے ۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ

یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ! تمام چیزوں کا خالق ہے تو تم اسی کی عبادت کرو ! اور

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ

وہ ہر چیز کا کارساز ہے ۔ اس کو نہیں پا سکتی آنکھیں اور وہ پا سکتا ہے آنکھوں کو !

ف۱ یعنی نطفہ کی صورت میں اول تو باپ کے صلب میں ٹھہرتا ہے اور پھر ماں کے رحم کو سونپ دیا جاتا ہے تاکہ دنیا کے اثر رفتہ رفتہ اپنے اندر پیدا کرے اور جب دنیا میں آیا تو ایک وقت مقرر تک زمین کے اوپر رہتا اور بستا ہے اور پھر مرے پیچھے قبر کو سونپ دیا جاتا ہے تاکہ آہستہ آہستہ آخرت اثر اپنے اندر پیدا کرے پھر جا ٹھہرے گا آخرت میں اور سونپ دیا جائے گا دوزخ کو یا جنت کو ۔

ف۲ یعنی صورت میں انار ہو یا کھجور یا زیتون غرض سب کے درخت اور پھل تو آپس میں ملتے جلتے ہیں لیکن مزے میں سب جدا جدا ، کچھ شیریں کچھ کھٹے اور کچھ کڑوے ۔

۱۲ ع ۱۸

وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ جَاءَكُم بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ

اور وہ باریک بین خبردار ہے ف۱ تمہارے پاس آچکیں دلیلیں تمہارے رب کی طرف سے ۔ پھر جس نے دیکھ

فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذَٰلِكَ

لیا تو اپنے واسطے ! اور جو اندھا رہا تو وبال اسی کی جان پر ہے اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں اور اسی طرح پھیر پھیر

نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٥﴾

کر ہم آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ کافر کہیں کہ (اے محمدؐ) تو پڑھا ہے اور تاکہ ہم قرآن سمجھا دیں ان کو جو سمجھ رکھتے ہیں

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ

چل اس پر جو تجھ پر وحی بھیجا گیا تیرے پروردگار کی طرف سے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور کنارہ کش رہ

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ

مشرکوں سے ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے ۔ اور ہم نے تجھ کو نہیں کیا ان پر نگہبان !

وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن

اور نہ تو ان پر تعینات ہے ۔ (ش ۱۹) اور (مسلمانو!) تم نہ برا کہو ان کو جنہیں یہ کافر اللہ کو چھوڑ کر

دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ

پکارتے ہیں کہ وہ اللہ کو برا کہہ بیٹھیں گے بے ادبی سے بے سمجھے ! اسی طرح ہم نے بھلے کر دکھائے ہیں ہر

أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا

فریق کو ان کے اعمال ۔ پھر اپنے پروردگار کی جانب ان کو لوٹ جانا ہے پس وہ ان کو جتادے گا جو

يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ

وہ کرتے تھے (ش ۲۰) اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی سخت قسمیں کہ اگر آوے ان کے سامنے کوئی معجزہ تو وہ ضرور اس

لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا

پر ایمان لے آئیں گے ۔ کہہ دے کہ بس معجزے تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور (تم مسلمانوں) کو کیا خبر کہ جب معجزے آئینگے

إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا

تب بھی یہ ایمان نہ لائیں گے اور ہم الٹ دیں گے ان کے دل اور آنکھیں ف۲ جس طرح وہ

لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾ ع ۱۳ / ۱۹

قرآن پر ایمان نہ لائے تھے پہلی بار ایسے ہی معجزہ دکھلانے بعد رکھیں گے اور ہم انکو رہنے دیں گے سرکشی میں بھٹکتے ہوئے ف۳

ف۱ یعنی آنکھ میں یہ قوت نہیں کہ اس کو دیکھ لے اور اس کی تمام جہات کا احاطہ کرلے ۔ کیونکہ وہاں جہت ہی نہیں ہاں وہ سب کی نظروں کو دیکھتا ہے ۔

ف۲ دل الٹ جائے تو سیدھی بات بھی سمجھ میں نہ آئے اور آنکھیں الٹ جائیں تو کچھ سوجھ نہ پڑے پھر فرمائشی معجزہ ہوا نہ ہوا برابر ۔

ف۳ یعنی جن کو اللہ ہدایت دیتا ہے وہ اول بھی ایمان لاتے ہیں اور جس نے پہلے ہی ضد کی وہ معجزہ دیکھے پیچھے بھی حیلے حوالے کرتاہے دیکھو فرعون نے بہت سے معجزے دیکھے لیکن موسیٰؑ کو ساحر ہی ساحر پکارتا رہا ۔ ایمان نہ لایا پر نہ لایا ۔

(شان نزول صفحہ ۲۵۰ پر)

الجزء الثامن ٨

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان پر اتار دیتے فرشتے اور ان سے باتیں کرلیتے مردے اور ہم اکٹھا کر لاتے

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ

ان پر ہر چیز کو ان کے سامنے (تب بھی) وہ ہرگز نہ ایمان لاتے ہاں مگر یہ کہ اللہ ہی

اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا

چاہے لیکن بہتیرے ان میں نادانی کرتے ہیں۔ اور اسی طرح ہم نے پیدا کردیئے

لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ

ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن کہ سکھاتا رہتا ہے ایک

اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ

دوسرے کو ملمع دار باتیں فریب دینے کو! اور اگر تیرا پروردگار چاہتا تو یہ لوگ ایسی حرکت

فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ

نہ کرتے سو انکو چھوڑ دے وہ جانیں اور ان کا جھوٹ اور تاکہ جھکیں اس کی جانب ان لوگوں کے دل

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ

جو نہیں ایمان لاتے آخرت پر اور تاکہ وہ اس کو پسند کریں اور تاکہ کیے جائیں جو

مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

بدکرداریاں کر رہے ہیں۔ (کہہ دے) کہ اللہ کے سوا کیا میں کسی اور کو منصف بناؤں؟ حالانکہ اس نے اتاری تمہاری

اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ

جانب واضح کتاب! اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں

اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾

کہ قرآن حقیقت میں اترا ہے تیرے پروردگار کی جانب سے حق لے کر سو تو نہ ہو شک کرنے والوں میں سے

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ

اور تیرے پروردگار کی بات پوری ہے سچائی اور انصاف میں! کوئی بدلنے والا نہیں اس کے کلام کو!

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ

اور وہی سنتا جانتا ہے۔ اور اگر تو کہا مانے گا اکثر ان لوگوں کا جو دنیا میں ہیں

يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ إِنْ يَّتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ

تو وہ تجھے بھٹکا چھوڑیں گے اللہ کی راہ سے ! وہ تو صرف خیال پر چلتے ہیں اور سب

هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ

نری اٹکل دوڑاتے ہیں تیرا پروردگار ہی ان کو خوب جانتا ہے جو بہک جاتے ہیں اس

سَبِيلِهٖ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ

کی راہ سے ! اور وہی ان کو خوب جانتا ہے جو راہ پر ہیں۔ (رق ۱) سو تم کھاؤ اس میں سے

اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيٰتِهٖ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا

جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم کو اس کے حکم پر یقین ہے۔ اور کیا سبب کہ تم

تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا

نہ کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو

حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا

کچھ تم پر حرام کیا مگر ہاں جس وقت مجبور ہو جاؤ اس کی جانب ف۱ اور بہتیرے لوگ

لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

تو بہکاتے رہتے ہیں اپنے خیال پر بلا تحقیق ۔ بیشک تیرا پروردگار ہی ان کو خوب جانتا

بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۗ إِنَّ الَّذِينَ

ہے جو لوگ حد سے بڑھتے ہیں۔ اور چھوڑ دو کھلا گناہ اور چھپا گناہ۔ جو لوگ گناہ

يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا تَأْكُلُوا

کرتے ہیں عنقریب وہ سزا پائیں گے اپنے کیے کی اور اس میں

مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيٰطِينَ

سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور اس میں سے کھانا البتہ گناہ ہے اور شیطان دل میں

لَيُوحُونَ إِلٰى أَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۚ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ

ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے کج بحثی کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو بلاشبہ

لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢١﴾ ع ۱۴/۱۱/۱ أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ

تم مشرک ہو ف۲ (رق ۲) بھلا ایک شخص کہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اس میں جان ڈالی اور اس کو دی

ف۱ مطلب یہ ہے کہ مردار حرام ہے کیونکہ اس کے ذبح کرنے پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا بلکہ وہ تو ذبح ہی نہیں کیا گیا البتہ اگر حالت اضطرار اور بھوک وغیرہ کے باعث مردار کھانے پر مجبور ہو جاؤ اور یہ حالت ہو جائے کہ اس کے کھائے بغیر بچنے کا کوئی چارہ ہی نہیں تو اس وقت اجازت ہے کہ بقدر ضرورت اس میں سے کھا لو۔

ف۲ یعنی شرک فقط یہی نہیں ہے کہ کسی کو سوائے اللہ کے پوجے بلکہ شرک حکم میں بھی ہے کہ اور کا مطیع ہو۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۲۶ پر)

نُورًا يَمْشِي بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ

روشنی کر لئے پھرتا ہے لوگوں میں اس کی برابر ہوسکتا ہے جس کا حال یہ ہے کہ اندھیروں میں

لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا

پڑا ہے وہاں سے نکل نہیں سکتا! اسی طرح بھلا دکھایا گیا ہے کافروں کو جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا

کرتے تھے۔ اور اسی طرح ہم نے پیدا کئے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار تا کہ

لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

وہاں حیلے لایا کریں اور جو حیلے کرتے ہیں سو اپنے ہی حق میں اور نہیں سمجھتے ف۱

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ

(رکوع ۳) اور جب ان کے پاس آتی ہے کوئی آیت تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز نہ مانیں گے جب تک کہ ہم کو نہ دیا جائے

اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ

اس جیسا جو دیا گیا اللہ کے رسولوں کو! اللہ خوب جانتا ہے کہ کہاں رکھے اپنی پیغمبری۔

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ

عنقریب پہنچے گی گناہ گاروں کو ذلت اللہ کے ہاں اور بڑی سخت

شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ

مار اس وجہ سے کہ وہ حیلے کرتے تھے۔ سو جس کو اللہ چاہتا ہے کہ

يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ

ہدایت کرے کھول دیتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کرے

يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ

اس کا سینہ تنگ بھنچا ہوا کر دیتا ہے گویا کہ وہ زور سے چڑھتا ہے آسمان پر!

﴿۱۲۵﴾ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اسی طرح اللہ ڈالے گا عذاب ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے ف۲

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

اور یہ تیرے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے! ہم مفصل بیان کر چکے آیتیں لوگوں کے لئے

ف۱

یعنی ہمیشہ کافروں کے سردار حیلہ نکالتے رہے ہیں تاکہ عوام الناس پیغمبر کے مطیع نہ ہو جائیں جیسے فرعون نے معجزہ دیکھا تو حیلہ نکالا کہ موسیٰ سحر سے سلطنت لیا چاہتا ہے۔

ف۲

مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ ہدایت پر لانا چاہتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اور اسلام کی خوبیاں اس کے دل میں جم جاتی ہیں اور وہ ذرا سی تحریک پر حلقۂ اطاعت کان میں ڈال لیتا اور سچا مسلمان بن جاتا ہے اور جسے اللہ کو گمراہ کرنا منظور ہوتا ہے اللہ پاک اس کے سینے کو تنگ اور بھچا ہوا کر دیتا ہے کہ وہ اسلام کی خوبیاں سننے سے بھی گھبراتا اور اس کو ایک بکواس سمجھتا ہے اسلام لاتے ہوئے اس کا دل تنگ ہو جاتا ہے ایمان لانا اس کو عار معلوم ہونے لگتا ہے اور رسول کی اطاعت کرنا اس کو ایک ایسا مشکل اور اہم کام معلوم ہوتا ہے جیسے آسمان پر چڑھنا کہ ہر چند کوشش کرے مگر طاقت نہی اس کی مدد نہیں کر سکتی ایسے ہی کافر کتنا ہی ایمان کا خواہش مند ہو مگر اس کے خبیث خیالات اور ننگ و عار کے واہیات وسوسے دنیا داری اور مال و زر کی طمع اس کو اللہ کے حکم ماننے کی اجازت ہی نہیں دیتی۔

تنبیہہ

اس مقام پر اللہ بزرگ

(باقی صفحہ ۱۹۲ پر)

يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا

جو غور کرتے ہیں ان کے لئے چین امن کا گھر ہے ان کے پروردگار کے ہاں اور وہی ان کا کارساز ہے

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ۚ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ

اسکے صلے میں جو وہ کرتے تھے اور جس دن اللہ ان سب کو جمع کرے گا (فرمائے گا کہ) اے گروہ جنات

قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ

تم نے بڑی جماعت تابع کرلی بنی آدم کی ! اور کہیں گے ان کے دوست بنی

الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا

آدم کہ اے ہمارے پروردگار فائدہ اٹھایا ہم میں ایک نے دوسرے سے اور ہم پہنچ گئے اپنے اس

الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا

وعدہ تک جو تونے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ آگ ہے تمہارا ٹھکانا ہمیشہ اس میں رہوگے

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٢٨﴾ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي

مگر ہاں جو اللہ چاہے ! بیشک تیرا پروردگار حکمت والا خبردار ہے ف اور اسی طرح ہم ساتھ

بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٢٩﴾ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ

ملائیں گے بعض گنہگاروں کا بعض سے بدلہ اس کرتوت کا جو وہ کرتے تھے اے گروہ جن و

وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي

انسان کیا تمہارے پاس نہیں آئے تم ہی میں کے پیغمبر کہ سناتے تھے تم کو میرے حکم

وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا

اور ڈراتے تھے اس دن کے پیش آنے سے ! وہ کہیں گے ہم مقر ہیں اپنے ادپر!

وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا

اور ان کو دھوکے میں رکھا دنیا کی زندگی نے اور انھوں نے آپ ہی گواہی دے دی اپنے اوپر کہ بیشک وہ

كَافِرِينَ ﴿١٣٠﴾ ذَٰلِكَ أَنْ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ

کافر تھے یہ اس سبب سے کہ تیرا پروردگار ہلاک کرنے والا نہیں بستیوں کو ظلم سے اس حال

وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ ﴿١٣١﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا ۚ وَمَا رَبُّكَ

میں کہ وہاں کے رہنے والے بے خبر ہوں۔ اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں اپنے اپنے عمل کے ۔ اور تیرا رب

ف۱ دنیا میں آدمی اور جنات یعنی شیاطین دو قسم کی مخلوق ہے ! شیاطین تو اللہ کے کھلے دشمن ہیں اور انسان آزمائش میں گرفتار ہے اللہ پاک پیغمبر بھیجتا اور ان کو اپنی طرف بلاتا ہے اور شیطان وسوسہ ڈالتے اور گناہ ان کی نظر میں آراستہ کرکے دکھاتے اور اپنی طرف بلاتے ہیں انسان اپنی ناسمجھی اور شقاوت ازلی سے شیطان کے کہے میں آکر اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو قیامت کو اللہ پاک دونوں مخلوق کو اپنے سامنے حاضر فرماکر زجر و توبیخ کرے گا اور شیاطین سے کہے گا کہ تمہارا بڑا یعنی ابلیس ملعون جنت سے نکلتے وقت جیسا کہہ گیا تھا حقیقت میں تم نے بہت آدمی اپنے
١٥ ع ٨ ٢ مطیع کرلئے شیطانوں کا جواب اس جگہ مذکور نہیں ہے البتہ دوسری جگہ مذکور ہے کہ وہ جواب دینگے کہ ہم نے ان پر زبردستی نہیں کی تھی اس جگہ صرف انسانوں کا جواب فرمایا اور وہ بھی اقرار یعنی آدمی جواب دیں گے کہ واقع میں ہم اور شیاطین ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے شیطانوں نے تو ہم سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ہم پر حکمرانی کی اور ان کا جتھا بڑھے گا اور ہم نے ان سے یہ نفع پایا کہ دنیا میں چین کئے اور خواہشات کی لذتوں میں مزے اڑائے یہاں تک کہ قیامت کا یہ وقت موعود آگیا غرض کیا آدمی اور کیا شیاطین کسی

(باقی صفحہ ۱۸۷ پر)

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ

اس سے بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں ! اور تیرا رب بے پرواہ ہے رحم والا وہ اگر

يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا

چاہے تم کو لے جائے اور جانشین بنائے تمہارے بعد جسے چاہے جیسا

أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ﴿۱۳۳﴾ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ

تم کو پیدا کر دیا دوسرے لوگوں کی نسل میں سے جس کا تم لوگوں سے وعدہ

لَآتٍ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا

کیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والا ہے اور تم تھکا نہیں سکتے ۔ کہہ دے کہ لوگو تم عمل کرتے رہو

عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۙ مَنْ

اپنی جگہ میں بھی عمل کر رہا ہوں پھر آگے چل کر تم جان جاؤ گے کہ کسے

تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿۱۳۵﴾ وَ

ملتا ہے آخرت کا گھر ؟ ظالم تو فلاح پائیں گے نہیں (ع ۴) اور

جَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا

یہ ٹھہراتے ہیں اللہ کا اس کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور چوپایوں میں سے ایک حصہ

فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ

پھر کہتے ہیں کہ یہ حصہ تو اللہ کا ہے اپنے خیال کے مطابق اور یہ حصہ ہمارے شریکوں کا ہے ۔ پھر جو ان کے

لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ

شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کی جانب پہنچتا نہیں اور جو اللہ کا ہے سو وہ پہنچ جاتا ہے

إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ

ان کے شریکوں کی جانب ! کیا برا انصاف کرتے ہیں ۔ اور اسی طرح بھلا کر دکھایا

لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ

بہتیرے مشرکوں کو اپنے بچے مار ڈالنا ان کے شریکوں نے

لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا

تاکہ ان کو ہلاک کریں اور خلط ملط کر دیں ان پر ان کا دین اور اگر اللہ چاہتا تو

(بقیہ صفحہ ۱۸۶)

سے جواب با صواب نہ بن پڑے گا اور سب کو ایک ساتھ جہنم میں جھونک کر فرمائے گا کہ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہو اور الا ماشاء اللہ کا یہ مطلب ہے کہ دوزخ کے عذاب کو اسی کے چاہنے سے دوام ہے وہ چاہے تو موقوف کرے لیکن ایک چیز چاہ چکا اب ہرگز نہ ہوگا اس استثناء سے کوئی جاہل یہ شبہ نہ کرے کہ یہ جہنمی کافر شاید کسی وقت دوزخ سے نجات بھی پا جائیں گے ۔ یا یہ مطلب ہے کہ کافر ہمیشہ آگ میں رہیں گے البتہ بعض اوقات آگ کے عذاب سے منتقل ہو کر زمہریر اور انتہا سے زیادہ سردی کے عذاب میں گرفتار ہوں گے جیسے قیدی جیل میں ایک مشقت سے دوسری مشقت میں منتقل ہو جاتا ہے ۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۶ پر)

فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ

یہ ایسا نہ کرتے۔ سو چھوڑ دے، وہ جانیں اور ان کا جھوٹ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ چوپائے

وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ

اور کھیتی اچھوتی ہے اس کو کوئی نہ کھائے مگر جسے ہم چاہیں! اپنے خیال کے مطابق اور

اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ

کچھ چوپائے ہیں کہ ان کی پیٹھ پر چڑھنا منع ٹھہرا لیا ہے اور بعض مویشی کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے

عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾

اللہ پر بہتان باندھ کر! وہ ان کو سزا دے گا اس بہتان کی جو باندھتے ہیں۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا

اور کہتے ہیں کہ جو ان مویشی کے پیٹ میں ہو وہ نرا ہمارے مرد کھائیں اور

وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ

حرام ہے ہماری عورتوں پر! اگر مرا ہوا ہو تو اس میں سب شریک ہوں

سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

اللہ عنقریب ان کو سزا دے گا ان کی تقریروں کی! بیشک وہ حکمت والا خبردار ہے (ش ۵) بیشک تباہ ہوئے جنہوں

قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ

نے مار ڈالی اپنی اولاد بے وقوفی سے بن سمجھے اور حرام ٹھہرا لیا اس روزی کو جو انکو اللہ

افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ ع وَهُوَ ع ١٦ ٢

نے دی اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ کر! بیشک یہ بھٹک گئے اور سیدھے راستے پر نہ آئے۔ اور وہی

الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ

ہے جس نے باغ پیدا کیے ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے ف۱ اور

النَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہوتے ہیں اور زیتون اور انار باہم ملتے جلتے

وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ

اور جدا جدا ف۲ کھاؤ اس کے پھل جب پھلے (ش ٦) اور دو اس کا حق جس دن

ف۱ انگور وغیرہ کی بیل ٹٹیوں پر چڑھائی جاتی ہے اور انار وغیرہ کے درخت کے تنے پر قائم اور سیدھے کھڑے ہوتے ہیں۔

ف۲ یعنی صورت میں ملتے جلتے اور مزے میں جدا جدا کوئی کڑوا، کوئی میٹھا اور کوئی کھٹا۔

(شان نزول صفحہ ٢٦٨ پر)

حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ

کٹے اور بے جا نہ اڑاؤ! وہ نہیں محبت کرتا بے جا اڑانے والوں سے اور اسی

الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۚ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا

نے پیدا کئے چوپاؤں میں لدنے والے اور زمین سے لگے ہوئے ف۱ کھاؤ اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے اور نہ چلو

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ

شیطان کے قدم بقدم! بیشک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے (اللہ نے پیدا کئے) آٹھ نر و مادائیں

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۚ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو! (اے محمدؐ) پوچھ کہ دونوں نر

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

اللہ نے حرام کئے ہیں یا دونوں مادین یا وہ بچہ جو لپٹ رہا ہے ان دونوں مادینوں کے پیٹ میں؟

نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ

بتاؤ مجھ کو سند اگر تم سچے ہو! اور (پیدا کئے) اونٹ میں سے دو

وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۚ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ

اور گائے میں سے دو! پوچھ کہ دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادائیں

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ

یا وہ بچہ جو لپٹ رہا ہے ان دونوں مادینوں کے پیٹ میں؟ یا تم موجود تھے جس وقت

اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

اللہ نے تم کو یہ حکم کر دیا تھا؟ پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون جو بہتان باندھے اللہ پر

كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

جھوٹ تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو بلا تحقیق۔ بیشک اللہ ہدایت نہیں دیتا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ ع قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ

ظالم لوگوں کو ف۲ کہہ دے کہ میں تو نہیں پاتا اس وحی میں جو میری طرف آئی ہے کوئی چیز حرام

يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ

کسی کھانے والے کو کہ جو اسے کھائے مگر ہاں یہ کہ وہ چیز مردار ہو یا بہتا ہوا خون ف۳ یا سؤر کا

ف۱
یعنی بعض بلند قامت جانور پیدا کئے جن پر بوجھ لادا جاتا ہے جیسے اونٹ بیل وغیرہ اور بعض پست قد زمین سے لگے ہوئے اور دبلے ہوئے پیدا کئے جیسے بھیڑ بکری کہ جن پر بوجھ نہیں لادتے بلکہ وہ اور منافع کے لئے مثلاً صوف، کھال اور ذبح کرکے کھانا وغیرہ۔

ف۲
مشرکین عرب میں اونٹ گائے بھیڑ، بکری یہی چار چیزیں چارپایوں میں سے حلال کرنے اور نیاز چڑھانے کی تھیں اور ان ہی میں وہ ناجائز رسموں کو دخل دیتے تھے اس لئے اللہ پاک نے ان چیزوں کی صراحت فرمادی کہ اللہ نے چاروں جانور ہر ایک کی دو قسمیں نر اور مادہ یہ آٹھ قسم پیدا فرمائی ہیں اس میں سے کسی کو حرام کر لینا تمھاری شرک کی رسم ہے تم بلا سند اور بے دلیل اللہ کی حلال کی ہوئی چیز حرام کرکے مشرک بنتے ہو۔

ف۳
تلی اور کلیجی گو خون ہیں لیکن چونکہ بہتا ہوا خون نہیں اس لئے دونوں حلال ہیں۔

۱۷ ع ۴

خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

گوشت کہ یہ چیزیں بیشک ناپاک ہیں یا جو فسق ہو کہ جس پر لیا جائے اللہ کے سوا دوسرے کا نام! پھر جو

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾

لاچار ہو نہ چھیننے والا اور نہ حاجت سے زیادہ کھانے والا تو تیرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ف۱

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ

اور یہودیوں پر ہم نے حرام کر دیئے تھے تمام ناخن والے جانور! اور گائے

وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ

اور بکری میں سے ہم نے ان پر حرام کر دی تھی ان دونوں کی چربی مگر جو لگی ہوئی ہو ان کی پیٹھ پر

اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ صلے

یا انتڑیوں میں یا ملی ہوئی ہو ہڈیوں کے ساتھ یہ ہم نے ان کو سزا دی تھی ان کی شرارت پر

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ

اور ہم سچ کہتے ہیں۔ اس پر بھی اگر یہ لوگ تجھ کو جھٹلائیں تو کہہ دے کہ تمہارے رب کی رحمت

وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾

بڑی وسیع ہے۔ اور نہیں ٹلتا اس کا عذاب گنہگار لوگوں سے۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ

اب مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو شرک نہ ہم کرتے اور نہ

اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

ہمارے باپ دادا اور نہ ہم حرام کرتے کوئی چیز! اسی طرح جھٹلاتے رہے وہ لوگ جو ان سے

قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ

پہلے ہو گزرے یہاں تک کہ انھوں نے چکھا ہمارا عذاب! کہہ دے تمہارے پاس کچھ علم بھی ہے کہ

فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

اسکو ہمارے سامنے نکالو! بس تم نرے وہموں پر چلتے اور نری اٹکلیں ہی

تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ

دوڑاتے ہو۔ کہہ دے تو اللہ کا الزام پورا ہے سو اگر وہ چاہتا راستہ

ف۱ یعنی جن جانوروں کے کھانے کا دستور ہے ان میں صرف یہی حرام ہیں جو مذکور ہوئے اگرچہ شرع میں شیر چیتا درندے وغیرہ بھی حرام ہیں لیکن وہ مویشی نہیں اور نہ ان کے کھانے کا دستور اس پر بھی اگر کوئی بھوک وغیرہ سے لاچار ہو جائے اور کچھ حلال چیز کھانے کو نہ ملے تو یہ حرام کھانا اس کے لئے اس وقت حلال ہے۔ بشرطیکہ اپنے جیسے دوسرے مضطر و لاچار پر زیادتی نہ کرے اور اس سے چھینے نہیں اور نہ حاجت یعنی سد رمق سے زیادہ کھائے کیونکہ جو شے بہ ضرورت حلال ہوتی ہے وہ مقدار ضرورت ہی پر قاصر رہتی ہے۔

أَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ

دکھا دیتا تم سب کو۔ ف کہہ دے کہ لاؤ حاضر کرو اپنے گواہ جو اس بات کی گواہی دیں کہ

اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ

اللہ نے حرام کیں یہ چیزیں! پھر اگر وہ گواہی بھی دے دیں تو تو نہ ان کے ساتھ گواہی دے اور نہ چل ان

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

کی خواہشوں پر جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا

وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ

اور وہ اپنے پروردگار کے برابر کرتے ہیں (جھوٹے معبودوں کو) کہہ دے کہ آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا تم پر تمہارے

عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا

پروردگار نے (وہ) یہ کہ نہ شریک کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔ اور نہ قتل کرو

اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا

اپنی اولاد کو مفلسی سے۔ ہم رزق دیتے ہیں تمھیں اور انھیں۔ اور نہ پاس پھٹکو

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ

بے حیائی کے کاموں کے جو ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں اور نہ مار ڈالو وہ جان جس کو

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

حرام کر دیا اللہ نے مگر حق پر! ان باتوں کا تم کو حکم دیا جاتا ہے تا کہ

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

تم سمجھو! اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر ایسے طور پر کہ بہتر ہو

حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ

یہاں تک کہ پہنچ جائے اپنی جوانی کی عمر کو! اور پوری پوری کرو ناپ اور تول انصاف کے ساتھ۔

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ

(ف ۷) ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے موافق! اور جب بات کہو تو حق کی بات کہو اگر وہ اپنا

ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

ناتے والا ہی کیوں نہ ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو یہ تم کو حکم دے دیا ہے تا کہ تم

ف کفار مکہ جب دلیل سے عاجز آجاتے تو تقدیر کا مسئلہ اور مشیت الٰہی کی بحث نکال کھڑی کرتے تھے کہنے لگتے تھے کہ اگر ہمارے کام اللہ کو پسند نہ ہوتے تو ہم کو کرنے نہ دیتا لیکن وہ مشیت اور مرضی میں فرق نہیں سمجھتے تھے اور یہ ان کی بے وقوفی تھی اس کا فرق اللہ پاک نے اس آیت میں نہایت عمدہ طور سے دکھایا ہے ماحصل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کی مرضی تھی وہ تو پیغمبروں کے ذریعہ سے ظاہر کر دی گئی اور لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ نیک راہ اختیار کریں یا بری راہ چلیں البتہ یہ بتادیا گیا ہے کہ نیک راہ چلنے والوں کو ثواب اور جنت ملے گی اور بری راہ اختیار کرنیوالوں کو عذاب ہوگا اب جب پیغمبر اللہ کی مرضی پر چلنے کی ترغیب دینے کو دنیا میں آئے تو بروں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور دیدہ و دانستہ بری راہ اختیار کی تو وہ ملزم ٹھہرے اور خدا کی حجت ان پر تمام ہوئی۔ اور مشیت الٰہی بالکل دوسری چیز ہے اس میں شک نہیں کہ اللہ چاہتا تو سب راہ راست پر آجاتے لیکن اس نے چاہا کہ لوگ اپنی مشیت اور ارادے سے راہ راست اختیار کریں پھر جنھوں نے قصداً ہدایت اختیار نہ کی اور رسولوں کو جھٹلا کر دیدہ و دانستہ بہکے اور اپنے باطل خیالات اور اٹکلوں پر چلے ان پر عذاب آنا ہی چاہیے تھا۔

ع ۱۸
۵

(شان نزول صفحہ ۸۲۶ پر)

تَذَكَّرُوْنَ ۝١٥٢ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا

نصیحت پکڑو ! اور (فرما دیا ہے) کہ یہی راہ میری سیدھی ہے تو اس پر چلو اور نہ

تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ

چلو دوسرے راستوں پر کہ تم کو تتر بتر کردیں گے اس کی راہ سے ! اس کا تم کو حکم دیا ہے

بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝١٥٣ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى

تاکہ تم بچتے رہو ! پھر دی ہم نے موسیٰ کو کتاب پوری نعمت

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً

نیک کام والوں پر اور مفصل بیان ہر چیز کا اور ہدایت اور رحمت

لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝١٥٤ ع وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ ۱۹ ع ۶

تاکہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین لائیں ۔ اور ایک یہ کتاب ہے کہ ہم نے اس کو

مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝١٥٥ۙ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ

اتارا برکت والی ہے تو اس پر چلو اور پرہیزگار بنو تاکہ تم پر رحم ہو اس خیال سے کہ کبھی تم کہو

اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ

کہ بس اتری کتاب دو ہی گروہوں پر جو ہم سے پہلے تھے اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے

دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝١٥٦ۙ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ

سے بالکل بے خبر تھے ۔ یا کہو کہ اگر ہم پر اترتی کتاب تو ہم ضرور

لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى

ان سے بڑھ کر راہ راست پر ہوتے سو آچکی دلیل تمہارے رب کی جانب سے اور ہدایت

وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ

اور رحمت تو اب اس سے بڑھ کر ظالم کون جو جھٹلادے اللہ کی آیتیں اور ان سے

عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْۗءَ

کترائے ! ہم ان کو سزادیں گے جو کتراتے ہیں ہماری آیتوں سے بری

الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝١٥٧ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ

طرح کی مار بدلہ ان کے کترانے کا ۔ کیا یہ لوگ اسی کی راہ دیکھ رہے ہیں کہ

(بقیہ صفحہ ۱۸۵)

کے دونوں ناموں کے درمیان یہ دعا پڑھے ۔ اِلٰهِیْ مَنْ ذَا الَّذِیْ دَعَاكَ فَلَمْ تُجِبْهُ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ اسْتَجَارَكَ فَلَمْ تُجِرْهُ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ اسْتَعَانَ بِكَ فَلَمْ تُعِنْهُ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ اسْتَغَاثَ بِكَ فَلَمْ تُغِثْهُ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ سَاَلَكَ فَلَمْ تُعْطِهٖ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ تَكْفِهٖ وَاغَوْثَاهُ بِكَ اَسْتَغِيْثُ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا يَا مُغِيْثُ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَاسْتَجِبْ دُعَاۗءَنَا وَاشْفِنَا شِفَاۗءً عَاجِلًا اَسْاَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَاتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ ۔

تَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ

آموجود ہوں ان کے پاس فرشتے یا آجائے تیرا پروردگار یا آجائے کوئی نشان تیرے

رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا

پروردگار کا! جس دن آجائے گا ایک نشان تیرے پروردگار کا نہ کام آئے گا ایمان لانا کسی کو جو

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ

پہلے سے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کی حالت میں کچھ نیکی نہ کی

قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝۱۵۸ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ

کہہ دو کہ راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ف جن لوگوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں

وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ

اور بن گئے کئی فرقے تجھ کو ان سے کچھ کام نہیں بس ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۱۵۹ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

پھر وہی ان کو بتادے گا جیسا کچھ کرتے تھے ۔ جو کوئی لے کر آئے نیکی تو اس کیلئے

عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا

اس کا دس گنا ہے اور جو بدی لے کر آئے گا تو بس اتنی ہی سزا بھگتے گا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۱۶۰ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ کہہ دے کہ مجھ کو تو دکھادی میرے پروردگار نے

مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ

سیدھی راہ! دین صحیح طریقہ! ابراہیم کا جو ایک ہی کا ہو رہا تھا۔ اور مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۶۱ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ

میں سے نہ تھا کہہ دے کہ میری نماز اور سب عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۶۲ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا

سب اللہ کیلئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی توحید کا مجھ کو حکم ہوا ہے

اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۶۳ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ

اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔ کہہ کہ کیا میں سوائے اللہ کے تلاش کروں کوئی پروردگار حالانکہ وہی ہر چیز کا

ف یعنی اللہ نے تو سمجھانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا پیغمبر بھیجے کتابیں اتاریں اس پر بھی لوگ نہیں مانتے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب اس وقت مانیں گے جب ماننا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ یعنی مرتے وقت یا قریب قیامت کہ قیامت کا کوئی نشان ظاہر ہو جائے یعنی مغرب سے آفتاب نکل آئے لیکن اس وقت نہ کافر کا ایمان مقبول ہوگا اور نہ عاصی کی توبہ قبول ہوگی۔

شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

پروردگار ہے۔ اور جو کوئی بھی برا کام کرے گا تو وہ اسی کے ذمہ پر رہے۔ (ش ۸) اور نہیں بوجھ اٹھائے گا

وِّزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ

کوئی شخص کسی دوسرے کا! پھر اپنے پروردگار ہی کی جانب تم کو لوٹنا ہے سو وہ بتائے گا جن باتوں

فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ

میں تم جھگڑتے تھے۔ اور اسی نے تم کو نائب بنایا

الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ

زمین میں اور بلند کیے تم میں درجے ایک کے ایک پر تاکہ تم کو آزمائے

فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

اپنے دیئے ہوئے میں ف۱ بیشک تیرا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور کچھ شک نہیں کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے



شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

الٓمٓصٓ ﴿١﴾ كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

المص (اے محمدؐ) یہ کتاب تجھ پر اتری ہے تو اس سے تیرا دل تنگ نہ ہو تاکہ

مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ

تو ڈرائے اس کے ذریعے سے اور نصیحت ہو ایمان والوں کو (مسلمانو) تم چلو اسی پر جو تم پر اترا

إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَّا

تمہارے رب کی طرف سے اور نہ پیروی کرو اس کے سوا اور رفیقوں کی ف۲ تم بہت ہی

تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾ وَكَم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا

کم غور کرتے ہو۔ اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں کہ آیا ان پر ہمارا عذاب راتوں

بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ ﴿٤﴾ فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُم

رات یا ایسے وقت کہ وہ دوپہر کو پڑے سوتے تھے پس پھر یہی ان کی پکار تھی جب آنازل ہوا

بَأْسُنَا إِلَّا أَن قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٥﴾ فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ

ان پر ہمارا عذاب کہ بول اٹھے کچھ شک نہیں ہم ہی ظالم تھے۔ پھر ہم ضرور پوچھیں گے ان لوگوں

ف۱ یعنی اللہ نے تم کو دنیا کی چیزوں میں تصرف کرنے کو اپنا نائب بنایا اور قدرت وحکومت وغیرہ کے اعتبار سے ایک کو دوسرے پر بڑھا دیا تاکہ ان نعمتوں میں جو تم کو دی ہیں تمہاری آزمائش کرے اور دیکھے کہ کون شکر گزار اور فرمانبردار بنتا ہے اور کون کفران کرکے کافر بنتا ہے؟ یا یہ معنی ہیں کہ تاکہ تم کو دیئے ہوئے حکم میں آزمائے کہ کون حکومت ومقدرت کے غرہ میں آکر نافرمان اور کنارہ کش رہتا ہے اور کون اپنا دین درست کرنے کو مقدم سمجھ کر اللہ کے حکم پر چلتا ہے۔

ف۲ یعنی قرآن کی ہدایت پر چلے چلو اپنے بنائے ہوئے رفیق وکارساز باطل معبودوں کے پیچھے نہ جاؤ اور ان کی پیروی نہ کرو۔

فضائل

جو اس سورت کو پڑھے گا قیامت کو اللہ پاک اس کے اور شیطان کے درمیان پردہ حائل کر دے گا۔ آدم علیہ السلام اس کی شفاعت کریں گے۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۷ پر)

أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم

سے جنکی جانب پیغمبر بھیجے گئے اور ضرور پوچھیں گے پیغمبروں سے پھر ہم ضرور ان سے حال بیان کرینگے

بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِينَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ

اپنے علم سے اور ہم کہیں غائب نہ تھے اور تول اس دن ٹھیک ہو گی!

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨﴾

تو جن کی تولیں بھاری پڑیں بس وہی لوگ بامراد ہوئے

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوٓا أَنفُسَهُم

اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں تو وہی ہیں جنھوں نے آپ اپنا نقصان کیا

بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ

اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ف اور ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾ ع وَلَقَدْ

اور پیدا کردیئے تمھارے لئے اس میں زندگی کے سامان! تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو اور ہم

خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَآئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ ق

نے تم کو پیدا کیا پھر تمھاری شکل بنائی پھر ہم نے کہا فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم کو

فَسَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ ۗ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿١١﴾ قَالَ

تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس! نہ ہوا سجدہ کرنے والوں میں سے اللہ نے

مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ج

فرمایا تجھ کو کون چیز مانع ہوئی کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھ کو حکم دیا! بولا کہ میں آدم سے بہتر ہوں

خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ

مجھ کو تو نے پیدا کیا ہے آگ سے اور اس کو پیدا کیا ہے مٹی سے اللہ نے فرمایا اچھا

مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ

نیچے اتر یہاں سے کیونکہ تیری اتنی ہستی نہیں کہ تکبر کرے یہاں! بس نکل کہ ذلیلوں میں ایک

الصَّاغِرِينَ ﴿١٣﴾ قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ

تو بھی ہے۔ بولا کہ مجھے مہلت دے جس دن تک لوگ جی اٹھیں۔ فرمایا

ف یعنی قیامت کے دن میزان عدل میں سب کے نیک و بداعمال تلیں گے کیونکہ ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہیں! ایک ہی کام ہے کہ اگر وہ خلوص و محبت سے اپنے موقع پر کیا گیا تو اس کا پلّہ بڑھ گیا اور اگر وہی کام دکھاوے کو یا بے محل کیا یا خلاف حکم کیا تو وزن گھٹ گیا! آخرت میں وہ کاغذ تلیں گے تو جس کی نیکیوں کا پلّہ گراں ہو کر جھک جائے گا وہ بخشا جائے گا اور برے کام یعنی گناہ سب معاف ہو جائیں گے۔ اور اگر نیکی کا پلّہ ہلکا ہو کر اوپر اٹھ گیا اور گناہوں کا پلّہ جھکا رہا تو بس وہ پکڑا گیا اللہم لا تجعلنا منہم۔

ع ۸

إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ

تجھ کو مہلت دی گئی۔ بولا کہ جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا میں بھی ضرور بیٹھوں

لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ

گا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر ف پھر ادبدا کر آؤں ان کے پاس آگے

أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ

سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور بائیں سے!

وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا

اور تو نہ پائے گا اکثر بنی آدم کو شکر گزار۔ فرمایا نکل یہاں سے مردود

مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ

راندہ درگاہ! جو کوئی ان میں سے تیری راہ چلے گا میں بھروں گا دوزخ

أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا

تم سب سے۔ اور اے آدم رہ تو اور تیری بیوی جنت میں پھر

مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ

کھاؤ جہاں سے چاہو اور نہ پاس پھٹکنا اس درخت کے کہ ہو جاؤ گے

الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ

گناہ کار پھر بہکایا ان کو شیطان نے تاکہ کھول دے ان پر جو ان کی

عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ

نظر سے پوشیدہ تھا ان کی شرم گاہوں سے اور کہنے لگا کہ تم کو جو منع کر دیا تمہارے پروردگار

هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ

نے اس درخت سے تو اس کا سبب یہی ہے کہ کہیں تم بن جاؤ دونوں فرشتے یا ہو جاؤ ہمیشہ

الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢١﴾

جینے والے۔ اور ان کے آگے قسم کھائی کہ بلاشبہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔

فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا

غرض ان کو مائل کر لیا دھوکے سے! پھر جب چکھ لیا ان دونوں نے درخت کو کھل گئیں ان پر ان کی

ف۱

شیطان چونکہ اللہ تبارک تعالیٰ کے حلم اور بردباری اور نیز رحمت عامہ سے بخوبی واقف تھا اس لئے باوجود گنہگار رہنے اور پھٹکار پڑنے کے معاً مہلت کا سوال کرنے لگا کہ بار الہا مجھ کو صور کے دوسرے نفخہ تک کہ جس دن سب لوگ جلا کر اٹھا کھڑے کئے جائیں گے مہلت دے اور زندہ رکھ چونکہ نفخہ ثانیہ کے بعد کسی کو فنا ہونی ہی نہیں اس لئے اپنی دعا میں شیطان نے ایک خاص دھوکہ اور چالاکی کو ملحوظ رکھا تاکہ نفخہ ثانیہ تک دعا کے مقبول ہونے سے حیات حاصل ہو جائے کہ جس کی امید بارگاہ صمدانی سے رکھتا ہی تھا اور جب ایسے وقت تک حیات باقی رہ گئی جس کے بعد فنا نہیں تو گویا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موت سے بچ گیا لیکن اللہ دلوں کا حال جاننے والا اپنے حلم کے باعث دعا تو رد نہیں کر سکا لیکن حکمت سے قبول فرمائی کہ نفخہ اولیٰ تک تجھ کو مہلت ہے اس نفخہ پر جیسے سب فنا ہوں گے تجھ کو بھی موت پکڑے گی غرض جب شیطان کو مہلت مل گئی گو وہ ایک وقت معین تک تھی پھر اپنی سرکشی پر آیا اور بولا کہ میں تو گمراہ ہو ہی چکا ہوں اب آدم کہ جس کے باعث گمراہ ہوا ہوں اس کی اولاد کا پیچھا نہ چھوڑوں گا ان کی بھی ایسی ہی راہ ماروں گا جیسی میری راہ ماری گئی۔

وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ

اور لگے جوڑنے اپنے اوپر بہشت کے پتے ! اور پکارا ان کو انکے پروردگار

اَلَمۡ اَنۡهَكُمَا عَنۡ تِلۡكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلۡ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ

نے کہ کیا میں نے منع نہ کیا تھا تمھیں اس درخت سے اور نہ کہہ دیا تھا تم سے کہ شیطان

لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ

تمہارا کھلا دشمن ہے۔ دونوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار ہم نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اگر تو

تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ

نہ بخشے ہم کو اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور برباد ہوجائیں گے۔ اللہ نے

اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ

فرمایا کہ اترجاؤ تم میں ایک کا دشمن ایک اور تم کو زمین میں ٹھہرنا اور برتنا

وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيۡهَا تَحۡيَوۡنَ وَفِيۡهَا تَمُوۡتُوۡنَ

ہے ایک وقت معین (یعنی مرتے دم) تک فرمایا کہ اسی میں تم زندگی بسر کروگے اور اسی میں مروگے

وَمِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۲۵﴾ ع يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا ع ۲ ۱۵ ۹

اور اسی میں سے نکال کھڑے کیے جاؤ گے اے بنی آدم ہم نے اتارا تم پر لباس جو چھپائے تمہاری

يُّوَارِىۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيۡرٌ ؕ

شرم گاہیں اور اتارا زینت کا پہناوا اور پرہیزگاری کا لباس یہ سب سے بہتر ہے ف۱

ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِىۡۤ

یہ اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ دھیان کریں۔ اے بنی

اٰدَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ كَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَيۡكُمۡ مِّنَ الۡجَنَّةِ

آدم نہ بہکائے تم کو شیطان جس طرح نکال دیا تمہارے ماں باپ کو جنت سے

يَنۡزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰٮكُمۡ هُوَ

کہ اتروائے ان کے کپڑے تاکہ دکھائے ان کو ان کی شرم گاہیں بیشک تم کو دیکھتا ہے

وَقَبِيۡلُهٗ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ

وہ اور اس کی ذریات جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے ف۲ ہم نے بنا دیا شیطانوں کو

ف۱
یعنی دشمن نے تم سے جنت کے کپڑے اتروائے پھر ہم نے تم کو دنیا میں لباس کی تدبیر سکھادی لیکن لباس کسی قدر جسمانی عیوب کو چھپاتا ہے اور پرہیزگاری کا لباس باطن کے عیوب بھی چھپا لیتا ہے اس لئے پرہیزگار بنو اور لباس بھی وہی پہنو جس میں پرہیزگاری ہو یعنی مرد ریشمی لباس نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو خلاف شرع امر ہے اس کو نہ کرے اور عورت بہت باریک کپڑا کہ جس میں بدن ظاہر ہو نہ پہنے اور غیروں کو اپنی زینت نہ دکھائے وغیرہ وغیرہ۔

ف۲
یعنی شیطان آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور آدمی شیطان کو نہیں دیکھ سکتا۔

أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٧﴾ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا
یار ان لوگوں کے جو ایمان نہیں لاتے اور جب کرتے ہیں کوئی برا کام تو کہتے
وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا
ہیں کہ ہم نے پایا ہے اسی پر اپنے باپ دادوں کو اور اللہ نے ہم کو اس کا حکم کیا ہے (اے محمد) کہہ دے کہ اللہ نہیں
يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ قُلْ
حکم کرتا برے کام کا! کیوں جھوٹ بولتے ہو اللہ پر جس کا تم علم نہیں رکھتے ف۱ کہہ دے
أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
کہ حکم کیا ہے میرے پروردگار نے دینداری کا۔ اور سیدھے کرو اپنے منہ ہر نماز کے وقت ف۲
وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾
اور پکارو اس کو خالص اس کے فرمانبردار ہو کر! جیسا تم کو پہلی بار پیدا کیا دوسری بار بھی پیدا
فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ
ہوگے ف۳ ایک فریق کو ہدایت دی اور ایک فریق ایسا ہے کہ ٹھہر گئی ان پر گمراہی انھوں نے
اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ
بنایا شیطانوں کو یار اللہ کو چھوڑ کر اور سمجھتے ہیں
أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٣٠﴾ يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ
کہ وہ ہدایت پر ہیں (ف۴) اے بنی آدم لے لیا کرو اپنی زینت ہر نماز
كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ
کے وقت اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو وہ نہیں دوست رکھتا
الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ
فضول خرچی کرنے والوں کو ف۵ کہہ کہ کس نے حرام کی ہے اللہ کی زینت جو اس نے پیدا کی ہے اپنے
لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا
بندوں کے لئے اور ستھری چیزیں کھانے کی۔ کہہ دے کہ یہ نعمتیں مسلمانوں کے
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ
واسطے ہیں دنیا کی زندگی میں نری ان ہی کی ہوں گی قیامت کے دن ف اسی طرح ہم بہ تفصیل بیان

ف۱ یعنی ہم تم کو سنا چکے کہ تمہارے باپ آدم نے شیطان کا فریب کھایا پھر بھلا باپ کی سند کیوں لاتے ہو؟

ف۲ یعنی کعبہ کی جانب متوجہ ہو جایا کرو۔

ف۳ یعنی ننگے پیر کھلے سر بغیر ختنہ

ف۴ زینت سے مراد لباس ہے یعنی نماز میں لباس پہننا اور ستر چھپانا فرض ہے۔ مرد کو ناف سے گھٹنوں تک ڈھانکنا اور عورت کو سارا بدن البتہ لونڈی کو زانو سے نیچے اور بغل سے اوپر کھلنا معاف ہے اور باریک کپڑا جس میں بدن یا بال نظر آئیں بہتر نہیں اور اے مسلمانو جو چاہو کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو یعنی جو کام منع ہیں اس میں خرچ نہ کرو۔

ف۵ یعنی کھانے پینے پہننے کی تمام نعمتیں مسلمانوں ہی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں لیکن دنیا میں کافر بھی ان کے شریک ہوگئے ہیں مگر آخرت میں خاص مسلمانوں ہی کو دی جائیں گی وہاں اگر کافر چاہیں کہ دنیا کی طرح یہاں بھی ہم مسلمانوں کے شریک ہو کر اللہ کی نعمتوں کا استعمال کریں سو منہ دھو رکھیں ایسا ہونا معلوم۔

ع ۹/۱۰

(شان نزول صفحہ ۶۲۷ پر)

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣٢﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ

کرتے ہیں آیتیں ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں ! کہہ دے بس حرام کیا ہے میرے پروردگار نے بے حیائی کے

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ

کاموں کو جو ان میں کھلے ہیں اور جو چھپے ہیں اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو اور اس

تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

بات کو کہ تم شریک کرو اللہ کا کسی چیز کو کہ جس کی اس نے سند نہیں اتاری اور یہ کہ بولو جھوٹ اللہ پر جو تم

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا

کو معلوم نہیں اور ہر ایک قوم کا ایک وقت مقرر ہے ۔ پھر جب آ پہنچا ان کا وقت نہ

يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٤﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا

ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں ! اے بنی آدم اگر آئیں

يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ

تمہارے پاس پیغمبر تم ہی میں سے کہ سنائیں تم کو میری آیتیں تو جو

اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾

ڈرا اور اپنی اصلاح کر لی تو نہ کچھ ان کو ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

ف فرشتہ اور فرستادہ دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی فرستادہ اور بھیجا ہوا کہ جسے عربی میں رسول کہتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور ان سے اکڑ بیٹھے وہی دوزخی

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى

ہیں ! وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو جھوٹ باندھے

اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

اللہ پر یا جھٹلائے اسکی آیتوں کو ؟ وہ لوگ ہیں کہ ان کو پہنچے گا ان کا حصہ لکھے

الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ

ہوئے میں سے ۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس آموجود ہونگے ہمارے فرشتے روح قبض کرنے کو ف ان سے کہیں

مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا

گے کہ کیا ہوئے جن کو تم پکارا کرتے تھے اللہ کو چھوڑ کر ؟ وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے غائب (غلا) ہوگئے

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِىْٓ اُمَمٍ

اور اپنے اوپر آپ ہی گواہی دے دی کہ بیشک وہ کافر تھے۔ فرمائے گا کہ داخل ہوؤ اور امتوں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِى النَّارِ ؕ

کے ہمراہ جو تم سے پہلے ہو گزریں جن اور انسان کی قسم میں سے دوزخ میں۔

كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰىٓ اِذَا ادَّارَكُوْا

جب داخل ہوگی ایک امت تو لعنت کرنے لگے گی اپنی ساتھی (یعنی دوسری امت کو) یہاں تک کہ جب باہم مل جائیں

فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ

گے دوزخ میں سب کے سب! کہے گی پچھلی امت پہلی امت کے حق میں کہ اے ہمارے پروردگار ان ہی لوگوں

اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ

نے ہم کو گمراہ کیا تو ان کو دے دوہرا عذاب دوزخ کا۔ اللہ فرمائے گا

ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ

کہ ہر فریق کو دوہرا ہے لیکن تم نہیں جانتے ف۱ اور کہیں گے پہلے لوگ پچھلوں کو کہ اب تو

فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

تم کو ہم پر کسی طرح کی ترجیح نہ رہی تو چکھو عذاب اس کی سزا

كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا

میں جو تم کرتے رہے بیشک جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور ان سے اکڑ

عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

بیٹھے، نہ کھلیں گے ان کے لئے آسمان کے دروازے اور نہ داخل ہوں گے جنت میں

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى

یہاں تک کہ داخل ہوجائے اونٹ سوئی کے ناکے میں ف۲ اور اسی طرح ہم سزا دیتے ہیں

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ

مجرموں کو۔ ان کے لئے دوزخ ہی کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے اسی کے

غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اوڑھنے! اور یوں ہی ہم سزا دیا کرتے ہیں ظالموں کو اور جو ایمان لائے

ف۱

یعنی ایک حساب سے پہلی امت کا گناہ بڑا ہے کہ انھوں نے ایک نمونۂ بد قائم کیا اور پچھلوں کیلئے بری راہ ڈالی اور ایک حساب سے پچھلوں کا گناہ زیادہ ہے کہ انھوں نے پہلوں کا حال سن کر بھی عبرت نہ پکڑی غرض دونوں برابر سرابر تو ان کو دوہرا عذاب اس لئے کہ آپ بدی کی اور دوسروں کو بدی کی ترغیب دی اور تم کو دوہرا عذاب اس لئے کہ خود بدی کی اور پچھلے لوگوں کے حال سے متنبہ نہ ہوئے بلکہ اندھا دھندان کے پیچھے لگ گئے۔

ف۲

یعنی ان کی روحیں آسمان پر جانیں نہ پائیں گی کیونکہ صرف مسلمانوں کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے کھلا کرتے ہیں! یا یہ مطلب ہے کہ نہ ان کے عمل بارگاہِ الٰہی تک پہنچنے پائیں گے اور نہ ان پر رحمت و برکت آسمان سے نازل ہوگی اور جنت میں ان کا جانا ناممکن الوقوع ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں ہوکر گزرنا کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہوسکے۔

ع ۴ / ۸ / ۱۱

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
اور نیک کام کئے ہم نہیں بوجھ ڈالتے کسی شخص پر مگر اسکی طاقت کے موافق یہی لوگ
الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ
جنتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور نکال لی ہم نے جو ان کے دلوں میں
مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ
رنجش تھی! بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں! اور کہتے ہیں کہ شکر ہے
لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ
اللہ کا جس نے ہم کو اس کا راستہ دکھایا! اور ہم نہ تھے (کسی طرح) راہ پانے والے اگر نہ ہدایت
هَدٰىنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ
کرتا ہم کو اللہ! بیشک آئے تھے ہمارے پروردگار کے رسول حق لے کر! اور پکار دیئے
تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ
جائیں گے کہ یہ جنت ہے تم وارث ہوئے اسکے ان عملوں کی بدولت جو تم کرتے تھے ف (ش ۱۰) اور پکاریں گے
الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا
جنتی لوگ دوزخیوں کو کہ ہم نے سچا پایا وہ وعدہ جو ہم سے ہمارے پروردگار نے
فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ فَاَذَّنَ
کیا تھا تو تم نے بھی وہ وعدہ جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا سچا پایا؟ وہ کہیں گے کہ ہاں! پھر پکار
مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ
اٹھے گا ایک پکارنے والا ان کے بیچ میں کہ لعنت خدا کی ظالموں پر! جو روکتے
يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَهُمْ
تھے اللہ کی راہ سے اور ڈھونڈھتے تھے اس میں کجی اور وہ
بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْاَعْرَافِ
آخرت کے منکر تھے! اور دونوں کے بیچ ایک دیوار ہوگی ف۲ اور اعراف پر
رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
کچھ مرد ہوں گے جو پہچان لیں گے ہر ایک کو انکی علامت سے! اور پکاریں گے جنتیوں کو کہ

ف۱
اس سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کے دلوں میں بھی باہم خفگی اور رنجش ہوگی لیکن جنت کے نزدیک پہنچ کر سب کے دل صاف ہو جائیں گے جنت میں داخل ہو کر جنت کی نعمتوں کا شکر ادا کریں گے اور اقرار کریں گے کہ ہماری جانب ہدایت کی غرض سے پیغمبروں کا بھیجنا پھر ہم کو ایمان کی توفیق دینا اور اسی پر انجام بخیر کرنا اور اس کو قبول فرمانا اور اپنے فضل سے ان لازوال نعمتوں کا عطا فرمانا سب کچھ اللہ ہی کا احسان ہے تو پھر ان لوگوں سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ یہ جنت تمہارے باپ آدم کی میراث ہے تم ان کے سعادت مند بیٹے اور خلف رشید اور ہمارے فرمانبردار بندے ہونے کی وجہ سے اس کے وارث قرار پائے لو اب اطمینان سے ہمیشہ ہمیشہ اس میں چین کرو اور مزے اڑاؤ۔

ف۲
یعنی دوزخ اور جنت کے بیچ میں ایک دیوار ہوگی جس کا نام اعراف ہے اس پر بھی کچھ لوگ ہوں گے نجات والے جو حشر اور حساب سے فارغ ہیں یا وہ جن کی نیکیاں بدیاں مساوی ہیں اور سب کے بعد جنت میں جائیں گے یا وہ کہ جن کے ماں باپ میں سے کوئی ان سے ناراض تھا یا مشرکین کے نابالغ بچے جو حالت طفولیت میں مرگئے۔ یہ لوگ دوزخیوں کو ان کی علامت یعنی منہ کالے ہونے کے باعث

(باقی صفحہ ۲۰۲ پر)
(شان نزول صفحہ ۸۲۷ پر)

اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا

سلام علیکم یہ اعراف والے ! ابھی نہیں داخل ہوئے جنت میں اور وہ توقع کر رہے ہیں اور جب

صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

پھرے گی ان کی نگاہ دوزخیوں کی جانب ! کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ ع وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا ع ۵ ۸ ۱۲

کو نہ کر گناہ گار لوگوں کے ہمراہ ۔ اور پکاریں گے اعراف والے کچھ مردوں کو کہ ان

يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا

کو پہچانتے ہیں ان کی علامت سے کہیں گے کہ نہ کام آیا تمہارا جتھا اور جو

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ

تم تکبر کیا کرتے تھے ف۱ کیا یہی لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسم کھاتے تھے کہ نہ پہنچائے گا انکو

بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ

اللہ کوئی رحمت ! (ان کو تو حکم ہو گیا) کہ چلے جاؤ جنت میں نہ ڈر ہے تم پر اور نہ تم

تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا

غمگین ہو گے ۔ اور پکاریں گے دوزخی لوگ جنتیوں کو کہ ڈال دو

عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ

ہم پر تھوڑا سا پانی یا اس میں سے جو تم کو روزی دی اللہ نے ! وہ کہیں گے کہ اللہ

حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ لا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا

نے جنت کا دانہ پانی حرام کر دیا ہے کافروں پر کہ جنھوں نے بنایا اپنے دین کو کھیل

وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا

اور تماشا اور دھوکہ دیا ان کو دنیا کی زندگی نے ! تو آج ہم ان کو بھلا دیں گے جیسے

لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ

وہ بھولے اپنے اس دن کا ملنا ! اور جیسے تھے ہماری آیتوں کا انکار کرتے اور ہم نے

جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ

ان کو پہنچا دی کتاب جس کو ہم نے بالتفصیل بیان کیا ہے خبرداری سے ہدایت ہے اور رحمت ہے ایمان والے

ف۱
جمع سے مراد یا تو جماعت اور جتھا ہے یا مال کا جمع کرنا غرض نہ جتھا کام آیا اور نہ جمع کیا ہوا مال اور نیز نہ وہ شیخیاں ہی یہاں کچھ کام آئیں جو دنیا میں مارا کرتے تھے اور ایمان سے سرکشی کیا کرتے تھے۔

بقیہ صفحہ ۲۰۱
پہچانیں گے اور جنتیوں کو ان کی صورت دیکھ کر نورانی چمکتے اور ترو تازہ ہشاش بشاش ہوں گے پہچان لیں گے اور پکار کر مبارکباد دیں گے اور ان کو سلام علیک کریں گے۔

يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ
لوگوں کے لئے۔ یہ کافر بس اس کی سچائی ظاہر ہونے کے منتظر ہیں! اور جس دن اس کی سچائی ظاہر ہوگی
يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا
وہ لوگ کہنے لگیں گے جو اس کو بھلا بیٹھے تھے پہلے سے کہ بیشک سچ بات لائے تھے ہمارے پروردگار
بِالْحَقِّ ۚ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ
کے پیغمبر! اب کوئی ہمارے سفارشی ہیں؟ کہ اب ہماری سفارش کریں یا ہم کو پھر لوٹا دیا جائے تو
غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم
ہم عمل کریں خلاف ان اعمال کے جو ہم کر رہے تھے! ان لوگوں نے آپ اپنا نقصان کیا اور ان سے گیا گزرا ہوا جو
مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
وہ افترا کیا کرتے تھے ف۱ بیشک تمہارا پروردگار اللہ ہے جس نے پیدا کئے آسمان
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ قف
اور زمین چھ دن میں پھر بیٹھا تخت پر!
يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
چھپا لیتا ہے رات کو دن سے (گویا) رات دن کے پیچھے لگی آرہی ہے لپکتی ہوئی اور اسی نے پیدا کئے سورج
وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ
اور چاند اور تارے تابعدار اپنے حکم کے۔ سن لو اسی کی خلق ہے اور اسی کا حکم! بڑی بابرکت
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا
ہے اللہ کی ذات جو دنیا جہان کا پالنے والا ہے۔ پکارو اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے۔ اس کو حد سے
يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ
بڑھنے والے خوش نہیں آتے ف۲ اور نہ فساد کرو زمین میں اس کے سنوارے
إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ
پیچھے اور اس کو پکارتے رہو ڈر اور توقع سے! کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت قریب ہے
مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ
نیک لوگوں سے ف۳ اور وہی جو بھیجتا ہے ہوائیں مژدہ لانے والی اس کی

ع ۶ / ۶ / ۱۳

ف۱ یعنی کافر راہ دیکھتے ہیں کہ اس کتاب یعنی قرآن میں عذاب کی خبر ہے ہم دیکھیں کہ ٹھیک پڑے تب قبول کریں سو جب ٹھیک پڑے گی اور عذاب آموجود ہوگا تب خلاصی کہاں۔ خبر تو اسی واسطے پہلے دی گئی کہ اپنا بچاؤ کرلیں۔

ف۲ یعنی اس کی عبادت اور اس سے دعا گڑگڑا گڑگڑا کر اور چپکے چپکے لوگوں سے پوشیدہ مانگو تاکہ نمود اور ریا کا احتمال نہ ہو چیخ چیخ کر دعا مانگنا حد سے بڑھنا ہے وہ ہر وقت بندوں کے پاس موجود ہے سب کے دلوں کی بابت جانتا اور سب کی ہر جگہ سنتا ہے پھر چیخنے اور چلا کر بات کہنے کی کیا ضرورت ہے۔

ف۳ یعنی اسلام اور دینداری کے باعث سطح ارض کی اصلاح اور ملک دنیا کے درست ہوئے پیچھے کفر اور شرک سے خرابی نہ مچاؤ۔ کیونکہ خدا کی نافرمانی اور شرک کی رسموں سے خدا کا غصہ نازل ہوتا ہے۔ بارش بند قحط نمودار! وبا ظاہر، جنگ و جدال ہویدا اور کیا انسان کیا حیوان سب برباد اور ہلاکت ہوتی ہے اسکی رحمت کے امیدوار ہو کر اس سے دعائیں مانگو کیونکہ اسکی رحمت نیک لوگوں کے ہر وقت نزدیک ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے سخت دردناک عذاب سے بھی ڈرتے رہو نہ جری ہو اور نہ مایوس ہو۔

يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ

رحمت کے آگے ف۱ یہاں تک کہ جب ہوائیں اٹھا لاتی ہیں بوجھل بادلوں کو تو ہم اسے ہانک دیتے ہیں

مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ

مردہ شہر کی جانب پھر ہم اتارتے ہیں بادل سے پانی پھر نکالتے ہیں پانی سے ہر طرح کے پھل!

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ

اسی طرح ہم نکال دیں گے مُردوں کو تاکہ تم غور کرو اور جو بستی پاکیزہ ہے

يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ

اس کی پیداوار نکلتی ہے اسکے پروردگار کے حکم سے! اور جو خراب ہے اس سے ناقص ہی نکلتا ہے!

كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا　ع ۷ ۵ ۱۴

اسی طرح ہم پھیر پھیر کر آیتیں بتاتے ہیں شکر گزار لوگوں کو ہم نے بھیجا

نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

نوح کو اس کی قوم کی طرف تو اس نے کہا کہ اے قوم عبادت کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا معبود اسکے سوا۔

اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ

میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے! بولے سردار اس کی قوم

قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

کے کہ ہم تو تجھے دیکھتے ہیں صریح گمراہی میں نوح نے کہا کہ اے قوم مجھ میں

بِىْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ

تو گمراہی نہیں ہے ولیکن میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار عالم کا۔ پہنچاتا ہوں تم

رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

کو پیغام اپنے پروردگار کے اور خیر خواہی کرتا ہوں تمہارے حق میں اور جانتا ہوں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جو تم نہیں جانتے

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ

کیا تم کو تعجب ہوا کہ آئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے پروردگار کی جانب سے ایک مرد کی معرفت جو تم ہی

لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ

میں سے ہے تاکہ وہ تم کو ڈرائے اور تم بچو اور تاکہ تم پر رحم ہو۔ پھر بھی انھوں

ف۱ یعنی بارش سے پہلے وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں اللہ ہی چلاتا ہے مینہ کی آمد آمد کی خوشخبری لوگوں کو پہنچاتی ہیں۔

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

نے اس کو جھٹلایا تو ہم نے بچالیا نوح کو اور انکو جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے اور ان کو غرق کر دیا جو جھٹلاتے تھے

بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ ع وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ

ہماری آیتیں، بے شک وہ لوگ اندھے تھے ف اور (بھیجا) عاد کی جانب ان کے بھائی ہود کو!

قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾

ہود نے کہا کہ بھائیو اللہ ہی کی عبادت کرو کوئی نہیں تمہارا معبود اس کے سوائے کیا تم ڈرتے نہیں ؟

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ

بولے سردار جو منکر تھے اس کی قوم میں کہ ہم تو دیکھتے ہیں تجھ کو عقل نہیں

وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ

اور ہم تو تجھ کو جھوٹا گمان کرتے ہیں۔ ہود نے کہا کہ اے قوم، کچھ میں بے عقل نہیں ہوں

وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ

لیکن میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار عالم کا۔ تم کو پہنچاتا ہوں پیغام اپنے پروردگار

وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کے اور میں تمہارا خیر خواہ معتبر ہوں کیا تم کو تعجب ہوا کہ تم کو آئی نصیحت تمہارے پروردگار کی جانب سے

عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ

ایک شخص کی معرفت جو تم ہی میں سے ہے تاکہ وہ تم کو ڈر سنائے اور وہ احسان یاد کرو جب تم کو سردار بنا دیا

بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ

قوم نوح کے بعد اور تم کو زیادہ دیا بدن میں پھیلاؤ ف تو یاد کرو اللہ

اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ

کے احسان تاکہ تم فلاح پاؤ۔ وہ بولے کہ کیا تو ہمارے پاس اس واسطے آیا ہے کہ ہم عبادت کریں ایک

نَذَرَ مَا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ

اللہ کی اور انہیں چھوڑ بیٹھیں کہ جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادا۔ اچھا لے آ جس کا تو ہمیں ڈراوا دکھاتا ہے اگر

مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ

تو سچا ہے۔ ہود نے کہا کہ واقع ہوا تم پر تمہارے پروردگار کی جانب سے عذاب

ف ۱

نوحؑ بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ (ادریس) نجاری کا پیشہ کیا کرتے تھے پچاس سال کی عمر میں نبی بنا کر تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ان کی امت نے ان کو جھٹلایا۔ آخر کار جب کسی طرح ہدایت پر نہ آئے اور ایذا پر ایذا پہنچائی تو نوحؑ نے مجبور ہو کر ان کے حق میں بد دعا کی قبولیت پر نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم ہوا اور یہ اور ان پر ایمان لانے والے مسلمان جو چالیس مرد اور چالیس عورتیں بچ گئے۔ باقی سب ہلاک ہوئے۔

ع ۸ ۱۵

ف ۲

لمبے سے لمبے آدمی کا قد سو ہاتھ اور ٹھگنے سے ٹھگنا ساٹھ ہاتھ لمبا تھا جب ہود بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ نبی بنا کر بھیجے گئے اور لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو تین سال تک بارش بند رہی یہ لوگ شہر عمان اور حضر موت تک پھیل گئے تھے اور صدار، صمود، ہبار نامی بتوں کو پوجتے تھے تو اپنی پرانی رسم کے موافق اس مصیبت سے نجات مانگنے کے لئے قیل ابن عنز اور نعیم بن ہزال اور مرثد بن سعد گئے مرثد جو ہودؑ پر خفیہ ایمان لا چکے تھے بولے کہ بھائیو جب تک ہود پر ایمان نہ لاؤ گے بارش نہ ہو گی یہ سن کر ان کے دونوں ہمراہی ان کو پیچھے چھوڑ کر آگے چل دیئے قیل نے دعا مانگی کہ بار الٰہا قوم عاد یعنی ہم پر بارش برسا دے، تین بادل جن میں ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ تھا نمودار ہوئے اور غیب سے ندا آئی کہ اے قیل تینوں میں سے جسے چاہے پسند کر لے وہی

(بقیہ صفحہ ۲۰۶)

وَغَضَبٌ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ
اور غضب! کیا تم مجھ سے جھگڑتے ہو ان ناموں کے بارے میں جو گھڑ رکھے ہیں تم نے اور
اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ
تمہارے باپ دادانے کہ نہیں اتاری اللہ نے ان کی کوئی سند! تو انتظار کرو میں بھی
مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۷۱ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ
تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں غرض ہم نے بچالیا ہود اور ان لوگوں کو جو اس کے
مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝۷۲ ع
ساتھ تھے اپنی مہربانی سے اور جڑ کاٹ دی انکی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتوں کو اور وہ نہ تھے ایمان لانے والے۔
وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
اور ثمود کی جانب بھیجا ان کے بھائی صالح کو! صالح نے کہا۔ بھائیو اللہ ہی کی عبادت کرو تمہارا کوئی
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ
معبود نہیں اس کے سوا! تمہارے پاس آچکی واضح دلیل تمہارے پروردگار کی جانب سے! یہ اللہ کی اونٹنی
اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا
تمہارے لئے نشانی ہے سو اس کو چھٹا پھرنے دو کہ کھائے اللہ کی زمین میں اور اس کو ہاتھ نہ
بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۳ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ
لگاؤ بری طرح (ورنہ) تم کو پکڑے گا دردناک عذاب۔ اور یاد کرو جب اس نے تم کو
خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ
جانشین بنادیا قوم عاد کے بعد اور تم کو ٹھکانا دیا زمین میں کہ بنالیتے ہو نرم زمین میں
سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ
محل اور تراش لیتے ہو پہاڑوں کے گھر! تو یاد کرو اللہ کی
اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۷۴ قَالَ الْمَلَاُ
نعمتیں اور ملک میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ف کہنے لگے سردار
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ
جنھوں نے تکبر کیا اس کی قوم میں ان غریبوں سے کہ جو ان میں ایمان

ف جب قوم عاد کے کفار جڑ بنیاد سے ہلاک ہوگئے تو قوم ثمود ان کی جانشین ہوئی اور حجاز اور شام کے مابین آباد ہوئے اور میدانوں میں موسم گرما گزارنے کو بڑے بڑے محل بنائے اور سرما گزارنے کو پہاڑوں کو تراش کر گھر بنائے اور ان کو طول طویل عمریں اور عیش و آرام کے سامان دیئے گئے تو خدا کو بھول گئے اور سرکشی و بت پرستی اختیار کر بیٹھے اس وقت حضرت صالح نبی بنا کر بھیجے گئے چند ضعیف اور بظاہر ذلیل آدمی ایمان لائے۔ شرفا نے تکبر کیا اور جھٹلایا جب انھوں نے عذاب الٰہی سے ڈرایا۔ لوگوں نے ان سے معجزہ طلب کیا کہ پتھر سے اونٹنی برآمد ہو انھوں نے نماز پڑھ کر دعا کی کفار کی حسب منشا پتھر سے اونٹنی برآمد ہوئی چند ع اور چند لوگ ایمان لائے باقی سب کافر رہے۔

ع ۹ ۱۶

(بقیہ صفحہ ۲۰۵) تیرے اور تیری قوم پر برسے اس نے سیاہ بادل اس خیال سے کہ اس میں بہت پانی ہے پسند کیا غرض وہ بادل وادی میں ہوتا ہوا عاد کے سر پر آموجود ہوا بادل دیکھ کر سب خوش ہو کر بول پڑے کہ بارش ہوا چاہتی ہے لیکن اس میں تو عذاب تھا دفعتہً ایک اندھیاؤ چلا اور سوائے ہود اور ان پر ایمان لانے والوں کے سب ہلاک ہوگئے۔

مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ

لے آئے تھے کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ صالح بھیجا ہوا ہے اپنے پروردگار کی جانب سے؟ وہ بولے کہ ہم کو

اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ

اس دین پر جو ان کی معرفت بھیجا گیا یقین ہے۔ کہنے لگے تکبر والے کہ ہم تو اس دین کے جس پر تم ایمان لائے

اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ

ہو منکر ہیں ۔ پھر انھوں نے کاٹ ڈالا اونٹنی کو اور سرکشی کی اپنے پروردگار کے حکم سے

قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور کہنے لگے کہ اے صالح لے آ ہم پر جس کا تو ہمیں ڈراوا دکھاتا ہے اگر تو پیغمبر ہے ۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى

تو ان کو آ پکڑا زلزلے نے پھر رہ گئے اپنے گھر میں اوندھے پڑے ہوئے ف پھر صالح

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ

نے ان سے منھ پھیرا اور کہا کہ بھائیو میں تم کو پہنچا چکا پیغام اپنے پروردگار کا اور میں نے خیرخواہی

لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ

کی تمہاری لیکن تم نہیں دوست سمجھتے خیر خواہوں کو۔ اور لوط کو (بھیجا) جب اس نے

لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

کہا اپنی قوم سے کہ کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو نہیں کی تم سے پہلے کسی

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ

نے جہان میں۔ تم تو دوڑتے ہو مردوں پر شہوت کے مارے عورتیں

النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

چھوڑ کر! بلکہ تم لوگ حد سے بڑھے ہوئے ہو۔ اور کچھ جواب نہ دیا اس کی قوم نے

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

مگر یہی کہا کہ نکال دو ان کو اپنے شہر سے۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ

پاک صاف بننا چاہتے ہیں پھر ہم نے نجات دی لوط کو اور اسکے گھر والوں کو مگر اس کی بی بی! رہ گئی

ف

صالحؑ نے فرمایا کہ لوگو خدا کی روشن دلیل یعنی یہ اونٹنی بطور معجزہ ظاہر ہوئی پھر بھی تم ایمان نہیں لاتے اب اس کو ہاتھ نہ لگانا کیونکہ یہ بھی خدا کی ہے اور زمین بھی خدا کی ہے۔ اسے چھوڑ دو کہ جہاں چاہے چرے اور پانی پینے کے گھاٹ پر ایک دن تو تمام جانوروں کیلئے اور ایک دن اس ناقہ کا مقرر ہوگیا۔ جس دن یہ اونٹنی پانی پینے آتی تھی اس روز کسی جانور کو گھاٹ پر نہ پھٹکنے دیتی تھی آخر بدھ کے دن قدار بن سالف نے جو پستہ قد نیلی آنکھ سرخ رنگت شخص تھا اس کی کونچیں کاٹ دیں صالحؑ نے فرمایا کہ لوگو تمھاری زندگی صرف تین دن کی رہ گئی ہے پہلے دن سب کے چہرے زرد اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے روز سیاہ ہوجائیں گے اور چوتھے دن سب روسیاہ ہلاک کردیئے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور صالحؑ معہ ایک سو دس مسلمان آدمیوں کے جو ان پر ایمان لائے تھے قوم کی سرکشی اور شرارت اور اس نافرمانی کی سزا میں اس عام ہلاکت پر ہوتے ہوئے باہر ہو گئے جب آسمان سے ہولناک گرج کی آواز جس سے زمین تک دہل گئی سب کو ہلاک کر چکی تو یہ معہ اپنے ہمراہیوں کے اس دیار میں پھر آبسے۔

مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

رہ جانے والوں میں ! اور ہم نے برسایا ان پر (پتھروں کا) مینھ ! سو دیکھ کیسا ہوا

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ

گنہگاروں کا انجام ف اور ہم نے بھیجا مدین کی جانب انکے بھائی شعیب کو ف۲

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ

کہا اے قوم عبادت کرو اللہ کی . تمہارا کوئی معبود نہیں اس کے سوا ! تمہارے

جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَ

پاس آچکی دلیل تمہارے پروردگار کی جانب سے تو پوری کرو ماپ اور

لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ

تول اور کم نہ دو لوگوں کو ان کی چیزیں اور نہ فساد پھیلاؤ زمین میں

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ ج

اسکے سنوارنے پیچھے ! یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

اور نہ بیٹھا کرو ہر راستہ پر کہ ڈراتے ہو اور روکتے ہو اللہ کی راہ

اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ

سے اس شخص کو جو اللہ پر ایمان لائے اور ڈھونڈھتے ہو اس میں کجی ! اور یاد کرو جب تم

قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ص وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

تھے پھر اس نے تم کو زیادہ کردیا اور دیکھو کیسا ہوا انجام فساد کرنے

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ

والوں کا اور اگر تم میں ایک گروہ نے مان لیا جو میرے ہاتھ

اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ

بھیجا گیا اور ایک فریق نہیں مانا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ

اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

فیصلہ کردے ہمارے درمیان ! اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

ع ۱۰/۱۲ ۱۷

ف قوم لوطؑ میں لواطت یعنی اغلام کا مرض تھا یہ کمبخت عورتوں کو چھوڑ کر خوبصورت لڑکوں پر مائل ہوتے اور ان سے اغلام کرتے تھے لوط علیہ السلام نے بہتیرا سمجھایا لیکن نہ مانے آخر خدا کے فرشتے خوبصورت بے ریش لڑکوں کی صورت میں بن کر لوطؑ کے یہاں مہمان بنے لوط اس خیال سے تنگ دل ہوئے کہ شریر قوم میرے مہمانوں کو ستائے گی اور مجھ کو اپنے مہمانوں سے خفیف ہونا پڑے گا لیکن فرشتوں نے لوطؑ کو آہستہ سے جتادیا کہ ہم خدا کے فرشتے ان پر الزام قائم کرکے عذاب نازل کرنے کی غرض سے بھیجے گئے ہیں یہ سن کر لوطؑ کو اطمینان ہوا لوطؑ کی بیوی جو کافرہ تھی اس نے قوم میں جا پھونکا کہ آج نہایت حسین صورت لڑکے لوطؑ کے مہمان ہیں چلو اور اپنا کام بناؤ غرض سب چڑھ آئے اس وقت اللہ کی طرف سے حضرت لوطؑ کو معہ گھر والوں کے باہر نکل جانے کا حکم ہوا اور یہ کہہ دیا گیا کہ دیکھو منھ پھیر کر ادھر نہ دیکھنا ادھر لوطؑ شہر سے باہر نکلے ادھر عذاب نازل ہوا اور تمام کافر ہلاک ہوگئے لوطؑ کی کافر بیوی بھی کفار کے ساتھ ہلاک ہوئی تمام کفار پر پتھروں کا مینھ برسا بعض کہتے ہیں کہ آگ اور گندھک برسی اور بعض کا قول ہے کہ مقیمین اور موجود لوگ زمین میں دھنسا دیئے گئے اور مسافروں پر پتھر برسے،

ف۲ مدین قبیلے کا نام ہے جس میں شعیبؑ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔

الربع

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ

کہا سرداروں نے جو مغرور تھے اس کی قوم میں، کہ ہم نکال کر رہیں گے

يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ

اے شعیب تجھ کو اور ان کو جو ایمان لائے تیرے ساتھ اپنی بستی سے یا تم لوٹ آؤ

فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ

ہمارے مذہب میں! شعیب نے کہا کہ کیوں جی اگر ہم کراہت کریں (تو بھی) بیشک ہم نے بہتان باندھا اللہ پر

كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا

جھوٹا اگر لوٹ آئیں تمہارے دین میں اس کے بعد کہ ہم کو نجات دے چکا اللہ اس سے! اور ہم

يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ

سے نہیں ہوسکتا کہ ہم اس میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو ہمارا پروردگار ہے (تو مجبوری ہے) گھیرے ہوئے

رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا

ہے ہمارا پروردگار ہر چیز کو علم میں اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا! اے ہمارے پروردگار فیصلہ کر ہم میں

وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ

اور ہماری قوم میں انصاف سے اور تو ہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور بولے

الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا

سردار جو منکر تھے اس کی قوم میں کہ اگر تم چلے شعیب کی راہ

إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي

تو بے شک تم برباد ہوئے۔ پھر ان کو آپکڑا زلزلہ نے تو صبح کو رہ گئے اپنے

عند المتقدمين دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩١﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا

گھر میں گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے۔ جنھوں نے جھٹلایا شعیب کو (ایسے مٹے کہ) گویا ان بستیوں میں

مع فِيهَا ۛ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلَّىٰ

بسے ہی نہ تھے! جنھوں نے جھٹلایا شعیب کو وہی خراب ہوئے پھر شعیب

عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ

نے ان سے منہ پھیرا اور کہا کہ اے قوم میں پہنچا چکا تم کو اپنے پروردگار کے پیغام اور تمہارا بھلا

ع ۱۱ ۹ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِىْ

چاہا! اب کیا افسوس کروں نہ ماننے والے لوگوں پر (س ۱) اور ہم نے نہیں بھیجا

قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِىٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

کسی بستی میں کوئی نبی مگر کہ پکڑا وہاں کے رہنے والوں کو سختی اور تکلیف میں

لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ

تاکہ وہ لوگ گڑگڑائیں۔ پھر ہم نے بدل دیا سختی کی جگہ آسانی کو

حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ

یہاں تک کہ وہ زیادہ ہوگئے اور کہنے لگے کہ پہنچ لی ہے ہمارے باپ دادوں کو بھی تکلیف اور خوشی!

فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى

تو ہم نے ان کو دھر پکڑا ناگہاں اور وہ بے خبر تھے ف اور اگر بستیوں والے ایمان

اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

لے آتے اور پرہیزگار بنتے تو ہم ان پر ضرور کھول دیتے برکتیں آسمان اور

الْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾

زمین سے لیکن وہ جھٹلانے لگے تو ہم نے ان کو دھر پکڑا ان کرتوتوں کے وبال میں جو وہ کرتے تھے

ف بندے کو گناہوں کی سزا پہنچتی رہے تو امید ہے کہ توبہ کرے اور جب گناہ راست آگیا تو یہ اللہ کا بھلا وا ہے پھر ہلاکت کا ڈر ہے جیسے کسی نے زہر کھالیا اگر اگل دے تو امید ہے کہ بچ گیا اور ہضم ہوگیا تو بس کام تمام ہوا۔

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ

اب کیا نڈر ہیں بستیوں والے اس بات سے کہ ان پر آ پہنچے ہمارا عذاب راتوں رات اور وہ

نَآئِمُوْنَ ﴿٩٧﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى

پڑے سوتے ہوں یا نڈر ہیں بستیوں والے اس سے کہ ان پر آ پہنچے ہمارا عذاب دن چڑھے اور

وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٨﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا

وہ کھیل کود میں مشغول ہوں کیا نڈر ہوگئے اللہ کے داؤ سے؟ سو نہیں نڈر ہوتے اللہ کے داؤ سے مگر وہی

ع ۱۲ ۲ الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ

لوگ جو خراب ہوں گے کیا اس سے بھی ان لوگوں کو ہدایت نہیں ہوئی جو وارث بنتے ہیں زمین

مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ

کے وہاں والوں کے ہلاک ہوئے پیچھے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو پکڑ لیں ان کے گناہوں پر! اور ہم مہر

(شان نزول صفحہ ۲۷۰ پر)

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۞١٠٠ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ

لگادیتے ہیں ان کے دلوں پر سو وہ سنتے ہی نہیں (ش ۲) یہ چند بستیاں ہیں کہ ہم سناتے ہیں

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا

تجھ کو ان کے کچھ حالات ! اور ان کے پاس آچکے ان کے رسول نشانیاں لے کر۔ تو یہ

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى

ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لے آئیں اس پر جس کو پہلے جھٹلا چکے ! اسی طرح اللہ مہر کر دیتا ہے

قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۞١٠١ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَ

منکروں کے دلوں پر۔ اور ہم نے نہیں پایا ان کے اکثروں میں نباہ اور

اِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۞١٠٢ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

ہم نے تو ان میں بہتیرے بدکار ہی پائے۔ پھر ہم نے بھیجا ان کے بعد

مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ

موسیٰ کو معجزے دے کر فرعون اور اس کی قوم کی جانب تو انھوں نے کفر کیا معجزوں کا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۞١٠٣ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

پس دیکھ کیسا ہوا انجام مفسدوں کا اور کہا موسیٰ نے کہ اے فرعون

اِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞١٠٤ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ

میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار عالم کا ! قائم ہوں اس پر کہ نہ کہوں

اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اللہ کی طرف سے مگر جو سچ ہے ! میں تمہارے پاس لایا ہوں معجزہ تمہارے پروردگار کی

فَاَرْسِلْ مَعِىَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۞١٠٥ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ

جانب سے تو بھیج دے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو۔ فرعون بولا کہ اگر تو کوئی معجزہ لے کر

بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۞١٠٦ فَاَلْقٰى

آیا ہے تو اس معجزہ کو لا اگر تو سچا ہے ! تب موسیٰ

عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۞١٠٧ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ

نے ڈال دیا اپنا عصا پس وہ ہو گیا اسی وقت اژدھا صریح ۔ اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ نکالا تو اسی وقت

(باقی صفحہ ۲۳۳)

ہوگا کہ محمد کے اقارب قتل کرنے والوں پر قصاص کا دعویٰ کریں گے اس لئے ہم تمام سردار یعنی امرائے مکہ قصاص کے دعویداروں کو دیت بھر دیں گے اور یہ ظاہر ہے کہ بنی ہاشم جب تمام قریش سے لڑنے کی ہمت اپنے اندر نہ دیکھیں گے تو مجبور ہو کر دیت ہی قبول کریں گے ۔ سب کی اس رائے پر صاد ہو گئی ۔ پیغمبر صلعم کے پاس جبریل امین آئے اور ساری پنچایت کی خبر دے کر کہا کہ آپ یہاں رات نہ گزاریں آنحضرت صلعم شب کو اپنی جگہ حضرت علیؓ کو سلا اپنی چادر اڑھا حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے ثور پہاڑ کے غار میں جا چھپے کافر تمام رات گھر کو گھیرے پڑے رہے صبح کو جب حضرت کو نہ پایا تو بھڑوں کی طرح جستجو میں چاروں طرف نکل پڑے جس غار میں حضرت تشریف رکھتے تھے اس پر بھی بعض کا گزر ہوا مگر اللہ نے ان کو اندھا کر دیا اور آنحضرت صلعم اپنے قلبی رفیق حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تین رات اسی غار میں رہ کر معمولی راستہ سے کتراتے بخیر و عافیت مدینہ منورہ جا پہنچے ۔

ف ۲

حضرت کا وجود باجود کفار کے لئے بھی رحمت کا باعث تھا اس لئے جب تک آپ ان میں رہے اس

(باقی صفحہ ۲۳۴)

(شان نزول صفحہ ۸۲۷ پر)

بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ ۝۱۰۸ قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّ هٰذَا
وہ چمکتا نظر آیا ناظرین کو ۔ کہا فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہ بے شک یہ تو
لَسٰحِرٌ عَلِيۡمٌ ۝۱۰۹ يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ ۚ فَمَاذَا
کوئی ماہر جادوگر ہے ! نکالنا چاہتا ہے تم کو تمہارے ملک سے ! اب تم کیا
تَاۡمُرُوۡنَ ۝۱۱۰ قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ وَاَرۡسِلۡ فِى الۡمَدَآٮِٕنِ
صلاح دیتے ہو ؟ سب نے کہا کہ ڈھیل دیجئے موسیٰ اور اس کے بھائی کو اور روانہ کر دیجئے ہرکاروں
حٰشِرِيۡنَ ۝۱۱۱ يَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ ۝۱۱۲ وَجَآءَ السَّحَرَةُ
میں نقیب ۔ کہ لے آئیں آپ کے پاس تمام ماہر جادوگروں کو اور آگئے جادوگر
فِرۡعَوۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ لَـنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ ۝۱۱۳
فرعون کے پاس کہنے لگے ضرور ہمارے لئے بدلہ ہونا چاہیے اگر ہم غالب ہوئے ۔
قَالَ نَعَمۡ وَاِنَّكُمۡ لَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ۝۱۱۴ قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِمَّاۤ اَنۡ
فرعون نے کہا کہ ہاں اور ضرور تم میرے مقرب ہو جاؤ گے ۔ جادوگر بولے کہ اے موسیٰ یا تو
تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ نَحۡنُ الۡمُلۡقِيۡنَ ۝۱۱۵ قَالَ اَلۡقُوۡا ۚ فَلَمَّاۤ
ڈال اور یا ہم ڈالتے ہیں ۔ موسیٰ نے کہا کہ تم ہی ڈالو پھر جب
اَلۡقَوۡا سَحَرُوۡۤا اَعۡيُنَ النَّاسِ وَاسۡتَرۡهَبُوۡهُمۡ وَجَآءُوۡ بِسِحۡرٍ
انھوں نے ڈالا جادو کے زور سے لوگوں کی نظر بندی کر دی اور ان کو ڈرایا اور لائے بڑا
عَظِيۡمٍ ۝۱۱۶ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى اَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ
جادو ف۱ اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کو کہ ڈال دے اپنا عصا ! تو ناگہاں وہ
تَلۡقَفُ مَا يَاۡفِكُوۡنَ ۝۱۱۷ فَوَقَعَ الۡحَـقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوۡا
نگلنے لگا جو سانپ وہ لوگ بنا رہے تھے ۔ تب ثابت ہو گیا حق اور غلط ہوا جو کچھ وہ
يَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۱۸ فَغُلِبُوۡا هُنَالِكَ وَانۡقَلَبُوۡا صٰغِرِيۡنَ ۝۱۱۹ وَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ
کر رہے تھے ۔ پس جادوگر ہار گئے اس جگہ اور پھرے ذلیل ہو کر ۔ اور ڈالے گئے جادوگر
سٰجِدِيۡنَ ۝۱۲۰ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۱۲۱ رَبِّ مُوۡسٰى وَ
سجدے میں ۔ بول اٹھے کہ ہم ایمان لائے پروردگار عالم پر ! جو موسیٰ اور ہارون کا

ع ۱۳ / ۹ / ۳

ف۱ جادوگروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں ڈال کر جادو کے زور سے لوگوں کی نظر بندی کی اور ان کو چاروں طرف سانپ ہی سانپ نظر آنے لگے اور ان کو اس بڑے بھاری جادو سے دہشت میں ڈال دیا تب موسیٰؑ کو حکم ہوا کہ تم اپنی لاٹھی ڈال کر قدرت حق کا تماشہ دیکھو موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ جادوگروں نے جو جھوٹ موٹ کے سانپوں کا ایک ڈھوڑا بنا کھڑا کیا تھا وہ عصا اژدھا بن کر سب کو نگلے چلا جا رہا ہے جب سب کھا چکا تو موسیٰؑ نے اسے اٹھا لیا وہ جیسا تھا ویسا کا ویسا بن گیا نہ سانپ رہے نہ رسیاں اس وقت جادوگروں کو یقین آیا کہ اگر یہ بھی جادو ہوتا تو ہماری لاٹھیاں اور رسیاں جن کو سانپ بنا کر کھڑا کیا تھا معدوم نہ ہوتیں یہ سب کے سب سجدے میں گر پڑے اور موسیٰؑ پر ایمان لے آئے ۔

خواص

• فوقع الخ لیثؒ سے روایت ہے کہ یہ پانچوں آیتیں یعنی فوقع سے لے کر ہارون تک اور سورہ یونس کی دو آیتیں رکوع ہشتم کے آخر کی فلما القوا سے آخر رکوع تک اور ایک آیت سورہ طٰہٰ کی انما صنعوا سے حیث اتیٰ تک ان سب کو پانی پر دم کر کے جادو زدہ شخص کے سر پر چھڑک دے انشاء اللہ اس پر سے جادو کا اثر جاتا رہے گا ۔

هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ

پروردگار ہے۔ فرعون بولا کہ کیا تم اس پر ایمان لائے اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں! ضرور

هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ

یہ مکر ہے کہ تم باندھ لائے ہو شہر میں تاکہ نکال دو اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو؛

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

اچھا اب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ ضرور کاٹوں گا تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف پھر

ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ ۚ

سولی چڑھاؤں گا تم سب کو۔ وہ بولے کہ ہم کو اپنے پروردگار کی جانب لوٹ جانا ہے ف

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ

اور تو ہم میں کیا عیب پاتا ہے بس یہی نا کہ ہم ایمان لے آئے اپنے پروردگار کے معجزوں پر۔ جب کہ

۱۴ ع ۴۸ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع وَقَالَ الْمَلَاُ

وہ ہم تک پہنچے اے ہمارے پروردگار (دکھا لیں) انڈیل دے ہم پر صبر کی اور ہم کو مار مسلمان۔ اور کہا سرداروں نے

مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى

فرعون کے لوگوں میں سے کہ کیا آپ اسی طرح رہنے دیں گے موسیٰ اور اس کی قوم کو کہ فساد کرتے پھریں

الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ

ملک میں اور وہ چھوڑ بیٹھے آپ کو اور آپ کے معبودوں کو! فرعون نے کہا کہ ہم قتل کریں گے ان کے بیٹوں کو

وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى

اور زندہ رکھیں گے ان کی عورت ذات کو اور ہم ان پر زور آور ہیں۔ کہا موسیٰ نے اپنی

لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۫

قوم سے کہ مدد مانگو اللہ سے اور صبر کرو! بیشک زمین اللہ کی ہے۔

يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

وہی اس کا وارث بنائے جسے چاہے اپنے بندوں میں اور انجام بخیر پرہیزگاروں کا ہے۔

قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ

وہ کہنے لگے کہ ہم کو تو تکلیفیں ہی پہنچتی رہیں تمہارے آنے سے پہلے اور تمہارے آنے کے بعد۔ موسیٰ نے

ف

فرعون نے جادوگروں کو جو معجزہ دیکھ کر ایمان لا چکے تھے مخاطب بنا کر کہا کہ ہونہ ہو یہ تمہارا اور موسیٰ کا فریب ہے کہ تم نے باہم اتفاق کر کے اس شہر مصر میں آ کر یہ پاکھنڈ مچایا ہے تاکہ یہاں کے باشندے قبطیوں کو یہاں سے نکال باہر کرو اور خود ریاست دبا کر مالک بن بیٹھو ذرا صبر کرو تم کو اپنے فریب کا نتیجہ ابھی تھوڑی دیر میں معلوم ہوا جاتا ہے تم سب کے دائیں ہاتھ بائیں پاؤں جس سے سب دھڑ بیکار ہو جائے کاٹوں اور پھر سولی چڑھاؤں تو سہی! سب نے جواب دیا کہ وہ ہم موت کی پرواہ نہیں کرتے ہم کو تو کسی نہ کسی وقت مرنا اور اللہ کی جانب لوٹ کر جانا ہے بلکہ وہاں تو اس کی رحمت میں مزے اڑائیں گے یا آیت کا یہ مطلب ہے کہ اگر ہمارا ایمان تیرے نزدیک عیب ہے اور اس پر مارتا ہے تو مار دے ہمیں اور تجھے سب کو ایک دن اپنے خالق کے دربار میں پہنچنا ہے وہ فیصلہ فرمائے گا اور تجھ کو ظلم کا انجام وہاں معلوم ہوگا۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ یَسْتَخْلِفَكُمْ فِی

کہا کہ نزدیک ہے تمہارا پروردگار کہ ہلاک کردے تمہارے دشمن کو اور تم کو جانشین بنادے

الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَ لَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ ۱۵

ملک میں۔ پھر دیکھے تم کیسے کام کرتے ہو ف اور ہم نے گرفتار کیا فرعون

فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

کے لوگوں کو خشک سالیوں اور کمی پیداوار (کے عذاب) میں تاکہ وہ

یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَ اِنْ

متنبہ ہوں۔ تو جب ان کو پہنچی بھلائی کہنے لگے کہ یہ ہمارا حق ہے! اور اگر

تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا

ان کو پہنچتی تھی کوئی برائی تو نحوست بتاتے موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں کی! سن لو بس

طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ قَالُوْا

ان کی نحوست اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۲ اور کہنے لگے

مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ

کہ جو کچھ بھی تو نشانی ہمارے پاس لائے گا کہ ہم پر اس کے ذریعہ سے جادو چلائے تو ہم تو تجھ پر ایمان لانے

بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ

والے ہیں نہیں۔ پھر بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں

وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ

اور مینڈک اور خون کتنی نشانیاں جدا جدا پھر تکبر کرتے رہے اور

كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا

تھے وہ لوگ گناہ گار۔ اور جب نازل ہوتا ان پر عذاب تو کہنے لگتے تھے

یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَىِٕنْ كَشَفْتَ

کہ اے موسیٰ دعا کرد ہمارے حق میں اپنے پروردگار سے اس عہد کے آسرے پر جو اللہ نے تم سے کیا ہے

عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۳۴﴾ ع

اگر تم نے اٹھا دیا ہم سے یہ عذاب تو ہم ضرور تم کو مان لیں گے اور ضرور بھیج دیں گے تمہارے ہمراہ بنی اسرائیل کو

ف۱ پردے میں مسلمانوں کو بشارت ہے کیونکہ یہ سورت مکی ہے اور مکہ میں مسلمان بے چارے مظلوم اور کافر زور آور غالب تھے۔

ف۲ یعنی ان کی نحوست تو بس خدا کے ہاں ان کی تقدیر میں لکھی جا چکی تھی مطلب یہ ہے کہ بھلائی اور برائی تقدیر سے ہے یہ بلا اور مصیبت جو ان کو پہنچی ضرور پہنچنی تھی لیکن اکثر آدمی جاہل ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ سب کچھ اللہ ہی کے حکم سے ہوتا ہے! اسی اپنی جہالت کے باعث بھلائی کو اپنا حق سمجھتے ہیں کہ ہم اسی کے مستحق تھے اور برائی دوسروں کی نحوست سمجھتے ہیں۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوهُ إِذَا هُمْ
پھر جب ہم نے اٹھالیا ان سے عذاب ایک وعدہ تک کہ ان کو پہنچنا تھا تب ہی عہد
يَنْكُثُونَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ
توڑ دیتے تھے۔ پھر ہم نے بدلہ لیا ان سے پس انھیں ڈبو دیا دریا میں اس وجہ سے
كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غٰفِلِينَ ﴿١٣٦﴾ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ
کہ جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور ان سے تغافل کرتے تھے ف۱ اور ہم نے وارث کردیا ان لوگوں کو
كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشٰرِقَ الْأَرْضِ وَمَغٰرِبَهَا الَّتِي بٰرَكْنَا
جو کمزور سمجھے جاتے تھے اس زمین کے پورب اور پچھم کا کہ جس میں ہم نے برکت
فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۵
رکھی ہے اور پورا ہوا نیک وعدہ تیرے پروردگار کا بنی اسرائیل پر!
بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا
اس وجہ سے کہ انھوں نے صبر کیا! اور ہم نے برباد کیا جو کچھ بنایا تھا فرعون اور اس کی قوم نے اور
كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿١٣٧﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا
جو کچھ اونچے چڑھاتے تھے ف۲ اور ہم نے پار اتاردیا بنی اسرائیل کو دریا کے تو وہ
عَلٰى قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلٰىٓ أَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوا يٰمُوسَى
پہنچے ایسے لوگوں پر جو پوجنے میں لگ رہے تھے اپنے بتوں کے! لگے کہنے کہ اے موسیٰ
اجْعَلْ لَّنَآ إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ
بنادے ہمارے لئے بھی ایک بُت جیسے ان کے بت ہیں! موسیٰ نے کہا کہ تم لوگ
تَجْهَلُونَ ﴿١٣٨﴾ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا
جہل کرتے ہو۔ یہ بُت پرست جس (دین) میں ہیں وہ تباہ ہونے والا ہے اور غلط ہے جو یہ
يَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾ قَالَ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِيكُمْ إِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى
کر رہے ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ کیا اللہ کے سوا لادوں تم کو کوئی اور معبود حالانکہ اسی نے تم کو بزرگی دی
الْعٰلَمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَإِذْ أَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ
سارے جہان پر اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے نجات دی تم کو فرعون کے لوگوں سے کہ تم کو

ف۱
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون سے اس بات پر چالیس برس مقابلہ رہا کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے مگر فرعون نے مانا ہی نہیں آخر کار پریشان ہوکر موسیٰؑ نے بددعا کی ان کی بددعا سے قبطیوں پر یہ بلائیں پڑیں کہ دریائے نیل چڑھ گیا بہتیرے گھر، باغ، کھیت تلف ہوئے ٹڈی سبزے کھا گئی! آدمیوں کے بدن اور کپڑوں میں جوئیں پڑ گئیں ہر چیز میں مینڈک پھیل گئے ہر پانی لہو بن گیا یہ سب بلائیں ایک ایک ہفتہ کے فرق سے آئیں اول حضرت موسیٰؑ فرعون سے کہہ آتے تھے کہ اللہ تم پر یہ بلا بھیجے گا وہی بلا آتی پھر مضطر ہوکر حضرت موسیٰؑ کی خوشامد کرنے لگتے تھے کہ یہ بلا ہم سے دور ہوجائے تو ہم بیشک تمھاری قوم بنی اسرائیل کو بلا روک ٹوک تمھارے ساتھ کردیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام ان کے اصرار پر اور اس خیال سے کہ اب شاید یہ وعدہ وفائی کردیں گے دعا مانگتے تھے اور وہ بلا دفع ہوجاتی تھی لیکن پھر یہ لوگ انکار کرجاتے تھے آخر کار وبا پڑی اور آدھی رات کو ہر شخص کا پہلا بیٹا مرگیا وہ مُردوں کے غم میں لگے۔ حضرت موسیٰؑ اتنا وقت غنیمت سمجھ کر بنی اسرائیل کو لے کر شہر سے نکل گئے پھر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے لگا اور موسیٰؑ کو معہ قوم بنی اسرائیل دریائے قلزم پر جا پکڑا وہاں

(باقی صفحہ ۲۱۹ پر)

الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم

دیتے تھے بری تکلیف ! مار ڈالتے تھے تمہارے بیٹے اور جیتا رکھتے تھے تمہاری بیٹیوں کو اور اس میں بڑی

بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿١٤١﴾ وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَ ع ١٢/١٦ ٦

آزمائش تھی تمہارے پروردگار کی طرف سے اور ہم نے وعدہ ٹھہرایا موسیٰ سے تیس رات کا اور

أَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ

ہم نے اس کو پورا کر دیا دس سے تب پورا ہو گیا اس کے پروردگار کا وعدہ چالیس رات کا ف اور کہا

مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا

موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہ میری نیابت کر میری قوم میں اور کام سنوار یو اور نہ

تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا

چلیو مفسدوں کے راستے اور جب آیا موسیٰ ہمارے وعدہ پر

وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَانِي

اور اس سے کلام کیا اسکے پروردگار نے تو اس نے عرض کیا اے پروردگار تو مجھ کو دکھا کہ میں تجھے دیکھوں اللہ نے فرمایا تو مجھے ہرگز نہ

وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ

دیکھ سکے گا لیکن دیکھتا رہ پہاڑ کی جانب پس اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو تو مجھ کو دیکھ سکے گا!

فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ

پھر جب تجلی فرمائی اسکے پروردگار نے پہاڑ پر کر دیا اس کو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش !

فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ

پھر جب ہوش میں آیا بول اٹھا کہ تیری ذات پاک ہے میں نے توبہ کی تیری جناب میں اور سب سے پہلے

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٤٣﴾ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ

ایمان لایا۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں نے تجھے امتیاز بخشا لوگوں پر

﴿١٤٤﴾ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ

اپنی پیغمبری اور ہمکلامی سے ! تو لے جو میں نے تجھ کو دیا اور شکر گزار رہ

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا

اور لکھ دی ہم نے موسیٰ کو تختیوں میں ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل

ف جمعہ کے روز بتاریخ دس محرم الحرام عاشورہ کے دن موسیٰ علیہ السلام دریا سے پار ہوئے اور فرعون غرق ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک سے آسمانی کتاب یعنی توریت شریف مانگی، اس وقت اللہ پاک کا حکم ہوا کہ پہاڑ پر آ کر تیس رات خلوت کرو تو تم کو توریت ملے موسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر جا کر عبادت میں مشغول ہوئے دن کو روزہ رکھتے اور شب و روز مجاہدہ میں لگے رہتے تھے ذیقعد کا مہینہ تھا جب تیس دن ہو لئے تو منہ کی بدبو رفع کرنے کو مسواک کر لی اسی وقت وحی آئی کہ موسیٰ تمھیں معلوم نہیں کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو ہم کو مشک سے زیادہ پسند ہے اب دس دن اور ٹھہرو جب وہی بدبو پھر پیدا ہو جائے تو توریت ملے گی اس طرح چالیس دن رات کا چلہ پورا ہوا۔

لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ
ہر چیز کی ۔ تو ہم نے حکم دیا کہ پکڑ لے اس کو مضبوطی سے اور حکم دے اپنی قوم کو کہ عمل کریں اسکی اچھی
سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٤٥﴾ سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ
باتوں پر اور میں عنقریب تم کو دکھاؤں گا گھر نافرمانوں کا ف میں باز رکھوں گا اپنی آیتوں کے سمجھنے
يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۖ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ
سے ان کو جو تکبر کرتے ہیں زمین میں ناحق ! اور اگر دیکھ لیں سارے معجزے
لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ
تب بھی ایمان لائیں ان پر ! اور اگر دیکھ لیں راستہ ہدایت کا تو نہ بنائیں اس کو
سَبِيلًا ۚ وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ
راہ ! اور اگر دیکھ پائیں راستہ گمراہی کا (تو) اس کو ٹھہرالیں راہ !
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِينَ
یہ اس لئے کہ انھوں نے جھوٹ جانا ہماری آیتوں کو اور ان سے بے خبر ہو رہے اور جنھوں نے
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ
جھوٹ جانا ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو اکارت ہو گئے ان کے اعمال ! اسی کی
يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٧﴾ ع وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ
سزا پائیں گے جو عمل کرتے تھے ف۲ اور بنا لیا موسیٰ کی قوم نے
مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا
اس کے (رگئے) پیچھے اپنے زیور سے بچھڑا کہ وہ ایک جسم تھا جس کی گائے جیسی آواز تھی ! کیا انھوں نے
أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا
اتنا بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ ان سے بات چیت کر سکتا ہے نہ ان کو راستہ دکھا سکتا ہے ؟ بنا بیٹھے اس کو (معبود) اور وہ
ظَالِمِينَ ﴿١٤٨﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا
ستم گار تھے اور جب پچھتائے اور دیکھا کہ وہ گمراہ ہو گئے
قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ
کہنے لگے کہ اگر نہ رحم فرمائے ہم پر ہمارا پروردگار اور ہم کو نہ بخشے تو بیشک ہم

ف۱
یعنی اے موسیٰ تم اپنی قوم کو حکم کرو کہ وہ اس کی بہتر باتیں جن پر عمل کرنے کا حکم ہے کرتے رہیں باقی ہدایت وگمراہی ہمارے اختیار میں ہے جو متکبر اور ہماری آیتوں کے جھٹلانے والے ہیں ان کو ہم اتنی سمجھ ہی نہ دیں گے کہ وہ ہماری آیتوں میں غور و تامل کریں اور ان پر ایمان لائیں اور اگر اپنی عقل سے عمل کرینگے بھی تو وہ ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے قبول ہی نہ ہوگا

ف۲
یعنی ہم عنقریب تم کو فساق یعنی فرعون اور اس کی قوم کے گھر یعنی شہر مصر اور منازل عاد و ثمود دکھلائیں گے کہ وہ کیسے اجڑے تاکہ تم ان کی ویرانی دیکھ کر عبرت پکڑو اور ان جیسی نافرمانی نہ کرو۔

۱۷ ع ۶ ۷

وقف لازم

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ

خراب ہوں گے ۔ اور جب واپس آیا موسیٰ اپنی قوم میں غصے میں بھرا ہوا

اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ

رنجیدہ ! بولا کہ تم نے کیا بری نیابت کی میرے پیچھے ! کیوں جلدی کی اپنے

رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ؕ

پروردگار کے حکم سے اور موسیٰ نے ڈال دیں وہ تختیاں اور پکڑا سر اپنے بھائی کا لگا کھینچنے اپنی طرف ف

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ

وہ بولا کہ اے میرے ماں جائے بھائی لوگوں نے مجھ کو ناتواں سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو مار ڈالیں !

فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ

تو مت ہنساؤ مجھ پر دشمنوں کو اور مجھ کو مت ملاؤ گناہ گار لوگوں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ

کے ساتھ ۔ موسیٰ نے عرض کیا کہ اے پروردگار معاف فرما مجھے اور میرے بھائی کو اور ہم کو لے لے

رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا

اپنی رحمت میں اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۔ بیشک جنھوں نے بچھڑا بنا لیا

الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ

ان کو پہنچے گا غضب ان کے پروردگار کا اور ذلت دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا

میں ! اور اسی طرح ہم سزا دیا کرتے ہیں جھوٹ بہتان باندھنے والوں کو اور جنھوں نے برے

السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ

کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بیشک تیرا پروردگار

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ

توبہ کے بعد تو البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب فرو ہو گیا موسیٰ سے غصہ تو اس نے

اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ

اٹھا لیں تختیاں ! اور جو ان میں لکھا ہوا تھا ہدایت تھی اور رحمت ان کے لئے جو اپنے

ف ۱

یعنی جب موسیٰ غصہ اور رنج میں بھرے کوہ طور سے لوٹے اور قوم کو گمراہ پایا تو بولے کہ لوگو میرے کوہ طور پر گئے پیچھے تم کیا بری حرکت کر بیٹھے کیا میری نیابت اور جانشینی کا یہی اقتضیٰ تھا میں تو صرف چالیس دن کے لئے توریت لینے کی غرض سے گیا ہوا تھا اس مدت کا بھی انتظار نہ کیا ایسی عجلت کی کہ بلا انتظار حکم پروردگار جھٹ پٹ کو سالہ بنا کر پوجنا شروع کر دیا ! ع ۱۸ ۸ یہ کہہ کر غصے کے مارے وہ توریت کی تختیاں جو طور سے لائے تھے پھینک اپنے بھائی ہارون کے سر کے بال پکڑ کر کھینچنے لگے کہ تم نے بچھڑا بناتے وقت کیوں نہ روکا اس پر ہارون نے پیارے الفاظ سے بڑے بھائی کا غصہ فرد کیا کہ اے میرے ماں جائے بھائی میرا کہنا کسی نے نہ سنا۔

لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا

پروردگار سے ڈرتے ہیں اور چن لئے موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر مرد ہمارے

لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ

وعدے پر لانے کو پھر جب ان کو پکڑا زلزلہ نے موسیٰ نے عرض کیا کہ اے میرے

اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

پروردگار اگر تو چاہتا تو پہلے ہی ان کو مجھ سمیت ہلاک کر دیتا! کیا تو ہم کو ہلاک کئے دیتا ہے اس حرکت پر

السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ

جو کر بیٹھے ہم میں احمق لوگ؟ یہ سب تیرا امتحان ہے بھلا دے اس میں جسے چاہے اور

وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

راہ دے جسے چاہے تو ہی ہمارا کارساز ہے تو بخش دے ہم کو اور رحم فرما ہم پر

وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا

اور تو ہی سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور لکھ دے ہمارے لئے اس دنیا میں

حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ

بہتری اور آخرت میں (بھی) بیشک ہم رجوع ہوئے تیری طرف! اللہ نے فرمایا کہ اپنا

اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ

عذاب میں ڈالتا ہوں جس پر چاہوں اور میری رحمت شامل ہے ہر چیز کو

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ

تو وہ لکھ دوں گا ان کے لئے جو پرہیزگاری کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری

هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ

آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ (ع ۳) جو تابع ہوتے ہیں اس پیغمبر کے جو نبی

الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

امی ہے کہ جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت

وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

اور انجیل میں! وہ ان کو حکم کرتا ہے نیک کام کا اور منع کرتا ہے برے کام سے

(باقی صفحہ ۲۱۵) سے موسیٰ معہ اپنے ہمراہیوں کے صحیح وسلامت گزر گئے اور فرعون تمام فوج سمیت غرق ہوا۔

ف ۲
یعنی اونچی عمارتیں یا باغ کہ جن کی بیلیں چھتریوں اور ٹٹیوں پر چڑھاتے تھے سب برباد کر دیا یہاں تک فرعون کا قصہ تھا اب آگے بنی اسرائیل کا قصہ ہے کہ انھوں نے بعد میں کیا نزاع کیا۔

(شان نزول صفحہ ۲۷۰ پر)

وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ

اور حلال کرتا ہے ان کیلئے تمام پاک چیزیں اور ان پر حرام کرتا ہے ساری ناپاک چیزیں اور ان سے اتارتا ہے

اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ

ان کے بوجھ اور وہ پھندے جو ان پر (پڑے ہوئے) تھے ! جو لوگ اس پر ایمان لائے

وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ

اور رفاقت کی اور اس کو مدد دی اور پیچھے ہولئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترا ہے ! یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ

مراد کو پہنچنے والے ہیں ف۱ کہہ دے کہ لوگو بیشک میں رسول ہوں اس اللہ کا تم سب

جَمِیْعَا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ

کی جانب کہ جس کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین ہیں ! کوئی معبود

اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ

نہیں اسکے سوا وہی جلاتا اور مارتا ہے تو ایمان لے آؤ اللہ اور اس کے بھیجے ہوئے نبی

الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ

امی پر جو ایمان لاتا ہے اللہ اور اس کے سب کلام پر اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ

ہدایت پاؤ ۔ (ش ۴) اور موسیٰ کی قوم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راہ بتاتے ہیں حق کی اور

بِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ

حق ہی پر انصاف کرتے ہیں اور ہم نے بانٹ کر بنا دیا ان کو بارہ قبیلے بڑی بڑی جماعتیں ف۲ اور

اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کی جانب جب پانی مانگا اس سے اس کی قوم نے کہ مار اپنی لاٹھی سے اس

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ

پتھر کو ! تو پھوٹ نکلے اس سے بارہ چشمے ! پہچان لیا ہر

اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ

گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ اور ہم نے سایہ کیا ان پر ابر کا اور اتارا ان پر

ف۱
اللہ پاک نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھلی کتابوں میں امی کے لقب سے یاد فرمایا ہے اس لئے کہ آپ ان پڑھ تھے یا اس وجہ سے کہ آپ ام القریٰ یعنی مکہ میں پیدا ہوئے تھے ان پڑھ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بڑا فخر ہے کہ نہ پڑھے نہ لکھے اور وحی کے ذریعے سے بڑے بڑے پڑھے لکھوں کو دنیا اور دین کے انتظام سکھا دیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ع ۱۹ ۹
نے قوم یہود سے وہ بھاری بوجھ اور سخت احکام کے پھندے جو ان پر پڑے ہوئے تھے سب اتار دیئے کہ نماز روزہ طہارت فدیہ وغیرہ تمام احکام موسوی شریعت میں سخت تھے سب کو ہلکا کر دیا اور کھانے کی چیزوں میں جو کچھ تنگی تھی اس کو آسانی سے بدل دیا۔ شاید حضرت موسیٰؑ نے اپنی امت کے حق میں دنیا اور آخرت کی نیکی جو مانگی تھی اس سے مراد یہ تھی کہ دنیا و آخرت میں سب امتوں پر مقدم ہیں جس کے جواب میں اللہ پاک نے فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت کسی فرقے پر مخصوص نہیں ہے. عذاب تو اسی پر ہے جس کو عذاب دینا چاہوں اور رحمت سب کو شامل ہے لیکن وہ خاص رحمت جس کی حرص ہر ایک کو ہے خاص ان کے نصیب میں لکھی ہے جو اللہ کی ساری باتوں پر یقین کریں گے یعنی آخری امت امت محمدیہ پر جو سب کتابوں پر ایمان لائیں گے اور ہمارے نبی امی محمدؐ کے تابع بنیں گے تو حضرت موسیٰؑ کی امت میں

(باقی صفحہ ۲۲۱ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۲۷ پر)

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا

من اور سلوے اور اجازت دی کہ کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے تم کو دیں اور انھوں

ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ

نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا لیکن اپنا ہی برا کرتے رہے ف۱ اور جب ان کو حکم

اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا

ہوا کہ بسو اس بستی میں اور کھاؤ اس میں سے جہاں چاہو اور کہو

حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ

حطۃ اور گھسو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے کہ ہم بخشیں تمہاری خطائیں اور ہم زیادہ دینگے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ

نیک بندوں کو ف۲ تو بدل لیا ان میں سے ستمگاروں نے دوسرا لفظ اس کے سوا جو

الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

ان سے کہہ دیا گیا تھا تو ہم نے بھیجا ان پر عذاب آسمان سے اس سبب سے کہ وہ

يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ ع وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ

ظلم کرتے تھے اور دریافت کر ان سے اس بستی کا حال جو واقع تھی دریا کے کنارے!

اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ

جب وہ لگے زیادتیاں کرنے ہفتہ میں جب آنے لگیں ان کے پاس مچھلیاں ہفتہ کے دن پانی

شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ

کے اوپر اور جس دن ہفتہ نہ ہو تو نہ آتی تھیں ..یوں ہم ان کو آزمانے لگے اس وجہ سے

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ

کہ وہ نافرمان تھے۔ اور جب کہا ان میں سے ایک فرقے نے کہ کیوں نصیحت

قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا

کرتے ہو ان لوگوں کو جن کو اللہ ہلاک کرنا چاہتا ہے یا ان کو عذاب دینے والا ہے سخت ؟ وہ بولے

مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا

کر الزام اتارنے کی غرض سے تمہارے پروردگار کے آگے اور تاکہ وہ بچیں۔ پھر جب وہ بھول گئے جو ان کو نصیحت

ف۱

یعنی میدان تیہ میں بادل کا ان پر سایہ کیا دھوپ سے بچایا اور پیاس کی شکایت پر چشمے بہائے اور وہ بھی ہر گروہ کا علیحدہ علیحدہ تاکہ باہم جھگڑا اور منازعت نہ ہو اور بلا مشقت آسمان سے من وسلویٰ (ترنجبین اور بٹیر) اتاری لیکن انھوں نے پھر بھی ہمارے حکم کی مخالفت کی اور آپ اپنے اوپر ظلم کیا کیونکہ جب وہ لوگ توکل کو چھوڑ بیٹھے اور لگے من وسلویٰ کو اگلے روز کے لئے ذخیرہ کرنے تو اس کا برا نتیجہ بھی ان ہی نے بھگتا کہ اس کا اترنا آئندہ کے لئے بند ہوا اور یہ پچھلا رکھا رکھایا تک سڑ گیا۔

ف۲

یعنی اگر ہمارے حکم کی خلوص دل سے تعمیل کروگے تو علاوہ خطائیں بخشنے کے اپنی طرف سے اور کچھ زیادہ بھی دیں گے یہ بشارت ہے کہ ابھی ایک شہر فتح ہوا ہے آگے سارا ملک فتح ہوجائے گا

ع ۲۰/۵ ۱۰ وقف لازم

(بقیہ صفحہ ۲۲۰)

سے جو لوگ نور یعنی قرآن پر ایمان لائے وہ اس نعمت کو پہنچے اور ان کو موسیٰ کی دعا لگی۔

مع ۶ عند المتقدمین ۱۲

النصف

ف۲

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ لڑکے تھے ہر ایک کی اولاد جو ایک بڑا گروہ ہوگیا تھا الگ بانٹ کر بارہ قبیلے بنا دیئے اور بارہ چشموں میں سے ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ چشمے کی بڑائی چھٹائی اپنی جماعت کی کثرت اور قلت پر موازنہ کرکے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا۔

بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ

کی گئی تھی تو ہم نے بچالیا ان کو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا گنہگاروں کو

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا

سخت عذاب میں اس وجہ سے کہ وہ نافرمان تھے ف۱ پھر جب حد

عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِذْ

سے بڑھ گئے جس کام سے ان کو منع کیا جاتا تھا تو ہم نے حکم کیا کہ ہو جاؤ بندر ذلیل و خوار ف۲ اور (یاد

تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

کرو) جب جتا دیا تیرے پروردگار نے کہ ضرور مسلط رکھے گا یہود پر قیامت کے دن تک ایسے

يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ښ وَاِنَّهٗ

شخص کو جو ان کو دیا کرے بری مار ف۳ بیشک تیرا پروردگار جلد عذاب دیتا ہے۔ اور وہ

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ

بخشنے والا مہربان بھی ہے اور ہم نے پراگندہ کیا ان کو ملک میں گروہ گروہ۔ ان میں سے

الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۡ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ

بعض تو نیک ہیں اور بعض اور طرح کے (یعنی بدکار) ہیں۔ اور ہم نے ان کو آزمایا سکھ سے اور دکھ سے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا

تاکہ وہ پھر آئیں۔ پھر آئے ان کے بعد ایسے ناخلف کہ وارث بنے

الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ

کتاب کے لے لیتے ہیں اسباب اس دنیائے دوں کا اور کہتے ہیں کہ ہم کو معاف

لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ

ہو جائیگا اور اگر ان کے سامنے آئے کوئی دنیا کی چیز اس جیسی تو اسکو لے لیں ! کیا نہیں لیا گیا ان پر

مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا

وہ عہد جو کتاب میں لکھا ہے کہ نہ بولیں اللہ پر سوائے سچ کے اور انھوں نے پڑھ لیا جو اس کتاب

مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

میں ہے اور آخرت کا گھر بہتر ہے پرہیزگاروں کے لئے ! کیا تم سمجھتے نہیں ؟

ف۱ یہ قصہ حضرت داؤدؑ کے زمانے میں ہوا ہے پورا حال پہلے پارے کے آٹھویں رکوع کے فائدہ میں بیان ہو چکا۔ ان میں تین فرقے ہوگئے تھے ایک تو وہ جو خود شکار کرتے تھے اور دوسرے فریق میں وہ لوگ تھے جو برابر شکار کرنے والے نافرمانوں کو منع کئے جاتے تھے اور تیسرے فریق میں وہ لوگ تھے جو پہلے تو منع کرنے والی جماعت کے ساتھ ہو کر شکار کرنے سے اپنی قوم کو منع کرتے تھے لیکن آخر میں تھک کر چپ ہو بیٹھے تھے اور اب نہ اس فریق میں تھے اور نہ اس میں۔ سب میں بہتر لوگ تو وہی تھے جو منع کرتے رہے۔

ف۲ منع کرنے والوں نے شکار کرنے والوں سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ میں دیوار اٹھائی اور ایک دن صبح کو اٹھے تو دوسروں کی آواز نہ سنی دیوار پر سے دیکھا تو ہر گھر میں بندر ہی بندر نظر آئے وہ آدمیوں کو پہچان کر اپنی قرابت والوں کے پاؤں پر سر رکھنے اور رونے لگے آخر برے حال سے تین دن میں مر گئے۔

ف۳ توریت میں صاف طور پر جتا دیا گیا تھا کہ دیکھو اگر تم نے توریت کے احکام چھوڑ دیئے تو تم پر قیامت تک ایسے سخت اور جابر حکام مسلط رہیں گے جن کی رعیت میں تم سب سے زیادہ ذلیل و

(باقی صفحہ ۲۲۳ پر)

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا
اور جو لوگ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں کتاب کو اور قائم رکھتے ہیں نماز ! بیشک ہم
نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ
ضائع نہ کریں گے ثواب نیکو کاروں کا اور (یاد کرو) جب ہم نے اٹھا لیا پہاڑ ان کے اوپر کہ گویا
ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ
وہ سائبان تھا اور سمجھے کہ وہ اب گرا ان پر ! (اور ہم نے حکم دیا کہ) پکڑو جو ہم نے تم کو دیا ہے مضبوطی سے
وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ
اور یاد رکھو جو کچھ اس میں ہے تاکہ تم بچ جاؤ ۔ اور جب نکالا تیرے پروردگار نے
بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى
بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو اور اقرار کرایا ان سے ان
اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا
کی جانوں پر ! (فرمایا کہ) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟ سب بولے کہ ہاں بیشک ہے ! ہم گواہ ہیں ! یہ گواہی
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ لا اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
اس وجہ سے لی ہے کہ کبھی تم کہنے لگو قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے ۔ یا کہو کہ شرک پہلے تو
اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا
ہمارے باپ دادوں نے ہی کیا اور ہم اولاد ہوئے ان کے پیچھے ! کیا تو ہم کو
بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ
ہلاک کرتا ہے اس پر جو بدکاروں نے کیا ؟ اور اسی طرح ہم کھولتے ہیں آیتیں اور تاکہ یہ لوگ
يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا
پھر آئیں ف (رکوع ۵) اور سنا ان کو حال اس شخص کا جسے ہم نے دی تھیں اپنی آیتیں
فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ
پھر وہ ان کو چھوڑ نکلا تو اس کے پیچھے لگا شیطان پس وہ ہو گیا گمراہوں میں اور
لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ
اگر ہم چاہتے تو اس کو بلند کرتے ان آیتوں کی برکت سے لیکن وہ مائل ہوا پستی کی جانب اور پیچھے لگ لیا

ف اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی اولاد اور ان سے انکی اولاد اسی طرح تمام بنی آدم جو قیامت تک یکے بعد دیگرے پیدا ہونے والے ہیں نکالی اور سب سے اپنی خدائی کا اقرار کرایا پھر پشت میں داخل کر دیا اس سے مدعا یہ جتانا تھا کہ خدا کے ماننے میں ہر کوئی آپ ہی کافی ہے دینی امور میں باپ دادا کی تقلید نہ چاہیئے بلکہ اگر باپ مشرک ہے تو بیٹے کو مسلمان بننا چاہیئے اگر کسی کو شبہ ہو کہ وہ عہد تو یاد نہیں رہا پھر عہد لینے سے کیا حاصل؟ تو یوں سمجھے کہ اس کا نشان ہر کسی کے دل میں موجود ہے کیونکہ انسان کا دل آپ سے آپ گواہی دیتا ہے کہ اللہ ہے اور اکیلا ہے اور سارا جہان قائل ہے کہ سب کا خالق اللہ ہے اور جو منکر یا مشرک سوا پنی عقل ناقص کے دخل سے ہے پھر آپ ہی جھوٹا ہوتا ہے۔

ع ۲۱ / ۱۱ — معٔ عند المتاخرین ۱۲

(باقی صفحہ ۲۲۲)
وخوار ہوگے اور ایسا ہی ہوا کہ ہمیشہ قوم یہود بادشاہان اسلام و نصاریٰ و مجوس کی تختۂ مشق رہی پہلے مجوس کو جزیہ دیتے رہے اور اسلامی سلطنت میں مسلمانوں کی رعیت ہو کر بڑی ذلت و خواری سے زندگی بسر کی اب تک ان کو کہیں کی حکومت و سلطنت میسر نہ ہوئی اور نہ قیامت تک ہو ہر قوم اللہ کی زمین کے کسی نہ کسی حصہ کی مالک اور بادشاہ ہے لیکن یہ یہود کا جم غفیر اللہ کا نافرمان فرقہ بدستور کسی نہ کسی بادشاہ کی رعیت ہے اور وہ بھی نہایت ذلیل و خوار۔

هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ

اپنی خواہش کے تو اس کی کہاوت کتے کی سی ہے ۔ اگر تو اس کو کھیدے رگیدے تو زبان لٹکائے اور

تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

اور چھوڑدے تو بھی زبان لٹکائے ۔ یہی کہاوت ان لوگوں کی ہے جنھوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں!

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٧٦﴾ سَآءَ مَثَلَا ِۨ الْقَوْمُ

تو بیان کر یہ قصے تاکہ یہ لوگ سوچیں بری کہاوت ہے

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٧٧﴾ مَنْ

ان لوگوں کی جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے ف۱ جس کو

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پائے ۔ اور جن کو وہ بھٹکائے پس وہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ

گھاٹے میں ہیں ! اور ہم نے پیدا کئے ہیں دوزخ کے لئے بہتیرے جن اور

الْاِنْسِ ۖ ۚ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا

انسان ! ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ

يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں ! وہ لوگ

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلّٰهِ

چوپایوں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ۔ یہی لوگ بے خبر ہیں ۔ (ر ق ۶) اور اللہ

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

کے سب ہی نام اچھے ہیں تو اس کو پکارو ان ناموں سے ۔ اور چھوڑدو ان کو جو کج راہ چلتے ہیں

فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ

اس کے ناموں میں ! وہ بدلہ پاکر رہیں گے اپنے کئے کا ف۲ اور ہماری مخلوق میں ایسے

اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾ ع وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

لوگ بھی ہیں جو ہدایت کرتے ہیں حق بات کی اور اسی پر انصاف کرتے ہیں اور جنھوں نے جھٹلائیں

ف۱
حضرت موسیٰؑ کے لشکر نے ایک بادشاہ پر چڑھائی کی اس کے ملک میں ایک عالم باخدا صاحب کرامت درویش تھا بعض کا قول ہے کہ اس کا نام بلعم بن باعورا تھا غرض بادشاہ نے موسیٰؑ کے مقابلہ میں اس سے مدد چاہی لیکن اس کو الہام باطن سے ممانعت ہو گئی جس کے باعث وہ ظالم بادشاہ کی اعانت کرنے سے رک گیا پھر بادشاہ نے اس کی عورت کو مال کی طمع دی چونکہ عورتیں تو ناقص العقل ہوتی ہی ہیں اس لئے وہ کمبخت لالچ میں آکر اپنے شوہر سے اصرار کرنے لگی غرض اس نے خاوند کو راضی کرکے موسیٰؑ کے مقابلے میں بھیجا لیکن اس نے جو کچھ بھی عمل کئے کسی کا کچھ بھی اثر نہ ہوا غرض نبی پر اپنے عمل چلتے نہ دیکھ کر بادشاہ کو حیلہ سکھایا کہ موسیٰؑ کے لشکر میں فاحشہ عورتیں بھیجے اور لوگ ان سے بدکاری کریں تو ان پر زنا کی کبیرہ گناہ کی شامت آئے اور وہ خود عذاب الٰہی سے تباہ ہوجائیں موسیٰؑ کی برکت سے یہ حیلہ تو اس کا پیش نہ چلا لیکن یہ درویش سکھانے والا مردود ملعون دین و دنیا میں خود ہی ذلیل و خوار ہوا جیسے کتا ہر وقت ذلیل و خوار۔ منقول ہے کہ اس کے پاس اسم اعظم تھا جب اس نے موسیٰؑ پر بد دعا کی تو اس
(باقی صفحہ ۲۲۶ پر)

۲۲ ع ۱۰ ۱۲

(شان نزول صفحہ ۸۲۷ پر)

بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَاُمْلِيْ
ہماری آیتیں ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے جہاں سے وہ نہ جانیں گے اور ان کو
لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٜ مَا بِصَاحِبِهِمْ
مہلت دونگا۔ بیشک میرا داؤ پکا ہے کیا انھوں نے دھیان نہیں کیا کہ ان کے رفیق کو کچھ
مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ
جنون نہیں ہے بس وہ تو ڈرانے والا ہے صاف کیا انھوں نے نہیں نظر کی
مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ
آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ کی پیدا کی ہوئی کسی چیز میں
وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ
اور نہ اس پر کہ شاید قریب آ گئی ہو ان کی اجل ! تو اس کے بعد کس بات
بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَ
پر ایمان لائیں گے ۔ جس کو اللہ گمراہ کرے پھر اس کو کوئی راہ پر لانے والا نہیں ! اور
يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ
وہ ان کو چھوڑے ہوئے ہے ان کی سرکشی میں سرگرداں ! (ع ۷) تجھ سے پوچھتے ہیں قیامت کے بارے
اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ
میں کہ اسکے قائم ہونے کا وقت کیا ہے ؟ کہہ دے کہ اس کا علم تو میرے پروردگار ہی کے پاس ہے ! بس وہی اس کو کھول دکھائے
اِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ
گا وقت پر ! بھاری حادثہ ہے آسمانوں اور زمین میں ! بس وہ تمھارے سامنے اچانک آموجود ہوگی
يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ
تجھ سے پوچھنے لگتے ہیں گویا کہ تو ان کا متلاشی ہے ف کہہ دے کہ بس اس کی خبر تو اللہ ہی کو ہے ۔
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ
لیکن اکثر آدمی سمجھ نہیں رکھتے ہیں ۔ کہہ دے کہ میں مالک نہیں اپنی جان کے
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
بھلے کا نہ برے کا مگر جو اللہ چاہے ! اور اگر میں جانتا ہوتا غیب کی بات کو

ف
یعنی اس اصرار سے پوچھتے ہیں کہ گویا تم اس کی ٹوہ میں لگے ہوئے ہو اور تم کو اس کا وقت معلوم ہے۔

(باقی صفحہ ۲۲۴)
کی زبان کتے کی طرح سینہ پر لٹک پڑی۔

ف۲
یعنی اللہ نے اپنے نام اور وصف بتائے ہیں کہ مناجات میں ان کو لے کر پکارا کرو تاکہ اللہ کی رحمت تم پر متوجہ ہو اور کج راہ نہ چلو، کج راہ یہ کہ جو وصف نہیں بتائے وہ کہنے لگو جیسے اللہ نے اپنے آپ کو بڑا اور قدیم فرمایا ہے۔ لمبا اور پرانا نہیں فرمایا یہ معنی ہیں کہ ان کو سحر میں نہ چلانے لگو جو ایسا کریں گے ان کو ان کا برا پایا بھلا مطلب تو بے شک مل جائے گا لیکن قرب حق تعالیٰ نہ ہوگا۔

وقف لازم
وقف منزل

(شان نزول صفحہ ۸۲۷ پر)

لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا

تو اپنا بہت سا فائدہ کرلیتا! اور مجھ کو کبھی سختی نہ پہنچتی! بس میں تو

اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

ڈرانے والا اور خوشی سنانے والا ہوں ایمان لانے والے لوگوں کو وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا

ایک جان سے اور اسی سے بنایا اس کا جوڑا تاکہ آرام پکڑے اسکے پاس! پھر جب

تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ

مرد نے عورت سے جماع کیا! اس کو حمل رہا ہلکا سا حمل تو چلتی پھرتی رہی اسکو لیے ہوئے! پھر جب بوجھل ہوگئی

دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ

دونوں نے پکارا اللہ اپنے پروردگار کو کہ اگر تو ہم کو عنایت کرے بھلا چنگا تو ہم

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ

تیرا شکر کریں۔ پھر جب اللہ نے عنایت کیا ان کو بھلا چنگا بچہ تو وہ بنانے لگے اللہ کے شریک اسی دی ہوئی

اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا

چیز میں! سو اللہ عالیشان ہے ان کے شریک بنانے سے ف۱ کیا یہ مشرک شریک

يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ

بناتے ہیں ایسوں کو جو کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے اور وہ آپ پیدا کیے ہوئے ہیں اور نہ قوت رکھتے ہیں ان کی مدد

نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى

کرنے کی اور نہ اپنی ہی مدد کرسکتے ہیں۔ اور اگر تم ان کو پکارو ہدایت کی

الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ

جانب نہ چل سکیں تمھاری پکار پر! برابر ہے تمھارے لئے کہ ان کو پکارو یا خاموش

صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ

رہو جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ بندے ہیں

اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

تم جیسے! بھلا پکارو ان کو تو چاہیئے کہ قبول کریں تمھارا پکارنا اگر تم سچے ہو۔

عند المتاخرین ۸ مع ۱۲

ع ۲۳ ۷ ۱۲

ف۱ بعض کہتے ہیں کہ یہ قصہ حضرت آدمؑ اور حوا پر گزرا اوّل جو حمل ہوا تو ابلیس ایک نیک کی صورت بن وہاں آیا اور ڈرایا کہ شاید تیرے پیٹ میں کچھ بلا ہے جب دونوں دعا کرنے لگے تب یہ کہا کہ میری دعا سے یہ بدل کر بیٹا پیدا ہوگا اس کا نام عبدالحارث رکھیو حارث شیطان کا نام تھا انھوں نے وہی کیا اس قصے میں بظاہر پیغمبروں سے شرک ثابت ہوتا ہے اس لئے بعض نے کہا ہے کہ یہ قصہ غلط ہے اس آیت میں مطلق مرد اور عورت کو فرمایا ہے آدمؑ اور حوا کو نہیں گو آدمؑ کا ذکر پہلے ہوچکا یا یوں کہیے کہ جو کچھ انسانوں میں ہونا مقدر تھا وہ اول حضرت آدمؑ میں ظہور پکڑ گیا وہ نمونہ تقدیر تھے اولاد کے گناہ نظر آئے جیسے آئینہ میں صورت! چنانچہ نفس کی خواہش، اللہ کی بے حکمی اور کہہ کر بھول جانا ایک شے دے کر منکر ہونا یہ سب اولاد کی خوئیں ان میں نظر آچکیں۔ بعض نے جَعَلَا ؟ کے فاعل میں مضاف محذوف مانا ہے یعنی جعل اولادہما ان کی اولاد نے شرک کرنا شروع کر دیا۔ بعض نے کہا ہے کہ یہاں آدمؑ سے شرک فی التسمیہ ثابت ہوتا ہے شرک فی العبادات سے بہرحال عصمت ثابت ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ خطاب آل قصی قریش کو

(باقی صفحہ ۲۲۷ پر)

أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ
کیاان کے ایسے پاؤں ہیں جن سے چلتے ہیں یا ان کے ایسے ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہیں یا
لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ
ان کی ایسی آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں یا ان کے ایسے کان ہیں جن سے سنتے ہیں ۔
قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ﴿١٩٥﴾ إِنَّ
(ش۸) کہہ دے کہ پکارلو اپنے شریکوں کو پھر مجھ پر داؤ کرچلو اور مجھے مہلت نہ دو ۔ میرا
وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ﴿١٩٦﴾
حمایتی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری ! اور وہی حمایت کرتا ہے نیک بندوں کی
وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَ
اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ نہ تمہاری مدد پر قادر ہیں اور
لَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٧﴾ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ
نہ اپنی ہی مدد کرسکتے ہیں ۔ اور اگر ان کو پکارو ہدایت کی جانب تو
لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾
کچھ نہ سنیں ! (اے مخاطب) تو بتوں کو دیکھتا ہے کہ وہ تیری طرف تک رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے
خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴿١٩٩﴾ وَإِمَّا
لازم پکڑ معاف کرنا اور حکم کر نیک کام کا اور کنارہ کر جاہلوں سے اور اگر
يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ
کبھی ابھاردے تجھ کو شیطان کی چھیڑ چھاڑ تو پناہ مانگ اللہ سے بے شک
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٠٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ
وہی سنتا جانتا ہے ۔ جو لوگ پرہیز گار ہیں جہاں چھوا ان کو وسوسہ
مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾ وَإِخْوَانُهُمْ
شیطانی نے وہ چونک گئے پھر فوراً ان کو سوجھ آگئی اور جو شیطانوں
يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿٢٠٢﴾ وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم
کے بھائی ہیں وہ انکو کھینچے لئے جاتے ہیں گمراہی میں پھر وہ کمی نہیں کرتے ف۱ اور جب تو نہیں لاتا

ف۱ اس آیت میں اللہ پاک نے جمیع مکارم اخلاق کی تعلیم فرمادی ہے کہ قصور معاف کرو نیک کام کرنے کو کہو اور جاہلوں سے پرے رہو لڑنے نہ لگو۔ کار رحمٰن میں کار شیطان کو دخل نہ دو اور اگر کسی وقت شیطان کے گدگدانے سے انتقام وغیرہ کی گدگدی دل میں پیدا ہو اور جھڑپ ہوجانے کو جب یاد آئے اللہ کی پناہ پکڑو اور سنبھل جاؤ اور جہل میں چلے نہ جاؤ۔

باقی صفحہ ۲۲۶
ہے اس طرح کہ اے قریش ہم نے تم کو ایک نفس قصی سے پیدا کیا اور قصی کے میلان طبیعت کے لئے اسی کی جنس سے عربیہ قرشیہ بیوی دی جب جیتا جاگتا لڑکا پیدا ہوا تو بجائے عبداللہ عبدالرحیم، عبدالرحمٰن کے ان کے نام عبد مناف، عبدالعزیٰ عبدالدار رکھنے لگے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نام میں شرک کرنا یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ اولاد کو غیروں کی طرف منسوب کرنا جو ذرہ تک بھی نہیں بنا سکتے اور یہ کہنا کہ فلاں پیر یا فلاں نبی نے ہم کو یہ اولاد دی اور ایسے نام ان کے رکھنے جیسے سالار بخش پیر بخش، عبدالرسول، عبدالنبی بندہ علی وغیرہ سب شرک فی التسمیہ ہے۔

(شان نزول صفحہ ۲۲۷ پر)

بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ

انکے پاس کوئی آیت تو کہتے ہیں کہ تونے اس کو بھی کیوں نہ گھڑ لیا؟ کہہ دے کہ میں تو اسی پر چلتا ہوں جو وحی کی جاتی ہے میری

مِنْ رَّبِّيْ ۚ ھٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ

جانب میرے پروردگار کی طرف سے۔ ف۱ یہ سوجھ کی باتیں ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے

يُّؤْمِنُوْنَ ۝۲۰۳ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا

جو یقین لاتے ہیں۔ (رش ۹) اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۲۰۴ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً

تاکہ تم پر رحم ہو۔ اور اپنے پروردگار کی یاد کرتا رہ جی ہی جی میں گڑگڑاتا اور ڈرتا ہوا

وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا

اور دھیمی آواز سے بولنے میں صبح اور شام اور نہ

تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۲۰۵ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

رہ غافل (رش ۱۰) جو تیرے پروردگار کے نزدیک ہیں وہ نہیں

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝۲۰۶ ع السجدة

تکبر کرتے اس کی عبادت سے اور وہ تو اسکی تسبیح اور اسی کو سجدے کرتے رہتے ہیں

سورۃ الانفال ۸ مدنیۃ ۸۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتها ۷۵ رکوعاتها ۱۰

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ

(رش ۱۱) تجھ سے پوچھتے ہیں مال غنیمت کا حکم! کہہ دے کہ مال غنیمت اللہ اور رسول کا ہے!

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ

تو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور کہا مانو اللہ اور رسول کا

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

اگر تم مسلمان ہو۔ ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام آتا ہے تو

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

ڈر جاتے ہیں ان کے دل اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں اسکی آیتیں تو وہ آیتیں بڑھا دیتی ہیں انکا

ف۱ یعنی اے محمد تم ان کافروں کے پاس کوئی خاص قسم کی آیت نہیں لاتے تو یہ شریر اپنے خیال باطل کے موافق کہنے لگتے ہیں کہ اے محمد تم نے اس کو بھی اپنی طرف سے کیوں نہ بنا لیا جس طرح اور آیتیں گھڑ گھڑ کر ہم کو سناتے ہو اسی طرح اس کو بھی گھڑ لیا ہوتا سو تم ان سے کہہ دو کہ میں اپنی طرف سے تو کچھ بھی نہیں بناتا تمہارا یہ خیال لغو ہے بلکہ میں تو اسی پر چلتا ہوں جو وحی کے ذریعے سے مجھ تک آتا ہے۔

(شان نزول صفحہ ۲۲۸ پر)

وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

ایمان کو اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور ہمارے دیئے ہوئے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ

میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی ہیں سچے ایمان دار!

لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٤﴾

ان کے لئے درجے ہیں ان کے پروردگار کے پاس اور معافی اور آبرو کی روزی ہے۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا

جس طرح نکالا تجھ کو تیرے پروردگار نے تیرے گھر سے درست کام پر حالانکہ ایک گروہ

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿٥﴾ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ

مسلمانوں کا ناخوش تھا ف ۱ تجھ سے جھگڑتے تھے حق بات میں

مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٦﴾

اس کے ظاہر ہوئے پیچھے گویا کہ وہ ہانکے جاتے ہیں موت کی جانب آنکھوں دیکھتے ف ۲

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

اور جب تم سے وعدہ فرماتا تھا اللہ دو جماعتوں میں سے ایک کا کہ وہ تمہارے ہاتھ لگے گی اور تم

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ

چاہتے تھے کہ جس میں کانٹا نہ لگے وہ تم کو مل جائے اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ

سچ کو اپنے کلمات سے اور کاٹ ڈالے کافروں کی جڑ بنیاد تاکہ حق کو حق کرے

وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ

اور باطل کو باطل اگرچہ ناخوش ہوں گناہ گار جب تم لگے فریاد کرنے اپنے پروردگار

فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

سے پس اس نے قبول فرمائی تمہاری دعا کہ میں تم کو مدد دوں گا ہزار فرشتوں لگاتار آنے

مُرْدِفِيْنَ ﴿٩﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ

والوں سے۔ اور یہ تو صرف اللہ نے خوش خبری دی اور تاکہ مطمئن ہو جائیں اس کی

ف ۱ یعنی اے محمد مال غنیمت کا تقسیم کرنا بھی خدا کے حکم کے موافق ہے نہ کسی کی خواہش اور آرزو پر ہے نہ کسی کی خوشی اور ناخوشی کا خیال جیسے جنگ بدر میں تم کو تمہارے گھر سے باہر نکالنا بڑی حکمت اور تدبیر سے تھا لوگ اگرچہ ناخوش تھے لیکن حکم کے موافق ہوا وہی جس میں حکمت اور مصلحت تھی۔

ف ۲ جنگ بدر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار قریش کے قافلے کو لوٹنے کی غرض سے باہر تشریف لائے قافلہ تو یہ خبر پاکر دریا کے کنارے دوسرے راستہ نکل گیا لیکن اتفاق ابوجہل جو لشکر لئے ہوئے مکہ سے آتا تھا لشکر اسلام کے سامنے آگیا جبریل امین نازل ہوئے اور اللہ پاک کا وعدہ پہنچایا کہ اے محمد اپنے صحابہ سے کہدو کہ مسلمانو گھبراؤ نہیں یا قافلہ ملے گا یا مدد ہوگی اور کافر مغلوب ہوں گے حضور نے صحابہ سے مشورہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ حضور دشمن کے مقابلے کو چھوڑیئے اور قافلہ لوٹئے۔ لیکن سرورعالم کا منشاء جنگ تھا تاکہ کافروں کا زور ٹوٹے اس لئے آپ نے فرمایا کہ اے میرے جانبازو قافلہ تو براہ ساحل چل دیا ہے اور ابوجہل مع لشکر کفار سامنے آموجود ہوا ان کو چھوڑ کر گئے ہوئے کی تلاش کرنا کون شرط عقل ہے وہ کہنے لگے کہ یارسول اللہ کچھ ہی ہو جس طرح (باقی صفحہ ۲۳۰ پر)

قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ
وجہ سے تمہارے دل! اور فتح تو اللہ ہی کی طرف سے ہے! بیشک اللہ غالب ہے
حَكِیْمٌ ۧ ⑩ اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ یُنَزِّلُ
حکمت والا۔ جب اللہ ڈالتا تھا تم پر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کے لئے اور اتارتا تھا
عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ یُذْهِبَ
تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کرے اور دور کرے
عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَ لِیَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ یُثَبِّتَ
تم سے شیطانی نجاست اور محکم گرہ لگادے تمہارے دلوں پر اور جمائے رکھے
بِهِ الْاَقْدَامَ ⑪ اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ
تمہارے قدم ف۱ جب حکم دے رہا تھا تیرا پروردگار فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں
فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا
تو تم جمائے رکھو مسلمانوں کو! میں عنقریب ڈال دوں گا کافروں کے دلوں میں
الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ
دہشت اچھا تو مارو گردنوں پر اور کاٹو ان کی
بَنَانٍ ⑫ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ
پور پور یہ اس کی سزا ہے کہ انھوں نے مخالفت کی اللہ اور اس کے رسول کی! اور جو
یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ⑬
مخالف ہوگا اللہ اور اس کے رسول کا تو بے شک اللہ کی مار بڑی سخت ہے۔
ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ ⑭ یٰۤاَیُّهَا
یہ تو تم چکھ لو اور جانے رہو کہ کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ ایمان والو
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ
جب تمہاری مڈھ بھیڑ ہو کافروں سے جو انبوہ کئے ہوئے ہوں تو ان کو پیٹھ
الْاَدْبَارَ ۚ ⑮ وَ مَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ
نہ دو اور جو ان کو پیٹھ دے گا اس دن مگر یہ کہ ہنر کرتا ہو لڑائی کا

ف۱
جس رات کی صبح کو لڑائی ہونے والی تھی اس میں مسلمانوں کو احتلام ہوگیا اور پانی پینے تک کو بھی نہ تھا اور زمین ریتیلی تھی پاؤں دھنسے جاتے تھے غسل کریں تو کیوں کر کریں۔ شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ حاجت غسل میں فتح و نصرت نہیں ہوتی یہ حالت دیکھ کر مسلمانوں کو سخت تشویش ہوئی کہ آثار شکست نمودار ہیں اور ہم کو یہاں سے بچ کر جانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اللہ پاک نے اتنی بارش برسائی کہ غسل اور پیاس کو کافی ہوگئی زمین جم گئی اور تمام مسلمانوں پر ایک اونگھ آپڑی اس سے چونکے تو دل کے خوف جاتے رہے۔ ڈھارس بندھ گئی۔

ع ١٥

بقیہ ٢٢٩
بن پڑے قافلہ ہی کا تعاقب کیجئے اس پر سرور کائنات کو غصہ آیا اور ابوبکرؓ عمرؓ سعدؓ بن عبادہ مقدادؓ بن عمر وغیرہ حضرات کھڑے ہوئے اور مودبانہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ ہمارے سرتاج ہیں آپؐ ہمارے دین و دنیا کے سردار ہیں ہم موسیٰؑ کی قوم جیسے نہیں ہیں کہ لڑائی سے گھبرائیں اور نبی کو تنہا چھوڑ دیں حضورؐ کی جو مرضی ہو بسم اللہ کریں ہم ہمرکابی کیلئے ہر وقت موجود اور تابعداری کے لئے ہمیشہ حاضر ہیں اپنے شیدا اصحاب کے یہ کلمات سن کر آنحضرت صلعم خوش ہوئے اور فرمایا کہ بشارت ہو تم کو اللہ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا۔

أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَأْوٰىهُ
یا جا شامل ہونا ہو فوج میں تو وہ لے پھرا غضب اللہ کا اور اس کا ٹھکانہ
جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
دوزخ ہے! اور وہ کیا بری جگہ ہے ف۱ تو کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا ولیکن اللہ
قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ
نے قتل کیا اور ایک مٹھی خاک تو نے نہیں پھینکی جس وقت کہ پھینکی تھی ولیکن اللہ نے پھینکی تھی ف۲
وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ
اور تاکہ عطا فرمائے مسلمانوں کو اپنی بارگاہ سے اچھا انعام! بیشک اللہ سنتا
عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ ذٰلِكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِينَ ﴿١٨﴾ إِن
جانتا ہے یہ تو ہوچکا اور (جانے رہو) کہ اللہ سست کرے گا تدبیر کافروں کی اگر تم
تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ
فتح چاہتے ہو تو آموجود ہوئی تمہارے سامنے فتح! اور اگر باز آجاؤ تو تمہارے حق میں بہتر
لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ ۚ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا
ہے۔ اور اگر پھر کروگے تو ہم بھی پھر کریں گے۔ اور ہرگز تمہارے کام نہ آئے گا تمہارا جتھا کچھ
وَلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ
اگرچہ بہت ہو اور جان لو کہ اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے ف۳ مسلمانو حکم مانو
اٰمَنُوٓا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ
اللہ اور اس کے رسول کا اور اس سے نہ پھرو
تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ
سن کر۔ اور نہ بنو ان جیسے جنھوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا حالانکہ
لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِندَ اللّٰهِ الصُّمُّ
وہ سنتے نہیں کچھ بدتر تمام جانداروں میں اللہ کے نزدیک وہی بہرے
الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا
گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔ اور اگر اللہ جانتا ان میں کچھ بھلائی

ف۱
یعنی جب میدان میں مقابلہ ہو تو بھاگنا اور دشمن کو پیٹھ دینا اشد گناہ ہے البتہ اگر پیٹھ پھیرنا اپنے لوگوں میں جا شامل ہونے کی غرض سے ہو یا لڑائی کے لئے کنی کاٹے اور دشمن کو دھوکہ دینے کی غرض سے بھاگے "تاکہ جب وہ زد پر آجائے اس وقت اس پر حملہ آور ہو تو اس پیٹھ پھیرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ف۲
جب لڑائی تنت پر آگئی تو جبرئیلؑ نے حضرت سے کہا کہ یا رسولؐ اللہ ایک مٹھی خاک لے کر دشمنوں پر پھینک دیجئے آپؐ نے (شاہت الوجوہ) کہہ کر کافروں کی جانب مٹھی خاک لے کر پھینک دی کوئی کافر ایسا نہ بچا کہ جس کی آنکھ میں مٹی نہ جا پڑی ہو نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنوں کو ہزیمت ہوئی اور سب اندھا دھند بھاگ نکلے یہ سرورِ کائنات کا معجزہ تھا۔

ع ٢
٩
١٦

ف۳
جب یہ لشکر کفار مکہ سے روانہ ہوا تھا تو کعبہ کے پردے پکڑ کر اس نے دعا مانگی تھی کہ الٰہی اگر محمدؐ حق پر ہوں تو ان کی مدد کیجو اور اگر ہم حق پر ہوں تو ہماری مدد کرنا اس لئے اب اللہ پاک نے یہ آیتیں نازل فرمائیں اور ارشاد کیا کہ اے کفار مکہ مدد اور فتح تو تمہارے سامنے آموجود ہوئی کہ مسلمان غالب آئے اور تم نے شکست اٹھائی اب تم کو اسلام لانے میں

(باقی صفحہ ۲۲۲ پر)

لَاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰۤاَيُّهَا

تو ان کو سناتا ! اور اگر ان کو اب سنا دے تو الٹے بھاگیں منھ پھیر کر ف١ ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

حکم مانو اللہ اور رسول کا جب وہ تم کو بلائے

لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ

ایسے کام کی طرف جس میں تمہاری زندگی ہے ! اور جان لو کہ اللہ آڑے آجاتا ہے آدمی اور اس کے دل میں ف٢

وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ

اور یہ بھی کہ اسی کے پاس تم جمع ہو گے ۔ اور تم ڈرتے رہو اس بلا سے کہ نہ پڑے گی تم میں

ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۤصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾

سے ظالموں ہی پر چن کر ف٣ اور جانے رہو کہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے ۔

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ

اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے کمزور سمجھے جاتے تھے سرزمین (مکہ) میں

تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ

ڈرتے تھے کہ تم کو اچک لے جائیں لوگ پھر اس نے تم کو (مدینہ میں) جگہ

بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰۤاَيُّهَا

دی اور زور دیا اپنی مدد سے اور تم کو روزی دی ستھری چیزوں کی تاکہ تم احسان مانو ۔ (رش ١٢)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا

ایمان والو نہ خیانت کرو اللہ اور رسول کی اور نہ خیانت

اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ

کرو آپس کی امانتوں میں جان بوجھ کر اور جان لو کہ تمہارے مال

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

اور تمہاری اولاد بس خراب کرنیوالے ہیں اور یہ بھی جانو کہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ۔ ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ

والو اگر ڈرتے رہو گے اللہ سے تو کر دے گا تمہارے لئے ایک امتیاز اور تم سے

ف١ یعنی اللہ نے ان کے دل میں ہدایت کی لیاقت ہی نہیں رکھی جن میں لیاقت رکھی ہے ان ہی کو ہدایت دیتا ہے اور نالائق جو سنتے ہیں ان کا انکار کرتے اور منھ پھیرتے ہیں تو جو دین حق کو نہ سمجھیں وہ آدمی جانوروں سے بھی بدتر ہیں ۔

ف٢ اس کا ارادہ پورا نہیں ہونے دیتا ۔

ف٣ بلکہ ان کی شامت کے باعث وبال سب پر پڑے گا اور تم بھی آنچ کے منہ میں آجاؤ گے ۔ کیونکہ جب لڑائی میں دلیر سستی کرنے لگیں اور اس وجہ سے بزدل بھاگ جائیں تو شکست اور ہزیمت کا خمیازہ سب کو بھگتنا پڑتا ہے اسی طرح دین میں مداہنت کرنے اور گناہ گاروں کو گناہوں سے نہ روکنے کے باعث جب عذاب آنازل ہوتا ہے تو سب کو عام ہو جاتا ہے یہاں تک کہ جانوروں تک کو بھی اس کا بھگتان بھگتنا پڑتا ہے

(باقی صفحہ ٢٣١) کیا غذا ہے حق تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ظاہر ہو چکا اب اگر تم لوگ اسلام کی مخالفت سے باز آجاؤ تو بھلی بھلا ہے اور اگر پھر اسلام کی مخالفت کروگے اور مسلمانوں سے لڑو گے تو ہم پھر اہل اسلام کی مدد کرینگے تمہارا جتھا کتنا ہی کیوں نہ ہو جب ہم مسلمانوں کیساتھ ہیں تو کچھ بھی تمہارا کام نہ آئیگا۔

ف٤ یعنی منافق نہ ہو یہودیوں کی طرح زبان سے تو اقرار کرلو کہ ہم نے سنا اور درواقع میں نہ سنتے سناتے خاک نہیں کیونکہ عمل نہیں کرتے۔

(شان نزول صفحہ ٨٢٨ پر)

عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۲۹﴾

دور کردے گا تمہارے گناہ اور تم کو بخش دے گا۔ اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔

وَاِذۡ يَمۡكُرُ بِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِيُثۡبِتُوۡكَ اَوۡ يَقۡتُلُوۡكَ اَوۡ

اور (اے محمدؐ یاد کر) جب تجھ پر داؤ چلانا چاہتے تھے کافر تاکہ تجھ کو قید کردیں یا مار ڈالیں یا

يُخۡرِجُوۡكَ ؕ وَيَمۡكُرُوۡنَ وَيَمۡكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ

نکال دیں! اور وہ داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کررہا تھا اور اللہ کا داؤ سب

الۡمٰكِرِيۡنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا قَالُوۡا قَدۡ سَمِعۡنَا

سے بہتر ہے ف۱ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں تو کہتے ہیں کہ (ہاں جی) سن چکے اگر

لَوۡ نَشَآءُ لَقُلۡنَا مِثۡلَ هٰذَآ ۙ اِنۡ هٰذَآ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۳۱﴾

ہم چاہیں تو کہہ لیں اسی طرح کا اور کچھ بھی نہیں یہ تو کہانیاں ہیں اگلے لوگوں کی

وَاِذۡ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنۡ كَانَ هٰذَا هُوَ الۡحَـقَّ مِنۡ عِنۡدِكَ

اور جب وہ کہنے لگے کہ یا اللہ اگر یہی دین حق ہے تیری طرف سے

فَاَمۡطِرۡ عَلَيۡنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا بِعَذَابٍ

تو ہم پر برسا پتھر آسمان سے یا لے آ ہم پر دردناک

اَلِيۡمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ ؕ وَمَا

عذاب اور اللہ ان کو عذاب نہ دیتا جب تک کہ تو ان میں تھا! اور

كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَهُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمۡ اَلَّا

اللہ ان کو عذاب نہ دے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں۔ اور اب ان کا کیا

يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمۡ يَصُدُّوۡنَ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ وَ

استحقاق ہے کہ نہ عذاب دے ان کو اللہ اور وہ روکتے ہیں مسجد حرام سے اور

مَا كَانُوۡۤا اَوۡلِيَآءَهٗ ؕ اِنۡ اَوۡلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ وَلٰـكِنَّ

وہ اس کے مستحق نہیں بس اس کے مستحق تو پرہیزگار ہی ہیں لیکن ان

اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمۡ عِنۡدَ الۡبَيۡتِ

میں بہتیرے خبر نہیں رکھتے ف۲ (رش ۱۳) اور ان کی نماز ہی کیا تھی خانہ کعبہ

ف۱ جب اسلام ترقی کرتا چلا گیا اور دین کا آفتاب کسی کی خاک ڈالے نہ چھپا تو آخر کار عاجز ہو کر سب کافر دارالندوہ میں جمع ہوئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی تجویز پیش کرنی شروع کی شیطان بھی ایک بوڑھے شیخ کی صورت بن کر آ موجود ہوا اور بولا کہ میں نجد کا رہنے والا ہوں مکہ میں آ کر تمہاری کمیٹی کی خبر سنی تھی اس لئے اپنی رائے پیش کرنے حاضر ہو گیا ابو البختری بولا میری رائے تو یہ ہے کہ محمدؐ کو ایک بند مکان میں قید کر دو اس صورت میں نہ کوئی اس کے پاس آنے پائے گا اور نہ اس کو گمراہ کر سکے گا صرف دانہ پانی پہنچانے کو اس جیل خانہ میں ایک روشن دان رکھو انجام کار جس طرح دوسرے شاعر زہیر و نابغہ وغیرہ مر گئے اسی طرح محمدؐ بھی مر جائیں گے شیطان بولا کہ یہ ٹھیک نہیں کیونکہ اس کے ہمراہی تم سے لڑ کر چھڑا لے جائیں گے کوئی اور تجویز سوچو۔ ہشام بن عمر نے کہا کہ میری رائے میں محمدؐ کو اونٹ پر سوار کر کے شہر بدر کر دو اس صورت میں نہ یہ ہمارے سامنے ہو گا اور نہ اپنی گمراہی سے ایذا دے گا باہر جو چاہے سو کرتا پھرے شیطان بولا کہ یہ بھی ٹھیک نہیں اس کی میٹھی میٹھی باتیں دوسروں کے دل بھاتی ہیں وہ اپنا ایک بڑا جتھا کر کے تم سے لڑے گا اور انجام کار تم کو نیچا دیکھنا پڑے گا اور کچھ سوچو۔ ابو جہل بولا کہ اچھا ہر قبیلے سے ایک ایک بہادر جوان لے لو اور وہ سب مل کر بلوے کے طور پر محمدؐ کو قتل کر ڈالیں۔ جب محمدؐ مارے گئے تو ہر طرح اطمینان ہو جائے گا اس اس کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ یہ

(باقی صفحہ ۲۱۱ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۲۸ پر)

إِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

کے پاس سوائے سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے ! تو چکھو عذاب بدلہ اپنے کفر

تَكْفُرُوْنَ ۝۳۵ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا

کا (ش ۱۴۱) جو لوگ کافر ہیں وہ خرچ کرتے ہیں اپنے مال

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً

تاکہ روکیں اللہ کی راہ سے ! تو وہ خرچ کرتے رہیں گے پھر انجام کار ہوگا وہ ان پر افسوس اور

ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝۳۶ ۙ

آخر وہ مغلوب ہوں گے ! اور جو کافر ہیں وہ سب جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ

تاکہ الگ کردے اللہ ناپاک کو پاک سے اور رکھے ناپاک کو ایک دوسرے

بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ

پر پھر ان سب کا ڈھیر بنائے پھر ڈھیر کو ڈال دے جہنم میں

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۳۷ ؏ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِنْ يَّنْتَهُوْا

وہی لوگ گھاٹے میں رہے ۔ کہہ دے کافروں سے کہ اگر باز آجائیں

يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَإِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ

تو معاف ہوجائے جو کچھ ہوچکا اور اگر پھر وہی کریں گے تو پڑچکی ہے

سُنَّتُ الْأَوَّلِيْنَ ۝۳۸ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ

روش اگلے لوگوں کی ۔ اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ نہ باقی رہے فساد اور

يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ بِمَا

ہوجائے دین سب اللہ کا ! پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ ان

يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳۹ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ

کے کام دیکھتا ہے اور اگر سرتابی کریں تو جان لو کہ اللہ تمہارا

مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝۴۰

حمایتی ہے ! کیا اچھا حمایتی ہے اور کیا خوب مددگار ۔

(بقیہ صفحہ ۲۱۱)

وقت تک ان میں کوئی عذاب نازل نہ ہوا مگر جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو ان پر عذاب نازل ہوا ۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ گناہ گار کو کیسا ہی بڑے سے بڑا گناہ کرے دو چیزیں پناہ ہیں ایک تو میرا وجود اور دوسرے استغفار اور قریش اپنے آپ کو اولاد ابراہیمؑ سمجھ کر کعبے کا متولی ٹھہراتے اور جس کو چاہتے اس کو کعبہ میں نہ آنے دیتے تھے اللہ پاک نے ان کی تولیت نامنظور فرمائی اور یہ آیتیں نازل فرما کر جتا دیا کہ ابراہیمؑ جنھوں نے خانہ کعبہ بنایا تھا وہ توپکے موحد تھے اور یہ اہل مکہ کٹے مشرک ہیں اتنے اختلاف عقائد پر نسب بھلا کیا کام آسکتا ہے ؟ اس کے متولی وہی ہیں جو پرہیزگار اللہ کے نیک بندے مسلمان ہیں ۔

ع ۴ / ۹ / ۱۸

(شان نزول صفحہ ۸۲۸ پر)

الجزء العاشر ۱۰

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ

اور جان رکھو کہ جو کچھ تم لوٹ کر لاؤ تو اللہ کا اس میں پانچواں حصہ

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ

اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور

السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا

مسافروں کا اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور اُس (غیبی مدد) پر جو ہم نے نازل کی اپنے بندے

يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

پر فیصلے کے دن جس دن باہم گتھ گئے دو لشکر؟ اور اللہ ہر چیز

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ

پر قادر ہے ف جب تم ورے سرے پر تھے اور کافر پرلے سرے

الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ

پر اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف (کو ہٹا ہوا) اور اگر آپس میں تم وعدے کرتے تو ضرور اوبر سویر

فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۵

کرتے وعدے میں لیکن (اللہ نے اچانک بھڑا دیا) تاکہ پورا کردے اللہ اس کام کو جس کا کرنا تھا

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ

تاکہ مرے جو مرتا ہے سوجھ کر اور زندہ رہے جو زندہ رہتا ہے

بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ

سوجھ کر اور اللہ ضرور سنتا جانتا ہے ف۲ جب اللہ نے دکھایا کافروں کو تیرے خواب میں

قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ

تھوڑے ۔ اور اگر وہ تجھ کو بہت کر دکھاتا تو تم ضرور بزدل ہو جاتے اور جھگڑا ڈالتے کام میں

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ

لیکن اللہ نے بچا لیا ۔ بے شک وہ جانتا ہے دلوں کی باتیں ۔ اور جب

يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ

تم کو دکھائے کافر مڈھ بھیڑ کے وقت تمہاری آنکھوں میں تھوڑے اور تم کو تھوڑا کر دکھایا

ف۱ کرتم کو جس طرح جنگ بدر میں فتح دی اسی طرح اور فتوحات بھی نصیب کرے جو مال کافروں سے لڑ کر لیں وہ غنیمت کہلاتا ہے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کی نیاز ہے اس میں سے پانچ حصے کرکے ایک رسول کے ذاتی خرچ کو دوسرا رسول کے قرابت داروں بنی ہاشم بنی مطلب کو دیا جائے تیسرا حصہ یتیموں چوتھا حصہ محتاجوں پانچواں حصہ مسافروں پر خرچ کیا جائے اور کل مال غنیمت کے باقی بچے چار حصے لشکر میں بانٹ دیئے جائیں۔ سوار کو دو حصے پیادے کو ایک

ف۲ جنگ بدر اتفاقی تھی ادھر سے مسلمان قافلہ لوٹنے آئے ادھر سے ابوجہل قافلہ کی حمایت کو چلا۔ قافلہ کترا کر نکل گیا ایک میدان کے دونوں کناروں پر دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوگئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی یہ تدبیر اللہ کی تھی اگر قصدًا باہم لڑائی کا ٹھہراؤ کرتے تو ایسے بروقت نہ پہنچتے اگر یہ لڑائی نہ ہوتی تو ہر فریق اپنی اپنی جگہ شیخی مارتا لیکن ان سب نے دیکھا کہ غالب کون رہا اور مغلوب کون اور اللہ کس کے پلے پر ہے پیغمبر کا صدق کھل گیا اور اللہ کا الزام پورا ہوا جو مرا وہ ہی حق پہچان کر مرا اور جو بچا وہ بھی حق جان کر جیتا رہا۔

أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ
کافروں کی آنکھوں میں تاکہ پورا کرے اللہ اس کام کو جس کا کرنا تھا ف۱ اور اللہ ہی کی جانب لوٹتے ہیں
الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا
تمام کام ایمان والو! جب تم بھڑو کسی فوج سے تو ثابت قدم رہو۔
وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ
اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم مراد پاؤ۔ اور حکم مانو اللہ
وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَ
اور اس کے رسول کا اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ بہت ہار دو گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا ف۲ اور
اصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
صبر کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (رکوع ۱) اور نہ بنو اُن جیسے جو نکلے
خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ
اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کے دکھاوے کو اور روکتے تھے
عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾ وَإِذْ زَيَّنَ
اللہ کی راہ سے اور اللہ کے احاطہ میں ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں۔ اور جب ان کو
لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ
بھلے کر دکھائے شیطان نے ان کے اعمال اور بولا کہ کوئی بھی غالب نہ ہوگا تم پر آج کے دن
مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ
لوگوں میں سے اور میں تمہارا حمایتی ہوں۔ پھر جب آمنے سامنے آئیں دونوں فوجیں
نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا
تو وہ چلتا بنا اپنے الٹے پاؤں۔ اور کہا کہ مجھ کو تم سے کچھ سروکار نہیں میں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں
لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ
دیکھتے میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کی مار تو بڑی سخت ہے ف۳ جب
يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ
کہنے لگے منافق اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ ان (مسلمانوں) کو

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کافر تھوڑے نظر آئے اور نیز مقابلے کے وقت مسلمانوں کی نظروں میں بھی کافر تھوڑے ہی دکھائی دیئے تاکہ بزدل نہ بنیں اور جرأت سے لڑیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب غلط نہ تھا ان میں کافر رہنے والے کم ہی تھے اکثر وہ تھے جو بعد میں مسلمان ہو گئے۔

ف۲ یعنی باہمی اختلاف سے بزدلی پیدا ہوگی اور انجام کار تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور دولت و آبرو برباد ہو کر ادبار آپڑے گا۔

ف۳ جب کافروں کا لشکر لڑائی کو نکلا تو راستہ میں ایک بوڑھا شخص ملا اور کہا کہ میں بھی مسلمانوں کا جانی دشمن اور جنگ کا بڑا ماہر ہوں۔ تمہاری حمایت کو آیا ہوں پھر جب میدان کارزار گرم ہوا اور مسلمانوں کی طرف سے جبریل و میکائیل اور دیگر فرشتوں کو لڑتے دیکھا تو ابوجہل سے ہاتھ چھڑا کر بھاگ گیا یہ شخص شیطان تھا۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۹ پر)

دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۴۹

تو مغرور کر دیا ہے ان کے دین نے اور جو بھروسہ کرے اللہ پر تو اللہ زبردست حکمت والا ہے ف

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ

اور (اے محمدؐ) کاش تو دیکھے جب روحیں قبض کرتے ہیں کافروں کی فرشتے مارتے ہیں ان

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۵۰ ذٰلِكَ

کے منھ اور پیٹھوں پر۔ اور (کہتے جاتے ہیں) چکھو عذاب جلنے کا۔ یہ اسی

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۵۱ ۙ

کا بدلہ ہے جو تم نے بھیجا اپنے ہاتھوں اور اس لئے کہ اللہ ظلم نہیں کرتا بندوں پر

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

جیسے عادات فرعون کی قوم اور ان لوگوں کی جو ان سے پہلے تھے کہ منکر ہوئے اللہ کی

اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ

آیتوں سے تو ان کو پکڑا اللہ نے ان کے گناہوں پر بیشک اللہ زور آور سخت عذاب

الْعِقَابِ ۝۵۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا

کرنے والا ہے۔ یہ اس سبب سے کہ اللہ ہرگز نہیں بدلتا اس نعمت کو جو دی ہو

عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

کسی قوم کو جب تک کہ وہ نہ بدل لیں اپنا حال۔ اور اس وجہ سے کہ اللہ (سب)

عَلِيْمٌ ۝۵۳ ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا

سنتا جانتا ہے۔ جیسے عادت فرعون کی قوم اور ان لوگوں کی جو ان سے پہلے تھے کہ جھٹلائیں

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ

اپنے پروردگار کی آیتیں تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا ان کے گناہوں پر اور غرق کر دیا فرعون

فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۵۴ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ

کے لوگوں کو اور وہ سب ظالم تھے۔ (رتن ۲) بدترسب جانداروں میں اللہ کے

اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۵ ۚ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ

نزدیک وہ ہیں جو منکر ہوئے پھر وہ نہیں مانتے۔ (رتن ۳) وہ لوگ کہ جن سے تو نے

ف
منافقوں نے کہا تھا کہ مسلمان اپنے دین پر بڑے مغرور ہیں کچھ اوپر تین سو آدمی لے کر ہزاروں کا مقابلہ کرنے چل پڑے اس پر جواب ملا کہ کمبختو؟ مسلمان مغرور نہیں بلکہ متوکل ہیں زبردست حکمت والے اللہ پر بھروسہ کر کے نکل کھڑے ہوئے۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۹ پر)

مِنۡهُمۡ ثُمَّ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِىۡ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمۡ
عہد وپیمان کیا پھر وہ توڑ ڈالتے ہیں اپنا عہد وپیمان ہر دفعہ اور وہ
لَا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَـرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ
ڈرتے نہیں۔ تو اگر کبھی تو ان کو پائے لڑائی میں ایسی سزا دے کہ ان کو دیکھ
خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ
کر بھاگ جائیں پچھلے شاید وہ عبرت پکڑ لیں۔ اور اگر تجھ کو ڈر ہو کسی قوم کی طرف سے
خِيَانَةً فَانۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
دغا کا تو ان کا عہد پھینک مار ان ہی کی طرف برابر سرابر ف بیشک اللہ نہیں دوست
الۡخَـآئِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾ ع وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا‌ ؕ اِنَّهُمۡ
رکھتا دغا بازوں کو اور یہ نہ سمجھیں کافر لوگ کہ وہ بھاگ نکلے۔ وہ (ہم کو)
لَا يُعۡجِزُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ
ہرا نہیں سکتے۔ اور مہیا کرو ان کے لئے جہاں تک تم سے ہو سکے قوت
وَّمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَـيۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ
اور گھوڑے باندھے رکھنے کہ دھاک بٹھاؤ گے ایسا کرنے سے اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں
وَاٰخَرِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ‌ ۚ لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمۡ‌ ۚ اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ‌ ؕ وَ
پر اور ان کے سوا دوسروں پر جن کو تم نہیں جانتے ف۲ اللہ ان کو جانتا ہے اور
مَا تُـنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيۡكُمۡ
جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں وہ پورا ملے گا تم کو
وَاَنۡـتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا
اور تمہارا حق تلفی نہ ہوگی اور اگر وہ جھکیں صلح کی طرف تو تو بھی جھک جا صلح کی جانب
وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنۡ
اور بھروسہ کر اللہ پر بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔ اور اگر
يُّرِيۡدُوۡۤا اَنۡ يَّخۡدَعُوۡكَ فَاِنَّ حَسۡبَكَ اللّٰهُ‌ ؕ هُوَ الَّذِىۡۤ
وہ چاہیں کہ تجھ کو دغا دیں تو تجھ کو بس کرتا ہے اللہ اسی نے تجھ کو

ف برابر سرابر کا یہ مطلب ہے کہ اگر انھوں نے عہد کے بعد دغا کی تو ان کو بے خبر مار یئے اور اگر دغا کا اندیشہ ہے تو بتا جتا کر جواب دیجئے تاکہ جو سامان جنگ صلح سے پہلے کر سکتے تھے اب بھی کر سکیں تو ایسی حالت میں نقض عہد کا الزام تم پر نہ ہوگا۔

ف۲ ان لوگوں سے مراد منافق ہیں جو اسلام کے پردے میں اللہ اور اللہ والوں کے دشمن ہیں۔

اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ

قوت دی اپنی امداد سے اور مسلمانوں سے ۔ اور الفت پیدا کردی مسلمانوں کے دلوں میں

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ

اگر تو خرچ کرڈالتا جو کچھ زمین میں ہے سارا (تب بھی) نہ الفت ڈال سکتا

قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ

ان کے دلوں میں لیکن اللہ نے الفت ڈال دی ان میں ۔ بیشک وہ زبردست ہے

حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ

حکمت والا۔ (رش ۴) اے پیغمبر تجھ کو کافی ہے اللہ اور جو مسلمان

ع ۸ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى

تیرے تابع ہوئے ۔ اے نبی ! شوق دلا مسلمانوں کو

الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا

لڑائی کا ۔ (رش ۵) اگر تم میں بیس شخص ثابت قدم رہنے والے ہوں وہ غالب

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ

ہوں گے دو سو پر ۔ اور اگر ہوں تم میں سے سو ! غالب ہوں گے ہزار

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ

کافروں پر اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ف اب اللہ نے

اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

بوجھ ہلکا کردیا تم پر سے اور جانا کہ تم میں کمزوری ہے ۔ تو اگر ہوں گے تم میں

مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

سو شخص ثابت قدم ؟ غالب ہوں گے دو سو پر ۔ اور اگر ہوں گے تم میں سے ہزار

اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

وہ غالب آئیں گے دو ہزار پر اللہ کے حکم سے ۔ اور اللہ ثابت قدم لوگوں کے ساتھ ہے

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي

(رش ۶) مناسب نہ تھا نبی کو کہ اس کے پاس قیدی رہیں جب تک کہ خوب قتل نہ کرے

ف یعنی کافر ایمان نہیں لاتے۔ ثواب کا یقین نہیں رکھتے اور تم کو یقین ہے اس لئے دلیری کروگے اور ہمت سے اپنے دس گنوں پر بڑھنا چاہو گے پھر اوپر سے اللہ کی مدد ہوگی تو ضرور غلبہ پاؤ گے۔

(شان نزول صفحہ ۸۲۹ پر)

الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ

ملک میں۔ تم چاہتے ہو دنیا کا مال و متاع اور اللہ چاہتا ہے آخرت کی (بھلائی)

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ

اور اللہ زبردست ہے حکمت والا! اگر نہ ہوتی ایک بات کہ اللہ لکھ چکا پہلے سے۔

فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ

تو ضرور تم پر آپڑتا اس لینے میں بڑا عذاب! تو کھاؤ جو مال غنیمت لائے ہو

حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا ع ۵

حلال طیب۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (رع ۷) اے پیغمبر!

النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ

کہہ دے ان قیدیوں سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں کہ اگر اللہ معلوم

اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ

کرے گا تمہارے دلوں میں کچھ نیکی تو تم کو عطا فرمائے گا بہتر اس سے جو تم سے چھینا گیا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ

اور تم کو بخشے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چاہیں گے تجھ سے دغا کرنی

فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

تو دغا کر چکے ہیں پہلے اللہ سے تو اس نے ان کو گرفتار کرا دیا اور اللہ سب جانتا ہے

حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

حکمت والا! جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور لڑے اپنے مال اور

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ

جان سے اللہ کے راستہ میں اور جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا

ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور جو ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی

مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ

تم کو ان کی رفاقت سے کچھ کام نہیں جب تک ہجرت نہ کریں۔ اور اگر

اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ
تم سے مدد چاہیں دین میں تو تم پر لازم ہے امداد کرنی مگر اس قوم کے مقابلہ

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ
میں (نہیں) کہ تم میں اور ان میں عہد ہو اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے ف (رش ۸) اور جو

كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ
لوگ کافر ہیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور اگر تم ایسا نہ کروگے تو دھوم مچ

فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
جائے گی ملک میں اور بڑی خرابی ہوگی۔ اور جو ایمان لائے اور وطن چھوڑ آئے

وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا
اور لڑے اللہ کی راہ میں اور جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
وہی لوگ (سچے) مسلمان ہیں۔ ان کے لیے بخشش اور عزت کی

كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا
روزی ہے۔ اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی

وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
اور جہاد کیا تمہارے ساتھ مل کر تو وہ تم ہی میں داخل ہیں۔ (رش ۹) اور رشتہ دار

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
آپس میں زیادہ حق دار ہیں ایک دوسرے کے اللہ کے حکم میں۔ بے شک اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾
ہر چیز سے واقف ہے۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ

(۹) التوبۃ (۱۱۳) مدنیۃ — رکوعاتہا ۱۶

سورۂ توبہ مدینہ میں نازل ہوئی ف۲

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ
صاف جواب ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تم نے (صلح)

ف۱ یعنی انصار کہ جنھوں نے مہاجرین کو مدینہ میں جگہ دے کر ٹھہرایا اور ان کی مدد کی اور مہاجرین یہ باہم ایک دوسرے کے وارث ہوں بعد میں حکم منسوخ ہوگیا اور میراث قرابت داروں کا حق ہوگیا یا یہ مطلب کہ ان سب کی صلح و جنگ ایک ہے۔ ایک کا موافق سب کا موافق اور ایک کا مخالف سب کا مخالف اور جو مسلمان اپنے ملک میں ہیں جہاں کافروں کا زور ہے ان کی صلح و جنگ میں یہاں والے شریک نہیں۔

ف۲ اس سورۃ کے اول میں بسم اللہ کے نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی سورۃ یا آیت نازل ہوتی تھی تو آپ فرمادیا کرتے تھے کہ اس کو فلاں موقع پر لکھو جہاں فلاں بات کا ذکر ہے۔ اس سورۃ توبہ کی بابت حضورؐ نے کچھ نہیں فرمایا کہ یہ جدا سورۃ ہے یا کسی سورت کی آیتیں ہیں اس لئے بسم اللہ نہیں لکھی گئی بعض نے کہا ہے کہ صحابہؓ میں قرآن جمع کرتے وقت اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا کہ یہ مستقل سورت ہے بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ سورۂ انفال کا حصہ ہے چونکہ کوئی امر تحقیق نہیں ہوا اس لئے علیحدہ سورت بنا کر بسم اللہ چھوڑ دی اس وجہ سے کہ انفال میں عہد و پیمان
(باقی صفحہ ۲۴۲ پر)

(شانِ نزول صفحہ ۸۳۰ پر)

ع ۱۰

الْمُشْرِكِيْنَ ① فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا
کا عہد کیا تھا ۔ تو اے مشرکو چل پھر لو زمین میں چار مہینے اور جان لو
اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ②
کہ تم اللہ کو ہرا نہیں سکو گے ۔ اور (جانے رہو) کہ اللہ رسوا کرنے والا ہے کافروں کو
وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ
اور اطلاع ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو حج اکبر کے دن
اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ
کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے ۔ اور اس کا رسول بھی ۔ تو اگر
تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ
تم توبہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر نہ مانو تو جان لو کہ تم نہیں ہرا
مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ③ اِلَّا
سکو گے اللہ کو ۔ اور خوش خبری سنادے کافروں کو دردناک عذاب کی ۔ مگر
الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔـا وَّ
جن جن مشرکوں سے تم نے عہد کر رکھا تھا پھر انھوں نے تمہارے ساتھ کسی طرح کی کمی نہیں کی ف۱
لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى
اور نہ مدد کی تمہارے مقابلہ میں کسی کی تو ان سے پورے کرو ان کے عہد
مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ④ فَاِذَا انْسَلَخَ
وعدے تک ۔ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو پھر جب نکل جائیں
الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ
پناہ کے مہینے تو قتل کر ڈالو مشرکوں کو جہاں پاؤ اور ان کو پکڑو
وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ
اور گھیرو اور بیٹھو ان کی تاک میں ہر گھات کی جگہ پھر اگر
تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ
وہ لوگ توبہ کرلیں اور قائم رکھیں نماز اور دیا کریں زکوٰۃ تو چھوڑ دو ان کا راستہ ۔

ف۱ یعنی اپنے عہد پر قائم رہے اور وعدہ خلافی نہیں کی ۔

فضائل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ انفال اور توبہ پڑھا کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور گواہی دونگا کہ وہ نفاق سے مبرا ہے اور اس کا پڑھنے والا ہر منافق و ہر منافقہ کی تعداد پر دس دس نیکیاں پائے گا اور جب تک دنیا میں زندہ رہے گا عرش اور اس کے اٹھانے والے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے ۔

(باقی صفحہ ۲۴۱) کے پورا کرنے کا حکم تھا اور اس سورۃ توبہ میں عہد کو توڑ کر صاف جواب دے دیا تھا دونوں میں مناسبت ہونے کے باعث انفال کے بعد سورۃ توبہ لکھ کر بسم اللہ کی جگہ خالی چھوڑ دی ۔ واللہ اعلم ۔ اس کے شروع میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْكُفَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ الْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ پڑھنا چاہیے ۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥﴾ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ

اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ

مانگے تو اس کو پناہ دے دے۔ یہاں تک کہ وہ سن لے اللہ کا کلام پھر (اے محمدؐ) اسکو پہنچا دے اسکی امن کی

ع ٦ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ

جگہ یہ اس سبب سے کہ وہ لوگ جانتے نہیں ف۱ کیونکر ہو مشرکوں کے لئے عہد و پیمان

عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ

اللہ کے نزدیک اور اس کے رسول کے نزدیک مگر ہاں جن سے تم نے عہد کیا تھا مسجد

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ

حرام کے قریب تو وہ جب تک تم سے سیدھے رہیں تم بھی ان سے سیدھے رہو

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ

بے شک اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو! (صلح) کیونکر رہے اور (انکا حال یہ ہے) کہ اگر غلبہ پائیں

لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى

تم پر (تو) نہ لحاظ کریں تمہاری قرابت کا اور نہ عہد و پیمان کا تم کو رضامند کر دیتے ہیں اپنی زبانی باتوں سے اور ان

قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨﴾ ۚ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

کے دل نہیں مانتے اور ان میں اکثر فاسق ہیں۔ انھوں نے کیا اللہ کی آیتوں کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

میں تھوڑا سا مول۔ پھر روکا اللہ کے راستہ سے ، بڑی بری حرکتیں ہیں جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَ

کر رہے ہیں۔ نہ لحاظ کرتے ہیں کسی مسلمان کے بارے میں قرابت کا اور نہ عہد کا۔ اور

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

وہی لوگ زیادتی پر ہیں۔ پس اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ

اور دیتے رہیں زکوٰۃ تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اور ہم مفصل بیان کرتے ہیں آیتیں

ف۱

یعنی چونکہ یہ کافر اسلام کی حقیقت سے جاہل ہیں تو اگر کوئی تم سے اس غرض سے پناہ مانگے کہ وہ کلام الٰہی سنے اور اس میں غور و فکر کرکے سمجھ بوجھ کر شاید اسلام لے آئے تو اس کو امان دے دو اور اگر وہ کلام الٰہی سن کر ایمان نہ لائے تو اس کو یہیں نہ مار دو بلکہ واپس پہنچا دو اس کے امن کی جگہ جہاں وہ نڈر ہو جائے اب وہ اور کافروں کی برابر ہو گیا اس کو مارو قتل کرو۔

لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ⑪ وَاِنۡ نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ

جاننے والے لوگوں کے لئے ۔ اور اگر توڑ ڈالیں اپنی قسمیں عہد

عَهۡدِهِمۡ وَطَعَنُوۡا فِىۡ دِيۡـنِكُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَٮِٕمَّةَ الۡـكُفۡرِ ۙ

کئے پیچھے اور طعن کریں تمھارے دین میں تو لڑو کفر کے پیشواؤں سے

اِنَّهُمۡ لَاۤ اَيۡمَانَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَنۡتَهُوۡنَ ⑫ اَلَا تُقَاتِلُوۡنَ قَوۡمًا

بلاشبہ ان کی قسمیں کچھ بھی نہیں شاید وہ باز آجائیں تم کیوں نہ لڑو ایسے لوگوں

نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ وَهَمُّوۡا بِاِخۡرَاجِ الرَّسُوۡلِ وَهُمۡ بَدَءُوۡكُمۡ

سے جنھوں نے توڑ دیں اپنی قسمیں اور ارادہ کیا رسول کے نکال دینے کا اور انھوں ہی نے تم سے

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخۡشَوۡنَهُمۡ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشَوۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ

پہلے چھیڑ خانی شروع کی ۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو ۔ پس اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرو اگر تم

مُّؤۡمِنِيۡنَ ⑬ قَاتِلُوۡهُمۡ يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَيۡدِيۡكُمۡ وَيُخۡزِهِمۡ

مسلمان ہو ۔ تم ان سے لڑو تاکہ ان کو اللہ سزا دے تمھارے ہاتھوں اور ان کو رسوا کرے

وَيَنۡصُرۡكُمۡ عَلَيۡهِمۡ وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۙ⑭ وَيُذۡهِبۡ

اور تم کو ان پر فتح دے اور دل ٹھنڈے کرے مسلمان لوگوں کے اور نکالے ان

غَيۡظَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَيَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ

کے دل کی جلن ۔ اور اللہ توبہ کی توفیق دے گا جسے چاہے گا ۔ اور اللہ جاننے والا

حَكِيۡمٌ ⑮ اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَكُوۡا وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ

حکمت والا ہے ف کیا تمھارا گمان یہ ہے کہ تم چھوٹ جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے نہیں متمیز کیا

جَاهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَلَمۡ يَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوۡلِهٖ

ان لوگوں کو جو تم میں سے جہاد کرتے ہیں اور نہیں بناتے اللہ اور اس کے رسول

وَلَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَلِيۡجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ⑯ ع ۲ ۸ مَا

اور مسلمانوں کے سوا کسی کو دلی دوست اور اللہ کو سب خبر ہے جو تم کرتے رہے ہو ۔ (ن) مشرکوں

كَانَ لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ اَنۡ يَّعۡمُرُوۡا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيۡنَ

کا کام نہیں کہ آباد کریں اللہ کی مسجدیں اور گواہی بھی

ف
اسلام کی ابتدائی حالت بالکل کمزوری اور مجبوری کی تھی یہاں تک کہ مسلمانوں نے اپنا دیس چھوڑ چھوڑ کر جشہ میں پناہ لی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ میں ٹھہر سکے مجبور ہو کر مدینہ منورہ تشریف لائے ۔ ہجرت کے چھٹے برس حضورؐ نے عمرے کے لئے مکہ جانا چاہا کافروں نے آگے نہ بڑھنے دیا اور آپؐ کو صحابہؓ سمیت حدیبیہ میں رکنا پڑا اہل مکہ سے باہمی صلح کا پیغام سلام ہونے لگا صلح بھی ہوئی تو مغلوبانہ کہ حضورؐ کو بغیر عمرہ کئے واپس آنا پڑا اور یہ ٹھہری کہ مسلمان اگلے سال اس عمرہ کی قضا کریں لیکن اس طرح پر کہ مکہ میں تلواروں کو میان کئے ہوئے داخل ہوں اور تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں اور اس اثنا میں اگر مکہ والوں میں سے کوئی مسلمانوں میں جا شامل ہو تو واپس کر دیا جائے اور اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ چلا جائے تو مسلمان اس کا مطالبہ نہ کریں ۔ کوئی فریق دوسرے فریق کے حلیفوں سے نہ لڑے اور نہ ان کے دشمنوں کی مدد کرے مسلمان اس طرح دب کر صلح کرنی پسند کرتے نہ تھے ۔ یہ بھی سرور کائنات کا حلم اور پیش بینی تھی کہ صلح کی بیل منڈھے چڑھی ۔ عہد وپیمان ہوئے پیچھے بھی قریش کینہ سے باز نہ آئے

(باقی صفحہ ۲۴۵ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۳۰ پر)

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَ فِى

دیتے جائیں اپنے اوپر کفر کی۔ یہی لوگ ہیں کہ اکارت ہوگئے ان کے اعمال۔ اور یہی

النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

لوگ آگ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ بس وہی آباد کرتا ہے اللہ کی مسجدوں کو جو ایمان لایا

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ

اللہ اور روز آخرت پر اور قائم کرتا رہا نماز اور دیتا رہا زکوٰۃ اور نہ

يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

ڈر مانا اللہ کے سوا کسی کا، پس توقع ہے کہ یہ لوگ ہوویں ہدایت والوں میں۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ

(ش ۱۱) کیا تم نے ٹھہرایا حاجی لوگوں کے پانی پلانے اور حرمت والی مسجد کے آباد رکھنے کو اس شخص کی

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا

خدمت جیسا جو ایمان لایا اللہ اور روز آخرت پر اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں۔ یہ

يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

برابر نہیں اللہ کے نزدیک۔ اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ظالم لوگوں کو۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اپنے مال اور جان سے وہ بڑھ کر ہیں درجہ میں اللہ کے ہاں۔ اور یہی ہیں جو مراد

الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّ

پانے والے ہیں۔ ان کو خوشخبری دیتا ہے ان کا پروردگار اپنی مہربانی اور رضامندی کی اور

جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ

ان باغوں کی جن میں ان کو آرام ہے ہمیشہ کا۔ ہمیشہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے۔ بیشک

اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا

اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ ایمان والو! نہ بناؤ اپنے

(باقی صفحہ ۲۴۴) کھلم کھلا نہیں تو چپکے چپکے مسلمانوں کی مخالفت میں کوشش کرتے رہے جب اللہ کے پیارے پیغمبر اور ان کے پیارے جاں نثاروں کو طرح طرح کی تکلیفیں اور بے حرمتی کی سختیاں اٹھاتے بیس برس گزر گئے اور اہل مکہ کسی طرح سنبھالے نہ سنبھلے اور سوائے بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے سب عہد و صلح کو توڑ بیٹھے تو اللہ پاک نے جواب تک مسلمانوں کی فوجی قوت بھی بڑھا چکا تھا۔ کفار کو صاف جواب دیا اور عہد صلح توڑ تاڑ کر با اعلان بیزاری کی منادی اور قتل و محاصرہ کا حکم صادر فرمایا ہجرت کے نویں برس ماہ شوال میں یہ سورت نازل ہوئی اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مکہ میں حج کے دن حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ کو بھیج کر یہ منادی کرادی کہ اب آئندہ مشرکین سے ہم مسلمانوں کا کوئی تعلق نہیں جن سے صلح ہے اور انھوں نے اپنی صلح کو نہیں توڑا ان کے ساتھ مدت صلح تک صلح برقرار اور ان کے سوا جنھوں نے شرائط صلح کو توڑ دیا یا جن کے ساتھ صلح نہیں ہے ان ان کو چار مہینے کی مہلت اس مدت میں مسلمانوں کی اطاعت اختیار کریں یا لڑنے کو آمادہ ہوجائیں یا وطن چھوڑ جائیں

(وقف لازم)

(شان نزول صفحہ ۸۳۰ پر)

اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى
باپ اور بھائیوں کو رفیق۔ اگر وہ عزیز رکھیں کفر کو

الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
ایمان کے مقابلے میں اور جو تم میں سے ان کی رفاقت کرے تو وہی لوگ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
گنہگار ہیں۔ (رکوع ۱۲) کہہ دے کہ اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے

وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ
اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیبیاں اور تمھاری برادری اور مال جو

اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ
تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑجانے کا خوف کرتے ہو اور حویلیاں

تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ
جن کو پسند کرتے ہو یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اسکے رسول اور اس کی راہ میں

سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
جہاد کرنے سے تو منتظر رہو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم! اور اللہ نہیں ہدایت

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ ع لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ ع ۳ ۹
دیتا نافرمان لوگوں کو ف۱ اللہ تمھاری مدد کرچکا ہے بہت میدانوں میں

وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا
اور حنین کے دن۔ جب تم کو مغرور کردیا تھا تمھاری کثرت نے تو وہ تمھارے کچھ کام نہ آئی

وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ
اور تم پر تنگ ہوگئی زمین باوجود اپنی فراخی کے پھر تم ہٹ گئے

مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ج ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
پیٹھ دے کر۔ پھر اتاری اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اپنے رسول پر اور

الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ
مسلمانوں پر اور اتاریں فوجیں جو تم نے نہیں دیکھیں اور سخت مار دی

ف۱ آخر اللہ پاک نے حکم نازل فرمایا کہ تمام کافر اس ملک سے باہر ہوں۔ اس وقت کافر گروہ با گروہ مسلمان ہوئے

(شان نزول صفحہ ۸۳۰ پر)

كَفَرُوْا ۭ وَ ذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ
کافروں کو اور یہی سزا ہے کافروں کی۔ پھر توبہ نصیب کرے اللہ
بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا
اس کے بعد جسے چاہے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف ایمان
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ
والو! مشرک تو نرے پلید ہیں تو نہ پاس پھٹکنے پائیں مسجد
الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ
حرام کے اس سال کے بعد (رق ١٣) اور اگر تم مفلسی سے ڈرتے ہو تو اللہ
يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
تم کو عنقریب غنی کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے
حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
حکمت والا۔ لڑو ان لوگوں سے جو نہ اللہ کو مانتے ہیں اور نہ روز آخرت کو
وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ
اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو حرام کردیں اللہ اور اسکے رسول نے اور نہ قبول کرتے ہیں سچا
الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰي يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ
دین (اور وہ) ان لوگوں میں سے (ہیں) جن کو کتاب ملی ہے۔ یہاں تک کہ جزیہ دیں اپنے
يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ؑ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨابْنُ اللّٰهِ
ہاتھ سے ذلیل ہو کر! (رق ١٤) اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے
وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ
اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منھ سے،
يُضَاهِــــُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ
ریس کرنے لگے اگلے کافروں کی بات کی ف۲ اللہ ان کو غارت کرے
اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا
کہاں سے پھرے جارہے ہیں انھوں نے خدا ٹھہرا لیا اپنے علماء اور مشائخ کو

ف ١
حُنین ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ اور طائف کے درمیان واقع ہے جب فتح مکہ کے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ حنین میں کافر لڑائی کے لئے بکثرت جمع ہوئے ہیں تو آپ دس ہزار مسلمان مہاجرین و انصار اور دو ہزار مکہ کے نومسلم لے کر ان پر چڑھ گئے لشکر کو ایک پہاڑ کی گھاٹی سے گزرنا تھا تنگی راہ کی وجہ سے تھوڑے تھوڑے گزرنے لگے قوم ہوازن اور ثقیف سے مقابلہ تھا۔ جس کی تعداد کل چار ہزار تھی۔ جب مکہ والے گھاٹی سے گزرنے لگے تو ہوازن جو چھپے ہوئے مسلمانوں کی گھات میں بیٹھے ہوئے تھے موقع پاکر ان پر ٹوٹ پڑے، مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ سب صحابہؓ تتر بتر بھاگ نکلے حضورؐ کے ہمراہ صرف چار صحابہؓ حضرت عباسؓ باگ پکڑے اور ابو سفیانؓ بن حارث رکاب تھامے ہوئے اور علی ابن مسعود رہ گئے اس گھبراہٹ و تنہائی کے عالم میں جس میں بڑے بڑے بہادروں کے چھکے چھوٹ جایا کرتے ہیں سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نہایت استقلال سے اپنی جگہ جمے رہے بلکہ سواری سے اتر کر تنہا جنگ کا قصد فرمایا

ع ۵ / ١٠

(باقی صفحہ ٢٥٨ پر)

تنبیہ
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ سے لے کر الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ تک پوری آیت کو تلاوت کی معمولی آواز سے ذرا آہستہ پڑھنا چاہیئے۔

(شان نزول صفحہ ٨٣٠ پر)

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا
اللہ کو چھوڑ کر۔ اور مسیح ابن مریم کو (بھی خدا بنا لیا) حالانکہ انھیں حکم یہی
لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱
ہوا تھا کہ عبادت کریں ایک اللہ کی۔ کوئی معبود نہیں اسکے سوا وہ پاک ہے ان کے شریک بنانے سے۔
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ
چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے منہ سے اور اللہ ضرور
اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۳۲ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
پورا کر کے رہے گا اپنا نور اگرچہ برا مانیں کافر۔ اسی نے بھیجا اپنے
رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ
رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تاکہ اس کو غالب کرے
كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۳۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ
دین پر اگرچہ برا لگے مشرکوں کو ایمان والو! اکثر
كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ
علماء اور مشائخ اہل کتاب کھا جاتے ہیں لوگوں کے مال
بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ
ناحق اور روکتے رہتے ہیں اللہ کی راہ سے۔ اور جو جمع
يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ
کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی
اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۴ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ
راہ میں۔ تو (اے محمدؐ) انکو خوشخبری سنا دردناک عذاب کی۔ جس دن وہ تپایا جائے گا دوزخ کی
جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ
آگ میں پھر ان سے داغے جائیں گے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور پیٹھیں (اور کہا جائے
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝۳۵
گا کہ) یہ ہے جو تم نے جمع کیا تھا اپنے لئے اب چکھو مزہ اپنے جمع کرنے کا ف۱

ف۱ جو کافر چاندی سونا گاڑ گاڑ کر رکھتے ہیں اور نیک جگہ نہیں خرچ کرتے یا جو مسلمان مالدار صاحب نصاب ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے قیامت کے دن وہی مال و زر تپا تپا کر ان کے ہاتھوں کروٹوں اور پیٹھوں کو اس سے داغا جائے گا۔ جس سے تینوں اعضائے رئیسہ دماغ دل، جگر جھلس کر رہ جائیں گے اور ہر چہار جانب آگ ہی ہو کر جل بھن جائیں گے۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَٰبِ
مہینوں کی گنتی اللہ کے ہاں بارہ مہینہ ہے اللہ کی کتاب
اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ
میں جس دن پیدا کئے آسمان اور زمین ان میں چار مہینے ادب کے ہیں۔ یہی
الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا
دین سیدھا ہے۔ تو ان میں ظلم نہ کرو اپنے اوپر اور تم لڑو
الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
تمام مشرکوں سے جیسے وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جانے رہو کہ اللہ
مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾ إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ
پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف (ش ۱۵) بس مہینوں کا سرکا دینا زیادتی ہے کفر میں گمراہ ہوتے
الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِئُوا
رہتے ہیں اس کے باعث کافر حلال سمجھتے ہیں اس مہینے کو ایک برس اور حرام سمجھنے لگتے ہیں اسی کو دوسرے برس
عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ
تاکہ پوری گنتی کرلیں جو اللہ نے ادب کی رکھی ہے پھر حلال کرلیں جو حرام کیا اللہ نے بھلی کر دکھائی گئی ہیں ان کو
أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٧﴾ ع يَا أَيُّهَا
ان کی بدکرداریاں! اور اللہ نہیں ہدایت دیتا کافر لوگوں کو۔ (ش ۱۶) ایمان
الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ
والو! تمہیں کیا ہوگیا جب تم سے کہا جاتا ہے کہ کوچ کرو اللہ کی
اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ
راہ میں تو تم ڈھئے جاتے ہو زمین پر۔ کیا راضی ہو بیٹھے دنیا کی زندگانی پر آخرت
الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾
کے بدلے۔ سو کچھ نہیں دنیا کی زندگی کا فائدہ آخرت کے حساب میں مگر تھوڑا۔
إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ
اگر تم نہ نکلوگے تو اللہ تم کو دکھ کی مار دے گا۔ اور بدل لائے گا تمہارے سوا دوسرے لوگ

ف ۱
شمسی سال تقریباً تین سو سوا پینسٹھ دن کا اور قمری کچھ کسر تین سو چوّن روز کا ہوتا ہے اس حساب سے ہر تیسرے سال قمری سنہ تیرہ مہینہ کا ہوجاتا ہے لیکن تمام عبادات یعنی روزہ حج زکوٰۃ تمام معاملات یعنی عدت وغیرہ میں شارع کے نزدیک ہمیشہ قمری سال بارہ مہینہ کا معتبر ہے نہ زیادہ نہ کم آسمان وزمین کے خلقت کے دن سے برابر ہر دین وملت میں یہی گنتی بارہ مہینہ کی لکھی چلی آتی ہے ان میں چار مہینے ذلقعد، ذلحجہ، محرم، رجب ادب کے مہینے کہلاتے ہیں ان میں لڑنا حرام تھا۔ اب یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ کفار سے لڑنا ہر وقت جائز ہے کیونکہ وہ خود بھی ان کی حرمت نہیں کرتے۔

ع ۵ ۸ ۱۱

(شانِ نزول صفحہ ۸۳۰ پر)

وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ

اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اگر تم نہ مدد کرو گے

فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ

رسول کی تو (کچھ پرواہ نہیں) اس کی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت اس کو نکالا کافروں نے کہ وہ دو میں دوسرا

اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ

تھا جب دونوں غار میں تھے جب وہ کہہ رہا تھا اپنے ساتھی سے کہ تو غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا

پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے تسکین اس پر اور اس کی مدد کی ایسی فوجوں سے کہ تم نے ان کو

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ

نہیں دیکھا اور نیچی بات ڈالی کافروں کی اور اللہ ہی کا بول بالا

الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا

ہے اور اللہ غالب صاحب تدبیر ہے ف۱ (ر۱۷) نکل کھڑے ہو ہلکے اور بوجھل اور جہاد کرو

بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں ۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا

اگر تم کو علم ہے ۔ (ر۱۸) اگر کچھ فائدہ قریب الحصول اور سفر متوسط درجہ کا ہوتا

لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ وَسَيَحْلِفُوْنَ

تو تیرے ساتھ ہو لیتے لیکن ان کو دور معلوم ہوئی مسافت اور اب اللہ کی قسمیں

بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ

کھائیں گے کہ اگر ہم سے بن پڑتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوتے یہ لوگ وبال میں ڈالتے ہیں اپنی جانیں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ ع ۶ ۱۲

اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ۔ (ر۱۹) اللہ تجھ سے معاف کرے تو نے کیوں اجازت دی

لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾

ان کو یہاں تک کہ تجھ پر ظاہر ہو جاتے سچے اور تو جان لیتا جھوٹوں کو ۔

ف۱ یعنی اگر تم جنگ تبوک میں نبی کا ساتھ نہ دو گے تو ہم کو کچھ پرواہ نہیں ان کے مددگار ہم ہیں جس طرح ہجرت کے وقت غار ثور میں جب ان کے ساتھ سوائے ابوبکرؓ کے کوئی بھی نہ تھا ہم نے ان کی مدد کی اسی طرح اب بھی مدد کریں گے ۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن کفار نے حضور کو مار ڈالنے کے منصوبے گانٹھے تھے تو آپ کو وطن چھوڑ کر ہجرت کا حکم ہوا آپ حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹا چادر اڑھا کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ساتھ لے رات ہی رات میں مکہ سے نکل تین میل کے فاصلے پر جبل ثور کے غار میں جا چھپے اللہ کے حکم سے وحشی کبوتر نے اس میں انڈے دیئے اور مکڑی نے جالا تن دیا صبح کو جب کافر مطلع ہوئے پر ادھر ادھر جستجو میں نکلے تو اس غار پر بھی بعض کا گزر ہوا اس وقت ابوبکرؓ غار کے سر پر کافروں کا چلنا پھرنا دیکھ کر گھبرائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر انھوں نے اپنے زیر قدم نظر کی تو ہم کو دیکھ لیں گے ۔ سید المتوکلین سرور عالم نے تسلی دے کر فرمایا کہ اے ابوبکرؓ جن دو بندوں کا ساتھی رب العالمین ہو تو ان کو کیا فکر؟ تو کچھ رنج وفکر نہ کر غرض کوئی کافر نہ دیکھ سکا اور آپ نے سیدھا راستہ چھوڑ کر بالا بالا بخیریت مدینہ کو اپنے وجود باجود سے منور فرمایا ۔ (شان نزول صفحہ ۸۳۱ پر)

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ
نہیں رخصت مانگتے تجھ سے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اللہ اور روز آخرت پر اس سے
يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۴۴ اِنَّمَا
کہ پیچھے رہ جانے کو کہ لڑیں اپنے مال اور جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو بس تجھ
يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
سے وہی رخصت مانگتے ہیں جو نہیں یقین رکھتے اللہ اور روز آخرت کا ۔
وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝۴۵ وَلَوْ
اور شک میں پڑے ان کے دل تو وہ اپنے شک ہی میں بھٹکتے ہیں ۔ اور اگر
اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ
چاہتے نکلنا تو تیار کرتے اس کا کچھ سامان ولیکن اللہ کو
انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝۴۶ لَوْ
ناپسند ہوا ان کا اٹھنا تو ان کو کاہل بنا دیا اور کہہ دیا کہ بیٹھے رہو بیٹھنے والوں کے ساتھ ۔ اگر
خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَا۠اَوْضَعُوْا
یہ تم میں نکلتے بھی تو بس تم میں خرابیاں ہی بڑھاتے اور گھوڑے ہی دوڑاتے
خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ
تمہارے درمیان بگاڑ کرانے کی تلاش میں اور تم میں بعض ان کی سن بھی لیتے ہیں ۔
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۴۷ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ
اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو ف انہوں نے فساد ڈلوانا چاہا تھا پہلے بھی
وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ
اور الٹ پلٹ کرتے رہے تیرے لئے تدبیروں کو ۔ یہاں تک کہ آ پہنچا سچا وعدہ اور غالب ہوا اللہ کا حکم
وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝۴۸ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَ
اور وہ ناخوش ہی رہے (ش ۲۰) اور ان میں کوئی ہے جو کہتا ہے کہ مجھ کو رخصت دیجئے اور
لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ
بلا میں نہ پھنسائیے سنو جی! یہ بلا میں تو آ ہی گرے ۔ اور دوزخ گھیرے ہوئے ہے

ف یعنی اگر وہ بالفرض تم میں مل کر جاتے بھی تو تم میں فتنہ اٹھاتے اور فساد و بگاڑ کرانے کی کوشش کرتے اور تم میں بعض ایسے بھی ہیں جو ان کی سنتے اور پھر مان لیتے ہیں یا یہ مطلب کہ ان کے بعض جاسوس تم میں موجود ہیں جو ادھر کی ادھر جا لگاتے ہیں ۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۱ پر)

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ
کافروں کو ف۱ اگر تجھ کو پہنچے کوئی بھلائی (تو) ان کو بُرا لگتا ہے اور اگر تجھ کو کوئی
مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّ
مصیبت پہنچ جائے (تو) کہنے لگتے ہیں کہ ہم نے ٹھیک کر لیا تھا اپنا کام پہلے ہی اور واپس چلے جاتے
هُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ
ہیں خوشیاں کرتے ہوئے کہہ دے ہم کو کچھ نہ پہنچے گا مگر وہی جو ہمارے لئے لکھ دیا اللہ نے
هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ
وہی ہمارا کارساز ہے اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے کہہ دے تم نہیں
تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ
انتظار کرتے ہمارے حق میں مگر دو بھلائیوں میں سے ایک کا اور ہم تمہارے حق میں اس
بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ
بات کے منتظر ہیں کہ تم پر ڈالے اللہ کوئی عذاب اپنے ہاں سے یا ہمارے ہاتھوں سے۔
فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا
تو تم منتظر رہو ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں ف۲ کہہ دے کہ خرچ کرو خوشی سے یا ناخوشی
لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَا
سے ہرگز بھی تم سے قبول نہ ہوگا۔ بے شک تم نافرمان لوگ ہو۔ اور کچھ
مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
مانع نہیں ہوا ان کے خرچ کے قبول ہونے کا مگر یہی کہ وہ منکر ہوئے اللہ
وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا
اور اس کے رسول کے اور نہیں آتے نماز کو مگر الکسائے ہوئے اور
يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ
خرچ کرتے ہیں تو بُرے دل سے سو تو تعجب نہ کر ان کے مال اور
اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
اولاد سے بس اللہ چاہتا ہے کہ ان کو مبتلائے عذاب رکھے ان کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں

ف۱ یعنی جہاد میں جانے سے تو بلا میں نہ پھنستا خوب صورت رومی عورتیں دیکھ کر پھسل پڑنے کا احتمال ہی احتمال تھا اور اب تو یقیناً جہاد سے تخلف اور رسولؐ کی نافرمانی کے باعث بلا میں آپھنسے۔

ف۲ یعنی لڑائی کا انجام ہمارے حق میں دو ہی طرح کا ہو سکتا ہے فتح پائیں تو غازی اور مارے جائیں تو شہید غرض ہمارے دونوں میٹھے۔ تم اپنی کہو یا ہمارے ہاتھوں ذلیل ہو کر قتل ہو گے یا کوئی آسمانی عذاب نازل ہو کر قوم عاد و ثمود کی طرح تم کو نیست و نابود کر دے گا۔

وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ

اور نکلے ان کی جان اور (اس وقت تک) وہ کافر ہی رہیں ف۱ اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ بیشک وہ

لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾

تم ہی میں کے ہیں حالانکہ وہ تم میں کے نہیں ہیں لیکن وہ لوگ ڈرتے ہیں ف۲

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ

اگر کہیں پالیں پناہ کی جگہ یا کوئی غار یا گھس بیٹھنے کی جگہ تو دوڑ پڑیں اسی طرف باگیں

يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ

تڑا تڑا کر۔ (رتی ۲۱) اور ان میں بعض ایسے ہیں جو تجھ کو طعن دیتے ہیں خیرات بانٹنے میں۔ پس

اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾

اگر ان کو دیا جائے اس میں سے تو راضی ہوں اور اگر نہ دیا جائے فوراً ہی ناخوش ہو جائیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا

اور کیا اچھا ہوتا اگر اسی پر راضی ہو جاتے جو ان کو دیا اللہ اور اس کے رسول نے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کو اللہ

اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ

بس ہے، ہمیں آگے کو (بہتیرا) دے گا اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول۔ ہم تو اللہ ہی سے لو

رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ

لگائے ہوئے ہیں۔ بس زکوٰۃ تو فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا اور ان کارکنوں کا جو خیرات

عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَ

وصول کرنے پر (تعینات) ہیں اور جنکے دلوں کا پرچانا منظور ہے اور گردنوں کے چھڑانے میں اور جو تاوان بھریں اور

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

اللہ کے راستے میں اور مسافروں کو۔ یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِىَّ وَيَقُوْلُوْنَ

جاننے والا صاحب تدبیر ہے۔ اور بعض ان میں ایسے ہیں جو ایذا دیتے ہیں نبی کو اور کہتے ہیں کہ یہ

هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ

شخص کان ہے کہہ دے کان ہے تمہارے بھلے کو یقین رکھتا ہے اللہ پر اور یقین کرتا ہے مسلمانوں

ف۱ یعنی بد دین کافروں کو ہم نے بہت تونگر اور صاحب اولاد کر رکھا ہے یہ ان کے حق میں وبال ہے تا کہ مال وعیال کے جھگڑے بکھیڑے میں مرتے دم تک پھنسے رہیں اور نیکی کا وقت ہی نہ پائیں۔

ف۲ یعنی مشرکوں اور کافروں کو تم قتل کرتے ہو ان کا قتل دیکھ کر ڈرتے ہیں اور تقیہ کر کے منافقانہ اسلام کا اظہار کرتے ہیں اس سورت میں منافقوں کی خوب گت بنائی گئی ہے اور ان کے پردے فاش کر کے صاف صاف حال بیان کر دیئے گئے ہیں۔

ع ۱۳

(شان نزول صفحہ ۸۳۱ پر)

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ
کی بات کا اور رحمت ہے ان کے حق میں جو تم میں سے ایمان لائے اور جو ایذا
يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۱ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں
لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ
تمہارے سامنے تاکہ تم کو راضی کریں۔ حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حق رکھتے ہیں کہ یہ لوگ ان کو راضی
كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ
رکھیں اگر ایمان رکھتے ہیں ف۲ کیا وہ جان نہیں چکے کہ جو مخالفت کرتا ہے اللہ اور
رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ
اس کے رسول کی۔ تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہی
الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ
بڑی رسوائی ہے۔ (ش ۲۲) منافق ڈرتے ہیں کہ (مبادا) نازل ہوجائے مسلمانوں
سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ
پر ایسی سورت کہ ان کو جتا دے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔ کہہ دے اچھا ٹھٹھے کرتے رہو اللہ
اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا
ظاہر کرنے والا ہے جس بات کا تم کو ڈر ہے۔ (ش ۲۳) اور اگر تو ان سے پوچھے تو کہیں گے کہ ہم تو
كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ
بات چیت اور ہنسی مذاق کررہے تھے۔ کہہ دے کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول
كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ
سے ہنسی کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوگئے ایمان لائے پیچھے
اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ
اگر ہم معاف بھی کردیں تم میں سے بعضوں کو تو ضرور سزا بھی دیں گے دوسروں کو اس سبب سے
كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ
کہ وہ خطا دار تھے۔ منافق مرد اور منافق عورتیں سب کی

ف۱
سرور عالم ﷺ جھوٹوں کا جھوٹ معلوم کرنے کے بعد بھی اپنے حلم و وقار کے باعث خاموشی اور پردہ پوشی اختیار فرماتے تھے منافقین اس پر بھی طعن کرتے اور کہتے تھے کہ محمدؐ کانوں کے بڑے کچے ہیں جو کسی نے کہہ دیا وہی سچ سمجھ کر مان لیا اللہ پاک نے اس کا جواب دیا کہ ہمارے حبیب کی یہ عادت ہے تمہارے بھلے کو ہے۔ ہمارا پیارا رسول ﷺ ایسا پردہ پوش اور بردبار نہ ہوتا تو سب سے پہلے تم ہی پکڑے جاتے۔

ف۲
اگر کسی وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی دغابازی پکڑتے تو مسلمانوں کے روبرو قسمیں کھانے لگتے تھے کہ ہماری نیت بری نہ تھی اس سے مقصود یہ تھا کہ مسلمانوں کو راضی کرکے اپنی طرف کرلیں کم بخت یہ نہ سمجھے کہ یہ دغابازی اللہ اور رسول کے ساتھ کام نہیں آتی۔ اللہ رسول کو راضی کرنا مقدم ہے۔

ع ۸ / ۱۴

(شان نزول صفحہ ۸۳۱ پر)

مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ

ایک چال ہے حکم کریں برے کام کا اور منع کریں بھلے

الۡمَعۡرُوۡفِ وَيَقۡبِضُوۡنَ اَيۡدِيَهُمۡ‌ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمۡ‌ؕ

کام سے اور بھینچ لیں اپنی مٹھیاں ف۱ یہ لوگ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے

اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ

ان کو بھلا دیا کچھ شک نہیں منافق ہی فاسق ہیں۔ وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد

وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ؕ هِىَ

اور منافق عورتوں اور کافروں کو دوزخ کی آگ کا اس میں ہمیشہ رہیں گے وہی ان

حَسۡبُهُمۡ‌ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌۙ ﴿۶۸﴾

کو بس کرتی ہے اور اللہ نے ان کو پھٹکار دیا ہے اور ان کے لئے عذاب دائمی ہے (منافقو

كَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡكُمۡ قُوَّةً

تم بھی ایسے ہی ہو) جیسے تمہارے اگلے تھے کہ وہ زیادہ تھے زور میں تم سے

وَّاَكۡثَرَ اَمۡوَالًا وَّاَوۡلَادًا ؕ فَاسۡتَمۡتَعُوۡا بِخَلَاقِهِمۡ

اور زیادہ رکھتے تھے مال اور اولاد تو وہ فائدے اٹھا گئے اپنے حصّہ کے

فَاسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِخَلَاقِكُمۡ كَمَا اسۡتَمۡتَعَ الَّذِيۡنَ مِنۡ

سو تم نے بھی فائدے اٹھائے اپنے حصّے کے جیسے فائدے اٹھائے تھے تم سے

قَبۡلِكُمۡ بِخَلَاقِهِمۡ وَخُضۡتُمۡ كَالَّذِىۡ خَاضُوۡا ؕ اُولٰۤـئِكَ

پہلوں نے اپنے حصے کے اور تم بھی ٹھٹھے کرنے لگے جیسے انھوں نے کئے تھے وہی لوگ

حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ ۚ وَاُولٰۤـئِكَ هُمُ

تھے اکارت ہوگئے ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں اور وہی نقصان

الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمۡ يَاۡتِهِمۡ نَبَاُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ قَوۡمِ

میں رہے ف۲ کیا ان کو خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے تھے نوح کی

نُوۡحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوۡدَ ۙ وَقَوۡمِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاَصۡحٰبِ مَدۡيَنَ

قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور مدین کے لوگ

ف۱ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا وقت آئے تو مٹھیاں بھینچ بھینچ لیں بخل کریں کچھ نہ دیں۔

ف۲ یعنی جس طرح اگلے کافر دنیا کے چند روزہ فائدے حاصل کر گئے اور ان کا سب کیا دھرا اکارت ہوا انجام کار ہنسی ٹھٹھے کی سزا میں جہنم رسید ہوئے تمہارا بھی یہی حال ہونا ہے۔

وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

اور الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے ف۱ آئے ان کے پاس ان کے رسول نشانیاں لے کر۔ تو اللہ تو ایسا نہ تھا

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾

کہ ان پر ظلم کرتا و لیکن وہ آپ ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ (وقف لازم)

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مدد گار ہیں۔

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

حکم کرتے ہیں نیک کام کا اور منع کرتے ہیں برے کام سے اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ

قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور فرمانبرداری کرتے ہیں اللہ

وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اور اس کے رسول کی۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائے گا۔ بیشک اللہ زبردست ہے

حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ

حکمت والا۔ اللہ نے وعدہ کرلیا ہے مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں سے باغوں کا

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ

کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور (نیز) پاکیزہ

طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ

مکانوں کا دائمی بہشت میں۔ اور اللہ کی خوشنودی ان سب سے بڑھ کر ہے۔

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ (ع ۹ / ۱۵)

یہی بڑی کامیابی ہے۔ اے پیغمبر جہاد کر کافروں

وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ

اور منافقوں سے اور ان پر سختی کر۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ

الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ

بری جگہ ہے۔ (رق ۲۴) قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ ہم نے تو نہیں کہا اور بیشک انھوں نے کہا

ف۱ یعنی وہ بستیاں جس میں لوط علیہ السلام کی قوم رہتی تھی

(شان نزول صفحہ ۸۳۲ پر)

الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ج

کفر کا کلمہ اور کافر ہو گئے ہیں مسلمان ہو کر اور قصد کیا ایسی چیز کا جس کو نہ پایا ف۱

وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنٰهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ

اور یہ سب اسی کا بدلہ کرتے ہیں کہ ان کو دولتمند کر دیا اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ف۲

فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ ج وَإِنْ يَتَوَلَّوْا

سو اگر توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہے ف۳ اور اگر نہ مانیں گے

يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا لا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ج

تو اللہ ان کو دردناک عذاب دے گا دنیا اور آخرت میں ۔

وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ

اور نہیں ان کا روئے زمین پر کوئی حمایتی اور نہ مدد گار ۔ (ع ۲۵) اوران میں

مَنْ عٰهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتٰنَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ

سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنھوں نے عہد کیا تھا اللہ سے کہ اگر وہ ہم کو دیگا اپنے فضل سے تو ہم ضرور خیرات کیا

وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا آتٰهُمْ مِنْ فَضْلِهِ

کریں گے اور ہو رہیں گے نیک بندے پھر جب ان کو عطا فرمایا اللہ نے اپنے فضل

بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٧٦﴾ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي

سے (تو) اس میں بخل کیا اور پھر گئے ٹلا کر تو اس کے نتیجہ میں رکھ دیا اللہ نے

قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا

نفاق ان کے دلوں میں اس دن تک کہ وہ اللہ سے ملیں گے اس لئے کہ انھوں نے

وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٧٧﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ

اللہ سے خلاف کیا اس وعدہ کے جو اس سے کیا تھا اور اس لئے کہ وہ جھوٹے تھے۔ کیا جان نہیں چکے کہ

اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾ ج

اللہ جانتا ہے ان کا بھید اور سرگوشی اور یہ کہ اللہ خوب جانتا ہے غیب کی باتوں کو

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي

(ع ۲۶) وہ لوگ جو عیب لگاتے ہیں دل کھول کر خیرات کرنے والے مسلمانوں کو

ف۱
غزوہ تبوک سے واپسی میں پندرہ منافقوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی سواری سے گرانے اور قتل کرنے کا ارادہ کیا جب شب کے وقت سرور عالمؐ کی سواری وادی عقبہ میں پہنچی تو عمار بن یاسر آگے آگے باگ پکڑے اور حذیفہؓ پیچھے پیچھے چل رہے تھے. حضرت عمار نے ان منافقوں کو آہٹ اور سرسراہٹ سن کر للکارا کہ اے دشمنان خدا بچ جاؤ اور دور ہو۔ ورنہ تمھاری خیر نہیں یہ سن کر تمام منافق خائب و خاسر نامراد بھاگے اور حضرتؐ کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔

ف۲
جلاس مذکور الصدر کا غلام اتفاقاً مارا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاس کو قاتلین سے دیت میں بارہ ہزار دلوا کر متمول و توانگر بنا دیا اور یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کی بدولت تمام اہل مدینہ فارغ البال بن گئے تھے ان کی حالت افلاس و تنگ دستی کی تھی لیکن اللہ کے حبیب کے قدوم میمنت لزوم نے جس وقت سے مدینہ کو عزت و افتخار بخشا اسی وقت سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی نمایاں اور باشندگان مدینہ کی حالت درست ہونے لگی۔

ف۳
اس آیت نے جُلاس کو توبہ استغفار کرنے پر آمادہ کیا اور انھوں نے اپنے گناہ کا اعتراف کر کے توبہ کی اور سچے مسلمان ہوئے۔
[illegible]

الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ
اور ان لوگوں کو کہ جو نہیں رکھتے مگر اپنی محنت کا
فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ
پھر ان پر ٹھٹھے کرتے ہیں۔ اللہ نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے اور ان کے لئے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ
دردناک عذاب ہے (ش ۲۷) (اے محمد) تو ان کے لئے مغفرت کی دعا کر یا نہ کر (ان کے لئے
اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ
یکساں ہے) اگر تو مغفرت کی دعا مانگے ان کے حق میں ستر مرتبہ تو بھی ہرگز نہ بخشے گا ان
لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا
کو اللہ یہ اس سبب سے کہ انھوں نے کفر کیا اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ نہیں
يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ ع فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ
ہدایت دیا کرتا فاسق لوگوں کو۔ (ش ۲۸) جو لوگ کہ پیچھے چھوڑ دیئے گئے وہ خوش
خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا
ہوئے اپنے بیٹھ رہنے سے خلاف رسول اللہ کے اور ان کو برا لگا کہ جہاد کریں اپنے
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا
مال اور جان سے اللہ کی راہ میں اور بولے کہ نہ
تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا
کوچ کرو گرمی میں۔ کہہ دے دوزخ اشد گرم ہے اگر یہ سمجھتے (تو اس گرمی کو ہلکا
يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءً
سمجھ کر ساتھ ہو لیتے) تو وہ ہنس لیں تھوڑا اور روئیں بہت سا۔ بدلہ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ
اس کا جو کماتے تھے۔ تو اگر تجھ کو لوٹا کر لے جائے اللہ ان کے کسی گروہ
مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا
کی طرف پھر یہ تجھ سے اجازت چاہیں نکلنے کی تو کہہ دینا کہ تم ہرگز نہ نکلو گے میرے ساتھ کبھی

(باقی صفحہ ۲۴۷)
حضرت عباسؓ نے روکا آپ نے فرمایا اچھا تو بلند آواز سے ہمراہیوں کو پکارو ان کی آواز پر تمام مہاجرین اور انصار لبیک پکارتے آموجود ہوئے۔ میدان کارزار گرم ہوا اور آخر کار میدان مسلمانوں ہی کے ہاتھ رہا مکہ سے چلتے وقت کسی مسلمان نے کہا تھا کہ ہم تھوڑوں نے بہت جگہ اپنے سے بہت زیادہ کافروں پر فتح پائی ہے اور اب تو ہم اتنے سارے ہیں چونکہ یہ غرہ توکل کے خلاف تھا اس لئے مسلمانوں کو اول تا دیا شکست دے کر متنبہ کر دیا کہ توکل نہ چھوڑو ہم پر ہر وقت نظر رکھو۔ بعدہ فرشتوں کے لشکر کے لشکر بھیج کر مدد فرما کر فتح دی۔

ع ۱۰ ۸ ۱۶

ف ۲
یعنی جس طرح مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتاتے ہیں۔ یہ لوگ باوجود اہل کتاب ہونے کے ان کی ریس کرنے لگے یہ صرف ان کے منہ کی کہن ہے اللہ تو اولاد سے منزہ ہے اس لئے مشرکوں کو تو ملک سے باہر نکال دو اور اہل کتاب بھی چونکہ جیسا اللہ کو ماننا چاہیئے نہیں مانتے اور کفر کرتے ہیں اس لئے ان سے بھی لڑو خیر اگر ادنی سے اعلی سب ذلیل ہو کر حسب حال جزیہ دینا شروع کر دیں تو ہاتھ روک لو ذلیل رہنا یہ کہ سواری میں لباس میں راستہ چلنے میں ہتھیار باندھنے میں مسلمانوں کی برابری نہ کریں۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۲ پر)

وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ

اور نہ میرے ساتھ لڑو گے کسی دشمن سے تم کو پسند آیا بیٹھ رہنا پہلی مرتبہ

مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی

تو بیٹھے رہو پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ (ش ۲۹) اور (اے محمد) نہ نماز

اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ

پڑھ ان میں سے کسی پر جو مرجائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔ انھوں

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ

نے کفر کیا اللہ اور اس کے رسول کا اور مر گئے فاسق ہی اور

لَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ

تعجب نہ کر ان کے مال اور اولاد سے بس اللہ چاہتا ہے کہ ان کو

یُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الدُّنْیَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

مبتلائے عذاب رکھے ان کے باعث دنیا میں اور ان کی جان نکلے اور وہ اس وقت

(شان نزول صفحہ ۸۳۳ پر)

كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

بھی کافر ہی ہوں اور جب اترتی ہے کوئی سورت اس حکم کی کہ ایمان لاؤ اللہ پر

وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ

اور جہاد کرو اس کے رسول کے ساتھ ہو کر (تو) تجھ سے اجازت مانگنے لگتے ہیں ان میں سے صاحب

مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِیْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا بِاَنْ

مقدور لوگ اور کہتے ہیں کہ ہم کو چھوڑ جاؤ ہم رہ جائیں بیٹھنے والوں کے ساتھ ان کو پسند آیا کہ رہ

یَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

جائیں پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ اور مہر کر دی گئی ان کے دلوں پر سو وہ

یَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

سمجھتے نہیں۔ لیکن رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے وہ سب

جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ ؗ

لڑے اپنے مال اور جان سے اور ان ہی کے لیے خوبیاں ہیں

وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ

اور وہی مراد کو پہنچے۔ اللہ نے تیار کر رکھے ہیں ان کے لئے باغ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی

الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ ع ١١ ٩ ١٧

کامیابی ہے (ش ٣٠) اور آئے بہانے کرتے گنوار تاکہ ان کو

وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اجازت مل جائے اور بیٹھ رہے جنھوں نے جھوٹ بولا اللہ اور اس کے رسول سے۔ عنقریب پہنچے گا ان کو جو ان میں سے

مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَ

کافر ہوئے ہیں دردناک عذاب (ش ٣١) کمزوروں پر کچھ گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر اور

لَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا (شانِ نزول صفحہ ٨٣٣ پر)

نہ ان پر جن کو میسر نہیں جو خرچ کریں جب کہ وہ خیر خواہی کریں اللہ

لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ

اور اس کے رسول کی، نیکی والوں پر کوئی الزام کی راہ نہیں اور اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩١﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَآ أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ

بخشنے والا مہربان ہے۔ (ش ٣٢) اور نہ ان پر (کچھ الزام) ہے کہ جب تیرے پاس آئے تاکہ تو

قُلْتَ لَآ أَجِدُ مَآ أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ

ان کو سواری دیدے تو نے کہا کہ میرے پاس کوئی سواری موجود نہیں جس پر تم کو سوار کردوں تو واپس ہوئے اس حال میں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری

الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ﴿٩٢﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى

تھے اس غم کے مارے کہ وہ نہیں پاتے جو خرچ کریں بس الزام کی راہ تو ان پر ہے

الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ

جو تجھ سے اجازت مانگتے ہیں اور مالدار ہیں۔ انھیں پسند آیا کہ رہ جائیں پچھلی

الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

عورتوں کے ساتھ اور اللہ نے مہر کردی ان کے دلوں پر سو وہ نہیں جانتے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا
منافق عذر پیش کریں گے تمہارے سامنے جب تم واپس آؤ گے ان کے پاس۔ کہہ دینا حیلہ نہ بناؤ
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى
ہم تمہارا ہرگز یقین نہ کریں گے ہم کو اللہ بتا چکا ہے تمہارے حالات اور ابھی دیکھے
اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ
گا اللہ تمہارے کام اور اس کا رسول پھر تم لوٹائے جاؤ گے اس کی جانب جو جانتا ہے غائب
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ
اور حاضر کو پھر وہ تم کو جتا دے گا جو تم کر رہے تھے۔ وہ اللہ کی
بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا
قسمیں کھائیں گے تمہارے سامنے جب تم لوٹ آؤ گے ان کی جانب تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔ سو تم ان سے
عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
درگزر کرو وہ لوگ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اس کی سزا جو وہ
يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا
کرتے تھے۔ وہ قسمیں کھائیں گے تمہارے سامنے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ سو اگر تم ان سے راضی
عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ
بھی ہو جاؤ تو اللہ تو راضی نہیں ہوتا نافرمان لوگوں سے گنوار بڑے
اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
سخت ہیں کفر اور نفاق میں اور اسی لائق ہیں کہ نہ سیکھیں قاعدے جو اتارے اللہ نے
عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ
اپنے رسول پر اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔ اور بعض گنوار ایسے ہیں کہ ان کو جو
مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ
خرچ کرنا پڑتا ہے وہ اس کو تاوان سمجھتے ہیں اور منتظر ہیں تمہارے حق میں گردشوں کے ان ہی پر گردش بد
السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ
پڑے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور بعض گنوار ایسے بھی ہیں جو

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ
ایمان لاتے ہیں اللہ اور روز آخرت پر اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو سمجھتے
عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ
ہیں ذریعہ اللہ کے تقرب کا اور وسیلہ رسول کی دعاؤں کا۔ آگاہ ہو جاؤ حقیقت میں وہ ان کیلئے قربت کا
سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ ع ۱۲
سبب ہے اللہ ان کو داخل کرے گا اپنی رحمت میں۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَ
اور سبقت کرنے والے پہلے مہاجرین اور انصار اور
الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
جنھوں نے ان کی پیروی کی نیکوکاری میں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ
عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
سے راضی اور اللہ نے تیار کر رکھے ہیں ان کے لئے باغ کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ان میں
فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ
ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔ ف اور بعض تمہارے گرد و نواح
الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى مع
کے گنوار منافق ہیں اور بعض اہل مدینہ (بھی) اڑ رہے ہیں
النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ
نفاق پر (اے محمدؐ) تو ان کو نہیں جانتا ہم جانتے ہیں۔ ہم ان کو دوہری مار دیں گے
ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا
پھر وہ لوٹائے جائیں گے بڑے عذاب کی جانب۔ (رتق ۱) اور کچھ اور لوگ ہیں جنھوں
بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ
نے اقرار کیا اپنے گناہوں کا ملایا ایک کام نیک اور دوسرا بد شاید اللہ
اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ
ان کو معاف کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے لے لے ان کے

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے مدینہ چلے آنا ہجرت کہلاتا ہے اسی دن سے مسلمانوں کا ہجری سن شروع ہے اور جو پردیسی مسلمان حضرت سے پہلے یا پیچھے مدینہ میں جمع ہوتے گئے مہاجرین کہلائے اور مدینہ کے مسلمان جنھوں نے اسلام کی مدد کی اور مسلمانوں کو مدینہ میں جگہ دی وہ انصار کہلائے اس آیت میں تمام مسلمانوں کو بشارت ہے کہ جو مہاجرین ہجرت سے پہلے مسلمان ہوئے یا جنگ بدر میں شامل یا ہر دو قبلہ کی جانب نماز پڑھی وہ اور جن انصار نے عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں بیعت کی وہ اور جو صحابہ ان کے بعد خلوص دل سے مسلمان ہوئے۔ ونیز جملہ مسلمان جنھوں نے خوش دلی سے ان کا اقتدا کیا سب کے لئے اللہ کی رضامندی ثابت ہے۔

وقف منزل

(شان نزول صفحہ ۸۳۳ پر)

أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ

مال میں سے زکوٰۃ کہ ان کو پاک و صاف بنا دے اس کے باعث اور ان کو

عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ

دعا دے بیشک تیری دعا ان کے لئے تسکین کا (سبب ہے) اور اللہ سب کچھ سنتا

عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ

جانتا ہے کیا وہ جان نہیں چکے کہ اللہ ہی توبہ قبول کرتا ہے اپنے

عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾

بندوں سے اور وہی لیتا ہے زکوٰتیں اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ

اور کہہ دے کہ عمل کئے جاؤ پھر آگے دیکھے گا اللہ تمہارے عمل اور اس کا رسول اور مسلمان (سب دیکھیں

وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ

گے) اور جلد لوٹائے جاؤ گے چھپے اور کھلے کے واقف (یعنی اللہ) کی جانب تو وہ تم کو جتائے گا جو (شانِ نزول صفحہ ۸۳۳ پر)

تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا

تم کر رہے تھے۔ اور کچھ اور لوگ ہیں کہ ان کا معاملہ ملتوی ہے اللہ کے حکم پر یا ان کو عذاب دے اور

يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا

یا ان کو معاف کرے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے (ع ۲) اور جنہوں نے بنا کھڑی کی ایک مسجد

ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ

تکلیف پہنچانے اور کفر کرنے اور پھوٹ ڈالنے کو مسلمانوں میں اور گھات لگانے کو اس کیلئے

حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا

جو لڑ رہا ہے اللہ اور اس کے رسول سے پہلے سے اور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو بھلائی

الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ

ہی چاہی تھی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ تو نہ کھڑا ہو اس میں کبھی

لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ

البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیزگاری پر دھری گئی اول دن سے وہ اس لائق ہے کہ تو اس

فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّونَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۚ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

ہیں کھڑا ہو اس میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں پاک صاف رہنے کو۔ اور اللہ پسند فرماتا

الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ

ہے صاف ستھرے رہنے والوں کو۔ بھلا جس نے بنیاد رکھی اپنی عمارت کی اللہ کے خوف اور

وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ

خوشنودی پر (وہ) بہتر یا جس نے بنیاد رکھی اپنی عمارت کی ڈھے جانے والی کھائی

هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

کے کنارے پر پھر وہ لے گری اسکو دوزخ کی آگ میں۔ اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ستم گاروں کو۔

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّا اَنْ

ہمیشہ یہ عمارت جو انھوں نے بنائی ہے شک (یعنی نفاق) کا سبب رہے گی ان کے دلوں میں مگر جب

تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ ع ١٣ ١١ ٢

ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ان کے دل۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا (ع ۳) اللہ نے خرید لئے

الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۗ يُقَاتِلُوْنَ (شان نزول ۸۳۴ پر)

مسلمانوں سے ان کے جان اور مال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے یہ لڑتے ہیں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي

اللہ کی راہ میں پھر مارتے اور مرتے ہیں وعدہ ہو چکا اللہ کے ذمے سچا

التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۗ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ

توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۗ وَذٰلِكَ هُوَ

تو خوشیاں مناؤ اس سودے پر جو تم نے اس سے کیا۔ اور یہی بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ

کامیابی ہے۔ یہ لوگ توبہ کرنے والے عبادت گزار! ثنا کرنے والے! اللہ کی راہ میں سفر

الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ

کرنے والے! رکوع سجدہ کرنے والے! نیک کام کو کہنے والے اور برے کام سے منع

الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ
کرنے والے اور تھامنے والے اللہ کی باندھی ہوئی حدوں کے ہیں اور مژدہ سنا دے مسلمانوں کو (ش ۴) جائز نہیں

لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ
نبی اور مسلمانوں کو کہ مغفرت کی دعا مانگیں مشرکوں کے لئے گو وہ

كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ
ان کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان پر کھل چکا کہ وہ

الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ
دوزخی ہیں ۔ اور مغفرت مانگنا ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے وہ تو ایک

مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ
وعدہ کی وجہ سے تھا جو اپنے باپ سے کر لیا تھا پھر جب ابراہیم پر کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گیا

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ
بیشک ابراہیم بڑا نرم دل بُردبار تھا اور اللہ ایسا نہیں کہ گمراہ کرے کسی قوم کو اسکے بعد (شان نزول صفحہ ۸۳۴ پر)

اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ
کہ ان کو راہ پر لا چکا جب تک کہ کھول نہ دے ان پر جن سے وہ بچتے رہیں ۔ بیشک اللہ ہر چیز

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ
سے واقف ہے بیشک اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی (وہی) جلاتا

وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾
اور مارتا ہے اور نہ تمہارا اللہ کے سوا کوئی حمایتی ہے اور نہ مددگار

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
اللہ مہربان ہوا نبی پر اور ان مہاجرین اور انصار پر

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ
جنہوں نے نبی کا ساتھ دیا مشکل کی گھڑی میں اس کے بعد کہ ڈگمگا چلے تھے

قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ
دل ان میں سے بعض کے پھر اللہ ان پر مہربان ہوا ۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ان پر بڑا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ

مہربان رحم کرنے والا ہے (ف ۵) اور (رجوع فرمایا) ان تین شخصوں پر بھی جو ملتوی رکھے گئے یہاں تک کہ جب تنگ

عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُھُمْ

ہوگئی ان پر زمین باوجود وسعت کے اور تنگ ہوگئیں ان پر ان کی جانیں

وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ

اور سمجھ لئے کہ کہیں پناہ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر مہربان ہوا ان پر تاکہ توبہ

لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ ع يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

کئے رہیں۔ بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے ایمان والو! ڈرتے رہو

اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَھْلِ الْمَدِيْنَةِ

اللہ سے اور رہو سچ بولنے والوں کے ساتھ مناسب نہ تھا اہل مدینہ اور

وَمَنْ حَوْلَھُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

ان کے گرد و نواح کے گنواروں کو کہ پیچھے رہ جائیں رسول اللہ کی ہمراہی سے

وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ لَا يُصِيْبُھُمْ

اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو زیادہ چاہیں رسول کی جان سے یہ اس لئے کہ ان جہاد کرنے والوں کو نہیں

ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَــــُٔـوْنَ

پہنچتی پیاس اور نہ رنج اور نہ بھوک اللہ کی راہ میں اور نہ چلتے ہیں

مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا

ایسے مقام پر جو غصہ دلائے کافروں کو اور نہ حاصل کرتے ہیں دشمن سے کوئی چیز مگر کہ

كُتِبَ لَھُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

ان کیلئے لکھا جاتا ہے ہر کام کے بدلے عمل نیک بیشک اللہ نہیں ضائع کرتا اجر نیک کام کرنے والوں کا

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا

اور نہ خرچ کرتے ہیں کوئی خرچ چھوٹا اور نہ بڑا اور نہ طے کرتے ہیں کوئی میدان

اِلَّا كُتِبَ لَھُمْ لِيَجْزِيَھُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

مگر کہ یہ سب ان کے نام لکھ لیا جاتا ہے تاکہ ان کو اللہ بدلہ دے بہتر سے بہتر ان کے اعمال کا ف ۱

ف ۱
یعنی مجاہدین کا ہر کام ثواب کا باعث ہے سفر میں جو کچھ بھوک پیاس، رنج، کلفت اٹھائیں یا ان مقامات سے گزریں جن میں چلنا کافروں کو گراں گزرتا ہو یا دشمن سے قتل زخم قید ہزیمت دل شکستگی وغیرہ کی کوئی تکلیف پڑے یا تھوڑا بہت جو کچھ مقدور ہو خرچ کریں یا کوئی جنگل طے کریں غرض سب کے بدلے بہتر سے بہتر جزا اور عمدہ سے عمدہ ثواب ملے گا حتیٰ کہ جہاد کے گھوڑوں کا کھانا پینا فضلہ تک مالک کے اعمال کے ساتھ ترازو میں تلے گا اور بے شمار ثواب ملے گا۔

ع ۱۴ ۸ ۳

(شان نزول صفحہ ۸۲۴ پر)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ

(ر ٦) اور یہ ٹھیک نہیں کہ مسلمان سب کے سب نکل کھڑے ہوں پھر کیوں نہ نکلے ان کی ہر جماعت

مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ

میں سے چند لوگ تاکہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور ڈرائیں اپنی قوم کو

إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ١٥ ع ٤

جب لوٹ آئیں ان کی جانب شاید وہ بچتے رہیں ف ایمان والو! لڑتے

قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ

چلو اپنے آس پاس کے کافروں سے اور چاہیئے کہ وہ تم میں سختی معلوم کریں

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ

اور جانے رہو کہ اللہ پرہیزگاروں کا ساتھی ہے۔ اور جب نازل ہوتی ہے کوئی سورت

فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ

تو بعض منافقین کہتے ہیں کہ تم میں سے کس کا ایمان اس سورت نے بڑھا دیا۔ سو جو ایمان رکھتے ہیں

آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي

اس سورت نے ان کا تو ایمان بڑھا دیا اور وہ خوشیاں مناتے ہیں اور جن کے دلوں

قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ

میں (نفاق) کا روگ ہے تو اس کی گندگی پر ایک اور گندگی بڑھائی اور مر گئے کفر

كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً

کی حالت میں۔ کیا نہیں دیکھتے کہ وہ مبتلائے مصیبت ہوتے رہتے ہیں ہر سال ایک

أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَا

بار یا دو بار پھر نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں اور جب کوئی

أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ

سورت اترتی ہے تو دیکھنے لگتا ہے ان میں سے ایک دوسرے کی طرف (کہتا ہے) کیا تم کو کوئی

أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا

دیکھتا ہے؟ پھر چل دیتے ہیں۔ پھیر دیئے ہیں اللہ نے ان کے دل اس لئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں

ف

یعنی جہاد اور طلب علم دونوں فرض کفایہ ہیں اس لئے ہر جماعت میں سے چند آدمی جہاد کو نکلیں اور چند رسولؐ کی خدمت میں علم سیکھیں تاکہ جب مجاہدین واپس آئیں تو یہ علمی مسائل ان کو بھی سکھا دیں اس صورت میں جہاد اصغر یعنی کفار سے لڑنا اور جہاد اکبر یعنی ریاضت کرنی علم سیکھنا اپنی جانیں، دماغ قلب اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا دونوں باقی رہیں گے۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۴ پر)

يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ
جو سمجھ نہیں رکھتے ف۱ تمہارے پاس آیا ہے رسول تم ہی میں کا اس پر شاق گزرتی ہے تمہاری

مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِن
تکلیف۔ حریص ہے تمہاری بھلائی پر ایمان والوں پر نہایت درجے شفیق و مہربان ہے ف۲ اس پر

تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
بھی اگر لوگ پھر جائیں تو کہہ دے کہ مجھ کو اللہ بس کرتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس پر میں نے بھروسہ کیا

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾ ع
اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔



شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ
الٓرٰ یہ آیتیں ہیں حکمتوں بھری کتاب کی۔ (رق ۷) کیا لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم

أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ
نے وحی بھیجی ان ہی میں سے ایک مرد کی جانب کہ ڈرا لوگوں کو اور خوشخبری

الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ
سنا ایمان والوں کو کہ ان کو سچا پایا ہے ان کے پروردگار کے ہاں۔ کہنے لگے

الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي
کافر کہ ہو نہ ہو یہ شخص تو صریح جادوگر ہے۔ تمہارا رب وہی اللہ ہے جس نے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى
پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پھر قائم ہوا

الْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ
عرش پر کہ انتظام کرتا ہے ہر امر کا ف۳ کوئی سفارش نہیں کر سکتا مگر اسکی اجازت ہوئے پیچھے

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ
یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے تو اس کی عبادت کرو کیا تم غور نہیں کرتے۔ اسی کی طرف تم سب کو لوٹ

ف۱
یعنی سورت نازل ہونے پر منافق ہنسی ٹھٹھے کے طور پر ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ بھلا بھئی اس سے کسی کے ایمان کو ترقی ہوئی جواب ملا کہ ایمان والوں کا ایمان بڑھا اور منافقوں کی پہلی خباثت پر ایک خباثت اس ہنسی کے باعث بڑھ گئی اور اگر کوئی سورت ایسی اتری جس میں ان کے کچے چٹھے اور نفاق کھولے گئے تو شرمندہ ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگتا ہے اور پھر یہ کہہ کر کہیں تم کو دیکھتا تو نہیں نظر بچا اٹھ کر چل دیتے ہیں ان عیب داروں کو مطلق سمجھ نہیں اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے ناصح سے جی چراتے اور طبیب سے دور بھاگتے ہیں۔

ع ۱۶ ۵

المنزل الثالث ۳

ف۲
اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص اپنے مقدس ناموں میں سے دو نام رؤف اور رحیم عنایت فرمائے یہ کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا اللہ کا بے شمار احسان ہے کہ ہم سید الرسل کی امت میں ہوئے جن کو ہمیشہ ہماری دین اور دنیا دونوں کی ہر طرح کی تکلیف شاق گزری اور باوجود تکالیف و ایذائیں اٹھانے کی بجائے بددعا ہدایت کی دعا فرمائی یہاں تک کہ اپنے اللہ سے یہ دعا قبول

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(باقی صفحہ ۲۶۹ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۴۳ پر)

جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ
جانا ہے۔ وعدہ اللہ کا برحق ہے۔ وہی اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ
لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَ
پیدا کرے گا تاکہ جزا دے ان کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے انصاف سے اور
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ
جنھوں نے کفر کیا ان کو پینا ہے کھولتا ہوا پانی اور عذاب دردناک
بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝٤ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ
اس سزا میں کہ وہ کفر کرتے تھے۔ وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمکتا ہوا اور چاند کو
نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ
روشن اور ٹھہرائیں اس کی منزلیں ف تاکہ تم معلوم کرلو گنتی برسوں کی اور حساب
مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَـقِّ ۚ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ
نہیں بنایا اللہ نے یہ سب مگر مصلحت سے۔ کھولتا ہے پتے ان کے لئے جن کو
يَّعۡلَمُوۡنَ ۝٥ اِنَّ فِى اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ
سمجھ ہے۔ بے شک رات و دن کی ردو بدل میں اور جو کچھ پیدا
اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَّقُوۡنَ ۝٦
کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین میں (سب میں) نشانیاں ہیں ان کے لئے جو پرہیزگار ہیں
اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ
جو امید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی اور خوش ہوئے دنیا کی زندگی پر اور
اطۡمَاَنُّوۡا بِهَا وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوۡنَ ۝٧ اُولٰٓئِكَ
اسی پر چین پکڑا اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔ ایسوں کا
مَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝٨ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ
ٹھکانا آگ ہے ان کرتوتوں کے بدلے میں جو کماتے تھے۔ جو لوگ ایمان لائے اور
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهۡدِيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِيۡمَانِهِمۡ‌ ۚ تَجۡرِىۡ مِنۡ
نیک عمل کئے ان کو راستہ دکھلائے گا ان کا پروردگار انکے ایمان کی وجہ سے۔ کہ بہتی ہوں گی

ف
یعنی وہ مسافت جو چاند روزانہ اپنی رفتار میں طے کرتا ہے اور مہینے سال معلوم ہوتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۲۶۸ کا)
کروالی کہ اگر باقتضائے بشریت مجھ سے کسی کے حق میں بددعا بھی نکل جائے تو اس کو بھی دعا سے بدل دیجو۔

ف۳
یعنی جس قدر زمانہ چھ دن کا ہوتا ہے اس مدت میں آسمان وزمین بنادیئے اور اس ملک کا دربار عرش کو ٹھہرایا کہ ہر کام کا انتظام وہاں سے ہوتا ہے۔ چھ دن میں آسمان وزمین کا بنانا بندوں کو تعلیم ہے کہ ہر کام سوچ سمجھ کر اطمینان سے کرو جلدی کرنا شیطان کا کام ہے ہم باوجودیکہ آن کی آن میں سب کچھ کرسکتے ہیں پھر بھی ہر چیز کی خلقت انسان کی ولادت آسمان زمین کی بناوٹ میں تانی کو ملحوظ رکھا۔ مرشدنا مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مدظلہ۔

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٩﴾ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ

ان کے نیچے سے نہریں آسائش کے باغوں میں۔ وہاں ان کی پکار سبحٰنک اللّٰھم

اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہوگی (یعنی خدایا تیری ذات پاک ہے) اور انکے باہم دعائے خیر سلام ہوگی اور ان کی آخری بات یہ ہوگی کہ ہر خوبی اللہ کو

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠﴾ ع وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

جو دنیا جہان کا پروردگار ہے ف۱ (رکوع ۸) اور اگر جلد پہنچا دے اللہ لوگوں پر سختی جیسے جلدی مانگتے

بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ

ہیں بھلائی تو کبھی کی آچکی ہوتی ان کی اجل ف۲ سو ہم چھوڑے رکھتے ہیں ان کو جو امید نہیں

لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ

رکھتے ہم سے ملنے کی کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکا کریں۔ اور جب پہنچ جاتی ہے انسان کو

الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ

تکلیف (تو) ہم کو پکارتا ہے پڑا یا بیٹھا یا کھڑا۔ پھر جب ہم اس سے اٹھا لیتے ہیں

ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

اسکی تکلیف (تو) چل دیتا ہے گویا ہم کو پکارا ہی نہ تھا اس تکلیف کے دور کرنے کو۔ اسی طرح بھلے کر دکھائے

لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

گئے ہیں حد سے گزرنے والوں کو وہ اعمال جو کرتے تھے۔ اور ہم ہلاک کر چکے بہتیرے قرن

مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا

تم سے پہلے جب ظالم بن گئے اور آئے ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر اور

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ

ہرگز نہ تھے ایمان لانے والے۔ اسی طرح ہم سزا دیتے ہیں گنہگار لوگوں کو۔ پھر

جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ

ہم نے تم کو نائب بنایا زمین میں ان کے بعد کہ دیکھیں کہ تم کیا

تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ

کرتے ہو۔ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں صاف صاف (تو) کہتے ہیں وہ لوگ

(شان نزول صفحہ ۸۳۴ پر)

ع ۱ / ۶

ف۱ اول عجیب عجیب نعمتیں دیکھ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بول اٹھیں گے پھر جب جنت میں بیٹھ لیں گے تو اس کی لذت پا کر الحمد للہ کہیں گے۔ باہم ملاقات کے وقت السلام علیکم کا طریقہ وہاں بھی ہوگا۔

ف۲ یعنی جس طرح لوگ فائدوں کے لئے جلدی کیا کرتے ہیں اور ہم ان کی دعا قبول فرما کر جلد بھلائی اور فائدہ پہنچا دیتے ہیں اگر اسی طرح ان کے گناہوں پر جلد پکڑنے لگیں تو کبھی کے ہلاک ہو جاتے لیکن ہمارا تحمل ان کو ڈھیل دیئے جاتا ہے جب مانتے ہی نہیں تو دھر پکڑتے ہیں۔

لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ
جن کو ہم سے ملاقات کی امید نہیں کہ لے آ کوئی اور قرآن اس کے سوا یا اسی کو بدل ڈالو۔ کہہ دے
مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ
میرا کام نہیں کہ میں اس کو بدل ڈالوں اپنی طرف سے۔ میں تو
اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ
اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی آتی ہے۔ میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں
رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ
اپنے رب کی بڑے دن کے عذاب سے ف۱ کہہ دے اگر اللہ چاہتا تو میں نہ پڑھتا یہ
عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ
قرآن تم پر اور نہ تم کو اس کی خبر کرتا کیونکہ میں رہ چکا ہوں تم میں ایک عمر اس
قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
سے پہلے۔ کیا تم سمجھتے نہیں۔ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو بہتان باندھے اللہ پر
اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٧﴾
جھوٹا یا جھٹلائے اس کی آیتوں کو بے شک بھلا نہیں ہوتا گنہگاروں کا ف۲
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ
اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسی چیز کو جو نہ انھیں نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع پہنچا سکتی ہے
وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ
اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے ہاں کہہ دے کہ کیا تم اللہ
بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
کو جتاتے ہو جو وہ نہیں جانتا کہیں آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک ہے اور برتر ہے
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً
اس سے جو یہ شریک کرتے ہیں۔ اور لوگ تو ایک ہی امت تھے پھر جدا جدا
فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
ہو گئے۔ ف۳ اور اگر ایک بات آگے نہ ہو چکی ہوتی تیرے رب کی طرف سے تو فیصلہ ہو جاتا ان میں

ف۱ یعنی قرآن کی پند و نصیحت تو مانتے لیکن بتوں کا چھوڑنا اور احکام کا باطل کرنا نہ مانتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر قرآن دوسرا نہیں لاتے تو یہی باتیں اس سے نکال ڈالو اتنے تغیر و تبدل پر بھی ہم ایمان لے آئیں گے۔

ف۲ یعنی اگر میں قرآن اپنی طرف سے بناتا تو چالیس برس کی عمر میں بناتا کیونکہ میں نبی ہونے سے پہلے چالیس برس تک تم میں رہا ایسا خیال تک بھی نہیں کیا۔ پس اگر میں نے اپنی طرف سے بنایا تو خدا پر جھوٹا بہتان باندھا مجھ سے زیادہ ظالم کوئی نہیں اور اگر قرآن واقعی خدا کا کلام ہے تو تم جھٹلانے والوں سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔

ف۳ یعنی آدم علیہ السلام کے زمانے میں سب ایک ہی طریقے پر تھے۔ قابیل کے قتل کرنے کے وقت سے اختلاف ہو گیا یا نوح کے زمانہ میں طوفان کے بعد سب ہدایت پر تھے پھر مختلف فرقے ہو گئے یا عہد ابراہیم سے عمرو بن لحی تک سب متفق المذہب تھے عمرو بن لحی نے جدا جدا فرقے کر دیئے۔

فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾ وَيَقُولُونَ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ
اس بات کا جس میں اختلاف کر رہے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کیوں نہ اتری اس پیغمبر پر کوئی نشانی اسکے
مِّن رَّبِّهِۦ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا ٱلْغَيْبُ لِلَّهِ فَٱنتَظِرُوٓا۟ ۚ إِنِّى مَعَكُم
رب کی طرف سے سو تو کہہ دے چھپی بات اللہ ہی جانے تو تم انتظار کرو ۔ میں تمہارے ساتھ
مِّنَ ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ
انتظار کرنے والوں میں ہوں ۔ (ش ۹) اور جب ہم چکھاتے ہیں لوگوں کو اپنی مہر (کا مزہ) ایک تکلیف
مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ
کے بعد جو ان کو پہنچی تھی اسی وقت بنانے لگتے ہیں حیلے ہماری قدرتوں میں ۔ کہہ دے اللہ سب سے جلد حیلے بنا سکتا ہے ۔
إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ ٱلَّذِى يُسَيِّرُكُمْ
بیشک ہمارے فرشتے لکھ رہے ہیں جو کچھ تم حیلے بناتے ہو ۔ وہی اللہ تم کو پھراتا ہے
فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمْ فِى ٱلْفُلْكِ وَجَرَيْنَ
خشکی اور تری میں ۔ یہاں تک کہ جب تم ہوتے ہو کشتیوں میں ۔ اور وہ لوگوں
بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا۟ بِهَا جَآءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ (شان نزول صفحہ ۳۵ پر)
کو لے کر چلتی ہیں موافق ہوا کی مدد سے اور لوگ خوش ہوتے ہیں اس سے ناگاہ آپڑتی ہے اس پر
وَجَآءَهُمُ ٱلْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ
تند ہوا اور آتی ہے ان تک ہر ہر جگہ سے اور سمجھ لیتے ہیں کہ آ گھرے (تب)
دَعَوُا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۚ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِۦ
پکارنے لگتے ہیں اللہ کو اس کی عبادت میں مخلص بن کر کہ اگر تو ہم کو اس سے بچائے تو
لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ أَنجَىٰهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِى
ہم ضرور شکر گزار رہیں گے ۔ پھر جب اس نے ان کو نجات دے دی اسی وقت شرارت
ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ ۗ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰٓ
کرنے لگتے ہیں زمین میں ناحق کی ۔ لوگو! تمہاری شرارت کا وبال تمہاری ہی جانوں
أَنفُسِكُم ۖ مَّتَٰعَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم
پر ہے فائدہ (اٹھالو) دنیا کی زندگی کا ۔ پھر ہماری جانب تم کو لوٹنا ہے تو ہم تم کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ
جتا دیں گے جو کچھ تم کرتے تھے۔ بس دنیا کی زندگی کی مثال تو پانی کی سی ہے کہ ہم نے اس کو

مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ
اتارا آسمان سے پھر مل نکلا اس سے سبزہ زمین کا جس کو کھاتے ہیں آدمی

وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ
اور چوپائے۔ یہاں تک کہ جب پکڑا زمین نے اپنا بناؤ اور سنگھار کرلیا

وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا
اور سمجھا کھیت والوں نے کہ کھیتی ان کے ہاتھ لگ گئی (تو) اس پر آپہنچا ہمارا حکم رات

اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ
کو یا دن کو پھر ہم نے کر ڈالا اسے کاٹ کر ڈھیر گویا کل یہاں کھیتی تھی ہی نہیں۔ اسی طرح

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ
ہم بتے کھولتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں ف۱ اور اللہ بلاتا ہے سلامتی کے

السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ
گھر کی طرف اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی جانب جن لوگوں

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ
نے بھلائی کی ان کے لئے بھلائی ہے اور کچھ بڑھ کر بھی۔ اور نہ چڑھے گی ان کے منہ پر کلونس اور

لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ
نہ رسوائی وہ لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور

الَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ
جنھوں نے کمائے برے کام (تو) بدلہ برائی کا اسی جیسا ہے اور ان پر چھا جائے

ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ
گی رسوائی کوئی نہیں ان کو اللہ سے بچانے والا۔ گویا چھپا دیئے گئے

وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
ان کے منہ اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ف۲ یہ لوگ دوزخی ہیں۔

ف۱
یعنی آسمان سے پانی برسا اور زمین میں جذب ہوا زمین کی روئیدگی اس سے مل نکلی، کھیتی پھلی پھولی اور سبزہ سے خوب اپنا بناؤ سنگھار کر کے خوشنما بن کھڑی ہوئی اس وقت کھیت والوں نے سمجھا کہ اب اس پر قابو پا گئے جس وقت چاہیں گے کاٹ لیں گے تو ناگہاں ان پر آفت آپڑی اور اس کا ایسا ستھراؤ کر دیا گویا کل کھیت میں اس کا نام و نشان بھی نہ تھا اسی طرح روح آسمان سے آئی اور بدن میں مل کر قوت پکڑی انسانی اور حیوانی کام کئے جب ہر ہنر میں پورا ہوا اور اس کے متعلقین اہل و عیال دوست آشنا عزیز اقارب کو اس پر بھروسہ ہوا تو ناگہاں موت آپہنچی اور ایسا نیست و نابود ہو گیا گویا دنیا میں پیدا ہی نہ ہوا ہو۔

ف۲
یعنی ان کے منہ ایسے کالے کلوٹے ہوں گے گویا کہ شب تاریک کی چادر کو پھاڑ کر اس کے ٹکڑے ان کے مونھوں پر اوڑھا دیئے گئے ہوں۔

هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ
وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جس دن ہم جمع کرینگے ان سب کو پھر کہیں گے مشرکوں
اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَیَّلْنَا بَیْنَهُمْ وَ قَالَ
سے کہ کھڑے رہو اپنی اپنی جگہ تم اور تمہارے شریک! پھر ہم ان کو آپس میں تڑا دیں گے اور
شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰی بِاللّٰهِ
کہیں گے ان کے شریک کہ تم ہماری تو پرستش کرتے نہ تھے پس اللہ ہی شاہد
شَهِیْدًۢا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِیْنَ ﴿۲۹﴾
کافی ہے ہمارے اور تمہارے درمیان ہم تو تمہاری پرستش سے بالکل بے خبر تھے ف۱
هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ
وہاں جانچ لے گا ہر کوئی جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور سب لوٹائے جائیں گے اللہ کی
مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ مَنْ
طرف جو ان کا مالک حقیقی ہے اور گیا گزرا ہو جائے گا ان سے جو وہ افترا کیا کرتے تھے۔ پوچھ کہ کون
یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِكُ السَّمْعَ
تم کو روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے یا کون مالک ہے کان
وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ
اور آنکھوں کا اور کون ہے جو نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے
الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ مَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ
مردے کو زندہ سے اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی۔ تو بول اٹھیں گے کہ اللہ
فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ
تو اے محمد کہہ! پھر بھی تم نہیں ڈرتے۔ پس یہی تو اللہ تمہارا سچا رب ہے۔ پھر کیا رہا حق
الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ
کے بعد مگر گمراہی۔ تو کہاں سے پھرے جاتے ہو۔ اسی طرح حق ہو کر رہا حکم
رَبِّكَ عَلَى الَّذِیْنَ فَسَقُوْۤا اَنَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ
تیرے رب کا ان فاسقوں پر کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ پوچھ کوئی

ف۱ واقعی بات یہ ہے کہ جتنے مشرک ہیں سب اپنے خیال اور شیطان کو پوجتے ہیں، ولیوں نبیوں اور نیک لوگوں کا تو نام کرتے ہیں وہ نیک لوگ تو اس برے کام سے سخت بیزار ہیں قیامت کو معلوم ہو گا کہ جن کی قبروں کو سجدے کئے وہی بیزار ہو الگ کھڑے ہو گئے۔

ع ۳ (النصف)

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ

ہے تمہارے شریکوں میں جو پہلے بنائے پھر اس کو دوہرائے ۔ کہہ دے اللہ

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ

ہی پہلے بناتا ہے پھر وہی اس کو دوہرائے گا تو کہاں سے اُلٹے جاتے ہو ۔ پوچھ ؟ کوئی ہے

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ

تمہارے شریکوں میں جو راہ دکھائے حق کی ۔ کہہ دے اللہ ہی راہ دکھاتا

لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ

ہے حق کی ۔ تو جو راہ دکھائے حق کی وہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا

لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾

جو خود بھی راہ نہیں پا سکتا مگر یہ کہ کوئی دوسرا بتائے تو تمھیں کیا ہو گیا کیسا انصاف کرتے ہو ف۱

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ

اور ان میں سے اکثر تو بس اٹکل پر چلتے ہیں تو اٹکل کام نہیں کرتی حق بات

شَيْــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ

میں کچھ ۔ اللہ کو معلوم ہے جو کام وہ کرتے ہیں ۔ اور ایسا نہیں یہ قرآن

اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ

کہ کوئی بنا لے اللہ کے سوائے و لیکن تصدیق ہے اگلے کلام

يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾

کی اور تفصیل ہے کتاب کی جس میں کچھ شبہ نہیں (اترا) ہے رب العالمین کی طرف سے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ

کیا لوگ کہتے ہیں کہ اسکو پیغمبر نے خود بنا لیا ہے کہہ دے تو تم لے آؤ ایک سورت اس جیسی اور بلا لو جسے

اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا

بلا سکو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو کوئی نہیں بلکہ

بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

جھٹلانے لگے جس کے سمجھنے پر قابو نہ پایا اور ابھی نہیں آئی اس کی حقیقت ف۲ اسی طرح جھٹلاتے

ف۱

یعنی کیا ولی کیا نبی کیا فرشتے سب خدا کی ہدایت کے محتاج ہیں اللہ ہدایت نہ کرے تو خود ہدایت پا ہی نہیں سکتے ۔ وہ بھی ہدایت کے قابل نہیں چہ جائیکہ پتھر کے گھڑے ہوئے بت اور ہاتھوں کی بنائی ہوئی قبریں جو نہ خود ہل سکیں اور نہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکیں البتہ خود جہاں چاہو اٹھا کر رکھ دو وہ تو کسی قابل ہی نہیں ذرا سا انصاف کرو تو خدا کے سوا سب کی عبادت چھوڑ بیٹھو ۔

ف۲

یعنی جو باتیں ان کی سمجھ سے باہر تھیں مثلاً ابتدائے آفرینش عالم مرنے کے بعد پھر جی اٹھنا حساب کتاب حشر و نشر وغیرہ تو یہ کافر بجائے اس کے کہ اپنے قصور فہم کا اقرار کرتے لگے ان کو جھٹلانے جب مرنے کے بعد سب کی حقیقت کھلے گی تب حقیقت معلوم ہوگی کہ یہ وہی دوزخ ہے جس کو جھٹلاتے تھے ۔

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾
رہے اگلے لوگ سو دیکھ کیسا ہوا انجام ظالموں کا ۔
وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ
اور کوئی اس پر ان میں ایمان لے آئے گا اور کوئی ایمان نہ لائے گا ۔ اور تیرا رب
اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ ع ۴ ۹
کو خوب معلوم ہیں شرارت والے ۔ اور اگر تجھ کو جھٹلائے چلے جائیں تو کہہ دے کہ میرا کرنا مجھ کو اور تمہارا
عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾
کرنا تم کو تم ذمہ دار نہیں میرے کام کے اور میں ذمہ دار نہیں تمہارے کام کا ۔
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا
اور بعض ان میں کان لگاتے ہیں تیری طرف کیا تو بہروں کو سنائے گا اگرچہ عقل نہ
لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي
بھی رکھتے ہوں ۔ اور بعض ان میں نگاہ کرتے ہیں تیری طرف کیا تو راہ دکھائے گا
الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ
اندھوں کو گو ان کو سوجھ بھی نہ پڑتا ہو ۔ اللہ نہیں ظلم کرتا لوگوں پر
شَيْــــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
بالکل ولیکن لوگ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ۔ اور جس دن ان کو جمع
كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ
کرے گا گویا وہ نہ رہے تھے مگر کوئی گھڑی بھر دن آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لیں گے
قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا
بے شک برباد ہوئے جنہوں نے جھٹلایا اللہ کا ملنا اور نہ آئے راہ پر اور اگر
نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
ہم تجھ کو دکھلائیں کوئی وعدہ ان وعدوں میں سے جو ہم ان سے کرتے ہیں یا تجھ کو قبض کر لیں تو ہماری ہی طرف
ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا
انکو لوٹ آنا ہے پھر اللہ شاہد ہے ان کاموں پر جو وہ کرتے ہیں ف۱ اور ہر امت کا ایک رسول ہے ۔ پھر جب

ف۱ یعنی اسلام کے غلبہ اور کفار کے ذلیل ہونے کا وعدہ جو ہم کر رہے ہیں اس میں سے کچھ تمہاری زندگی میں دکھا دیں جیسے جنگ بدر میں دکھایا اور یا یہ کہ تم کو دنیا سے اٹھا لیں پورا غلبہ تمہارے بعد خلفاء کے زمانہ میں ہو تو بہرحال ان کو یہاں آنا ہے اور دوزخ کا عذاب تیار ہے ۔ ان کی ذلت آخرت میں دیکھ لینا ۔

جَآءَ رَسُوۡلُهُمۡ قُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۴۷﴾
آیا ان کا رسول (اور انھوں نے جھٹلایا تو) فیصلہ ہوا ان میں انصاف سے اور ان پر کچھ ظلم نہیں ہوتا ف۱
وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۸﴾ قُلۡ
(ش ۱۰) اور کہتے ہیں کہ کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو۔ کہہ دے
لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِىۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ
میں اپنے لئے بھی مالک نہیں برے کا نہ بھلے کا مگر جو اللہ چاہے۔ ہر ایک امت کا
اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَلَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا
ایک وقت مقرر ہے جب ان کا وقت آپہنچتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ
يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَتٰٮكُمۡ عَذَابُهٗ بَيَاتًا
آگے بڑھ سکتے ہیں۔ کہہ دے بھلا دیکھو تو سہی اگر آپہنچے تم پر اللہ کا عذاب راتوں
اَوۡ نَهَارًا مَّاذَا يَسۡتَعۡجِلُ مِنۡهُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ
رات یا دن دھاڑے تو کیا کریں گے اس سے پہلے گناہ گار ف۲ کیا پھر جب آپڑے گا
اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ ؕ آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيۡلَ
تب ہی اس کا یقین کروگے (تو اس وقت ہم تم سے کہیں گے کہ) اب قائل ہوئے اور تم اسی کی جلدی مچایا کرتے تھے پھر کہا جائے گا
لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡخُلۡدِ ۚ هَلۡ تُجۡزَوۡنَ اِلَّا بِمَا
ظالموں سے کہ چکھو عذاب ہمیشگی کا! اسی کی سزا پاتے ہو
كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسۡتَنۡۢبِـُٔوۡنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلۡ اِىۡ وَ
جو کمایا کرتے تھے۔ (ش ۱۱) اور تجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا سچ ہے یہ بات؟ کہہ دے ہاں
رَبِّىۡۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۵۳﴾ ع وَلَوۡ اَنَّ لِكُلِّ نَفۡسٍ
قسم ہے اپنے رب کی بلاشبہ سچ ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔ اور اگر ہو ہر گنہگار شخص کے
ظَلَمَتۡ مَا فِى الۡاَرۡضِ لَافۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
پاس جتنا کچھ زمین میں ہے (تو) ضرور دے ڈالے اپنی چھڑوائی میں۔ اور چھپے چھپے پچھتائیں گے
لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ ۚ وَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۵۴﴾
جب عذاب دیکھیں گے اور فیصلہ کر دیا جائے گا ان میں انصاف سے اور ان پر مطلق ظلم نہ ہوگا

ف۱
یا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن ہر فرقے کا رسول اپنی امت کے ساتھ ہمارے حضور میں حاضر ہوگا تو امت میں اور رسول میں انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا ظلم بالکل نہ ہوگا۔ رسول چونکہ احکام الٰہی لوگوں کو پہنچا چکے اس لئے ان مسلمانوں کو جو ان پر ایمان لائے تھے ساتھ لے کر جنت میں چلے جائیں گے اور جھٹلانے والے کافر جہنم رسید ہو جائیں گے۔

ف۲
یعنی بچاؤ نہ کر سکو گے پھر پوچھنے سے کیا فائدہ۔

وقف النبی علیہ السلام

ع ۵
وقف النبی علیہ السلام

(نشان نزول صفحہ ۸۳۵ پر)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
سن رکھو! اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سن رکھو! اللہ کا وعدہ برحق ہے
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ
مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کی
تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ
طرف لوٹائے جاؤ گے۔ لوگو! تمہارے پاس آئی ہے نصیحت تمہارے رب کی
رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾
طرف سے اور شفا دل کی بیماریوں کی اور ہدایت و رحمت ایمان لانے والوں کے لئے ف
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ
کہہ دے کہ اللہ کے فضل (یعنی قرآن) اور اسکی رحمت (یعنی اسلام) تو انھیں چاہیئے کہ خوشی کریں۔ یہ بہتر ہے
مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ
ان چیزوں سے جو جمع کرتے ہیں۔ کہہ دے بھلا دیکھو تو سہی اللہ نے جو اتاری تمہارے لئے
رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ
روزی پھر تم نے ٹھہرا لیا اس میں سے کچھ حرام اور کچھ حلال۔ (اے محمد) پوچھ؟ کیا اللہ نے اجازت دی
اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى
دی ہے یا اللہ پر بہتان باندھتے ہو۔ اور کیا سمجھے بیٹھے ہیں وہ لوگ جو بہتان باندھتے ہیں
اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى
اللہ پر جھوٹ قیامت کے دن کو۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تو فضل رکھتا ہے
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع وَمَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ ع ۶ ۱۱
لوگوں پر لیکن بہتیرے لوگ شکر نہیں کرتے۔ اور تو کسی حال میں کیوں نہ ہو
وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا
اور قرآن میں سے کچھ بھی کیوں نہ پڑھتا ہو اور (لوگو) تم کچھ ہی عمل کیوں نہ کرتے ہو مگر
كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ
کہ ہم تمہارے پاس موجود ہوتے ہیں جب تم مشغول ہوتے ہو اس کام میں اور نہیں غائب رہ سکتی

ف یعنی شرک و نفاق وغیرہ امراض روحانی کی شفا اور کفر و بدعت حسد و بغض وغیرہ قلب کی بیماریوں کا علاج یعنی ہدایت اسلام اور کلام باری عزاسمہ قرآن مجید اللہ کا پیارا پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس لایا ہے۔

رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا
تیرے رب سے ذرّہ برابر چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ
أَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦١﴾ أَلَا إِنَّ
کوئی اس سے چھوٹی چیز ہے اور نہ بڑی کہ جو نہ ہو کتاب روشن (لوح محفوظ) میں۔ سن رکھو!
أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ الَّذِينَ
جو خاصان خدا ہیں ان پر نہ کچھ ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (یہ وہ لوگ ہیں)
اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي
جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ ان کے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور
الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٤﴾
آخرت میں۔ نہیں بدلتیں اللہ کی باتیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔
وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾
اور نہ رنج کر کافروں کی بات سے۔ غلبہ سارا اللہ ہی کو ہے۔ وہ (سب کی) سنتا (سب کچھ) جانتا ہے
أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ
سنو! اللہ ہی کے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہے اور کس کے
الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُرَكَاءَ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا
پیچھے پڑے ہوئے ہیں یہ لوگ جو پکارتے ہیں اللہ کے سوا شریکوں کو یہ تو بس پیچھے پڑے ہوئے
الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ
ہیں خیال کے اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف وہی ہے جس نے بنادی تمہارے
الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لئے رات تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن (بنادیا) دکھانے والا! اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِيُّ
کے لئے جو سنتے ہیں۔ کافر کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنا رکھا ہے، وہ پاک ہے۔ وہ بے نیاز ہے!
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تمہارے پاس کچھ بھی دلیل نہیں

ف جن فرشتوں اور نبیوں کو خدا اور خدا کا شریک سمجھ کر اس کی عبادت کرتے اور ان سے دعائیں مانگتے ہیں یہ تو سب خود ہی اللہ کے مطیع و فرمانبردار اور شرک سے بیزار ہیں ان کو خدا کا شریک ٹھہرانا اور ان کو عبادت کے قابل سمجھنا محض وہم و خیال ہے۔

وقف لازم

بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۶۸ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ
اس کی۔ کیوں جھوٹ کہتے ہو اللہ پر جو بات نہیں جانتے کہہ دے کہ جو لوگ
يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝۶۹ۭ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا
بہتان باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹا وہ فلاح نہیں پاتے ۔ تھوڑا سا فائدہ اٹھالینا
ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا
ہے دنیا میں پھر ہماری ہی طرف ان کو لوٹ آنا ہے پھر ہم چکھائیں گے ان کو عذاب سخت اس پر
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۷۰ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ
کہ وہ کفر کرتے تھے ۔ اور سنادے ان کو نوح کا حال ۔ جب اس نے کہا اپنی قوم سے کہ اے
اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَي
قوم اگر گراں گزرا تم پر میرا رہنا اور میرا سمجھانا اللہ کی آیتوں سے تو میں
اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ
نے اللہ پر بھروسہ کیا تم سب پختہ کرلو اپنا کام اپنے شریکوں کے ہمراہ پھر نہ رہے تمہارا کام
عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝۷۱ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
تم پر پوشیدہ پھر (جو کچھ تم کو میرے ساتھ کرنا ہے) کر چکو مجھ تک اور مجھ کو مہلت نہ دو ف پھر اگر تم منہ موڑ بیٹھے

ف یعنی میرا سمجھانا برا لگتا ہے تو تم اور تمہارے شریک سب مل کر ایک بات طے کرکے جو کچھ میرا کرسکو کر ڈالو۔

فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ
تو میں نے تم سے نہ چاہی تھی کچھ مزدوری ۔ بس میری مزدوری تو اللہ ہی پر ہے اور مجھ کو
اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۷۲ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ
حکم ہے کہ میں فرماں بردار رہوں ۔ پھر بھی لوگوں نے اس کو جھٹلایا تو ہم نے
فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰھُمْ خَلٰۗىِٕفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
نجات دی نوح کو اور جو اس کے ساتھ تھے کشتی میں اور بنایا ان کو جانشین اور ڈبو دیا ان کو جنہوں نے جھٹلایا
بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝۷۳ ثُمَّ بَعَثْنَا
ہماری آیتوں کو۔ سو دیکھ کیسی ہوئی ان کی عاقبت کہ جن کو ڈرایا گیا تھا ۔ پھر ہم نے بھیجے
مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْھُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا
نوح کے بعد اور پیغمبر اپنی اپنی قوم کی جانب تو لائے یہ پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں سو یہ لوگ

لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ

نہ ہوئے کہ مان لیں اس چیز کو جسے جھٹلا چکے پہلے اسی طرح ہم مہر لگا دیتے ہیں حد سے گزر جانے

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى

والوں کے دلوں پر۔ پھر ہم نے بھیجا ان کے بعد موسیٰ اور ہارون کو

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا

فرعون اور اس کی قوم کی جانب اپنے معجزے دے کر تو تکبّر کرنے لگے اور وہ لوگ تھے ہی

مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا

نافرمان۔ تو جب آئی ان کے پاس حق بات ہماری طرف سے کہنے لگے کہ یہ تو

لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ

جادو ہے صریح۔ کہا موسیٰ نے کیا ایسا کہتے ہو حق بات کی نسبت جب وہ تمھارے پاس آئی!

اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا

کیا جادو ہے یہ؟ اور چھٹکارا نہیں پاتے جادو کرنے والے۔ بولے کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا

عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى

ہے کہ ہم کو پھیر دے اس دین سے جس پر ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو اور تم ہی دونوں کی سرداری ہو جائے اس

الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

ملک میں اور ہم تو تم کو ماننے والے ہیں نہیں۔ اور بولا فرعون کہ

ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ

لے آؤ میرے پاس ہر ماہر جادوگر کو۔ پھر جب آموجود ہوئے جادوگر! کہا

لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ

ان سے موسیٰ نے کہ ڈالو جو تم ڈالتے ہو۔ پھر جب انھوں نے ڈال دیا (تو)

مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

موسیٰ نے کہا کہ یہ جو تم لائے ہو جادو ہے! ابھی اللہ اسے بگاڑ دیتا ہے اللہ نہیں

لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ

سنوارتا مفسدوں کے کام۔ اور اللہ حق کو حق کر دکھائے گا

خواص

ـ فَلَمَّآ اَلْقَوْا الخ کسی شخص نے کسی پر جادو کر دیا ہو تو ایک برتن میں پانی بھر کر رکھ لے پھر پڑھے فَلَمَّآ اَلْقَوْا سے اَلْمُجْرِمُوْنَ تک) اور فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون چار آیتوں کے آخر تک اور انما صنعوا کید ساحر) آخر آیت تک اور پانی پر دم کر کے اس مسحور کے سر پر ڈال دے انشاء اللہ شفا ہوگی۔

وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ ع ۱۲/۱۳

اپنے حکم سے اگرچہ برا مانیں گنہگار پھر بھی نہ مانا موسیٰ کو مگر اس کی قوم کے چند

قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ

لڑکوں نے ڈرتے ڈرتے فرعون اور انکے سرداروں سے کہ کہیں فرعون ان پر کوئی مصیبت نہ

وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾

لاڈالے اور بیشک فرعون بڑھا چڑھا تھا ملک میں اور اس نے ہاتھ چھوڑ رکھا تھا

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا

اور کہا موسیٰ نے کہ بھائیو! اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر۔ تو اس پر بھروسہ کرو

اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا

اگر ہو تم فرماں بردار۔ تو انھوں نے کہا کہ اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا اے ہمارے

تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ

پروردگار ہم پر زور نہ آزما اس ظالم قوم کا ف۱ اور ہم کو چھڑا اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں کے

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ

(ہاتھ سے) اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ اور اس کے بھائی (ہارون) کی جانب

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا

کہ بنالو اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر! اور کرد اپنے گھروں کو قبلہ رو! اور قائم کرد

الصَّلٰوةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ

نماز اور بشارت دے ایمان والوں کو ف۲ اور کہا موسیٰ نے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے دے

فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا

رکھی ہے فرعون اور اسکے سرداروں کو آرائش اور بہتیری دولت دنیا کی زندگی میں اے رب! اس

لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ

واسطے دے رکھا ہے) کہ وہ بہکائیں تیرے راستے سے۔ بارالٰہا ملیا میٹ کردے ان کے مال اور سخت کردے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ

ان کے دل کہ ایمان ہی نہ لائیں یہاں تک کہ دیکھ لیں دردناک عذاب۔ اللہ نے

ف۱ یعنی ہم کو ان کفار کے عذاب کا محل اور ظالموں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا کہ یہ ہم پر ظلم کئے جائیں۔

ف۲ جب فرعون کے ہلاک ہونے کا وقت قریب آپہنچا تو حکم ہوا کہ اپنی قوم کو ان میں شامل نہ رکھو اپنا محلہ جدا بساؤ اور مکانات رو بہ قبلہ بناؤ کہ وہی مسجدیں قرار پائیں اور ان ہی میں نمازیں پڑھ لو۔

قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَآنِّ سَبِيلَ
فرمایا کہ قبول ہو چکی دعا تم دونوں بھائیوں کی تو تم دونوں ثابت قدم رہو اور نہ چلو ان لوگوں کے
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ الْبَحْرَ
راستے کہ جو انجان ہیں ف۱ اور ہم نے پار اتار دیا بنی اسرائیل کو دریا کے
فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَآ
پھر ان کا پیچھا کیا فرعون اور اس کے لشکر نے شرارت اور تعدی سے۔ یہاں تک کہ جب
أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا الَّذِيٓ آمَنَتْ
اس پر پہنچا ڈباؤ (پانی) لگا کہنے! مجھ کو یقین آیا کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی جس پر
بِهِ بَنُوٓا إِسْرَآءِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩٠﴾ آٰلْئٰنَ وَقَدْ
ایمان لائے بنی اسرائیل اور میں بھی فرمانبرداروں میں ہوں (اس سے کہا گیا کہ) اب
عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ
ایمان لایا اور نافرمان رہا پہلے اور رہا مفسدوں میں۔ تو آج ہم تجھ کو
بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ
بچائیں گے تیرے بدن سے تاکہ پچھلوں کے لئے نشانی ہو ف۲ اور بیشک بہتیرے لوگ
النَّاسِ عَنْ آيٰتِنَا لَغٰفِلُونَ ﴿٩٢﴾ ع ۹/۱۴ وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ
ہماری (قدرت) کی نشانیوں سے غافل ہیں۔ اور ہم نے جگہ دی بنی اسرائیل کو
مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنٰهُم مِّنَ الطَّيِّبٰتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَآءَهُمُ
نیک مقام میں ف۳ اور انھیں کھانے کو دیں ستھری چیزیں۔ تو انھوں نے نہ اختلاف کیا یہاں تک کہ آچکا
الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ
ان کے پاس علم ف۴ تیرا پروردگار ان میں فیصلہ کرے گا قیامت کے دن جن باتوں میں اختلاف
يَخْتَلِفُونَ ﴿٩٣﴾ فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْئَلِ
کررہے تھے۔ پس اگر (بالفرض) تو شک میں ہے اس چیز سے جو ہم نے اتاری تیری طرف تو
الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتٰبَ مِن قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ
پوچھ دیکھ ان لوگوں سے جو پڑھتے ہیں کتاب تجھ سے پہلے سے۔ بیشک تیرے پاس آیا حق

ف۱
جب موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان سے مایوس ہوگئے اور وحی کے ذریعے سے معلوم ہوگیا کہ یہ کمبخت ایمان لانے والے نہیں ہیں تو ان پر عذاب نازل ہونے کی بددعا کی ہارونؑ آمین کہتے جاتے تھے اللہ پاک نے موسیٰؑ و ہارونؑ علیہما السلام کو دعا کی قبولیت سے مطلع کر دیا لیکن فرما دیا کہ عذاب کا وقت معین ہے جلدی نہ کرنا اور تاخیر کی مصلحت سے انجان نہ بننا آخرکار فرعون اور اس کے ساتھی چالیس برس بعد دریائے نیل میں ڈبوئے گئے اور کفر کی ہی کی حالت میں مرے اور ان کا مال و زر یک دم پتھر کنکر بنا دیا گیا۔

ف۲
یعنی ساری عمر تو مخالف رہا اور اب عذاب دیکھ کر ایمان لایا اس ایمان کا کچھ اعتبار نہیں۔ فرعون جیسا بے وقت اور بے فائدہ ایمان لایا۔ ایسا ہی اللہ نے مرے بعد اس کا صرف بدن اوروں کی طرح دریا کی تہ میں نہیں بٹھایا بلکہ پانی پر تیرتا آیا پھر دریا سے نکال کر بیل کی طرح لوتہ کو ٹیلے پر ڈال دیا۔ تاکہ بنی اسرائیل دیکھ کر شکر کریں اور عبرت پکڑیں تو اس کو بدن سے بچنے سے کیا فائدہ ہوا۔ ایک بار حضرت جبریل علیہ السلام نے فرعون کے سامنے استفتا پیش کیا کہ ایسے غلام کی نسبت کیا حکم ہے جو اپنے آقا کے
(باقی صفحہ ۲۸۵ پر)

مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۹۴ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
تیرے رب کی طرف سے۔ پس تو نہ ہو شبہ کرنے والوں میں۔ اور تو نہ ہو ان لوگوں
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۹۵ اِنَّ
میں جنھوں نے جھٹلایا اللہ کی آیتوں کو ورنہ ہوجائے گا نقصان پانے والوں میں۔ جن پر
الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۹۶ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ
ثابت ہوچکا حکم (عذاب) تیرے پروردگار کا وہ تو مانیں گے نہیں۔ اگرچہ ان کے سامنے
كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝۹۷ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ
آموجود ہوں سارے معجزے جب تک کہ نہ دیکھ لیں عذاب دردناک۔ سو کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ
اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا
ایمان لے آتی پھر ان کو فائدہ دیتا ان کا ایمان لانا مگر ہاں یونس کی قوم کے لوگ کہ جب وہ ایمان لے آئے
عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝۹۸
ہم نے اٹھالیا ان سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں اور ان کو فائدہ اٹھانے دیا ایک مدت تک ف۱
وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ
(ش۱۲) اور اگر تیرا پروردگار چاہتا (تو) ایمان لے آتے جتنے زمین میں ہیں سب۔ یکجا ف۲ سو کیا تو
تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝۹۹ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ
جبر کرسکتا ہے لوگوں پر کہ وہ باایمان ہوجائیں۔ اور کسی شخص کے اختیار میں نہیں
اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى
کہ ایمان لے آئے مگر (ہاں) اللہ کے حکم سے اور وہ ڈالتا ہے گندگی ان لوگوں پر جو
الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۰ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
عقل کو کام میں نہیں لاتے کہہ دے دیکھو تو کیا کچھ ہے آسمانوں اور
الْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۱
زمین میں اور کچھ کام نہیں آتیں نشانیاں اور ڈراوے ان لوگوں کو جو نہیں مانتے
فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
تو یہ نہیں راہ دیکھتے مگر ان ہی لوگوں کی سی (مصیبتوں کی)، جو گزر چکے ان سے پہلے۔

ف۱ یعنی دنیا میں عذاب دیکھ کر ایمان لانا کسی کو مفید نہیں ہوا سوائے قوم یونسؑ کے کہ حضرت یونسؑ کی جلدی کے باعث ان پر عذاب کی صورت نمودار ہوئی اور اس وقت وہ سب کے سب ضعیف بندوں عورتوں بچوں کو لے کر جنگل میں نکل گئے۔ بہتیرا روئے گڑگڑا کے توبہ کی اور ایمان لے آئے جمعہ کا روز عاشورہ کا دن تھا عذاب اٹھالیا گیا اور ایمان مقبول ہوگیا۔

ف۲ یعنی اللہ چاہتا تو دنیا جہان کے لوگ سب کے سب ایمان پر مجبوراً متفق ہوکر مسلمان بن جاتے لیکن اس نے آزمائش کے لئے حق اور باطل کو کھول کر بیان کردیا اب چاہتا یہ ہے کہ اپنے اختیار اور رضامندی سے خلق کی جانب چلیں اور ایمان لائیں تو جنھوں نے ایمان اختیار کیا مقبول بنے اور جنھوں نے کفر اختیار کیا مردود ہوئے۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۵ پر)

قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَ
کہہ دے اب راہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں پھر ہم بچا لیتے ہیں اپنے رسولوں کو
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع قُلْ
اور اُن کو جو ایمان لائے۔ اسی طرح ہمارا ذمہ ہے بچائیں گے ایمان والوں کو۔ کہہ دے
یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَآ اَعْبُدُ
اے لوگو اگر تم شبہ میں ہو میرے دین کی نسبت تو میں تو ان کو
الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ
پوجتا نہیں جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا لیکن میں پوجتا ہوں اللہ کو جو تمہاری
یَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ لا وَاَنْ اَقِمْ
روحوں کو قبض کرلیتا ہے اور مجھ کو حکم ہے کہ رہوں ایمان والوں کے (زمرہ) میں۔ اور اللہ نے مجھے یہ بھی حکم
وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ
دیا ہے اکہ سیدھا کر اپنا منہ دین پر حنیف ہو کر اور نہ ہو مشرکین میں۔ اور
لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ
نہ پکار اللہ کے سوا ایسے کو جو نہ تجھے نفع دے سکتا ہے اور نہ ضرر دے سکتا ہے پھر اگر تو نے ایسا
فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا
کیا تو اس وقت تو بھی ظالموں میں ہوگا۔ اور اگر تجھ کو پہنچائے اللہ کوئی تکلیف تو کوئی
كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ
اس کا کھولنے والا نہیں سوا اس کے اور اگر چاہے تیرے حق میں بھلائی (کرنی) تو کوئی اس کے فضل کا پھیرنے والا نہیں۔
بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ یٰٓاَیُّهَا
وہ پہنچاتا ہے فضل جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دے اے
النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
لوگو تمہارے پاس آچکا حق تمہارے رب کی طرف سے تو اب جو کوئی راہ پر آئے تو بس راہ پر آتا
یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ
ہے اپنے بھلے کو۔ اور جو بھٹکا پھرے تو بس بھٹکا پھرے گا اپنے برے کو۔

ع ۱۱
۱۵

(بقیہ صفحہ ۲۸۴)
مال و نعمت میں پلا بڑھا پھولا پھلا ہو اس کے بعد اپنے آقا کے تمام احسانات بھلا بیٹھا اور لگا ناشکری کرنے اور نابعداری سے انحراف کرنے یہاں تک کہ خود اپنے آپ کے سید اور آقا ہونے کا دعوےٰ کیا فرعون نے اپنے ہی ہاتھ سے فتویٰ لکھ دیا کہ ایسے شریر احسان فراموش غلام کی سزا یہ ہے کہ وہ دریا میں ڈبو دیا جائے۔ الغرض جب وعدۂ اجل قریب پہنچا اور فرعون دریائے نیل میں ڈبکیاں لینے لگا تو جبریل نے وہ کاغذ لا سامنے کیا کہ خود فتویٰ دے چکا ہے اب چوں نہ کر۔

ف ۳
یعنی نیک پسندیدہ اور کافی جگہ ملک شام و مصر میں ان کو ٹھکانا دیا۔

ف ۴
یعنی دین میں جو اختلاف کیا تو علم ہونے پیچھے کہ تورات سے محمد کا سچا نبی ہونا معلوم کر کے اختلاف کرنے لگے۔

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰىٓ اِلَيْكَ وَاصْبِرْ

اور میں تم پر داروغہ نہیں ہوں ۔ اور (اے محمدؐ) تو چل اسی پر جو وحی بھیجی جاتی ہے تیری جانب اور صبر

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع ١١ ١٦

کر یہاں تک کہ فیصلہ کر دے اللہ ۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

(١١) سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ (٥٢)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ

الٓر (یہ قرآن) ایسی کتاب ہے کہ جانچ لی گئی ہیں اسکی آیتیں پھر کھولی گئی ہیں حکمت والے باخبر (اللہ) کی

خَبِيْرٍ ﴿١﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿٢﴾

طرف سے (اور اس کا خلاصہ یہ ہے) کہ نہ پوجو مگر اللہ کو میں تمہیں اسی کی طرف سے ڈراتا اور خوشخبری سناتا ہوں

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ

اور یہ کہ معافی مانگو اپنے رب سے پھر توبہ کرو اس کی جناب میں کہ تم کو

مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ

فائدہ دے اچھا فائدہ ایک وقت مقرر تک اور عطا فرمائے ہر زیادہ کرنے والے کو

فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٣﴾

زیادتی اسکی ف۱ اور اگر تم منہ موڑو تو میں خوف کرتا ہوں تم پر بڑے دن کے عذاب کا۔

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾

اللہ کی طرف تم کو لوٹنا ہے ۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ

(رش ۱۳) سنو! وہ لوگ دوہرا کرتے ہیں اپنے سینوں کو تاکہ چھپائیں اللہ سے ۔

اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ

سنو ۔ جس وقت وہ اوڑھتے ہیں اپنے کپڑے اللہ جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾

اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں وہ تو واقف ہے دلوں کے بھید سے ف۲

ف۱ یعنی ایمان لاؤ تو دنیا کی زندگی اچھی طرح گزرے اور جو قدر واجب سے بھی زیادہ کرو یعنی نیک اعمال کرتے رہو تو زیادہ درجے پاؤ۔

ف۲ شاہ ولی اللہ صاحب نے تحریر فرمایا ہے یثنون صدورہم کے یہ معنی ہیں کہ اپنے سینوں کو لپیٹتے ہیں یعنی سچے عقائد کو بھلا کر واہی شبہات اور ناجائز خیالات کو اپنے سینوں میں جگہ دیتے ہیں۔ اخنس بن شریق کے بارے میں نازل ہوئی جو بڑا لسان چرب زبان منافق تھا۔ سانپ کی طرح باطن میں زہر بظاہر نقش و نگار دل تاریک صورت اچھی سیرت خراب محبت وہوا داری کی لاف زنی کرتا اور چکنی چپڑی باتوں سے اپنے آپ کو سچا خیرخواہ دوست ثابت کرتا تھا۔ تو اللہ پاک نے اس بد باطن کا حال آشکارا کیا کہ ہم دلوں کے اسرار تک سے واقف ہیں جب یہ اپنے آپے سے بے خبر ہو جاتے اور سوتے وقت کپڑے اوڑھتے ہیں ہم کو ان کے چھپے اور کھلے سب افعال معلوم ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۵ پر)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا
اور کوئی نہیں چلنے والا زمین پر مگر کہ اللہ کے ذمہ ہے اس کی روزی
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۞ ۶
اور وہ جانتا ہے اس کے ٹھہرنے اور سونپے جانے کی جگہ کو۔ سب کچھ (لکھا ہوا) موجود ہے کتاب روشن (لوح محفوظ)
وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
میں اور وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں
وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
اور تھا اس کا تخت پانی پر (سو اس نے پیدا کیا) تا کہ تم کو آزمائے کہ تم میں کون اچھا
عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ
عمل کرتا ہے۔ اور اگر تو کہے کہ تم سب اٹھا کھڑے کئے جاؤ گے مرے
الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞ ۷
پیچھے تو کافر ضرور کہیں گے کہ بس یہ تو صریح جادو ہے۔
وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ
اور اگر ہم ملتوی کئے رہیں ان سے عذاب گنی ہوئی مدت تک تو
لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا
ضرور کہنے لگیں گے کہ کیا چیز روک رہی ہے عذاب کو؟ سنو جی جس دن عذاب ان پر آ پڑے گا نہ ٹلے گا
عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ ۸ ع وَلَئِنْ
ان سے اور ان کو گھیر لے گا وہ (عذاب) جس کی ہنسی اڑا رہے تھے۔ اور اگر ہم
اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ
چکھائیں انسان کو اپنی طرف سے کوئی نعمت پھر وہ اس سے چھین لیں تو وہ نا امید
كَفُوْرٌ ۞ ۹ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ
ناشکر ہو۔ اور اگر ہم چکھائیں آرام اس تکلیف کے بعد جو اس کو پہنچی ہو تو کہنے لگے کہ
ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّىْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۞ ۱۰ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا
دور ہو گئیں سختیاں مجھ سے تو وہ خوشیاں کرے شیخی مارے مگر ہاں جنھوں نے صبر کیا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ﴿۱۱﴾
اور نیک عمل کئے (وہ ایسے نہیں) ان کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعۡضَ مَا يُوۡحٰٓى اِلَيۡكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ
تو کہیں تو چھوڑ بیٹھے گا اس میں سے کچھ جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف اور تو اس کی وجہ
صَدۡرُكَ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ كَنۡزٌ اَوۡ جَآءَ مَعَهٗ
سے تنگ دل ہوگا اس پر کہ وہ کہتے ہیں کیوں نہ اترا اس شخص پر خزانہ یا کیوں نہ آیا اس کے
مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ نَذِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ ؕ ﴿۱۲﴾
ساتھ فرشتہ؟ بس تو تو ڈر سنانے والا ہے اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے
اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَـرٰٮهُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ مُفۡتَرَيٰتٍ
کیا کہتے ہیں کہ باندھ لیا ہے قرآن۔ کہہ دے تم لے آؤ ایک دس سورتیں ایسی باندھ کر
وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ
اور بلالو جسے بلاسکو اللہ کے سوا اگر تم
صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَـكُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ
سچے ہو۔ پس اگر تمہارا کہا نہ کرسکیں توجان لو کہ بس قرآن اترا ہے
بِعِلۡمِ اللّٰهِ وَاَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۴﴾
اللہ ہی کے علم سے اور یہ کہ کوئی معبود نہیں اس کے سوا تو اب بھی تم مسلمان ہوتے ہو ف
مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ
جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی زندگی اور دنیاوی رونق ہم پورا بھر دیتے ہیں انکو ان کے
فِيۡهَا وَهُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ لَـيۡسَ لَهُمۡ فِى
اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں نقصان میں نہیں رہتے۔ یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں آخرت
الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِيۡهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا
میں سوائے آگ کے۔ اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دنیا میں اور نیست و نابود ہو گیا جو
يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ
وہ کرتے تھے ف۲ بھلا وہ شخص جو اپنے رب کے کھلے راستے پر ہو اور اس کے ساتھ ساتھ ایک گواہ

ف قرآن پاک کے معجز کلام ہونے پر بار بار تحدی کی گئی کہ اگر تم کو اس کے کلام الٰہی ہونے میں شک ہے اور یہ خیال ہے کہ محمدؐ نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے تو وہ تو ان پڑھ ہیں کسی کے سامنے کتاب نہیں رکھی تم تو بڑے فصیح و بلیغ مشہور ہو اس جیسی دس سورتیں بنالاؤ دس نہ بن سکیں ایک ہی بنالاؤ۔ چھوٹی سے چھوٹی سورت لے لو اس کی فصاحت و بلاغت اپنی عبارت میں ادا کر دو کوئی نہ بنا سکا کفار کا حسد و عناد کچھ ایسا مضبوط ہو گیا تھا کہ اس برقرار صریح معجزہ کو پھر بھی معجزہ نہ سمجھتے اور کہتے تو یہ کہتے کہ اچھا صاحب اگر محمدؐ نبی ہیں تو ان پر آسمان سے خزانہ کیوں نہ اترا۔ کوئی فرشتہ ہمراہ کیوں نہ آیا حضور اقدسؐ قرآن کی آیتیں پڑھتے نصیحتیں کرتے اور وہ لوگ قہقہے لگاتے ہنسی اڑاتے تو خاطر عاطر پر ملال گزرتا تنگ دل ہوتے۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی کہ کہیں تنگ دل ہو کر تبلیغ رسالت میں کمی نہ کر بیٹھنا تم تو ہمارے عذاب سے ڈرانے اور احکام پہنچانے کو دنیا میں بھیجے گئے ہو اپنا کام کئے جاؤ تنگ دل ہونے کی کوئی بات نہیں۔ آخر سب کو مرنے کے پیچھے ہمارے پاس لوٹ کر آنا تو ہے ہی ان کو دوزخ میں جھونک دیں گے۔

ف۲ یعنی کافر دنیا میں

(باقی صفحہ ۲۸۹ پر)

مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ

(قرآن) ہو اللہ کی طرف سے اور قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب (اس کی گواہ ہو) جو رہنما اور رحمت ہے۔ کیا ایسا شخص

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ

طالب دنیا کافر جیسا ہو سکتا ہے ہرگز نہیں یہی ہیں جو مانتے ہیں قرآن اور جو کوئی اسکا منکر ہو فرقوں میں سے سو آگ ہے اسکا وعدہ

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

سو تو نہ ہو شبہ میں اس قرآن سے۔ بیشک یہ برحق ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو بہتان باندھے اللہ پر

كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ

جھوٹا یہ لوگ پیش کئے جائیں گے اپنے پروردگار کے حضور میں اور کہہ دینگے گواہ کہ

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

یہی ہیں جنھوں نے جھوٹ بولا تھا اپنے رب پر۔ سن لو اللہ کی پھٹکار

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

ظالموں پر ف کہ جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور

يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ

ڈھونڈتے ہیں اس میں کجی اور وہی آخرت سے منکر ہیں۔ یہ لوگ

لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ

نہیں تھکا سکتے زمین میں (بھاگ کر) اور نہ ان کے لئے اللہ

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا

کے سوا کوئی حمایتی ہے۔ دُگنا ہوگا ان کو عذاب (کیونکہ وہ بغض کے مارے) نہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے تھے یہی ہیں جنھوں نے

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ

آپ اپنا نقصان کرلیا اور ان سے گیا گزرا ہوا جو کچھ وہ افترا کرتے تھے۔ لامحالہ

ف
گواہوں سے مراد کراماً کاتبین فرشتے جو عمل لکھتے ہیں یا رسول یا اپنے ہی ہاتھ پیر اعضا جو آدمی کے مقابلے میں قیامت کے دن گواہی دیں گے۔

(باقی صفحہ ۲۸۸)
(نیز) جو صلہ رحمی صدقات (دنیا) کھلانا پلانا، دینا دلانا کرتے ہیں ہم ان کا بدلہ تندرستی، توانگری، آرام وغیرہ ان کو دنیا ہی میں پورا پورا دے دیتے ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ جیسے کھوٹے عمل ویسے بے حقیقت فانی فائدے آخر میں بالکل بے بہرہ بدنصیب۔

أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

ضرور یہی لوگ آخرت میں زیادہ ٹوٹے میں ہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک

الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ

کام کئے اور عاجزی کی اپنے پروردگار کے آگے یہی لوگ جنتی ہیں۔ وہ اس

فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ

میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان دونوں فریق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک تو اندھا اور بہرا اور دوسرا

وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا ع ۲

دیکھنے والا سننے والا۔ کیا دونوں کی حالت برابر ہوسکتی ہے پھر کیا تم غور نہیں کرتے۔ اور ہم نے بھیجا

نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَنْ لَا تَعْبُدُوا

نوح کو اسکی قوم کی جانب (اور اسنے کہا) کہ میں تم کو سناتا ہوں کھول کر کہ (کسی کو) نہ پوجو اللہ

إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾

کے سوا۔ بیشک میں تم پر خوف کرتا ہوں ایک دردناک دن کے عذاب کا۔

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا

تو بولے سردار جو منکر تھے اس کی قوم میں سے کہ ہم نہیں دیکھتے تجھ کو مگر اپنی

مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ

مانند بشر اور ہم نہیں دیکھتے کہ کوئی تیرا تابع ہوا ہو سوائے ان کے جو ہم میں رذیل

الرَّأْيِ ۚ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ

ہیں (اور وہ ایمان لائے بھی) تو سرسری نظر سے اور ہم نہیں دیکھتے تمہارے لئے اپنے (اوپر) کچھ بڑائی بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے

كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ

کہ تم جھوٹے ہو۔ نوح نے کہا کہ اے قوم دیکھو تو سہی اگر میں ہوا اپنے پروردگار کے کھلے راستے

رَبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِنْ عِنْدِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۖ

پر اور اس نے مجھ کو عطا فرمائی رحمت یعنی (پیغمبری) اپنی سرکار سے پھر وہ راستہ چھپا رہا تم پر تو کیا ہم اس پر

أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

تم کو مجبور کریں اور تم اس سے بیزار ہو۔ اور اے قوم میں تم سے نہیں مانگتا اس پر

مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ

کچھ مال۔ میری مزدوری تو بس اللہ ہی پر ہے اور نہ میں ان کو دھکیل سکتا ہوں جو ایمان لائے

اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ

ان کو ملنا ہے اپنے رب سے ولیکن میں دیکھتا ہوں تم لوگ جہالت کرتے ہو اور اے قوم

مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ

کون میری مدد کرے گا اللہ کے مقابلہ میں اگر میں ان کو ہانک دوں کیا تم غور نہیں کرتے ف اور میں

اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ

تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ

اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ

میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ کہتا ہوں ان کی نسبت جو تمہاری آنکھوں میں حقیر

لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا

ہیں کہ نہیں دے گا ان کو اللہ بھلائی۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ ایسا

لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا

کہوں تو میں ظالم ہوں۔ وہ بولے کہ اے نوح! تو ہم سے جھگڑا اور بہت جھگڑ چکا! اب

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا

لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے۔ نوح نے کہا

يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ

بس لائے گا تو اس کو اللہ ہی اگر چاہے گا اور تم تھکا نہیں سکتے اور تمہارے نہ کام

نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ

آئے گی میری نصیحت اگر میں چاہوں کہ تم کو نصیحت کروں اگر اللہ چاہتا ہو کہ تم کو بے راہ

يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ ۭ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ

چلائے وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کیا کہتے ہیں (محمدؐ نے) بنا لیا قرآن کو

قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع ۳

کہہ دے کہ اگر میں بنا لایا ہوں تو مجھ پر ہے میرا گناہ اور میں اس سے بری الذمہ ہوں جو تم گناہ کرتے ہو

ف نوحؑ پر جو بے چارے محنت مزدوری کرنے والے غریب آدمی ایمان لائے ان کو کافر رذالے ٹھہراتے اور کہتے تھے کہ ان کو اپنے پاس سے نکال دو تو ہم تمہارے پاس بیٹھ کر باتیں سنیں۔ نوحؑ نے فرمایا کہ اگر میں ان بیچارے غریب مسلمانوں کو ہانک دوں اور پاس نہ آنے دوں تو بھلا اللہ کے انتقام کے وقت کون میری مدد کو کھڑا ہو جائے گا اور مجھے چھڑا لے گا ان کو تو پروردگار سے ملنا ہے اپنے ہانکنے والے یعنی مجھ سے جھگڑیں گے باقی کسب اور محنت و مزدوری کو رذالت سمجھنا محض تمہاری جہالت ہے یا یہ مطلب ہے کہ تم ان کے مرتبوں سے جاہل ہو گو بظاہر مفلس اور دنیاداروں کی نظروں میں ذلیل معلوم ہوتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک بڑے پایہ کے شخص ہیں ایسے مقرب و خاصان خدا کا دھکیلنا اور اپنے پاس سے نکال دینا کیونکر مناسب ہو سکتا ہے۔

وَ اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ
اور وحی بھیج دی گئی نوح کی جانب کہ اب کوئی ایمان نہ لائے گا تیری قوم میں مگر جو ایمان لا چکے تو
فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا
نہ غم کر ان کاموں پر جو یہ کر رہے ہیں اور بنا کشتی ہمارے رو برو
وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٣٧﴾
اور ہمارے حکم سے اور بات نہ کر مجھ سے ظالموں کے بارے میں۔ وہ ضرور غرق ہوں گے
وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۣ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا
اور نوح کشتی بنا رہا تھا اور جب اس پر گزرتے تھے سردار اس کی قوم کے (تو) اس سے ہنسی
مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا
کرتے تھے نوح نے کہا کہ اگر تم ہنستے ہو ہم پر تو ہم ہنستے ہیں تم پر ، جس طرح تم
تَسْخَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ
ہنستے ہو ف آگے جان لوگے کہ کس پر آتا ہے عذاب جو اس کو رسوا کرے
وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ
اور نازل ہو اس پر عذاب دائمی۔ یہاں تک کہ جب آ پہنچا ہمارا حکم اور جوش مارا
التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
(غضب الٰہی کے) تنور نے ف۲ تو ہم نے کہا کہ (اے نوح) چڑھا لے! کشتی میں ہر قسم میں سے دو دو جوڑا
وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ
اور اپنے گھر والے! اس کے سوا جس پر پہلے ہو چکا حکم ف۳ اور چڑھالے مسلمانوں کو اور اس کے ساتھ ایمان
مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖ٩ـهَا
بھی بس تھوڑے ہی لوگ لائے تھے۔ اور نوح نے کہا کہ سوار ہو جاؤ کشتی میں اللہ کے نام سے اس کا چلنا
وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ
اور ٹھہرنا۔ بیشک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ف۴ اور کشتی ان کو لئے چلی جا رہی تھی
مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۣ وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ
پہاڑ جیسی (بلند) لہروں میں۔ اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے (کنعان) کو اور وہ ہو رہا تھا کنارے کہ بیٹا

ف۱ کافر اس بات پر ہنستے تھے کہ نوح خشک زمین میں غرق کا بچاؤ کرتے اور کشتی بناتے ہیں اور نوح علیہ السلام اس بات پر ہنستے کہ ان بیوقوفوں کے سر پر موت کھڑی ہے اور اب بھی ہنسی سے باز نہیں آتے۔ بعض نے اس آیت کا مطلب یہ لکھا ہے کہ آج تم ہم پر ہنستے ہو ایک دن ہوگا کہ ہم تم پر ہنسیں گے۔

ف۲ بعض نے لکھا ہے نوحؑ کے گھر میں ایک تنور تھا اور طوفان کا نشان یہی تھا کہ جب اس تنور سے پانی ابلنے لگے اسی وقت کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ یا کوفہ میں جس جگہ مسجد ہے اس مقام پر تنور تھا خرق عادت کے طور پر اس میں سے اول پانی ابلا۔ یا سطح ارض مراد ہے۔

ف۳ نوحؑ نے دو سال میں تین سو ہاتھ لمبی، پچاس ہاتھ چوڑی، تیس ہاتھ اونچی کشتی تیار کی اور تین درجے رکھے نیچے کے طبقہ میں وحوش اور

(باقی صفحہ ۲۹۴ پر)

خواص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کشتی میں سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖ٩ـهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وما قدروا اللّٰه حق قدره آخر آیت تک پڑھنا میری امت کو غرق سے محفوظ رکھتا ہے۔

قرء حفص بفتح المیم و امالۃ الراء ۱۲

ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ

چڑھ لے ہمارے ساتھ اور نہ رہ کافروں کے ساتھ ۔ وہ بولا کہ میں لگ رہوں گا کسی

يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ۭ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

پہاڑ کو کہ وہ مجھ کو بچالے گا پانی سے نوح نے کہا کہ کوئی بچانے والا نہیں آج کے دن اللہ کے عذاب سے

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ

مگر جس پر وہی مہربانی کرے ۔ اور آحائل ہوئی دونوں کے درمیان موج ! پھر وہ ہوگیا

الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ

ڈوبنے والوں میں ۔ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا

وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَي الْجُوْدِيِّ

اور سکھا دیا گیا پانی اور کام تمام کردیا گیا اور کشتی جا ٹھہری جودی پہاڑ پر

وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ

اور کہا گیا کہ لعنت ہو ظالم لوگوں پر ۔ اور پکارا نوح نے اپنے پروردگار کو کہ اے

رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ

میرے پروردگار میرا بیٹا میری اہل میں (داخل) ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے

اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ

بڑا حاکم ہے ۔ اللہ نے فرمایا کہ اے نوح وہ نہیں تیری اہل میں ۔ اس

عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ڭ فَلَا تَسْـَٔــلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ

کے عمل اچھے نہیں تو نہ سوال کر مجھ سے جس کا تجھ کو علم نہیں ۔ میں

اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ

تجھ کو نصیحت کرتا ہوں کہ تو نہ ہو جاہلوں میں ۔ عرض کیا ! اے رب میں

اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔـلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا

تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے سوال کروں جس کا مجھے علم نہ ہو ۔ اور اگر

تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ

تو نہ بخشے مجھ کو اور نہ رحم فرمائے مجھ پر تو میں ہو جاؤں گا ٹوٹا پانے والوں میں ف حکم ہوا کہ اے نوح اتر

ف

سب دسویں رجب کو کشتی میں سوار ہوئے چالیس دن زمین سے پانی ابلتا رہا اور آسمان سے برستا رہا اونچے اونچے پہاڑوں کے بلند بلند درخت تک ڈوب گئے کفار کا کام تمام ہوا اور کشتی اونچے سے اونچے پہاڑ سے پندرہ ہاتھ اونچی پہنچی چھ مہینے کے بعد پہاڑوں کی چوٹیاں نمودار ہوئیں اور دس محرم کو عاشورا کے روز کشتی جودی پہاڑ پر جو موصل یا ملک شام یا آمل میں واقع ہے جا کر ٹھہری شکرانہ میں نوح نے روزہ رکھا نوح کا بیٹا کنعان جو منافق تھا بظاہر مسلمان دل میں کافر تھا جب باپ کے بلانے نہ آیا تو نوح نے بارگاہ ایزدی میں دعا کی بار الٰہا تو نے میرے اہل و عیال کو بچانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ بیٹا بھی ان میں شامل ہے اس پر عتاب ہوا کہ کافر اور مسلمان میں نسبی تعلق کیسا اور اس کے ناشائستہ اور ناکارہ اعمال نے بیٹے باپ کے تعلق کو چھپا لیا۔ تم جاہلوں کی سی باتیں نہ کرو اور جس میں ہماری مرضی معلوم نہ ہو اسکی درخواست نہ کرو اور جس کے جواز اور درست وصواب ہونے کا علم نہ ہو نہ پوچھ بیٹھو تمہیں کیا خبر کہ وہ بچانے کے قابل تھا ڈبونے کے لائق۔ اور اگر رہ جاتا تو کیا کیا کچھ خرابیاں اور فساد مچاتا۔ نوح نے توبہ کی۔

بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ

سلامتی کے ساتھ ہماری طرف سے اور برکتوں کے ساتھ تجھ پر اور ان (مسلمان) فرقوں پر جو تیرے ساتھیوں سے (پیدا)

وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ

ہونگے اور دوسرے (کافر) فرقوں کو ہم فائدے دینگے پھر ان کو پہنچے گا ہماری طرف سے دردناک عذاب ۔ یہ غیب کی چند

اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا

خبریں ہیں کہ ہم ان کو بھیجتے ہیں تیری طرف نہ تو ہی جانتا تھا ان کو اور نہ

قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ ع

تیری قوم جانتی تھی اس سے پہلے ۔ تو صبر کر ۔ بیشک انجام بخیر پرہیزگاروں ہی کا ہے

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

اور ہم نے بھیجا عاد کی جانب ان کے بھائی ہود کو ۔ کہا کہ اے قوم ! عبادت کرو اللہ کی کوئی تمہارا معبود

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

نہیں اس کے سوا ۔ اور (شرک جو کرتے ہو تو) تم نرے بہتان باندھتے ہو ۔ اے قوم ! میں تم سے نہیں مانگتا اس پر

اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىْ فَطَرَنِىْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

کچھ مزدوری ۔ میری مزدوری تو اسی پر ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا تو کیا تم سمجھتے نہیں ۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ

اور اے قوم گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر توبہ کرو اس کی جناب میں کہ وہ بھیج دے گا تم پر

عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

خوب برسانے والا بادل اور تم کو زیادہ دے گا قوت پر قوت اور نہ پھرے جاؤ گنہگار ہوکر

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِىْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ

وہ بولے ! اے ہود تو ہمارے پاس کچھ سند لے کر نہیں آیا اور ہم چھوڑنے والے نہیں اپنے معبودوں کو

قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ

تیرے کہنے سے اور نہ ہم تجھ پر ایمان لانے والے ہیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ تجھ کو جھپٹ لیا ہے

بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ

ہمارے کسی معبود نے بری طرح ف۱ ہود نے کہا میں گواہ کرتا ہوں اللہ کو اور تم بھی گواہ رہو کہ میں

ف۱
یعنی ہمارے کسی معبود دیوتا کی جھپٹ میں آگئے ہو ان کی شان میں گستاخی کرتے تھے کسی نے غصہ ہوکر اثر کیا اور دیوانہ بنا دیا ۔ یہ خرافات اور بکواس اسی آسیب کا خلل ہے ۔

مع ۹ عند المتاخرین ۱۲ ع ۴ الوقف علی فاصبر الحسن والنبی ۱۲

بقیہ صفحہ ۲۹۲
چوپایوں میں سے ہر قسم کا ایک جوڑا اور اوپر کے درجے میں سے ہر نوع کا نر و مادہ رکھ لیا بیچ کے درجے میں اپنے ساتھ مسلمانوں کو بٹھایا کل آٹھ آدمی تھے نوحؑ اور ان کی مسلمان بیوی اور تین لڑکے سام ، حام ، یافث اور تین بہویں یعنی بیٹوں کی بیبیاں ۔ باقی سب غرق ہوگئے اور نسل ان تین صاحبزادوں سے چلی اسی لئے نوحؑ کو آدم ثانی کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ ان کے علاوہ بہتر مرد اور عورتیں اور بھی تھے جو مسلمان ہوئے تھے ۔

ف۲
یعنی تمہارا بیٹا کنعان اور اسکی ماں واعلہ چونکہ کافر ہیں اس لئے ان کو کشتی میں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ۔

بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا

ان سے بیزار ہوں جنکو تم شریک کرتے ہو اس کے سوا تو تم بدی کرو میرے ساتھ سب مل کر پھر مجھ کو مہلت

تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ

نہ دو۔ میں نے بھروسہ کیا اللہ پر جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے کوئی نہیں پاؤں

اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ

دھرنے والا مگر اسی کے ہاتھ میں اس کی چوٹی ہے۔ بیشک میرا پروردگار سیدھی راہ پر ہے ف پھر اگر

تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا

تم منھ موڑو گے تو میں تو تم کو پہنچا چکا جو میرے ہاتھ تم کو بھیجا گیا تھا۔ اور تمہارا جانشین بنادے گا میرا رب

غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْئًا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾

تمہارے سوا اور لوگوں کو اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ بیشک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

اور جب آپہنچا ہمارا حکم ہم نے بچادیا ہود کو اور ان کو جو ایمان لائے اس کے ساتھ اپنی رحمت

مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ

سے اور ہم نے ان سب کو نجات دی بڑے سخت عذاب سے اور یہ عاد (کا حال) ہے کہ انکار کیا اپنے رب

رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ

کی آیتوں کا اور نافرمانی کی اس کے پیغمبروں کی اور حکم پر چلے ہر سرکش مخالف کے۔ اور

اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا

ان کے پیچھے لگادی گئی اس دنیا میں پھٹکار اور قیامت کے دن۔ سن لو! عاد منکر

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

ہوئے اپنے رب کے۔ سن لو! پھٹکار ہے عاد پر جو ہود کی قوم ہے۔ اور ہم نے بھیجا ثمود کی جانب ان کے

صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ

بھائی صالح کو۔ کہا اے قوم عبادت کرو اللہ کی تمہارا کوئی معبود نہیں اس کے سوا۔ اسی نے

اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا

تم کو پیدا کیا زمین سے اور تم کو بسایا اس میں تو اس سے معافی مانگو پھر توبہ کرو

ف۱ یعنی جو سیدھی راہ پر چلے وہی اس کو پائے۔

(بقیہ صفحہ ۳۱۱) مصیبت سے رہائی کے لئے اپنے سچے پروردگار جل جلالہ سے کیوں غفلت کی جب میعاد قریب ختم کے پہنچی تو ایان شاہ مصر نے ایک ہولناک خواب دیکھی تعبیر پوچھنے پر ساقی کو یوسفؑ کا خیال آیا اور یہی رہائی کا باعث ہوا۔

ف۲ یعنی قید خانہ تک جانے کی اجازت دو تو یوسفؑ سے پوچھ کر تعبیر بتاؤں چنانچہ اس کو اجازت ہوئی اور یوسفؑ سے جاکر کہا۔

ف۳ یعنی تمہارا مرتبہ اور حال اس تقریب سے لوگوں کو معلوم ہو اور رہائی ہوجائے۔

۵ ع ۱ ۵

اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّىْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا

اسکی جناب میں۔ بیشک میرا رب نزدیک ہے (پاس) اور دعا قبول کرنیوالا ہے۔ بولے اے صالح تجھ پر ہم کو امید تھی اس

مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا

سے پہلے کیا تو ہم کو اس سے منع کرتا ہے کہ ہم عبادت کریں جنکی عبادت کرتے رہے ہمارے باپ دادا اور ہم کو

لَفِىْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ

تو اس میں شبہ ہے جس کی طرف تو ہم کو بلا رہا ہے ایسا کہ دل نہیں ٹھہرتا۔ کہا اے قوم بھلا دیکھو تو سہی

اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ

اگر میں ہوں اپنے رب کے کھلے راستہ پر اور اس نے مجھ کو دی اپنی طرف سے رحمت تو کون

يَّنْصُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِىْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾

میری مدد کرے گا اللہ کے مقابلے میں اگر میں اسکی نافرمانی کروں تو تم میرا۔ کچھ نہیں بڑھاتے سوائے نقصان کے

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِىْٓ اَرْضِ

اور اے قوم یہ اللہ کی اونٹنی ہے تمہارے لئے نشانی تو اس کو چھوڑ رہنے دو کھاتی پھرے اللہ کی زمین

اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا

میں اور اس کو نہ چھیڑو بری طرح ورنہ پکڑے گا تم کو عذاب نزدیک کا ف۱ تو انھوں نے

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِىْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ

اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب صالح نے کہا برس لو اپنے گھروں میں تین دن۔ یہ وعدہ ہے، جھوٹا

مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نہ ہوگا۔ پھر جب آپہنچا ہمارا حکم تو ہم نے نجات دی صالح کو اور ان کو جو ایمان لائے

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْىِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

اس کے ساتھ اپنی رحمت سے اور (بچالیا) اس دن کی رسوائی سے بیشک تیرا رب وہی

الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ

زورآور زبردست ہے اور دھر پکڑا ان ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے تو صبح کو رہ گئے

دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۠ كَفَرُوْا

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے ف۲ جیسے اس جگہ کبھی بسے ہی نہ تھے۔ سن لو! ثمود منکر ہوئے اپنے

ف۱ یعنی اس اونٹنی کو جو تمہاری فرمائش کے موافق معجزے کے طور پر پتھر سے پیدا ہوئی اور اسی وقت بچہ جنا اور وہ فوراً اپنی ماں کے برابر ہوگیا اس کو کسی طرح کی ایذا نہ دینا ورنہ فوراً ہی عذاب آلے گا۔

ف۲ سب کی رضامندی سے قدار نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ کر ہلاک کیا بدھ، جمعرات، جمعہ کی مہلت ملی رات کو پڑے سوتے تھے کہ جبرئیلؑ نے چنگھاڑ ماری سب کے جگر پھٹ گئے۔

ع ۷

رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۞ ۶۸ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ

رب سے ۔ سن لو ! پھٹکار ثمود پر ۔ اور آئے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس

بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ

خوشخبری لے کر ۔ بولے سلام ۔ ابراہیم نے کہا سلام ۔ پھر دیر نہ کی لے آیا بچھڑا (یعنی اسکا گوشت)

حَنِيْذٍ ۞ ۶۹ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ

تلا ہوا ۔ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ نہیں آتے کھانے پر تو ان سے بدگمان ہوا اور ان سے

مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۞ ۷۰

دل میں ڈرا ۔ وہ بولے ڈر مت ہم بھیجے گئے ہیں قوم لوط کی جانب ف

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ

اور ابراہیم کی بی بی کھڑی ہوئی تھی تو ہنس پڑی پھر ہم نے اسکو بشارت دی اسحٰق کے (پیدا ہونے) کی اور اسحٰق

اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۞ ۷۱ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا

کے بعد یعقوب کی ۔ بولی ۔ ہائے خرابی کیا میں جنوں گی اور میں تو بڑھیا ہوں اور یہ جو میرا

بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ۞ ۷۲ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ

خاوند ہے بوڑھا ہے یہ تو بڑے ہی تعجب کی بات ہے فرشتے بولے کیا تعجب کرتی ہے

اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ

اللہ کے حکم سے اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں تم پر اے گھر والو بیشک

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ ۷۳ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ

اللہ سزاوار حمد اور بڑائیوں والا ہے ۔ پھر جب جاتا رہا ابراہیم سے خوف اور اس کے پاس

الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ۞ ۷۴ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ

آئی خوشخبری (تو) ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں ۔ بیشک ابراہیم بڑا بردبار نرم دل اللہ

مُّنِيْبٌ ۞ ۷۵ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ

کی طرف رجوع کرنے والا تھا (ہم نے فرمایا) اے ابراہیم یہ خیال چھوڑ وہ تو آچکا حکم تیرے

رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۞ ۷۶ وَلَمَّا جَآءَتْ

رب کا اور ان پر آنے والا ہے ایسا عذاب جو ٹل نہیں سکتا اور جب آئے ہمارے

ف
دستور تھا کہ اگر کوئی کسی کے یہاں مہمان ہوا اور اس کا نمک چکھ لے تو اس سے بے خوف ہو جاتے اور اگر مہمان نمک نہ چکھتا تو اس سے مکر و غدر کا اندیشہ رہتا تھا۔ جب اللہ کے فرشتے قوم لوط پر عذاب نازل کرنے بھیجے گئے تو وہ اول حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور ان کی بی بی کو بیٹے کی بشارت دی حضرت ابراہیم بڑے مہمان نواز تھے۔ اور پہچانا نہ تھا کہ فرشتے ہیں۔ فوراً کھانا لے آئے جب یہ دیکھا کہ کھانے کی طرف ان کے ہاتھ ہی نہیں اٹھتے تو خائف ہوئے اور ڈرے فرشتوں نے اطمینان کر دیا کہ ہمارے نہ کھانے کا یہ سبب ہے کہ ہم فرشتے ہیں یا یہ کہ فرشتہ ہونا ان کا معلوم ہو چکا تھا جب کھانا نہ کھایا تو یہ خدشہ ہوا کہ شاید عذاب نازل کرنے کو آئے ہیں تو انھوں نے مطمئن کیا کہ ہم بے شک عذاب نازل کرنے کو بھیجے گئے ہیں لیکن تم نہ ڈرو عذاب تو لوط کی قوم پر ہو گا۔

رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا
بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس اس کو بُرا لگا ان کا (آنا) اور تنگدل ہوا ان کے باعث اور بولا آج کا
یَوْمٌ عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ
دن بڑا سخت ہے ف اور آئی لوط کے پاس اس کی قوم دوڑتی ہوئی۔ اور پہلے سے
كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ قَالَ یٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ
کر رہے تھے بُرے کام لوط نے کہا اے قوم یہ میری بیٹیاں ہیں (نکاح
اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ
کرلو) یہ پاکیزہ تر ہیں تمھارے لئے تو تم ڈرو اللہ سے اور مجھ کو نہ رسوا کرو میرے مہمانوں کے بارے میں۔ کیا تم
مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ
میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔ بولے تو تو جان چکا ہے کہ ہم کو تیری بیٹیوں کی کوئی
حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً
حاجت نہیں اور تجھے تو معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ لوط کہنے لگا اے کاش مجھ کو تمھارے مقابلہ کی
اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ
طاقت ہوتی یا پناہ پکڑتا کسی زبردست آسرے کی۔ مہمان بولے اے لوط ہم بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں تیرے رب
یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا
کے یہ تجھ تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے تو تو لے نکل اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے سے اور مڑ کر
یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَآ
نہ دیکھے تم میں کوئی مگر تیری بی بی (کہ وہ دیکھے نہ رہے گی) اس پر بھی پڑنا ہے جو ان پر
اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا
پڑے گا۔ ان کا وقت مقرر صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں پھر جب
جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا
آ پہنچا ہمارا حکم تو ہم نے کر دیا اس بستی کے اوپر کے حصے کو نیچے کا حصہ اور اس پر برسائے
حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا
پتھر کھنگر کے تہ بہ تہ جن پر نشان کیا ہوا تھا تیرے پروردگار کے ہاں۔ اور وہ

ف فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل بن کر آئے لوط ان کو انسان سمجھے اور اپنی قوم کی ناجائز عادت سے واقف تھے تو غمگین ہوئے کہ ان مہمانوں کے باعث قوم سے لڑنا پڑا اور ان کے مقابلہ کی طاقت ہے نہیں۔

ع ۱۵

هِيَ مِنَ الظّٰلِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿٨٣﴾ وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ

بستی ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں ف اور ہم نے بھیجا اہل مدین کی جانب انکے بھائی شعیب کو

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا

کہا اے قوم عبادت کرو اللہ کی کوئی معبود نہیں اس کے سوا۔ اور نہ

تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرٰكُمْ بِخَيْرٍ وَّإِنِّي أَخَافُ

کمی کرو ماپ اور تول میں میں دیکھتا ہوں تم کو آسودہ اور میں تم پر خوف

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿٨٤﴾ وَيٰقَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَ

کرتا ہوں ایک گھیرنے والے دن کے عذاب کا ۔ اور اے قوم پوری کیا کرو ماپ اور

الْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

تول انصاف سے اور نہ کم دیا کرو لوگوں کو ان کی چیزیں اور نہ پھرو

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٨٥﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

زمین میں فساد پھیلاتے ۔ جو بچ رہے اللہ کا دیا وہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم

مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوا يٰشُعَيْبُ أَصَلٰوتُكَ

ایماندار ہو ۔ اور میں نہیں ہوں تم پر نگہبان ۔ کہنے لگے اے شعیب کیا تیری نماز

تَأْمُرُكَ أَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا

تجھ کو سکھاتی ہے کہ ہم چھوڑ بیٹھیں جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادا یا چھوڑ دیں تصرف کرنا اپنے مالوں میں

مَا نَشٰٓؤُا ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

جس طرح چاہیں ۔ تو ہی تو بڑا بردبار نیک چلن ہے ۔ شعیب نے کہا اے قوم

أَرَءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا

بھلا دیکھو تو سہی اگر میں ہوں اپنے رب کے سیدھے راستے پر اور اس نے دی مجھ کو اپنی طرف سے عمدہ حلال

حَسَنًا ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلٰى مَا أَنْهٰكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ

روزی (تو کیا تمہاری کمائی کھانے لگوں) اور میں نہیں چاہتا کہ خود تم سے پہلے کرنے لگوں جس سے تم کو منع کرتا ہوں۔ بس میں

إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۖ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ ۚ عَلَيْهِ

تو اصلاح ہی چاہتا ہوں جہاں تک ہو سکے ۔ اور میرا کامیاب ہونا تو بس اللہ ہی کے فضل سے ہے ۔ اسی پر

ف ۱

یعنی ہم نے بستی کو زیروزبر کر ڈالا اُلٹ کر بالائی حصّہ نیچے اور نچلا حصہ اوپر کر دیا کفار مکہ سے وہ بستی کچھ دور تو ہے نہیں یقین نہ ہو تو جا کر دیکھ آئیں بلکہ ملک شام کو آتے جاتے ان پر گزرتے بھی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ قوم لوط جیسے ہوئے کھڑنجے کے پتھروں سے ہلاک کئے گئے اور اس طرح کی ہلاکت کچھ بعید نہیں ہم چاہیں تو ان ظالموں یعنی کفار مکہ کو بھی اسی طرح ہلاک کریں۔ مکہ بھی صبح ہی کے وقت فتح ہوا ہے اس میں کنایتاً کچھ بشارت پہلے ہی دے دی گئی تھی۔

تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ
میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اے قوم ایسا جرم نہ کر بیٹھو میری ضد میں آکر کہ تم

يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ
پر مصیبت آپڑے جیسی آپڑی تھی قوم نوح یا قوم ہود یا قوم

صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ
صالح پر اور لوط کی قوم تو تم سے دور نہیں ف اور گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر

تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ
توبہ کرو اسکی جناب میں ۔ بیشک میرا پروردگار مہربان بڑا محبت کرنیوالا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ اے شعیب ہم نہیں

كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا
سمجھتے بہتیری باتیں جو تو کہتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تو ہم میں بودا ہے اور اگر تیری

رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ
برادری نہ ہوتی تو ہم تجھے سنگسار کر ڈالتے اور کچھ تیرا ہم پر دباؤ تو ہے نہیں ۔ شعیب نے کہا اے قوم

اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ
کیا میری برادری کا دباؤ تم پر زیادہ ہے اللہ سے اور تم نے اللہ کو ڈال دیا ہے اپنے

ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا
پس پشت میرا رب جو کچھ تم کر رہے ہو گھیرے ہوئے ہے ۔ اور اے قوم تم عمل کیے

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ
جاؤ اپنی جگہ میں بھی عمل کر رہا ہوں آگے تم کو معلوم ہو جائے گا ! کس پر آتا ہے عذاب کہ ان

يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا
کو رسوا کرے اور کون ہے جھوٹا اور منتظر رہو میں تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۔ اور جب

جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ
آپہنچا ہمارا حکم (تو ہم نے) بچا لیا شعیب کو اور ان کو جو ایمان لائے اس کے ساتھ اپنی رحمت سے اور

اَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ
دھر پکڑا ان ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھروں میں اوندھے

جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا
پڑے ہوئے۔ گویا وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ سن رکھو! پھٹکار ہے مدین پر جیسے
بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ
پھٹکار پائی ثمود نے اور ہم بھیج چکے ہیں موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور دلیل واضح
مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ
کے ساتھ۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی جانب تو لوگ فرعون کے کہنے پر چلے۔ اور
اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ
فرعون کی بات ٹھیک نہ تھی۔ فرعون آگے آگے ہوگا اپنی قوم کے قیامت کے دن پھر ان کو پہنچا دے
النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ
گا آگ تک۔ اور برا گھاٹ ہے جس پر پہنچے اور ان کے پیچھے لگا دی گئی اس دنیا میں لعنت اور
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ
قیامت کے دن بھی لعنت۔ برا انعام ہے جو ان کو دیا گیا۔ یہ بستیوں کی چند خبریں ہیں
الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
کہ ہم تجھ کو سناتے ہیں کوئی ان میں قائم ہے اور کوئی جڑ سے کٹ گئی ف اور ہم نے ان پر ظلم
وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ
نہیں کیا لیکن انھوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا تو کچھ بھی نہ کام آئے ان کے معبود جن کو وہ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا
پکارا کرتے تھے اللہ کے سوا جس وقت کہ آ پہنچا حکم تیرے پروردگار کا۔ اور کچھ
زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى
نہ بڑھایا ان کے حق میں سوائے تباہی کے۔ اور ایسی ہی ہے تیرے رب کی پکڑ جب وہ پکڑتا ہے بستیوں کو
وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
اور وہ ظالم ہوتے ہیں۔ بیشک اس کی پکڑ بڑی دردناک سخت ہے۔ ان واقعات میں اس کے لئے
لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ
نشانی ہے جو ڈرتا ہے آخرت کے عذاب سے۔ روز آخرت وہ دن ہے جس میں جمع ہونگے

لَهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝۱۰۳ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ

تمام لوگ اور وہ دن ہے جس میں سب حاضر کیے جائیں گے اور ہم جو اس کو ملتوی کیے ہوئے ہیں تو صرف

مَّعْدُوْدٍ ۝۱۰۴ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

میعاد چند روزہ کے لئے. جس دن وہ آپہنچے گا نہ بول سکے گا کوئی جاندار مگر اس کے حکم سے سو ان میں کوئی

شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝۱۰۵ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا

بدبخت ہے اور کوئی نیک بخت۔ تو جو لوگ کہ بدبخت ہیں (وہ) آگ میں ہوں گے ان کو وہاں

زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝۱۰۶ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ

چلانا اور دھاڑنا (لگا) ہوگا۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ جب تک رہیں آسمان اور

الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝۱۰۷ وَ

زمین مگر جو چاہے تیرا پروردگار۔ بیشک تیرا پروردگار کر ڈالتا ہے جو چاہتا ہے ف اور

اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ

جو نیک بخت ہیں (وہ) جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک رہیں

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝۱۰۸

آسمان و زمین مگر جو چاہے تیرا پروردگار یہ بخشش ہے بے انتہا۔

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا

تو تو نہ ہو شک میں ان چیزوں سے جن کو پوجتے ہیں یہ لوگ بس یہ لوگ ایسا ہی پوجتے ہیں جیسے

يَعْبُدُ اٰبَاۤؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ

پوجتے رہے ان کے باپ دادا پہلے سے۔ اور ہم ان کو پورا پورا دینے والے ہیں ان کا حصہ (عذاب)

مَنْقُوْصٍ ۝۱۰۹ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ

بغیر کم کئے۔ اور ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب پھر اس میں اختلاف کیا گیا

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ

اور اگر ایک بات پہلے سے نہ صادر ہو چکی ہوتی تیرے رب کی طرف سے تو فیصلہ کر دیا گیا ہوتا ان میں اور انکو

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۱۱۰ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

اس میں ایسا شبہ ہے کہ جی نہیں ٹھہرتا اور ان سب کو جب وقت آئے گا پورا دے گا تیرا

ف اس میں کئی معنی ہیں یا یہ کہ جتنی مدت آسمان اور زمین دنیا میں رہ چکے ہیں، اسی کی مقدار کے موافق کافر دوزخ میں رہیں گے مگر جتنی مدت اس سے زیادہ اللہ چاہے اس مدت تک ہی رہنا ہوگا اور اس زیادہ مدت کی انتہا نہیں اسی طرح نیک بخت مومنین میں تاویل ہوگی نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں فریق اپنے اپنے ٹھکانے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یا یہ مطلب ہے کہ زمین و آسمان آخرت کا جب تک قائم رہے گا یہ بھی جنت اور دوزخ میں رہیں گے اور آخرت کے زمین و آسمان کو دوام ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عذاب و ثواب بھی دائمی ہے مگر تیرا رب چاہے تو موقوف کرے۔ لیکن پہلے سے چاہ چکا اس کی مشیت میں تخلف نہیں اس لئے موقوف نہ ہوگا۔ یا اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ کے یہ معنی کہ بدبخت ہمیشہ آگ میں رہیں گے البتہ اگر اللہ چاہے تو کبھی سردی کے عذاب میں منتقل کر دے گا۔ اور نیک بخت ہمیشہ جنت میں رہیں گے البتہ جب اللہ چاہے گا اس سے بھی اونچے مقام پر خاص اپنی بارگاہ کے قریب اور اپنی بارگاہ کے اتصال سے سرفراز فرمائے گا۔ یا یوں کہو کہ عرب کے محاورے کے مطابق ہمارے سمجھانے کو فرمایا۔ مراد ہمیشگی ہی ہے جیسے کہہ دیتے ہیں تم سلامت رہو جب تک آسمان و زمین

(باقی صفحہ ۳۰۳ پر)

أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ

پروردگار انکے اعمال کا بدلہ، اس کو سب خبر ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ تو سیدھا چلا چل جیسا تجھے حکم ہوا ہے اور (نیز وہ)

تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوا

جنھوں نے توبہ کی تیرے ساتھ اور تم حد سے نہ بڑھو جو کچھ تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے۔ اور نہ جھکو ان کی طرف

إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ

جو ظالم ہیں (ورنہ) آلگے گی تم کو آگ اور کوئی نہیں تمہارا اللہ کے سوا

مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ﴿١١٣﴾ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ

مدد گار پھر کہیں بھی مدد نہ پاؤ گے۔ (رش ۱) اور قائم کر نماز دن کے دونوں سرے (صبح و

وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ

شام) اور اوائل شب میں۔ بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں گناہوں کو۔ یہ یاددہانی

ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ﴿١١٤﴾ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٥﴾

ہے ذکر کرنے والوں کے لئے۔ اور صبر کر بیشک اللہ نہیں ضائع کرتا اجر نیکی کرنے والوں کا۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ

تو کیوں نہ ہوئے ان قرنوں میں جو تم سے پہلے ہو گزرے (اہل خرد) جن میں کچھ اثر رہا ہو کہ

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ

منع کرتے ملک میں فساد کرنے سے مگر تھوڑے سے تھے جن کو ہم نے بچا لیا ان میں سے۔

وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾

اور چلے وہ لوگ جو ظالم تھے وہی راہ جس میں عیش پایا اور تھے گنہ گار۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾

اور تیرا پروردگار ایسا نہیں کہ ہلاک کردے بستیوں کو ظلماً اور وہاں کے لوگ نیک ہوں

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ

اور اگر تیرا رب چاہتا تو کر دیتا تمام لوگوں کو ایک راہ پر اور ہمیشہ اختلاف

مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ

میں رہتے ہیں۔ مگر جن پر رحم فرمایا تیرے پروردگار نے اور اسی لئے تو ان کو پیدا کیا ہے اور پورا ہوا

(بقیہ صفحہ ۳۰۲)

قائم رہیں یا چاند سورج نکلتے رہیں مراد یہ ہے کہ ہمیشہ جیتے رہو۔ اس میں ایک باریک فرق نکلا۔ اللہ پاک کے دوام اور دوزخی جنتی لوگوں کے دوام میں بہت تفاوت ہے۔ ان سب کا دوام بالغیر یعنی اللہ ہی کے چاہنے سے ہے اور ذات باری کی ہمیشگی بالذات مستقل واجب الوجود ہے۔ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ کے یہ معنی بھی ممکن ہیں کہ جو دوزخ میں گیا وہ وہیں رہا البتہ جن کو خدا چاہے نکال کر جنت میں داخل کرے اور یہ وہ گنہگار مسلمان ہوں گے جو اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں جائیں گے اور اسی طرح جنتی اول سے ہمیشہ تک جنت میں رہیں گے البتہ وہی گنہگار مسلمان جن کا ابتدائی حصہ گناہوں کی پاداش پانے میں دوزخ کے اندر گزرا ان کی جنت میں رہنے کی مدت کم ہوگئی اگرچہ انتہا کے اعتبار سے ان کی نعمت بھی بے انتہا ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۵ پر)

كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

کلام تیرے پروردگار کا کہ میں بھروں گا جہنم جنات اور بنی آدم سب سے۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ

اور ہر خبر ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں پیغمبروں کی خبروں میں سے جس سے تسلی دیں

فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

تیرے دل کو ف اور پہنچی تیرے پاس ان قصوں کے ضمن میں حق بات اور نصیحت اور یاد دہانی

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى

مسلمانوں کے لئے۔ اور کہہ دے ان سے جو ایمان نہیں لاتے کہ تم عمل کئے جاؤ اپنی

مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ

جگہ ہم بھی عمل کر رہے ہیں۔ اور منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں اور اللہ کو علم ہے ان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

غیب کی باتوں کا جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور اسی کی طرف لوٹتا ہے سارا کام پس اسی کی عبادت کر

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

اور بھروسہ رکھ اس پر اور تیرا رب اس سے بے خبر نہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ ۱۲ ۵۳ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رکوعاتها ۱۲ آیاتها ۱۱۱

(رکوع ۲) شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

الۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا

الرٰ۔ یہ (آیتیں) واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم نے اس کو اتارا ہے قرآن

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ

عربی زبان کا تاکہ تم لوگ سمجھ سکو۔ ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں بہتر سے بہتر

الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ڰ وَاِنْ كُنْتَ

قصہ تیری طرف وحی کے ذریعہ سے یہ قرآن بھیج کر اور بیشک تو

مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ

اس وحی سے پہلے بالکل بے خبر تھا۔ جب کہا یوسف نے اپنے باپ (یعقوب)

ف یعنی پچھلے رسولوں کے قصے اس واسطے بیان کرتے ہیں تاکہ تمہارے دل کی ڈھارس بندھے اور کفار کی ایذاؤں پر صبر کرو کیونکہ تم ہی کوئی نرالے نبی نہیں ہو جن کو کافروں نے جھٹلایا اور تکلیفیں دیں۔ بلکہ یہ ہمیشہ ہوتا چلا آیا اور ہماری حکمت کا اقتضا یہی ہے کہ لوگ اختلاف کریں ان کو پیدا اسی لئے کیا ہے کہ کچھ مسلمان ہو کر جنت میں جائیں باقی جھٹلاتے رہیں کفر کریں شیطانی راہ چلیں تاکہ دوزخ کا بھرت ہو۔ اللہ اپنے حبیب کی کتنی خاطر منظور تھی جب اپنے پیارے کی نازک طبیعت پر رنج و ملال دیکھا کفار کی ایذا دہی اور تکذیب سے آزردہ خاطر پایا فوراً کوئی قصہ چھیڑ کر اس طرف متوجہ کر دیا تاکہ کہانی سے دل بہل جائے اور کہانی بھی سچی کہانی جس میں تسلی بھی ہو کہ میرے گزشتہ بھائیوں نے تو مجھ سے بھی زیادہ ایذائیں سہیں کوئی بھی نبی ایسا نہ ہوا جسے سب نے مان لیا ہو البتہ محبوب رب العالمین ہونے کے باعث خاطر عاطر کچھ ایسی نازک واقع ہوئی تھی کہ ذرا سی تکلیف بہت معلوم ہوتی تھی اسی وجہ سے فرمایا ہے کہ جتنی ایذائیں مجھ کو دی گئی ہیں گو فی الواقع کم ہوں لیکن میری نزاکت طبع ان کو ضرور بڑا سمجھتی ہے اور اسی وجہ سے قرآن کا اکثر حصہ قصص سے بھرا پڑا ہے جب قوم کے انحراف سے ذرا سا ملال ہوا فوراً تسلی کے لئے کہانی شروع ہو گئی واللہ اعلم۔

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

کہ اباجان میں نے خواب میں دیکھا گیارہ ستاروں ف۱ اور سورج اور چاند

رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿٤﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ

کو میں نے انہیں دیکھا کہ مجھے سجدہ کررہے ہیں۔ یعقوبؑ نے کہا بیٹا نہ کہہ بیٹھیو اپنا خواب اپنے

عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ

بھائیوں سے کہ وہ سوچنے لگیں گے تیرے حق میں فریب۔ اس میں شک نہیں کہ شیطان انسان کا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ

کھلا دشمن ہے۔ اور (جیسا تو نے خواب میں دیکھا ہے) اسی طرح تجھے برگزیدہ کریگا تیرا پروردگار اور تجھ کو

تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ

سکھائے گا تعبیر بتانی (خواب کی) باتوں کی اور پورا کریگا اپنا انعام تجھ پر اور یعقوب کی اولاد پر جس

كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ

طرح پورا کیا تیرے دو دادا پر پہلے (یعنی) ابراہیم اور اسحٰق پر۔ البتہ

رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦﴾ ع لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ

تیرا رب واقف (اور) حکمت والا ہے۔ بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں نشانیاں ہیں

لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ﴿٧﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا

سوال کرنیوالوں کے لئے ف۲ جب وہ (آپس میں) کہنے لگے کہ یوسف اور اس کا بھائی (بن یامین) زیادہ پیارا ہے

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ﴿٨﴾ ۚ اقْتُلُوْا

ہمارے باپ کو ہم سے حالانکہ ہم قوت کے لوگ ہیں بیشک ہمارا باپ صریح غلطی میں ہے۔ مار ڈالو

يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا

یوسف کو یا اس کو پھینک آؤ کسی ملک میں کہ صرف تم ہی پر رہ جائے توجہ تمہارے باپ کی اور

مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿٩﴾ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا

ہو جاؤ اس کے بعد نیک لوگ ف۳ بول اٹھا ان میں سے ایک کہنے والا کہ قتل نہ

يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ

کرو یوسف کو اور اس کو ڈال دو اندھیرے کنوئیں میں اس کو اٹھا لے جائے گا کوئی راہ چلتا اگر

ف۱

ستاروں کے نام جریان۔ طارق، ذیال، قابس، عموذان، فلیق، مصبح، ضروح، فرغ، وثاب، ذوالکتفین ہیں۔ یعنی اس خواب کی تعبیر ظاہر ہے کہ گیارہ ستاروں سے مراد گیارہ بھائی اور چاند سورج سے اشارہ باپ ماں کی جانب ہے اگر بھائیوں کو خواب سنا بیٹھوگے تو وہ فوراً تعبیر سمجھ لیں گے کہ سجدہ سے مراد سب کا تمہاری طرف محتاج ہونا ہے تو شیطان ان کے دل میں حسد ڈالے گا اور وہ تمہارے مصیبت میں پھنسانے کی تدبیریں کرنے لگیں گے۔

ف۲

یعنی قریش اور یہود کے جنہوں نے تم سے اولاد یعقوب کے مصر میں آباد ہونے کا امتحاناً سوال کیا تھا ان کے لئے اس قصہ میں ہماری قدرت اور تمہاری نبوت کی بہتیری نشانیاں ہیں سوال کرتے ہی ہم نے سب قصہ کہہ سنایا اس سے تمہارا برحق نبی اور قرآن کا سچا کلام الٰہی ہونا ثابت ہوا اور ہماری قدرت کا اظہار اس طرح ہوا کہ یوسف کے بھائیوں نے ان سے حسد کیا اور ان کو مارنا چاہا۔ وطن سے نکال باہر کیا تو ہم نے یوسف کو انجام کار عروج دے کر بھائیوں کو انہیں کا محتاج بنایا اسی طرح قریش اپنے بھائی یعنی تم پر حسد کرتے اور گھر سے نکالنا چاہتے ہیں انجام کار تم ہی کو دن بدن عروج ہوگا اور حاسد دشمن جل مریں گے تباہ و ہلاک ہوں گے۔

ع ۲ / ۱۱

ف۳

یعنی پھر توبہ کر لینا۔

كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿١٠﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ

تم کو کرنا ہے ۔ بولے کہ ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے یوسف پر

وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿١١﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا

اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں اس کو بھیج دیجئے ہمارے ساتھ کل کو کہ خوب کھائے اور کھیلے اور ہم

لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿١٢﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ

اس کے نگہبان ہیں ۔ ف۱ یعقوب نے کہا مجھ کو رنجیدہ کرتا ہے تمھارا اس کو لے جانا اور ڈرتا ہوں

اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ

کہ اس کو کھا جائے بھیڑیا ف۲ اور تم اس سے بے خبر رہو ۔ بولے کہ اگر بھیڑیا کھا جائے اور

الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ

ہم اتنے سارے ہیں تو ہم نے اس صورت میں سب کچھ گنوا دیا ۔ آخر کار جب لے کر چلے

وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ

یوسف کو اور اس پر متفق ہو گئے کہ اس کو ڈال دیں کسی اندھے کنوئیں میں ۔ اور ہم نے وحی بھیجی اس کی

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَجَآءُوْٓ

طرف کہ تو ضرور ان کو جتائے گا ان کا یہ کام اور وہ نہ جانیں گے ف۳ اور یہ آئے اپنے

اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ

باپ کے پاس رات کے وقت روتے ہوئے ۔ کہنے لگے کہ ابا جان! ہم تو باہم دوڑ کرنے لگے ف

وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ

اور چھوڑ دیا یوسف کو اپنے اسباب کے پاس تو اس کو کھا گیا بھیڑیا ۔ اور آپ تو

بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ

ہرگز یقین نہ لائیں گے ہمارے کہنے پر گو ہم سچے ہوں ۔ اور لگا لائے یوسف کے کرتے پر

بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ

جھوٹ موٹ کا خون ۔ یعقوب نے کہا کہ کوئی نہیں بلکہ تم کو بنا دی ہے تمھارے دلوں نے ایک بات، خیر صبر

جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ

نیک اور اللہ سے مدد مانگتا ہوں اس پر جو تم بیان کرتے ہو ۔ اور آ وارد ہوا ایک قافلہ

ف۱
حضرت یوسف کے بھائی بکریاں چرانے جنگل جایا کرتے تھے اس حیلے سے اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔

ف۲
اس زمین میں بھیڑیوں کی کثرت تھی۔

ف۳
یوسفؑ کو باپ کے پاس سے لے کر چلنا اور ایک ارادے پر سب کا متفق ہونا تو اللہ پاک نے بیان فرمایا کہ انھوں نے یوسفؑ کے ساتھ کیا کیا! اس کی وجہ یہ ہے کہ اگلا حال رنج آمیز، عبرت خیز اور وہ بدسلوکی جو بھائیوں نے اپنے بے قصور بھائی کے ساتھ راہ میں کی وہ قابل بیان نہیں بُرا کہتے مارتے پیٹتے لے چلے نہ چیخنے چلانے پر رحم کیا نہ آہ و زاری پر ترس کھایا آخر کار ایک تنگ و تاریک کنوئیں میں ڈالنا چاہا اس وقت مصیبت زدہ بھائی اپنے بھائیوں کے دامن پکڑتے اور فریاد کرتے تھے اور وہ پکڑے چھٹا چھٹا الگ ہوتے تھے یوسف کنوئیں کا کنارہ پکڑ کر رہ گئے تو رسی میں باندھ کرتہ سے بدن کو ننگا کر کے لٹکایا اور آدھی دور سے چھوڑ دیا دھم سے پانی میں گرے اللہ پاک نے چوٹ سے بچا لیا۔ گوشے میں ایک پتھر پر بیٹھ رہے۔ جبریل نے وہ جنتی کرتہ جو ابراہیمؑ کو آگ میں گرتے وقت مرحمت ہوا تھا اور یعقوب نے یہ اپنے دادا کا ترکہ چلتے وقت یوسفؑ کے گلے میں تعویذ بنا کر ڈال دیا تھا نکال کر

(باقی صفحہ ۳۰۷ پر)

الثلثۃ

فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ
پھر انھوں نے بھیجا اپنا سقہ ف۱ تو اس نے لٹکایا اپنا ڈول۔ بول اٹھا! آہا یہ تو لڑکا ہے۔ اور
اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۹ وَ شَرَوْهُ
اس کو چھپا رکھا مال تجارت بنا کر اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے تھے ف۲ اور اس کو
بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ
بیچ آئے کم داموں چند درہم کے عوض۔ اور ہو رہے تھے اس سے
الزّٰهِدِيْنَ ۝۲۰ ع وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ
بے رغبت ف۳ اور اس (مصری) شخص نے جس نے یوسف کو خریدا کہا اپنی عورت
اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ
(زلیخا) سے کہ اس کو باحرمت رکھنا شاید ہم کو نفع پہنچائے یا ہم اس کو بیٹا ہی بنالیں اور یوں ہم
مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ؗ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ
نے جگہ دی یوسف کو اس ملک میں اور تاکہ ہم اس کو سکھائیں تعبیر دینی خوابوں کی
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۱
اور اللہ قادر ہے اپنے ارادے پر لیکن بہتیرے آدمی نہیں جانتے۔
وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى
اور جب یوسف پہنچا اپنی جوانی کو ہم نے اس کو دی دانائی اور علم۔ اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے
الْمُحْسِنِيْنَ ۝۲۲ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ
ہیں نیکو کاروں کو۔ اور پھسلایا یوسف کو اس عورت نے جس کے گھر میں وہ تھا اپنا جی تھامنے
وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ
سے ف۴ اور بند کر دیئے دروازے اور کہا کہ لو آؤ! یوسف نے کہا معاذ اللہ
اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۳ وَلَقَدْ
وہ عزیز تو میرا آقا ہے اس نے اچھی طرح رکھا ہے مجھ کو ف۵ بیشک فلاح نہیں پاتے ظالم۔ اور اس
هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ
عورت نے ارادہ بدکیا یوسف سے اور یوسف بھی ارادہ کر ہی چکا تھا عورت کا اگر نہ ہوتا کہ اس نے دیکھ لی دلیل اپنے پروردگار

ف۱ اس سقہ کا نام مالک بن ذعر الخزاعی تھا۔

ف۲ یعنی اہل قافلہ نے یوسف کو مال تجارت بنا کر چھپا رکھا یا یہ مطلب ہے کہ برادران یوسف نے اصلی حال کو ظاہر نہ کیا اور مال تجارت قرار دے کر بیچنا چاہا۔

ف۳ یعنی یوسف کے بھائی ان کو ٹالنا ہی تو چاہتے تھے اپنا بھاگا ہوا غلام ظاہر کر کے اونے پونے بیس یا بائیس درہم کو جس کے سکہ انگریزی سے کچھ کم پانچ روپے ہوتے ہیں بیچ ڈالا خریدنے کے بعد اہل قافلہ مصر میں آئے اور یوسفؑ کو عزیز مصر نے ان کے ہم وزن سونے کی قیمت پر خرید لیا اور ہوشیار اور عقیل دیکھ کر اولاد کی طرح رکھا۔ اس وقت یوسف کی عمر سترہ سال کی تھی۔

ع ۲/۱۲

ف۴ یعنی زلیخا نے یوسفؑ سے ناجائز مطلب حاصل کرنا

(باقی صفحہ ۳۰۸ پر)

(بقیہ صفحہ ۳۰۶)
یوسفؑ کو پہنا دیا اور اللہ کا پیغام پہنچایا کہ تنگ دل نہ ہو ایک دن ایسا آئے گا کہ تم ان کو ان کی بدسلوکی سے متنبہ کرو گے اور تم ایسے بلند مرتبے پر پہنچے ہوئے ہو گے کہ وہ تم کو پہچانیں گے بھی نہیں۔

ف۴ استباق اور مسابقت کے معنی کئی آدمیوں کا اس طرح دوڑنا کہ دیکھیں کون آگے نکلے۔

لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝۲۴
کی ف۱ یوں ہی ہوا تاکہ ہم ہٹائے رکھیں اس سے برائی اور بےحیائی ۔ بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں ہے ۔
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا
اور دونوں دوڑے دروازے کو اور عورت نے پھاڑ دیا یوسف کا کرتہ پیچھے سے اور دونوں نے پایا عورت کے
لَدَا الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا اِلَّآ اَنْ
خاوند کو دروازے کے پاس (زلیخا) بولی ! کچھ سزا نہیں اس شخص کی جو ارادہ کرے تیری بیوی سے بدکاری کا اس کے
يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۵ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ
سوا کہ وہ قید کر دیا جائے یا دکھ کی مار ! یوسف بولا کہ یہ عورت تو خود مجھ سے میری طالب ہوئی تھی
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ
اور گواہی دی ایک گواہ نے عورت کے کنبہ والوں میں سے ۔ کہ اگر یوسف کا کرتہ پھٹا ہے
قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۲۶ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ
آگے سے تو عورت سچی اور یوسف جھوٹا اور اگر اس کا کرتہ پھٹا ہے
قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۲۷ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ
پیچھے سے تو عورت جھوٹی اور یوسف سچا ۔ تو جب عزیز نے دیکھا اس کا کرتہ
قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝۲۸
کہ پھٹا ہوا ہے پیچھے سے بولا بیشک یہ ایک فریب ہے تم عورتوں کا ۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا فریب بڑا ہے ۔
يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۫ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ كُنْتِ
یوسف ! جانے دے اس بات کو ۔ اور اے عورت تو معافی مانگ اپنے گناہ کی ۔ بیشک تو ہی
مِنَ الْخٰطِــِٕيْنَ ۝۲۹ۧ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ ع ۱۳
خطا دار تھی ۔ اور کہنے لگیں عورتیں شہر میں کہ عزیز کی عورت پھسلاتی
تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ
ہے اپنے غلام کو اس کے نفس سے بیشک اس کے دل میں جگہ پکڑ گیا اس کا عشق ہم تو اس کو
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۰ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ
دیکھتے ہیں صریح گمراہی میں تو جب عزیز کی عورت نے سنا ان کا فریب ف۲ بلوا بھیجا ان کو اور

ف۱ یعنی زنا کے حرام ہونے کی بات دلائل پر نظر کر کے ثابت قدم رہے ۔ بعض نے لکھا ہے کہ یعقوب کی صورت نظر آئی کہ دانتوں میں انگلی دبائے کھڑے ہیں ۔ یا غیب سے آواز آئی کہ یوسف زمرۂ انبیاء میں نام اور جہلا سفہا کے سے کام ۔ تو وہ رک گئے حضرت یوسف کے دل میں کچھ خطرہ ہوا تھا لیکن چونکہ خطرہ امر اختیاری نہیں اس لئے کچھ گناہ نہیں البتہ زنا کا پختہ ارادہ خطا اور انبیا کی شان سے بہت بعید ہے اس سے اللہ نے محفوظ ہی رکھا ۔ واللہ اعلم ۔

ف۲ یعنی غیبت اور یہ طعنہ کہ غلام اس قابل کہاں ہو سکتا ہے کہ آقا اس پر عاشق ہو کر ناجائز مطلب دلی حاصل کرنا چاہے ۔

(بقیہ ۳۰۷) اور ہم صحبت ہونا چاہا ۔

ف۵ یعنی میں اپنے محسن و مربی کی امانت میں کیوں کر خیانت کروں اور آقا کی ناموس میں کس طرح دخل دوں ۔

اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ
تیار کی ان کے لیے ایک مجلس اور دے دی ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری! اور
قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ
بولی (کہ اے یوسف) باہر آ ان کے سامنے۔ تو جب انھوں نے یوسف کو دیکھا اسے بڑا پایا اور کاٹ
اَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا
ڈالے اپنے ہاتھ اور کہنے لگیں حاش للہ یہ نہیں ہے بشر ہو نہ ہو یہ تو کوئی
مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَ
فرشتہ ہے بزرگ ف۱ عزیز کی عورت بولی کہ یہی تو ہے جس کے بارے میں تم نے مجھے طعنے دیئے اور
لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ
بیشک میں نے اس کو پھسلایا اسکے نفس سے پھر یہ بچا رہا۔ اور اگر یہ نہ کریگا جو میں اس سے کہہ
اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ
رہی ہوں (تو) ضرور بالضرور قید کیا جائیگا اور ضرور بے عزت ہوگا۔ یوسف بولا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو قید
اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ
زیادہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھ کو بلا رہی ہیں۔ اور اگر تو نہ دفع کرے گا مجھ سے ان کا فریب تو
اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ
میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور بن جاؤں گا نادان تو قبول کر لی اس کی دعا اس کے پروردگار نے پس
عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ
اس سے دفع کر دیا ان کا فریب۔ بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ پھر سوجھا لوگوں کو اس کے
بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع وَ دَخَلَ مَعَهُ
بعد کہ دیکھ چکے تھے نشانیاں کہ یوسف کو قید رکھیں ایک مدت تک ف۲ اور داخل ہوئے یوسف
السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ قَالَ
کے ہمراہ قید خانہ میں دو جوان ان میں سے ایک نے کہا کہ میں خواب میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ نچوڑ رہا ہوں شراب اور دوسرے
الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ
نے کہا میں اپنے آپ کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ اٹھا رہا ہوں اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہیں

ف۱ زلیخا نے طعنہ دینے والی عورتوں کو بلوا بھیجا اور ہر ایک کے ہاتھ میں ترنج دے کر اس کے تراشنے اور کھانے کو ایک ایک چھری ہاتھوں میں دے دی اور یوسف کو آواز دی یوسف کہ جن کو تمام حسن کا نصف حصہ مرحمت ہوا تھا نمودار ہوئے ان کا حسن و جمال دیکھ کر سب عورتیں ایسی متحیر اور مدہوش ہوئیں کہ بجائے ہیں پھلوں کو کاٹتے کاٹتے چھری سے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور تعجباً حاش للہ بول اور نورانی جمال دیکھ کر فرشتہ کہہ پڑیں۔

ف۲ یعنی باوجودیکہ یوسف کا پاک دامن اور بے لوث ہونا کرتہ کے پیچھے سے پھٹے ہوئے ہونے اور معصوم بچے شیر خوار کی گواہی سے ثابت ہو چکا تھا پھر بھی ان لوگوں کو مناسب یہی معلوم ہوا کہ یوسف کو کچھ دنوں قید رکھیں تاکہ زلیخا سے بدنامی دور ہو اور نیز کیا عجب ہے کہ یوسف کا آنکھوں سے دور رہنا زلیخا کے عشق میں بھی کمی پیدا کر دے۔

ع ۴ ۱۴

مِنْهُ ۚ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٦﴾ قَالَ

اس میں سے (اے یوسف) ہم کو بتاؤ اس کی تعبیر ہم تم کو دیکھتے ہیں نیک کار ف یوسف نے

لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ

کہا نہیں آنے پائے گا تمھارے پاس کھانا جو تم کو ملا کرتا ہے مگر میں بتا چکوں گا تم کو اس کی تعبیر اس کے

أَنْ يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ

آنے سے پہلے۔ یہ تعبیر بھی منجملہ ان باتوں کے ہے جو مجھ کو سکھائی ہیں میرے پروردگار نے، میں چھوڑے بیٹھا ہوں

قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَ

دین اس قوم کا جو ایمان نہیں رکھتے اللہ پر اور وہ آخرت سے منکر ہیں۔ اور میں

اتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا

پکڑے ہوئے ہوں دین اپنے باپ دادوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا ہمیں شایان

أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَ

نہیں کہ شریک بنائیں اللہ کا کسی چیز کو یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور سب

عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٨﴾ يَا صَاحِبَيِ

لوگوں پر لیکن اکثر آدمی شکر نہیں کرتے۔ اے جیل کے

السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾

رفیقو بھلا کئی معبود جدا جدا اچھے یا اللہ اکیلا زبردست۔

مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَ

تم لوگ کچھ نہیں پوجتے اللہ کے سوا مگر ناموں کو جو گھڑ رکھے ہیں تم نے اور

آبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ

تمھارے باپ دادوں نے۔ نہیں اتاری اللہ نے انکی کوئی سند کسی کی حکومت نہیں سوا اللہ کے

أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

اس نے فرما دیا کہ کسی کی عبادت نہ کرو سوائے اللہ کے یہی ہے دین سیدھا۔ لیکن بہت

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٠﴾ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي

لوگ نہیں جانتے۔ اے جیل کے رفیقو! تم میں سے ایک تو پلائے گا

ف اس زمانے کے مصر کے بادشاہ ایان بن وکید عملیقی کے دو غلام ایک باورچی اور دوسرا ساقی شراب پلانے والا اس جرم میں کہ انھوں نے مال کی حرص میں زہر دینا چاہا تھا، اتفاق سے یوسفؑ کے ساتھ قید ہوئے تو دونوں نے ایک ایک خواب اپنے دل سے گھڑی اور اس مصنوعی خواب کی تعبیر پوچھنے لگے ساقی نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا ایک باغ میں گیا اور انگور کے تین خوشے توڑ کر ان سے شاہی پیالہ میں شراب نکال کر اپنے آقا یعنی بادشاہ کو پلائی، باورچی بولا! میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر پر تین خوان ہر قسم کے کھانے سے پُر رکھے ہوئے ہیں اور جانور اس میں سے نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں۔

رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ

اپنے آقا کو شراب اور دوسرا سولی دیا جائے گا پھر کھائیں گے جانور اس کے سر میں سے

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ

فیصل ہوا کام جس کی تحقیق تم چاہتے تھے ۔ اور یوسف نے کہہ دیا اس شخص سے جس کو سمجھا

مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ

تھا کہ دو میں سے رہائی پائے گا کہ میرا تذکرہ کیجیو اپنے آقا کے ہاں سو اس کو بھلا دیا شیطان نے اپنے آقا سے ذکر کرنا

فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى

تو یوسف رہا قید خانہ میں کئی برس ف۱ اور کہا بادشاہ نے کہ میں خواب میں دیکھتا

سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ

ہوں سات گائیں موٹی ان کو کھائے جاتی ہیں سات گائے دبلی ۔ اور سات

سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ

بالیں ہری اور دوسری (سات) خشک ۔ اے اہل دربار ! کہو مجھ سے میرے خواب

رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿٤٣﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ

کی (بابت) اگر تم خواب کی تعبیر دیا کرتے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ یہ تو کچھ پریشان

اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ الَّذِيْ

خیالات ہیں اور ہم کو تعبیر ایسے خیالات کی معلوم نہیں اور بول اٹھا جس

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿٤٥﴾

نے رہائی پائی تھی ان دونوں (قیدیوں) میں سے اور یاد کیا مدت کے بعد میں تم کو بتاؤں گا اس کی تعبیر تو تم مجھے بھیجو ف۲

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

(جاکر کہا) اے یوسف اے سچے ! ہمیں جواب دو اس خواب میں کہ سات گائیں موٹی

يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ

انھیں کھائے جاتی ہیں سات گائیں دبلی اور سات بالیں ہری اور دوسری (سات) خشک

لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ

(تعبیر دو) تاکہ میں لوٹ جاؤں لوگوں کی طرف تاکہ ان کو معلوم ہو ف۳ یوسف نے کہا تم کھیتی

ف۱

یوسفؑ نے اول تو نہایت سیدھے اور سنجیدہ الفاظ میں عقلی قاعدہ سے توحید کا مضمون سمجھا کر ایمان کی ترغیب دی پھر تعبیر بیان فرمائی کہ ساقی تو تین دن قید میں رہ کر رہا ہو جائے گا اور بدستور ساقی بنا رہے گا اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور باورچی تین دن قید میں رہ کر سولی چڑھے گا اور پرند

٥ ع ١٥

اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے جب باورچی نے تعبیر اپنے سولی چڑھنے کی سنی تو بولا کہ میں نے تو کچھ بھی نہیں دیکھا تھا جھوٹی خواب دل سے گھڑی تھی یوسفؑ نے فرمایا جو ہونا تھا ہو چکا اب تو یوں ہی ہو کر رہے گا اور ساقی سے کہ جس کی خلاصی کا یقین ہو چکا تھا ۔ فرمادیا کہ بھائی اپنی جگہ واپس ہو کر آقا سے میرا بھی تذکرہ کر دینا کہ ایک غلام ظلماً جیل میں قید ہے شاید بادشاہ کو رحم آجائے اور مجھ کو رہا کر دے چونکہ اس میں نظر ظاہری اسباب پر تھی جو منصب انبیاء سے بعید ہے اس لئے ساقی کو یاد ہی نہ رہا کہ وہ اپنے آقا سے ذکر کرے سات برس کی قید بڑھ گئی اور بجائے پانچ برس کے بارہ برس جیل میں رہنا پڑا بعض نے لکھا ہے قید میں کل سات برس بعض مفسرین نے انساہ کی مفعولی ضمیر یوسفؑ کی جانب راجع کی ہے اور یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس وقت شیطان نے یوسفؑ کو اپنے پروردگار کا ذکر کرنا بھلا دیا کہ بندے سے اعانت چاہی اسی خطا میں کئی برس کی قید بڑھ گئی کہ

(باقی صفحہ ٢٩٥ پر)

سَبۡعَ سِنِيۡنَ دَاَبًا‌ۚ فَمَا حَصَدْتُّمۡ فَذَرُوۡهُ فِىۡ سُنۡۢبُلِهٖۤ اِلَّا

کروگے سات برس لگ کر تو جو کچھ کاٹو تو اس کو چھوڑدو اس کی بالوں ہی میں مگر

قَلِيۡلًا مِّمَّا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰ لِكَ سَبۡعٌ

تھوڑا (غلہ) جو تم کھاؤ (نکال لینا) پھر آئیں گے اس کے بعد سات برس سختی

شِدَادٌ يَّاۡكُلۡنَ مَا قَدَّمۡتُمۡ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ﴿۴۸﴾

کے کہ کھا جائیں گے جو کچھ تم نے پہلے سے جمع کر رکھا تھا مگر تھوڑا سا جو روک رکھوگے (بیج رہے گا)

ثُمَّ يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰ لِكَ عَامٌ فِيۡهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيۡهِ

پھر آئے گا اس کے بعد ایسا برس جس میں مینھ پائیں گے لوگ اور اس میں

يَعۡصِرُوۡنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِىۡ بِهٖ‌ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ

رس نچوڑیں گے۔ ف اور کہا بادشاہ نے کہ لے آؤ اس کو میرے پاس تو جب آیا یوسف

الرَّسُوۡلُ قَالَ ارۡجِعۡ اِلٰى رَبِّكَ فَسۡـئَلۡهُ مَا بَالُ النِّسۡوَةِ

کے پاس قاصد (تو) یوسف نے اس سے کہا کہ لوٹ جا اپنے آقا کے پاس پھر اس سے دریافت کر کہ کیا حال ہے

الّٰتِىۡ قَطَّعۡنَ اَيۡدِيَهُنَّ‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ بِكَيۡدِهِنَّ عَلِيۡمٌ ﴿۵۰﴾

ان عورتوں کا جنھوں نے کاٹ لئے تھے اپنے ہاتھ! میرا پروردگار ہی ان کے فریب خوب جانتا ہے ف۲

قَالَ مَا خَطۡبُكُنَّ اِذۡ رَاوَدْتُّنَّ يُوۡسُفَ عَنۡ نَّفۡسِهٖ‌ ؕ

بادشاہ نے کہا (اے عورتو) کیا حقیقت حال تھی تمھاری جب تم نے پھسلایا تھا یوسف کو اس کے نفس

قُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمۡنَا عَلَيۡهِ مِنۡ سُوۡٓءٍ‌ ؕ قَالَتِ امۡرَاَتُ

سے انھوں نے کہا حاش للہ ہم نے نہیں جانی اس پر کچھ برائی۔ بول اٹھی عورت

الۡعَزِيۡزِ الۡــٰٔنَ حَصۡحَصَ الۡحَـقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنۡ

عزیز کی کہ اب ظاہر ہوگئی حق بات! میں نے اس کو پھسلایا تھا اس کے

نَّفۡسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۵۱﴾ ذٰ لِكَ لِيَـعۡلَمَ اَنِّىۡ لَمۡ

نفس سے اور بلا شبہ یوسف سچا ہے (یوسف نے کہا یہ اتنی تحقیق اس لئے کی ہے تاکہ عزیز

اَخُنۡهُ بِالۡغَيۡبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ كَيۡدَ الۡخَآئِنِيۡنَ ﴿۵۲﴾

جان لے کہ میں نے اسکی خیانت نہیں کی چھپ کر اور یہ کہ اللہ نہیں چلنے دیتا حیلہ خیانت کرنے والوں کا۔)

ف۱ یعنی سات برس کا ذخیرہ بالوں ہی میں رکھیں تاکہ سسُسری اور سڑنے سے محفوظ رہے اور اس کے بعد جو سات برس بڑے سخت قحط کے آئیں گے اس میں کام آئے بیج وغیرہ کے لئے تھوڑا سا غلہ بیج رہے گا اس قحط پڑنے کے بعد خوب سماں ہوگا مینھ برسیں گے۔ کھیتی کے علاوہ انگور بھی خوب پھلیں گے اور لوگ شراب کے لئے ان کے شیرے نچوڑیں گے الغرض یہ تعبیر ساقی نے بادشاہ کو جا سنائی بادشاہ یوسفؑ کی یہ فہم و فراست دیکھ کر ملاقات کا شائق ہوا اور قاصد کے ہاتھ بلا بھیجا۔ یوسفؑ نے اپنی برات کے علی الاعلان ظاہر ہونے تک توقف کیا اور یہ فرمایا کہ الخ

ف۲ یعنی وہ عورتیں میرے درپے تھیں یا میں ان کے درپے تھا واقعی سچا حال ان سے معلوم ہو جائے گا اتنی مدت قید میں رہ کر پھر بھی استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دینا اور پہلے اپنے اوپر سے تہمت دور کرنی اور لوگوں پر ان عورتوں ہی کی زبانی یہ واضح کرا دینا کہ مجھ کو بلا قصور قید میں رکھا گیا تھا۔ انبیاء علیہم السلام ہی کی شان ہے۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْۗءِ اِلَّا مَا
اور میں پاک نہیں کہتا اپنے آپ کو ! نفس تو (ہمیشہ) حکم کرتا ہے بدی کا مگر جس وقت

رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ
رحم کرے میرا پروردگار ۔ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور کہا بادشاہ نے کہ لے آؤ یوسف کو میرے

اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا
پاس (تا کہ) میں اس کو خالص اپنے لئے رکھوں پھر جب بات چیت کی یوسف سے تو کہا کہ بیشک تو نے آج ہمارے پاس

مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ
جگہ پائی معتبر ہو کر ف۱ یوسف نے کہا کہ مجھ کو مقرر کر دیجئے ملک کے خزانوں پر،

اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ
میں محافظ (اور) واقف کار ہوں ۔ اور یوں ہم نے جگہ دی یوسف کو اس ملک میں ۔

يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا
کہ رہے سہے اس میں جہاں چاہے ف۲ ہم پہنچاتے ہیں اپنی رحمت جسے چاہیں ۔ اور ہم

نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ
نہیں ضائع کرتے اجر نیکی کرنے والوں کا ۔ اور آخرت کا اجر بہتر ہے ان کے لئے جو

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ع وَجَاۗءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ
ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے ۔ اور آئے یوسف کے بھائی پھر داخل ہوئے اس پر تو

فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ
یوسف نے ان کو پہچان لیا اور انھوں نے یوسف کو نہ پہچانا ف۳ اور جب ان کے لئے تیار کر دیا ان کا سامان

قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّىْٓ اُوْفِي
تو کہا کہ لے آؤ میرے پاس اپنا بے مات بھائی ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پوری دیتا

الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا
ہوں ناپ اور میں بہتر مہمان نواز ہوں ۔ تو اگر تم اسے نہ لائے میرے پاس تو تمھارے

كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ
لئے بھرتی میرے پاس نہیں اور میرے پاس بھی نہ پھٹکنا ۔ وہ بولے کہ ہم پھسلائیں گے اس کی طرف سے

ف۱
بادشاہ نے بات چیت سے یوسف کی لیاقت و امانت معلوم کر کے عزیز مصر کی خدمت سے چھڑا لیا اور اپنی ہم نشینی کے قابل سمجھ کر بڑا با وقار اور صاحب اعتبار بنا کر اپنی خدمت میں رکھا۔

ف۲
یہ جواب ہوا اہل عرب کے سوال کا کہ اولاد یعقوب کا ملک شام سے مصر میں آکر رہنے کا باعث یہ تھا۔

ف۳
یوسفؑ نے خود ملکی خزانے پر مسلط ہونے کی خدمت طلب کی تا کہ اہل دنیا کی صحبت سے دور اور احکام الٰہی کی تبلیغ اور سیاست خلق میں کامیاب ہوں بادشاہ نے عزیز مصر کو برخاست کر کے یوسفؑ کے سر پر تاج رکھا اپنی مہر ہاتھ میں اور تلوار گلے میں ڈال کر جواہر اور یاقوت جڑے تخت پر بٹھایا یوسفؑ سیاست ملکی میں مشغول ہو گئے۔ بادشاہ و نیز بہتیرے لوگ یوسفؑ پر ایمان لے آئے عزیز مصر کا انتقال ہو گیا۔ اس کی بیوی زلیخا سے یوسفؑ نے نکاح کر لیا کنواری باکرہ پایا۔ دو صاحبزادے افرائیم اور میشا تولد ہوئے۔ خواب کے موافق سات برس خوب کھیتی باڑی کرائی اور غلہ سے کوٹھے کے کوٹھے بھر لئے۔ جب آٹھویں سال سخت نے ملک شام و مصر و گرد و نواح کو گھیر لیا تو یوسفؑ نے ایک میانہ نرخ مقرر فرما کر دیسی اور پردیسی سب کو اسی بھاؤ غلہ دینا شروع
(باقی صفحہ ۳۲۸ پر)

وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ

اسکے باپ کو اور ضرور ہم کو یہ کرنا ہے اور کہہ دیا یوسف نے اپنے خدمت گاروں کو رکھ دو ان کی پونجی ان کی بوریوں

لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾

میں شاید یہ اس کو پہچانیں جب واپس جائیں اپنی اہل کی طرف شاید وہ پھر بھی آئیں ف۱

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

تو جب لوٹ کر گئے اپنے باپ کے پاس عرض کیا کہ ابا جان (آگے کو) ہم سے روک دی گئی بھرتی

فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ

تو بھیج دیجئے ہمارے ہمراہ بھائی کو کہ بھرتی لے آئیں اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔ باپ نے کہا

هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ

کہ میں نہیں اعتبار کرتا تمھارا اس پر مگر جیسا کہ اعتبار کیا تھا اس کے بھائی (یوسف) پر پہلے۔

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا

سو اللہ بہتر نگہبان ہے۔ اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ اور جب انھوں نے

مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا

کھولا اپنا اسباب (تو) پایا اپنی پونجی کو لوٹا دی گئی ان کی جانب کہنے لگے کہ ابا جان اور ہمیں

نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ

کیا چاہیئے یہ ہماری پونجی ہے کہ لوٹا دی گئی ہماری طرف (تو ہم پھر مصر جائیں) اور اناج لائیں اپنے گھر والوں کیلئے

اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ

اور ہم حفاظت کرینگے اپنے بھائی کی اور زیادہ لیں ایک بھرتی ایک اونٹ کی یہ بھرتی تو سہل ہے ف۲ یعقوب نے کہا کہ

اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ

میں تو اس کو ہرگز نہ بھیجوں گا تمھارے ساتھ یہاں تک کہ دو مجھے پکا قول اللہ کا کہ تم اس کو ضرور لے آؤ گے میرے پاس

اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا

مگر یہ کہ تم آپ ہی گھر جاؤ (تو مجبوری ہے) تو جب انھوں نے دیا اس کو اپنا پکا قول (باپ نے کہا) اللہ اس پر جو ہم

نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ

جو باتیں ہم کر رہے ہیں۔ اور کہا کہ بیٹو! نہ داخل ہونا ایک دروازے سے اور

ف۱

یوسفؑ سے ان کے بھائیوں نے عبرانی زبان میں بات چیت کی تو انھوں نے بطور تجاہل عارفانہ پوچھا کہ تم اس ملک میں کیوں آئے ہو وہ بولے کہ غلہ خریدنے آئے ہیں یوسف نے کہا کہ کہیں تم جاسوس تو نہیں بولے کہ معاذ اللہ ہم تو خدا کے سچے نبی یعقوبؑ کے بیٹے ہیں پھر یوسفؑ نے پوچھا کہ تم کتنے بھائی ہو انھوں نے جواب دیا کہ ہم بارہ بھائی تھے۔ مگر ہمارا چھوٹا بھائی جنگل میں ہلاک ہو گیا اس کا حقیقی بھائی ہمارے بڈھے باپ نے اپنی تسلی کے لئے رکھ لیا ہے۔ یوسفؑ نے ان کو بڑی عزت سے اتارا اور خوب خاطر و مدارات کی ساتھ پوری مہمانداری کی لیکن فرمادیا کہ تمھارے قول کی تصدیق جب ہو گی کہ اگلے پھیرے میں اس بھائی کو لیتے آؤ جسے کہتے ہو کہ گھر چھوڑ آئے ہیں۔ ورنہ تم کو میرے پاس سے غلہ نہ ملے گا غرض یوسفؑ نے سب غلہ بھروا کر اس خیال سے کہ باپ اور بھائیوں سے غلہ کی قیمت لینی نامناسب ہے ان کی سب جمع پونجی جس کے عوض غلہ مول لیا تھا ان کی بوریوں میں چھپا کر رکھوا دی و نیز یہ خیال بھی تھا کہ جب غلہ کی قیمت بھی واپس دیکھیں گے تو لالچ یا اپنے تدین سے ضرور پھر بھی آئیں گے اور اس حیلہ سے میں اپنے حقیقی بھائی بن یامین سے مل لونگا۔

ف۲

یعنی بادشاہ مصر بڑا

(باقی صفحہ ۳۱۵ پر)

وَدَخَلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ
داخل ہونا علیحدہ علیحدہ دروازوں سے اور میں تم کو نہیں بچا سکتا
اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ
اللہ کے حکم سے کچھ کسی کا حکم نہیں سوا اللہ کے اسی پر میں نے بھروسہ کرلیا ہے اور اسی
فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۞ ۶۷ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ
پر چاہیئے کہ بھروسہ کریں بھروسہ کرنے والے ف۱ اور جب یہ داخل ہوئے جس طرح ان سے کہہ دیا تھا ان
اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً
کے باپ نے۔ یہ نہیں بچا سکتا تھا ان کو اللہ کے حکم سے کچھ مگر ایک خواہش تھی
فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ
یعقوب کے دل میں جس کو اس نے پورا کیا۔ اور وہ تو خبردار تھا ہمارے سکھائے سے لیکن
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۞ ۶۸ ع وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی
بہتیرے لوگ خبر نہیں رکھتے۔ اور جب یہ داخل ہوئے یوسف کے پاس (تو) اس نے
اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا
جگہ دی اپنے پاس اپنے بھائی (بن یامین) کو (اور) کہا کہ میں تو تیرا بھائی ہوں سو کچھ رنج نہ کر اس سے جو
یَعْمَلُوْنَ ۞ ۶۹ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ
یہ کرتے رہے ہیں ف۲ پھر جب مہیا کردیا ان کا سامان (غلہ) رکھ دیا ایک کٹورا اپنے بھائی کی
رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ۞ ۷۰
بوری میں پھر پکارا ایک پکارنے والے نے کہ اے قافلے والو! ہو نہ ہو تم ہی چور ہو ف۳
قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۞ ۷۱ قَالُوْا نَفْقِدُ
وہ کہنے لگے ان کی طرف منہ کرکے کہ تمہاری کیا چیز گم ہوگئی۔ انھوں نے کہا کہ ہم گم پاتے
صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ ۞ ۷۲
ہیں شاہی پیمانہ اور اس شخص کو کہ جو اسے لائے ایک اونٹ کا بوجھ (غلہ) ملے گا اور میں اس کا ضامن ہوں
قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا
وہ بولے بخدا تم کو معلوم ہے کہ ہم نہیں آئے کہ فساد پھیلائیں ملک میں اور نہ ہم

ف۱ یعقوبؑ نے کسی کی ٹوک اور نظر لگ جانے کے خیال سے یہ بچاؤ کیا کہ جدا جدا دروازوں سے گھسنے کی ہدایت کردی لیکن بھروسہ اللہ ہی پر رکھا۔

ف۲ جب سارے بھائی مصر میں یوسفؑ کے پاس آئے اور حسب وعدہ بن یامین کو لا حاضر کیا تو یوسفؑ نے بڑی خاطر داری کی اور دسترخوان پر دو دو بھائیوں کو ساتھ بیٹھنے کے لئے فرمادیا الغرض سب بیٹھ گئے بن یامین تنہا رہ گئے تو روئے اور کہا کاش میرا بھائی یوسف زندہ ہوتا تو میں اس کے ساتھ بیٹھتا۔ یوسفؑ نے ان کو اپنے ساتھ بٹھایا اسی طرح دو دو کو ایک ایک گھر میں ٹھہرایا اور بن یامین کے تنہا رہ جانے کے باعث اپنے پاس رکھ لیا۔ جب رات ہوئی تو یوسفؑ نے کہا کہ اے بن یامین اپنے مرے ہوئے بھائی یوسف کے قائم مقام مجھے سمجھنا پسند کرتے ہو بن یامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی تو دنیا میں نہیں مل سکتا یہ تو میرا فخر ہے لیکن فرق اتنا ہی ہے کہ آپ میرے باپ یعقوبؑ اور راحیل سے پیدا نہیں ہوئے

(باقی صفحہ ۳۱۶ پر)

(بقیہ صفحہ ۳۱۴) سخی کریم ہے اس کو پھر دوبارہ دینا اور بن یامین کے باعث ایک بار شتر غلہ اور زیادہ بھر دینا مشکل نہیں یا یہ مطلب ہے کہ یہ غلہ جو ہم لائے ہیں تھوڑا اور ناکافی ہے۔

ع ۸/۱۱ ۲

سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ
کبھی چور تھے۔ انھوں نے کہا اچھا کیا سزا (چور کی) اگر تم جھوٹے ہوئے۔ بولے! اس کی سزا یہ
مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾
کہ جس کی بوری میں کٹورا پایا جائے وہ آپ ہی اس کا بدلہ ہے اسی طرح ہم سزا دیا کرتے ہیں ظالموں (یعنی چوروں) کو
فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ
کو پھر شروع کی یوسف نے تلاشی یعنی ان کے شلیتوں کی اپنے بھائی کے شلیتے سے پہلے پھر سب کے بعد نکالا وہ
وِّعَآءِ اَخِیْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ
بامن اپنے بھائی کے شلیتے سے۔ یوں ہم نے تدبیر بتائی یوسف کو۔ وہ ہرگز نہ لے سکتا اپنے بھائی کو اس
دِیْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ
بادشاہ کے قانون میں مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ ہم درجے بلند کرتے ہیں جس کے چاہیں۔ اور
فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ
ہر دانا سے بڑھ کر دوسرا (دانا) موجود ہے ف کہنے لگے کہ اگر اس نے چرایا تو تعجب ہی کیا ہے (چرا)
اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ یُبْدِهَا
کر چکا ہے اس کا بھائی بھی پہلے تو اس کو رکھا یوسف نے اپنے دل میں اور اس کو نہ ظاہر
لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا
کیا ان پر کہا کہ تم بدتر ہو درجے میں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم بیان کرتے ہو۔ یہ لوگ
یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا
کہنے لگے کہ اے عزیز اس کا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا تو لے لیجیے ہم میں سے کسی کو اس کی جگہ ہم
نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ
دیکھتے ہیں آپ نیک کار ہیں۔ یوسف نے کہا اللہ پناہ دے کہ ہم کسی کو پکڑ رکھیں اس کے سوا
وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع فَلَمَّا اسْتَیْـَٔسُوْا
جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی۔ ایسا کریں تو ہم ظالم ٹھہرے پھر مایوس ہو گئے اس سے
مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ؕ قَالَ كَبِیْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ
(تو) الگ ہو بیٹھے مشورہ کرنے کو ان میں سے بڑا بولا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ تمھارے باپ نے

ف ۱
حضرت یعقوب کے دین میں چور کی سزا یہی تھی کہ چور ایک سال تک اس کا غلام رہے جس کی چوری کی تھی یہاں ملک مصر میں شاہی سزا یہ نہ تھی یہ اللہ کی حکمت تھی کہ خود بھائیوں کی زبان سے ایسی سزا نکلی جو بن یامین کے یوسف کے پاس رہنے کا عمدہ ذریعہ بن گیا۔

(بقیہ صفحہ ۳۱۵)
حقیقی بھائی یوسف کی آگ کیوں کر بجھے۔ یہ سن کر یوسف رو دیے اور بن یامین کو گلے لگا کر کہا کہ میں ہی تمھارا بھائی یوسف ہوں اور یہ اللہ کا فضل ہے کہ مجھ کو اس مرتبہ پر پہنچا دیا اور تم کو مجھ سے لا ملایا۔ بن یامین یہ معلوم کر کے مصر ہوئے کہ میں آپ کے پاس سے ہرگز نہ جاؤں گا تو یوسف نے یہ تدبیر ظاہر کی کہ میں بار برداری کے وقت تمھارے حصہ کے غلہ میں اپنا پانی پینے کا کٹورہ رکھوا دوں گا اور تلاشی کے بعد جب تم چور سمجھے جاؤ گے تو ظاہرداری کے طور پر تم کو مجرم قرار دے کر سزاءً تمھیں کو رکھ لوں گا۔

ع ۹/۱۱/۲

ف ۳
حضرت یوسف کا ان بھائیوں کو چور کہلوانا جھوٹ نہ تھا خود یوسف کو باپ کی چوری سے بیچ ڈالا تھا چور تو بن ہی چکے تھے۔

قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ

لیا تھا تم سے پکا عہد اللہ کا اور اس سے پہلے قصور کر چکے ہو

فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ

یوسف کے بارے میں۔ تو میں تو اس ملک سے ٹلوں گا نہیں یہاں تک کہ اجازت دیں مجھ کو والد صاحب

يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ

یا حکم فرمائے اللہ میرے لئے اور وہ بہتر حکم فرمانے والا ہے ف۱ تم لوٹ جاؤ اپنے باپ کے پاس

فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا

پس کہو کہ ابا جان! آپ کے بیٹے نے چوری کی۔ اور ہم نے وہی کہا تھا جو ہم کو خبر تھی اور ہم

كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ

غیب کے حافظ نہ تھے۔ اور آپ پوچھ لیجئے اس بستی سے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ

الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

سے جس میں ہم آئے ہیں۔ اور بلاشبہ ہم سچے ہیں ف۲ (انھوں نے باپ سے ایسا ہی جا کہا) یعقوب نے کہا کوئی

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ

نہیں بلکہ بنا لی ہے تمہارے نفسوں نے ایک بات ف۳ پس صبر بہتر ہے۔ امید ہے کہ اللہ لے آئے گا میرے پاس ان

جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ

سب کو ف۴ وہی ہے خبردار حکمت والا۔ اور منہ پھیرا ان سے اور کہا

يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ

اے افسوس یوسف پر ف۵ اور سفید پڑ گئیں یعقوب کی آنکھیں رنج کے مارے سو وہ اپنے آپ

كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ

کو گھونٹ رہا تھا۔ بیٹے بولے کہ بخدا تم تو سدا یادگاری میں رہو گے یوسف کی یہاں تک کہ (جھر جھر کر)

حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ

بیمار ہو جاؤ گے یا ہلاک ہی ہو جاؤ گے۔ یعقوب نے کہا کہ میں فریاد کرتا ہوں اپنی بیقراری

وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ

اور رنج کی اللہ سے اور مجھ کو معلوم ہیں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جو تم کو معلوم نہیں ف۶ بیٹو!

ف۱
یعنی جب تک خود والد صاحب اجازت نہ دیں یا اللہ پاک حکم فرمائے کہ میں مر جاؤں یا ان سے لڑ کر بن یامین کو چھین لوں یا وہ خود رحم کھا کر چھوڑ دیں اس وقت تک میں اس جگہ سے ٹلنے والا نہیں۔

ف۲
یعنی سچا سچا واقعہ والد صاحب سے جا کہو کہ بن یامین نے شاہی پیالہ چرایا اور اس کے معاوضہ میں غلام بنا کر رکھا گیا اور ہم نے جو عہد و پیمان کیا تھا تو اپنے علم پر کیا تھا چوری کی خبر نہ تھی یا یہ مطلب ہے کہ ہم نے چوری کی سزا اسی کو غلام بنا رکھنا اپنے دین کے موافق بتا دیا تھا ہمیں غیب کی کیا خبر تھی کہ یہ ہمارا چھوٹا بھائی ہی چور ہے آپ کو یقین نہ ہو تو اس بستی میں جس میں ہم تھے (یعنی مصر یا وہ قصبہ جہاں منادی سے روک لئے گئے تھے کسی کو بھیج کر دریافت کرا منگائیے اور اہل قافلہ سے پوچھ لیجئے۔

ف۳
پہلی بار کی بے اعتباری سے اب کے بھی یعقوب نے بیٹوں کا اعتبار نہ کیا۔ لیکن نبی کا کلام جھوٹا نہیں بیٹوں کی بنائی بات تو تھی ہی حضرت یوسف بھی تو بیٹے تھے۔

ف۴
یعنی یوسف اور بن یامین اور تیسرے بڑے بھائی جنھوں نے کہا تھا کہ میں والد صاحب کی اجازت کے بغیر مصر سے

(باقی صفحہ ۳۷۲ پر)

اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَايْئَسُوا مِن
جاؤ اور تلاش کرو یوسف اور اس کے بھائی کی اور نا امید نہ ہو
رَّوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَايْئَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٧﴾
اللہ کی رحمت سے بیشک نا امید نہیں ہوا کرتے اللہ کی رحمت سے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں
فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ
پھر جب (تیسری بار) داخل ہوئے یوسف پر! بولے کہ اے عزیز پہنچی ہم کو اور ہماری اہل کو (قحط کی) سختی
وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا
اور ہم لائے ہیں ناقص پونجی تو پوری دے دیجئے ہم کو بھرتی اور ہم پر خیرات کیجئے
إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ﴿٨٨﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم
بیشک اللہ جزا دیتا ہے خیرات کرنے والوں کو۔ یوسف نے کہا! تم کو معلوم بھی ہے کہ تم نے کیا
بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ ﴿٨٩﴾ قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنتَ
کیا یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ تم کو جب سمجھ نہ تھی ف۱ بولے کیا واقع میں تم ہی
يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللَّهُ
یوسف ہو۔ کہا ہاں، میں ہی یوسف ہوں اور یہ (بن یامین) میرا بھائی ہے۔ اللہ نے احسان کیا
عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
ہم پر۔ بیشک جو (اللہ سے) ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو اللہ نہیں ضائع کرتا اجر نیکی
الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٠﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا
کرنے والوں کا۔ بولے! بخدا کچھ شک نہیں تم کو برتری دی اللہ نے ہم پر اور بیشک ہم
لَخَاطِئِينَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ
ہی خطاوار تھے۔ یوسف نے کہا کچھ الزام نہیں تم پر آج! اللہ تمھیں بخشے!
وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٩٢﴾ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ
اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے تم لے جاؤ یہ میرا کرتہ اور اس کو ڈال دو میرے
وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا ج وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾ ع
باپ کے منھ پر کہ وہ دیکھنے لگیں گے۔ اور لے آؤ میرے پاس اپنی تمام اہل (و عیال) کو ف۲

ف۱ دوسرے بیٹے کے جانے سے یوسفؑ کے فراق کا درد وغم اور زیادہ ہوگیا تھا اس لئے فرمایا کہ بیٹو تم مجھ کو کیا صبر سکھاؤ گے یوسف کی جدائی کے غم کا اظہار اپنے اللہ سے کرنا جس نے کہ درد دیا ہے بے صبری نہیں ہے یہ تو میرے صبر کی آزمائش ہے دیکھئے کس حد کو پہنچ کر بس ہو تم ایک بار پھر مصر جاکر یوسف کو تلاش تو کرو غرض سارے بیٹے تعمیل ارشاد پر کمربستہ ہوئے اور چونکہ قحط میں گھر کا اسباب تک فروخت ہو چکا تھا۔ اس لئے باپ کے کہنے سے اب کی مرتبہ اون اور پنیر لے کر غلہ خریدنے پھر مصر آئے یہ حال سن کر یوسف کو رحم آیا اور اپنے آپ کو ظاہر کر کے تمام گھر کو بلا لیا۔

ف۲ یعقوبؑ کی آنکھیں بیٹے کے فراق میں جاتی رہی تھیں

(باقی صفحہ ۳۱۹ پر)

(بقیہ صفحہ ۳۱۷)
نہ ٹلوں گا۔

ف۵ اتنی مدت تک غم کھایا آخر اس وقت بے اختیار ہائے یوسف زبان سے نکلا اتنا غم چھپائے رکھنا انبیاء ہی کا کام ہے۔

ف۶ یعقوبؑ یوسفؑ کی سچی خواب کے باعث سمجھے ہوئے تھے کہ وہ زندہ ہیں اور ملک الموت کو بھی ایک بار خواب میں دیکھ کر یوسف کا حال پوچھنے سے معلوم ہو گیا تھا کہ ابھی روح قبض نہیں ہوئی۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ
اور جب شہر سے جدا ہوا قافلہ کہا ان کے باپ (یعقوبؑ نے) کہ میں پاتا ہوں یوسف کی بو!
لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ﴿٩٤﴾ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ
اگر مجھ کو بڈھا بہکا ہوا نہ کہو۔ لوگوں نے کہا! بخدا تم تو اپنی اسی قدیم غلطی
الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ
میں ہو۔ پھر جب آپہنچا خوشخبری دینے والا! ڈال دیا کرتہ یعقوب کے منھ پر۔ تو وہ
بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ ۚ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا
بینا ہو گیا۔ کہا! میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ مجھ کو معلوم ہے اللہ کی طرف سے جو تم کو
تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿٩٧﴾
معلوم نہیں۔ وہ بولے! اباجان! معافی مانگئے ہمارے گناہوں کی بیشک ہم ہی قصوروار تھے
قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾
یعقوب نے کہا تم کو بخشواؤں گا اپنے پروردگار سے۔ وہی بخشنے والا مہربان ہے ف
فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا
پھر جب داخل ہوئے یوسف پر تو یوسف نے جگہ دی اپنے پاس اپنے ماں باپ کو اور کہا کہ داخل ہو
مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ
مصر میں اللہ نے چاہا تو خاطر جمع سے ف۲ اور اونچا بٹھایا اپنے ماں باپ کو تخت پر
وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ
اور سب گر گئے یوسف کے آگے سجدے میں اور یوسف نے کہا! اباجان یہ تعبیر ہے میرے پہلے خواب
قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي
کی۔ اس کو میرے رب نے سچ کر دکھایا۔ اس نے احسان کیا میرے ساتھ جب مجھ کو نکالا
مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ
قید سے اور لے آیا تم کو گاؤں سے اس کے بعد کہ جھگڑا ڈال دیا تھا
الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ ۚ
شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں۔ بیشک میرا رب تدبیر سے کرتا ہے جو چاہے

ف۱
یعنی ایسے وقت تمہارے گناہوں کی معافی چاہوں گا جو قبولیت کا وقت ہے یعنی سحر یا تہجد کے وقت یا شب جمعہ میں یا یوسفؑ سے معاف کرانے کے بعد کیونکہ مظلوم کی معافی دینی مغفرت کے لئے شرط ہے غرض ایسا ہی کیا۔ یعقوبؑ نے روبہ قبلہ ہو کر بیٹوں کے قصور معاف ہونے کی اللہ سے دعا کی اور یوسفؑ نے آمین کہی سارے بھائی نہایت خشوع وخضوع
(باقی صفحہ ۳۲۰ پر)

تنبیہ
ف۲ آمنین کے لفظ پر ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حسبنا الله نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر کہے اور دس مرتبہ درود شریف پڑھے

(بقیہ صفحہ ۳۱۸)
ان ہی کے بدن کے کپڑے یعنی کرتہ سے بھلی چنگی ہو گئیں، یہ کرتہ یوسفؑ کا پہنا ہوا تھا یا وہی ابراہیمؑ کا کرتہ تھا جو بطور میراث چلا آتا تھا اور جنگل چلتے وقت یعقوب نے ان کے گلے میں تعویذ کر کے ڈال دیا تھا۔ اب یہودا نے یوسف کا اوّل خون آلود کرتہ باپ کو دکھا کر بھیڑیئے کے کھا جانے کا اظہار کیا تھا اس لئے یہی اس کرتہ کو ہاتھ میں لیکر چلے۔ جب مصر سے نکل لئے اور کنعان اسّی فرسخ رہ گیا تو یوسفؑ کے پسینے کی خوشبو کرتہ سے پھوٹ پھوٹ کر اللہ کے حکم سے یعقوبؑ کی ناک میں آئی اور انھوں نے فرمایا انی لاجد الخ

إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ
بیشک وہی خبردار حکمت والا ہے۔ اے میرے پروردگار تونے دی مجھ کو بادشاہی۔
وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَ
اور مجھ کو سکھائی تعبیر دینی خوابوں کی۔ اے پیدا کرنے والے آسمان اور
الْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا
زمین کے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں۔ مجھ کو موت دے اسلام پر
وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿۱۰۱﴾ ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ
اور ملا مجھ کو نیک بختوں میں ف (اے محمد) یہ غیب کی خبریں ہیں جن کو ہم تیری
إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ
جانب بھیجتے ہیں۔ اور تو (موجود) نہ تھا ان کے پاس جب انھوں نے مصمم کرلیا اپنا مشورہ اور وہ
يَمْكُرُونَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۳﴾
فریب کررہے تھے اور اکثر لوگ تو ایمان لانے والے ہیں نہیں اگرچہ تو حرص کرے۔
وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۰۴﴾ ع
حالانکہ تو ان سے نہیں مانگتا کچھ مزدوری۔ بس یہ تو نصیحت ہے سارے جہان کے لئے۔
وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَ
اور بہتیری نشانیاں ہیں آسمان اور زمین میں جن پر سے ہو کر گزر جاتے ہیں
هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم
اور ان پر کچھ دھیان نہیں کرتے۔ اور نہیں ایمان لاتے بہتیرے لوگ اللہ پر مگر ساتھ ترک
مُّشْرِكُونَ ﴿۱۰۶﴾ أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ
بھی کرتے جاتے ہیں تو کیا اس سے نڈر ہو گئے ہیں کہ ان پر آپڑے کوئی آفت اللہ کے عذاب کی
أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هَٰذِهِ
یا آپہونچے قیامت اچانک اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ کہہ دے کہ یہ میرا
سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ
راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر میں اور جتنے میرے تابع ہیں۔

ف۱ یعقوبؑ یوسفؑ کے پاس جو بیس برس ٹھہرے تھے کہ وصال کا وقت قریب آیا اور ملک شام میں اپنے والد بزرگوار یعنی حضرت اسحٰق کے پاس مدفون ہونے کی وصیت فرما کر دنیا سے رحلت فرمائی حضرت یوسفؑ نے حسب وصیت وہیں دفن کیا پھر مصر میں واپس گئے اور تیئس برس زندہ رہ کر ایک سو بیس برس کی عمر میں دو صاحبزادے (باقی صفحہ ۳۲۱ پر)

(بقیہ صفحہ ۳۱۹) سے پیچھے کھڑے ہوئے جبریلؑ نے فوراً ان کی توبہ قبول ہونے کی خوشی سنائی، یوسفؑ کے بھائیوں کے نبی ہونے میں اختلاف ہے بہرحال انکی بابت کوئی ناشائستہ کلمہ نکالنا سخت نازیبا ہے۔

ع ۱۱ ۵

ف۲ حضرت یوسفؑ نے باپ بھائیوں کی آمد کا سن کر شہر کے باہر ان کا استقبال کیا اور اس جگہ سب کی آسائش کے لئے خیمہ نصب کرایا وہیں ان سب کی ملاقات ہوئی اور یہ وہیں کی گفتگو ہے بعض نے لکھا ہے کہ یوسفؑ کی والدہ حیات تھیں اور بعض کا قول ہے کہ ان کی خالہ سے یعقوبؑ نے نکاح کرلیا تھا اور خالہ بھی بجائے ماں کے ہوتی ہے خالہ باپ کو تغلیباً ابوین فرما دیا ہے۔

وقف النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۱۰۸ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ
اور (اللہ کی) ذات پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں۔ (رش ۱) اور (اے محمد) ہم نے
قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰى‌ؕ اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا
نہیں بھیجے تجھ سے پہلے (رسول) مگر مرد کہ ہم انکی طرف وحی بھیجتے تھے بستیوں کے رہنے والے تھے۔ تو کیا یہ لوگ نہیں
فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ
پھرے ملک میں کہ دیکھ لیتے کیسا ہوا ان کا انجام جو ان سے پہلے تھے۔
وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّـلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا‌ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ‏ ۝۱۰۹ حَتّٰۤى
اور بیشک آخرت کا گھر بہتر ہے پرہیزگاروں کے لئے۔ کیا تم لوگ سمجھتے نہیں۔ یہاں تک
اِذَا اسۡتَيۡــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ قَدۡ كُذِبُوۡا جَآءَهُمۡ
کہ جب نا امید ہو گئے پیغمبر اور گمان کیا لوگوں نے کہ ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا
نَـصۡرُنَا ۙ فَنُجِّىَ مَنۡ نَّشَآءُ‌ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ
تھا۔ آپہنچی ان کو ہماری مدد پھر بچا دیا جن کو ہم نے چاہا اور نہیں پھیرا جاتا ہمارا عذاب
الۡمُجۡرِمِيۡنَ‏ ۝۱۱۰ لَـقَدۡ كَانَ فِىۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ‌ؕ
گنہگار لوگوں سے۔ بیشک ان کے حالات میں عبرت ہے عقل والوں کے لئے۔
مَا كَانَ حَدِيۡثًا يُّفۡتَرٰى وَلٰـكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ
یہ (قرآن) کچھ بنائی ہوئی بات تو ہے نہیں لیکن تصدیق ہے ان (کتابوں) کی جو اس سے
يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ
پہلے ہیں اور تفصیل ہے ہر چیز کی اور ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو
يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝۱۱۱ ع
ایمان لاتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۲۰) فراہیم اور میشا اور ایک صاحبزادی رحمت کہ جو حضرت ایوبؑ کی زوجہ ہوئی ہیں چھوڑ کر انتقال فرمایا۔ سنگ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل پر اسی جگہ دفن ہوئے جہاں پانی کا گزر تھا۔ چار سو برس بعد موسیٰؑ نے تابوت بیت المقدس منتقل کیا ہے۔

۱۲ ع ۶

سورۃ الرعد ۱۳ مدنیۃ ۹۶ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — رکوعاتہا ۶

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

المّٓرٰ‌ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ‌ؕ وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ
المّٓرٰ یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور جو کچھ اترا تیری جانب تیرے رب کی طرف سے (وہ سراسر)

(شان نزول صفحہ ۸۳۵ پر)

الْحَقُّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝١ اللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ

حق ہے لیکن بہتیرے آدمی ایمان نہیں لاتے ۔ اللہ وہ ہے جس نے اونچے

السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

بنائے آسمان بغیر ستون کے تم دیکھتے ہی ہو پھر قائم ہوا عرش پر

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ

اور مسخر کیا سورج اور چاند کو کہ ہر ایک چل رہا ہے وقت مقرر تک

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝٢

وہی انتظام کرتا ہے ہر امر کا کھولتا ہے نشانیاں تاکہ تم اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین کرو۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهٰرًا ۖ

اور وہی ہے جس نے پھیلائی زمین اور بنادیئے اس میں پہاڑ اور نہریں۔

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي

اور ہر میوے کی پیدا کردیں زمین میں دو دو قسمیں ف۱ وہی ڈھانکتا

الَّيْلَ النَّهَارَ ۖ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٣

ہے رات کو دن سے ۔ ان میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں۔

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَّ

اور زمین میں کئی کھیت ہوتے ہیں پاس پاس اور انگور کے باغ اور

زَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاءٍ

کھیتی اور کھجوریں بعض جڑ ملے ہوئے اور بعض بغیر ملے ف۲ سیراب کئے جاتے

وَّاحِدٍ ۚ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ

ہیں ایک پانی سے۔ اور ہم برتری دیتے ہیں ایک کو دوسرے پر پھلوں میں ۔ بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٤ وَإِنْ تَعْجَبْ

اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جن کو عقل ہے ۔ اور اگر تو تعجب کرے تو

فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرٰبًا أَإِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٥

عجیب ہے ان کا یہ کہنا کہ کیا جب ہم مٹی ہوجائیں گے تو کیا ہم نئے بنیں گے ف۳

ف۱ یعنی ایک کامل ایک ناقص ایک کھٹا ایک میٹھا وغیرہ وغیرہ۔

ف۲ یعنی بعض دو شاخے ایک تھانولے میں جن کی جڑیں باہم ملی ہوئی ہوتی ہیں اور بعض ایسے درخت کہ جن کی جڑیں جدا جدا ہوتی ہیں۔ غرض سب ہیں ایک پانی دیا جاتا ہے لیکن مزے جدا جدا کوئی میٹھا کوئی کھٹا یہ خدا کی قدرت نہیں تو کیا ہے۔ سبب ظاہری پانی زمین۔ ہوا۔ دھوپ سب کی مساوی ہے پھر مزے کا تفاوت فی الواقع کھلے منھ بول رہا ہے کوئی صانع ضرور ہے اور وہ اللہ جل جلالہ قادر مطلق ہے۔

ف۳ یعنی تم اگر کسی بات پر تعجب کرو یا اچنبھے کی بات سنی چاہو تو منجملہ اور تعجب خیز باتوں کے کافروں کا یہ کہنا بھی بڑے اچنبھے کی بات ہے کہ کیا ہم مرکر پھر قیامت کو جی اٹھیں گے؟ بھلا یہ بیوقوف اتنا نہیں سمجھتے کہ جس نے اول پیدا کر دیا اور اس کی قدرت کی ہزار نشانیاں عالم میں موجود ہیں دوبارہ زندہ کر دینے پر کیوں کر قادر نہ ہوگا۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ
یہی ہیں جنھوں نے انکار کیا اپنے پروردگار کا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں
اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٥
طوق ہوں گے اور یہی دوزخی ہیں۔ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ
(ش ۲) اور تجھ سے جلدی طلب کرتے ہیں برائی کو بھلائی سے پہلے حالانکہ ہوچکے ہیں
قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي
ان سے پہلے عذاب ف۱ اور بیشک تیرا پروردگار معاف کرتا ہے لوگوں کو ان کی
ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٦ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
گنہگاری پر۔ اور تیرے رب کی مار بھی سخت ہے۔ اور کہتے ہیں جو لوگ
كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ
منکر ہیں کہ کیوں نہ اتری اس پیغمبر پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے (اے محمد) بس تو تو ڈرانے والا ہے
وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝٧ ع اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا
اور ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کرنیوالا ہوا ہی ہے۔ ٭ اللہ ہی جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے
تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝٨
ہر مادہ اور جو کچھ گھٹاتے ہیں پیٹ اور جو بڑھاتے ہیں ف۲ اور ہر چیز اس کے نزدیک اندازے سے ہے
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝٩ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ
وہ جاننے والا ہے چھپے اور کھلے کا سب سے بڑا (اور) عالی شان ہے۔ برابر ہے تم میں جو کوئی
اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ
چپکے سے بات کہے اور جو پکار کر کہے اور (اسی طرح برابر ہے) جو چھپ بیٹھا ہو رات میں
وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝١٠ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
اور جو چلا جاتا ہو دن دہاڑے۔ انسان کے لئے پہرے والے (مقرر) ہیں اس کے آگے اور پیچھے اس
خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
کی حفاظت کرتے ہیں بحکم خدا۔ اللہ نہیں بدلتا وہ حالت جو کسی قوم کی ہو

ف۱ مثلات کہاوتوں کو کہتے ہیں یعنی ان سے پہلے کفار کو ایسے عذاب ہوچکے ہیں جن کی کہاوتیں چلی آتی ہیں۔

ف۲ یعنی مادہ کے پیٹ کا گھٹنا بڑھنا بچے کا ادیر سویر یا پورا ادھورا یا ایک اور جڑواں پیدا ہونا سب اسی اللہ کو معلوم ہے۔

خواص

٭ اَللّٰهُ يَعْلَمُ الخ: جس عورت کے لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں اور لڑکا نہ ہوتا ہو اس کے لئے مفید ہے حمل پر تین مہینے گزرنے سے پیشتر اَللّٰهُ يَعْلَمُ سے لے کر متعال تک اور ایک آیت سورۂ مریم کی یازکریا انا نبشرك بغلام اسمه يحيٰى لم نجعل له من قبل سميا ٭ ہرن کی جھلی پر گلاب اور زعفران سے لکھے اور پھر اس کے نیچے یہ عبارت لکھے بحق مریم وعیسیٰ ابنا صالحًا طویل العمر بحق محمد واٰلہ اور یہ متبرک تعویذ حاملہ باندھے رہے۔

ع ۲

(ش ۲) شان نزول صفحہ ۸۳۵ پر)

حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا

جب تک کہ وہی نہ بدل لیں جو کچھ ان کے دلوں میں ہے ف۱ اور جب چاہے اللہ کسی قوم کو برائی (پہنچانی)

مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیْ

تو وہ ٹل نہیں سکتی اور ان کا کوئی نہیں اللہ کے سوا مدد گار۔ وہی ہے جو تم

یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ ۚ

کو دکھاتا ہے بجلی۔ ڈرانے اور امید دلانے کو اور وہی اٹھاتا ہے بوجھل بادلوں کو

وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَیُرْسِلُ

(رش ۳) اور گرج اس کی پاکی بیان کرتی ہے اسکی تعریف کے ساتھ اور فرشتے بھی اسکے ڈر کے مارے (حمد وثنا میں لگے رہتے ہیں) اور

الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی

وہی بھیجتا ہے گرنے والی بجلیاں پھر ان کو گرا دیتا ہے جس پر چاہے۔ اور یہ کافر جھگڑتے ہیں اللہ کے

اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ ؕ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِیْنَ

بارے میں۔ حالانکہ اس کے داؤ سخت ہیں۔ اسی کا پکارنا حق ہے۔ اور جن (بتوں)

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ

کو یہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ نہیں پہنچتے ان کی حاجت پر بالکل مگر

اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ

جیسے کوئی پھیلا رہا ہو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی جانب کہ پانی آ پہنچے اس کے منہ تک حالانکہ وہ کبھی اس تک

وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی

پہنچنے والا نہیں اور کافروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ

آسمانوں اور زمین میں ہے چار و ناچار اور (نیز) ان کے سائے

وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدۃ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ

صبح اور شام ف۲ (اے محمدؐ) ان سے پوچھ! کون ہے پروردگار آسمانوں اور زمین کا (خود ہی) جواب دیدے کہ

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

اللہ ہے کہہ دے پھر کیا تم نے بنا رکھے ہیں اس کے سوا حمایتی جو مالک نہیں اپنے بھی

ف۱ یعنی جب تک انسان خود ہی اپنے دلی عقیدے اور ذاتی صلاحیت نہ بدل لے اللہ اس کی حالت نہیں بدلتا اور نہ وہ نعمت جو اس کو حاصل ہے چھینتا ہے بری حالت تو اپنی ہی شامت اعمال سے آتی ہے۔

ف۲ مطلب یہ ہے کہ مومنین اللہ کے آگے سربسجود اپنی خوشی اور رضامندی سے ہیں اور کافر بھی ناچار اسی کے آگے سربسجود ہیں گو اپنے منہ سے خدا کا انکار کریں لیکن اس کے حکم سے کسی طرح باہر نہیں جا سکتے وہ پیدا ہوئے تو خدا کے حکم سے مریں گے تو خدا کے حکم سے پھر خدا کا انکار ناحق کی ہیکڑی اور بدیہی بات کا انکار نہیں تو اور کیا ہے۔ سائے اور پرچھائیوں کے سجدہ کرنے سے یا تو یہی مراد ہے کہ ان کا بھی گھٹنا بڑھنا خدا ہی کے حکم سے ہے۔ یا صبح و شام سائے کا زمین پر دور تک پڑا ہوا ہونا بھی ان کا سجدہ ہے۔ واللہ اعلم

(السجدۃ ۱)

(شان نزول صفحہ ۸۳۵ پر)

نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ
نفع اور نقصان کے ۔ کہہ دے کہ کیا برابر ہوسکتا ہے اندھا اور آنکھوں والا ۔ یا
هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا
کہیں برابر ہیں اندھیرے اور اجالا ۔ یا انھوں نے بنا رکھے ہیں اللہ کے ایسے شریک جنھوں
كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
نے بنائی اللہ کی سی خلق پھر مشتبہ ہوگئی پیدائش انکی نظروں میں ف کہہ دے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے
وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ
اور وہی ہے اکیلا زبردست ۔ اس نے اتارا آسمان سے پانی پھر بہہ نکلے
اَوْدِيَةٌ ۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا
اس سے نالے اپنی اپنی موافق پھر اٹھالیا ریلے نے جھاگ جو اوپر آگیا تھا ۔ اور یہ جو
يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ
تپاتے ہیں آگ میں زیور یا دوسرے سامان کے لئے اس میں بھی جھاگ ہے
مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ
ویسا ہی ۔ یوں مثال بیان کرتا ہے اللہ حق اور باطل کی سو وہ جھاگ
فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي
تو رائیگاں جاتا ہے اور جو کام آتا ہے لوگوں کے وہ ٹھہرا رہتا ہے
الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا
زمین میں ۔ یوں بیان فرماتا ہے اللہ مثالیں ف۲ جنھوں نے کہا مانا اپنے
لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ
پروردگار کا ان کے لئے بہتری ہے ۔ اور جنھوں نے اس کا کہا نہ مانا اگر ان کے پاس جو کچھ کہ
مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ
زمین میں ہے سب کا سب اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور ہو تو یہ لوگ اپنی چھڑوائی میں اسکو دے ڈالیں
لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
ان لوگوں کے لئے حساب کی سختی ہے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری

ف۱ یعنی کیا ان کافروں نے خدا کے ایسے شریک بنا رکھے ہیں کہ اللہ کی سی مخلوقات انھوں نے بھی پیدا کر رکھی ہے کہ جس سے پیدائش مل جل کر خلط ملط ہوگئی اور شبہ پڑگیا کہ یہ کس کی پیدا کی ہوئی ہے بھلا اللہ کے سوا کون پیدا کرسکتا ہے اور کون اس کا شریک ہوسکتا ہے ۔ یہ دلیل خدا کی توحید اور شریک کے امتناع میں واضح اور بدیہی ہے ۔

ف۲ یعنی آسمان سے دین حق اترتا ہے تو ہر شخص اپنی استعداد کے موافق اس سے فیض حاصل کرتا ہے پھر حق و باطل ٹھہرتا ہے تو میل اوپر ابھر آتا ہے جیسے پانی جب زمین میں ملتا ہے تو جھاگ اوپر آجاتے ہیں اسی طرح دھات جب آگ میں زیور وغیرہ بنانے کی غرض سے تپایا جاتا ہے تو اس کا میل اور کھوٹ اوپر آجاتا ہے لیکن انجام کار جھاگ اور میل بے بنیاد رائیگاں ہوتا ہے اور کام کی چیز یعنی پانی اور خالص دھات باقی رہتی ہے ۔ اسی طرح حق غالب ہوکر باقی رہتا ہے اور باطل مغلوب ہوکر ملیامیٹ ہوجاتا ہے ۔

الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ النصف ع ۱۱/۸ ۲

جگہ ہے۔ بھلا جو شخص اس بات کو جانتا ہے کہ جو کچھ اترا تیری طرف تیرے رب کی طرف سے وہ برحق

كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ

ہے اس شخص کی مانند ہوسکتا ہے جو اندھا ہے بس وہی نصیحت پکڑتے ہیں جن کو عقل ہے وہ لوگ

يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ

جو پورا کرتے ہیں اللہ کا عہد اور نہیں توڑتے قرار۔ اور وہ جو

يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ

جوڑتے ہیں جن کے جوڑے رکھنے کو اللہ نے فرمایا ف اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اور

يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ

اندیشہ رکھتے ہیں حساب کی سختی کا۔ اور وہ لوگ کہ جنھوں نے صبر کیا اپنے رب کی توجہ

رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا

چاہنے کو اور قائم رکھی نماز! اور خرچ کیا ہمارے دیئے ہوئے میں سے پوشیدہ

وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اور ظاہر اور بھلائی کرتے ہیں برائی کے مقابلے میں یہی لوگ ہیں جن

عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ

کے لئے پچھلا گھر ہے۔ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ کہ جن میں وہ آپ بھی جائینگے اور نیز جو نیکوکار

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

ہوئے ان کے باپ دادوں اور بیبیوں اور اولاد سے اور فرشتے ان

يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا

پر داخل ہوں گے ہر دروازے سے (کہتے ہوئے) کہ تم پر سلامتی ہے اس کے

صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ

صلہ میں کہ تم نے صبر کیا سو خوب ملا پچھلا گھر اور جو لوگ توڑتے ہیں اللہ کا

اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ

قرار اس کو پکا کئے پیچھے اور کاٹتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم

ف یعنی باہمی تعلقات اور رشتے۔

يُوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ
فرمایا اور فساد پھیلاتے ہیں ملک میں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے پھٹکار ہے اور
لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ وَ
ان کے لئے بُرا گھر ہے۔ اللہ فراخ کر دیتا ہے روزی جس کی چاہتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے اور
فَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا
کافر خوش ہیں دنیا کی زندگی سے۔ اور کچھ نہیں دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں مگر
ع ۳ متَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ
بے حقیقت چیز۔ اور کہتے ہیں کافر کہ کیوں نہیں اتری اس پیغمبر پر کوئی نشانی اس کے رب
رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ
کی جانب سے۔ کہہ دے کہ اللہ ہی گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور اپنی طرف راستہ دکھاتا ہے اس کو
اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ
جو رجوع ہوا۔ (یعنی) جو لوگ ایمان لائے اور آرام پاتے ہیں ان کے دل اللہ کی یاد سے۔
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
سن رکھو! اللہ کی یاد سے چین پایا کرتے ہیں دل! جو لوگ ایمان لائے اور نیک
الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ
کام کئے ان کے لئے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانا۔ (ف ۴) اسی طرح ہم نے تجھ کو بھیجا
فِىْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاْ عَلَيْهِمُ
ایک امت میں کہ گزر چکی ہیں اس سے پہلے بہتیری اُمتیں تاکہ تو پڑھے ان پر
الَّذِىْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ
جو ہم نے بھیجا تیری جانب اور وہ منکر ہوتے ہیں رحمٰن کے۔ تو کہہ دے
هُوَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ
وہی میرا پروردگار ہے کوئی معبود نہیں اسکے سوا۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے (ف ۵)
اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ
اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ چلا دیئے جاتے اس سے پہاڑ یا کاٹ دی جاتی اس سے زمین (ف ۱) یا

ف
یعنی زمین کی مسافت طے کرادی جاتی جیسا کہ شان نزول سے واضح ہے یا یہ مطلب ہے کہ اس کے سننے سے زمین کا کلیجہ پھٹ جاتا اور شق ہو جاتی یا زمین کاٹ دی جاتی کہ اس میں سے چشمے اور نہریں پھوٹ بہتیں۔

خواص
وَلَوْ اَنَّ اس آیت کو جمیعًا تک ہرن کی جھلی پر لکھ کر بانجھ عورت کی گردن میں ڈالے انشاء اللہ صاحب اولاد ہوگی۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۶ پر)

أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۗ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۗ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ

بات چیت کرادی جاتی اسکے باعث مُردوں سے (تب بھی تو ایمان نہ لاتے) بلکہ اللہ کے ہاتھ ہے تمام کام۔ تو کیا نہیں جانا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۗ وَ

مسلمانوں نے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہدایت کردیتا تمام لوگوں کو۔ اور

لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ

ہمیشہ پہنچتی رہے گی کافروں کو ان کے کئے پر مصیبت یا آنازل ہوگی

قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

ان کے گھر کے قریب یہاں تک کہ آموجود ہو اللہ کا وعدہ۔ بیشک اللہ وعدہ خلافی

الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ

نہیں کرتا۔ اور ہنسی اڑائی جاچکی ہے بہتیرے پیغمبروں کی تجھ سے پہلے تو میں نے مہلت

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ

دی منکروں کو پھر ان کو دھر پکڑا تو (دیکھا) میرا عذاب کیسا تھا۔ بھلا (اللہ)

هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

جو خبر رکھتا ہے ہر نفس کے اعمال کی (ان کو بے سزا دیئے چھوڑ دے گا) اور انھوں نے ٹھہرائے

شُرَكَآءَ ۗ قُلْ سَمُّوْهُمْ ۗ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي

اللہ کے شریک۔ کہہ دے ان کے نام تو لو! یا تم اللہ کو جتاتے ہو جو وہ نہیں جانتا

الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

زمین میں یا اوپری باتیں بناتے ہو۔ بلکہ بھلا کر دکھایا گیا ہے کافروں کے لئے

مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

ان کا مکر اور روکے گئے ہیں راہ (راست) سے اور جسے اللہ گمراہ کرے تو کوئی اسے راہ

مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

بتانے والا نہیں۔ ان کے لئے عذاب ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت کا عذاب تو بہت

اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ

سخت ہے۔ اور ان کو کوئی نہیں اللہ سے بچانے والا۔ جنت کی صفت کہ جس کا

(بقیہ صفحہ ۳۱۳)

کیا البتہ پردیسی کو ایک اونٹ سے زیادہ دینے کا حکم نہ تھا الغرض قحط زدہ مخلوق جوق جوق غلہ لینے آئی۔ یہاں تک کہ پہلے ہی سال روپیہ پیسہ درہم و دینار ختم ہوگئے دوسرے سال زیور و جواہرات کے عوض غلہ خرید کر کھایا تیسرے سال چوپائے مویشی سب کچھ بیچ کھائے چوتھے سال غلام باندیاں بیچ ڈالیں پانچویں سال تمام جائداد و مکانات ختم کئے۔ چھٹے سال اولاد بیچی اور ساتویں سال اپنے آپ کو بیچ کر پیٹ بھرا۔ یوسفؑ نے اس ترکیب سے تمام اہل مصر کو زرخرید غلام بنالیا اور شاہی خزانہ بھی بھرلیا اس کے بعد سب کو ایک دم آزاد کردیا۔ جائداد وغیرہ تمام املاک سب کو واپس کردیں اور چونکہ یہ عام قحط کنعان میں بھی تھا اور چاروں طرف خبر تھی کہ مصر میں اناج سستا ہے۔ اس لئے یوسفؑ کے باپ یعقوبؑ نے بھی اپنے بیٹوں کو غلہ خریدنے مصر بھیجا الغرض یہ آئے۔

ع ۵/۱۰

الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا

وعدہ کیا گیا ہے پرہیزگاروں سے یہ ہے کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں اس کے پھل

دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ

سدا (بہار) اور (اسی طرح) اسکی چھاؤں! یہ ہے ان کا انجام جو پرہیزگار رہے۔ اور کافروں کا انجام

النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

آگ ہے۔ اور جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ خوش ہوتے ہیں اس سے جو اتارا گیا تیری

وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ

جانب اور بعض فرقے انکار کرتے ہیں انکی بعض باتوں کا۔ کہہ دے! مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ میں

اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿٣٦﴾ وَ

عبادت کروں اللہ کی اور اس کا شریک نہ بناؤں! اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اور

كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ

اسی طرح ہم نے قرآن اُتارا حکم (بزبان) عربی۔ اور اگر تو نے پیروی کی ان کی خواہشوں کی اسکے بعد

مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ ع

کہ تیرے پاس آچکا علم (تو) نہ تیرا اللہ سے کوئی حمایتی ہے اور نہ بچانے والا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ

(ش ۶) اور ہم نے بھیجے بہتیرے رسول تجھ سے پہلے اور ہم نے دی تھیں ان کو بیبیاں اور

ذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

اولاد۔ اور کسی رسول کی طاقت نہ تھی کہ لے آئے کوئی نشانی مگر بحکم خدا۔

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖۚ وَعِنْدَهٗ

ہر وعدے کی ایک لکھت ہے۔ (ش ۷) مٹا دیتا ہے اللہ جو چاہے اور باقی رکھتا ہے۔! اور اسی کے پاس

اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ

اصل کتاب ہے ف۱ اور اگر ہم تجھ کو دکھا دیں کوئی وعدہ جو ہم ان سے کرتے ہیں یا

اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ اَوَلَمْ

تجھ کو قبض کر لیں بہر حال تیرا ذمہ تو احکام پہنچا دینا ہے اور ہمارے ذمہ حساب لینا ہے۔ کیا یہ

ف۱
یعنی جتنے واقعات ھیں ازاں جملہ معجزہ بھی ہے سب کا لوح محفوظ میں ایک وقت لکھا ہوا مقرر ہے جلدی کرنے سے کوئی کام وقت سے پہلے نہیں ہو سکتا دنیا میں ہر چیز کے لئے سبب مقرر ہے سبب کی تاثیر کا ایک اندازہ ہے جب اللہ چاہے کسی کی دعا وغیرہ سے اس کی تاثیر اندازے سے زیادہ کر دے جب چاہے ایسی ہی رکھے مثلاً آدمی کبھی کنکری سے مرجاتا ہے اور کبھی گولی سے بچ رہتا ہے اور ایک اندازہ ہر چیز کا اللہ کے علم میں ہے وہ ہرگز نہیں بدل سکتا جو حکم خدا کی مرضی سے بدلتا رہتا ہے اس کو تقدیر معلق کہتے ہیں اور جس قطعی حکم میں کچھ رد و بدل نہیں ہو سکتا وہ تقدیر مبرم ہے مرجع تقدیر معلق کا بھی مبرم ہی ہے۔

ع ٥ ٦ ١١

(شان نزول ٨٣٦ پر)

يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ
دیکھتے نہیں کہ ہم چلے آتے ہیں زمین کو گھٹاتے ہوئے سب طرف سے ف۱ اور اللہ حکم کرتا

لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ
ہے، کوئی نہیں کہ پیچھے ڈالے اس کا حکم۔ اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور فریب کر چکے ہیں ان

مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ
سے اگلے لوگ سو اللہ کے ہاتھ میں ہے سب فریب۔ وہ جانتا ہے جو کچھ کما رہا ہے ہر

نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
نفس۔ اور عنقریب جان لیں گے کافر کہ کس کا ہے پچھلا گھر؟ اور کافر کہتے ہیں کہ

كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ
تو پیغامبر نہیں ہے۔ کہہ دے کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان

وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾
اور وہ لوگ کہ جن کو کتاب کا علم ہے ف۲

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ ۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
الٓر (یہ قرآن) ایک کتاب ہے اس کو ہم نے تیری طرف اتارا ہے تاکہ تو نکالے لوگوں کو اندھیروں سے اجالے

النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۱﴾ اللّٰهِ
کی جانب۔ ان کے پروردگار کے حکم سے اس کے رستے کی جانب جو زبردست قابل تعریف ہے (یعنی) اللہ

الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ
کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور افسوس

لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ
ہے کافروں پر سخت عذاب سے۔ جو پسند رکھتے ہیں دنیا کی

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
زندگی آخرت کے مقابلے میں اور روکتے ہیں اللہ کے راستے سے

ف۱ یعنی فتوحات اسلام سے ملک کو سب طرف سے دباتے چلے آتے ہیں زمین عرب میں اسلام دن بدن بڑھتا اور پھیلتا جا رہا ہے اور کفر مغلوب ہو رہا ہے اسلام کی حقانیت کی ایک دلیل یہ بھی تو ہے۔

ع ۶ ۱۲

ف۲ یعنی علمائے یہود کہ جن کو آسمانی کتاب کا علم ہے اور ان میں میری نسبت پیشین گوئیاں موجود ہیں وہ بھی جانتے ہیں کہ میں خدا کا سچا رسول ہوں۔

وَ يَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۳﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ

اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں۔ یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔ (ف ۸) اور کوئی رسول ہم نے

رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ

نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں (بات چیت کرتا ہوا) تاکہ بیان کر دے ان سے پھر گمراہ کرتا ہے اللہ جسے

يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۴﴾ وَلَقَدۡ

چاہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہے اور وہ زبردست ہے حکمتوں والا۔ اور ہم

اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر کہ نکال اپنی قوم کو اندھیروں سے اجالے

اِلَى النُّوۡرِ ۙ وَذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰٮمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ

کی جانب اور ان کو یاد دلا اللہ کے دن ف بیشک ان (واقعات) میں نشانیاں ہیں ہر

صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۵﴾ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ

صبر شکر کرنے والے کے لئے۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ یاد کرو اللہ کا احسان

عَلَيۡكُمۡ اِذۡ اَنۡجٰٮكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ

اپنے اوپر جب اس نے تم کو نجات دی فرعون کے لوگوں سے وہ تم کو چکھاتے تھے برا

الۡعَذَابِ وَيُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ وَفِىۡ

عذاب اور مار ڈالتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور جیتا رکھتے تھے تمہاری عورت ذات (بیٹیوں) کو

ذٰ لِكُمۡ بَلَاۤ ءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ﴿۶﴾ ع وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَئِنۡ

اور اس میں بڑی آزمائش تھی تمہارے پروردگار کی طرف سے۔ اور جب جتا دیا تمہارے پروردگار نے کہ اگر تم

شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّـكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ ﴿۷﴾

شکر کرو گے تو میں تم کو اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کی تو میری مار سخت ہے۔

وَقَالَ مُوۡسٰٓى اِنۡ تَكۡفُرُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ

اور کہا موسیٰ نے کہ اگر کافر ہو جاؤ تم اور جتنے لوگ زمین میں ہیں

جَمِيۡعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَـغَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ﴿۸﴾ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَبَؤُا

سب کے سب تو اللہ تو بے پرواہ ہے تعریف کے قابل۔ کیا تم کو ان کے حالات

ف یعنی وہ واقعات جن میں اس نے اپنی بڑی بڑی قدرتوں کا اظہار کیا اور فرمانبرداروں کو غالب کیا اور نافرمان کافروں کو ہلاک کر مارا۔

ع ۱ / ۱۲

(شان نزول صفحہ ۸۳۶ پر)

مع عند المتقدمین ۱۲

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۛ وَالَّذِيْنَ
نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے

مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
بعد ہوئے۔ جن کی خبر بس اللہ ہی کو ہے! آئے ان کے پاس ان کے رسول نشان لے کر

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ
تو انھوں نے لوٹائے اپنے ہاتھ اپنے منھ میں ف اور بولے کہ ہم نہیں مانتے جو تمھارے

اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۹
ہاتھ بھیجا گیا ہے اور ہم بڑے شک میں پڑے ہوئے ہیں اس دین سے جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو

الثلثة

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
ان کے پیغمبروں نے کہا کہ کیا اللہ میں شبہ ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے

يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى
وہ تم کو بلاتا ہے تاکہ بخش دے تمھارے گناہ اور تم کو رہنے دے

اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ
ایک وقت مقرر تک وہ کہنے لگے کہ بس تم بھی تو ہم ہی جیسے بشر ہو۔ چاہتے ہو کہ

اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۱۰
ہم کو روک دو ان چیزوں سے جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادا تو لاؤ کوئی سند صریح۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ
ان سے کہا ان کے رسولوں نے کہ بیشک ہم تمھاری طرح کے آدمی ہیں لیکن

اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ
اللہ احسان کرتا ہے اپنے بندوں میں جس پر چاہے۔ اور ہمارا کام نہیں

اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
کہ تمھارے پاس لے آئیں کوئی سند مگر اللہ کے حکم سے! اور اللہ پر بھروسہ چاہیے

الْمُؤْمِنُوْنَ ۱۱ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا
مسلمانوں کو اور ہم کو کیا ہوا کہ نہ بھروسہ کریں اللہ پر حالانکہ وہ سمجھا چکا

ف
یعنی نہایت تعجب اور انکار سے دانتوں میں انگلیاں دبائیں یا جیسے دوسرے کو چپ کرنے کے لئے عادت ہے اپنے منھ پر ہاتھ رکھے کہ چپ رہو! یا خوب کھل کھلا کھل کھلا کر ہنسنے یہاں تک کہ اپنے منھ بند کر لئے یا آیت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہاتھ انبیاء کے منھ پر لوٹائے اور ان کو بولنے نہ دیا۔ غرض خلاصہ یہ ہے کہ کافروں نے پیغمبروں کی بات نہ مانی۔

سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

ہم کو ہماری راہیں اور ہم صبر کریں گے تمہاری ایذا پر ۔ اور اللہ پر بھروسہ

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ

چاہیئے بھروسہ کرنے والوں کو ۔ اور کہا کافروں نے اپنے رسولوں سے

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰى

کہ ہم تم کو ضرور نکال دیں گے اپنی زمین سے یا لوٹ آؤ ہمارے دین میں ۔ تب انکی طرف وحی

اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

بھیجی ان کے پروردگار نے کہ ہم ضرور غارت کریں گے ان ظالموں کو اور ضرور تم کو بسائیں گے

الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ

اس زمین میں ان کے بعد ۔ یہ صلہ اس شخص کا جو ڈرا میرے حضور میں کھڑا ہونے سے اور ڈرا میرے

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ

عذاب کے وعدے سے ۔ اور پیغمبروں نے فتح مانگی اور نامراد ہوا ہر سرکش ضدی اس کے پیچھے

جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ

دوزخ ہے اور اس کو پلایا جائے گا پیپ کا پانی ۔ اس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور گلے سے نہیں

يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ

اتار سکے گا اور چلی آتی ہے اس پر موت ہر جگہ سے اور وہ نہیں مرتا ۔

وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہے ۔ ان کی مثال جو منکر ہوئے اپنے پروردگار سے

اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا

ایسی ہے کہ ان کے عمل گویا راکھ (کا ڈھیر) ہے کہ زور سے چلی اس پر ہوا آندھی کے دن (اسی طرح) ان

يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ

کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا اپنے کئے ہوئے میں سے یہی ہے پرلے درجے کی

الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

گمراہی ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بنائے آسمان اور زمین

بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝١٩ۙ وَّمَا

تدبیر سے! اگر چاہے تو تم کو لے جائے اور لائے نئی خلقت اور یہ

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝٢٠ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا

اللہ پر کچھ مشکل نہیں ۔ اور نکل کھڑے ہوں گے اللہ کے سامنے سب لوگ پھر کہیں گے کمزور آدمی

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ

ان لوگوں سے جو عزت رکھتے تھے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم پر سے ہٹا سکتے

عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

ہو اللہ کے عذاب میں سے کچھ؟ وہ کہیں گے کہ اگر ہم کو ہدایت کرتا اللہ

لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝٢١ۧ ع ٣ ١٥

تو ہم تم کو ہدایت کرتے اب تو برابر ہے ہمارے حق میں بیقراری کریں یا صبر کریں ہمارے لئے کسی طرح کا چھٹکارا نہیں

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ

اور شیطان کہے گا جب فیصل ہو جائے گا کام کہ اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ

اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا سو وعدہ خلافی کی ۔ اور میری تم پر کچھ

عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ

زبردستی تو تھی نہیں مگر ہاں میں نے تم کو بلایا تو تم نے میرا کہا

لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ

مان لیا۔ پس مجھے الزام نہ دو اور الزام دو اپنے آپ کو نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور

مَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ

نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو۔ میں تو مانتا ہی نہیں کہ تم نے مجھے شریک بنایا تھا پہلے ۔

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٢٢ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بیشک جو ظالم ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ اور داخل کئے جائیں گے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اور نیک عمل کئے جنتوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں، ہمیشہ اس میں

فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ﴿٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ

رہیں گے اپنے پروردگار کے حکم سے ان کے باہم دعائے خیر اس جگہ سلام ہے کیا تو نے نہیں دیکھا؟

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا

کیسی مثال بیان کی اللہ نے کہ پاکیزہ بات گویا ایک پاکیزہ درخت ہے اس کی جڑ

ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ

مضبوط ہے اور اس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔ اپنے پھل لاتا رہتا ہے ہر وقت اپنے

بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

پروردگار کے حکم سے اور اللہ بیان کرتا ہے مثالیں لوگوں کے لئے تا کہ

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ

سوچیں (سمجھیں) اور گندی بات کی مثال گندے درخت کی سی ہے کہ

اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ

اکھاڑ پھینکا گیا زمین کے اوپر سے اس کو کچھ ٹھہراؤ نہیں ف۱ ثابت رکھتا

اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي

ہے اللہ ایمان والوں کو پکی بات سے دنیا کی زندگی میں اور

الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ ع

آخرت میں اور گمراہ کرتا ہے اللہ ظالموں کو اور کرتا ہے اللہ جو چاہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ

(رش ۹) کیا تو نے ان کی جانب نظر نہیں کی جنھوں نے بدلہ کیا اللہ کی نعمت کا ناشکری سے اور اتارا اپنی

دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَ

قوم کو تباہی کے گھر (یعنی) جہنم میں ف۲ کہ وہ سب اس میں داخل ہونگے اور وہ برا ٹھکانا ہے اور

جَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا

ٹھہرالئے اللہ کے مدمقابل تا کہ لوگوں کو گمراہ کریں اللہ کے راستے سے کہہ دے کہ رس بس

فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا

لو! پھر تو تم کو آگ کی طرف جانا ہے۔ کہہ دے میرے ان بندوں سے جو ایمان

ف۱ یعنی اہل توحید کا دعویٰ نہایت ہی معقول اور مستحکم ہے اور کفار و مشرکین کا دعویٰ بالکل بے اصل اور بودا ہے کہ ذرا سے دھیان سے غلط معلوم ہو جائے۔

ف۲ مکہ کے سردار مراد ہیں اللہ نے ان پر تو احسان کیا کہ ان پر اپنا پیارا حبیب سب سے برتر رسول بھیجا اور انھوں نے خود بھی مخالفت کی اور اپنے تابعین غریبوں کو بھی گمراہ کر کے مخالفت کرائی انجام کار اپنے ساتھ ان کو بھی لے ڈوبے دنیا میں بھی مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کرایا اور آخرت میں بھی ان کو دوزخ میں لے جا اتارا۔

ع ۴ ۱۶

(شان نزول ۸۳۶ پر)

يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً

لائے کہ قائم رکھیں نماز اور خرچ کرتے رہیں ہماری دی ہوئی روزی میں سے پوشیدہ اور علانیہ

مِّن قَبْلِ أَن يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ

اس سے پہلے پہلے کہ وہ دن آ موجود ہو جس میں نہ خرید و فروخت ہو نہ دوستی ۔ اللہ ہی

الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

ہے جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین اور اتارا آسمان سے پانی پھر

فَأَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ

نکالے اس کے ذریعے سے پھل کہ وہ تمہاری روزی ہے اور تمہارے اختیار میں کر دیا کشتیوں کو تاکہ

فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهٖ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ

چلیں دریا میں چلیں اسکے حکم سے اور تمہارے کام میں لگا دیں ندیاں اور تمہارے کام میں لگا دیئے سورج اور

الْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ ج وَاٰتٰكُم مِّن كُلِّ

چاند ہمیشہ چکر لگانے والے اور تمہارے کام میں لگا دیئے رات اور دن ۔ اور تم کو دیا ہر چیز میں سے

مَا سَأَلْتُمُوهُ ط وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا ط إِنَّ

جو تم نے مانگا ۔ اور اگر گنو اللہ کی نعمتوں کو تو پورا نہ گن سکو ۔ کچھ شک

الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ع وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا

نہیں کہ انسان بڑا ناانصاف (اور) ناشکرا ہے ۔ اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے پروردگار کر دے اس شہر

الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ط ﴿۳۵﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ

(مکہ) کو امن کی جگہ اور بچا مجھ کو اور میری اولاد کو اس سے کہ پوجنے لگیں بتوں کو ۔ اے میرے پروردگار

أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهٗ مِنِّي ج وَمَنْ

ان بتوں نے گمراہ کر دیا بہتیرے لوگوں کو تو جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہے اور جس نے

عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي

میرا کہا نہ مانا سو تو بخشنے والا مہربان ہے اے ہمارے پروردگار میں نے بسائی ہے اپنی کچھ اولاد

بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ لا رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ

بیابان میں جہاں کھیتی نہیں تیرے معزز گھر کے پاس ۔ اے ہمارے پروردگار تاکہ یہ قائم رکھیں

(بقیہ صفحہ ۳۳۷)

سب اولاد کو تھی ۔ اور دل میں خاص پیغمبر آخرالزماں کو دعا منظور تھی ۔

ع ۵ / ۱۶

ف ۲ یعنی تم وہی تو ہو جو دنیا میں ایک دوسرے سے قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ بھائیو ہمیشہ دنیا ہی میں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی ممکن ہے کہ یہی ان کا قول ہو تکبر اور غرور کی وجہ سے موت تک کا انکار کر بیٹھے ہوں یا قسمیں کھا کر عذاب حشر و نشر کا انکار گویا موت ہی کا انکار تھا اور عذاب کا انکار تو ان کی جبلی عادت ہو ہی گئی تھی ۔

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ

نماز تو کر کتنے ہی لوگوں کے دل کہ مائل ہوں ان کی طرف اور ان کو روزی

الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ

دے میووں سے تاکہ یہ شکر کریں ف اے ہمارے پروردگار تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے

وَمَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

ہیں ف۲ اور نہیں چھپی رہتی اللہ پر کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ

اللہ کا شکر ہے جس نے عطا فرمائے مجھ کو باوجود بڑھاپے کے اسمٰعیل اور اسحٰق۔

اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ

بیشک میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے۔ اے پروردگار کر مجھ کو قائم رکھنے والا بنا نماز کا

وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖۗ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اور بعض میری اولاد کو۔ اے پروردگار قبول فرما میری دعا ف۳ اے ہمارے پروردگار بخش مجھ کو اور میرے

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا

ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب۔ اور (اے محمدؐ) ایسا نہ خیال کیجو کہ اللہ بے خبر ہے

عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ۬ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾

ان کاموں سے جو ظالم کر رہے ہیں۔ بس ان کو اللہ اس دن تک کی مہلت دے رہا ہے جب پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی آنکھیں۔

مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْئِدَتُهُمْ

دوڑتے ہونگے اپنے سر اٹھائے ہوئے پھر ان کی طرف نہ لوٹے گی ان کی نگاہ اور ان کے دل ہوا

هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ

ہوں گے اور ڈرائے لوگوں کو اس دن سے کہ آپڑے گا ان پر عذاب تب کہیں گے ظالم

ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ

لوگ کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو مہلت دے تھوڑی سی مدت کہ ہم مان لیں تیرا پکارنا اور اتباع کریں

الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾

رسول کا (ان کو جواب ملے گا) کیا تم قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے پہلے کہ تم کو کسی طرح کا زوال نہیں ف۴

ف۱
حضرت سارہ نے اپنی باندی
حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیمؑ
کو ہبہ کر دی تھی جب ہاجرہؓ
سے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے
تو سارہ کو سوکن ہونے کے
باعث باقتضائے بشریت
رشک ہوا جب دونوں سوکنوں
میں کسی طرح نہ بنی تو ابراہیمؑ
ہاجرہ کو ان کے بیٹے اسمٰعیل
سمیت اس مقام پر لے آئے
جہاں اب شہر مکہ آباد ہے
اس وقت یہ جگہ بالکل غیر
آباد، چٹیل بیابان، ہو کا میدان
تھا۔ اللہ پاک نے وہاں سے
چشمہ زمزم نکالا۔ وہاں بستی
آباد ہوئی۔ وہ زمین کھیتی باڑی
کے قابل نہ تھی اس لئے اللہ
تعالیٰ نے اس کے نزدیک طائف
کی زمین کو اس قابل کر دیا
کہ بہتر سے بہتر میوے
ع ۶ وہاں پیدا ہوں اور مکہ
۱۸ میں پہنچیں۔

ف۲
یعنی سارہ کے کہنے سے بیوی
بچے کو تیرے بھروسے پر چھوڑے
تو جاتا ہوں لیکن فراق کا جو
کچھ صدمہ دل میں ہے وہ بھی
تو ہی خوب جانتا ہے اور جو
تجھ سے گڑگڑا کر دعا اور توکل
کر رہا ہوں اس سے بھی تو
ہی خوب واقف ہے۔ یا یہ
مطلب ہے کہ ہمارے ظاہر
و پوشیدہ سب احوال تجھ
پر واضح ہیں دعا کی کچھ ضرورت
نہیں تاہم اپنی عبودیت ظاہر
کرنے کی غرض سے گڑگڑا
رہا ہوں۔

ف۳
شاہ عبد القادر صاحب
نے لکھا ہے کہ ظاہر میں دعا
(باقی صفحہ ۳۳۶ پر)

وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ

اور تم بسے تھے ان ہی کے گھروں میں جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر اور تم پر کھل چکا تھا کہ

فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ

ہم نے ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا اور ہم نے بیان کردی تھیں تمھارے لئے مثالیں۔ اور یہ کرتے رہے اپنے داؤ اور

عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

اللہ کے پاس ہے ان کا داؤ۔ اگرچہ ان کا داؤ (اس بلا کا) تھا کہ ٹل جائیں اس سے پہاڑ ف

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

تو (اے محمدؐ) ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ وعدہ خلافی کریگا اپنے رسولوں سے۔ بیشک اللہ زبردست ہے

ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ

بدلہ لینے والا۔ اس دن کہ بدل دی جائے گی اس زمین سے اور زمین اور آسمان (بھی بدل دیئے جائینگے)

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ

اور لوگ نکل کھڑے ہونگے خدائے واحد زبردست کے سامنے۔ اور تو اس دن گنہگاروں کو دیکھے گا کہ

مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى

جکڑے ہوئے ہیں زنجیروں میں۔ ان کے کرتے قطران کے ہوں گے ف۲ اور چھپالے

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ

گی ان کے مونھوں کو آگ تاکہ بدلہ دے اللہ ہر نفس کو اس کے کئے کا۔ بیشک

اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَ

اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ خبر کردینی ہے لوگوں کو اور تاکہ انکو اس کے ذریعے سے ڈرایا

لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

جائے اور تاکہ سب جان لیں کہ بس معبود وہی ایک ہے اور تاکہ نصیحت پکڑیں عقل والے۔

ع ۱۹ ۱۱

سورۃ الحجر مکیۃ ۱۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۶ آیاتہا ۹۹

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

الٓرٰ یہ آیتیں ہیں کتاب (الٰہی) اور روشن قرآن کی۔

ف۱ بعض نے ان نافیہ بنایا ہے اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کافروں کا داؤ ایسا تو ہے نہیں کہ پہاڑ مل دے یعنی محمدؐ کو کچھ سختی پہنچاسکیں یا مستحکم شریعت اور پہاڑ جیسے مضبوط دین کو مٹاسکیں خود ہی ہلاک ہوجائیں گے۔

ف۲ ایک قسم کا روغن ہوتا ہے جو بہل درخت کے پھل سے کشید کیا جاتا ہے اور بہت جلد آگ لیتا ہے بعض نے اس کے معنی گندھک کے اور بعض نے تارکول کے لئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

خواص

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ ابراہیم اور دوسری رکعت میں سورہ حجر تو اس کو فقر اور جنون اور مصیبت نہ آئے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿۲﴾ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا

کسی وقت بہتیری آرزو کریں گے کافر کہ کاش مسلمان ہوتے ۔ چھوڑ دے ان کو کہ

وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۳﴾ وَمَا

کھالیں اور نفع اٹھالیں اور ان کو غافل کئے رہے امید ف پھر آگے ان کو معلوم ہو ہی جائے گا ۔ اور کوئی

أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ﴿۴﴾ مَا تَسْبِقُ

بستی ہم نے نہیں غارت کی مگر کہ اس کا لکھا مقرر تھا ۔ نہ آگے بڑھ سکتی

مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿۵﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا

ہے کوئی جماعت اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے ۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اے

الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿۶﴾ لَوْ مَا تَأْتِينَا

شخص جس پر اترا ہے قرآن تو تو دیوانہ ہے ف تو کیوں نہیں

بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۷﴾ مَا نُنَزِّلُ

لے آتا ہمارے سامنے فرشتے اگر تو سچا ہے ۔ ہم نہیں اتارا

الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ﴿۸﴾ إِنَّا

کرتے فرشتے مگر حکمت سے اور ان کو اس وقت مہلت بھی نہ ملے گی ۔ بیشک

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

ہم ہی نے قرآن اتارا ہے اور بیشک ہم ہی اس کے نگہبان ہیں ۔ اور ہم بھیج چکے ہیں

مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۰﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ

رسول تجھ سے پہلے اگلے لوگوں کے گروہوں میں ۔ اور ان کے پاس کوئی رسول

رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۱۱﴾ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي

نہیں آتا تھا مگر کہ اس کی ہنسی اڑاتے رہے ۔ اسی طرح ہم ڈال دیتے ہیں ہنسی

قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ

اڑانا گنہگاروں کے دلوں میں یہ قرآن پر ایمان نہ لائیں گے اور ہوتی چلی آئی ہے رسم

الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ

اگلوں کی ۔ اور اگر ہم کھول دیں ان پر دروازہ آسمان سے اور یہ سارے دن اس

ف۱
یعنی بے جا توقعات اور دراز امیدوں میں پڑے ہوئے خدا کی یاد سے غافل بنے رہیں ۔

ف۲
کفار کا یہ کہنا ہنسی اور ٹھٹھے کے طور پر تھا واقع میں اللہ کی طرف سے محمدؐ پر اتارے جانے کا یقین نہ تھا اور اسی وجہ سے دیوانہ کہا یعنی اے وہ شخص جو اپنے آپ کو رسول کہتے اور دعوے کرتے ہیں کہ مجھ پر قرآن اترا ہے تم کو تو جنون ہو گیا ہے ۔

يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ

ہیں چڑھتے رہیں (تب بھی) یہی کہیں گے کہ ہو نہ ہو ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں نہیں تو

قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا

ہم پر جادو ہوا ہے ف۱ اور ہم نے بنائے ہیں آسمان میں برج

وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ

اور اس کو آراستہ کیا ہے دیکھنے والوں کے لئے ف۲ اور ہم نے ان کی حفاظت کی ہر

شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ

شیطان مردود سے ۔ مگر جو چوری سے سن گیا تو اس کے پیچھے لگتا ہے چمکتا ہوا

مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ

انگارہ ف۳ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں ڈال دیئے پہاڑ اور

اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

اگائی اس میں ہر چیز مناسب ۔ اور بنا دیئے تمہارے لئے

مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ

اس میں روزی کے سامان اور ان کے لئے جن کو تم روزی نہیں دیتے ف۴ اور جتنی چیزیں

شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾

ہیں ہمارے پاس سب کے خزانے ہیں اور ہم ان کو اتارتے رہتے ہیں اندازہ مقرر پر

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ

اور ہم نے چلائیں ہوائیں باردار ف۵ پھر ہم نے اتارا آسمان سے پانی پھر وہ پانی تم کو پلایا

وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ

اور تم تو اس کا خزانہ نہیں رکھتے ۔ اور ہم ہی جلاتے اور مارتے ہیں

وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ

اور ہم ہی وارث ہیں ۔ (رش ۱) اور ہم جانتے ہیں تم میں آگے بڑھ جانے والوں کو

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ

اور ہم جانتے ہیں پیچھے آنے والوں کو ۔ اور بیشک تیرا پروردگار ان سب کو جمع کرائے گا ۔ بلاشبہ وہی

ف۱ یعنی ایسے کھلے معجزے کو بھی دیکھ کر یہی کہیں گے کہ یا نظر بندی ہے یا جادو۔

ع ۱۵

ف۲ علم والوں نے آسمان کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا ہے ہر ایک حصہ برج کہلاتا ہے اس لئے ان کے سمجھانے کو ان کے عرف کے موافق فرمایا کہ ہم نے بارہ برج بنائے اور ستاروں سے آسمان کو آراستہ کیا۔

ف۳ فرشتوں کو انتظام دنیا کے متعلق اللہ کے ہاں سے حکم ملتا ہے اور ان میں اس کا چرچا ہونے لگتا ہے۔ محمد کے وقت سے پہلے شیاطین آسمان پر جا کر فرشتوں کی گفتگو سن آیا کرتے تھے اور کاہن ان باتوں کو شیطانوں سے سن کر اور اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر ڈھکوسلوں سے لوگوں کو بہکایا کرتے تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے شیاطین کا آنا جانا بند ہو گیا۔ تاہم ایک درجے تک ان کی رسائی ہے لیکن جب کوئی شیطان فرشتوں کی گفتگو سننے لگتا ہے اوپر انگارے پڑنے لگتے ہیں جو سن بھاگا کاہنوں پر لا ظاہر کیا اکثر ستارے ٹوٹتے ہوئے دکھائی دیا کرتے ہیں۔ یہ وہی انگارے ہیں۔

ف۴ یعنی صرف تمہاری ہی نہیں بلکہ تمام جانوروں کی روزی کے سامان مہیا کر دیئے یا

(باقی صفحہ ۳۴۱ پر)

حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ
حکمت والا واقف کار ہے اور ہم نے بنایا انسان کو کھنکھناتے سڑے ہوئے
حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ
گارے سے ف اور جنات کو ہم نے پیدا کیا (آدم سے بھی) پہلے لُو کی
السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن
آگ سے۔ اور (یاد کر) جب کہا تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہ میں ایک بشر پیدا کرنے والا
صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٨﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ
ہوں کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے۔ پھر جب اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں
فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ
پھونک دوں اپنی روح ف۲ تو تم گر پڑنا اس کے آگے سجدے میں۔ تب سجدہ کیا تمام فرشتوں نے
أَجْمَعُونَ ﴿٣٠﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣١﴾
اکٹھے۔ مگر ابلیس نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو۔
قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ
اللہ نے فرمایا کہ اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ نہ ساتھ ہوا سجدہ کرنے والوں کے۔ وہ بولا
لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٣٣﴾
میں وہ نہیں کہ ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے پیدا کیا کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے۔
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ
فرمایا کہ اچھا نکل یہاں سے کہ تو راندہ (درگاہ) ہے۔ اور تجھ پر پھٹکار روز
يَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٣٦﴾
جزا تک بولا کہ اے پروردگار! مجھ کو اس دن تک کی مہلت دے کہ (مردے جلا) اٹھائے جائیں
قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٣٧﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٣٨﴾
گے۔ فرمایا (اچھا) تجھ کو مہلت دی گئی وقت مقرر کے دن تک۔
قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ
بولا! اے پروردگار جیسا تو نے مجھ کو راہ سے کھویا ہے میں ان سب کو بہاریں دکھلاؤں گا زمین میں اور ان سب

ع ۲ / ۲

ف
یعنی ہم نے آدم کو کالے اور سڑے ہوئے گارے سے جو سوکھ کر کھن کھن بولنے لگتا ہے پیدا کیا۔

ف۲
یعنی خاص روح جس میں نمونہ ہے اللہ کی صفات کا علم اور تدبیر اور دریا دحق کی اور لگاؤ اللہ سے۔

(بقیہ صفحہ ۳۴۰)
یہ مطلب ہے کہ تمھاری روزی پیدا کی اور تمھارے ہی نفع کے لئے وہ جانور پیدا کئے جن کو تم روزی نہیں دیتے بلکہ روزی تو خدا ہی دیتا ہے اور کام تمھارے آتے ہیں۔

ف۵
یعنی ایسی ہوائیں ہم ہی چلاتے رہتے ہیں جو بادلوں کو پانی سے باردار اور بوجھل کر دیتی ہیں یا پانی برسا کر درختوں کو پھل پھول سے باردار اور مثمر بنا دیتی ہیں۔

أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هَٰذَا
کو بہکاؤں گا۔ مگر ان میں سے جو تیرے چنے بندے ہیں (وہ بہکائے نہ بہکیں گے) اللہ نے فرمایا
صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ
یہ (خالص) بندگی کی راہ ہے مجھ تک سیدھی۔ جو میرے بندے ہیں تیرا ان پر کچھ زور نہیں
إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾
لیکن ہاں جو تیرے پیچھے ہولئے گمراہوں میں سے (تو ہولے) اور دوزخ ان سب کا وعدہ ہے
لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ ع إِنَّ
اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے ان کا فروں میں سے ایک حصہ بٹ رہا ہے ف۱ رش(۲) جو
الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ
لوگ پرہیزگار ہیں (وہ) باغوں اور چشموں میں ہوں گے (ان سے کہا جائے گا کہ) جاؤ ان میں سلامتی سے
آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ
باطمینان۔ اور ہم نکال ڈالیں گے جو کچھ انکے دلوں میں رنجش ہوگی۔ بھائی بھائی ہو جائیں گے تختوں پر
سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا
آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ف۲ ان کو نہ چھوئے گی وہاں کوئی تکلیف اور نہ وہ وہاں سے (کبھی)
بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾
نکالے جائیں گے۔ (ش۳) آگاہ کردے میرے بندوں کو کہ میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں۔
وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ
اور نیز یہ کہ میرا عذاب وہی دردناک عذاب ہے۔ اور ان کو حال سنا ابراہیم
إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ
کے مہمانوں کا۔ جب چلے آئے اس کے گھر میں تو کہا سلام۔ ابراہیم نے کہا کہ ہم کو تو تم سے
وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ
ڈر معلوم ہوتا ہے ف۳ وہ بولے خوف نہ کیجیے ہم تم کو خوشی سناتے ہیں ایک ہوشیار لڑکے کی۔ ابراہیم نے
أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا
کہا کیا تم مجھ کو خوشخبری دیتے ہو باوجودیکہ مجھ کو پہنچ گیا بڑھاپا تو اب کاہے کی خوشی سناتے ہو ف۴ انھوں

ف۱
چونکہ شیطان کے متبع کثرت سے ہیں اس لئے دوزخ کے سات دروازے بنائے گئے بعض نے لکھا ہے کہ سات طبقے ہیں ہر طبقہ کا دروازہ جدا جدا ہے۔ جہنم۔ لظی۔ حطمہ۔ سعیر۔ سقر۔ جحیم۔ ہاویہ۔ سب سے اوپر کا طبقہ گنہگار مسلمانوں کے لئے ہے جس میں اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں داخل ہو جائینگے (ع ۳ ۱۹ ۳) دوسرا یہود کے لئے تیسرا نصاریٰ کے لئے چوتھا صابی فرقے کے واسطے پانچواں مجوس کے چھٹا مشرکین کے اور ساتواں سب سے نیچے کا طبقہ منافقوں کے لئے ہے۔ جنت کے دروازے آٹھ ہیں شاید ایک دروازہ ان لوگوں کے لئے زائد ہے جو جنت میں اللہ کے نرے فضل سے جائیں گے۔

ف۲
یعنی دنیا کے اندر ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش اور خفگی تھی وہ سب جنت میں داخل ہوتے وقت نکال دی جائے گی اور آمنے سامنے تختوں پر ایسی خوش دلی سے بیٹھے ہونگے اس سے معلوم ہوا کہ کبھی دو مسلمانوں کے دلوں میں رنجش رہی ہے اور وہ دونوں بہشتی ہیں اس رنجش کے باعث وہ اسلام سے خارج نہیں ہو سکتے جیسے حضرت کے اصحاب۔ (وقف لازم)

ف۳
گو بظاہر ڈر کا کوئی سبب نہ تھا لیکن چونکہ یہ فرشتے قوم لوط کو عذاب کرنے جارہے تھے

(باقی صفحہ ۳۴۳ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۳۶ پر)

بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ
نے کہا ہم نے آپ کو سچی خوشخبری سنائی ہے تو آپ نا امید نہ ہوں ۔ ابراہیم نے کہا اور کون
يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
نا امید ہوتا ہے اپنے پروردگار کی رحمت سے سوائے گمراہوں کے ۔ کہا ! پھر تم کو کیا مہم (درپیش)
اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾
ہے اے اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو) وہ بولے کہ ہم بھیجے گئے ہیں ایک گنہگار قوم کی جانب ۔
اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ
مگر لوط کا کنبہ ! ہم ان سب کو بچالیں گے ۔ مگر ہاں ایک اسکی عورت ہم نے ٹھہرالیا
اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع فَلَمَّا جَاۗءَ اٰلَ لُوْطِ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾
ہے وہ ضرور رہ جانے والوں میں ہے ۔ پھر جب آئے خاندان لوط کے پاس وہ بھیجے ہوئے (فرشتے)
قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا
لوط نے کہا تم تو لوگ نا آشنا ہو ۔ وہ بولے بلکہ ہم آپ کے پاس لے کر آئے ہیں جس
فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾
میں وہ لوگ شک کرتے تھے ف۱ اور ہم آپ کے پاس لائے ہیں سچا وعدہ اور ہم سچ کہتے ہیں
فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا
تو لے نکلو اپنے لوگوں کو کچھ رات رہے سے اور تم چلو ان کے پیچھے اور مڑ
يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ
کر نہ دیکھے تم میں کوئی اور چلے جاؤ جہاں کا تم کو حکم ہے ف۲ اور ہم نے قطعی
ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَاۗءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَاۗءَ اَهْلُ
وحی بھیج دی لوط کی جانب اس بات کی کہ انکی جڑ بنیاد کاٹ دی جائے گی صبح ہوتے ۔ اور آموجود ہوئے
الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾
شہر کے لوگ خوشیاں مناتے ہوئے ۔ لوط نے کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں تو مجھ کو فضیحت نہ کرو ۔
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾
اور اللہ سے ڈرو اور مجھ کو رسوا نہ کرو ۔ وہ بولے کیا ہم نے تجھ کو منع نہ کر دیا تھا جہان (کی حمایت) سے

ف۱
یعنی تمہاری قوم جس عذاب میں شک کرتی تھی کہ آئے یا نہ آئے ہم وہ عذاب ہی لے کر آئے ہیں ۔

ف۲
یعنی ملک شام ۔

(بقیہ صفحہ ۳۴۲)
اس لئے ابراہیم کے دل پر صفائی قلب کے باعث اسکا اثر پڑا تھا ۔ اس آیت کو پچھلی آیت سے مناسبت یہ ہے کہ اول اللہ پاک نے محمدؐ کو حکم فرمایا کہ میرے بندوں کو میری دونوں صفت رحمت و عذاب سے آگاہ کردو اس کے بعد ان فرشتوں کا ذکر فرمانا شروع کردیا کہ دیکھو ایک جگہ ابراہیم کے مہمان ہو کر ان کو نیک بخت بیٹے کی بشارت دی دوسری جگہ قوم لوط کو جا ہلاک کیا ۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ اللہ کی تو دونوں صفتیں پوری ہیں نہ رحمت سے مایوس ہو کر آس توڑیں ۔ نہ عذاب سے نڈر ہو کر گناہوں پر دلیر ہو جائیں ۔ یہی مطلب ہے کہ الایمان بین الخوف والرجاء ۔

ع ۱۶

ف۴
معلوم ہوا کہ کامل بھی ظاہری اسباب پر خیال رکھتے ہیں اور واقع میں جب دنیا عالم الاسباب ہے تو اسباب پر نظر کرنا کمال کے منافی نہیں حضرت عیسیٰ قیامت کے قریب جب مسجد کے منارے پر نزول فرمائیں گے گو آسمان سے منارے تک بلا سیڑھی فرشتوں کے کندھوں پر تشریف لائے لیکن دنیا میں پہنچ کر اسباب پر نظر کرنی پڑی

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِیٓ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ؕ﴿۷۱﴾ لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِیۡ

لوط نے کہا یہ میری بیٹیاں (حاضر) ہیں اگر تم کو کرنا ہے (تو ان سے نکاح کرلو) (اے محمدؐ) تیری جان کی قسم وہ اپنی

سَكۡرَتِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ۙ﴿۷۳﴾ فَجَعَلۡنَا

مستی میں مدہوش تھے ف۱ پھر ان کو پکڑا ایک ہولناک آواز نے سورج نکلتے پھر ہم نے

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ؕ﴿۷۴﴾ اِنَّ

اس بستی کو کر ڈالا اوپر تلے اور برسا دیئے ان پر پتھر کھنگر کے۔ بیشک

فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ

اس میں نشانیاں ہیں تاڑ جانے والوں کے لئے ف۲ اور وہ بستی ہمیشہ کے رستہ پر ہے ف۳ کچھ شک

فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ﴿۷۷﴾ وَاِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ

نہیں کہ اس میں نشانی ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔ اور بیشک بن کے رہنے والے

لَظٰلِمِيۡنَ ۙ﴿۷۸﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ ‌ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ؕ﴿۷۹﴾ ع وَ

ظالم تھے ف۴ تو ہم نے ان سے (بھی) بدلہ لیا اور یہ دونوں شہر کھلے شارع عام پر ہیں۔ اور

لَقَدۡ كَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۙ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ اٰيٰتِنَا

جھٹلایا حجر کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو اور ہم نے ان کو دیں

فَكَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ۙ﴿۸۱﴾ وَكَانُوۡا يَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ

اپنی نشانیاں تو وہ ان سے روگرداں رہے اور تراشتے تھے پہاڑوں کے گھر

بُيُوۡتًا اٰمِنِيۡنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُصۡبِحِيۡنَ ۙ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ

امن کے خیال سے۔ تو ان کو دھر پکڑا ایک چنگھاڑ نے صبح ہوتے پھر

اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ؕ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ

ان کے کام نہ آیا جو وہ کماتے تھے ف۵ اور ہم نے نہیں پیدا کئے آسمان

وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ

و زمین اور جو کچھ ان میں ہے مگر تدبیر سے اور کچھ شک نہیں کہ قیامت آنے والی ہے

فَاصۡفَحِ الصَّفۡحَ الۡجَمِيۡلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۶﴾

(رش ۴) تو درگزر کر نیک درگزر کرنا ف۶ بیشک تیرا پروردگار ہی پیدا کرنے والا واقف ہے

ف۱ یعنی قوم لوط اپنی مستی میں مدہوش پڑی جھوم رہی تھی وہ بھلا لوط کی بات کب سنتی تھی اللہ پاک نے کسی نبی کی جان کی قسم نہیں کھائی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی فضیلت ہے اللہ اللہ وہ جان کیسی پیاری تھی جس کی اللہ نے قسم کھائی

ف۲ متوسم اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی بات کی حقیقت کو تاڑ جائے چہرہ دیکھتے ہی پہچان جائے۔ مراد دھیان کرنے والے عبرت حاصل کرنے والے لوگ ہیں۔

ف۳ یعنی اس بستی پر ہمیشہ لوگوں کی آمد و رفت ہے آتے جاتے راستے میں پڑتی ہے دیکھیں کہ کافر کس بری طرح ہلاک ہوئے۔

ف۴ یعنی شعیب کی قوم جو مدین میں رہتی تھی اسکے قریب درختوں کا بن تھا وہاں بھی رہتے تھے یہ لوگ بھی قوم لوط کی طرح بڑے ظالم تھے۔

ف۵ یعنی پختہ پہاڑی مکانات دھرے کے دھرے رہ گئے امن ہی نہ ملا۔

ف۶ یعنی کافروں کی گستاخیوں کا خیال نہ کرو وضع داری سے درگزر کرو۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۷ پر)

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا
اور ہم نے تجھ کو دی ہیں سات آیتیں (یعنی الحمد) جو نماز میں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن بڑے درجے کا ۔ نہ
تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ
دوڑا اپنی نظران چیزوں پر جو ہم نے برتنے کو دیں ان کافروں کے کئی قسم کے لوگوں کو اور ان پر نہ
عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا
غم کھا اور جھکا اپنا بازو مسلمانوں کے لئے ۔ اور کہہ دے کہ میں
النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾
تو کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں جس طرح ہم نے اتارا تھا ان بانٹنے والوں پر ۔
الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ
جنھوں نے کر دیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے ۔ تو قسم ہے تیرے پروردگار کی کہ ہم
اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ
ضرور ان سب سے سوال کریں گے جو وہ کرتے تھے ف۱ سو تو کھول کر سنا دے جو کچھ تجھ کو حکم ہوا ہے
اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾
اور اعراض کر مشرکوں سے ۔ (ش ۵) ہم کافی ہیں تیری طرف سے ان ہنسی اڑانے والوں کو
الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ
جو ٹھہراتے ہیں اللہ کے ساتھ دوسرا معبود تو آگے چل کر ان کو معلوم ہوگا اور ہم
نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
جانتے ہیں کہ تیرا دل تنگ ہوتا ہے ان کی باتوں سے ۔ تو تسبیح کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ ۔
وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾
اور ہو سجدہ کرنے والوں میں اور عبادت کئے جا اپنے رب کی یہانتک کہ تجھ کو آجائے یقین (یعنی موت)

ع ۶ ۲۰ ۶

(۱۶) سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ (۷۰) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۲۸ رُكُوْعَاتُهَا ۱۶

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
(ش ۶) (اب) آپہنچا حکم اللہ کا پس اس کی جلدی نہ مچاؤ ۔ اللہ پاک ہے اور بالاتر ہے ان کے

ف۱

موسم حج میں مکہ کے بارہ راستوں پر بارہ کافر راستے بانٹ کر کھڑے ہو گئے تھے تاکہ لوگوں کو دین اسلام سے متنفر کریں کوئی کہتا تھا کہ بھائیو محمدؐ کذاب ہے کوئی ساحر بتاتا اور کوئی شاعر کہتا تھا ان کو اللہ پاک نے جنگ بدر میں ہلاک کیا ۔ کفار قرآن سن کر ہنسی اڑاتے اور اس کو بانٹتے تھے کوئی کہتا کہ میں مائدہ لوں گا تجھے عنکبوت دوں گا اور کوئی کہتا تھا کہ سورۂ آل عمران میری ہے اور کوئی بقرہ اپنی بتاتا تھا یا اہل کتاب مراد ہیں یعنی ہم نے ان اہل کتاب پر جو قرآن کو تقسیم کرتے ہیں کہ بعض کو مانتے ان پر بھی ایسی ہی کتابیں نازل کی تھیں ان کے انکار کی بازپرس ہوتی ہے ۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۷ پر)

يُشْرِكُونَ ① يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ

شریک بتاتے ہیں۔ وہی اتارتا ہے فرشتوں کو وحی دے کر اپنے حکم سے جس پر چاہے

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا

اپنے بندوں میں سے کہ (لوگوں کو) آگاہ کردو کہ کوئی معبود نہیں میرے سوا تو

فَاتَّقُوْنِ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى

مجھ سے ڈرو۔ اس نے پیدا کئے آسمان و زمین مصلحت سے۔ وہ بلند ہے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ③ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ

ان کے شریک بتانے سے (رش ۷) اس نے پیدا کیا انسان کو نطفہ سے پس وہ ایک دم

خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ④ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ

سے لگا کھلم کھلا جھگڑنے۔ اور چوپائے اس نے پیدا کر دیئے تمہارے لئے ان میں جڑا دل

وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ⑤ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ

اور بہتیرے فائدے ہیں اور بعض کو تم کھاتے ہو۔ اور تمہاری ان کی وجہ سے رونق ہے

تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ⑥ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى (شان نزول صفحہ ۸۳۷ پر)

جب شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب چرانے لے جاتے ہو۔ اور وہ تمہارے بوجھ اٹھالے جاتے ہیں

بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ

ان شہروں تک جہاں تم نہ پہنچ سکتے بغیر جان کاہی کے۔ بیشک تمہارا پروردگار

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ⑦ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا

بڑی شفقت والا مہربان ہے۔ اور اس نے پیدا کئے گھوڑے اور خچر اور گدھے تاکہ تم سواری لو

وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ⑧ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ

اور زینت کے لئے اور وہ پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔ اور اللہ پر سیدھی راہ

السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ⑨ ع هُوَ ع ۷/۹

پہنچتی ہے اور کوئی راستہ ٹیڑھا ہے اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔ وہی

الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ

ہے جس نے اتارا آسمان سے پانی جس میں کچھ تمہارے پینے کا ہے اور کچھ

شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ⑩ يُنۢبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَ

پانی سے درخت ہیں جس میں تم چراتے ہو۔ اگاتا ہے تمہارے لئے اس سے کھیتی اور زیتون اور

النَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے میوے۔ بلا شک اس میں نشانی

لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ⑪ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ

ہے ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں۔ اور اس نے تمہارے کام میں لگا دیئے رات اور دن اور سورج

وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

اور چاند اور ستارے کام میں لگے ہوئے اس کے حکم سے۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان کے

لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ⑫ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا

لئے جو عقل رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ پیدا کیا تمہارے لئے زمین میں کہ اس کی مختلف

أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ⑬ وَهُوَ الَّذِي

رنگتیں ہیں اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سوچتے ہیں اور وہی ہے جس نے

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً

مسخر کیا دریا کو تاکہ تم کھاؤ اس میں سے تازہ گوشت ف۱ اور نکالو اس میں سے زیور جو تم

تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن

پہنتے ہو ف۲ اور تو دیکھتا ہے کشتیوں کو کہ پانی کو پھاڑتی دریا میں چلی جاتی ہیں اور تاکہ تم تلاش

فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑭ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ

کرو اسکا فضل ف۳ اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور ڈال دیئے زمین میں پہاڑ ایسا نہ ہو کہ زمین

أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ⑮ وَ

تم کو لے کر جھک پڑے اور ندیاں اور راستے (بنائے) تاکہ تم راہ پاؤ ف۴ اور

عَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ⑯ أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن

بہتیری نشانیاں (بنائیں) اور ستاروں سے بھی لوگ راہ پاتے ہیں تو بھلا جو پیدا کرتا ہے کیا وہ اس کی برابر

لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ⑰ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ

ہے جو پیدا نہیں کر سکتا تو کیا تم سوچتے نہیں۔ اور اگر تم گنو اللہ کی نعمتوں کو تو ان کو پورا نہ گن سکو گے۔

ف۱ یعنی مچھلیاں اور دوسرے دریائی جانور۔

ف۲ یعنی موتی وغیرہ جواہرات

ف۳ یعنی کشتیوں کو تمہارا مسخر اور تابع اس لئے بنایا کہ تم ان میں بیٹھ کر تجارتی اسباب اس پار سے اس پار لے جاؤ اور سوداگری میں اللہ کا فضل یعنی منافع اور سامان معیشت حاصل کرو۔

ف۴ یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا سکو اور منزل مقصود تک پہنچ جاؤ۔

إِنَّ اللّٰهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا

بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جانتا ہے اللہ جو کچھ تم چھپاتے اور جو ظاہر

تُعْلِنُونَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُونَ

کرتے ہو۔ اور جن (معبودوں) کو کافر پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ تو کچھ بھی نہیں

شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿۲۰﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ

پیدا کرسکتے اور وہ خود ہی پیدا کیے جاتے ہیں۔ مُردے ہیں جن میں جان نہیں۔ اور نہیں خبر رکھتے کہ کب

أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿۲۱﴾ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ع ۲ ۱۴ ۸

اٹھا کھڑے کیے جائیں گے ف تمہارا معبود خدائے واحد ہے۔ تو جو لوگ نہیں یقین رکھتے

بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿۲۲﴾ لَا

آخرت کا ان کے دل انکار کیے جاتے ہیں اور وہ مغرور ہیں بلاشبہ

جَرَمَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا

اللہ جانتا ہے جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ

يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿۲۳﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَّاذَا أَنْزَلَ

نہیں پسند کرتا غرور کرنے والوں کو اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا نازل کیا تمہارے

رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ

رب نے۔ کہتے ہیں کہ کہانیاں ہیں اگلوں کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اٹھائیں گے

كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ

اپنے گناہوں کے بوجھ پورے قیامت کے دن۔ اور کچھ ان کے بوجھ بھی کہ جن کو گمراہ کرتے

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ ع ۳ ۹

ہیں بلا تحقیق۔ سنو! برا بوجھ ہے جو اٹھاتے ہیں۔ دغابازی کر چکے ہیں ان کے

قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ

اگلے لوگ تو آپہنچا اللہ (کا حکم) ان کی عمارت پر بنیادوں کی جانب سے پھر گر پڑی انھیں

السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

پر چھت ان کے اوپر سے اور ان پر آیا عذاب جدھر سے ان کو

ف اس آیت سے ان کو نصیحت پکڑنی چاہیے جو مرے ہوئے بزرگوں اور ان اولیاء کو پوجتے ہیں جن کا انتقال ہوچکا اپنی حاجتیں چاہنا دعائیں مانگنا حاضر وناظر سمجھنا بھی پوجنا ہے۔

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ

خبر نہ تھی پھر قیامت کے دن ان کو رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہ کہاں

شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

ہیں میرے شریک جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ بول اٹھیں گے وہ لوگ

اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ ۙ

جن کو علم دیا گیا تھا۔ بیشک رسوائی آج کے دن اور برائی کافروں پر ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ

جن کی روح قبض کرتے ہیں فرشتے ایسی حالت میں کہ ستم کر رہے ہیں اپنے حق میں تب ڈال دیں گے پیغام کہ

مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

ہم تو کچھ برائی نہ کرتے تھے (کہا جائیگا) ہاں ہاں اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى

سو داخل ہو دوزخ کے دروازوں میں رہا کرو اس میں۔ پس برا ٹھکانا ہے

الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ

غرور کرنے والوں کا۔ اور کہا گیا پرہیزگاروں سے کہ کیا اتارا تمھارے پروردگار نے۔

قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ

وہ بولے کہ بہتر بات! جنھوں نے بھلائی کی اس دنیا میں ان کے لئے بھلائی ہے اور دارِ

الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

آخرت بہتر ہے۔ اور کیا اچھا گھر ہے پرہیزگاروں کا۔ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ

جائیں گے بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں وہاں موجود ہے ان کے لئے جو وہ چاہیں۔

كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۙ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو۔ جن کی روح قبض کرتے ہیں فرشتے ایسے حال

طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ

میں کہ وہ پاکیزہ ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں سلام علیکم۔ جاؤ جنت میں اس کے صلے میں جو تم

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۲﴾ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤئِكَةُ اَوۡ
کرتے تھے۔ کیا یہ کافر اسی کے منتظر ہیں کہ آ موجود ہوں ان پر فرشتے یا
يَاۡتِىَ اَمۡرُ رَبِّكَ‌ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ وَمَا
آ پہنچے تیرے رب کا حکم۔ اسی طرح کیا تھا ان کے اگلوں نے اور ان
ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۳۳﴾
پر اللہ نے کچھ ظلم نہیں کیا لیکن وہی اپنے اوپر ستم کرتے رہے۔
فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ
پھر ان کو پہنچیں ان کے اعمال کی برائیاں اور ان پر وہ (عذاب) نازل ہوا جس کی
يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا ع ۵
ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ اور کہا شرک کرنے والوں نے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم نہ
عَبَدۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ نَّحۡنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا
پوجتے اس کے سوا کوئی چیز ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ
حَرَّمۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ‌ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ
ہم حرام ٹھہراتے اس کے بدوں (حکم) کوئی چیز اسی طرح کیا ان کے
مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ۚ فَهَلۡ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۳۵﴾
اگلوں نے تو رسولوں پر کچھ ذمہ داری نہیں مگر کھول کر پہنچا دینا
وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِىۡ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ
اور ہم نے بھیجے ہیں ہر امت میں رسول کہ اللہ کی عبادت کرو
وَاجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ‌ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ هَدَى اللّٰهُ وَمِنۡهُمۡ
اور احتراز کرو بتوں سے۔ تو ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت کی اور بعض
مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَيۡهِ الضَّلٰلَةُ‌ ؕ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانْظُرُوۡا
پر ثابت ہوئی گمراہی۔ تو پھرو زمین میں پھر دیکھو
كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۳۶﴾ اِنۡ تَحۡرِصۡ عَلٰى
تو کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔ اگر تو حرص کرے ان

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

کی ہدایت پر لانے کی (تو بے سود ہے) کیونکہ اللہ نہیں ہدایت دیتا جسکو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور ان کا کوئی

نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ

مددگار نہیں۔ (رش ۸) اور وہ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی بڑی سخت قسمیں کہ نہیں اٹھائے

اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ

گا اللہ اسکو کہ جو مرجائے۔ ضرور اٹھائے گا وعدہ لازم ہے اس پر لیکن بہتیرے آدمی

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ

نہیں جانتے۔ اس واسطے (جلا اٹھائے گا) تاکہ ان پر کھول دے جس میں وہ جھگڑتے تھے

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا

اور تاکہ کافر جان لیں کہ وہی جھوٹے تھے۔ بس ہمارا کہنا کسی

لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ ع وَالَّذِيْنَ

چیز کو جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں یہی ہے کہ اس کو کہہ دیں ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے ف۱ (رش ۹) اور

هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي

جنھوں نے گھر چھوڑ دیئے اللہ کے واسطے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کئے گئے ہم ان کو ضرور

الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

ٹھکانا دیں گے دنیا میں اچھا۔ اور آخرت کا ثواب تو بہت بڑا ہے۔ کاش وہ جانتے ہوتے۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

جنھوں نے صبر کیا اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (رش ۱۰) اور تجھ سے پہلے بھی

قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ

ہم نے مرد ہی (رسول بنا کر) بھیجے تھے کہ ان کی طرف وحی بھیجا کرتے تھے تو (لوگو) تم پوچھ دیکھو اہل کتاب

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

سے اگر تم کو معلوم نہیں (ہم نے ان کو بھیجا تھا) دلیلیں اور کتابیں دے کر۔ اور ہم نے اتارا تیری

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ

جانب قرآن تاکہ تو بیان کردے لوگوں سے جو کچھ اتارا گیا ہے انکی طرف اور شاید وہ

ف۱ یعنی قیامت اور مرنے کے بعد جلانے کا وعدہ ہم نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے یہ تو ضرور ہونا ہے کیونکہ دنیا میں اکثر باتوں کا شبہ رہا کسی نے اللہ کو مانا اور کسی نے نہ مانا اس لئے دوسرے جہان کا ہونا نہایت ضرور ہے تاکہ جھگڑے چکا کر سچ اور جھوٹ جُدا کر دکھا جائے اور ہم کو سب کا پھر پیدا کر دینا دشوار ہی کیا ہے ہمارا تو صرف ارادہ اور مشیت ہے جہاں کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا وہ شئے موجود ہوگئی۔

ع ۵ / ۱۱

(شان نزول صفحہ ۸۳۷ پر)

النصف

يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ
دھیان کریں ف۱ تو کیا وہ نڈر ہو گئے ہیں جو بری تدبیریں کیا کرتے ہیں اس بات سے کہ

اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا
اللہ ان کو دھنسا دے زمین میں یا ان پر آ پڑے عذاب جہاں سے ان کو

يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾
خبر نہ ہو۔ یا ان کو دھر پکڑے چلتے پھرتے تو وہ عاجز نہیں کر سکتے

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ
یا ان کو دھر پکڑے ڈرا کر ف۲ بلاشک تمھارا پروردگار بڑا شفیق مہربان ہے۔ کیا انھوں

يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ
نے نہیں دیکھا اللہ کی پیدا کی ہوئی کسی چیز کی جانب کہ ڈھلتے ہیں اس کے سائے داہنی

الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾
سے اور بائیں سے سجدہ کرتے ہوئے اللہ کو اور وہ عاجزی میں ہیں۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ
اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں جان دار

وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ
اور فرشتے اور وہ تکبر نہیں کرتے ف۳ ڈرتے رہتے ہیں اپنے رب سے

فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدة وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا
جو ان کے اوپر (غالب) ہے اور کرتے ہیں جو حکم پاتے ہیں۔ اور فرمایا اللہ نے کہ نہ

اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ
ٹھہراؤ دو معبود۔ بس وہ معبود ایک ہی ہے تو مجھی سے ڈرو۔ اور اسی

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ
کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی عبادت لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی

تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ
اور دوسرے سے ڈرتے ہو۔ اور جو نعمت تمھارے پاس ہے سو اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تم کو کوئی سختی

ع ۶ / ۱۲

ف۱ قرآن کو ذکر اس لئے فرمایا کہ وہ سرتاسر نصیحت اور یاد دہانی ہے۔

ف۲ یعنی ہلاکت کے قرائن و علامتیں ظاہر کر کے غارت کر دے یا اچانک تباہ کر دے۔

ف۳ یعنی کافر مغرور و متکبر سجدہ کرنے سے سرتابی کرتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ اس میں بندے کی بڑائی ہے جتنے جاندار زمین و آسمان میں ہیں فرشتے تک تو خدا کو سجدہ کرتے ہیں اور ہر چیز کی چھاں جو دائیں بائیں ڈھلتی ہے عاجزی سے زمین پر پڑی ہوئی اللہ کو سجدہ کر رہی ہے کافر انسان ایسے جلیل القدر معبود قہار کے آگے سر جھکانا اپنی ننگ و عار کا باعث سمجھتے ہیں۔

الضُّرُّ فَاِلَيۡهِ تَجۡـَٔرُوۡنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنۡكُمۡ اِذَا

پہنچتی ہے تو اسی کی طرف بلبلاتے ہو۔ پھر جب وہ تم سے سختی اٹھالیتا ہے تو اسی دم

فَرِيۡقٌ مِّنۡكُمۡ بِرَبِّهِمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ‌

کچھ لوگ تم میں سے اپنے رب کے ساتھ شریک بتانے لگتے ہیں۔ تاکہ ناشکری کریں اس (نعمت) کی جو ہم نے انکو

فَتَمَتَّعُوۡا فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجۡعَلُوۡنَ لِمَا لَا يَعۡلَمُوۡنَ

دی تو نفع اٹھالو آگے چل کر معلوم کرلو گے۔ اور مقرر کرتے ہیں ایسے (بتوں) کا جن کی خبر نہیں

نَصِيۡبًا مِّمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ‌ؕ تَاللّٰهِ لَتُسۡـَٔلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۶﴾

رکھتے ایک حصہ ہماری دی ہوئی روزی میں سے۔ قسم خدا کی ضرور تم سے پوچھنا ہے جو تم افترا کرتے تھے۔

وَيَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰهِ الۡبَنٰتِ سُبۡحٰنَهٗ‌ۙ وَلَهُمۡ مَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا

(ش ۱۱) اور ٹھہراتے ہیں اللہ کی بیٹیاں وہ پاک ہے، اور اپنے لئے (ٹھہراتے ہیں) جسکی رغبت کرتے ہیں۔ اور جب

بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِالۡاُنۡثٰى ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّهُوَ كَظِيۡمٌ‌ ﴿۵۸﴾

ان میں سے کسی کو خوشخبری دی جاتی ہے بیٹی (کے پیدا ہونے کی) پڑ جائے اس کا منہ کالا۔

يَتَوَارٰى مِنَ الۡقَوۡمِ مِنۡ سُوۡۤءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ‌ؕ اَيُمۡسِكُهٗ عَلٰى

اور غم سے بھرا ہوتا ہے چھپتا پھرے لوگوں سے اسکی برائی کے باعث جس کا مژدہ سنایا گیا تھا پھر منصوبے سوچے کہ آیا اس

هُوۡنٍ اَمۡ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ‌ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۵۹﴾

کو رہنے دے ذلت قبول کرکے یا اس کو داب دے مٹی میں۔ سنو! کیا برا حکم ہے جو یہ کرتے ہیں ف

لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوۡءِ‌ۚ وَلِلّٰهِ الۡمَثَلُ

ان کے لئے جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے بری کہاوت ہے۔ اور اللہ کے لئے کہاوت

الۡاَعۡلٰى‌ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶۰﴾ وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو ان کے

بِظُلۡمِهِمۡ مَّا تَرَكَ عَلَيۡهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰـكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰٓى

ظلم کی وجہ سے (تو) نہ چھوڑے زمین پر کوئی چلنے والا لیکن وہ ان کو مہلت دیتا

اَجَلٍ مُّسَمًّى‌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ

ہے وقت مقرر تک پھر جب ان کا وقت آپہنچے گا نہ پیچھے رہیں ایک

ف
یعنی خود کا تو یہ حال ہے کہ اگر بیٹی پیدا ہونے کی خبر سن پائے تو رنج کے مارے منہ کالا پڑ جائے زہر کے سے گھونٹ پی کر رہ جائے بیوی بے چاری کی طرف سے غصہ میں بھرا بیٹھا ہو عار اور ناخوشی کے باعث لوگوں سے چھپا چھپا پھرے اور منصوبے سوچے کہ اگر میں رکھوں تو ذلت ہے اور گاڑ دوں تو اولاد کا ہلاک کرنا ہے ان دونوں مصیبتوں میں سے کس کو ہلکا سمجھوں وغیرہ وغیرہ اور اللہ کے لئے بیٹیوں کا ثبوت کرے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں واہ کیا بری رائے ہے حالانکہ اللہ دونوں سے بے نیاز ہے نہ اس کے بیٹا نہ بیٹی۔

ع ۷
۱۴

(رشان نزول صفحہ ۸۳۷ پر)

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا

گھڑی اور نہ آگے بڑھیں گے۔ اور مقرر کرتے ہیں اللہ کے لئے جو وہ خود

يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى

پسند نہیں کرتے اور بیان کرتی ہیں ان کی زبانیں جھوٹ بات کہ ان کے لئے بھلائی ہے۔

لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ

کچھ شک نہیں ان کے لئے آگ ہے اور وہ پیشرو ہیں ف۱ قسم ہے اللہ کی ہم

اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

نے پیغمبر بھیجے امتوں کی جانب تجھ سے پہلے تو ان کو عمدہ کر دکھائے شیطان نے انکے اعمال

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا

سو وہی شیطان ان کافروں کا رفیق ہے آج اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے یہ کتاب تجھ

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ

پر اسی واسطے اتاری ہے تاکہ تو بیان کردے ان کے لئے وہ باتیں جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں اور

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور اللہ نے اتارا آسمان سے

مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

پانی پھر اس سے زندہ کر دیا زمین کو اس کے مرے پیچھے۔ بیشک اس میں نشانی ہے ان لوگوں

لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ ع وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ ع ۸ ۱۴

کے لئے جو سنتے ہیں ف۲ اور تمہارے لئے چوپایوں میں بھی سوچنے کی جگہ ہے ہم تم کو

مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا

پلاتے ہیں اس کے پیٹ کی چیزوں میں سے، گوبر اور خون کے درمیان میں سے دودھ خالص

لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ

رچتا پینے والوں کو۔ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے (ہم تم کو ان کا شیرہ پلاتے ہیں) کہ تم

مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

اس سے شراب بناتے ہو اور عمدہ روزی۔ بیشک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سمجھتے ہیں ف۳

ف۱ یعنی جو کافر اللہ کے شریک اور بیٹیاں مقرر کرتے ہیں جس کو آپ اپنے لئے بھی پسند نہیں کرتے یا ناکارہ چیزیں اللہ کے نام دیتے ہیں اور باوجود اس شرک اور ہٹ دھرمی کے زبان سے دعوے بھی یہ کرتے جاتے ہیں کہ ہمارے لئے آخرت میں جنت اور بھلائی ہے یہ لوگ تو دوزخیوں کے پیش رو بن کر آگے آگے چلیں گے اور سب سے پہلے دوزخ میں پڑیں گے۔

ف۲ یعنی اسی طرح آسمانی کتاب قرآن کے باعث جاہلوں کو جو مردے جیسے ہیں جلا کر عالم بنادے گا بشرطیکہ دل سے سنیں اور جو سخت پتھریلی زمین پانی جذب ہی نہ کرے اس پر پیداوار کیونکر ہو سکتی ہے پانی کا ریلا ادھر سے آیا ادھر کو بہہ گیا۔

ف۳ یعنی باوجودیکہ دودھ جانور کے خون اور گوبر کے درمیان سے پیدا ہوتا ہے پھر بھی ایسا خالص اور صاف کہ اس میں نہ خون کی رنگت نہ گوبر کی بدبو۔ آسانی سے پینے والے غٹ غٹ پی جائیں کبھی اچھو نہ پڑے اسی طرح کھجور و انگور کا شیرہ تمہارے لئے حلال ہے البتہ جب سڑ جائے اور نشہ پیدا ہو جائے تو حرام۔ اس میں بھی خدا کی بڑی قدرت ہے کہ

(باقی صفحہ ۳۵۶ پر)

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا
اور حکم بھیجا تیرے پروردگار نے شہد کی مکھی کو کہ بنالے پہاڑوں میں گھر اور
وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
درختوں میں اور جہاں لوگ چھتریاں ڈالتے ہیں۔ پھر کھا ہر طرح کے میوے
فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ
پھر چل اپنے رب کی راہوں میں جو صاف پڑی ہیں۔ نکلتی ہے ان کے پیٹ میں سے پینے کی چیز (یعنی
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
شہد) جس کے کئی رنگ ہوتے ہیں اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ بیشک اس میں نشانی ہے ان لوگوں
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ڐ وَمِنْكُمْ
کے لئے جو غور کرتے ہیں ف۱ اور اللہ نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں
مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَـيْـــًٔا ۭ
سے بعض لوٹائے جاتے ہیں نکمی عمر کی طرف تاکہ کچھ نہ جان سکے سمجھ بوجھ کر۔
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ع وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ
بیشک اللہ جاننے والا قدرت والا ہے۔ ف۲ اور اللہ نے برتری دی تم میں ایک کو دوسرے پر
فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي
روزی میں۔ تو جن کو برتری دی گئی ہے وہ نہیں لوٹا دیتے اپنی روزی اپنے
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
مملوک (غلاموں پر) کہ وہ سب روزی میں برابر ہوں تو کیا یہ لوگ اللہ کی
يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
نعمتوں کے منکر ہیں ف۳ اور اللہ نے بنا دیں تمہارے لئے تم ہی میں سے بیبیاں
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ
اور پیدا کئے تمہارے لئے تمہاری بیبیوں سے بیٹے اور پوتے اور تمہیں کھانے کو دیں
الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ
پاک چیزیں۔ تو کیا یہ لوگ جھوٹی باتیں مانتے ہیں اور اللہ کا احسان نہیں

ف۱ خدا کی شان ہے کہ شہد کی مکھیاں پہاڑوں درختوں اور اونچے اونچے مکانات کی چھتوں اور اونچی اونچی ٹٹیوں پر جو انگور وغیرہ کی بیلیں چڑھانے کو چھتری نما ڈال لی جاتی ہیں اپنے چھتے بناتی اور موسم بہار میں پتے کلیاں چاٹتی ہیں وہ پیٹ میں جاکر شہد بن جاتا ہے اس کو اپنے عجیب اصول ریاضی کے موافق بنے ہوئے چھتے میں جا رکھ یعنی موسم خزاں کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھ چھوڑتی ہیں۔ شہد کا رنگ موسم اور مکھیوں کی عمر کے اختلاف سے سرخ زرد اور سیاہ ہوتا ہے۔ اپنا چھتہ کبھی نہیں بھولتی اگرچہ کوسوں دور نکل جائے۔

ف۲ یعنی کوئی آدمی اتنی عمر پاتا ہے کہ بوڑھا ہو کر مخبوط الحواس بچوں کی طرح مکواس کرنے والا، اپاہج، معذور اور بہتیرا کچھ جان بوجھ کر انجان ناسمجھ سڑا بہترا بن جاتا ہے۔

٩ ع ٥ ١٥

ف۳ مطلب یہ ہے کہ ہم نے دنیا کا انتظام اختلاف حالت پر مبنی کیا ہے کسی کو امیر بنایا ہے کسی کو غریب۔ کسی کو آقا کسی کو نوکر۔ کسی کو مولیٰ کسی کو غلام! تو اے مشرکو کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تم اپنے کھانے پہننے میں اپنے غلام اور زیر دستوں کو برابر کر لو پھر بھلا اللہ کے زیر دست غلام بندوں کو اس کے مساوی شریک کس قاعدے سے ٹھہراتے ہو یہ تو میرے احسان کا صریح انکار ہے کہ روزی تو میں دوں اور اسکو اپنے منہ سے گھڑے ہوئے شریکوں کی جانب منسوب کرو۔

يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ

اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو جو نہیں اختیار رکھتے

لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾

ان کو روزی دینے کا آسمان اور زمین میں سے کچھ اور نہ مقدور رکھتے ہیں ف۱

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا

تو نہ بیان کرو اللہ کے لئے مثالیں۔ بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى

جانتے۔ بیان فرمائی اللہ نے ایک مثال ایک غلام ہے پرائے بس میں جو نہیں قدرت پاتا

شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا

کسی چیز پر اور ایک ایسا شخص ہے کہ ہم نے اس کو روزی دی اپنی طرف سے عمدہ روزی تو اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے

وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

اور کھلے کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں۔ سب تعریف اللہ کو ہے بلکہ اس میں بہتیرے نہیں جانتے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ

اور بیان فرمائی اللہ نے مثال کہ دو مرد ہیں ایک تو گونگا ہے کچھ کام نہیں کر سکتا

وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ

اور وہ بوجھ ہے اپنے آقا پر ف۲ وہ جہاں کہیں اس کو بھیجے کچھ بھلا نہیں لاتا کیا برابر

يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ

ہوسکتا ہے یہ غلام اور وہ شخص جو حکم کرتا ہے انصاف کا اور خود بھی سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ

پر (قائم) ہے۔ اور اللہ ہی کو (علم) ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کا اور قیامت

السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

کا کام تو بس ایسا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی قریب تر۔ بیشک اللہ ہر چیز

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

پر قادر ہے۔ اور اللہ نے تم کو نکالا تمہاری ماؤں کے پیٹ سے!

ف۱ یعنی وہ معبود جن کی یہ کافر پرستش کرتے ہیں نہ آسمان سے مینھ برسا سکتے ہیں نہ زمین سے اناج اگا سکتے ہیں نہ ایسے اختیار پر دسترس پا سکتے ہیں محض مجبور اور دوسرے کے دست نگر ہیں۔

ف۲ یعنی یہ نکما غلام اپنے آقا کو گراں گزرتا ہے کیونکہ کسی مصرف ہی کا نہیں اس کا نباہنا مشکل پڑ رہا ہے۔

ع ۱۰ / ۱۶

(بقیہ صفحہ ۳۵۴) کہ سڑنے سے اس میں ایسی کیفیت پیدا ہو جائے کہ عقل زائل کر دے اور اگر عقل زائل نہ ہو بلکہ شربت انگور رہے یا سرکہ ہو جائے تو وہ بدستور تمہارے لئے حلال رزق رہے۔

لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَ
تم کچھ بھی نہ جانتے تھے اور پیدا کیے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور

الۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ مُسَخَّرٰتٍ
دل! تاکہ تم احسان مانو۔ کیا انھوں نے نہیں دیکھا پرندوں کی جانب کہ مسخر

فِىۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ
ہیں آسمان کی ہوا میں۔ ان کو کوئی نہیں تھام رہا سوائے اللہ کے۔ بیشک ان میں نشانیاں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ سَكَنًا
ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ف۱ اور اللہ نے بنا دیا تمہارے لئے گھروں کا ٹھکانا

وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ بُيُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَهَا يَوۡمَ
اور بنادیئے تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے گھر ف۲ جس کو تم ہلکا پاتے ہو اپنے

ظَعۡنِكُمۡ وَيَوۡمَ اِقَامَتِكُمۡ ۙ وَمِنۡ اَصۡوَافِهَا وَاَوۡبَارِهَا وَ
سفر کے دن اور اپنے ٹھہرنے کے دن اور (بنادیا) ان کی اون اور ببریوں اور

اَشۡعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ
بالوں سے بہت سا سامان اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک۔ اور اللہ نے بنا دیئے تمہارے لئے

مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡجِبَالِ اَكۡنَانًا
اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے اور بنائے تمہارے واسطے پہاڑوں سے (غار وغیرہ) چھپنے کی جگہ

وَّجَعَلَ لَكُمۡ سَرَابِيۡلَ تَقِيۡكُمُ الۡحَرَّ وَسَرَابِيۡلَ تَقِيۡكُمۡ
اور بنائے تمہارے لئے کرتے جو تم کو گرمی سے بچائیں اور کرتے جو تم کو بچائیں لڑائی

بَاۡسَكُمۡ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنۡ
کے (ضرر) سے ف۳ اسی طرح اللہ پورا کرتا ہے اپنا احسان تم پر تاکہ مطیع ہو جاؤ۔ پھر اگر

تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۸۲﴾ يَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ
منہ موڑیں تو بس تیرے ذمہ تو کھول کر پہنچا دینا ہے۔ (رش ۱۲) وہ لوگ پہچانتے ہیں اللہ کا احسان

١١
ع ٧
١٧
ثُمَّ يُنۡكِرُوۡنَهَا وَاَكۡثَرُهُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۳﴾ ع وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ مِنۡ
پھر اس کے منکر ہو جاتے ہیں اور ان میں اکثر ناشکر ہیں اور جس دن ہم اٹھا کھڑا کریں

ف۱ یعنی جانوروں کا ادھر میں اڑتے رہنا اور باوجودیکہ ان کا ثقل گر پڑنا چاہتا ہے پھر بھی نہ گرنا خدا ہی کے حکم سے ہے وہی ان کو سنبھالتا ہے ورنہ گیند کی طرح سب نیچے آپڑیں۔

ف۲ یعنی ڈیرے خیمے۔

ف۳ یعنی سوت اور کپڑے کے کرتے بھی اسی نے بنائے جو تم کو گرمی سردی سے محفوظ رکھیں اور لوہے کے کرتے یعنی زرہ بھی اسی نے پیدا کی جس کو پہن کر لڑائی کی زد سے حفاظت ہوتی ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۷ پر)

كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ

گے ہر ایک امت میں سے ایک گواہ ف پھر نہ اجازت ملے گی کافروں کو اور نہ ان سے

يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا

توبہ مانگی جائے گی ف۲ اور جب دیکھیں گے ستم گار عذاب کو تو نہ (عذاب)

يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو مہلت ملے گی۔ اور جب دیکھیں گے مشرکین

شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا

اپنے شریکوں کو! بول اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار یہی وہ ہمارے شریک ہیں جنکو ہم پکارا کرتے تھے

مِنْ دُوْنِكَ ج فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ ج وَاَلْقَوْا

تیرے سوا۔ تب وہ شریک ڈال دیں گے ان پر بات کہ بلاشبہ تم جھوٹے ہو اور ڈال

اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ اِلسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾

دیں گے اللہ کے آگے اُس دن اطاعت (کا پیغام) اور گیا گزرا ہوا ان سے جو وہ افترا کیا کرتے تھے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ

جنھوں نے کفر کیا اور روکتے رہے اللہ کی راہ سے ہم ان پر بڑھائیں گے عذاب

الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ

پر عذاب اس وجہ سے کہ وہ فساد کرتے تھے۔ اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم اٹھا کھڑا کرینگے

اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا

ہر امت میں ایک گواہ ان پر ان ہی میں کا اور لائیں گے تجھ کو گواہ

عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ط وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ

ان لوگوں پر۔ اور ہم نے نازل کی تیرے اوپر کتاب ہر چیز کا

شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ ع ۱۲/۱۸

بیان اور ہدایت اور رحمت اور خوش خبری مسلمانوں کے لئے۔ اللہ حکم

يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى

دیتا ہے انصاف اور احسان کرنے کا اور قرابت داروں کو دینے کا

ف۱
یعنی اس امت کا نبی جو گواہی دے گا کہ ہم نے حکم خدا ان لوگوں کو سنا اور سمجھا دیا۔

ف۲
استعتاب کے معنی ازالۂ عتاب کی طلب کے ہیں یعنی کفار کو نہ بولنے اور عذر کرنے کی اجازت ہوگی اور نہ ان سے اس بات کی طلب گاری ہوگی کہ اپنے پروردگار کے عتاب کو دور کر کے اسے راضی کریں کیونکہ آخرت دار الجزا ہے دار العمل نہیں ہے وہاں تو اپنے کئے کی سزا اور جزا پانی ہے۔

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ

اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور ناشائستہ حرکت اور زیادتی کرنے سے تم کو نصیحت کرتا

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ

ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو ف۱ (رش ۱۳) اور پورا کرو اللہ کا قرار جب تم آپس میں قول وقرار کرو

لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ

اور نہ توڑو قسموں کو ان کے پکا کئے پیچھے اور تم کر چکے ہو اللہ

عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا

کو اپنا ضامن ۔ بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور نہ بنو

كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ

اس عورت جیسے جس نے توڑ ڈالا اپنا کاتا ہوا سوت مضبوط کئے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ف۲ کہ بنانے لگو

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ

اپنی قسموں کو باہمی فساد کا سبب اس وجہ سے کہ ایک گروہ زیادہ چڑھ رہا ہو دوسرے

اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ

گروہ سے ۔ بس اس سے تو اللہ تمہاری آزمائش کر رہا ہے۔ اور اللہ ضرور کھول دے گا تمہارے لئے

الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

قیامت کے دن وہ چیزیں جس میں تم اختلاف کر رہے تھے ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ

ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت دیتا ہے

يَّشَآءُ ۭ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا

جسے چاہے ۔ اور ضرور تم سے اس کی بازپرس ہوگی جو تم کرتے تھے ۔ اور نہ بناؤ اپنی

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا

قسموں کو باہمی فساد کا سبب کہ پھسل جائے قدم جمے پیچھے اور تم سزا

السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ

چکھو اس پر کہ تم نے روکا اللہ کی راہ سے اور تم کو بڑا

ف۱ یہ آیت جامع ہے۔ کوئی نیکی نہیں جس کے کرنے کا اس میں حکم نہیں آیا اور کوئی بدی نہیں جس کی اس میں ممانعت نہیں ہوئی اسی وجہ سے جمعہ کے دن خطبہ کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔

ف۲ سعد بن تیم کی بیٹی ریطہ قرشیہ ایک عورت بیوقوف تھی جو دوپہر تک سوت کاتا کرتی تھی اور اپنی باندیوں سے بھی کتوایا کرتی تھی پھر سب کتے کتائے سوت کے ٹکڑے ٹکڑے کروا ڈالتی تھی۔

(شان نزول صفحہ ۱۳۷، پ۱۴)

عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ

عذاب ہو۔ (ش ۱۴) اور نہ حاصل کرو اللہ کے قرار کے عوض تھوڑا سا مول۔ بیشک جو

اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ

اللہ کے ہاں ہے وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ جو تمہارے پاس ہے وہ تو بٹ جائے گا

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ

اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور ہم ضرور عطا کریں گے صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب

بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ

بہتر کاموں پر جو وہ کرتے تھے۔ جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا

اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ

عورت اور وہ ہو مسلمان تو ہم اس کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے۔ اور

لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا

(شان نزول صفحہ ۸۳۸ پر)

ہم ان کو عطا فرمائیں گے ان کا اجر بہتر کاموں پر جو وہ کرتے تھے۔ تو جب

قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾

تو قرآن پڑھنے لگے تو پناہ مانگ اللہ کی شیطان مردود سے۔

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

شیطان کا ان پر کچھ زور نہیں (چلتا) جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَ

بھروسہ کرتے ہیں۔ بس اس کا زور تو ان ہی پر ہے جو اس کو رفیق سمجھتے ہیں اور

الَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ ۱۳ ع ۱۱ ۱۹

جو اس کو شریک خدا ٹھہراتے ہیں۔ (ش ۱۵) اور جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ

اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ

دوسری آیت اور اللہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے (تو کافر) کہتے ہیں کہ تو تو اپنی طرف سے بنا لاتا ہے (نہیں نہیں)

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ

بلکہ ان میں بہتیرے جانتے نہیں۔ کہہ دے اس کو اتارا ہے روح القدس (جبریل) نے تیرے

رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى

پروردگار کی جانب سے حق کے ساتھ تاکہ ثابت قدم رکھے ایمان والوں کو اور ہدایت اور خوش خبری

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ

مسلمانوں کے لئے۔ (ش ١٦) اور ہم جانتے ہیں! کافر کہتے ہیں کہ بس اس کو تو آدمی

بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ

سکھایا کرتا ہے۔ جس شخص کی طرف (سکھانے کی) نسبت کرتے ہیں اسکی زبان تو عجمی ہے اور یہ (وحی) زبان

عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا

عربی ہے صاف۔ جو لوگ نہیں ایمان لاتے اللہ کی آیتوں پر۔ ان

يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ

کو اللہ ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ دل سے جھوٹی بات تو

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾

وہ بناتے ہیں جن کو یقین نہیں اللہ کی آیتوں پر اور وہی لوگ جھوٹے ہیں۔ (شان نزول صفحہ ٨٣٨ پر)

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ

جو کوئی منکر ہو اللہ سے ایمان لائے پیچھے (ش ١٧) مگر (وہ نہیں) جو مجبور کیا جائے اور

مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا

اس کا دل ایمان پر برقرار رہے لیکن ہاں جو دل کھول کر کافر ہوا تو

فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ ذٰلِكَ

ان پر غضب ہے اللہ کا۔ اور ان پر بڑا عذاب (ہونا ہے) یہ اس

بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ

لئے کہ انھوں نے عزیز رکھا دنیا کی زندگی کو آخرت پر اور اللہ نہیں

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ

ہدایت دیتا قوم کفار کو۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ مہر کردی

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾

اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اور وہی غافل ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ

بلاشبہ یہی آخرت میں گھاٹے میں رہیں گے (ش ۱۸) پھر تیرا پروردگار

لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ

ان کے لئے کہ جنھوں نے ہجرت کی اس کے بعد کہ ایذا دیئے گئے پھر جہاد کیا اور صبر کیا

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ ۱۴ ع ۲۰

بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ جس دن آئے گا ہر

نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا

شخص جھگڑتا ہوا اپنی ذات کی طرف سے اور پورا دے دیا جائے گا ہر ایک کو

عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً

جو اس نے کیا اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ اور بیان فرمائی اللہ نے ایک مثال۔ ایک بستی

كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ

تھی چین امن سے اس کے پاس چلا آتا تھا اس کا رزق بافراغت ہر جگہ

مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ

سے پھر اس نے ناشکری کی اللہ کے احسانات کی تو اس کو چکھایا اللہ نے لباس

الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ

بھوک اور خوف کا اس کا بدلہ جو وہ کرتے تھے ف اور ان کے پاس آچکا

رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

ایک پیغمبر ان ہی میں کا پھر انھوں نے اس کو جھٹلایا تو ان کو آپکڑا عذاب نے اور وہ ستم گار تھے

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ

تو (مسلمانو) کھاؤ جو تم کو روزی دی اللہ نے حلال پاک! اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اگر

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ

تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ بس اس نے حرام کیا ہے تم پر مردار اور خون

وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

اور سؤر کا گوشت اور جس پر نام پکارا جائے اللہ کے غیر کا۔ پھر جو کوئی بے قرار

ف یعنی اس بستی کے رہنے والوں کو ناشکری اور کفران کا ہم نے ایسا مزہ چکھایا کہ ان کے تن کے کپڑے بھوک اور خوف کو بنا دیا کہ کوئی آن چین کی نہ گزری ان کو ہر وقت ڈر اور اندیشہ رہا سدا بھوک اور فاقہ کی تکلیف میں رہے ایسا حال بہتیری بستیوں کا ہوا ہے۔ مگر یہاں یہ حال مکہ پر منطبق ہے کہ قحط سالی کی سخت بلا میں پورے سات برس گرفتار رہے اور اسلام کے غلبہ کے باعث ہر لحظہ مسلمانوں کا خوف سینہ پر سوار رہتا تھا۔

(شان نزول صفحہ ۸۴۳ پر)

غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا

ہو در انحالیکہ نہ عدول حکمی کرنیوالا اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور نہ کہو اپنی

تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا

زبانوں کے جھوٹ بنانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ إِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

پر جھوٹ باندھنے لگو۔ بیشک جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں

الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

وہ فلاح نہیں پاتے۔ تھوڑا سا فائدہ (دنیاوی ہے سو حاصل کرلیں) اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ

اور یہود پر ہم نے حرام کردیا تھا جو تجھ کو پہلے بتا چکے

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ إِنَّ

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ پھر تیرا

رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ

پروردگار ان لوگوں کے لئے جنھوں نے گناہ کیا جہالت سے پھر توبہ کرلی اس کے بعد

ع ۱۵ ۹ ۲۱ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوْٓا ۙ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾

اور اصلاح کرلی بیشک تیرا پروردگار اس توبہ کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ

بلاشک ابراہیم تھا پیشوا! فرمانبردار اللہ کا! ایک طرف کا ہو رہا تھا۔ اور نہ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۭ اِجْتَبٰهُ وَ

تھا مشرکین میں سے! شکر گزار تھا اللہ کی نعمتوں کا۔ اللہ نے

هَدٰىهُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي

اس کو انتخاب کرلیا اور چلایا سیدھی راہ پر اور ہم نے اس کو عطا فرمائی

الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَإِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ۭ

دنیا میں بہتری اور وہ آخرت میں اچھے لوگوں میں ہے۔

ثُمَّ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ

پھر ہم نے وحی بھیجی تیری طرف کہ اتباع کر دین ابراہیم کا جو ایک کا ہو رہا تھا

وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبۡتُ

اور نہ تھا مشرکین میں سے ۔ بس ہفتہ کی تعظیم

عَلَى الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحۡكُمُ

تو ان ہی پر لازم کی گئی تھی جنھوں نے اس میں اختلاف کیا ف۱ اور بیشک تیرا پروردگار ان میں حکم

بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

کردے گا قیامت کے دن جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے!

اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ

(اے محمدؐ) بلا لوگوں کو اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور نیک نصیحت

الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

سے اور ان کے ساتھ بحث کر جس طرح بہتر ہو ف۲ تیرا پروردگار

هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ

ہی خوب جانتا ہے جو بھٹک گیا اس کی راہ سے اور وہی خوب جانتا ہے جو

بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا

راہ راست پر ہیں ۔ (رش ۱۹) اور اگر تم لوگ بدلہ دو تو اسی قدر بدلہ دو جتنی تم کو

عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ ؕ وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾

تکلیف دی گئی اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے صابروں کے لئے۔

وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ

اور (اے محمدؐ) تو صبر کر اور تیرا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان پر غم نہ کر

وَلَا تَكُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ

اور نہ تنگ ہو ان کے مکر و فریب سے ۔ بیشک اللہ ان کے ساتھ ہے

الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ ع ۱۶ ۹ ۲۲

جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکوکار ہیں ۔

ف۱ یعنی تعظیم سبت تو قوم یہود پر ضرور تھی ان کو موسیٰؑ نے اول جمعہ کی تعظیم اور اس مقدس دن میں عبادت کے لئے فارغ و مستعد ہونے کا حکم فرمایا تو لگے اختلاف کرنے چند لوگوں کے سوا سب بول اٹھے کہ ہم تو ہفتے کی تعظیم کریں گے اور اس میں عبادت زیادہ کریں گے اس پر ہفتہ ہی کی تعظیم کا ان کو حکم ہوا اور بڑا تشدد ہوا۔

ف۲ یعنی سہولت اور نرمی کے ساتھ مشہور و بدیہی دلائل سے ان کو ساکت کرو تاکہ مان لیں اور مسلمان ہو جائیں گھبرا کر متوحش نہ ہوں۔



شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ

پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے بندے (محمدؐ) کو راتوں رات مسجد حرام سے

اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ

اس مسجد اقصےٰ تک کہ جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اسکو دکھائیں اپنی قدرت کے

اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾ وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ جَعَلۡنٰہُ ہُدًی

نمونے۔ بیشک وہی سننے والا دیکھنے والا ہے ف۱ اور ہم نے عطا فرمائی موسیٰ کو کتاب اور ہم نے اس کو ٹھہرایا ہدایت

لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ؕ﴿۲﴾ ذُرِّیَّۃَ

بنی اسرائیل کے لئے کہ نہ بناؤ میرے سوا کسی کو کارساز۔ (تم) ان کی نسل ہو

مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ﴿۳﴾ وَ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی

کہ جن کو ہم نے (کشتی پر) چڑھایا نوح کے ساتھ بیشک وہ بندہ شکر گزار تھا۔ اور ہم نے صاف کہہ سنایا

بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ فِی الۡکِتٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ فِی الۡاَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ

ہے بنی اسرائیل کو کتاب میں کہ تم فساد کروگے ملک میں دو مرتبہ

وَ لَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ اُوۡلٰىہُمَا بَعَثۡنَا

اور ضرور بڑی زیادتی کروگے ف۲ جب آیا ان فسادوں میں سے پہلے کا وعدہ تو ہم نے اٹھا

عَلَیۡکُمۡ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ فَجَاسُوۡا خِلٰلَ

کھڑے کئے تم پر اپنے بندے سخت لڑائی والے تو وہ پھیل پڑے

الدِّیَارِ ؕ وَ کَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا ﴿۵﴾ ثُمَّ رَدَدۡنَا لَکُمُ الۡکَرَّۃَ

شہروں میں اور وعدہ پورا ہونا ہی تھا ف۳ پھر ہم نے تم کو (دوبارہ) ان پر

عَلَیۡہِمۡ وَ اَمۡدَدۡنٰکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ جَعَلۡنٰکُمۡ اَکۡثَرَ

غلبہ دیا اور تمہاری مدد کی مال سے اور بیٹوں سے اور تم کو بنادیا بڑے

نَفِیۡرًا ﴿۶﴾ اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ ۟ وَ اِنۡ

جتھے والا (اور کہہ دیا) کہ اگر بھلائی کروگے تو بھلا کروگے اپنا۔ اور اگر

ف۱
ہجرت سے ایک سال پہلے اللہ پاک نے اپنے پیارے بندے محمدؐ کو معراج کا مرتبہ مرحمت فرمایا کہ جس کا باقی بیان سورہ نجم میں مذکور ہے۔ یہاں صرف اتنا فرمایا ہے کہ اللہ پاک محمدؐ کو مسجد حرام سے بیت المقدس تک جو چالیس رات کی مسافت ہے راتوں رات براق پر اپنے قدرت کے عجیب وغریب نمونے دکھانے کی غرض سے لے گیا بیت المقدس برکات دین و دنیا دونوں سے محیط ہے۔ یہ مقدس شہر اکثر انبیاء علیہم السلام کا معبد اور قبلہ رہا ہے سینکڑوں پیغمبر وہاں مدفون ہیں ہر طرف نہریں جاری پھل پھلواری، عمدہ پیداوار بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

ف۲
یہود کا پہلا فساد موعود حضرت زکریاؑ کا قتل اور ارمیاء کا قید کرنا تھا اور دوسری زیادتی یحییٰ بن زکریاؑ کا قتل کر ڈالنا اور عیسےٰؑ کے قتل کا مصمم ارادہ کرنا تھا۔

اس سورت کا نام سورۃ الاسراء اور سورہ سبحان بھی ہے۔

ف۳
جب پہلی زیادتی پر عذاب کا وقت آپہنچا تو جالوت جزری اپنی جرار فوج لے کر چڑھ آیا اور چن چن کر علماء قتل کردیئے توریت شریف جلادی مسجد ویران کردی اور ستر ہزار قید کرکے لے گئے۔

أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ
برائی کی تو بھی اپنی ! پھر جب دوسرے (فساد) کا وعدہ آیا تو ہم نے پھر دوسرے بندوں کو اٹھا کھڑا کیا تاکہ تمہارے
وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا
منہ اداس کردیں اور گھس پڑیں مسجد میں جیسے پہلی بار گھس گئے تھے اور ویران کردیں سب
مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ⑦ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ
جگہ غالب ہوں۔ پوری ویرانی ف۱ نزدیک ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم فرمائے اور اگر تم
عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ⑧
پھر وہی کروگے تو ہم بھی پھر وہی کرینگے اور ہم نے بنایا ہے دوزخ کو کافروں کا قید خانہ ف۲
اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ
بیشک یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور خوش خبری دیتا
الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
ہے ایمان والوں کو جو نیکیاں کرتے ہیں اس بات کی کہ ان کے لئے بڑا
كَبِيْرًا ۙ⑨ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ
اجر ہے۔ اور اس بات کی کہ جو لوگ نہیں ایمان لاتے آخرت پر ہم نے تیار کر رکھا ہے ان
عَذَابًا اَلِيْمًا ۧ⑩ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَ
کے لئے دردناک عذاب اور آدمی دعا مانگنے لگتا ہے برائی کی جس طرح دعا مانگتا ہے بھلائی کی اور
كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ⑪ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ
انسان بڑا جلد باز ہے۔ اور ہم نے بنائے رات اور دن (قدرت کے) دو نمونے
فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا
پھر مٹا دیا رات کا نمونہ اور بنا دیا دن کے نمونے (روشن) دکھلانے والا تاکہ تم تلاش
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ
کرو اپنے رب کا فضل (یعنی معاش) اور تاکہ جانو برسوں کی گنتی اور حساب۔
وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ⑫ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ
اور ہر چیز ہم نے بہ تفصیل بیان کردی ہے۔ اور ہر آدمی کی قسمت ہم نے لگا دی ہے اس

ف۱
اس پہلی تباہی کے سو برس بعد حضرت داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا اور پھر دوبارہ یہود کے دن پھرے سلیمانؑ کی سلطنت میں ان کو بڑا زور ہو گیا مگر جب دوسرا فساد یعنی جب یحییٰؑ کا قتل صادر ہوا تو بخت نصر لشکر جرار سے آ چڑھا ہزاروں قتل کئے اور ان کے بال بچے قید کر کے لے گیا۔ مسجد مقدس کو مسمار کر دیا۔ اس کے بعد ان کی سلطنت نے آج تک قوت نہیں پکڑی۔

وقف لازم

ف۲
یعنی اب بھی یہ فرما دیا کہ ہماری ذات غفور رحیم تم پر رحم کھانا چاہتی ہے محمدؐ کا اتباع کر لو پھر وہی سلطنت اور وہی زور! اور اگر پھر شرارت کی تو وہی پھر اس کی سزا دنیا میں موجود ہے کہ مسلمانوں کا تم پر غلبہ اور آخرت میں دوزخ جیل خانہ تیار ہے۔

ع ١٠ / ١

فِیْ عُنُقِهٖؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾

کی گردن میں اور ہم اس کو نکال دکھائیں گے قیامت کے دن نامہ (اعمال) کہ اس کو کھلا ہوا دیکھ لے گا۔

اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًاؕ ﴿۱۴﴾ مَنِ

(اور ہم کہیں گے کہ) پڑھ لے اپنا اعمال نامہ تو ہی کافی ہے آج اپنا حساب لینے والا۔ (ش ۱) جو راہ

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ

پر آیا تو بس اپنے ہی نفع کے لئے راہ پر آتا ہے۔ اور جو کوئی بہکا تو بس اپنے ہی بُرے کو

عَلَیْهَاؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى

بہکتا ہے۔ اور کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ اور ہم نہیں عذاب دیا کرتے جب تک

نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا

نہ بھیج لیں کوئی رسول۔ اور جب ہم چاہتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں! حکم کرتے ہیں اس

فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾

کے خوشحال لوگوں کو تو وہ اس جگہ نافرمانی کرتے ہیں پھر اس پر ثابت ہوجاتا ہے حکم (عذاب) تو ہم اسکو اٹھا کر اکھاڑ

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ

(شان نزول صفحہ ۸۲۹ پر)

مارتے ہیں اور ہم نے ہلاک کر مارا کتنی ہی امتوں کو نوح کے بعد۔ اور کافی ہے تیرا پروردگار

بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ

اپنے بندوں کے گناہ جاننے دیکھنے کو۔ جو شخص دنیا کا طالب ہو

الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا

ہم جلد دے دیتے ہیں اس کو اسی میں جتنا چاہیں جسے چاہیں پھر ہم نے ٹھہرا رکھی ہے

لَهٗ جَهَنَّمَۚ یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنْ اَرَادَ

اس کے لئے دوزخ اس میں داخل ہوگا بُرے حالوں راندہ (درگاہ) ہو کر۔ اور جس نے آخرت

الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ

چاہی اور اس کے لئے کوشش کی جو کوشش اسکے لائق تھی اور وہ ایمان (بھی) رکھتا ہو تو یہی ہیں

سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ هٰۤؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَؕ

جن کی کوشش مقبول ہے۔ ہر ایک کو ہم پہنچائے جاتے ہیں ان کو اور اُن کو تیرے پروردگار کی بخشش

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ فَضَّلْنَا
اور تیرے پروردگار کی بخشش بند نہیں ہے ۔ دیکھ ہم نے کیسی برتری
بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ
دی بعض کو بعض پر ۔ اور البتہ آخرت بڑھ کر ہے درجوں میں اور بڑھ کر ہے
تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ
برتری میں ۔ نہ مقرر کر اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ورنہ بیٹھ رہے
مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ
گا مذموم بے کس ہو کر ۔ اور قطعی حکم دے دیا تیرے رب نے کہ کسی کو نہ پوجو اس کے سوا
وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ
اور ماں باپ کے ساتھ سلوک (کرو) اگر پہنچ جائیں بڑھاپے کو تیرے سامنے والدین میں
اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا
کا ایک یا دونوں تو ان کو ہوں بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا
وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ
اور کہہ ان سے تعظیم کی بات ۔ اور جھکا دے ان کے آگے عاجزی کا
مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾
بازو نیاز سے ۔ اور کہہ ! اے میرے پروردگار ان پر رحم فرما جیسا انھوں نے مجھے چھوٹے سے کو پالا ہے
رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ
تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اگر تم سعادت مند ہوگے تو وہ
كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَ
رجوع لانے والوں کو بخشتا ہے ف۱ اور دے قرابت دار کو اس کا حق اور
الْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ
محتاج کو اور مسافر کو اور مت اڑا بکھیر کر بیشک فضول خرچ
كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾
شیطانوں کے بھائی ہیں ۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے ف۲

ف۱ یعنی سعادت سمجھ کر دل سے والدین کی خدمت کرنا یا ایک بوجھ سمجھ کر نباہنا سب کچھ ہم خوب جانتے ہیں البتہ اگر نیت نیکی پر ہو اور کسی وقت تنگدلی یا غصہ میں کچھ ناراض کر بیٹھو اور پھر توبہ کر لو تو ہم معاف کر دیں گے اس آیت میں بہت شد و مد سے والدین کی دل سے تابعداری کا حکم ہے حدیث میں وارد ہے کہ والدین کے راضی رکھنے میں اللہ راضی اور ان کے ناراض کرنے میں اللہ ناراض ہے۔

ف۲ شیطان گروہ ملائکہ میں اللہ کا بڑا مقرب تھا مگر اس نے اس نعمت عظمیٰ کی قدر نہ جانی اور سجدے کے انکار سے کافر بنا اسی طرح مال اللہ کی بڑی نعمت ہے خیرات صدقات میں خرچ کرنا چاہیے بے جا اڑانا ناشکری ہے۔

ع ۲/۱۱ ۲

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا
(رش ۲) اور اگر تو منھ پھیرے ان (غرباء) سے اپنے پروردگار کے فضل کے انتظار میں جس کی
فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى
توقع رکھتا ہو تو ان کو کہہ دے نرمی کی بات ف۱ (رش ۳) اور نہ رکھ اپنا ہاتھ بندھا ہوا اپنی
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا
گردن سے اور نہ اس کو کھول دے بالکل کھولنا کہ پھر بیٹھ رہے ملامت
مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
کیا ہارا ہوا ف۲ بیشک تیرا پروردگار فراخ کرتا ہے رزق جسے چاہے اور
يَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ ع وَلَا تَقْتُلُوْٓا
وہی تنگ کرتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے۔ اور نہ مار ڈالو اپنی
اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ
اولاد کو افلاس کے خوف سے۔ ہم روزی دیتے ہیں ان کو اور تم کو۔ بیشک
قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ
ان کا مار ڈالنا بڑی خطا ہے۔ اور نہ پاس جاؤ زنا کے بیشک وہ
فَاحِشَةً ۭ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ
بے حیائی ہے اور بری راہ ہے اور نہ قتل کرو اس جان کو جو حرام کر دی
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ
اللہ نے مگر حق پر۔ اور جو شخص ظلم سے مارا جائے تو ہم نے دیا ہے اسکے ولی
سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾
کو غلبہ پس نہ زیادتی کرے قتل میں بیشک اس کو مدد دی گئی ہے ف۳
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى
اور نہ پاس جاؤ یتیم کے مال کے مگر ایسی طرح پر کہ بہتر ہو یہاں تک
يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
کہ وہ پہنچ جائے اپنی جوانی کو اور پورا کرو قرار۔ بیشک عہد کی بازپرس

ف۱
یعنی اگر بمجبوری افلاس کے باعث قرابت دار محتاجوں سے منھ پھیرنا پڑے اس انتظار میں کہ مجھ پر اللہ کا فضل ہو اور مال ملا تو اس میں سے کچھ ان کو بھی دوں گا تو ایسے وقت میں ان کو نرمی سے سمجھا دینا چاہیئے کہ عزیزان من میں اس وقت خود مجبور ہوں تمھارے حقوق ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اگر اس قابل ہوا تو ضرور مالی خدمت کروں گا۔

ف۲
۳ ع ۸ ۲
اس آیت میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم ہے اور گو خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے مگر تنبیہ کرنی امت محمدیہ کو مقصود ہے یعنی مسلمان کو چاہیے کہ نہ اتنا بخل کرے کہ مٹھی بھی نہ کھلے ہاتھ سکیڑ کر بیٹھ جائے گویا گردن میں بندھا ہوا ہے اور نہ اتنی فضول خرچی کرے کہ سب الزام دیں کہ اتنا کیوں دیا کہ آپ محتاج رہ گیا بلکہ بین بین درجہ ہو جس کا نام کرم اور سخاوت ہے۔

ف۳
مثلاً زید نے عمرو کو ظلماً مار ڈالا تو اللہ نے عمرو کے ورثا کو قصاص اور بدلہ لینے کا اختیار دیا ہے اور قصاص کا حکم جاری کرنے سے اس کی مدد فرمائی ہے تو اب اس کو زیادتی نہ کرنی چاہیئے کہ ایک کے عوض دو مار دے یا قاتل نہ ملے تو اس کے بھائی یا بیٹے کو مار ڈالے ایسا کرنا ظلم اور فعل حرام ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۹ پر)

مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٤﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
ہوگی۔ اور پورا بھردو پیمانہ جب ناپ کرو اور تولو سیدھی
الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ
ترازو سے ف۱ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے اور نہ پیچھے ہو اس بات کے
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ
کہ جس کا تجھ کو علم نہیں۔ بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے
كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٦﴾ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ
پوچھ گچھ ہونی ہے ف۲ اور نہ چل زمین میں اکڑتا ہوا۔ ہرگز
لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ
تو پھاڑ نہ ڈالے گا زمین اور نہ پہنچے گا پہاڑوں تک لمبا ہوکر۔ ان
ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى
سب خصلتوں میں جو جو بری ہے سب تیرے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہے۔ یہ منجملہ ان باتوں کے ہیں
اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
جو وحی کی تیری جانب تیرے پروردگار نے حکمت سے۔ اور نہ مقرر کر اللہ کے ساتھ دوسرا معبود کہ
فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ
ڈال دیا جائے گا جہنم میں ملامت کیا ہوا دھکیلا گیا۔ کیا تم کو خاص کیا تمہارے پروردگار
بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ
نے بیٹوں کے لئے اور خود فرشتوں میں سے بیٹیاں لیں۔ بیشک تم بڑی
قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ
بات کہتے ہو۔ اور ہم نے طرح طرح سے سمجھایا اس قرآن میں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں
وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا
اور ان کی نفرت ہی بڑھتی ہے۔ کہہ دے کہ اگر ہوتے اللہ کے ساتھ اور معبود جیسا
يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحٰنَهٗ
کہ یہ کہتے ہیں تو اس وقت ضرور ڈھونڈ نکالتے مالک عرش تک کوئی راہ ف۳ وہ پاک ہے

ف۱
یعنی ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولا کرو، جھونک نہ مارو ورنہ بد معاملگی اور بے ایمانی ظاہر ہونے پر دنیا کا بھی نقصان اٹھاؤ گے۔

ف۲
یعنی جس بات کا یقینی علم نہیں اٹکل پچو اس کے پیچھے ہولینا اور دعوے کرنا کہ یہ بات تو یوں ہی ہے ٹھیک نہیں۔ قیامت کے روز کان آنکھ سب سے پوچھ گچھ ہوگی کہ کس نے کیا کیا گناہ کئے۔

ف۳
یہ توحید کی دلیل ہے کہ بلا تمثیل جس طرح ایک ملک میں دو بادشاہ نہیں سما سکتے اسی طرح دو خدا بھی نہیں ہوسکتے اس لئے اگر بفرض محال دو یا دو سے زیادہ خدا ہوتے اور جھوٹے معبود کچھ قدرت رکھتے تو پرائے محکوم اور دوسرے کے مطیع کیوں رہتے کبھی خدائے حقیقی مالک عرش پر جا چڑھے ہوتے اور انتظام عالم درہم برہم ہوگیا ہوتا پس انتظام عالم کا قیام اس بات کی بدیہی دلیل ہے کہ خدائے واحد کا کوئی شریک نہیں وہی یکتا قادر و متصرف ہے جو چاہے کر گزرے کسی کو چوں کرنے کی مجال نہیں۔

۴ ع ۱۰ ۴

وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ

اور بالا ہے ان کی باتوں سے بہت دور۔ اسی کی تسبیح کرتے ہیں ساتوں

السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ

آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں (سب) اور کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے

بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ف۱ بیشک وہ

حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ

بردبار بخشنے والا ہے۔ اور جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم کر دیتے ہیں تیرے

وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا

اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے ایک پردہ پوشیدہ۔ اور کر دیتے ہیں

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَ

ان کے دلوں کے اوپر پردے تاکہ قرآن کو نہ سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں گرانی۔ اور

اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ

جب تو ذکر کرتا ہے اپنے پروردگار کا قرآن میں تنہا کا ف۲ بھاگ جاتے ہیں اپنی پیٹھ کی جانب

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ

نفرت کرکے۔ ہم خوب جانتے ہیں جس نیت سے وہ سنتے ہیں جس وقت کان لگاتے ہیں

اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ

تیری طرف اور جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں جس وقت کہتے ہیں یہ ستم گار کہ (لوگو!) بس تم تو ایک مرد

اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا

کے پیچھے پڑے ہوئے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ دیکھ! کیسی بیان کرتے ہیں تیرے لئے کہاوتیں تو یہ لوگ

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا

گمراہ ہوئے پس رستہ نہیں پا سکتے۔ اور کہتے ہیں کہ کیا جب ہم ہو جائیں گے ہڈیاں اور ریزہ ریزہ

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾

کیا ہم اٹھا کھڑے کئے جائیں گے از سر نو پیدا کرکے۔ کہہ دے! تم ہو جاؤ پتھر یا لوہا۔

ف۱ یعنی مخلوق کا ہونا عقلاً دلالت کرتا ہے کہ وہ آپ سے آپ موجود نہیں ہو گئی بلکہ کسی نے اس کو پیدا کیا ہے تو تمام مخلوق کا اپنے خالق کی ہستی پر گواہ ہونا زبان حال سے ان کا تسبیح کرنا ہے کہ ہمارا خالق یکتا اور شریک سے پاک ہے یا واقع میں ہر چیز اپنی زبان میں سبحان اللہ و بحمدہ پڑھتی ہے لیکن اختلاف زبان اور تعسر ادراک کے باعث ان کی تسبیح کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔

ف۲ یعنی اللہ کے ساتھ ان کے جھوٹے معبودوں کا کچھ مذکور نہیں ہوتا۔

اَوۡ خَلۡقًا مِّمَّا يَكۡبُرُ فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ‌ ۚ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ مَنۡ يُّعِيۡدُنَا ؕ

یا کوئی خلقت جو تمہارے خیال میں بڑی ہو (پھر بھی تو جی اٹھوگے) اس پر کہیں گے کہ ہم کو دوبارہ کون زندہ کریگا

قُلِ الَّذِىۡ فَطَرَكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ‌ ۚ فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ

کہہ دے کہ وہی جس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ تو یہ لوگ سر مٹکانے لگیں گے

رُءُوۡسَهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هُوَ‌ ؕ قُلۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَرِيۡبًا ﴿۵۱﴾

تیرے آگے اور کہیں گے! یہ کب ہوگا! کہہ دے شاید نزدیک ہی ہوگا۔

يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ

جس دن اللہ تم کو بلائے گا تو تم اسکی تعریف کرتے ہوئے چلے آؤگے اور خیال کروگے کہ بس تم تھوڑے

اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۵۲﴾ ع وَقُلۡ لِّعِبَادِىۡ يَقُوۡلُوا الَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ‌ ؕ اِنَّ

ہی دنوں رہے ف۱ (رش ۴) اور کہہ دے میرے بندوں سے کہ بات وہی کہیں جو بہتر ہو۔ شیطان

الشَّيۡطٰنَ يَنۡزَغُ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا

نزاع ڈالتا ہے لوگوں میں۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن

مُّبِيۡنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِكُمۡ‌ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ اِنۡ يَّشَاۡ

ہے۔ تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب واقف ہے۔ اگر چاہے تم پر رحم فرمائے یا اگر چاہے تم کو

يُعَذِّبۡكُمۡ‌ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ

عذاب دے۔ اور ہم نے تجھ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ (رش ۵) اور تیرا پروردگار (ان کے حال سے)

فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ؕ وَلَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى

خوب واقف ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور ہم نے فضیلت دی بعض نبیوں کو بعض

بَعۡضٍ وَّاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادۡعُوا الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ

پر اور عطا فرمائی داؤد کو زبور ف۲ کہہ دے بلالو جن کو تم (شریک خدا) سمجھتے ہو

مِّنۡ دُوۡنِهٖ فَلَا يَمۡلِكُوۡنَ كَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡكُمۡ وَلَا تَحۡوِيۡلًا ﴿۵۶﴾

اللہ کے سوا۔ تو وہ نہ تم سے تکلیف دور کرسکیں گے اور نہ بدل سکیں گے۔

اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الۡوَسِيۡلَةَ اَيُّهُمۡ

(رش ۶) وہ لوگ کہ جن کو یہ کافر پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے پروردگار کی طرف وسیلہ کہ ان میں

ف۱ یعنی قیامت کے آنے پر آخرت کے دائمی قیام کے مقابلے میں دنیا کا یا قبر کا ٹھہرنا بہت ہی قلیل مدت معلوم ہوگا۔

ع ۵ ۱۲ ۵

ف۲ زبور سے یہ بات بخوبی واضح ہے کہ محمد خاتم النبیین افضل الرسل اور امت محمدیہ خیر الامم ہے بعض انبیاء سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے اور کافروں نے نہ مانا تو جھنجلا بیٹھے اور عذاب کی بددعا کر بیٹھے پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی حوصلہ ہے کہ تکالیف اٹھائیں اور دعائیں کیں منجملہ اسباب فضیلت کے ایک باعث کمال بلند حوصلہ ہونا بھی ہے۔

اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

کو زیادہ مقرب ہے اور امید رکھتے ہیں اسکی رحمت کی اور ڈرتے ہیں اس کے عذاب سے۔ بیشک تیرے پروردگار کا عذاب

كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ

ڈرنے کی چیز ہے ف۱ اور کوئی بستی نہیں مگر ہم اس کو ہلاک کریں گے قیامت

الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ

سے پہلے یا اس کو عذاب دیں گے سخت عذاب۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا

مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ

ہے ف۲ اور کوئی (وجہ) اس بات سے ہم کو نہ مانع ہوئی ہم نے نشانیاں بھیج دیں مگر یہی کہ اس کو

بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ

اگلوں نے جھٹلایا۔ اور ہم نے دی ثمود کو اونٹنی نشانی پھر انھوں نے اس پر ظلم کیا

وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ

اور ہم نشانیاں ڈرانے کو بھیجا کرتے ہیں ف۳ اور (وہ وقت یاد کر) جب ہم نے تجھے کہہ دیا

اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِىْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً

کہ تیرے پروردگار نے گھیر لیا ہے لوگوں کو (کسی سے نڈر رہ ش۷) اور وہ دکھاوا جو ہم نے تجھ کو دکھایا تو بس اس کو لوگوں کا

لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا

امتحان ٹھہرایا (ش۸) اور (اسی طرح) وہ درخت جس پر لعنت کی گئی ہے قرآن میں اور ہم ان کو ڈراتے ہیں تو ان

ع ۶ ۸ ۶ يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

کی بڑی شرارت ہی بڑھتی ہے۔ اور یاد کر جب ہم نے کہا فرشتوں سے سجدہ کرو آدم کو تو سبھی

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ ج قَالَ

نے سجدہ کیا مگر ابلیس! بولا کہ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا۔ کہنے لگا

اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ

بھلا دیکھ تو یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی۔ اگر تو مجھ کو مہلت دے روز قیامت

الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ

تک تو جڑ کاٹ دوں اس کی سب اولاد کی سوائے چند کے۔ اللہ نے فرمایا! جا (دور ہو) سو جو ان

ف۱

یعنی یہ کافر جن بزرگوں کو اپنا حاجت روا سمجھ کر پکارتے ہیں وہ آپ کی اللہ کی جناب میں مقرب بندے کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ جو بندہ اللہ کا زیادہ مقرب ہو اسی کا وسیلہ پکڑتیں تو بھلا ایسے لوگ حاجت روا کیونکر ہو سکتے ہیں

ف۲

یعنی ہم تقدیر میں لکھ چکے کہ ہر شہر کے لوگ ایک کو بزرگ ٹھہرا کر پوجتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ اس کی پناہ میں ہیں حالانکہ آفت آنے پر کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔

ف۳

یعنی ہماری عادت اس طرح جاری ہے کہ فرمائشی معجزوں کے صادر ہونے پر بھی اگر ایمان نہیں لاتے تو ان کو جڑ بنیاد سے اکھیڑ پھینکتے ہیں چنانچہ قوم ثمود کو ان کے منہ مانگا اونٹنی کا معجزہ دکھلا دیا پھر بھی ایمان نہ لائے تو ہلاک کر دیا۔ اس لئے ہم نے اب فرمائشی معجزے بھیجنے موقوف کر دیئے کیونکہ اگر کفار قریش کی حسب منشاء کوہ صفا سونا ہو جائے یا مرے جی اٹھیں اور پھر بھی یہ کافر محمد کو سچا نبی نہ مانیں تو ہم کو ہلاک کرنا پڑے گا اور ہم اپنے پیارے محمد کی خاطر اس کی قوم کو ہلاک کرنا ناگوار سمجھتے ہیں۔ لوگو! یہ وجہ ہے کہ منہ مانگے معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں ظاہر ہوئے۔ ورنہ حبیب کی خاطر تو سب سے زیادہ منظور تھی جو عرض کرتے مقبول ہو جاتا تاہم اہل بصیرت کیلئے معجزات مخفیہ انبیاء سلف کے معجزات سے عالی ہیں دیکھنے کو نگاہ چاہیئے۔

(شان نزول صفحہ ۸۳۹ پر)

تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾ وَاسْتَفْزِزْ
میں سے تیری پیروی کرے گا تو دوزخ تم سب کی سزا ہے پوری سزا اور بہکا لے ان
مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ
میں جن کو تو بہکا سکے اپنی آواز سے اور کھینچ لا ان پر اپنے سوار اور پیادے اور
رَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا
ان سے اپنا ساجھا لگا مال اور اولاد میں اور ان سے وعدے کر دے[1] اور
يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾ اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ
کچھ نہیں وعدہ کرتا ان سے شیطان مگر دغا بازی ۔ جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ الَّذِىْ يُزْجِىْ
قابو نہیں اور تیرا پروردگار کارساز بس ہے ۔ تمہارا پروردگار وہ ہے جو چلاتا ہے
لَكُمُ الْفُلْكَ فِى الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ
تمہارے لئے کشتیاں دریا میں تاکہ تم تلاش کرو اسکا فضل (یعنی معاش) بیشک وہ تم پر
رَحِيْمًا ﴿٦٦﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِى الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ
مہربان ہے ۔ اور جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے دریا میں (گئے گزرے ہو جاتے ہیں جنکو تم پکارتے تھے مگر وہی (خدا یاد
فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾
آتا ہے) پھر جب تم کو بچا لاتا ہے خشکی کی طرف تو تم پھر بیٹھتے ہو اور انسان بڑا ناشکرا ہے ۔
اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
تو کیا تم اس سے نڈر ہو گئے کہ اللہ تم کو دھنسا دے خشکی کی جانب یا تم پر بھیج دے
حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿٦٨﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ
آندھی پھر تم اپنا کوئی کارساز نہ پاؤ ۔ یا تم کو دریا میں لے جائے دوسری بار
فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ
پھر بھیجے تم پر سخت جھونکا ہوا کا پھر تم کو
فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ
غرق کر دے تمہاری ناشکری کی سزا میں پھر تم نہ پاؤ اپنا ہم پر اس کا دعوی کرنے والا ! ہم نے

ف۱
یعنی اپنا سارا لشکر ان پر چڑھا لا اور جس طرح گمراہ کرتے بن پڑے گمراہ کر کوئی دقیقہ باقی نہ رہے ۔ ان کے مال میں ساجھا لگا کہ وہ طلب مال میں عبادت سے غافل ہو جائیں اور مالدار بن کر مغرور بن جائیں و نیز ناجائز جگہ خرچ کریں! بتوں کی نذر نیاز چڑھائیں اور اولاد میں ساجھا لگا کہ یہ ان کو شیطانی کاموں کی ترغیب دیں! علم دین نہ پڑھائیں ۔ دوسرے کا دیا ہوا بتائیں ناجائز ٹونے ٹوٹکے اور شرک کریں ۔ اور جھوٹے جھوٹے وعدے دلا کہ بت قیامت کو شفاعت کریں گے وغیرہ وغیرہ غرض پوری ہمت صرف کر لے میرے خالص نیکوکار بندوں پر تو تیرا کچھ زور چلے گا نہیں اور جن کے منہ میں تو نے باگ دے دی ان کو تو نے ہانکا وہ تیرے تابع بن کر کان دبائے اسی طرف ہو لئے تو میں ان کو تیرے ساتھ جہنم میں جھونک دوں گا.

كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
عزت دی بنی آدم کو اور ان کو سواری دی خشکی اور دریا میں اور انھیں کھانے کو دیں
الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝۷۰ ع
ستھری چیزیں اور ہم نے ان کو فضیلت دی اپنی پیدا کی ہوئی بہتیری مخلوق پر بزرگی ۔
يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ
جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقے کو ان کے پیشوا کے ساتھ تو جسے اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا
فَاُولٰۗىِٕكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝۷۱ وَمَنْ كَانَ فِيْ
پس وہ لوگ پڑھیں گے اپنا نامہ اعمال اور تاگے برابر بھی ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور جو کوئی اس
هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۷۲ وَاِنْ
دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں اندھا اور راہ سے بہت دور بھٹکا ہوا ہے ف (ش ۹) اور یہ
كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ
لوگ تو تجھ کو بچلانے ہی لگے تھے اس چیز سے جو ہم نے تیری طرف وحی بھیجی تاکہ تو باندھ لائے ہم پر
عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ڰ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝۷۳ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ
اس کے سوا اور اس وقت تجھ کو بنا لیتے سچا دوست ف۲ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ہم نے
لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـــًٔا قَلِيْلًا ۝۷۴ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ
تجھ کو ثابت رکھا! تو بھی جھکنے لگ ہی جاتا ان کی طرف تھوڑا سا۔ ایسا ہوتا تو ہم تجھ کو ضرور چکھاتے
ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝۷۵
دونا عذاب زندگی کا اور دونا عذاب موت کا۔ پھر تو ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار نہ پاتا۔
وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا
(ش ۱۰) اور وہ لوگ تو تجھ کو بچلانے ہی لگے تھے اس زمین سے تاکہ تجھ کو اس سے نکال دیں اور اس وقت
لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۷۶ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ
یہ بھی نہ رہنے پائیں گے تیرے پیچھے مگر چند (روز) یہی دستور پڑا ہوا ہے ان رسولوں کا جو تجھ سے
مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝۷۷ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ
پہلے ہم نے بھیجے اور تو ہمارے دستور میں ردو بدل ہوتا نہ پائے گا ف۳ نماز قائم رکھ

ع ۱۰/۷
ع ۸

ف ۱
یعنی جو دنیا میں ہدایت سے اندھا رہا اور حق کی راہ نہیں دیکھی تو وہ آخرت میں جنت کے راستہ سے اندھا اور بہشت سے دور پڑا ہوگا اس کو وہاں جانے کا راستہ نہ سوجھے گا۔

ف ۲
کافر کہا کرتے تھے کہ قرآن میں نصیحت کی باتیں تو اچھی ہیں لیکن ہر جگہ شرک کو برا کہا گیا ہے۔ اس کو بدل ڈالو تو ہم سب ایمان لے آئیں۔

ف ۳
بعض کا قول ہے کہ کفار مکہ حضرت کو اس غرض سے سخت تکالیف و ایذائیں دیتے تھے کہ کسی طرح آپ دل برداشتہ ہو کر مکہ چھوڑ دیں اور کہیں دوسرے شہر میں جا بسیں تو یہ آیت اتری۔ ہجرت کے چند ہی روز بعد جنگ بدر کا واقعہ ہوا اور کفار مکہ خاطر خواہ ہلاک کئے گئے۔

(ش شان نزول صفحہ ۸۳۹ پر)

لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ

آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھ فجر کو ف۱ بیشک

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً

قرآن فجر (یعنی نماز صبح) میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھ (یہ) تیرے لئے

لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَ قُلْ رَّبِّ

زیادہ ہے ف۲ قریب ہے کہ تجھے کھڑا کرے گا تیرا پروردگار مقام محمود میں ف۳ اور کہہ اے میرے

اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ

پروردگار مجھ کو داخل کر اچھا داخل کرنا اور مجھے نکال اچھا نکالنا اور میرے

لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾ وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ

لئے بنا اپنے پاس سے غلبہ مددگار ف۴ اور کہہ دے کہ دین حق آیا اور دین باطل

الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ

نیست و نابود ہوا۔ بیشک باطل تو نیست و نابود ہونے ہی والا تھا۔ اور ہم قرآن میں سے وہ آیتیں

مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا

نازل کرتے ہیں جو شفاء اور رحمت ہیں ایمان والوں کے لئے اور گنہگاروں کو تو اس سے نقصان ہی

خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ

بڑھتا ہے ف۵ اور جب ہم انعام کرتے ہیں انسان پر (تو) منہ پھیرتا اور پہلو تہی کرتا ہے

وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ یَئُوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ

اور جب اسکو تکلیف پہنچتی ہے (تو) آس توڑ دیتا ہے۔ کہہ دے کہ ہر ایک اپنے طریق پر عمل کرتا ہے۔

فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِیْلًا ﴿۸۴﴾ ع وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

پھر تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ راہ یاب ہے۔ (ش ۱۱) اور لوگ تجھ سے دریافت کرتے

الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

ہیں روح کی حقیقت۔ کہہ دے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے اور تم کو بس تھوڑا ہی سا علم دیا گیا

قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾ وَ لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ ثُمَّ

ہے۔ اور اگر ہم چاہیں تو لے جائیں جو تیری طرف وحی کے ذریعہ سے ہم نے بھیجا ہے پھر تو

ف۱ چونکہ قرآن کا پڑھنا نماز کا رکن ہے اس لئے نماز کو قرآن سے تعبیر کیا۔ اس سے مراد فجر کی نماز ہے اور زوال سے غسق تک ظہر، عصر، مغرب عشاء، چاروں نمازوں کا حکم ہوا۔ نماز صبح میں رات کے محافظ دن کے نگہبان تمام فرشتوں کی بدلی ہوتی ہے

ف۲ یعنی اے محمد تہجد کی نماز خاص تمہارے لئے پنج وقتی فرض نمازوں سے زائد فرض ہے اور تمہاری امت کے لئے نفل ہے۔

ف۳ پسندیدہ مقام یعنی مقام محمود جس کا حضرت سے وعدہ ہوا ہے مقام شفاعت ہے کہ قیامت کے دن نفسی نفسی کے وقت جب کوئی نبی بھی شفاعت کی جرأت نہ کر سکے گا اور مخلوق سب سے مایوس ہو کر سرور عالم کی خدمت میں عرض مدعا کرے گی تو آپ سب کی شفاعت فرمائیں گے۔

ف۴ یعنی مکہ سے آبرو سے نکال کر مدینہ میں آبرو سے پہنچایا۔

ع ۹ / ۹

ف۵ یعنی قرآن کی آیتیں مسلمانوں کے امراض روحانی کا علاج اور موجب رحمت ہیں ان کے شبہ رفع ہوتے اور بدن کے امراض بھی دور ہو جاتے ہیں اور کافر چونکہ اس کو جھٹلاتے ہیں اس لئے ان کا تو اس کے باعث ہر آیت پر نقصان ہی بڑھتا ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۴۰ پر)

لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ

نہ پائے اپنے لئے اس کے لانے کو ہم پر کوئی کارساز۔ مگر تیرے پروردگار کی مہر ہے (کہ ایسا نہیں کیا) بیشک

فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ

اس کا تجھ پر بڑا فضل ہے۔ (ش ۱۲) کہہ دے! اگر جمع ہو جائیں آدمی

وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ

اور جن اس بات پر کہ (بنا) لائیں اس قرآن جیسا (تب بھی) نہ لاسکیں گے

بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا

ایسا قرآن اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو۔ اور ہم نے طرح طرح

لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ

سے بیان کی لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر مثال۔ سو اکثر لوگ کفر کئے

اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ

بغیر نہ رہے۔ (ش ۱۳) اور بولے کہ ہم تو تیرا ہرگز یقین نہ کریں گے یہاں تک کہ تو بہا نکالے ہمارے لئے زمین

يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ

سے ایک چشمہ۔ یا تیرے لئے ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا پھر تو

الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ

بہالے اس کے بیچ میں نہریں چلاکر۔ یا ہم پر آسمان گرادے جیسا کہ تو کہا کرتا

عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ يَكُوْنَ

ہے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آئے اللہ اور فرشتوں کو مقابل۔ یا ہو جائے تیرے

لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ

لئے کوئی گھر طلائی کا یا تو چڑھ جائے آسمان میں اور ہم ہرگز بھی تیرے چڑھنے

لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ

کا یقین نہ کریں گے جب تک تو ہم پر ایک کتاب اتار کر نہ لائے گا جس کو ہم پڑھ لیں۔ کہہ دے سبحان اللہ میں تو

رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ

ایک بشر (اللہ کا) بھیجا ہوا ہوں اور بس۔ اور لوگوں کو نہیں مانع

خواص وفضائل

تمام قرآن جسمانی روحانی ہر شفا کا باعث ہے اگر عقیدہ پختہ ہو تو کوئی مرض ایسا نہیں کہ جو قرآن کے باعث نہ دور ہو جائے البتہ موت سے چارہ نہیں۔ خصوصاً سورہ الحمد اور چھ آیات جن کا نام آیات الشفا ہے۔ علاج کے لئے مجرب اور تیر بہدف ہیں۔ ویشف صدور قوم مومنین شفاء لما فی الصدور۔ فیہ شفاء للناس۔ وننزل من القرآن ماھو شفاء ورحمۃ للمومنین واذا مرضت فھو یشفین۔ قل ھو للذین اٰمنو ھدی وشفاء۔ ان چھوں آیتوں کو ایک چینی کی طشتری پر لکھے۔ اور دھو کر مریض کو پلائے۔ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا تجربہ کیا۔ یہ میرا مجرب عمل ہمیشہ ٹھیک پڑا۔

ع ۱۰ / ۹

(شان نزول صفحہ ۸۴۰ پر)

اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰۤی اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ

ہوئی ایمان لانے سے جب کہ ان کے پاس ہدایت آچکی مگر یہی بات کہ لگے کہنے کیا اللہ نے بشر کو

بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾ قُلۡ لَّوۡ کَانَ فِی الۡاَرۡضِ مَلٰٓئِکَۃٌ یَّمۡشُوۡنَ

پیغامبر (بناکر) بھیجا ہے۔ کہہ دے کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے کہ چلتے پھرتے

مُطۡمَئِنِّیۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَیۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَکًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾

اطمینان سے۔ تو ہم ان پر اتارتے آسمان سے کوئی فرشتہ پیغمبر (بناکر)

قُلۡ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًۢا بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ ؕ اِنَّهٗ کَانَ بِعِبَادِهٖ

کہہ دے کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان وہ اپنے بندوں کے

خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۹۶﴾ وَ مَنۡ یَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ ۚ وَ مَنۡ

حال سے دانا بینا ہے۔ اور جسے اللہ ہدایت دے وہی راہ پانے والا ہے اور جسے

یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِهٖ ؕ وَ نَحۡشُرُهُمۡ

وہ گمراہ کرے پھر تو ہرگز نہ پائے گا ان کے لئے کوئی مددگار اللہ کے سوا۔ اور ہم ان کو اٹھائیں

یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ عَلٰی وُجُوۡهِهِمۡ عُمۡیًا وَّ بُکۡمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاۡوٰىهُمۡ

گے قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے۔ ان کا ٹھکانہ

جَهَنَّمُ ؕ کُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ سَعِیۡرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِکَ جَزَآؤُهُمۡ

دوزخ ہے جب بجھنے لگے گی ہم ان پر اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا ہے اس لئے

بِاَنَّهُمۡ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ قَالُوۡۤا ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا

کہ وہ منکر ہوئے ہماری آیتوں سے اور بولے کہ کیا جب ہم ہڈیاں ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو

لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِیۡدًا ﴿۹۸﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیۡ

کیا ہم اٹھا کھڑے کئے جائیں گے نئے بنا کر! کیا انھوں نے یہ نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ

آسمان اور زمین پیدا کئے (وہ) اس پر بھی قادر ہے کہ پیدا کردے ان جیسے!

وَ جَعَلَ لَهُمۡ اَجَلًا لَّا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ فَاَبَی الظّٰلِمُوۡنَ اِلَّا

اور اس نے مقرر کر رکھی ہے ان کے لئے ایک میعاد جس میں کوئی شبہ نہیں۔ سو ظالم انکار کئے بدون

النصف

(باقی صفحہ ۳۸۰)

کے اول و آخر حصہ کو پڑھے گا اس کے سر سے پیروں تک نور ہوگا اور جو تمام سورہ پڑھے گا اس کے زمین سے آسمان تک نور جگمگاتا ہوگا۔

تنبیہہ

وکبرہ تکبیرا تک پہنچ کر اللہ اکبر کبیرًا والحمد للہ حمدًا کثیرًا کہنا چاہیئے۔

تنبیہہ

بسم اللہ کی میم کو الحمد کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیئے

كَفُورًا ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا
نہ رہے۔ کہہ دے کہ اگر تمہارے اختیار میں ہوتے میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے

لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿١٠٠﴾ۧ وَلَقَدْ
تو ضرور تم بند کر رکھتے خرچ ہو جانے کے ڈر سے۔ اور انسان بڑا سنگدل ہے۔ اور بیشک

ع ۱۱

اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْــَٔـلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ
ہم نے دیں موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں ف تو پوچھ! بنی اسرائیل سے جب موسیٰ ان

جَاۗءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰي مَسْحُوْرًا ﴿١٠١﴾
کے پاس آیا تو کہا اس سے فرعون نے کہ میرے گمان میں تو اے موسیٰ تجھ پر جادو ہوا ہے

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
موسیٰ نے کہا! تو جان چکا ہے کہ یہ معجزے کسی نے نہیں اتارے مگر آسمان اور زمین کے

الْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾ فَاَرَادَ اَنْ
پروردگار نے دلیلیں (بھیجی ہیں) میرے گمان میں اے فرعون تو ہلاک ہوا چاہتا ہے۔ پھر فرعون نے

يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿١٠٣﴾ۙ وَّقُلْنَا
چاہا کہ بنی اسرائیل کو نکال دے اس زمین سے تو ہم نے ڈبو دیا اسکو اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو۔ اور ہم نے

مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَاۗءَ
کہا اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہ تم بسو زمین میں پھر جب آئے

وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾ۭ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ
گا آخرت کا وعدہ ہم لے آئیں گے تم کو سمیٹ کر۔ اور سچائی کے ساتھ ہم نے قرآن اتارا اور سچائی ہی کے

نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿١٠٥﴾ۘ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ
ساتھ اترا ف۲ اور ہم نے تجھ کو بس خوشی اور ڈر سنانے والا بھیجا ہے۔ اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا

عَلَي النَّاسِ عَلٰي مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ
تاکہ تو اس کو پڑھے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر اور ہم نے اس کو رفتہ رفتہ اتارا ف۳ کہہ دے کہ تم قرآن کو

اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى
مانو یا نہ مانو۔ جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان پر تو جب یہ

ف۱ یا تو نو معجزے مراد ہیں۔ جو فرعون کے مقابلے میں موسیٰ کو مرحمت ہوئے تھے اور نویں پارے کے چھٹے رکوع میں مذکور ہوئے یا نو حکم مراد ہیں جو توریت کے سرے پر لکھے جاتے تھے۔ وہ بھی کبیرہ گناہوں کی ممانعت تھی۔

ف۲ یعنی قرآن کی تمام باتیں سچی اور ٹھیک ٹھیک ہیں نہ بیچ میں کسی نے اس کو بدلا اور نہ کچھ تصرف کیا۔

ف۳ یعنی تھوڑا تھوڑا اس وجہ سے اترا کہ اس کے نفظ مطالب اور احکام ہی مقصود نہیں بلکہ الفاظ بھی نور و برکت کے باعث ہیں۔ ہر وقت میں اس کے مناسب احکام نازل فرمائے اور سورتیں آیتیں جدا جدا ہوئیں تاکہ مطلب سمجھنے اور الفاظ حفظ کرنے میں سہولت ہو برخلاف دیگر آسمانی کتابوں کے کہ ان کے صرف احکام ہی مقصود تھے اسی واسطے ایک دفعہ نازل کردی گئیں

عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ
پڑھا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں سجدے میں۔ اور کہتے ہیں کہ پاک ہے ہمارا پروردگار
اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ
بیشک ہمارے رب کا وعدہ ضرور ہونا ہے۔ اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے
وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ
اور زیادہ ہوتی ہے ان کی عاجزی۔ ؎ (ش ۱۴) کہہ دو کہ تم اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو جو (کہہ کر)
اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا
پکاروگے تو اس کے سارے نام اچھے ہیں۔ (ش ۱۵) اور اے محمدؐ نہ اپنی نماز چلا کر پڑھ اور
تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
نہ اس کو چپکے پڑھ اور ڈھونڈلے اس کے بیچ میں راہ۔ ؎ اور کہہ ہر تعریف اللہ ہی کو
الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ
(سزاوار) ہے جو نہ کوئی اولاد رکھتا ہے اور نہ کوئی اس کا سلطنت میں شریک ہے اور نہ
يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع
کوئی اس کا مددگار ہے کمزوری کے باعث اور اس کی بڑائی کر بڑا جان کر ؎

(۱۸) سورۃ الکہف مکیۃ (۶۹) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۱۲

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ
ہر تعریف اللہ کو (زیبا) ہے جس نے اتاری اپنے بندے (محمدؐ) پر کتاب اور نہ
يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ﴿۱﴾ سکتۃ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ
رکھی اس میں کجی! اس کو مستقیم بنایا تاکہ وہ ڈرائے ایک سخت عذاب سے جو (آنے والا ہے) اللہ
وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ
کی طرف سے اور خوشخبری سنائے مسلمانوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں اس بات کی کہ ان کے لئے
اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا
نیک اجر ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کو ڈرائے جو لوگ کہتے ہیں کہ

ف یعنی اللہ ناتواں اور کمزور نہیں ہے کہ اس کو اپنا کوئی مددگار رکھنا پڑے جن کو ناتوانی اور اپنی ذلت وحیرانی کا اندیشہ ہو وہ اپنے وزیر اور مددگار بنائیں۔

خواص
؎ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ آخر سورت تک چوری سے امن کا باعث ہے۔
؎ وَقُلِ الْحَمْدُ اس آیت کا نام آیت العز ہے ہر رنج کے لئے دافع ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کبھی مجھ کو کوئی رنج وغم پیش آیا فوراً جبریل نے آکر کہا کہ لے محمد پڑھو قل الحمد للہ آخر سورت تک۔

خواص سورہ کہف
یوں تو قرآن کی ہر سورت بلکہ ہر ہر لفظ موجب برکت وثواب کا باعث ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے روز یا شب جمعہ کو اس سورۃ کی تلاوت کرے گا تو اس شخص کو پڑھنے کے مقام سے مکہ معظمہ تک نور عنایت ہوگا اور دوسرے جمعہ تک معہ تین دن زیادہ اس کے گناہ معاف ہوں گے اور ستر فرشتے اس کی مغفرت کے لئے دعا کریں گے۔ اس کے خواص سے ہر درد سر اور درد دل اور جذام اور جمیع بلیات سے محفوظ رہے۔ جو شخص شروع کی دس آیتیں حفظ کرلے گا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا اور جو اس مقدس سورہ (باقی صفحہ ۳۷۸ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۰۴ پر)

اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝۴ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ
کہ اللہ اولاد رکھتا ہے! نہ ان کو اس کا کچھ علم ہے اور نہ ان کے باپ دادوں کو
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵
بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے نرا جھوٹ بکتے ہیں!
فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
(سن ۱۶) تو (اے محمد) شاید تو اپنی جان ہلاک کرڈالے گا ان کے پیچھے اگر وہ اس بات کو
بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً
نہ مانیں! غم کے مارے۔ ہم نے بنایا ہے جو کچھ زمین پر ہے اس کی رونق
لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا
کہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون اچھے کام کرتا ہے۔ اور ہم کردیں گے جو کچھ زمین
صَعِيْدًا جُرُزًا ۝۸ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ
پر ہے چٹیل میدان ف۱ کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور کتبہ والے ہماری
كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۹ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا
نشانیوں میں سے عجیب تھے ف۲ جب جا بیٹھے چند جوان اس غار میں پھر کہا کہ
رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰
اے ہمارے پروردگار ہم کو دے اپنے پاس سے رحمت اور مہیا کر ہمارے لئے کام میں راہ یابی۔
فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝۱۱ ثُمَّ
پھر ہم نے ان کے کان تھپک دیئے غار میں کئی برس گنتی کے ف۳ پھر
بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ۝۱۲ ع
ہم نے ان کو اٹھایا تاکہ ہم معلوم کریں کہ دو گروہوں میں کس نے خوب یاد رکھی ٹھہرنے کی مدت
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا
ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں ان کا حال ٹھیک! وہ چند جوان تھے جو اپنے رب پر
بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝۱۳ قف وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا
ایمان لائے اور ہم نے ان کو زیادہ دی ہدایت ف۴ اور گرہ لگادی ان کے دلوں پر جب وہ کھڑے

ف۱
یعنی ہم نے اب تو زمین پر ہر طرح کی پھل پھلواری اور جانور و انسان وغیرہ پیدا کرکے اس کو سجا رکھا ہے تاکہ جانچ لیں کہ کون اس کی ہریالی پر جھک کر آخرت سے غافل ہوتا ہے اور کون اس سبز باغ سے الگ ہوکر آخرت کا سامان کرتا ہے پھر ایک دن حیوانات نباتات جمادات سب کو نیست و نابود کرکے اس زمین کو ایک چٹیل میدان بنا دیں گے جس میں ایک پتہ تک بھی نہ ہوگا۔

ف۲
یعنی اصحاب کہف کا مدتِ مدید تک زندہ رہنا گو بظاہر تعجب خیز امر ہے لیکن ہمارے غیر متناہی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں ان کے مقابلے میں یہ کچھ اچنبھے کی بات نہیں کہف غار کو کہتے ہیں رقیم کے معنی میں اختلاف ہے یا ان کے کتے کا نام ہے یا ان کے گاؤں کا یا اس پہاڑ کا نام جس میں وہ غار ہے یا کتبہ یعنی پتھر کہ جس پر اصحاب کہف کے نام کندہ کرا کر غار کے منہ پر رکھ دیا گیا تھا۔

ف۳
یعنی ان کو سلا دیا اور وہ تین سو برس آرام کی نیند پڑے سوتے رہے۔

ع ۱۲/۱۴

ف۴
دقیانوس بادشاہ بت پرست ظالم اپنی رعایا کو بت پرستی پر مجبور کرتا تھا ان چند جوانوں نے جن کو اصحاب کہف کہتے ہیں شرک سے انکار کیا اور باہم مشورہ کرکے دین بچانے کی غرض سے ایک پہاڑ کے غار میں جا چھپے نیند غالب ہوئی
(باقی صفحہ ۳۸۲ پر)

فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ

ہوئے تو کہا کہ ہمارا پروردگار آسمان وزمین کا پروردگار ہے ہم تو ہرگز نہ پکاریں گے اس کے سوا

اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ

کوئی معبود اگر ایسا کہیں تو ہم نے جھوٹ بات کہی ف۱ یہ ہماری قوم ہے انھوں نے پکڑ رکھے ہیں اللہ کے سوا

دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ

اور معبود ! یہ کیوں نہیں لاتے (ان کے معبود ہونے کی) کوئی کھلی سند ! تو اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا

بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور (باہم کہنے لگے) جب تم کنارہ کش ہوئے ان کافروں

يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

اور ان معبودوں سے جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں تو اب چل بیٹھو فلاں غار میں تاکہ پھیلا دے تم پر تمھارا پروردگار اپنی

رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ

رحمت اور تمھارے لئے مہیا کر دے تمھارے کام میں آرام کا سبب ۔ اور (اے مخاطب) تو دیکھے گا آفتاب

اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ

کو کہ جب نکلتا ہے بچ کے جاتا ہے ان کے غار سے داہنی طرف کو اور جب ڈوبتا ہے

تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ

(تو) ان سے کترا جاتا ہے بائیں طرف کو اور وہ غار کی کشادہ جگہ میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں

اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

میں سے ہے ۔ جسے اللہ ہدایت دے وہی راہ پائے ۔ اور جسے وہ گمراہ کرے تو ہرگز تو

تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ

نہ پائے گا اس کا کوئی رفیق راہ پر لانے والا ۔ اور (اے مخاطب) تو ان کو گمان کرے کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں

نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ

اور ہم ان کو کروٹیں دلواتے ہیں داہنی اور بائیں ۔ اور ان کا کتا پھیلائے ہوئے ہے

ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ

اپنے دونوں ہاتھ چوکھٹ پر ۔ اگر تو ان کو جھانک کر دیکھے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگے اور

ف۱

جب بادشاہ سے اصحاب کہف کی چغلی کھائی گئی کہ یہ لوگ بادشاہ کے مخالف اور باغی ہیں تعمیل حکم نہیں کرتے بتوں کے آگے سر نہیں جھکاتے تو بادشاہ نے ان کو روبرو بلا بھیجا اس وقت اللہ پاک نے ان کے دلوں پر استقلال کی گرہ لگائی اور باہمت ہو کر صاف بول اٹھے ہم شرک نہ کریں گے پھر باہم مشورہ کر کے اللہ کی رحمت کے امیدوار ہو کر غار میں جا چھپے راہ میں ایک کتا ساتھ لگ لیا۔ اس کو دھتکارا تو وہ کتا بحکم خدا بول اٹھا کہ میں اللہ کے پیاروں سے محبت کرتا ہوں تم سو جانا اور میں چوکیدار بن کر نگہبانی کروں گا غرض غار میں وہ پڑ کر سو گئے ان کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ جس کے باعث بیدار معلوم ہوتے ہیں کچھ قدرتی رعب ایسا ہے کہ کوئی ان کو جھانک بھی نہیں سکتا ورنہ ان کا تماشہ بن جاتا۔

(بقیہ صفحہ ۳۸۱)

سب سو گئے تین سو برس کے بعد اللہ پاک نے ان کو جگا اٹھایا تو باہم ان میں اختلاف ہوا کہ حالت خواب میں کتنی دیر رہے۔ مردہ اور سوتا برابر ہوتا ہے کسی نے کہا کہ ایک دن سوئے اور کسی نے کہا کہ ایک دن سے کم۔

ف۲

یعنی ایمان سے زیادہ درجہ دے کر ولی بنا دیا۔

لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ
ان سے تجھ میں ایک دہشت سما جائے ۔ اور اسی طرح ہم نے ان کو جگا اٹھایا تاکہ آپس میں پوچھ کریں ۔ ان
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ
میں سے ایک بولا کہ تم کتنی دیر (غار) میں ٹھہرے ؟ وہ بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا ایک دن سے کم
قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ
(پھر) کہا کہ تمہارا پروردگار ہی خوب جانتا ہے جتنا ٹھہرے ف۱ اچھا اب بھیجو اپنے میں ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر
اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ
شہر کی جانب ! پس وہ دیکھے کون سا کھانا عمدہ ہے پھر تمہارے پاس لے آئے اس میں
مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ
سے کھانا اور نرمی سے جائے اور تمہاری خبر نہ ہونے دے کسی کو ! اگر وہ لوگ تمہاری
يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ
خبر پا جائیں گے تو تم کو سنگسار کر دیں گے یا تم کو پھیر لے جائیں گے اپنے دین میں اور تب
تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ
تمہارا ہرگز بھلا نہ ہوگا کبھی ۔ اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا تاکہ جان لیں کہ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ
اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت (آنی ہے) اس میں کچھ شبہ نہیں ف۲ جب وہ جھگڑ رہے تھے
بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ
باہم اپنی بات پر پھر کہنے لگے کہ بناؤ ان کے (غار) پر ایک عمارت ۔ ان کا رب ان کو خوب
بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ
جانتا ہے (اور) بولے وہ لوگ جن کا کام غالب تھا کہ ہم ضرور بنائیں گے ان کے غار پر ایک
مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ
مسجد ف۳ اب (بعض لوگ) کہیں گے (اصحاب کہف) تین ہیں چوتھا انکا کتا (بعض) کہیں گے کہ پانچ ہیں
سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ
چھٹا ان کا کتا ہے ! بے دیکھے اٹکل کے تکے چلاتے ہیں اور (بعض) کہتے ہیں کہ وہ سات ہیں اور آٹھواں

نصف القرآن بعدد الحروف الی حرف التاء من ولیتلطف

ف۱
بعض مفسرین و محققین نے لکھا ہے کہ اصحاب کہف سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے ان میں سب کے سردار کا نام تملیخا ہے انھیں نے کہا تھا کہ بھائیو چلو فلاں غار میں چل بیٹھو ۔ اور انھیں کا قول تھا کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ ہم غار میں کتنی مدت رہے دوسرے مکسلمینا جنھوں نے عرصے کے بعد بحکم خدا بیدار ہونے پر اپنے ساتھیوں سے پوچھا تھا کہ "بھلا ہم اس غار میں کتنی دیر سوئے ہوں گے"۔ تیسرے مرطوش چوتھے براشق ۔ پانچویں ایونس چھٹے اوسطابس ، ساتویں سلططیوس ۔

ف۲
اصحاب کہف نے کئی صدی بعد بیدار ہونے پر سردار تملیخا کو اپنے سکہ کا روپیہ دے کر کھانا لانے کو بھیجا ۔ جب وہ حضرت شہر میں آئے تو حالت بہت بدلی ہوئی پائی نہ وہ زمانہ نہ وہ بادشاہ نہ یہ سکہ غرض لوگوں نے جب یہ قدیمی سکہ دیکھا تو حیران ہوئے اور سمجھے کہ اس شخص نے کہیں سے کوئی گڑا ہوا خزانہ پایا ہے ۔ شدہ شدہ بادشاہ وقت تک خبر پہنچی بادشاہ نے بلا بھیجا اور مفصل تمام حال دریافت کیا ۔ اس زمانہ میں مذہب عیسائیت تھا لیکن ملحد بھی بہت ہو گئے تھے جو حشر و نشر اور قیامت کے ہونے کا انکار کرتے تھے جب اصحاب کہف کا یہ تعجب خیز سچا واقعہ سنا تو عیسائیوں کو یقین کلی

(باقی صفحہ ۳۸۴ پر)

كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا

ان کا کتا ! کہہ دے میرا پروردگار ہی ان کی گنتی خوب جانتا ہے (اور) ان کو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں ! تو (اے

تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ

محمدؐ) تو ان کے بارے میں جھگڑا نہ کر مگر سرسری جھگڑا۔ اور نہ پوچھ کچھ کر ان کے بارے میں ان میں سے

اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ

کسی سے ف۱ (رش ۱۷) اور ہرگز نہ کہیو کسی کام کو کہ میں ضرور یہ کام کل کو کردوں گا۔ مگر

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ

یہ (کہو) کہ اللہ چاہے (تو کروں گا) اور یاد کر اپنے پروردگار کو جب بھول جائے اور کہہ ! امید ہے کہ مجھ کو

يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ

میرا پروردگار سمجھا دے اس سے زیادہ نزدیک راہ نیکی کی۔ اور (اصحاب کہف)

كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ

رہے اپنے غار میں تین سو برس اور اس سے اوپر نو برس اور ! کہہ دے کہ اللہ

اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ

ہی خوب جانتا ہے جتنی مدت وہ رہے۔ اسی کو (علم) غیب ہے آسمانوں اور زمین کا ! وہ کیا ہی دیکھنے

بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ

والا اور کیا ہی سننے والا ہے بندوں کا اس کے سوا کوئی کارساز نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی

حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۭ لَا

کو شریک نہیں کرتا اور پڑھ جو تیری طرف وحی ہوئی تیرے رب کی کتاب سے ! اس کی

مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۬ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ

باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ! اور تو کہیں اس کے سوا جائے پناہ نہ پائے گا (رش ۱۸) اور تھام رکھ

نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ

اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے پروردگار کو صبح و شام ! چاہتے ہیں اسکی

وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ

رضامندی ! اور نہ ہٹیں تیری آنکھیں ان سے کہ تو طلب کرنے لگے زندگانی دنیا کی آرائش۔ اور

ف۱

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ان تھوڑے لوگوں میں، میں بھی ہوں جن کو اصحاب کہف کا علم ہے اور چونکہ بے دیکھے اٹکل کے تکے چلانا صرف پہلی دو مقداروں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تیسری مقدار حق ہے۔ (اصحاب کہف سات ہیں، اور آٹھواں ان کا کتا ہے) اسی بنا پر مفسرین نے ساتوں حضرات کے نام بیان کیے ہیں جن کو ہم صفحہ ۳۸۳ پر بیان کر آئے ہیں۔

ع ۳
۵
۱۵

(بقیہ صفحہ ۳۸۳)

ہوا کہ وہ اللہ پاک جو کئی صدی نیند کی حالت میں کھ کر پھر اٹھا سکتا ہے۔ وہ ضرور قیامت کو مردے جلا اٹھائے گا غرض حشر و بعث کے بارے میں جو باہمی اختلاف تھا وہ رفع ہوا اور یہ لوگ پھر اسی غار میں جا سوئے اور اب تک پڑے سوتے ہیں۔

ف۲

بعض مفسرین نے امرہم کی ضمیر اصحاب کہف کی جانب راجع کرکے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ لوگ ان کے بارے میں لگے باہم جھگڑنے بعض نے کہا کہ اب ان کا انتقال ہوگیا اور بعض بولے کہ نہیں بلکہ پہلے نیند کی طرح پھر سو گئے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ لوگ لگے ان کے مفصل حالات کی تفتیش کرنے اور جھگڑنے بعض نے

(باقی صفحہ ۳۸۵ پر)

(شان نزول صفحہ ۱۴۱ ۸ پر)

لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ

نہ کہا مان اس کا جس کے دل کو ہم نے غافل بنا دیا اپنی یاد سے ف۱ اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا

اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ

کام حد سے گزرا ہوا ہے۔ اور کہہ! یہ حق ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے پس جو چاہے مانے اور

مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا

جو چاہے نہ مانے! ہم نے تیار کر رکھی ہے ظالموں کے لئے آگ کہ گھیر رکھا ہے ان کو اسکی قناتوں نے۔

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ

اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہے بھون ڈالے گا مونھوں

الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کو اور برا پینا ہے اور کیا برا آرام۔ بیشک جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے

اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ

ہم نہیں ضائع کرتے اس کا ثواب جس نے بھلا کام کیا۔ یہی ہیں جس کے لئے ہمیشگی کے باغ ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ

بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ان کو وہاں پہنائے جائیں گے سونے کے

ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

کنگن اور وہ پہنیں گے سبز کپڑے مہین اور دبیز ریشم کے! وہاں تکیہ لگائے

مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾

بیٹھے ہوں گے تختوں پر! کیا اچھا بدلہ ہے اور کیا اچھا آرام ف۲

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ

اور ان سے بیان کر ان دو شخصوں کی مثال جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگور کے

اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا

دیئے اور ان کے گرداگرد پیدا کئے کھجور کے درخت اور پیدا کی دونوں کے بیچ میں کھیتی۔ دونوں

الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا

باغ اپنے پھل لائے اور پھل میں کچھ کمی نہیں کی۔ اور ہم نے جاری کی دونوں (باغوں)

ف۱ اس غافل شخص سے مراد عیینہ بن حصین ہے۔

ف۲ سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ سونا اور ریشمی کپڑا جنتیوں کا لباس ہے میری امت کے مردوں پر دنیا میں ان کا پہننا حرام ہے جو کوئی یہاں پہنے گا وہ جنت میں اس سے محروم رہے گا۔

(بقیہ صفحہ ۳۸۴) کہا کہ ان کی تربت پر حفاظت کے لئے ایک عمارت بنا کھڑی کرو دوسرے بولے کہ ہم تو تبرکاً مسجد بنائیں گے غرض ان ہی کی رائے غالب ہوئی اور بادشاہ نے مسجد بنا دی۔

نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ
کے درمیان نہر! اور اس کیلئے بہنیرا پھل تھا تو وہ اپنے ہم نشین سے بولا اور وہ اس سے باتیں کر رہا تھا کہ میں تجھ سے
مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ
زیادہ مالدار ہوں اور بڑا باعزت ہوں جتھے کے اعتبار سے! اور وہ گیا اپنے باغ میں اور وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہا تھا۔ بولا کہ
مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ
میں نہیں گمان کرتا کہ یہ باغ کبھی ہلاک ہو! اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت ہونے والی ہے اور
لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ
(بالفرض) اگر میں لوٹایا بھی گیا اپنے پروردگار کی طرف تو پاؤں گا اس باغ سے بہتر وہاں پہنچ کر! اس سے کہا اس کے
صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ
ہم نشین نے! اور وہ اس سے باتیں کر رہا تھا کہ کیا تو منکر ہو گیا اس ذات کا جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے مٹی سے
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ
پھر نطفہ سے پھر تجھ کو مرد بنایا! لیکن میں تو (عقیدہ رکھتا ہوں) کہ وہی اللہ میرا رب ہے
اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ
اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور تونے کیوں نہیں کہا جب تو آیا اپنے باغ میں کہ جو اللہ نے چاہا (وہ ہوتا ہے) اور
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى
کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی دی ہوئی! اگر تو مجھ کو دیکھتا ہے کہ میں تجھ سے کم ہوں مال اور اولاد میں۔ تو کیا عجب
رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ
کہ میرا رب دیدے مجھ کو بہتر تیرے باغ سے اور اس تیرے باغ پر بھیج دے عذاب آسمان
السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ
سے پس وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے یا اس کا پانی خشک ہو جائے پھر تو
تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ
اس کو کسی طرح طلب نہ کر سکے ف اور (عذاب نے) احاطہ کر لیا گیا اس کے پھلوں کا تو وہ ہاتھ ملتا رہ گیا اس لاگت پر
اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ
جو اس میں لگائی تھی اور وہ باغ اپنی چھتریوں پر گرا ہوا پڑا تھا اور وہ شخص کہتا تھا اے کاش میں

ف
زمانہ گذشتہ میں ایک شخص مالدار مرا دونوں بیٹوں فرطوس و تملیخا نے ترکہ کے آٹھ ہزار دینار آدھے آدھے بانٹ لئے فرطوس کافر تھا اور تملیخا مسلمان صالح فرطوس نے ایک ہزار دینار میں باغ لگانے کو زمین خریدی تملیخا نے یہ کہہ کر کر الٰہی میں تجھ سے جنت کی زمین خریدتا ہوں ایک ہزار خیرات کر دیئے فرطوس نے ایک ہزار میں عالی شان مکان خریدا تو تملیخا بولا کہ بار الٰہا میرے بھائی نے دنیا کا گھر مول لیا ہے میں تجھ سے جنت کا گھر خریدتا ہوں غرض دوسرا ہزار بھی صدقہ کر دیا۔ فرطوس نے ایک ہزار میں نکاح کیا اور ایک ہزار میں نوکر چاکر دنیاوی آرائش و آسائش کا سامان خریدا تو تملیخا نے کہا کہ خدا وندا میں ایک ہزار جنت کی حور کا مہر مقرر کر کے خیرات کرتا ہوں اور ایک ہزار میں بہشت کے خدمت گار مول لیتا ہوں الغرض جب فرطوس بڑے تزک واحتشام سے خوب بن ٹھن کر سیر کے لئے بازار میں نکلا بے چارہ تملیخا مفلس فقیر آمنے سامنے ہوا تو فرطوس نے بھائی کو دھتکارا اور خیرات کرنے پر لعنت ملامت کی اس پر جو کچھ دونوں بھائیوں میں باہمی گفتگو ہوئی۔ وہ قرآن میں مذکور ہے۔

خواص
حدیث ہے کہ جسکو اللہ پاک مال یا اولاد مرحمت فرمائے اور وہ شخص ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ کہے تو موت کے سوا ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

أُشْرِكُ بِرَبِّيٓ أَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ
نہ شریک کرتا اپنے پروردگار کے ساتھ ۔ اور اس کی کوئی جماعت ایسی نہ ہوئی جو اس کی مدد کرتی اللہ
ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ ٱلْوَلَٰيَةُ لِلَّهِ ٱلْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا
کے سوا اور نہ وہ خود انتقام لے سکا ۔ اس جگہ (ثابت ہوا کہ) سب اختیار اللہ سچے کا ہے ۔ وہی بہتر ثواب
ع ۵ ۱۳ ۱۷ وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَٱضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ
اور بہتر بدلا دینے والا ہے ۔ اور (اے محمد) ان سے بیان کر دیا کہ زندگی کی مثال پانی جیسی ہے کہ ہم نے اس کو
مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ
آسمان سے اتارا تو مل گئی پانی کے ساتھ زمین کی روئیدگی پھر آخر کار چورا ہو گیا کہ اس کو ہوائیں
ٱلرِّيَٰحُ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ ٱلْمَالُ وَٱلْبَنُونَ
اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ مال اور اولاد
زِينَةُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَٱلْبَٰقِيَٰتُ ٱلصَّٰلِحَٰتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَ
دنیا کی زندگی کی آرائش ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں تیرے رب کے نزدیک ثواب میں اور
خَيْرٌ أَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ ٱلْجِبَالَ وَتَرَى ٱلْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَٰهُمْ
بہتر ہیں توقع کے اعتبار سے ف اور جس دن ہم چلائیں گے پہاڑوں کو اور تو دیکھے گا زمین کو صاف نکلی ہوئی اور ہم جمع کریں
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوا۟ عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا
ان کو پھر ان میں سے نہ چھوڑیں کسی کو ! اور پیش کیے جائیں تیرے رب کے روبرو صف بصف (ہم کہیں گے) تم آپہنچے
كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍۭ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَ
ہمارے پاس جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا ۔ بلکہ تم یہ گمان کرتے رہے کہ ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ گاہ ہی نہ مقرر کرینگے اور
وُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ فَتَرَى ٱلْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ
درمیان میں رکھ دیا جائے گا نامہ اعمال پھر تو گنہگاروں کو دیکھے گا کہ ڈر رہے ہیں اس کے لکھے ہوئے سے اور کہتے ہیں
يَٰوَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا ٱلْكِتَٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ
کہ ہائے ہماری خرابی ! یہ کتاب کیسی ہے کہ نہ چھوڑتی ہے چھوٹے (گناہ) کو اور نہ بڑے کو مگر کہ
ع ۶ ۵ ۱۸ أَحْصَىٰهَا ۚ وَوَجَدُوا۟ مَا عَمِلُوا۟ حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَإِذْ
اس کو گھیر لیا ہے اور پائیں گے جو کچھ کیا تھا موجود ! اور نہ ظلم کرے گا تیرا پروردگار کسی پر ۔ اور یاد

ف
باقیات صالحات سے مراد صدقہ جاریہ ہے کہ جس کا اثر دیر تک قائم رہے ۔ جیسے علم سکھا جانا نیک تربیت کرکے اولاد صالح چھوڑ مرنا ۔ مسجد سرائے باغ ، کھیت وغیرہ وقف کر جانا ۔ نیک رسم جاری کرنا ۔

قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ
کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (نہ کیا) وہ تھا جنات کی قسم میں سے
فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَ
سو نکل بھاگا اپنے رب کے حکم سے۔ تو (لوگو!) کیا تم دوست بناتے ہو اس کو اور اس کی اولاد کو میرے سوا؟ اور
هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا (٥٠) مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ
وہ تمہارے دشمن ہیں! برا بدلہ ہے ستم گاروں کا۔ (رش ۱۹) میں نے نہیں حاضر کیا
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
شیاطین کو آسمان اور زمین کے پیدا کرتے وقت اور نہ خود انکے پیدا کرتے وقت۔ اور میں گمراہوں کو
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا (٥١) وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
مدد گار بنانے والا نہیں ہوں۔ اور جس دن اللہ فرمائے گا (کہ مشرکو!) پکارو میرے شریکوں کو جنکو تم (شریک)
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا (٥٢) وَ رَاَ
گمان کرتے تھے سو یہ ان کو پکاریں گے تو وہ ان کو جواب بھی نہ دینگے اور ہم کر دیں گے انکے درمیان ہلاکت کا سامان ف۱ اور
الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا
دیکھیں گے گنہگار آگ کو اور سمجھ جائیں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے کوئی پھرنے کی جگہ
مَصْرِفًا (٥٣) ؑ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ ع ۷ / ۱۹
نہ پائیں گے۔ اور ہم نے پھیر کر سمجھائی اس قرآن میں لوگوں کو ہر کہاوت!
وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا (٥٤) وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا
اور انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ اور نہ روکا لوگوں کو اس بات سے کہ وہ ایمان لے
اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ
آئیں جب کہ ان کے پاس ہدایت آچکی اور گناہ بخشوالیں اپنے پروردگار سے مگر اسی بات (کے انتظار) نے کہ ان پر آپہنچے
الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا (٥٥) وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ
لوگوں کی رسم یا عذاب ان کے سامنے آموجود ہو۔ اور ہم رسول اسی واسطے بھیجا کرتے ہیں
اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ وَ يُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ (شان نزول صفحہ ۱۴۸ پر)
کہ خوشخبری سنائیں اور ڈرائیں۔ اور جھگڑے کرتے ہیں کافر جھوٹے!

ف۱ یعنی آگ سے بھری ہوئی خندق حائل ہو جائے گی کہ ایک دوسرے تک نہ پہنچ سکے گا۔

لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ

تاکہ اس کی وجہ سے حق کو لڑکھڑا دیں اور انھوں نے ہنسی ٹھہرالیا میری آیتوں کو اور اسکو کہ جس کا ڈر سنایا گیا تھا اور اس

اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ

سے زیادہ ظالم کون جس کو اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی تو ان سے منہ پھیر لیا اور بھول گیا جو اس کے انھوں

يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ

نے آگے بھیجا! ہم نے کر دیئے ہیں ان کے دلوں پر پردے تاکہ (قرآن) کو نا سمجھیں اور ان کے کانوں

وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ

میں گرانی! اور اگر تو ہدایت کی جانب بلائے تو ہرگز راہ پر نہ آئیں اس وقت کبھی۔ اور

رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ

تیرا پروردگار بڑا بخشنے والا خداوند رحمت ہے۔ اگر ان کو پکڑتا ان کے کیئے پر تو جلد ان پر عذاب

الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَ

نازل کر دیتا پر ان کے لیئے ایک میعاد ہے جس سے ورے کہیں پناہ نہیں پا سکتے اور

تِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع

یہ بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر مارا جب وہ ظالم بن گئے اور ہم نے مقرر کر رکھی تھی ان کے ہلاک ہونے کیلئے ایک میعاد۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓي اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ

اور (یاد کر) جب موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا کہ میں نہ ہٹوں گا جب تک نہ پہنچ لوں دونوں دریاؤں کے ملنے کے مقام

اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ

تک یا چلتا رہوں گا سالہا سال ف پھر جب دونوں دریاؤں کے ملاپ تک پہونچے بھول گئے اپنی مچھلی! تو اس نے

سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَاۗءَنَا ۡ

اپنا راستہ پکڑا دریا میں سرنگ کی طرح! پھر جب آگے بڑھ گئے (تو) موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا کہ لے آئے ہمارے لئے

لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى

ہمارا ناشتہ! ہم نے تکلیف پائی (آج کے) اس سفر میں (یوشع نے) کہا آپ نے یہ دیکھا کہ جب ہم نے

الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ

آرام کیا اس پتھر کے پاس تو میں مچھلی بھول گیا اور یہ شیطان ہی نے مجھ کو بھلا دیا کہ ہیں

ف

موسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ کھڑے ہوئے وعظ فرما رہے تھے کہ کسی شخص نے سوال کیا کہ اے موسیٰ کوئی شخص دنیا میں تم سے زیادہ عالم بھی ہے۔ موسیٰ نے فرمایا کہ مجھ کو علم نہیں، شان پیغمبری کے تو اتنی بات بھی خلاف تھی اللہ کی مرضی تھی کہ یوں جواب دیتے کہ مجھ جیسے اللہ کے بندے بہتیرے ہیں۔ غرض موسیٰ کی جانب وحی آئی کہ خضرؑ سے جاکر ملو اس کو تم سے بھی زیادہ علم ہے اور ان سے وہاں ملاقات ہوگی جہاں بحر فارس اور بحر روم دونوں دریا آپس میں ملتے ہیں اور ایک مچھلی تل کر ساتھ لے لو جس جگہ وہ تلی ہوئی مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی جائے وہی جگہ منزل مقصود ہے الغرض موسیٰ نے اپنے خاص خادم یعنی یوشع بن نون بن فراہیم بن یوسفؑ کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔

ع ۹ ۲۰

اَذۡكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبۡغِ ۖ

اس کا تذکرہ کروں اور مچھلی نے اپنا راستہ لیا دریا میں عجیب طرح ۔ موسیٰ نے کہا یہی تو ہے جو ہم چاہتے تھے!

فَارۡتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۙ ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ

پھر دونوں الٹے پھرے اپنے قدموں کے نشان پر کھوج لگاتے ہوئے ف١ تو انھوں نے پایا ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو جس کو ہم

رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰى

نے دی تھی رحمت اپنے پاس سے اور سکھایا تھا اپنے پاس سے ایک علم ف٢ موسیٰ نے ان سے کہا اجازت دو

هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ

تو میں ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھ کو سکھا دو جو کچھ تم کو سکھائی گئی ہے راہ یابی (خضر نے) کہا کہ تم میرے ساتھ

لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿٦٨﴾

ہرگز نہ صبر کرسکو گے ! اور تم صبر کیسے کرسکتے ہو اس چیز پر جس کا سمجھنا تمھارے قابو میں نہیں

قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ لَكَ اَمۡرًا ﴿٦٩﴾

موسیٰ نے کہا تم مجھ کو انشاء اللہ صابر پاؤ گے اور میں تمھارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا۔

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـئَلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰۤى اُحۡدِثَ لَكَ

(خضر نے) کہا تو اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو مجھ سے نہ پوچھنا کوئی چیز جب تک میں خود ہی تم سے اس کا

مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿٧٠﴾ ع فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ

ذکر نہ شروع کروں۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے (تو) خضر نے کشتی کو پھاڑ دیا۔ موسیٰ

اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـئًـا اِمۡرًا ﴿٧١﴾ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ

بولے کہ کیا تم نے اس کو پھاڑ دیا تاکہ ڈبو دو کشتی کے لوگوں کو ! تم ایک بڑی انوکھی چیز لائے ف٣ خضر نے کہا کیا میں نے نہ کہا

اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَ

تھا کہ تم ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے ۔ موسیٰ نے کہا کہ مجھ کو نہ پکڑو میری بھول پر اور

لَا تُرۡهِقۡنِىۡ مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿٧٣﴾ فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا

مجھ پر نہ ڈالو میرے کام میں سختی ! پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ملے ایک لڑکے سے

فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـئًـا نُّكۡرًا ﴿٧٤﴾

تو خضر نے اسکو مار ڈالا ! موسیٰ نے کہا کہ تم نے مار ڈالا ایک پاک نفس کو بغیر بدلے کے تم ایک چیز ناپسند لائے ف٤

ف١
مجمع البحرین پر پہنچ کر موسیٰ علیہ السلام تو سو گئے اور یوشع دریا سے وضو کرنے لگے یکایک مچھلی زندہ ہوکر دریا میں جا داخل ہوئی اور وہاں طاق سا کھلا رہ گیا۔ یوشع کو تعجب ہوا اور قصد کیا کہ جب موسیٰ جاگیں گے تو ان سے اس حیرت خیز واقعہ کا ذکر کروں گا غرض جب موسیٰ جاگے تو یوشع تذکرہ کرنا بھول گئے دونوں آگے چل کھڑے ہوئے۔ اس اگلی مسافت میں مطلب پیچھے چھوٹ رہنے کے باعث تکان معمول سے زیادہ ہوا موسیٰ نے ناشتہ مانگا تو یوشع کو مچھلی کا زندہ ہوکر دریا میں سرنگ کی طرح راستہ کرلینا یاد آیا چونکہ یہی جگہ جائے موعود خضر کے ملاقات کا مقام تھا اس لئے دونوں الٹے پاؤں پھرے۔

ف٢
یعنی خضر علیہ السلام جن کا نام حضرت بلیا ہے اور نبی ہونے میں اختلاف ہے۔

ع ٩ / ١١ / ٢١

ف٣
جب دونوں کشتی کے انتظار میں دریا کے کنارے پہنچے تو لوگوں نے ان کو بلا اجرت کشتی میں بٹھالیا۔ خضرؑ نے تبر سے کشتی کے دو تختے توڑ ڈالے اور کشتی میں پانی بھرنے لگا۔ موسیٰ اپنے کپڑوں سے لگے پھٹن کو بند کرنے اور بول اٹھے کہ احسان کا معاوضہ اس نقصان سے کرنا تو ایک بڑی انوکھی بات اور خطرناک واقعہ ہے۔

ف٤
یعنی ایک معصوم بچے کو اور وہ بھی کسی کے خون کے بدلے میں نہیں بلکہ بلا قصور مار ڈالا یہ بڑی بیجا حرکت کی۔ اس لڑکے کا نام جیسو یا میسو تھا

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝٧٥

خضر نے کہا! میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے۔

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ

موسیٰ نے کہا کہ اگر میں آپ سے کچھ بھی پوچھوں اس کے بعد تو مجھ کو ساتھ نہ رکھئے! تم

بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝٧٦ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ

پہنچ چکے میری طرف سے عذر کو۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب پہنچے

اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا

ایک گاؤں والوں کے پاس (تو) کھانا مانگا وہاں کے لوگوں سے تو انھوں نے اس بات سے انکار کیا

فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ

کہ انکی مہمانی کریں پھر پائی وہاں ایک دیوار جو گرا چاہتی تھی تو (خضر نے) اس کو سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے

لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝٧٧ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ

کہا! اگر تم چاہتے تو اس پر اجرت لیتے ف۱ (خضر نے) کہا کہ اب جدائی ہے میرے

بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ

اور تمھارے درمیان! میں تم کو بتائے دیتا ہوں ان باتوں کی اصل حقیقت کہ جن پر تم

صَبْرًا ۝٧٨ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

صبر نہ کرسکے! وہ جو کشتی تھی وہ تو چند محتاجوں کی تھی کہ محنت کیا کرتے

فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ

تھے دریا میں تو میں نے چاہا کہ اس کو عیب دار کر دوں اور ان کے پرے ایک بادشاہ تھا کہ لے لیتا

يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝٧٩ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ

تھا ہر (بے عیب) کشتی کو چھین کر ف۲ اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ مسلمان

مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝٨٠ ۚ فَاَرَدْنَآ اَنْ

تھے تو ہم کو اندیشہ ہوا کہ وہ ان کو عاجز کرے سرکشی اور کفر کر کے۔ تو ہم نے چاہا کہ

يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝٨١ وَاَمَّا

ان کو عوض مرحمت فرمائے ان کا پروردگار اس سے بہتر پاکیزگی میں اور نزدیک تر مہربانی میں ف۳ اور وہ

ف۱ یعنی جب ان گاؤں والوں نے مسافر مہمان کا حق نہ سمجھا تو مفت میں دیوار بنا کر سیدھی کھڑی کر دینی کیا ضرور تھی۔

ف۲ اس ظالم بادشاہ کا نام حدد بن بدد تھا یہ کافر مردود ہر کار آمد درست کشتی کو ظلماً ضبط کر لیتا تھا اور یہ کشتی بے چارے غریب ملاحوں کی تھی تو اس وجہ سے اس کو عیب دار کر دیا تاکہ ضبط نہ ہو جائے۔

ف۳ یعنی اس لڑکے کی بنیاد خراب تھی اور اس سے اندیشہ تھا کہ بڑا ہو کر کہیں ماں باپ کو گمراہ نہ کرے اس لئے ہم نے چاہا کہ اس کو مار دیں اور اس کے بدلے میں اللہ پاک اس کے والدین کو کوئی دوسرا پاک نفس ولد مرحمت فرمائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو ایک نبی کی زوجہ بنیں اور ان سے ایک نبی پیدا ہوئے کہ جن سے ایک امت قائم ہوئی۔ اس بدبخت ازلی لڑکے کی ماں کا نام سہوے اور باپ کا نام برا تھا۔

الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ
جو دیوار تھی تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے
تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ
نیچے ان کا خزانہ گڑا ہوا تھا اور ان کا باپ نیک کار تھا۔ تو تمہارے پروردگار نے چاہا
يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ
کہ وہ یتیم اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور نکالیں اپنا خزانہ تمہارے پروردگار کی رحمت سے ف۱
وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ
اور میں نے یہ اپنی رائے سے نہیں کیا۔ یہ ان کی اصل حقیقت ہے جس پر تم
عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝۸۲ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا
صبر نہ کرسکے۔ اور (اے محمدؐ) لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کا حال! کہہ دے کہ میں
عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝۸۳ؕ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ
تم پر پڑھتا ہوں اس کا کچھ مذکور ف۲ ہم نے اس کو قدرت دی تھی زمین میں۔ اور اس کو دیا تھا
كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۴ۙ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝۸۵ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ
ہر چیز کا سامان تو وہ پیچھے پڑا ایک سامان کے ف۳ یہاں تک کہ جب پہنچا آفتاب
الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا
کے ڈوبنے کی جگہ! اس کو پایا کہ ڈوبتا ہے کیچڑ کے چشمے میں اور پایا اس کے قریب
قَوْمًا ۥ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ
ایک قوم کو! ہم نے کہا کہ اے ذوالقرنین (تجھے اختیار ہے) یا ان کو تو عذاب دے اور یا تو لے ان کے
فِيْهِمْ حُسْنًا ۝۸۶ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ
بارے میں حسن سلوک۔ وہ بولا کہ جو ستم گار ہے اس کو تو ہم سزا دیں گے پھر وہ لوٹایا
اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸۷ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
جائیگا اپنے رب کے حضور میں تو وہ اس کو عذاب سخت دے گا۔ اور جو ایمان لایا اور نیک عمل
صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝۸۸
کیئے تو اس کے لیئے بدلے میں بھلائی ہے اور ہم اس کو کہیں گے اپنے کام میں آسان کام کو ف۴

ف۱ ان دونوں یتیم لڑکوں کا نام اصرم اور صریم تھا ان کا نیک باپ ان کے لیئے ایک مدفون خزانہ چھوڑ کر انتقال کر گیا تھا۔ اللہ پاک نے مرحوم باپ کی نیک بختی کے باعث ان یتیم بچوں کے جان و مال کی حفاظت کی اور وہ دیوار (جس کے نیچے ان کا خزانہ مدفون تھا اور خیال تھا کہ اس کے گرنے سے خزانہ دوسروں پر ظاہر ہوجائے گا تو چھن جائے گا اور ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا) خضرؑ کے ہاتھوں بلا اجرت سیدھی کرا دی۔

ف۲ بعض نے کہا کہ یہ سکندر کا لقب ہے جو تمام دنیا کے بادشاہ ہوئے ہیں اور بعض کا قول ہے کوئی اور بادشاہ تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ کوئی ولی نیک بندے تھے چونکہ انھوں نے دنیا کے دونوں سرے مشرق اور مغرب طے کیے تھے اس لیئے ذوالقرنین نام ہوا اور قریش نے بتعلیم یہود تیسرا سوال جو حضرت نبی کریمؐ سے امتحاناً کیا تھا وہ یہی ذوالقرنین کا حال تھا۔

ف۳ یعنی سفر مغرب کی تیاری کرنے لگا۔

ف۴ ذوالقرنین سفر مغرب میں چلتے چلتے ایسے مقام پر پہنچے جہاں دلدل تھی کہ آگے نہ آدمی کا گزر تھا نہ کشتی کا تو آفتاب ایسا معلوم ہوا گویا کیچڑ میں ڈوبتا ہے

(باقی صفحہ ۳۹۹ پر)

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

پھر وہ پیچھے پڑا ایک اور سامان کے یہاں تک کہ جب آفتاب کے نکلنے کی جگہ تک پہنچا (تو)

تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ط

اس کو پایا کہ وہ طلوع کرتا ہے ایک قوم پر کہ ہم نے نہیں بنائی ان کیلئے آفتاب سے ادھر کوئی آڑ ایسا ہی تھا!

وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى اِذَا

اور ہم کو پوری خبر تھی جو کچھ اس کے پاس (لشکر وغیرہ) تھا۔ پھر پیچھے پڑا ایک اور سامان کے۔ یہاں تک کہ

بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ

پہنچا دو دیواروں کے درمیان (تو) پایا ان سے ورے ایک قوم کو کہ بات سمجھنے کے

يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ

پاس بھی نہیں پھٹکتے! انھوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! یہ یاجوج اور

مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا

ماجوج فساد کرتے ہیں ملک میں (اگر کہو) تو ہم تمہارے لیے چندہ جمع کر دیں

عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ

بشرطیکہ تم بناؤ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی آڑ۔ ذوالقرنین نے کہا کہ جو مجھ کو مقدور

رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾

دے رکھا ہے میرے پروردگار نے وہ بہتر ہے تو تم میری مدد کرو (ہاتھ پاؤں) کے زور سے کہ میں بنا دوں تمہارے اور انکے درمیان میں ایک مضبوط

اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ

دیوار مجھ کو لا دو لوہے کے تختے۔ یہاں تک کہ جب ذوالقرنین نے برابر کر دیا دونوں کے بیچ کی کشادگی

قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ

کو (تو) کہا دھونکو۔ یہاں تک کہ جب اسکو (بالکل) آگ بنا دیا تو کہا میرے پاس لے آؤ اس پر ڈال دوں

عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا

پگھلا ہوا تانبا۔ پھر نہ یاجوج ماجوج اس پر چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ

لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ

کر سکے ف۲ ذوالقرنین بولا کہ یہ مہربانی ہے میرے پروردگار کی پھر جب آ موجود ہوگا میرے رب کا وعدہ

ف۱

ذوالقرنین نے دوسری بار سفر مشرق کی تیاری کی تو چلتے چلتے انتہا پر پہنچے۔ اور وہاں ایک ایسی وحشی قوم کو آباد پایا جن کو گھر بنانے کا کچھ سلیقہ نہ تھا اور دھوپ سے بچنے کی کوئی پناہ نہ تھی۔

ف۲

یاجوج ماجوج دو قبیلے ہیں یہ مفسد پہاڑی لوگ موسم بہار میں پہاڑ کے ادھر آکر کھیتی باڑی سب کھا جاتے جاتے اور مکانات ویران کر جاتے تھے اس مقام پر جو قوم آباد تھی اس کی زبان غیر تھی جو سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ غرض انھوں نے ذوالقرنین کو صاحب لشکر و جاہ و حشم دیکھ کر اپنی زبان میں اشارے وغیرہ سے سمجھا کر اپنی قابل رحم مصیبت ظاہر کی اور ایک مضبوط دیوار حائل کرانی چاہی۔ سکندر نے اول تو لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے دونوں پہاڑوں کی کشادگی میں پاٹ دیئے اور اس میں آگ دے کر اس کو خوب دھونکوانا شروع کیا اور جب وہ لال انگارہ بن گیا تو اس پر پگھلا ہوا تانبہ ڈلوا دیا جو درزوں میں بیٹھ کر جم گیا اور سب مل کر ایک مضبوط پہاڑ جیسی اٹل دیوار بن گئی جس کا نام سد سکندری ہے۔

جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ

تو اس کو ڈھا کر برابر کر دے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے ! اور ہم چھوڑ دیں گے کہ اس دن

یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾

ایک میں ایک گڈمڈ ہو جائے گا ف۱ اور پھونک ماری جائیگی صور میں پھر ہم جمع کرینگے ان سب کو

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِیْنَ كَانَتْ

اور ہم لا سامنے کریں گے دوزخ اس دن کافروں کے رو برو ۔ جن کی آنکھیں (غفلت کے)

اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَكَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾

پردے میں تھیں میری یاد سے اور وہ (بغض کے باعث) سن نہ سکتے تھے ۔

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ

تو کیا گمان کیا ہے کافروں نے کہ کارساز بنا لیا میرے بندوں کو میرے

اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ

سوا (یہ کچھ نفع دیگا؟) ہم نے تیار کر رکھی ہے دوزخ کافروں کی مہمانی کے لئے ۔ کہدے (کہو تو) ہم

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ الَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ

تم کو وہ لوگ بتائیں جو بڑے گھاٹے میں ہیں اعمال کے اعتبار سے ۔ (رکوع ۱) وہ لوگ ہیں جن کی کوشش گئی گزری ہوئی

الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ

دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں ۔ یہی وہ لوگ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

ہیں جنھوں نے نہ مانا اپنے رب کی آیتوں اور اس کی ملاقات کو پس اکارت ہو گئے ان کے عمل

فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ

تو ہم نہ قائم کریں گے ان کے لئے قیامت کے دن تول ف۲ یہ ان کا بدلہ جہنم ہے !

بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اس سبب سے کہ انھوں نے کفر کیا اور بنایا میری آیتوں اور رسولوں کو ٹھٹھا ! جو لوگ ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

نیک عمل کئے ان کے لئے فردوس کے باغ ہیں مہمانی کو ۔

ف۱ قیامت کے قریب یاجوج و ماجوج سد سکندری توڑ کر ادھر کے آدمیوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور دریا کے دریا خشک کر دیں گے سب کھا پی کر آسمان پر تیر چلائیں گے اور چونکہ اللہ غفور و رحیم و بے نیاز ذات کافروں کو بھی مایوس کرنا نہیں چاہتی اس لئے فرشتوں کو حکم ہو گا کہ ان کافروں کو بھی ہماری درگاہ سے مایوس نہ واپس نہ ہونے دو ان کے تیروں کو خون میں تر کر دو غرض خدا کے حکم سے وہ تیر خون بھرے زمین پر لوٹا دیئے جائیں گے اور آخر کار حضرت عیسیٰؑ کی بد دعا سے یہ سب ایک دم مر جائیں گے اور غیبی بڑے بڑے قد آور جانوروں سے ان کی لاشیں دور پھکوا دی جائیں گی اور موسلا دھار مینھ سے پھر زمین کو دھلوا کر صاف کرایا جائے گا۔

ف۲ یعنی ہمارے نزدیک یہ ذلیل و خوار ہیں ان کی کچھ قدر و وزن ہمارے یہاں نہیں ہے یا ان کافروں نے نیکی رتی برابر بھی نہیں کی اور بدی کا پلہ بالکل بھرا ہوا ہے اس لئے ان کے اعمال تولنے کی غرض سے ہمارے یہاں ترازو کھڑی نہ کی جائے گی۔ کیونکہ ایک پلہ کیا تلے۔

(شان نزول صفحہ ۱۳۴ پر)

ع ۱۹ / ۲

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ چاہیں گے وہاں سے جگہ بدلنی ! (رکوع ۲) کہہ دے کہ اگر دریا سیاہی ہو میرے

مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ

پروردگار کی باتیں (لکھنے کو) تو ضرور دریا نبڑ جائے اس سے قبل کہ نبڑیں میرے پروردگار کی

رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

باتیں اگرچہ ویسا ہی (اور دریا) ہم مدد کو لائیں ۔ کہہ دے ! میں بھی تم جیسا ایک بشر ہی ہوں

يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا

میری جانب وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود یکتا ہے ۔ (رکوع ۳) تو جس کو امید ہو اپنے

لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ

پروردگار سے ملنے کی تو چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور نہ شریک کرے

بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع

اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو ف

۱۹ سورۃ مریم مکیۃ ۴۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۶ آیاتہا ۹۸

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى

کٓھٰیٰعٓصٓ یہ مذکور ہے تیرے پروردگار کی مہربانی کا اپنے بندے زکریا پر جب اس نے پکارا

رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ

اپنے پروردگار کو آہستہ آواز سے ۔ کہا کہ اے میرے پروردگار سست پڑ گئیں میری ہڈیاں اور بھڑک اٹھا

الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ

سر بڑھاپے سے ف۲ اور میں تجھ سے دعا کر کے اے پروردگار محروم نہیں رہا ۔ اور مجھے خوف ہے اپنے

الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ

بھائی بندوں کا اپنے پیچھے ف۳ اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھ کو عطا فرما اپنی طرف

لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۵﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ

سے ایک وارث ۔ کہ میرا جانشین ہو اور وارث ہو آل یعقوب کا اور اس کو کر اے

ف ۱
یعنی عبادت میں ریا نہ کرے کیونکہ دکھاوے کو عبادت کرنی شرک اصغر ہے یا مطلق شرک کی ممانعت ہے۔

خواص
جو شخص رات کسی وقت اٹھنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ اس سورت کی آخر آیتیں پڑھ کر سو رہے جس وقت بیدار ہونے کی نیت کرے گا اسی وقت آنکھ کھل جائے گی۔ یعنی ان الذین آمنو سے آخر تک اور جو شخص سوتے وقت قل انما سے لے کر آخر سورت تک پڑھ کر سوئے گا تو اس کے بستر سے مکہ تک نور جگمگائے گا کہ جس میں فرشتے بھرے ہوں گے اور وہ اس کے اٹھنے تک برابر اس پر رحمت نازل ہونے کی دعا کرتے رہیں گے اور جو شخص اس تمام سورت کو پڑھے گا وہ آٹھ دن تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اس سورت کے ختم ہونے پر یہ دعا پڑھے یا حافظ الغلامین لصلاح ابیهما احفظني واولادي واموالي واتباعي واحبائي واقربائي بحق محمد صلى الله عليه وسلم والهي توسلت اليك بهذه السورة الشريفة ان تحفظني من جميع الآفات والبليات والمخافات والشرور والفتن والاسقام والامراض ومن كل ذي شر وان تجعل اعدائي مقهورين مطرودين وان تيسر لي جميع اموري وان تكف همومي وان تغنيني عمن سواك وان تغفرلي في الدارين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

۱۲ ع ۵ ۲

ف ۲
یعنی سر کے رہا تی صفحہ ۳۹۶ پر)

رَبِّ رَضِيًّا ۝٦ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۣاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ

پروردگار من مانتا (ہم نے کہا کہ) اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہے ہم نے نہیں کیا

نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝٧ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ

اس سے پہلے اس نام کا کوئی ۔ زکریا بولا کہ اے میرے پروردگار کیوں کر ہوگا میرے

غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ

لڑکا حالانکہ میری عورت بانجھ ہے اور میں پہنچ چکا بڑھاپے کی

عِتِيًّا ۝٨ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ

حد کو ۔ اللہ نے فرمایا اسی طرح (وعدہ ہے) فرمایا تیرے پروردگار نے یہ کام مجھ پر آسان ہے اور میں نے تجھ کو

مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝٩ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ

پیدا کیا پہلے اور تو کچھ بھی تو نہ تھا ۔ عرض کیا کہ اے پروردگار میرے لئے کوئی نشانی مقرر کردے ۔ اللہ نے

اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ

فرمایا کہ تیری نشانی یہ ہے کہ تو بات نہ کرسکے گا لوگوں سے (تین ن) رات بھلا چنگا ف۱ پھر باہر نکلا اپنے لوگوں کے

مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١

پاس حجرے سے تو ان کو اشارے سے کہہ دیا کہ تسبیح کئے جاؤ صبح و شام ف۲

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢ۙ وَّ

اے یحییٰ پکڑ لے کتاب (یعنی توریت) کو مضبوطی سے اور ہم نے اس کو عطا فرمائی دانائی لڑکپن سے اور

حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ

ہم نے اس کو رحم دلی دی اپنی طرف سے اور طہارت نفس اور وہ تھا پرہیزگار ! اور ماں باپ کا فرماں بردار اور نہ

يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ

تھا سرکش نافرمان ۔ ف۳ اور اس پر سلام ہو جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا

وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝١٥ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ

اور جس دن اٹھا کھڑا کیا جائیگا زندہ ف۴ اور مذکور کر کتاب میں مریم کا ! جب الگ جا بیٹھی

مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝١٦ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۣ

اپنے لوگوں سے ایک پورب رخ جگہ میں ۔ پھر کر لیا ان کے ورے پردہ !

ف۱ یعنی بات نہ کرنا کسی مرض و عارضہ کے باعث نہ ہوگا بلکہ حمل کی علامت یہی ہے کہ تم باوجود بھلے چنگے ہونے کے کسی سے بات نہ کرسکو گے

ف۲ اس کے بعد سیاق عبارت کے لئے اتنی عبارت مقدر مانی جائے گی کہ القصہ یحییٰ پیدا ہوئے اور جب دو سال کے ہوئے تو ہم نے ان کو حکم دیا کہ ۔

ف۳ یعنی جو لڑکے بڑی چاؤ اور آرزو کے ہوتے ہیں وہ عموماً لاڈ پیار کے باعث بدطور اور اپنے ماں باپ کے نافرمان ہوجایا کرتے ہیں لیکن یحییٰ ایسے نہ تھے بلکہ بچپن ہی سے متقی، خلیق، پاک طینت اور والدین کے خدمت گزار تھے۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ کسی لڑکے نے ان کو کھیلنے کے لئے بلایا تو یہ بول اٹھے کہ ہم تو اس واسطے پیدا

(باقی صفحہ ۳۹۷ پر)

(بقیہ صفحہ ۳۹۵) بال سفید ہوگئے۔

ف۳ یعنی مجھ کو اپنے بھائی بند عزیز و اقارب کی طرف سے اندیشہ ہے کہ مرنے کے بعد راہ نیک نہ بگاڑ دیں۔ اس لئے مجھ کو نیک صالح بیٹا مرحمت فرما جو میری جگہ بیٹھے اور طریقہ ہدایت برقرار رکھے، گو میں بڑھا ہوگیا اور میری بی بی بانجھ ہے لیکن تیری قدرت سے کچھ بعید نہیں تو پتھر سے جانور پیدا کردیتا ہے۔

فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّيْٓ

تو ہم نے بھیجا اسکی جانب اپنی رُوح (یعنی جبریلؑ) کو تو وہ بن آیا اسکے آگے اچھا خاصا آدمی ! مریم لگی کہنے

اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ

کہ میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو پرہیزگار ہے ! وہ کہنے لگا کہ میں تو بس بھیجا ہوا

رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

(فرشتہ) ہوں تیرے پروردگار کا تاکہ تجھ کو دے جاؤں ایک پاکیزہ لڑکا ف مریم بولی کہ میرے کیونکر لڑکا ہوگا حالانکہ

وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ

مجھ کو چھوا تک نہیں آدمی نے اور نہ میں کبھی بدکار تھی ۔ بولا کہ اسی طرح (وعدہ ہے) فرمایا

رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ

تیرے پروردگار نے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور ہم اس کو لوگوں کیلئے نشانی کیا چاہتے ہیں اور رحمت اپنی طرف سے

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا

اور یہ کام ٹھہر چکا ہے ۔ پس مریم کو بیٹے کا حمل رہ گیا تو وہ اس کو لے کر الگ ہو

قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ

بیٹھی دور کے مکان میں ۔ پھر اس کو لے آیا درد زہ ایک کھجور کی جڑ میں ف۲ بولی اے

يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ

کاش میں مرجاتی اس سے پہلے اور بھولی بسری ہوگئی ہوتی ۔ پھر اس کو (کسی نے)

تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّيْٓ

آواز دی اس کے نیچے سے کہ غم نہ کھا پیدا کر دیا تیرے پروردگار نے تیرے نیچے ایک چشمہ ۔ اور ہلا

اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِيْ وَ

اپنی طرف کھجور کی جڑ کو اس سے تجھ پر جھڑ پڑیں گی پکی پکی کھجوریں ف۳ اب کھا اور

اشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ

پی ! اور آنکھ ٹھنڈی کر ۔ پھر اگر کسی آدمی کو دیکھے تو (اشارے سے) کہہ دیجو کہ

اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ

میں نے رحمٰن کے لئے منت مان رکھی ہے روزے کی تو میں ہرگز نہ بات کروں گی آج کسی آدمی سے ف۴ پھر اس کو

ف۱
حضرت مریمؑ کو تیرھواں یا پندرھواں سال تھا کہ حیض ہوا بعد ایام معمولی نہانے کے لئے لوگوں کی طرف سے پردہ کر کے ایک پورب رُخ جگہ جا بیٹھیں تو جبریلؑ خوبصورت جوان مرد بن کر ان کے سامنے آکھڑے ہوئے۔ مریمؑ نے اجنبی مرد کو دیکھ کر خدا کا واسطہ دیا اور نامحرم کے اپنے سامنے سے ہٹ جانے کی خواہاں ہوئیں تو جبریلؑ نے اپنے فرشتے ہونے کا اظہار کر کے آنے کی وجہ ظاہر کی۔

ف۲
بچہ پیدا ہوتے وقت جو عورتوں کے درد اٹھا کرتا ہے اس کو عربی میں مخاض کہتے ہیں اور فارسی میں درد زہ۔

ف۳
بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ نیچے سے آواز دینے والے خود ان کے بیٹے یعنی عیسیٰؑ تھے یا حضرت جبریلؑ نے آواز دی۔

ف۴
جس طرح کھانا پینا چھوڑنے کا روزہ ہوتا ہے اسی طرح اس وقت کی شریعت میں نہ بولنے کے روزہ کی بھی منت ماننی صحیح تھی لیکن شریعت محمدیہ میں ناجائز ہے یا مطلقاً اس

(باقی صفحہ ۳۹۸ پر)

(بقیہ صفحہ ۳۹۶)
ہوئے نہیں کھیلنا کودنا تو غافل دنیا داروں کا کام ہے

ف۴
یعنی انہیں ہر حال میں اللہ کی امان۔

بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا فَرِیًّا ﴿۲۷﴾ یٰۤاُخْتَ
لائی اپنی قوم میں گود میں اٹھائے ہوئے! وہ لوگ کہنے لگے کہ اے مریم یہ تو تم نے بہت برا کام کیا۔ اے ہارون
هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا ﴿۲۸﴾
کی بہن نہ تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی ف۱
فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ ؕ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ
تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ وہ لوگ بولے کہ ہم کیوں کر بات کریں گود کے
صَبِیًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾
لڑکے سے۔ عیسیٰ نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب دی اور مجھ کو پیغمبر کیا!
وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ
اور مجھ کو بابرکت بنایا جہاں کہیں بھی میں رہوں اور مجھ کو حکم دیا نماز اور زکوٰۃ کا
مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾
جب تک کہ میں زندہ رہوں۔ اور مجھ کو تابعدار بنایا اپنی ماں کا اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں کیا!
وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ
اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا۔ اور جس دن زندہ اٹھا کھڑا
حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ
کیا جاؤں گا (لوگو) یہ ہے عیسیٰ ابن مریم (کی حقیقت) سچی بات جس میں لوگ جھگڑا کرتے
یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا
ہیں۔ اللہ کو شایاں نہیں کہ اولاد بنائے وہ پاک (ذات) ہے جب
قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ
ٹھان لیتا ہے کوئی کام تو بس اس کو فرما دیتا ہے کہ ہو جا وہ ہو جاتا ہے۔ اور عیسیٰ نے کہا کہ بیشک اللہ میرا
وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ
رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ (ش۴) پھر اختلاف کرنے لگے فرقے
مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۳۷﴾
آپس میں۔ تو خرابی ہے کافروں کے لئے جب حاضر ہوں گے بڑے (سخت) دن میں۔

ف۱ حضرت مریم حضرت ہارونؑ کی اولاد میں تھیں اور گو دونوں میں ایک ہزار برس کا آگا پیچھا تھا لیکن عرب کے محاورہ میں دادا کی طرف اولاد کو منسوب کر دیا کرتے ہیں۔ جیسے عاد قوم ثمود اخو ہمدان وغیرہ یا واقع میں حضرت مریمؑ کے باپ شامل سوتیلے بھائی کا نام ہارون تھا کیوں کہ اکثر انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر تبرکاً نام رکھ لئے جاتے ہیں۔ اور یہ بنی اسرائیل میں شریف خاندان اور نہایت نیک بخت شخص تھے یا مریم علیہا السلام کے زمانہ میں کوئی مشہور و معروف

(باقی صفحہ ۳۹۹ پر)

(بقیہ صفحہ ۳۹۷)
شریعت میں روزہ دار کو بولنا ناجائز تھا۔ یہ خاص امت محمدیہ پر اللہ کی رحمت ہے کہ روزہ میں صرف کھانے پینے اور عورت سے ہم صحبت ہونے کی ممانعت ہے بولنا اور بات کرنا کچھ ناجائز نہیں تو حضرت مریم علیہا السلام کو یہ عذر تعلیم کیا گیا کہ اگر کوئی بے وقوف تہمت لگا کر جھگڑا کرنے لگے تو ع جواب جاہلاں باشد خموشی خود ساکت زمین اور حضرت عیسیٰ بطور معجزہ بول کر اپنی ماں کی پارسائی اور اپنا بے باپ کے پیدا ہونا قدرت خداوندی کی دلیل ظاہر کر دیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۴۱ پر)

أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّٰلِمُونَ الْيَوْمَ فِي
کیسا کچھ سنتے اور دیکھتے ہوں گے جس دن ہمارے سامنے حاضر ہونگے لیکن یہ ظالم آج تو کھلی گمراہی
ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ
میں ہیں۔ اور ان کو ڈرا دے پشیمانی کے دن سے جب کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ
فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ
لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔ ہم ہی وارث ہوں گے زمین کے اور ان کے
عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَٰبِ إِبْرَٰهِيمَ إِنَّهُ
کہ جو روئے زمین پر ہیں اور ہماری جانب وہ لوٹائے جائینگے اور مذکور کر کتاب میں ابراہیم کا! بیشک
كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَٰأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا
وہ سچا نبی تھا! جب اس نے کہا اپنے باپ سے کہ ابا جان کیوں پوجتے ہو ایسی چیز کو
يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يَٰأَبَتِ إِنِّي قَدْ
جو نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ تمہارے کچھ کام آئے۔ ابا جان! میرے پاس
جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَٰطًا
ایسا علم آیا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا تو میری راہ چلئے میں تم کو سیدھا راستہ
سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يَٰأَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَٰنَ إِنَّ الشَّيْطَٰنَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ
دکھا دوں گا۔ ابا جان! نہ پوجو شیطان کو! بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان
عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يَٰأَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ
ہے۔ ابا جان! مجھ کو خوف ہے کہ تم کو آلگے عذاب رحمٰن کی طرف سے
فَتَكُونَ لِلشَّيْطَٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ ءَالِهَتِي يَٰإِبْرَٰهِيمُ
تو تم ہو جاؤ شیطان کے ساتھی۔ وہ بولا کہ کیا تو پھرا ہوا ہے میرے معبودوں سے اے ابراہیم!
لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلَٰمٌ عَلَيْكَ
اگر تو باز نہ آئیگا تو میں ضرور تجھ کو سنگسار کروں گا اور مجھ سے دور ہو مدت دراز تک۔ ابراہیم نے کہا اچھا سلام علیک
سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ
میں تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا اپنے رب سے بیشک وہ مجھ پر مہربان ہے۔ اور میں کنارہ کرتا ہوں تم سے اور ان چیزوں سے

وقف لازم

ع ۲ / ۲۵ / ۵

(باقی صفحہ ۳۹۲) وہاں ایک قوم کافر آباد تھی تو اللہ پاک نے ذوالقرنین کو اختیار دیا کہ یا تو ان کو قتل کردو اور یا ان میں حسن سلوک کا شیوہ اختیار کر کے ایمان کی ترغیب دو۔ ذوالقرنین نے دوسرا امر اختیار کیا کہ جو میرے کہنے پر ایمان نہ لائے گا اس کو میں یہاں سزا دونگا اور آخرت میں تو بھی اس کافر کو عذاب فرمائے گا اور جو مسلمان ہو جائے گا تو اس کا دونوں جگہ بھلا ہوگا۔

(بقیہ صفحہ ۳۹۸) صالح شخص تھا جس کا نام ہارون تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اے مریم تم کو تمہاری نیک بختی اور شرافت کے باعث ہارون جیسے نیک بخت کی بہن کہنا زیبا ہے تم سے ایسے ناجائز فعل کا ارتکاب اور ماں باپ کی آبرو کو نگ میں بٹا لگانے والا امر شنیع صادر ہونا بہت تعجب کی بات ہے۔ تم یہ کیا ناشائستہ حرکت کر بیٹھیں۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ
جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا اور میں پکاروں گا اپنے رب کو، امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہ
شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ
رہوں گا ۔ تو جب ابراہیم نے کنارہ کیا ان لوگوں سے اور ان بتوں سے کہ جن کو وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا ۔
وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ
تو ہم نے اسکو عطا کئے اسحٰق اور یعقوب اور ہر ایک کو نبی بنایا ف۱ اور ہم نے ان کو دیا
مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع وَاذْكُرْ
دیا اپنی رحمت سے اور ہم نے ان کے لئے کیا ذکر خیر بلند ۔ اور مذکور کر
فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾
کتاب میں موسیٰ کا وہ خاص بندہ تھا اور بھیجا ہوا نبی تھا ف۲
وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾
اور ہم نے اسے آواز دی کوہ طور کی داہنی جانب سے اور ہم نے اسکو پاس بلا لیا راز کہنے کو
وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي
اور اس کو عطا کیا اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون نبی بنا کر ۔ اور مذکور کر!
الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا
کتاب میں اسمٰعیل کا وہ وعدے کا سچا تھا اور بھیجا ہوا
نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ
نبی تھا ف۳ اور حکم کیا کرتا تھا اپنے گھر والوں کو نماز کا اور زکوٰۃ کا اور اپنے پروردگار
رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا
کے یہاں پسندیدہ تھا ۔ اور مذکور کر کتاب میں ادریس کا وہ بڑا سچا نبی
نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ ۙ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
تھا اور ہم نے اسے اٹھا لیا بلند مکان (یعنی آسمان) پر ف۴ یہ وہ لوگ ہیں جن پر انعام کیا اللہ
عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۖ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ
نے نبیوں میں آدم کی نسل میں سے اور انکی نسل میں سے جن کو ہم نے

ف۱ ابراہیم نے اپنے کافر باپ آذر بت تراش کو بڑی نرمی سے محبت آمیز لفظوں میں ہر دفعہ ابا کے لفظ سے پکار کر اور ہر جگہ ادب کو ملحوظ رکھ کر ایمان کی ترغیب دی جب وہ بدبخت ازلی نہ مانا اور بیٹے یعنی ابراہیم کو نکال دیا تو رخصتی سلام کر کے سب کو چھوڑ کر الگ ہو بیٹھے اللہ پاک نے ان کے عوض ابراہیم کو انسیت کی غرض سے نیک بخت بیٹے پوتے مرحمت فرمائے اور سب کو نبوت کے لباس سے سرفراز فرمایا۔

ف۲ جن پر وحی نازل ہو وہ نبی ہیں اور جو ان میں خاص ہیں یعنی صاحب شریعت کہ جن کو کتاب ملی ہو وہ رسول اور اکثر ایک کا دوسرے پر اطلاق آجاتا ہے۔

ف۳ حضرت اسمٰعیل وعدے کے بڑے سچے تھے۔ گو دیگر انبیاء میں بھی یہ وصف موجود تھا و نیز اسمٰعیل میں اس کے علاوہ دیگر اوصاف حمیدہ بھی پائے جاتے تھے لیکن چونکہ وعدے کی سچائی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مشہور خصلت ہے اس لئے مذکور ہوئی منقول ہے کہ حضرت اسمٰعیل نے کسی شخص سے وعدہ کیا تھا کہ تیرے واپس آنے تک میں یہیں کھڑا رہوں گا وہ شخص ایک سال تک نہ آیا یہ سال بھر تک اس کے انتظار میں
(باقی صفحہ ۴۰۱ پر)

نُوحٍ ۡ وَّمِنۡ ذُرِّيَّةِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡرَآءِيۡلَ ۡ وَمِمَّنۡ هَدَيۡنَا

نوح کیساتھ اٹھالیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی نسل میں سے اور ان میں سے جن کو ہدایت دی

وَاجۡتَبَيۡنَا ؕ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾ السجدۃ ۴

اور منتخب کیا۔ جب ان پر پڑھی جاتی تھیں رحمٰن کی آیتیں گر پڑتے تھے سجدہ کرتے اور روتے ہوئے

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ

اور آئے ان کے بعد ایسے ناخلف کہ جنھوں نے نمازیں کھوئیں اور پیچھے پڑ گئے خواہشات

فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ لا اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

کے تو (سزا) پائیں گے گمراہی کی۔ ف مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے

فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡـئًا ﴿۶۰﴾ لا جَنّٰتِ

تو وہ لوگ داخل ہوں گے بہشت میں اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا! ہمیشہ رہنے

عَدۡنِ اۨلَّتِىۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَيۡبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

کے باغوں میں جن کا وعدہ کیا ہے رحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ! بیشک اس کا

وَعۡدُهٗ مَاۡتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمۡ

وعدہ ضرور آئے گا۔ وہاں نہ سنیں گے بک بک سوائے سلام کے۔ اور ان

رِزۡقُهُمۡ فِيۡهَا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلۡكَ الۡجَـنَّةُ الَّتِىۡ نُوۡرِثُ مِنۡ

کو ان کا رزق وہاں ملے گا صبح اور شام یہ وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے

عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيۡنَ

اس شخص کو وارث بنائیں گے جو پرہیزگار ہوگا۔ (ف ۵) اور ہم (فرشتے) نہیں اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے۔ اسی کو علم

اَيۡدِيۡنَا وَمَا خَلۡفَنَا وَمَا بَيۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ ۚ رَبُّ

ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے بیچ میں ہے اور تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں (وہ) پروردگار

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَاعۡبُدۡهُ وَاصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِهٖ ؕ

ہے آسمان اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں سب کا، تو اسی کی عبادت کر اور صبر کر اسی کی عبادت پر

هَلۡ تَعۡلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ ع وَيَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوۡفَ

بھلا تیرے علم میں اس جیسا کوئی اور بھی ہے۔ اور آدمی (کافر) کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا پھر زندہ ہو کر

ف

یا یہ مطلب ہے کہ عنقریب غی سے ملاقات کریں گے اور غی دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے جو شرابی سود خوار جھوٹی گواہی دینے والے اور ماں باپ کے نافرمان زنا پر اصرار کرنے والے مسلمان گنہگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ قیامت کے روز یہ فساق بے نمازی، شہوت پرست غی میں داخل کئے جائیں گے۔ اللّٰھم لا تجعلنا منھم۔

(بقیہ صفحہ ۴۰۰)

وہیں کھڑے رہے۔

ف

اصل نام اخنوخ ہے۔ نوحؑ کے دادا ہیں ان پر تیس صحیفے نازل ہوئے۔ فن کتابت اور سلائی اور علم نجوم و حساب کے موجد ہیں اور سب سے پہلے انہی نے ماپ تول اور ہتھیار بنائے کثرت عبادت کے باعث تمام فرشتے دوست تھے انھوں نے ایک بار ملک الموت سے موت کا ذائقہ چکھنے کی درخواست کی انھوں نے روح نکال کر دوبارہ جسم میں ڈال دی یہ زندہ ہو کر دوزخ کی سیر کے خواہاں ہوئے انھوں نے اس کی بھی سیر کرائی۔ پھر جنت میں جانا چاہا۔ جب جنت میں پہنچے تو وہیں رہ گئے اور فرمایا میں مر بھی چکا دوزخ بھی دیکھ چکا۔ پھر جنت میں آکر باہر کیوں نکلوں۔ اللہ پاک کا ملک الموت کو حکم ہوا کہ رہنے دو۔ غرض خضرؑ کی طرح یہ بھی زندہ رہے۔ بعض نے یہ مطلب لکھا ہے کہ ہم نے ان کو شرف نبوت و قربت سے مشرف بنا کر بلند مکان میں اٹھایا یعنی عالی مرتبہ پر پہنچایا۔

ع ۴ / ۱۵

(باقی صفحہ ۴۰۲ پر)

أُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَ

نکالا جاؤں گا ف۱ کیا یہ آدمی یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اس کو پیدا کیا پہلے حالانکہ یہ کچھ بھی

لَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ

نہ تھا۔ تو تیرے رب کی قسم ہم ضرور جمع کریں گے ان کو اور شیطانوں کو پھر

لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ

ان کو لا حاضر کریں گے دوزخ کے گرد گھٹنوں پر گرے ہوئے۔ پھر ہم الگ کریں گے ہر فرقے

شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ

میں سے اس شخص کو جو رحمٰن پر سخت اکڑ رکھتا تھا۔ پھر ہم ان کو خوب جانتے

بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ

ہیں کہ جو زیادہ سزاوار ہیں جہنم میں جانے کے اور تم میں ایسا کوئی نہیں جو جہنم پر ہو کر نہ گزرے۔ یہ

عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ

وعدہ تیرے پروردگار پر لازم مقرر کیا ہوا ہے۔ پھر ہم بچالیں گے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ

الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ

دینگے ظالموں کو اس میں اوندھے گرے ہوئے ف۲ (ش ۶) اور جب ان پر ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر

الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا

کہتے ہیں مسلمانوں سے کہ دیکھوں جی! (ہمارے اور تمہارے) دونوں فریقوں میں کس کا مکان بہتر

وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ

اور کس کی مجلس عمدہ ہے ف۳ (ش ۷) اور بہتیری ہم ہلاک کر چکے ان سے پہلے کی امتیں کہ وہ سازو سامان

أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ

اور نمود میں ان سے بہتر تھیں۔ کہہ دے! جو گمراہی میں رہا تو اس کو رحمٰن ڈھیل ہی

الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا

دیتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ چیز دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے! یا عذاب اور یا

السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيدُ

قیامت تو اس وقت ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کا درجہ برا ہے اور کس کا لشکر کمزور۔ اور بڑھاتا

ف۱ اس کافر انسان سے مراد ابی بن خلف ہے یا امیہ بن خلف یا ولید بن مغیرہ۔

ف۲ یعنی دوزخ پر سے ہر شخص کو گزرنا ہے کیونکہ پل صراط جو تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے اس پر رکھی جائے گی پھر جنتی اپنے اپنے اعمال کے موافق کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کی مانند کوئی گھوڑے کی رفتار جیسا اس کو جلد طے کر کے صحیح وسالم گزر کر جنت میں جا داخل ہوں گے اور کافر کٹ کٹ کر اس میں جا گریں گے یا ورود کے معنی دخول کے ہیں یعنی ہر شخص کو کافر ہو یا مسلمان جہنم میں داخل ہونا ضرور ہے کیونکہ جنت کا راستہ دوزخ میں کو ہو کر گزرا ہے۔ البتہ مسلمانوں پر اس کی آگ ٹھنڈی ہو کر پکار اٹھے گی کہ اے بندۂ خدا جلد گزر میں تو تیرے نور کے باعث ٹھنڈی پڑی جاتی ہوں اور کافر کو اپنے اندر لے لے گی۔ گنہگار مسلمان بھی اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کو اس میں چند روز رہیں گے آخر کار شفاعت اور رحمت ارحم الراحمین سے ہر کلمہ گو سچا مومن دوزخ سے نکل کر جنت میں جا داخل ہوگا اور کافر ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہ پڑیں گے۔

ف۳ یعنی کافر مسلمانوں کو چھیڑنے کے طور پر دنیا کی عزت پر مغرور ہو کر اس چند روزہ سامان میں مقابلہ کرنے لگتے ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۴۱ پر)

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ

جاتا ہے اللہ ہدایت والوں کو ہدایت ۔ اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں تیرے

رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ

رب کے ہاں ثواب میں اور بہتر ہیں انجام میں ۔ (رش ۸) (اے محمدؐ) بھلا تو نے اسے دیکھا جس نے کفر کیا ہماری آیتوں

قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ

کا اور کہا کہ مجھے ضرور ملے گا مال اور اولاد ۔ کیا وہ مطلع ہو گیا ہے غیب پر یا رحمٰن کے ہاں اس نے

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ

عہد لے رکھا ہے ۔ ہرگز نہیں! ہم لکھ لیں گے جو کچھ یہ بکتا ہے اور ہم بڑھاتے جائیں گے

الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا

اس کو عذاب لمبا ۔ اور ہم لیں گے اسکے مرے پیچھے جو کچھ یہ بتاتا ہے اور ہمارے پاس آئے گا تن تنہا ۔ اور لوگوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ

معبود بنائے ہیں اللہ کے سوا تاکہ وہ ان کے مددگار بنیں ۔ ہرگز نہیں ۔ وہ تو ان کی عبادت

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا

کے منکر ہوجائینگے اور بن جائیں گے ان کے مخالف ف۱ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ ہم نے چھوڑ رکھا

الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا

ہے شیطانوں کو کافروں پر کہ وہ ان کو اکساتے رہتے ہیں ابھار کر ۔ سو تو ان پر جلدی نہ کر ۔ بس

نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ ج يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّ

ہم تو پوری کر رہے ہیں انکی گنتی ۔ جس دن ہم جمع کریں گے پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس مہمان (بنا کر) اور

نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ م لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

ہانک لے جائیں گے گنہگاروں کو جہنم کی جانب پیاسے ۔ وہ نہ اختیار رکھیں گے سفارش کا مگر

مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ م وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾

ہاں جس نے رحمٰن سے قرار لے لیا ہے ف۲ اور کہتے ہیں کہ رحمٰن اولاد رکھتا ہے

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ

یہ تو تم ایسی بھاری بات لائے کہ عجب نہیں آسمان پھٹ پڑیں اس کے باعث اور زمین

ف۱
یعنی وہ جھوٹے معبود کہ جن کی سفارش کے امیدوار بنے ہوئے ہیں قیامت کے دن الٹے ان کے دشمن ہو کر ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے کہ انھوں نے ہماری عبادت نہیں کی پھر بھلا مدد تو کیا کر سکیں گے یا یہ مطلب ہے کہ مشرکین اب تو اللہ کے سوا معبود بنا رہے ہیں اور آخرت میں عذاب دیکھتے ہی ان کے مخالف بن کر منکر ہو جائیں گے کہ ہم نے تو شرک نہیں کیا۔

ع ۵ ۱۴ ۸

ف۲
یعنی وہاں کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا۔ ہاں البتہ جس سے اللہ نے وعدہ فرمالیا وہی تو شفاعت کرے گا۔ باقی اللہ بس باقی ہوس۔

وقف لازم

وقف لازم

(شان نزول صفحہ ۸۴۲ پر)

الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾
شق ہوجائے اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر کہ ثابت کیا رحمٰن کے لئے فرزند۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
حالانکہ رحمٰن کو شایاں ہی نہیں کہ بیٹا بنائے۔ جتنی مخلوق آسمان اور

وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ
زمین میں ہے سبھی تو رحمٰن کے حضور میں حاضر ہوگی غلام بن کر۔ اللہ نے ان کو گھیر رکھا ہے اور گن رکھی ہے ان

عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
کی گنتی! اور ان میں سے ہر ایک اسکے سامنے آئے گا قیامت کے دن تن تنہا۔ (ش ٩) بیشک جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ
نیک عمل کئے ان کو عطا فرمائے گا رحمٰن محبت ف١ تو ہم نے آسان کردیا یہ قرآن

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ
تیری زبان میں اسی واسطے تاکہ تو اس کے ذریعے سے خوشی سنادے پرہیزگاروں کو اور ڈرائے جھگڑالو قوم کو اور بہتیری

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ
ہم ہلاک کرچکے ان سے پہلے امتیں۔ بھلا تو آہٹ پاتا ہے ان میں سے کسی کی

اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع
یا سنتا ہے ان کی بھنک ف٢

(٢٠) سورۃ طٰہٰ مکیۃ (٤٥) ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ رکوعاتہا ٨

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ
طٰہٰ ف٣ (ش ١٠) ہم نے تجھ پر یہ قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت اٹھائے۔ مگر ہاں اس کو نصیحت کرنے کے لئے

يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾
کہ جو ڈرتا ہے۔ اس کا اتارا ہوا ہے جس نے پیدا کیا زمین اور اونچے آسمانوں کو۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
وہ بڑا مہربان ہے! عرش پر قائم ہوا۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

ف١
یعنی اللہ پاک ان سے محبت کرے گا۔ یا ان کے دل میں اپنی محبت پیدا فرمائے گا یا خلق کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا۔

ف٢
یعنی ایسا ہلاک کردیا کہ نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ اسی طرح عرب کے اکھڑ کافر اگر باز نہ آئے تو ہلاک کردیئے جائیں گے۔

ف٣
طٰہٰ۔ حروف مقطعات میں سے ہے جس کے یقینی معنی کسی کو معلوم نہیں۔ منجملہ ان ظنی معنی کے جو بعض مفسرین نے بیان کئے ہیں۔ ایک لطیف معنی یہ بھی ہیں کہ ط کے نو عدد ہیں اور ہ کے پانچ کل چودہ ہوئے طٰہٰ محمدؐ کا نام ہے۔ یعنی اے چودھویں رات کے چاند اتنی مشقت نہ اٹھاؤ فی نفسہٖ بار رسالت بھی بہت بڑا بار ہے۔ احکام کی تبلیغ کئے جاؤ اور کفار کی ایذاؤں پر صبر کرنے میں تسلی کے لئے موسیٰ کا قصہ یاد کرلیا کرو۔

النصف ع ٦/١٦ ٩

فضائل
سورہ طٰہٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طٰہٰ مجھ کو موسیٰ علیہ السلام کی الواح توریت سے جو زبرجد کی تھیں عنایت ہوئی ہیں۔

(شان نزول صفحہ ٢٣٢ پر)

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝۶ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ

زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جو کچھ سیلی زمین کے تلے ہے۔ اور اگر تو پکار کر بات کرے تو وہ تو جانتا ہے

يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝۷ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝۸ وَ

چھپے بھید اور اس سے بھی زیادہ مخفی کو ف۱ اللہ ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے ہیں سب نام اچھے ف۲ اور

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۹ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا

کیا تجھ کو پہنچی موسیٰ کی حکایت جب اس نے آگ دیکھی تو کہا اپنے گھر والوں کو کہ ٹھہرو!

اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝۱۰

میں نے آگ دیکھی ہے۔ امید ہے کہ میں تمہارے پاس اس میں سے ایک چنگاری لے آؤں یا پاؤں اس آگ پر راہ کا پتہ

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝۱۱ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ

تو جب وہاں پہنچا! آواز آئی اے موسیٰ! میں ہوں تیرا پروردگار تو اتار ڈال اپنی جوتیاں۔

اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝۱۲ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا

تو (اس وقت) پاک میدان طویٰ میں ہے اور میں نے تجھ کو منتخب کر لیا ہے تو کان لگا کر سن جو کچھ

يُوْحٰى ۝۱۳ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

حکم کیا جاتا ہے ف۳ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں! میری عبادت کر! اور قائم رکھ نماز

لِذِكْرِيْ ۝۱۴ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ

میری یاد کے لئے۔ قیامت ضرور آنے والی ہے! میں اس کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو بدلا ملے

بِمَا تَسْعٰى ۝۱۵ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ

اس کی کوشش کا۔ تو ایسا نہ ہو کہ تجھے روک دے اس (کی فکر) سے وہ شخص جو اس کا یقین نہیں رکھتا اور اپنی خواہش

هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝۱۶ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝۱۷ قَالَ هِيَ

کے پیچھے پڑا ہوا ہے پھر تو تباہ ہو جائے۔ اور یہ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ؟ موسیٰ نے کہا یہ

عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا

میری لاٹھی ہے۔ اس پر سہارا لگاتا ہوں اور پتے جھاڑتا ہوں اسی سے اپنی بکریوں پر اور میری اس لاٹھی میں

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝۱۸ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝۱۹ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ

اور بھی حاجتیں ہیں ف۴ فرمایا (اچھا) اس کو ڈال دے اے موسیٰ۔ تو موسیٰ نے اسے ڈال دیا بس ناگہاں وہ

ف۱ یعنی جو آہستہ بولے اس کی بھی سن لیتا ہے اور جو آہستہ سے بھی زیادہ مخفی ہو یعنی دل میں ہو اس تک کو بھی جانتا ہے۔ غرض پکار کی بات تو بدرجہ اولیٰ جانتا اور سنتا ہے۔

ف۲ (نصف القرآن) اللہ کا نام سچا سب جھوٹا ہے جتن۔

ف۳ موسیٰؑ مدین سے اپنی حاملہ بیوی یعنی دختر شعیبؑ کو لے کر مصر روانہ ہوئے راستہ میں لڑکا پیدا ہوا۔ موسیٰ راہ بھول گئے اندھیری رات، سخت جاڑے کا موسم، جنگل بیابان میں برف پڑنا شروع ہوئی زچہ بیوی ہمراہ اس پریشانی میں دور سے آگ سی دکھائی دی۔ موسیٰ اپنی بیوی سے بولے کہ تم یہیں ٹھہرو میں اس آگ کے الاؤ پر جاتا ہوں یا تو آگ لاؤں گا کہ تاپ کر سردی کی رات کاٹیں یا راہ کا پتہ معلوم ہو جائے گا۔ لیکن وہ آگ نہ تھی اللہ کا نور تھا۔ جب موسیٰؑ وہاں پہنچے تو آواز آئی کہ یا موسیٰ! یہ بولے کہ کون بولتا ہے ندا آئی کہ میں تیرا پروردگار جوتیاں نکال ڈال میں نے تجھ کو پیغمبر بنایا ہے۔ خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

ف۴ پیاس کے وقت ڈول رسی کا کام دیتی! اندھیرے میں شمع بن جاتی! بھوک کے وقت گاڑ لینے سے پھل دار درخت ہو جاتی چشمہ کی طرح پانی ابلنے لگتا، سانپ بچھو، حشرات الارض سے حفاظت کرتی اور درندوں سے مقابلہ کرتی

(باقی صفحہ ۴۰۶ پر)

تَسْعٰی ۲۰ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰی ۲۱

سانپ ہو گیا کہ دوڑ رہا ہے ۔ اللہ نے فرمایا اسے پکڑ لے اور ڈرے مت ! ہم اس کو لوٹا دیں گے اس کی پہلی حالت میں ۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً

اور لگا اپنا ہاتھ اپنے بازو سے کہ نکلے سفید (چمکتا) بغیر کسی مرض کے دوسرا معجزہ

اُخْرٰی ۲۲ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰی ۲۳ اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ

(ہو کر) ف ہم چاہتے ہیں کہ تجھے دکھائیں اپنی بعض بڑی نشانیاں جا فرعون کی جانب ! اس نے بہت سر

طَغٰی ۲۴ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۲۵ وَيَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۲۶ وَ

اٹھا رکھا ہے ۔ ○ عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کھول دے میرا سینہ اور آسان کر میرے لئے میرا کام اور

احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۲۷ يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۲۸ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِيْرًا

کھول دے گرہ میری زبان سے تاکہ وہ میری بات سمجھیں ف اور میرا وزیر بنا میرے

مِّنْ اَهْلِیْ ۲۹ هٰرُوْنَ اَخِی ۳۰ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ ۳۱ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ

گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو ! اس سے میری کمر مضبوط کر اور اس کو شریک کر میرے

اَمْرِیْ ۳۲ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۳۳ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۳۴ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا

کام میں ۔ تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں اور تیری یاد بہت کریں ۔ بیشک تو ہمارے حال کو خوب

بَصِيْرًا ۳۵ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰی ۳۶ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ

دیکھ رہا ہے ۔ اللہ نے فرمایا ! تجھ کو دیا گیا تیرا سوال اے موسیٰ ف۳ اور ایک بار ہم تجھ پر اور

مَرَّةً اُخْرٰٓی ۳۷ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓی اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓی ۳۸ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِی

بھی احسان کر چکے ہیں جب ہم نے الہام کیا تیری ماں کو جو آگے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کو ڈال دے

التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِی الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ

صندوق میں پھر صندوق کو دریا میں ڈال دے پھر دریا اس کو کنارے پر لا ڈالے اسے لے لے

عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ وَلِتُصْنَعَ

ایک میرا اور اس کا دشمن (یعنی فرعون) اور میں نے تجھ پر محبت ڈال دی اپنی طرف سے اور چاہا کہ تو

عَلٰی عَيْنِیْ ۳۹ اِذْ تَمْشِیْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَنْ

میرے حضور میں پرورش پائے ۔ جب چلنے لگی تیری بہن پس کہنے لگی کہ کیا میں تم کو ایسی (دایہ) بتاؤں جو اس کی

ف۱

مطلب یہ ہے کہ اپنا ہاتھ سیکڑ کر بازو کے نیچے یعنی بغل میں رکھ کر پھر نکال لو تو وہ سفید براق سورج کی طرح جگمگاتا ہوا نکلے گا جس سے آنکھ جھپک جائے گی اور یہ معجزہ ہے خدانخواستہ برص یا کسی اور مرض کی وجہ سے ایسا نہ ہوگا۔

ف۲

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ موسیٰ بچپن میں فرعون کی گود میں پڑے تھے کہ اس کی داڑھی پکڑ کر ایک طمانچہ اس کے منہ پر رسید کیا۔ فرعون نے اس گستاخی پر موسیٰ کو قتل کرنا چاہا اس کی بیوی حضرت آسیہ نے سفارش کی کہ نا سمجھ بچے کا کوئی فعل گرفت کے قابل نہیں ہوتا اس کے نزدیک آگ اور یاقوت دونوں برابر ہیں فوراً فرعون نے ایک طشت میں آگ اور دوسرے میں یاقوت سامنے لا رکھے موسیٰ چاہتے تھے یاقوت اٹھائیں اللہ کے فرشتے نے ان کا ہاتھ پکڑ کر چنگاری پر لا ڈالا یہ انگارہ اٹھا کر منہ میں رکھ (باقی صفحہ ۴۰۷ پر)

خواص

○ رب اشرح لی سے قولی تک کشادگی سینہ اور تیزی ذہن کے واسطے سات بار ہر روز پڑھے اور جس کی زبان میں لکنت ہو اس کو اس آیت مقدس کا ورد کثرت سے کرنا مفید ہے اور چاہیئے کہ ایک چھوٹی کنکر اپنے منہ میں ڈالے رکھے۔

يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ڛ وَ

پرورش کرے۔ پھر ہم نے تجھ کو پہنچایا تیری ماں کے پاس تاکہ اسکی آنکھ ٹھنڈی رہے اور غم نہ کھائے ف۱ اور

قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڛ قف فَلَبِثْتَ

تونے مار ڈالا ایک شخص کو ف۲ تو ہم نے تجھ کو اس غم سے نجات دی اور ہم نے تجھ کو محنت میں ڈالا آزمانے کو پھر تو

سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝۴۰ وَ

رہا کئی برس مدین کے لوگوں میں۔ پھر تو آیا ایک مقدار پر اے موسیٰ۔ اور

اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ۝۴۱ۚ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا

میں نے تجھ کو خاص اپنے لئے بنایا ہے۔ جا تو اور تیرا بھائی میرے معجزے لے کر اور سستی نہ

فِيْ ذِكْرِيْ ۝۴۲ۚ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۴۳ښ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

کرنا میری یاد میں۔ دونوں فرعون کی جانب جاؤ وہ حد سے گزر گیا ہے۔ تو اس سے کہو نرم بات شاید

لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝۴۴ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ

وہ سمجھ جائے یا ڈرے۔ دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے

اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝۴۵ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝۴۶

یا جوش میں آجائے۔ فرمایا کہ مت ڈرو! میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا ہوں۔

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ

سو اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں تو ہمارے ساتھ بھیج دے بنی اسرائیل کو

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ

اور ان کو نہ ستا۔ ہم تیرے پاس معجزہ لے کر آئے ہیں تیرے پروردگار کی طرف سے۔ اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو

اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝۴۷ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ

ہدایت کی پیروی کرے۔ ہماری جانب وحی کی گئی ہے کہ عذاب اس پر (نازل) ہوگا جو جھٹلائے اور

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۴۸ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝۴۹ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ

منہ پھیرے۔ فرعون بولا! تو تم دونوں کا پروردگار کون ہے اے موسیٰ؟ موسیٰ نے کہا کہ ہمارا پروردگار

اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝۵۰ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ

وہ ہے جس نے عطا فرمائی ہر چیز کو اس کی (خاص) صورت پھر راہ دکھائی ف۳۔ بولا تو کیا حال ہے پہلے

ف۱

جن دنوں فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مار ڈالتا تھا اسی شورش میں موسیٰ پیدا ہوئے ان کی ماں ڈریں کہ فرعون کے ملازم خبر پائیں گے تو اس لڑکے کو تو مار ہی ڈالیں گے اور اس کے علاوہ ہم پر بھی اطلاع نہ دینے کے جرم میں آفت آئے گی اس پر اللہ پاک نے موسیٰ کی ماں کو خواب میں یا بذریعہ الہام موسیٰ کو صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دینے کا حکم دیا اور وعدہ فرمایا کہ عنقریب تمہارا بچہ تمہاری گود میں آجائے گا ماں نے ان کو ایک صندوق میں روئی بچھا کر لٹا دیا اور صندوق دریائے نیل میں بہا دیا۔ نیل کی ایک نہر فرعون کے محل میں جاتی تھی فرعون اپنی بیوی حضرت آسیہ کے ساتھ بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا۔ صندوق نظر پڑا فوراً نکلوا کر

(باقی صفحہ ۴۰۸ پر)

(بقیہ صفحہ ۴۰۶)

گئے زبان جل گئی لکنت پیدا ہوگئی صاف بول نہ سکتے تھے۔

ف۳

موسیٰ نے اپنا پیش کار بنانا چاہا اور دعا کی کہ میرے بھائی ہارونؑ کو نبی بنا دے تاکہ وہ میرا کام بٹائے ڈھارس بندھائے اور جب دونوں نبی باہم مل جائیں گے تو بڑے شوق ذوق سے تیری تسبیح و تقدیس کیا کریں گے۔ کیوں کہ قاعدہ ہے کہ ایک عابد کو دیکھ کر دوسرے کو ہمت ہوتی ہے اللہ پاک کی طرف سے احسان ہوا اور حکم آگیا کہ موسیٰ تمہاری سب درخواستیں منظور۔

الْأُولَىٰ ﴿٥١﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَ

قرنوں کا! موسیٰ نے کہا کہ ان کا علم میرے پروردگار کے ہاں کتاب میں (لکھا ہوا ہے) نہ میرا رب بھٹکتا ہے اور

لَا يَنسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ

نہ بھولتا ہے ف۱ جس نے بنا دی تمہارے لئے زمین بچھونا اور تمہارے لئے چلا دیئے

فِيهَا سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن

اس میں راستے اور اتارا آسمان سے پانی۔ پھر ہم نے اس سے نکالے طرح طرح کے

نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ﴿٥٣﴾ كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

مختلف سبزے۔ (اور کہہ دیا کہ) کھاؤ اور اپنے چوپاؤں کو چراؤ۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں

لِّأُولِي النُّهَىٰ ﴿٥٤﴾ ع مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا

عقلمندوں کے لئے۔ اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے اور اسی سے

نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ

دوبارہ نکال کھڑا کریں گے۔ اور ہم نے فرعون کو دکھا دیں اپنی تمام نشانیاں پھر اس نے جھٹلایا

وَأَبَىٰ ﴿٥٦﴾ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٥٧﴾

اور نہ مانا۔ کہنے لگا کہ کیا تو ہم کو نکالنے آیا ہے ہمارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے اے موسیٰ!

فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا

تو ہم بھی ضرور تیرے سامنے ایسا ہی جادو لائیں گے تو مقرر کر ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدہ جس

نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ

کے خلاف ہم نہ کریں اور نہ تو صاف میدان میں! موسیٰ نے کہا! تمہارا وعدہ جشن

الزِّينَةِ وَأَن يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ

کا روز! اور یہ لوگ جمع کئے جائیں دن چڑھے تو لوٹ گیا فرعون پھر جمع کئے

كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ

اپنے سارے داؤ (یعنی جادوگر) پھر آموجود ہوا۔ جادوگروں سے موسیٰ نے کہا کہ تم پر افسوس! افترا نہ کرو اللہ پر

كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوا

جھوٹا ورنہ تم کو ملیا میٹ کردے گا عذاب سے اور بیشک نامراد ہوا جس نے افترا کیا ف۲ تو جادوگر جھگڑنے

ف۱

فرعون نے پوچھا کہ اگلے زمانے کے لوگ یعنی قوم نوحؑ قوم لوطؑ جیسی امتیں جو بتوں کی پوجا کرتی تھیں ان کا کیا حال ہونا ہے۔ موسیٰؑ نے جواب دیا کہ اللہ کو ان کا پورا علم ہے ان کے تمام اعمال لوح محفوظ میں لکھے ہوئے موجود ہیں اور قیامت کو ان کی سزا بھگتیں گے۔ یا فرعون کا عقیدہ دہریہ جیسا

(باقی صفحہ ۴۰۹ پر)

(بقیہ صفحہ ۴۰۷)

کھولا گیا تو نہایت حسین صورت لڑکا لیٹا ہوا دیکھا۔ اللہ پاک نے موسیٰؑ کی آنکھوں میں ایسی ملاحت عطا فرمائی کہ جو دیکھتا محبت کرتا تھا فرعون نے اپنی ذاتی محبت اور آسیہ کی خواہش سے موسیٰؑ کو متبنٰی بنا لیا اور دودھ پلائی کی مانگ ہوئی۔ موسیٰؑ نے کسی عورت کی چھاتی منھ میں نہ لی۔ آخر موسیٰؑ کی بہن مریم نے جوان کی ٹوہ میں فرعون کے گھر آئی تھیں بے غرضانہ طور پر دایہ تجویز کرنے کا ذمہ لیا اور موسیٰؑ کی ماں کو لے آئیں۔ موسیٰؑ نے ان کی پستان لے لی۔ اس تقریب سے اللہ نے اپنا سچا وعدہ پورا فرما کر موسیٰؑ کو ماں کے حوالہ کیا اور شاہی اعزاز سے اپنے پیغمبر کو دشمن کے ہاتھوں سے پلوایا

ع ۱۱ ۱۴

ف۲

یعنی قبطی کو جس کا نام قانون تھا اور مفصل قصہ سورۂ قصص میں مذکور ہے۔

ف۳

یعنی کھانے پینے کا ہوش دیا دودھ پینا سکھایا اور جب بڑا ہوا تو معاش حاصل کرنے کے وسائل بتلائے علیٰ ہذا تمام مخلوقات میں ہر چیز کی اسی کی حالت کے موافق تکمیل کی پرند کے بچے کو اڑنا چگنا سکھایا اور چرند کے بچے کو چلنا اور چرنا بتایا۔

أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوٓا إِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ
لگے اپنے امر میں باہم اور چپکے چپکے مشورہ کیا۔ بولے! ہو نہ ہو یہ دونوں تو جادوگر ہیں
يُرِيدٰنِ أَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ
چاہتے ہیں کہ تم کو نکال دیں تمہارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے اور معدوم کر دیں تمہارے عمدہ
الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا ۚ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ
مذہب کو۔ تو اتفاق کرو ایک تدبیر پر پھر آؤ قطار باندھ کر اور آج وہی جیت گیا
مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوا يٰمُوسٰٓى إِمَّآ أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّآ أَنْ نَّكُونَ أَوَّلَ
جو ور رہا۔ جادوگر بولے۔ کہ اے موسیٰ یا تو یہ ہو کہ تو ڈالے اور یا یہ ہو کہ ہم اوّل
مَنْ أَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا ۚ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ
ڈالنے والے بنیں۔ موسیٰ نے کہا نہیں تم ہی ڈالو تو ناگہاں ان کی رسیاں اور لاٹھیاں موسیٰ کے سامنے
إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً
ان کے سحر کی وجہ سے ایسی دکھائی دیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں تو موسیٰ نے پایا اپنے جی میں
مُّوسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي
ڈر۔ ہم نے کہا کہ ڈرے مت! بیشک تو ہی ور رہے گا۔ اور ڈال دے جو تیرے داہنے
يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوٓا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سٰحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ
ہاتھ میں ہے کہ نگل جائے جو کچھ انھوں نے بنایا ہے جو کچھ انھوں نے بنا کھڑا کیا ہے یہ تو جادو کا فریب ہے اور نہیں فلاح پاتا
السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى ﴿٦٩﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
جادوگر جہاں آیا (الغرض ایسا ہی ہوا) پھر گر پڑے جادوگر سجدے میں! کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے ہارون
هٰرُونَ وَمُوسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ
اور موسیٰ کے پروردگار پر۔ فرعون نے کہا! تم نے اس کا یقین کر لیا اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں۔
لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ
یہی تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ تو اب میں ضرور کٹواؤں گا تمہارے ہاتھ اور پیر الٹے
مِّنْ خِلَافٍ وَّلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَآ
اور سیدھے اور ضرور تم کو سولی چڑھاؤں گا کھجور کے تنوں پر اور تم جان لوگے کہ

(بقیہ صفحہ ۴۰۸)
ہوگا۔ جب اس نے سنا کہ کوئی خالق بھی ہے تو موسیٰؑ سے پوچھا کہ اگلی مخلوق کہاں گئی تو جواب دیا کہ ان کا حساب لکھا ہوا اللہ کے ہاں موجود ہے پھر قیامت کے دن اللہ پاک سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ہر ایک اللہ کے حضور میں حاضر ہوگا۔

ف ۲
یعنی اللہ پاک نے مجھ کو عصا کا معجزہ دیا ہے اس کو جادو نہ بتاؤ کیونکہ ایسا کہنا اللہ پر افترا کرنا ہے۔

اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ
ہم میں کس کی مار سخت اور دیر پا ہے ۔ وہ بولے کہ ہم ہرگز تجھ کو اس پر ترجیح نہ دیں گے جو ہمارے پاس
الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ
آچکے کھلے معجزے اور جس نے ہم کو پیدا کیا تو تو کرلے جو تجھے کرنا ہے ۔ بس تو حکم چلا سکتا
هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ
ہے اسی دنیا کی زندگی میں ۔ ہم ایمان لاچکے اپنے پروردگار پر تاکہ بخش دے ہمارے لئے ہمارے قصور اور
اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ النصف
نیز وہ جادو (کا گناہ) بھی بخش دے جس پر تو نے ہم کو مجبور کیا اور اللہ بہتر اور زیادہ دیر پا ہے ف۱ بیشک جو حاضر ہوگا
رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ
اپنے رب کے سامنے مجرم بنکر تو اس کے لئے دوزخ ہے جس میں نہ مرے اور نہ جئے ۔ اور جو
يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾
اس کے پاس مومن ہو کر آئے گا اور اس نے نیک عمل کئے تو یہی لوگ ہیں جن کے لئے بلند درجے ہیں
جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ
ہمیشہ رہنے کے باغ ! بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ! ان میں ہمیشہ رہیں گے اور
ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ ع وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ ع ۳۲/۱۲
یہ اس کا صلہ ہے جو پاک ہوا ۔ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کی جانب ۔ کہ نکال لے جا
بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا
میرے بندوں کو رات سے پھر بنا دے ان کے لئے سوکھی سڑک دریا میں ۔ نہ تجھ کو خطرہ ہوگا آپکڑنے کا
وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ
اور نہ (ڈوبنے سے) ڈرے گا ۔ پھر ان کا پیچھا کیا فرعون نے معہ اپنے لشکر کے تو ان کو گھیر لیا دریا نے
مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ
جیسا کچھ گھیرا ف۲ اور بہکایا فرعون نے اپنی قوم کو اور راہ نہ دکھائی ۔ اے بنی
اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ
اسرائیل ! ہم نے نجات دی تم کو تمہارے دشمن سے اور ہم نے تم سے وعدہ کیا طور کی

ف۱ لکھا ہے کہ جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ ہمیں مقابلے سے پہلے موسیٰؑ کو سوتے ہوئے دکھا دیجئے ۔ الغرض جب آئے تو دیکھا کہ موسیٰؑ کا عصا ان کی حفاظت کر رہا ہے ۔ یہ جادوگر اسی وقت سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے اسی وجہ سے باہم اختلاف ہوا اور کرتب کرتے ہوئے جھجکے لیکن فرعون کے جبر اور زور آوری سے جو کرنا تھا وہ کیا اور جب اس میں بھی مغلوب ہوئے اور یقینا جان لیا کہ یہ سحر نہیں بلکہ معجزہ ہے تو فوراً ایمان لا کر سجدے میں گر پڑے اور گو فرعون نے سولی چڑھانے اور دائیں بائیں ہاتھ پیر کٹوانے کی دھمکی دی لیکن ایمان لائے بعد نہ پھرنا تھا نہ پھرے ۔

ف۲ یہ عرب کا خاص محاورہ ہے ! کسی ہولناک یا تعجب خیز امر کی حیرت انگیز حالت کو ظاہر کرنے کو بولتے ہیں یعنی دریا کے ایسے ریلے نے ان کو آ دبایا کہ جس کی کنہ اور اصل حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے کہ فرعون معہ اپنے چھ لاکھ قبطی لشکروں کے دریا میں غرق ہو گیا ۔

الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا
داہنی طرف کا ف۱ اور تم پر اتارا من اور سلوٰی (اور کہہ دیا کہ) کھاؤ ستھری چیزیں
رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ
جو ہم نے تم کو دیں اور اس کے بارے میں حد سے نہ گزر جانا ف۲ کہ پھر تم پر میرا غضب آ نازل ہو۔ اور جس پر میرا غضب
عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ
آ نازل ہوا تو ضرور وہ ہلاک ہو گیا۔ اور ہیں بڑا بخشنے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرے اور ایمان
وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ
لائے اور نیک کام کرے پھر ہدایت پر قائم رہے۔ اور تجھ کو کیا چیز جلد لے آئی اپنی قوم سے
يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ
اے موسیٰ ف۳ عرض کیا! وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور میں جلد آیا تیری طرف اے میرے پروردگار
لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ
تاکہ تو خوش ہو۔ فرمایا کہ ہم نے تو بلا میں ڈال دیا تیری قوم کو تیرے پیچھے اور ان کو گمراہ کر دیا
السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ
سامری نے ف۴ تو واپس آیا موسیٰ اپنی قوم کی جانب غصے میں بھرا ہوا رنجیدہ۔ کہا اے قوم کیا
اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ
تم سے وعدہ نہ کیا تھا تمہارے پروردگار نے وعدہ نیک۔ تو کیا تم پر دراز ہو گئی مدت ف۵ یا تم
اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ
نے یہ چاہا کہ تم پر آ نازل ہو غضب تمہارے پروردگار کا پس اس وجہ سے تم نے
مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ
خلاف کیا میرے وعدہ کا۔ وہ بولے کہ ہم نے نہیں خلاف کیا تمہارا وعدہ اپنے اختیار سے لیکن ہم سے اٹھوائے گئے
اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾
تھے اس قوم (قبط) کے بوجھ تو ہم نے اس کو آگ میں ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے ڈال دیا ف۶
فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ
پھر بنا نکالا ان کے لئے ایک بچھڑا (یعنی) ایک بدن جس کی آواز گائے کی سی تھی پھر کہنے لگے کہ یہ ہے تمہارا معبود

ف۱
یعنی ہم نے تمہارے نبی موسیٰؑ سے وعدہ کیا کہ اپنی قوم میں سے ستر آدمی منتخب کر کے کوہ طور کی داہنی جانب ان کو لے کر آؤ تو تم کو توریت دیں گے۔ اور چونکہ اس وعدہ کے اکثر منافع مثلاً دین کا ثبات شریعت کا قیام! احکام الٰہی کا علم! کتاب اللہ کا حصول سب کچھ بنی اسرائیل کی جانب عائد ہوتا تھا اس لئے نبی کے وعدہ کو قوم کی جانب منسوب فرما دیا۔

ف۲
یعنی اگلے دن کے لئے ذخیرہ نہ کرنے لگنا۔

ف۳
مطلب یہ کہ جب موسیٰؑ حسب وعدہ ستر آدمی منتخب کر کے کوہ طور کی جانب متوجہ ہوئے تو کلام ربی کے شوق میں آگے بڑھ کر سب سے پہلے طور پر جا پہنچے اس وقت ہم نے سوال کیا کہ تم اپنی قوم کے ستر آدمیوں سے پہلے جلدی کر کے کیسے آ گئے۔

ف۴
سامری کا نام موسیٰ بن ظفر ہے۔

ف۵
یعنی مفارقت کی مدت کیا دراز ہو گئی۔ مطلب یہ ہے کہ مجھ کو تمہیں چھوڑے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ بھی تو نہیں گزرا حسب وعدہ توریت لینے ابھی تو گیا تھا تم لوگ اتنی جلدی شرک کر بیٹھے۔

ف۶
جس رات موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے اسی رات بنی اسرائیل نے کسی شادی یا
(باقی صفحہ ۴۱۲ پر)

مُوْسٰى ۥ فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۥ وَّلَا

اور موسیٰ کا معبود ، سو موسیٰ بھول گیا ہے ۔ بھلا یہ لوگ اتنا بھی نہ دیکھ سکتے تھے کہ وہ انکو الٹ کر کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور

يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ

نہ مالک ہے ان کے کسی نقصان کا اور نہ نفع کا ۔ اور ان سے کہا تھا ہارون نے پہلے کہ

يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَ

اے قوم اس سے تم آزمائے جا رہے ہو اور تمہارا رب تو رحمٰن ہے تو میرے کہے پر چلو اور

اَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ

میری بات مانو ۔ وہ بولے کہ ہم ہمیشہ اسی پر جمے بیٹھے رہیں گے ۔ یہاں تک کہ واپس

اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا

آئیں ہمارے پاس موسیٰ (موسیٰ آئے) تو بولے کہ اے ہارون تجھ کو کیا وجہ مانع ہوئی جب تونے ان کو دیکھا کہ گمراہ ہوگئے کہ

تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ

میری پیروی نہ کی کیا تونے میری حکم عدولی کی ۔ ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں جائے (بھائی) نہ پکڑ میری

وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ

داڑھی اور نہ میرا سر ۔ مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہنے لگو کہ تونے پھوٹ ڈال دی بنی

اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾

اسرائیل میں اور میری بات یاد نہ رکھی ف موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے اے سامری!

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ

وہ بولا کہ میں نے وہ چیز دیکھی جو اوروں نے نہیں دیکھی تو میں نے ایک مٹھی خاک لے لی بھیجے ہوئے

الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾ قَالَ

(جبریل) کے پیر کے نیچے سے پھر میں نے وہی ڈال دی اور ایسی ہی مجھ کو صلاح دی میرے نفس نے ۔ موسیٰ نے

فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ

کہا کہ چل دور ہو! زندگی میں تو تیری سزا یہی ہے کہ کہتا پھرے! مجھے ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لئے ایک

مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ

وعدہ اور بھی ہے جس کا تجھ سے ہرگز خلاف نہ ہوگا ۔ اور دیکھ اپنے معبود کی طرف جس پر تو جما بیٹھا تھا ہم اس کو

ع ۴ / ۱۳

ف موسیٰؑ چلتے وقت اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا نائب بنا کر وصیت کر گئے تھے کہ قوم میں اتفاق قائم رکھنا اب جو موسیٰؑ نے قوم کا حال دگرگوں دیکھا تو مارے غصہ کے ہارونؑ کی داڑھی اور سر کے بال پکڑ کر لگے کھینچنے انھوں نے بڑی محبت آمیز لفظ سے اپنا بچاؤ کر کے اپنا بے خطا ہونا اس طرح ثابت کیا کہ آپ کا حکم صلح قائم رکھنے کا تھا میں نے ان کو گوسالہ پرستی سے بہتیرا منع کیا جب نہ مانے تو چپکا الگ ہو بیٹھا اور اگر میں مقابلہ کرتا تو کچھ لوگ میرے ساتھ ہوتے اور کچھ سامری کے ہمراہ اور اس صورت میں ان کے درمیان باہم پھوٹ پڑ جاتی۔

(بقیہ صفحہ ۴۱۱)

عید کا بہانہ کر کے قبطیوں سے ان کے چاندی سونے کے زیور مانگ لئے تھے تاکہ ان کو کچھ شبہ نہ ہو اور بآسانی دن چڑھے تک منزلیں طے کر لیں الغرض جب فرعون غرق ہو چکا اور موسیٰؑ توریت لینے کوہ طور پر گئے تو وہاں اتفاق سے تیس دن کی جگہ چالیس دن لگ گئے سامری نے قوم کو بہکایا کہ موسیٰؑ کو قبطیوں کا زیور لینا حلال نہ تھا اسی کی نحوست میں موسیٰؑ محبوس ہو گئے تم سب لوگ زیور آگ میں ڈال دو تاکہ موسیٰؑ قید سے رہا ہوں غرض سامری نے سب زیور گلا کر ایک بچھڑا بنا کھڑا کیا اور اس میں اسپ جبریل کے پیر کی خاک ڈال دی کہ وہ گائے کی طرح لگا بولنے۔

عَاكِفًا لَّنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللّٰهُ

جلا دیں گے اور پھر اس کو بکھیر دیں گے دریا میں اڑا کر ف تمہارا معبود تو بس اللہ ہی ہے

الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذَٰلِكَ نَقُصُّ

جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر چیز اس کے علم میں سما گئی (اے محمدؐ) اسی طرح ہم تجھ کو

عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا

سناتے ہیں ان کے حالات جو پہلے گزرے اور ہم نے تجھ کو عطا کیا اپنے پاس سے

ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾

ذکر (یعنی قرآن)! جس شخص نے اس سے منھ پھیرا تو وہ اٹھائے گا قیامت کے دن (گناہوں کا) بوجھ۔

خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي

ہمیشہ رہیں گے اس میں اور ان کے لئے برا بوجھ ہے قیامت کے دن اٹھانے کا! جس دن صور پھونکا

الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ

جائے گا اور ہم گھیر لائیں گے اس دن گنہگاروں کو کہ انکی آنکھیں نیلی ہونگی۔ باہم چپکے چپکے کہتے ہوں گے

إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ

کہ تم بس دس دن ٹھہرے ہوگے ف۲ ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کہتے ہیں جب کہے گا ان میں

أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

بہتر طریقہ والا کہ بس تم ایک دن ٹھہرے ہوگے! (ع ۱۱) اور تجھ سے دریافت کرتے

الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾

ہیں پہاڑوں کی نسبت! کہہ دے کہ ان کو بکھیر دے گا میرا پروردگار اڑا کر۔ پھر کر چھوڑے گا زمین کو ہموار میدان۔

لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ

کہ تو نہ اس میں کہیں موڑ دیکھے گا اور نہ ٹیلا۔ اس دن لوگ پیچھے دوڑیں گے پکارنے والے کے

لَا عِوَجَ لَهٗ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا

جس میں کچھ کجی نہیں اور دب جائیں گی آوازیں رحمٰن کے خوف سے تو تو سوائے کھسر پھسر کے

هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ

کچھ نہ سنے گا ف۳ اس دن کام نہ آئے گی سفارش مگر جسے اجازت دے دی رحمٰن نے

ف۱
مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ میں مضاف محذوف ہے یعنی جبریل فرشتے کے گھوڑے کے پیر کے نیچے سے! قصہ یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل دریا میں گھسے اور فرعون نے معہ اپنے لشکر کے تعاقب کیا تو دونوں جماعتوں کے درمیان حضرت جبریل اپنی گھوڑی فرس الحیاۃ پر سوار حائل ہوگئے۔ سامری نے ان کو پہچان کر گھوڑے کے پیر کے نیچے کی مٹی سے جس میں حیات کا مادہ تھا ایک مٹھی بھر لی اب کافروں کے زیور کو گلوا کر بچھڑے کا لبد بنا کر وہ مٹی اس میں ڈال دی مال تو فریب کیساتھ کافروں سے لیا ہوا تھا اور مٹی تھی برکت کی تو حق اور باطل دونوں سے مل کر ایک کرشمہ پیدا ہوگیا کہ وہ بچھڑا بولنے لگا۔ اسی قسم کی چیزوں سے بت پرستی بڑھتی ہے۔ موسیٰ نے سامری کو بد دعا دی کہ جا کمبخت تو سدا یہی کہے گا کہ دیکھو کوئی مجھے نہ چھونا ایسا ہی ہوا۔ یہ کسی کے پاس نہ بیٹھ سکتا تھا اور اگر کوئی اس کو ہاتھ لگاتا تو دونوں کو بخار چڑھ آتا تھا۔ جنگلوں میں سب سے الگ تھلگ مارا مارا پھرا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ اثر اب تک اس کی نسل میں چلا آتا ہے اس کی اولاد کو بھی آدمیوں سے وحشت ہوتی ہے۔

۵ ع ۱۵ ۱۴

ف۲
یعنی دنیا یا قبر میں ٹھہرنا کم معلوم ہوگا۔

ف۳
قیامت کو بیت المقدس کے پتھر پر حضرت اسرافیلؑ

(باقی صفحہ ۴۱۴ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۴۲ پر)

وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا
اور اس کا قول پسند فرمایا ۔ وہ جانتا ہے جو لوگوں کے آگے اور پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اس
يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ
کو حاوی نہیں ہو سکتا ۔ اور منہ جھک جائیں گے (خدائے) زندہ ہمیشہ قائم رہنے والے کے روبرو ۔ اور بلاشبہ
مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
نامراد ہوا جس نے ظلم کا بوجھ لادا ۔ اور جو نیک عمل کرے گا اور وہ ایمان بھی رکھتا
فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ
ہو تو اس کو نہ ناانصافی کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا اور اسی طرح ہم نے اس کو اتارا ہے قرآن عربی اور
صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ
طرح طرح پر اس میں سنا دیئے ڈراوے تاکہ لوگ پرہیزگار بنیں یا یہ پیدا کردے ان کے حق
ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ
میں نصیحت ۔ پس بلند درجہ اللہ سچے بادشاہ کا ہے ۔ (ش ۱۲) اور تو جلدی نہ کر قرآن (کے پڑھنے میں) جب
اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ
تک کہ اس کی وحی تمام نہ ہو چکے ۔ اور کہہ! اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے اور ہم نے عہد لیا تھا
اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا
آدم سے اس سے پہلے تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں استقلال نہ پایا ۔ ف اور (یاد کر) جب
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا
ہم نے فرشتوں سے کہا کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس نے نہ مانا پھر ہم نے کہا
يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا
دیا کہ اے آدم! یہ ابلیس تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے تو کہیں تم کو جنت سے نکلوا نہ
مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾
دے پھر تو تکلیف میں جا پڑے ۔ جنت میں تو تجھ کو یہ ہے کہ نہ تو بھوکا رہے اور نہ ننگا ۔
وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ
اور یہ کہ نہ پیاسا رہے یہاں اور نہ دھوپ کھائے ۔ پھر آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا شیطان نے

ف یا عزم کے معنی قصد کے ہیں تو اس سورت میں آیت کا یہ مطلب یہ ہے کہ ہم نے آدم میں خلاف کا قصد نہیں پایا یعنی عہد و پیمان کا خلاف آدم سے بھول کر سرزد ہو گیا تھا قصداً وعدہ خلافی نہیں کی

(بقیہ صفحہ ۴۱۲) کھڑے ہو کر بلند آواز سے اس طرح لوگوں کو محشر کی طرف بلائیں گے کہ ایتھا العظام البالیہ والجلو والمتفرقہ واللحوم للتمرقہ ھلمی الی عرض الرحمٰن ۔ یعنی اے بوسیدہ ہڈیو! ٹکڑے ٹکڑے اور گوشتو اور پھٹی ہوئی کھالو! رحمٰن کے حضور میں چلو تمھاری پیشی ہے تو اس دن سب لوگ بلا اس کے کہ ادھر ادھر کو مڑیں سیدھے اس آواز پر لگ لیں گے اور میدان حشر میں جمع ہو جائیں گے کہ خوف کے مارے کسی کی آواز زور سے نہ نکلے گی ۔

ع ۶ / ۱۱ / ۱۵

(شان نزول صفحہ ۴۲۸ پر)

قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾

کہا کہ اے آدم (کہنے تو) میں تجھے بتا دوں درخت ہمیشہ جینے کا اور ایسی سلطنت جو کبھی پرانی نہ ہو

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا

پھر دونوں اس درخت میں سے کھا گئے تو ان پر ظاہر ہو گئیں ان کی شرم گاہیں اور لگے چپکانے اپنے

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ

اوپر جنت کے پتے اور آدم نے نافرمانی کی اپنے رب کی تو گمراہ ہو گیا۔ پھر اس کو نوازا

رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا

اسکے پروردگار نے تو اس پر متوجہ ہوا اور راہ پر لایا۔ فرمایا یہاں سے اترو دونوں!

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ

ایک کا دشمن ایک! پھر اگر تمہارے پاس آئے میری طرف سے ہدایت۔ تو

اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ

جو میری ہدایت پر چلا وہ نہ بہکے گا اور نہ تکلیف میں پڑے گا اور جس نے میری یاد سے منھ پھیرا

فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾

تو اس کو ملے گی گزران تنگی کی ف۲ اور ہم اس کو اٹھائیں گے قیامت کے دن اندھا

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ

وہ کہے گا کہ اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو دنیا میں بینا تھا۔ اللہ فرمائے گا اسی

اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ

طرح تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تو نے انکو بھلا دیا اور اسی طرح آج تیری خبر نہ لی جائے گی۔ ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں اسکو

مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ

جو حد سے بڑھ چلا اور نہ ایمان لایا اپنے رب کی آیتوں پر اور آخرت کا عذاب بہت سخت

وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ

اور دیرپا ہے۔ تو کیا ان کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے کتنی ہلاک کر دیں ان سے پہلے جماعتیں یہ لوگ

يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع وَ

پھرتے ہیں ان کے رہنے کی جگہوں میں۔ اس میں بہتیری نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے۔ اور

ف۱
شیطان نے آدم کو طرح طرح سے دھوکہ دیا یہ بھی کہا کہ اے آدم اللہ پاک کا ارادہ تم کو یہاں سے نکال دینے، باہر کرنے اور ان نعمتوں کے تم سے چھین لینے کا ہے اس لئے تم کو اس درخت کا پھل کھانے سے منع کر دیا ہے۔ اگر کھالو تو ہمیشہ جیتے رہو اور اس جاوید ملک کے بادشاہ بنے رہو۔ اس کے بعد قسم کھا کر اپنا سچا خیر خواہ ہونا ظاہر کر کے کھلا ہی دیا۔

ف۲
واقع میں بد دین کی زندگی بڑی تنگی اور ضیق میں گزرتی ہے۔ ذرا سی مصیبت اور فقر میں سخت بے قرار رہے تو انگری میں حرص و بخل کی وجہ سے پریشان حال؟ دین دار اگر غریب اور بھک منگا بھی ہے تو بھی صابر اور قانع مال دار ہو گیا تو شاکر و سخی ہو گیا۔

ع ۱۳/۷ ۱۶
(شان نزول صفحہ ۸۴۲ پر)

لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾
اگر ایک بات نہ ہوتی کہ پہلے صادر ہو چکی تیرے پروردگار سے اور وقت معین نہ ہوتا تو عذاب (بھی) لازم ہوتا
فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ
تو صبر کر (ان باتوں پر) جو کافر کہتے ہیں اور پڑھتا رہ اپنے رب کی خوبیاں سورج نکلنے
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ
سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اور رات کی کچھ گھڑیوں میں پڑھا کر اور
أَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا
دن کی طرفوں میں (بھی پڑھا کر) تاکہ تو خوش ہو جائے ف ۱ (ع ۱۳) اور تو نہ دوڑا اپنی نظر اس چیز کی
مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ
جانب جو ہم نے دی ہے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی آرائش تاکہ ہم ان کو اس میں آزمائیں
وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٣١﴾ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ
اور تیرے پروردگار کی دی ہوئی روزی بہتر اور زیادہ پائیدار ہے اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی اس پر
عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿١٣٢﴾
قائم رہ۔ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں۔ اور انجام بخیر پرہیزگاری کا ہے۔
وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ
اور کافر کہتے ہیں کہ کیوں نہیں لے آتا ہمارے پاس کوئی نشانی اپنے پروردگار کی طرف سے کیا ان کے پاس نہیں پہنچی
مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن
نشانی اگلی کتابوں کی ف ۲ اور اگر ہم ان کو ہلاک کر ڈالتے کسی عذاب سے (رسول بھیجنے سے)
قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن
پہلے تو (اس وقت یوں) کہتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری جانب کوئی رسول کہ ہم
قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۖ
تیرے کلام پر چلتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل و رسوا ہوں کہہ دے ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی منتظر رہو۔
فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿١٣٥﴾
آگے چل کر تم جان لو گے کہ کون ہیں سیدھے راستے والے اور کس نے راہ پائی۔

ف ۱
تسبیح و تحمید سے مراد یا تو مطلق ذکر الٰہی ہے۔ یا پانچوں وقت کی نماز طلوع آفتاب سے پہلے یعنی فجر کی نماز قبل غروب صلوٰۃ عصر، رات کے اوقات میں نماز عشاء دن کے اطراف میں فجر و مغرب اس میں نماز فجر کی تاکید دوبارہ اس غرض سے ہوئی ہے کہ وہ مبارک نور کی گھڑی زیادہ فضیلت کی نماز ہے و نیز چونکہ آرام سے خراٹے لینے اور باد نسیم کے جھونکوں میں شیطان کی تھپکیاں دے دے کر سلانے کا وقت ہے اس لئے زیادہ اہتمام اور توجہ کے قابل ہے۔ ترضیٰ کا مطلب یہ ہے کہ اس عبادت کا صلہ تمہاری خاطر خواہ اتنا ملے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ امت کے حامی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک میں اپنے ایک امتی کو جنت میں نہ لے جاؤں گا۔ کبھی راضی نہ ہونگا۔

ف ۲
یعنی پہلی کتابوں میں تو پیشین گوئی اور خبر موجود ہے کہ نبی آخر الزماں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ یہ ہے یا یہ معنی ہیں کہ پہلے پیغمبروں کی نشانی یہی ہے یہ پیغمبر بھی تو ان ہی باتوں کا حکم کرتے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کل کتابوں کے موافق قصے بیان کرتے ہیں سمجھنے والوں کو تو یہی نشانی کافی ہے۔

ع ۷

(شان نزول صفحہ ۴۴۲ پر)

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ مَكِّيَّةٌ ٢١ ۔۔۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔۔۔ رُكُوْعَاتُهَا ٧

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ﴿١﴾

لوگوں کے قریب آلگا ان کے حساب کا وقت اور وہ غفلت میں (پڑے ہوئے) منہ پھیر رہے ہیں۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ

ان کے پاس کوئی نصیحت نہیں آتی ان کے رب کی طرف سے نئی مگر وہ لوگ اس کو سنتے ہیں

وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٢﴾ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ

کھیل میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں اور چپکے چپکے سرگوشی کی۔ ان ظالموں

ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ

نے کہ یہ شخص یعنی محمد تم ہی جیسا ایک آدمی ہے۔ پھر کیوں آتے ہو جادو کے پاس آنکھوں

تُبْصِرُوْنَ ﴿٣﴾ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۫

دیکھتے ف۱ پیغمبر نے کہا میرا پروردگار جانتا ہے ہر بات آسمان میں ہو یا زمین میں

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٤﴾ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ

اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ بلکہ انھوں نے تو یہ کہا کہ (یہ قرآن) پریشان خیالات ہیں بلکہ یہ

افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۖۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٥﴾

اس نے جھوٹ باندھ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے پس اسے چاہیئے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لے آئے جسطرح اگلے پیغمبر نشانیوں کے

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ وَ

ساتھ بھیجے گئے) (ش۱) نہ ایمان لائی ان سے پہلے کوئی بستی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے۔ اور

مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ

ہم نے تجھ سے پہلے بھی آدمی ہی (پیغمبر بنا کر) بھیجے! ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے تو (لوگو) تم پوچھ دیکھو

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧﴾ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا

اہل کتاب سے اگر تم کو معلوم نہیں اور ہم نے ان کے ایسے بدن نہیں

يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ﴿٨﴾ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ

بنائے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہ جانے والے تھے ف۲ پھر ہم نے ان

ف۱
یعنی یہ کافر ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جیسا بشر بتاتے ہیں تو معجزات کو سحر سمجھتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے کہتے ہیں کہ جب تم جانتے ہو کہ یہ سحر ہے تو دیدہ و دانستہ کیوں جادو میں پڑتے ہو۔

ف۲
یعنی پیغمبر کھانا بھی کھاتے تھے آخر بشر ہی تو تھے فنا بھی ہو گئے ہمیشگی اور لوازمات بشری یعنی کھانے پینے سے بے نیازی تو اللہ کو زیبا ہے۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۴۲ پر)

الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹ لَقَدْ
کو وعدہ سچ کر دکھایا تو ہم نے بچا لیا ان کو اور جس کو چاہا اور ہلاک کر ڈالا حد سے گزر جانیوالوں کو۔ ہم نے
أَنْزَلْنَآ إِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰ ع
آتاری ہے تمہاری طرف کتاب جس میں تمہارا مذکور ہے۔ کیا تم کو سمجھ نہیں آتی۔
وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّأَنْشَأْنَا
اور بہتیری ہم نے توڑ ماریں بستیاں جو ظالم تھیں اور اٹھا کھڑے
بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝۱۱ فَلَمَّآ أَحَسُّوْا بَأْسَنَآ إِذَا هُمْ
کیے ان کے بعد دوسرے لوگ۔ تو جب انھوں نے آہٹ پائی ہمارے عذاب کی
مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝۱۲ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْآ إِلٰى مَآ أُتْرِفْتُمْ
فوراً لگے وہاں سے بھاگنے (اور ہم نے کہا کہ) بھاگو مت! اور لوٹ جاؤ جہاں تم کو عیش ملا تھا
فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُوْنَ ۝۱۳ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ إِنَّا
اور اپنے گھروں میں! شاید تمہاری پوچھ ہو ف۱ کہنے لگے کہ ہائے ہماری کم بختی
كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۱۴ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ
ہم بیشک ستم گار تھے۔ پھر یہی رہی ان کی پکار یہاں تک کہ ہم نے ان کو کر دیا
حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝۱۵ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ وَمَا
کٹی ہوئی کھیتی بجھے ہوئے انگارے کے مانند اور ہم نے نہیں پیدا کیا زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان
بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝۱۶ لَوْ أَرَدْنَآ أَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ
میں ہے (کسی کو) کھیل کے لیے۔ اگر ہم چاہتے کہ کچھ کھلونا بنائیں تو اس کو بناتے
مِنْ لَّدُنَّآ ۖ إِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝۱۷ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى
اپنے پاس سے اگر ہم کو کرنا ہوتا۔ بلکہ بات یہ ہے کہ ہم پھینک مارتے ہیں حق کو
الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا
باطل پر پس وہ باطل کا سر کچل دیتا ہے تو وہ فوراً ملیامیٹ ہو جاتا ہے اور تم پر افسوس ہے ان باتوں سے
تَصِفُوْنَ ۝۱۸ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَمَنْ عِنْدَهٗ
جو تم بیان کرتے ہو ف۲ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے۔ اور جو (فرشتے) اس

ف۱ یعنی یہ ستم گار کافر اپنے دنیاوی جاہ و حشم پر مغرور تھے تو ان کو اللہ بطور استہزا کے فرمائے گا کہ اگر تم سے ہو سکے تو دنیا اور دنیا کے ہی عیش و عشرت میں واپس ہو جاؤ شاید تمہارے مال و عزت کی وجہ سے کوئی غمخواری کے طور پر تمہاری احوال پرسی کرے۔

ف۲ کھلونے سے مراد زن و فرزند سے ہے۔ اللہ پاک نے اس آیت میں فرزند و زن سے اپنا منزہ ہونا نہایت لطیف دلیل سے بیان فرمایا ہے کہ اگر ہم کو اس قسم کا کوئی کھلونا بنانا ہی منظور ہوتا تو اپنے پاس سے یعنی حور و غلمان میں سے کسی کو نہ بنا لیتے کہ وہ حاجات بشری اور شہوات نفسانی سب سے منزہ ہیں۔ عیسیٰ یا عزیر کے بنانے کی کیا ضرورت تھی یا یہ مطلب ہے کہ اگر بیٹا بنانا ہوتا تو اپنا ہی جیسا واجب الوجود جس کو کبھی فنا نہ ہو تمام اوصاف کا جامع بناتے فانی اور حادث کی کیا ضرورت تھی لیکن ہماری ذات عالیشان تو لاشریک اور بے عیب ہے بات صرف اتنی ہے کہ ہم اپنی قدرت کی نشانیاں دکھانے کو بے باپ کے بھی پیدا کر دیتے ہیں اور اپنے رسولوں کو دین باطل کے سر کچلنے اور ملیامیٹ کرنے کو ایسے معجزے دے دیتے ہیں جو عادت کے خلاف

(باقی صفحہ ۴۱۹ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۳۴ پر)

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ ج

کے نزدیک رہتے ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا

تسبیح میں لگے رہتے ہیں رات اور دن ! کاہلی نہیں کرتے ! کیا انھوں نے ایسے

اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ

معبود بنا رکھے ہیں زمین (کی مٹی) سے جو (مُردوں کو) اٹھا کھڑا کریں گے ۔ اگر ہوتے دونوں میں اور

اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ج فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا

معبود اللہ کے سوا تو زمین و آسمان ضرور تباہ ہو جاتے ۔ سو اللہ پاک ہے عرش کا مالک ان چیزوں سے جو یہ بیان

يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ

کرتے ہیں اس سے اس امر کی پوچھ نہیں جو وہ کرے اور لوگوں سے پوچھ ہونی ہے ۔ کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ط قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ج هٰذَا

انھوں نے بنا رکھے ہیں اللہ کے سوا اور معبود ۔ کہہ دے کہ تم اپنی سند تو لاؤ ! یہ ہے

ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ط بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

ان کی کتاب جو میرے ساتھ ہیں اور انکی کتاب جو مجھ سے پہلے تھے ۔ بلکہ ان میں بہتیرے جانتے

يَعْلَمُوْنَ لا الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

ہی نہیں حق کو پس وہ منہ پھیرتے ہیں ف اور ہم نے نہیں بھیجا تجھ

قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا

سے پہلے کوئی رسول مگر اس کی جانب یہی وحی کی کہ کوئی معبود نہیں میرے

فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ

سوائے تو میری عبادت کرو (ش ۲) اور کہتے ہیں کہ رحمٰن نے اولاد بنالی ہے وہ پاک ہے !

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لا لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ

بلکہ وہ تو معزز بندے ہیں ۔ اس سے آگے بڑھ کر بات نہیں کرسکتے اور اسکے

بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

حکم پر کام کرتے ہیں ۔ اللہ کو معلوم ہے جو ان کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے

ف

اول باطل معبودوں کی نفی فرمائی جن کو کافر خدا کی برابر سمجھتے تھے کہ دو بادشاہوں کا ایک اقلیم میں سمانا مشکل ہے اسی طرح ایک عالم کے دو معبود نہیں ہوسکتے کیونکہ دونوں میں کسی وقت کسی امر میں اختلاف ہوجانا انتظام عالم مخل ہوتا پس اگر سمجھ ہو تو دنیا کے نظم و نسق کو دیکھ کر اس کی وحدانیت کے قائل ہوں اب دوسری آیت میں ان معبودوں کا بطلان فرمایا جن کو اللہ کا نائب ٹھہراتے ہیں کہ ان کے معبود ہونے کی اللہ کی طرف سے کوئی سند ہونی چاہیے ۔ اور جب دلیل کچھ نہیں تو نائب کیسے ہوگئے ۔

(شان نزول صفحہ ۴۳ پر)

(بقیہ صفحہ ۴۱۸)

ہیں تو کافر بجائے اس کے کہ ان نمونوں کو دیکھ کر ہماری قدرت پر ایمان لائیں ہمارے ان کامل بندوں کو ہمارا بیٹا کہہ کر شرک کرنے لگتے ہیں۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

وَلَا يَشْفَعُوْنَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ

اور وہ سفارش نہیں کرتے مگر اس کی جس سے اللہ راضی ہو ف۱ اور وہ اس کے خوف سے

مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ إِنِّيْٓ إِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ

ڈرتے رہتے ہیں اور جو کوئی ان میں سے یہ کہے کہ میں معبود ہوں اللہ سے ورے تو اس کو

نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع أَوَلَمْ يَرَ ع ۲ ۱۹

ہم دوزخ کی سزا دیں گے۔ ایسے ہی ہم سزا دیتے ہیں ستم گاروں کو کیا نہیں دیکھا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا أَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا

ان کافروں نے کہ آسمان و زمین دونوں منہ بند ملے ہوئے تھے تو ہم نے دونوں

فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ أَفَلَا

کو الگ الگ کیا۔ اور پیدا کیا پانی سے ہر جاندار چیز کو۔ تو کیا یہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ

ایمان نہیں لاتے اور ہم نے پیدا کیے زمین میں پہاڑ ایسا نہ ہو کہ زمین لوگوں کو لے کر جھک پڑے

وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا

اور بنائے اس میں کشادہ راستے تاکہ لوگ راہ پائیں۔ اور ہم نے

السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾

بنا دی آسمان کی چھت جو (ہر بلا سے) محفوظ ہے۔ اور لوگ آسمانی نشانیوں سے رو گرداں ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ

اور وہی ہے جس نے پیدا کیا رات اور دن اور سورج اور چاند کو۔ سب

فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ

آسمان میں تیر رہے ہیں ف۲ (رش ۳) اور ہم نے نہیں دی تجھ سے پہلے کسی بشر کو ہمیشگی

أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

پھر کیا اگر تو مر گیا تو وہ رہ جائیں گے۔ ہر نفس موت کا مزہ چکھنے

الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَإِلَيْنَا

والا ہے اور ہم تم کو آزماتے ہیں برائی اور بھلائی سے جانچنے کو اور تم ہماری طرف

ف۱ یعنی ایماندار نیکوکار ہی کی سفارش کریں گے کافر کی نہیں۔

ف۲ فلک کا ترجمہ آسمان حضرت ابن عباس کی تفسیر کے موافق ہے۔ بعض مفسرین نے فلک کے معنی گھیرے کے کئے ہیں۔ جس پر چاند سورج کی رفتار ہے تو اس وقت میں یہ ترجمہ مناسب ہوگا کہ ہر ایک اپنے مدار میں تیر رہا ہے یعنی دورہ کر رہا ہے چل پھر رہا ہے۔

(رش ۳) شان نزول صفحہ ۸۰۳ پر)

تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ

لوٹائے جاؤ گے۔ (ش ۴) اور (اے محمدؐ) جب منکر لوگ تجھ کو دیکھتے ہیں تو بس تجھے ہنسی

اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَ هُمْ بِذِكْرِ

بنا لیتے ہیں۔ کیا یہی شخص ہے جو (بری طرح) یاد کرتا ہے تمہارے معبودوں کو اور وہ خود

الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ

رحمٰن کے ذکر کے منکر ہیں! (ش ۵) بنا ہے انسان جلدی کا ف۱

سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

عنقریب تم کو دکھاتا ہوں اپنی نشانیاں تو تم مجھ سے جلدی نہ مچاؤ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

کب ہوگا اگر تم سچے ہو۔ کاش یہ کافر اس وقت کی

حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنْ

حقیقت کو جانیں جب کہ نہ روک سکیں گے اپنے منہ سے آگ کو اور نہ اپنی

ظُهُوْرِهِمْ وَ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً

پیٹھ سے اور نہ ان کو مدد ملے گی۔ بلکہ (قیامت) ان پر ایک دم

فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾

سے آموجود ہوگی پھر ان کے ہوش کھودے گی پھر نہ اس کو دفع کر سکیں گے اور نہ ان کو مہلت ملے گی

وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا

اور ہنسی کی جا چکی ہے تجھ سے پہلے بہتیرے پیغمبروں کے ساتھ تو آنازل ہوا ان میں سے

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع قُلْ مَنْ یَّكْلَؤُكُمْ

ٹھٹھا کرنے والوں پر جس کی ہنسی اڑایا کرتے تھے ف۲ کہہ دے کہ تمہاری حفاظت کون کر سکتا

بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ

ہے رات کو اور دن کو رحمٰن (کے عذاب) سے۔ بلکہ یہ لوگ تو اپنے رب کے ذکر سے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا

روگرداں ہیں۔ کیا ان کے ہمارے سوا اور معبود ہیں کہ ان کو (مصائب سے) بچاتے ہیں۔ وہ

ف۱ یہ کنایہ ہے یعنی انسان ایسا جلد باز ہے کہ گویا اس کی خلقت ہی عجلت سے ہوئی ہے۔ گویا سرتاپا جلدی کا ایک پتلا بنا ہوا ہے کہ نفع ہو یا نقصان عجلت سے کام ہے۔

ف۲ یعنی جزاء مایستهزءون کفار کے ہنسی اڑانے کی سزا نے ان کو آگھیرا اور ان پر آنازل ہوا۔

ع ۳ / ۱۲ / ۳

(نشان نزول صفحہ ۸۴۳ پر)

يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ ﴿٤٣﴾ بَلْ
نہ تو آپ اپنی مدد کرتے ہیں اور نہ ان کی ہماری طرف سے رفاقت ہوتی ہے ف۱ بات

مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ
یہ ہے کہ ہم نے فائدہ پہنچایا ان کو اور ان کے باپ دادوں کو یہاں تک کہ ان پر دراز ہوگئی زندگی ف۲

أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ
تو یہ کیا لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو گھٹاتے چلے آتے ہیں ہر طرف سے۔

أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا
تو اب کیا وہ جیتنے والے ہیں۔ کہہ دے کہ بس ہیں تو تم کو وحی کے مطابق ڈراتا ہوں۔ اور سنتے

يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ
ہی نہیں بہرے پکار کو جب کہ ڈرائے جاتے ہیں۔ اور اگر ان کو بھاپ بھی لگ

نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا
جائے تیرے پروردگار کے عذاب کی تو ضرور بول اٹھیں کہ ہائے ہماری خرابی بیشک ہم ہی

ظَالِمِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ
ستم گار تھے۔ اور ہم رکھیں گے انصاف کی ترازوئیں قیامت کے دن

فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ
پھر کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر رائی کے دانہ برابر کسی کا عمل ہوگا تو ہم اس

خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا
کو لا موجود کریں گے۔ اور ہم کافی ہیں حساب لینے کو۔ اور ہم نے دی تھی

مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾
موسیٰ اور ہارون کو فیصل کرنے والی کتاب اور روشنی اور نصیحت ان پرہیزگاروں کے لئے

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُم مِّنَ
کہ جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے بے دیکھے اور وہ قیامت

السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ ۚ
کا بھی خطرہ رکھتے ہیں۔ اور یہ (قرآن بھی) نصیحت ہے بابرکت جو ہم نے اتارا

ف۱ یعنی وہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کو تو عذاب سے کیا بچائیں گے ان کا خود کا تو یہ حال ہے کہ اگر ان پر کوئی مصیبت پڑے تو نہ آپ اپنی مدد کے قابل نہ ہماری طرف سے ان کو مدد و تائید تو جو آپ جوگا بھی نہیں وہ معبود کیوں کر بن سکتا ہے یا دوسرے جملہ کا یہ مطلب ہے کہ نہ وہ ہمارے عذاب سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

ف۲ یعنی ہم نے ڈھیل دینے کی غرض سے ان کو اور ان کے بڑوں کو دنیاوی ساز و سامان دے کر عیش و عشرت میں رسایا بسایا یہاں تک کہ ان کی لاطائل امیدیں بڑھتی گئیں اور سمجھے کہ بس ہمیشہ زندہ رہنا ہے غرض جب ان کے خوب دل سخت ہوگئے تو ہم نے یک دم دھر پکڑا اور اسلام کو دن بدن غلبہ اور فتوحات دے کر کفار کے ملک کے ملک اہل اسلام کو دے کر ان کی سلطنت بڑھانے لگے اور کافروں سے دنیا کی سلطنت بھی چھیننے لگے سمجھنے والے کو تو اتنا ہی بہت تھا۔

ع ۴
أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِنْ

تو کیا تم لوگ اس کو نہیں مانتے ۔ اور ہم نے عطا فرمائی ابراہیم کو اس کی نیک راہ اس

قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ﴿٥١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ

سے پہلے اور ہم اس (صلاحیت سے) واقف تھے ۔ جب اس نے کہا اپنے باپ اور اپنی قوم سے

مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا

کہ یہ مورتیں ہیں کیا ؟ جن پر تم جمے بیٹھے ہو ۔ وہ بولے

وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ

ہم نے اپنے داداؤں کو یہی پوجتے پایا ۔ ابراہیم نے کہا کہ بیشک تم

أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا

اور تمہارے باپ دادا صریح گمراہی میں پڑے رہے ۔ وہ بولے ! کیا تو

بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ

ہمارے پاس سچی بات لے کر آیا ہے یا تو کھیل کرتا ہے ۔ (ابراہیم نے) کہا نہیں بلکہ تمہارا پروردگار

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ

وہی آسمان و زمین کا پروردگار ہے جس نے ان کو پیدا کیا ۔ اور میں اس کا

مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ

گواہ ہوں ۔ اور بخدا میں ایک چال چلوں گا تمہارے بتوں سے اس کے بعد

أَنْ تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا

کہ تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے ۔ پھر ابراہیم نے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا مگر اس کے بڑے

لَهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾ قَالُوا مَنْ فَعَلَ

(بت) کو (اس غرض سے رہنے دیا) تاکہ وہ اسی کی طرف رجوع کریں ۔ بولے کہ یہ کام کس نے کیا

هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾ قَالُوا سَمِعْنَا

ہمارے بتوں کے ساتھ ۔ بیشک وہ کوئی ظالم ہے ف۱ ۔ بولے کہ ہم نے ایک جوان

فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ

کو اُن کا مذکور کرتے سنا ہے جسے ابراہیم کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ بولے ! اس کو لاؤ لوگوں

ف۱ یہ کلمہ آہستہ سے کہا تھا کہ تمہارے گئے پیچھے ان بتوں کا پورا علاج کردوں گا۔ جب وہ لوگ اپنے کسی میلے میں شہر سے باہر نکلے تو ابراہیمؑ نے بت خانہ میں گھس کر تبر سے سارے بُت توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے سب سے بڑے بت کو رہنے دیا اور اس کے گلے میں تبر لٹکا دیا جب لوگ میلے سے واپس ہوئے اور بتوں کی یہ گت بنی دیکھی تو بولے کہ یہ گستاخی کس نے کی۔

اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ
کے روبرو تاکہ لوگ گواہی دیں (غرض ابراہیمؑ بلائے گئے) لوگ بولے کیا یہ
فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ
(حرکت) تونے کی ہے ہمارے بتوں کے ساتھ اے ابراہیم ! ابراہیم نے کہا نہیں بلکہ ان کے اس بڑے
هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى
بت نے کیا ہے تو ان ہی سے پوچھ دیکھو اگر یہ بولتے ہیں ف۱ اس پر لوگ اپنے
اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا
جی میں سوچے پھر آپس میں لگے کہنے کہ لوگو تم ہی نا انصاف ہو ۔ پھر وہ اوندھے کر دیے گئے
عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ
اپنے سروں کے بل (اسی گمراہی میں) اور بولے تجھے تو معلوم ہے کہ یہ (بت) بولا نہیں کرتے ۔ ابراہیم نے
اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا
کہا تو کیا تم اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو نہ تمہارا کچھ بھلا کرے
يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ
اور نہ برا ۔ تف ہے تم پر اور ان چیزوں پر جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ۔
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ
تو کیا تم سمجھتے نہیں ۔ وہ باہم کہنے لگے کہ ابراہیم کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر
كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى
تم کو کچھ کرنا ہے ۔ ہم نے کہا کہ اے آگ تو ٹھنڈک اور سلامتی بن جا
اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾ وَ
ابراہیم پر ف۲ اور لوگوں نے اس سے فریب کرنا چاہا تو ہم نے ان ہی کو زیاں کار بنایا ۔ اور
نَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾
ہم نے بچا نکالا اس کو اور لوط کو اس زمین کی جانب جس میں ہم نے برکت رکھی ہے دنیا جہان کے لئے ۔
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا
اور ہم نے بخشا اس کو اسحٰق ۔ اور یعقوب انعام میں دیا اور سب کو

ف۱
عجیب انداز سے بتوں کا عجز اور پجاریوں کی حماقت کا اظہار کیا ہے کہ یہ پتھر جن کو تم معبود سمجھتے ہو ۔ اتنا تو سمجھتے ہی نہیں کہ کس نے ان کو توڑا اور ابراہیمؑ کا اپنے کیے کام کو بُت کی طرف منسوب کرنا جس میں اتنا مادہ ہی نہیں بڑا استہزاء آمیز فقرہ ہے ۔ جیسے کوئی خوش نویس نہایت عمدہ قطعہ لکھے اور کوئی جاہل پوچھنے لگے کہ کیوں صاحب یہ آپ نے ہی لکھا ہے اور وہ اس کا جواب دے کہ جی نہیں جناب آپ نے لکھا ہے ۔ اس سے مطلب تو یہی ہے کہ میں نے ہی لکھا ہے کیونکہ تم تو مطلق لکھنا جانتے ہی نہیں لیکن مذاق کی آمیزش ہے یا ان کے عقیدہ کے موافق الزامی جواب ہے کہ تم تو بتوں کو معبود اور قادر سمجھتے ہو یہ حرکت اس بت نے ہی کی ہوگی جو سب میں بڑا نظر آتا ہے ۔ اگر یہ بول سکیں تو پوچھ دیکھو ۔ غرض مقصود یہ تھا کہ جو پٹیں اور اپنے پیٹنے والوں کو بھی نہ بتا سکیں وہ پرستش کے قابل کہاں ۔

ف۲
سیاق عبارت اس طرح ہے کہ الغرض ان کافروں نے ابراہیمؑ کو قید کر دیا اور مہینہ بھر تک لکڑیاں جمع کر کے اونچی تہہ بتہہ چن کر اس میں آگ دے دی اور ان کو مقید ہاتھ پیر جکڑے ہوئے منجنیق یعنی گوپھیا
(باقی صفحہ ۴۲۵ پر)

صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ

نیک بخت بنایا اور ہم نے ان کو پیشوا کیا کہ وہ ہدایت کرتے تھے ہمارے حکم سے اور ہم نے ان

اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ج

کی جانب وحی بھیجی نیک کام کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی ۔

وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ ج لا وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا

اور وہ ہماری ہی بندگی میں لگے رہتے تھے ۔ اور لوط کو ہم نے حکمت دی اور علم دیا

وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ط

اور اس کو نجات دی اس بستی سے جو ناپاک کام کیا کرتی تھی ۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ط

بیشک وہ لوگ برے (اور) بدکردار تھے ۔ اور ہم نے لوط کو لے لیا اپنی رحمت میں

اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ

بیشک وہ نیک بندوں سے تھا ۔ اور نوح (کا واقعہ یاد کرو) جب اس نے پکارا پہلے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ ج

تو ہم نے اس کی سن لی پس ہم نے نجات دی اسکو اور اس کے گھر والوں کو بڑی گھبراہٹ سے ۔

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ط اِنَّهُمْ كَانُوْا

اور ہم نے اس کی مدد کی ان لوگوں پر جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ۔ بیشک وہ بد

قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ

لوگ تھے تو ہم نے غرق کردیا ان سب کو ۔ اور (یاد کرو) تم داؤد اور سلیمان کو

يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ج وَكُنَّا

جب دونوں فیصلہ کرنے لگے ایک کھیتی کے بارے میں جب شب کے وقت اس میں چر گئیں کچھ لوگوں کی

لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ ق لا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ج وَكُلًّا اٰتَيْنَا

بکریاں اور ان کا فیصلہ ہمارے روبرو تھا ۔ اور ہم نے فیصلہ سمجھا دیا سلیمان کو ف اور ہر ایک کو ہم نے عطا کیا

حُكْمًا وَّعِلْمًا ز وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ

تھا حکم (یعنی پیغمبری) اور علم ۔ اور ہم نے تابع بنا دیا تھا داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو کہ وہ تسبیح کیا کرتے تھے

ف ١

داؤد علیہ السلام کے زمانۂ حکومت میں بکریوں کا ایک ریوڑ رات کے وقت کھیت میں جا گھسا کچھ کھایا کچھ روندا چرواہا ساتھ نہ تھا۔ کھیت والے نے عدالت میں دعویٰ دائر کردیا تحقیقات سے معلوم ہوا کہ جس قیمت کی بکریاں تھیں اتنا ہی کھیت والے کا نقصان ہوا تھا اس بنا پر داؤدؑ نے بکریاں کھیت والے کو دلا دیں حضرت سلیمانؑ نے جن کی عمر اس وقت گیارہ سال کی تھی کہا کہ میری رائے میں اس فیصلہ میں تو بکری والے کا بلاقصور سراسر نقصان ہے یوں ہونا چاہیے کہ بکریوں والا کھیت والے کی کھیتی کے کام میں لگا رہے اس کو پانی دیا کرے اور اس مدت میں بکریاں کھیت والے کے پاس رہیں کہ وہ ان کے دودھ اور اون سے نفع اٹھاتا رہے۔ جب یہ کھیتی درست کردے اور جیسی تھی ویسی ہی ہوجائے تو کھیت والا اپنی صحیح وسالم کھیتی لے لے اور بکریاں بکریوں کے مالک کو واپس دے دے جس میں دونوں کا نقصان نہ ہو۔ داؤدؑ نے اپنے بیٹے سلیمانؑ کے عاقلانہ فیصلے کو پسند کرکے اپنی غلطی تسلیم کی اور اسی کے موافق فیصلہ سنا کر حکم نافذ فرما دیا۔

٥ ع ٢٥ ٥

بقیہ صفحہ ٤٢٤

میں بٹھا کر زور سے آگ میں جھونک دیا تو ہم نے آگ کو سرد ہونے کا حکم دیا اور انکا یہ فریب ان ہی کے نقصان کا باعث بنایا کہ اس کی سزا میں مچھروں کا لشکر ان پر آنمودار ہوا جس نے ان کے گوشت کھالئے خون پی لئے ایک بڑا مچھر نمرود کے دماغ میں جا گھسا اور اس کو ہلاک کردیا۔

وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ
اور پرندوں کو بھی اور ہم کرنے والے ہیں ۔ اور ہم نے داؤد کو سکھا دیا تھا تمھارے لئے ایک
لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾
لباس (یعنی زرہ) کا بنانا تاکہ تم کو بچائے تمھاری لڑائی کے (ضرر سے) تو کیا تم شکر کرنے والے ہو ف۱
وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى
اور ہم نے تابع کر دیا سلیمانؑ کے زور کی ہوا کو کہ چلتی تھی اس کے حکم سے (زمین شام کی طرف)
الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾
جس میں ہم نے برکتیں رکھی ہیں اور ہم کو ہر چیز کا علم ہے ف۲
وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا
اور (تابع کردیئے) دیو جو سلیمان کے لئے غوطے لگاتے اور اس کے سوا دوسرے کام
دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى
بھی کرتے تھے اور ہم ہی ان کو تھام رہے تھے ف۳ اور ذکر کر ایوب کا جب اپنے
رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾
پروردگار کو پکارا کہ مجھے ایذا پہنچی ہے اور تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ
تو ہم نے اس کی سُن لی پھر اس سے دور کر دیا جو دکھ اس کو تھا اور اُسے دے دیئے اسکے فرزند
وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى
اور اتنے ہی ان کے ساتھ اور بسبب مہربانی کے اپنی طرف سے اور یادگار عبادت
لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ
کرنے والوں کے لئے ف۴ اور (یاد کرو) اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو، یہ سب
مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ
صابر بندے ہیں ۔ اور ہم نے ان سب کو لے لیا اپنی رحمت میں یہ سب نیک
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ
بندوں میں ہیں ف۵ اور (یاد کر) ذوالنون کو جب چل دیا غصہ ہو کر پھر

ف۱
داؤد علیہ السلام کے زبور پڑھتے وقت پہاڑ اور پرندے سب ان ہی کی آواز سے پڑھا کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے بغیر آگ میں تپائے لوہے کو موڑ کر زرہ بنایا کرتے تھے۔

ف۲
سلیمانؑ اپنے بڑے عظیم الشان تخت پر تمام عملہ اور کارخانوں سمیت بیٹھتے تو زور کی ہوا جوان کے تابع تھی یمن سے شام اور شام سے یمن ایک ماہ کی مسافت دوپہر میں طے کرا دیتی تھی۔

ف۳
یعنی دیوؤں کو ہم ہی تھام رہے تھے کہ وہ سلیمان کے حکم پر چلتے دریاؤں میں غوطہ لگا کر جواہرات نکالتے اس کے علاوہ ایسی ایسی عمارتیں جہاں بشر کا مقدور نہ تھا تعمیر کرتے سفر میں حوض کے برابر تانبے کے لگن، کنوئیں کے برابر دیگیں ساتھ اٹھا کر ان میں کھانے پکاتے اور سخت سخت کام کرتے تھے محنت سے گھبرا کر کہیں بھاگ کر نہیں جا سکتے تھے۔

ف۴
حضرت ایوبؑ بڑے آسودہ خوشحال پیغمبر تھے ان کو مویشی کھیت، لونڈی، غلام، اولاد صالح، مرضی کے موافق خدمتگار نیک بخت بی بی، تندرستی سب ہی کچھ مرحمت ہوا تھا۔ اپنے اللہ کے بڑے شکر گزار بندے تھے۔ اللہ پاک نے ان کو آزمایا تمام کھیت جل گئے کل مویشی مرگئے۔ ساری اولاد دب کر مر گئی۔ دوست الگ ہو گئے

(باقی صفحہ ۴۳۶ پر)

أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا
سمجھا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے پھر پکارا اندھیروں میں کہ کوئی معبود نہیں تیرے سوا
أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا
تو بے عیب ہے بیشک میں ستم گاروں میں سے تھا۔ تو ہم نے اس کی
لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾
سن لی۔ اور نجات دی غم سے اور یوں ہی ہم بچا لیا کرتے ہیں ایمان والوں کو ف
وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ
اور (یاد کر) زکریا کو جب پکارا اپنے پروردگار کو کہ اے میرے رب مجھے نہ چھوڑ اکیلا اور تو
خَيْرُ الْوَارِثِينَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَ
سب سے بہتر وارث ہے۔ تو ہم نے اس کی سن لی اور اس کو عطا کیا یحییٰ اور
أَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ
بھلا چنگا کر دیا اس کیلئے اسکی بیوی کو یہ لوگ جلدی کیا کرتے تھے نیک کاموں میں
وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ﴿٩٠﴾
اور ہم کو پکارا کرتے تھے توقع اور خوف سے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے۔
وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَ
اور اس بی بی (مریم کو یاد کر) جس نے حفاظت کی اپنی شرمگاہ کی تو ہم نے اس میں پھونک دی اپنی روح
جَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿٩١﴾ إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ
اور ہم نے بنایا اسے اور اسکے بیٹے (عیسیٰ) کو جہان کے لئے نشانی (لوگو) یہ دین اسلام تم سب کا
أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوا
دین ہے دین واحد۔ اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری عبادت کرو۔ اور لوگوں نے ٹکڑے
أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ ﴿٩٣﴾ فَمَن يَعْمَلْ
ٹکڑے کر ڈالا آپس میں اپنے امر (دین) کو سب ہماری طرف لوٹنے والے ہیں۔ تو جو شخص نیک عمل
مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا
کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو اس کی کوشش کی ناقدردانی نہیں ہے۔ اور ہم

ف
ذوالنون کے لفظی معنی مچھلی والے کے ہیں یہ حضرت یونسؑ بن متی کا لقب ہے یہ حضرت خرقیلؑ کے یاروں میں عبادت کے بڑے شوقین تھے حکم ہوا کہ ان کو شہر نینوا میں لوگوں کو نصیحت اور وعظ کرنے بھیجو یہ چلے تو راہ میں ندی پڑی ایک لڑکے کو کنارے پر کھڑا کیا اور دوسرے کو کندھے چڑھا بیوی کا ہاتھ پکڑ ندی میں اترے پانی نے زور کیا تو عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا اس کے تھامنے میں لگے تو گھبراہٹ میں بیٹا کندھے پر سے پھسل پڑا۔ دونوں بہہ گئے کنارے آئے تو دیکھا کہ دوسرے بیٹے کو بھیڑیا لے کر چل دیا۔ آخرکار شہر نینوا میں پہنچے اور اللہ کا پیغام سنایا وعظ کہا تو وہ لوگ لگے ہنسی اڑانے اور جھٹلانے۔ اس پر انھوں نے عذاب کی بددعا کی اور تین دن کا وعدہ فرما کر خود شہر سے باہر نکل گئے تیسرے دن عذاب نمودار ہوا تو شہر کے سب لوگ جنگل میں نکل کر خوب روئے پیٹے توبہ کی اور بت توڑ پھینکے اس پر عذاب ٹل گیا تو شیطان نے یونسؑ کو جا لگائی کہ عذاب تو نہ آیا سب لوگ چین کر رہے ہیں اس پر یونس ندامت کے مارے بلا اجازت خداوندی کسی طرف کو نکل کھڑے ہوئے۔ راہ میں دریا پڑا کشتی میں سوار ہوئے تو ناؤ بھنور میں جا پھنسی آخر کہا گیا کہ کشتی میں کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگا ہوا سوار ہے وہ نکلے تو نجات ملے قرعہ ڈالا تو یونس کا نام نکلا ان کو دریا میں ڈال دیا۔ مچھلی کے پیٹ کے چند در چند اندھیروں میں انھوں نے اللہ کو پکارا توبہ قبول ہوئی مچھلی نے
(باقی صفحہ ۴۲۸ پر)

ع ۶ ۱۸ ۶

لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

اس کو لکھتے جاتے ہیں ۔ اور ناممکن ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر مارا کہ وہ ہمارے پاس لوٹ کر نہ آئیں ف۱

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ

یہاں تک کہ جب کھول دیئے جائیں یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے

حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ

دوڑتے ہوئے چلے آئیں ۔ اور قریب آلگے (قیامت کا) سچا وعدہ تو ایک دم سے

شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ

یہ حال ہوگا کہ کھلی کی کھلی رہ گئیں کافروں کی آنکھیں (اور بول اٹھیں کہ) ہائے ہماری کم بختی ہم

غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ

اس سے غفلت میں پڑے رہے بلکہ ہم ستم گار تھے ۔ تم اور جن کو تم پوجتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾

اللہ کے سوائے سب دوزخ کا ایندھن ہوں گے تم کو دوزخ میں جانا ہے ۔

لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا

اگر یہ سچے معبود ہوتے تو دوزخ میں نہ جاتے ۔ اور یہ سب اسی میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کو وہاں چلانا ہے اور وہ وہاں کچھ بھی نہ سنیں گے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا

جن کے لئے پہلے سے مقرر ہو چکی ہماری طرف سے بھلائی ۔ وہ دوزخ سے دور

مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ

رکھے جائیں گے ۔ اس کی بھنک بھی تو نہ سنیں گے اور وہ اپنے نفس کی لذتوں میں

اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ

ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کو غمگین نہ بنائے گا (قیامت کا) بڑا بھاری خوف اور ان کو فرشتے

الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ

لینے آئیں گے ۔ (اور کہیں گے کہ یہی تو وہ تمہارا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ۔ جس دن

ف۱

بعض نے یہ ترجمہ لکھا ہے کہ جس بستی کے ہلاک ہو جانے کا ہم نے قطعی حکم دیا اس کے باشندوں کو دنیا میں کفر سے اسلام کی طرف لوٹنا حرام ہے قیامت تک کبھی ایمان نہ لائیں گے ۔

(بقیہ صفحہ ۴۲۷)

کنارے پر اگل دیا ۔ ایک ہرنی نے دودھ پلایا کدو کی بیل کا سایہ ہو گیا پھر اس قوم میں جانے کا حکم ہوا ۔ قوم آرزومند اور متلاشی پہلے ہی سے تھی راستہ میں دونوں بیٹے اور بیوی بھی مل گئی جن کو لوگوں نے دریا میں سے نکال لیا اور بھیڑیئے سے چھڑا لیا تھا ۔

خواص

لا الٰہ الخ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اسم اعظم ہے جس کے وسیلے سے دعا مقبول ہوتی ہے اور بندہ جو کچھ مانگتا ہے رب العزت سے فوراً ملتا ہے ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدس آیت کی فضیلتیں بیان فرمائیں تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ اسم اعظم کیا خاص حضرت یونسؑ کے لئے ہے یا اور مسلمانوں کے لئے بھی ہے ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یونس کے لئے خاص نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے جو کوئی درماندہ اور مبتلا اس تسبیح کو پڑھتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس درد و آفت سے نجات دیتا ہے ۔ مشائخؒ اس کے پڑھنے کو اندوہ و غم کے لئے تریاق مجرب فرماتے ہیں اس کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ ایک مجلس یا تین مجلسوں میں چند آدمی متفق ہو کر اس آیت

(باقی صفحہ ۴۲۹ پر)

نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ
کہ ہم لپیٹیں گے آسمان کو جیسے لپیٹ لیا جاتا ہے مکتوب کا طومار! جس طرح ہم نے پہلی بار
خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ
شروع سے پیدا کیا تھا۔ (اسی طرح) اس کو دوہرائیں گے ف۱ یہ وعدہ ہم پر لازم ہے ہم کو کرنا ہے۔ اور ہم
كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا
لکھ چکے ہیں زبور میں نصیحت کے بعد کہ زمین کے وارث میرے
عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾
نیک بندے ہوں گے۔ اس (قرآن) میں کفایت ہے عبادت کرنے والی قوم کے لئے۔
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى
اور ہم نے تجھ کو دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دے! میری طرف تو
اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾
اسی بات کی وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود خدائے واحد ہے تو کیا تم فرمانبردار بنتے ہو۔
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ
پس اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دے کہ میں نے تم کو خبر کر دی یکساں طور پر، اور میں نہیں جانتا کہ نزدیک آلگا ہے
اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ
یا دور ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ وہ (اللہ) جانتا ہے پکار کی بات کو
وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَ
اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ اور میں نہیں جانتا شاید اس (مہلت) میں تمھاری آزمائش ہو
مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ
اور فائدہ پہنچانا ہے ایک وقت تک۔ (پیغمبر نے) کہا کہ اے پروردگار حق سے فیصلہ کر دے اور ہمارا پروردگار رحمٰن ہے
الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع
اسی سے ان باتوں پر مدد مانگی جاتی ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

۲۲ سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۳ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رکوعاتھا ۱۰ آیاتھا ۷۸

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

ف۱ یعنی اول کچھ نہ تھا ہم نے معدوم شے کو موجود کر دیا اور مخلوق کو بنا کھڑا کیا۔ اسی طرح جب مر مرا کر سب شے فنا ہو جائے گی تو دوبارہ اس کو معدوم سے موجود کر دیں گے اور زندہ اٹھا کھڑا کریں گے۔

(بقیہ صفحہ ۴۲۸)
کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھ لیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ خود وہ حاجت مند مصیبت زدہ بعد نماز عشا تنہا اکیلے اندھیرے گھر میں باوضو رو بقبلہ بیٹھ کر ایک پیالہ پانی کا اپنے پاس رکھ لے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس پانی میں ہاتھ ڈال کر اپنے بدن یا منہ پر پھیرتا ہے اسی طرح تین سو مرتبہ پڑھے اور تین روز یا سات روز یا چالیس روز برابر پڑھے اور اول و آخر درود شریف دونوں طریقوں میں گیارہ بار یا اکیس بار پڑھے اور درمیان میں گفتگو نہ کرے اور شرائط و آداب دعا کو ملحوظ رکھے۔

ع ۷ النصف

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ
لوگو ڈرو اپنے پروردگار سے قیامت کا بھونچال ایک بڑی (ہولناک
عَظِيْمٌ ۝۱ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ
چیز ہے۔ جس دن تم اس کو دیکھو گے! بھول جائے گی ہر دودھ پلانے والی اپنے
اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى
دودھ پیتے (بچے) کو اور ہر پیٹ والی اپنا پیٹ ڈال دے گی۔ اور تو
النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ
لوگوں کو دیکھے گا متوالا حالانکہ وہ متوالے نہیں ہیں ولیکن اللہ کا عذاب سخت
شَدِيْدٌ ۝۲ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ
ہے ف (س ۷) اور بعض آدمی ایسا ہے کہ جھگڑتا ہے اللہ کے بارے میں بے جانے بوجھے اور
يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝۳ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ
پیچھے ہو لیتا ہے ہر شیطان سرکش کے۔ جس کی قسمت میں لکھا جا چکا ہے کہ جو اس کی رفاقت
فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
کرے گا تو بیشک یہ اس کو گمراہ کرے گا اور اس کو لے جائے گا دوزخ کے عذاب کی جانب۔ لوگو! اگر تم کو شک
اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ
ہے (قیامت کے دن) پھر جی اٹھنے میں تو ہم نے تم کو پیدا کیا
تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ
مٹی سے پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر پوری بنی ہوئی
مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ
بوٹی اور ادھوری بنی ہوئی سے تاکہ تم پر اپنی کمال قدرت ظاہر کریں ف۲ اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں
مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا
عورتوں کے پیٹ میں جس کو چاہیں ایک وقت مقرر تک پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر تم کو پرورش کرتے
اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ
ہیں تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کسی کی (عمر طبعی سے پہلے) روح قبض کر لی جاتی ہے اور تم میں سے کوئی لوٹا دیا جاتا ہے

ف۱
مطلب یہ ہے کہ قیامت کا ہولناک زلزلہ لوگوں کو بدحواس بنا دے گا خوف کے مارے ایسے بے عقل ہو جائیں گے گویا متوالے اور مست ہیں اس کی دہل سے حمل والی عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور مارے ڈر کے دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے تک کو بھول جائے گی حالانکہ وہ اس کو سب سے زیادہ عزیز ہے اس لئے لوگو ہر وقت اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہو اور نیک بندے پرہیزگار بن جاؤ۔ یہ دونوں آیتیں غزوہ بنی المصطلق میں شب کے وقت نازل ہوئیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو سنائیں۔ صحابہ میں نالہ وزاری کا کہرام مچ گیا۔ عذاب الٰہی کے خوف میں اتنا روئے کہ ساری عمر اس قدر آہ و بکا کا اتفاق نہ ہوا تھا۔

ف۲
یعنی تمہاری جڑ بنیاد اور اصل باپ (یعنی آدمؑ) کو مٹی سے پیدا کیا پھر مرد کی منی عورت کے رحم میں پڑی اور اس میں آہستہ آہستہ گاڑھا پن آتا گیا۔ خون کا لوتھڑا بن گیا پھر زیادہ بستہ ہو کر بوٹی بنی پھر اس پر صورت طاری ہوئی۔ کسی کی بناوٹ کامل اور اعضا صحیح وسالم بنائے اور کسی کے کوئی عضو کم اور جسمانی حالت ناقص رکھی یہ سلسلہ اور بتدریج ترقی اس لئے رکھی تاکہ ہر آن ایک جدید حالت کا ہونا ہماری نئی قدرت کو بتلاتا رہے یکدم معدوم کا موجود ہو جانا
(بقیہ صفحہ ۴۳۱ پر)
(شان نزول صفحہ ۴۳۴ پر)

الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ

نکمی عمر کی جانب تاکہ سمجھے پیچھے کچھ نہ سمجھے ف۱ اور تو زمین کو دیکھتا

هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ

ہے خشک پڑی ہے جہاں ہم نے اس پر پانی اتارا لہلہانے لگی اور ابھری اور اگائیں

مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ

ہر طرح کی نفیس چیزیں ف۲ یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ وہی برحق ہے اور وہی

يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٦ وَأَنَّ

مردوں کو جلاتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اور یہ کہ

السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي

قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک ہی نہیں اور یہ کہ اللہ ان کو جلا اٹھائے گا

الْقُبُورِ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ

جو قبروں میں (گڑے پڑے) ہیں (رش ۸) اور بعض شخص ایسا بھی ہے کہ جھگڑتا ہے اللہ کے بارے میں بغیر

عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۝٨ ثَانِيَ عِطْفِهِ

علم اور بلا ہدایت اور بلا روشن کتاب کے ! اپنا کندھا موڑ کر ف۳

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَنُذِيقُهُ

تاکہ بھٹکائے اللہ کی راہ سے ! اس کو دنیا میں رسوائی ہے دھر چکھائیں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝٩ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

گے قیامت کے دن جلن کا عذاب (اور اس سے کہیں گے کہ) یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے

يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ۝١٠ ع وَمِنَ النَّاسِ

ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور یہ کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۔ (رش ۹) اور لوگوں میں

مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۖ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ

کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی عبادت کرتا ہے کنارے پر ف۴ پھر اگر اسکو پہنچ گئی کوئی نعمت تو مطمئن ہو گیا

بِهِ ۖ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ

اس سے ۔ اور اگر اس پر کوئی بلا آ پہنچی (تو) الٹا پھر گیا اپنے منھ پر ۔ اس نے

ف۱

یعنی تم کو جب ماں کے پیٹ سے نکالا تو تم بالکل ناسمجھ ناتواں بچے تھے نہ چلنا نہ پھرنا نہ بولنا نہ سمجھنا۔ پھر تم کو پروان چڑھایا دن بدن قوت دی جوانی کو پہنچایا کسی کی روح قبض کر لی اور کسی کو اس سے آگے بڑھایا دن بدن قوت گھٹی، بچوں جیسا کمزور ہو گیا ہر عضو ناتواں ہر حس ضعیف ہر وقت بک بک! بات بات پر ضد اور بچوں کی سی ہٹ ہر لحظہ بکواس دوسرے کے دست نگر، محتاج اب ہی بچہ ہے کہ سترا بہترا بن کر جانے بوجھے پیچھے ناسمجھ بن گیا (سبحان تیری قدرت) تو نے دنیا ہی میں پہلی حالت پر لوٹا دینا دکھا دیا پھر کیا وجہ کہ ہم قیامت اور دوبارہ جی اٹھنے پر ایمان نہ لائیں۔

ف۲

مطلب یہ ہے کہ ہم نے آسمان سے پانی برسایا اور وہ چٹیل میدان جس میں نام کو بھی ہریالی نہ تھی سبزہ سے بھر گئی اور کھیتی پیدا ہو کر اس میں لہلہانے لگی یہ بعث اور حشر و نشر کے برحق ہونے کی دوسری دلیل ہے مطلب یہ ہے کہ جس اللہ نے تمہاری آنکھوں دیکھتے مردہ اور

ع ۱۰ ۸

(باقی صفحہ ۴۳۲ پر)

(بقیہ صفحہ ۴۳۰)

قدرت کا ایک ہی نمونہ تھا اور اس ترتیب میں ہر آن ایک معدوم حالت کا موجود کر دینا قدرت کاملہ کا جدا جدا نمونہ ہے۔

(شان نزول صفحہ ۴۳۸ پر)

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا
گنوائی دنیا اور آخرت ۔ یہی ہے صریح گھاٹا ۔ پکارتا ہے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ
اللہ کے سوا ایسی چیز کو جو اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور ایسی چیز کو جو اسے نفع بھی نہیں دے سکتی ۔ یہی ہے
الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ
بڑے درجے کی گمراہی ۔ ایسے کو پکارتا ہے جس کا ضرر زیادہ قریب ہے اس کے نفع سے
لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ
کچھ شک نہیں کہ برا دوست ہے اور بلاشبہ برا رفیق ۔ اللہ داخل کرے گا ان
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے
الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ
نہریں ۔ بیشک اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔ جو کوئی یہ گمان رکھتا ہو
اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ
کہ اللہ ہرگز اس کی مدد نہ کرے گا دنیا میں اور آخرت میں تو اسے چاہیئے کہ ایک رسّی
اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا
تانے اوپر کی طرف پھر کاٹ ڈالے اب دیکھے کہ آیا دور کر دیا اس کی اس تدبیر نے اس کے
يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ
غصے کو ف اور اسی طرح ہم نے قرآن اتارا کھلی نشانیاں اور یہ کہ اللہ ہدایت دیتا
مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَ
ہے جسے چاہے ۔ جو لوگ ایمان لائے (یعنی مسلمان) اور جو یہودی ہیں اور
الصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖ ق
ستارے پرست اور عیسائی اور مجوس (آتش پرست) اور جو شرک کرتے ہیں ۔
اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
بیشک اللہ فیصلہ کردے گا ان سب میں قیامت کے دن ۔ بلاشبہ اللہ ہر

ف۱ شاہ عبد القادر صاحبؒ کی تفسیر کا خلاصہ تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تکلیف کی وجہ سے اللہ کی رحمت سے مایوس بن کر خفا ہو کر لگے دوسروں کو پکارنے اور اللہ سے ایسا بدگمان ہو کہ وہ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا ہی نہیں تو اپنے دل کو اس طرح سمجھائے کہ مثلاً کوئی شخص اونچی لٹکتی ہوئی رسّی کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہے اگر چڑھ بھی نہ سکے تاہم توقع اور امید ہے کہ اگر رسی اوپر سے کھنچ جائے تو چڑھ جائے گا اور اگر رسّی کو کاٹ ڈالا تو سوائے اس کے کہ امید سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اور کیا نتیجہ اسی طرح گو اب کسی مصلحت سے اس پر تکلیف ہے لیکن اللہ کی رحمت کی مضبوط رسی جس کو تھام رہا ہے کاٹ نہ ڈالے اور مایوس نہ ہو اس کا نیک بدلہ یا تو دنیا ہی میں ملے گا ورنہ آخرت میں تو ضرور ہی ملنا ہے اور اگر اس عالی

(باقی صفحہ ۴۳۳ پر)

(بقیہ صفحہ ۴۳۱)

بے حس و حرکت زمین کو زندہ کر دیا کہ وہ سرسبز و شاداب ہو کر لہلہانے لگی وہ ضرور تمہارے مرے بعد زندہ کر دینے اور قبروں سے جلا اٹھانے پر کیوں کر قادر نہ ہو گا۔

ف۳ یعنی تکبر کرتا ہوا اینٹھتا ہوا۔

ف۴ یعنی مضطرب اکھڑا اکھڑا گویا کنارے پر کھڑا ہے اس کو اطمینان و استقلال بالکل نہیں۔

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ
چیز پر مطلع ہے ۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جو
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند
وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ
اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے آدمی
وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
اور بہت سے ایسے ہیں جن پر عذاب ثابت ہوچکا اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت
مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ؕ السجدة ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ
دینے والا نہیں ۔ اللہ کرتا ہے جو چاہے ۔ (س ۱۰) یہ دو فریق ایک دوسرے کے مخالف
اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ
ہیں یہ باہم جھگڑے اپنے پروردگار کے بارے میں تو جنھوں نے کفر کیا ان کے لئے تراش کئے گئے ہیں
مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ
آگ کے کپڑے ۔ ڈالا جائے گا ان کے سروں سے کھولتا ہوا پانی ۔ اس سے گل
بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ ؕ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ
جائیگا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں بھی ۔ اور ان کے لئے لوہے کے گرز
حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا
(تیار) ہیں ۔ جب دوزخ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے گھٹن کے مارے تو پھر اس میں لوٹائے
فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ
جائیں گے ۔ اور کہا جائے گا کہ چکھتے رہو جلنے کا عذاب ۔ اللہ داخل کرے گا ان
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ
ان کے نیچے نہریں ان کو وہاں زیور پہنایا جائے گا سونے کے کنگن

(بقیہ صفحہ ۴۳۲)
بارگاہ سے مایوس ہوکر ایسوں کو پکارنے لگا جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان تو نہ ادھر کا رہا نہ ادھر کا رہا اور مدارک وغیرہ نے ینصرہ کی ضمیر محمد کی جانب راجع کی اور کاٹ ڈالنے سے گلا گھونٹ لینا زمین سے اپنے آپ کو قطع کرنا اور گلے میں رسی کی پھانسی ڈال کر رگوں کو کاٹ لینا مراد لیا ہے مطلب یہ ہے کہ ہم کو تو اپنے رسول کے دین میں بھی مدد کرنی ہے اور دنیا میں بھی۔ اب جس دشمن خدا کو ناگوار گزرے تو اونچی رسی تان کر گلے میں پھانسی لگا کر مر رہے دیکھے اس کا غصہ اس سے بھی فرو ہوتا ہے یا نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم کو اپنے حبیب کی مدد کرنی اور ضرور کرنی ہے جو حسد کریں وہ جل مریں اور مر مٹیں۔

ع ۲ / ۱۲ / ۹

(شان نزول صفحہ ۴۴۳ پر)

وَلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوٓا إِلَى الطَّيِّبِ

اور موتی ۔ اور وہاں ان کی پوشاک ریشمیں ہوگی اور ان کو ہدایت دی گئی عمدہ بات

مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوٓا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ

(یعنی کلمۂ توحید) کی ۔ اور ان کو دکھائی گئی اللہ سزاوار حمد کی راہ ۔ جو لوگ

كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ

کافر ہوئے اور روکتے ہیں اللہ کے راستے اور اس مسجد

الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً ۨ الْعَاكِفُ فِيهِ وَ

حرام سے جو ہم نے تمام لوگوں کے واسطے بنائی ہے کہ یکساں ہے وہاں کا رہنے والا

الْبَادِ ۚ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ

اور باہر کا (ف ١) اور جو وہاں کجروی کرنا چاہے شرارت سے تو ہم اس کو چکھائیں گے دردناک

أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا ع ٣/١٠

عذاب ف اور (یاد کر) جب ہم نے مقرر کر دی ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ (یہ کہہ کر) کہ نہ

تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ

شریک کر میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنے والوں اور کھڑے رہنے والوں

وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ

اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے ۔ اور لوگوں میں پکار دے حج کے لئے کہ وہ تیری طرف

رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾

آئیں پیادے اور سوار ہوکر دُبلے دُبلے اونٹوں پر جو آئیں گے ہر راہ دور (دراز) سے ف ٢

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ

تاکہ حاضر ہوجائیں اپنے فائدوں کے لئے اور اللہ کا نام لیں چند معلوم دنوں میں ان

مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا

چوپایوں مویشی کے ذبح کرنے پر جو ان کو اللہ نے دیئے ہیں ۔ تو (لوگو)

مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ

اس میں سے کھاؤ اور کھلاؤ مصیبت زدہ محتاجوں کو ۔ پھر چاہیئے کہ دور کردیں اپنے میل کچیل

ف ١

الحاد کے معنی راہ راست سے عدول کرنے اور الگ ہوجانے کے ہیں مراد ہر ناجائز فعل ہے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی مسجد حرام میں جانے سے لوگوں کو روکے گا یا اور کسی ممنوع فعل کا مرتکب ہوگا تو ہم اس کو عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور دردناک سزا دیں گے ۔

ف ٢

خانہ کعبہ شروع سے محترم اور یاقوت سرخ کا بنا ہوا تھا طوفان نوحؑ کے وقت اٹھا لیا گیا تھا ۔ اب حضرت ابراہیمؑ کو دوبارہ اس کی تعمیر اور صفائی کا حکم ہوا اور اس کی اصل بنیادیں جو امتداد زمانہ کی وجہ سے دب گئی تھیں ان پر اس طرح ظاہر کی گئیں کہ ایک ہوا آئی اور اس نے جھاڑو سی دے کر غبار سے علیحدہ کر دیا حسب الحکم ابراہیمؑ نے پہلی بنیادوں پر بیت اللہ تعمیر کر کے جبل ابوقبیس پر چڑھ کر ہر چہار سمت بلند آواز سے پکار دیا کہ لوگو چلو اللہ کے گھر کا حج تم پر فرض ہے تو جس جس کی تقدیر میں حج لکھا جا چکا تھا سب ماں کے پیٹوں اور باپ کی پشتوں میں سے لبیک اللھم لبیک بول اٹھے اور اپنے زمانہ میں حج ادا کیا اور کریں گے ۔

(شان نزول صفحہ ۴۳۸ پر)

وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ

اور پوری کریں اپنی منتیں اور طواف کریں اس قدیم گھر کا ف۱ بات یہ ہے

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ

اور جو تعظیم کرے اللہ کی قابل حرمت چیزوں کی تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اسکے پروردگار کے نزدیک

وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا

اور تمہارے لئے حلال کردیئے گئے چوپائے ان چیزوں کے سوائے جو تم پر پڑھی جاتی ہیں تو بچتے رہو

الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ

بُتوں کی پلیدی سے اور بچتے رہو جھوٹ بولنے سے ایک اللہ

لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا

کے ہوکر کہ اس کا کسی کو شریک نہ کرو اور جو اللہ کا شریک کرے تو گویا وہ

خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ

گر پڑا آسمان سے پھر اس کو پرندے اچک لے جاتے ہیں یا اس کو ہوا لے جاکر ڈال دیتی

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۟ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا

ہے کسی دور جگہ میں ف۲ یہ تو سن چکے اور جو تعظیم کرے اللہ کے نامزد چیزوں کی تو

مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى

یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے ۔ تمہارے لئے ان میں فائدے ہیں ایک وقت مقرر تک

ثُمَّ مَحِلُّهَآ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا ع

پھر ان کو پہنچنا ہے اس قدیم گھر تک ف۳ اور ہر امت کے لئے ہم نے قربانی

مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ

کا طریق مقرر کیا تاکہ وہ اللہ کا نام لیں ان مویشی چوپاؤں کے ذبح پر جو

بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ ؕ فَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ أَسْلِمُوْا ؕ

ان کو اللہ نے دیئے ۔ تو (لوگو) تم سب کا خدا خدائے واحد ہے تو اسی کے فرمانبردار بنو

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

اور (اے محمدؐ) خوشخبری سنادے ان عاجزی کرنے والوں کو جو ایسے نیک ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو انکے دل ڈر جاتے ہیں

ف۱

قدیم گھر سے مراد خانہ کعبہ ہے کیونکہ اس کی بنا اول رکھی گئی ہے یا عتیق کے معنی کریم اور بزرگ و مقدس کے ہیں مطلب یہ ہے کہ قربانی کے خاص تین دنوں یعنی ذی الحجہ کی دسویں گیارھویں اور بارھویں تاریخ کو اونٹ یا گائے یا بکری بسم اللہ کہہ کر ذبح کرو اور اگر یہ قربانی کسی قصور کا تدارک نہیں بلکہ شکرانے کی ہے تو تم خود بھی کھاؤ اور فقیروں کو بھی کھلاؤ اس کے بعد دسویں تاریخ کو وہ میل کچیل جو احرام کے دنوں میں بدن پر جم گیا تھا دور کرو۔ نہاؤ دھوؤ، حجامت بنواؤ۔ کپڑے بدل کر کعبہ کی زیارت کو جاؤ۔ مانی ہوئی منتیں پوری کرو اب حج پورا ہوا۔

ف۲

مطلب یہ ہے کہ مشرک کا انجام ہلاکت ہے۔ کسی طرح بھی ہو۔

ف۳

مطلب یہ ہے کہ قلوب کے تقویٰ اور پرہیزگاری کا منشا یہ ہے کہ ان چیزوں کی تعظیم کی جائے جو اللہ کے نامزد ہیں مثلاً قربانی کے جانور اور ان کی تعظیم کے یہ معنی کہ دوسرے کے جانور راستے میں نہ لوٹ لے۔ موٹے تازے بیش قیمت خوبصورت عیب سے پاک سالم جانور ذبح کرنے کو لائے ضرورت و مجبوری کے وقت ان سے فائدہ اٹھالینا سوار ہولینا دودھ پی لینا جائز ہے پھر اس کو معبد قدیم یعنی خانہ کعبہ کے پاس لاکر حرم میں ذبح کرے۔

وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا
اور صبر کرنے والے اس مصیبت پر جو ان کو پہنچے اور نماز کے قائم رکھنے والے اور ہمارے
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣٥ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ
دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے قرار دیا ہے اللہ کے نام
اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ
کی نشانیاں تمہارے لئے اس میں نفع ہے۔ تو تم (ان کے قربانی کرنے پر) اللہ کا نام لو کھڑے رکھ کر
فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ
پھر جب ان کے پہلو زمین پر گر پڑیں تو کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ بے سوال اور سوال
وَالْمُعْتَرَّ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٣٦ لَنْ
کرنے والے محتاج کو۔ اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو ف (ش ۱۲)
يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى
اللہ تک نہ ان قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون۔ لیکن اس تک پہنچتی ہے تمہاری
مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ
پرہیزگاری، اسی طرح اللہ نے ان کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائیاں کرو اس (احسان کے شکریے میں) کہ اس نے تم کو
وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٧ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ
ہدایت دی اور (اے محمدؐ) خوشخبری سنا دے نیکوکاروں کو۔ اللہ ہٹاتا ہے مسلمانوں سے (ان کے دشمنوں کو) اللہ نہیں
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝٣٨ ع اُذِنَ لِلَّذِيْنَ
پسند کرتا کسی دغاباز ناشکر کو۔ (ش ۱۳) (جہاد کی) اجازت ہے ان کو جن
يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝٣٩
سے (کفار) لڑتے ہیں اس لئے کہ ان پر ظلم ہوا۔ اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔
الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا
وہ لوگ کہ جو نکالے گئے اپنے گھروں سے ناحق صرف اتنی بات پر کہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار
رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
اللہ ہے۔ اور اگر نہ ہٹایا کرتا اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ہاتھ سے تو ضرور

ف اونٹ کو کھڑا کر کے ذبح کیا جاتا ہے اس کا نام نحر ہے ہاتھ پیر باندھ کر قبلہ رخ کھڑا کر کے سینہ پر کہ جہاں تمام رگیں جمع ہوتی ہیں نیزہ مارا جاتا ہے اور تمام خون نکل کر اونٹ کسی پہلو گر پڑتا ہے اس صورت میں ذبح کرنے والے اور اونٹ دونوں کے لئے آسانی ہے۔

بقیہ صفحہ ۴۲۶

بدن میں آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے امتحان میں پورے اترے جیسے نعمت میں شاکر تھے بلا میں صبر کیا جب نماز تک سے معذور ہو گئے تو دکھ کا اظہار کیا اللہ نے اپنے فضل سے پھر ان کو وہی آسودگی دے دی بلکہ اس سے بھی بہتر۔

ف الیاس حضرت آدمؑ کے پوتے اور حضرت شیثؑ کے صاحبزادے ہیں۔ ذوالکفل حضرت زکریاؑ یا الیاس یا یوشعؑ بن نون کا لقب ہے اللہ کی عبادت اور مہربانی کا کفل یعنی حظ وافی اور پورا حصہ پانے کے باعث ذوالکفل لقب ہوا۔ یا اس وجہ سے کہ یہ اس شاق محنت کے متکفل اور متحمل ہو گئے تھے کہ تمام دن روزہ رکھیں اور ساری رات عبادت اور نماز میں کھڑے ہو کر گزاریں اور اللہ واسطے لوگوں کے جھگڑے اور مقدمات فیصل کریں اور کبھی غصہ نہ ہوں اور اس کو پورا کر دکھایا۔ یا یہ ایوبؑ کے بیٹے تھے۔ ایک شخص کے کفیل یعنی ضامن بن کر کئی برس قید رہے اور بلا وجہ تکلیف سہی۔

دشان نزول صفحہ ۴۴۴ پر)

لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا
گرا دیئے جاتے راہبوں کے خلوت خانے اور نصاریٰ کے معبد (یعنی گرجا) اور یہود کے معبد اور (مسلمانوں کی) مسجدیں
اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۗ إِنَّ اللّٰهَ
جن میں اللہ کا نام لیا جاتا ہے کثرت سے اور ضرور اللہ اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ
لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝٤٠ اَلَّذِينَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا
زبردست غالب ہے ف وہ (ایسے مظلوم ہیں) کہ اگر ہم ان کو قدرت دے دیں زمین میں تو قائم
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ
رکھیں نماز اور زکوٰۃ دیں اور حکم کریں نیک کام کا اور منع کریں برے
الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝٤١ وَإِنْ يُّكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ
کام سے اور اللہ ہی کے اختیار میں ہر کام کا انجام ہے۔ اور اگر (یہ کافر) تجھے جھٹلائیں تو جھٹلا چکی ہے
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُودُ ۝٤٢ وَقَوْمُ إِبْرٰهِيمَ وَقَوْمُ
ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور لوط
لُوطٍ ۝٤٣ وَّأَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسٰى فَأَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِينَ
کی قوم۔ اور اہل مدین۔ اور موسیٰ کو جھٹلایا جا چکا ہے۔ تو میں نے ڈھیل دی کافروں
ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝٤٤ فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا
کو پھر ان کو دھر پکڑا۔ تو (دیکھا) کیسی تھی میری سزا۔ پس بہتیری بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر مارا
وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ
اور وہ نافرمان تھیں اب وہ گری پڑی ہیں اپنی چھتوں پر اور کتنے کنوئیں بیکار پڑے
وَّقَصْرٍ مَّشِيدٍ ۝٤٥ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ
اور کتنے پکے محل (ویران پڑے ہیں) کیا یہ لوگ نہیں چلے پھرے ملک میں پس ان کے ایسے
قُلُوبٌ يَّعْقِلُونَ بِهَا أَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُونَ بِهَا ۚ فَإِنَّهَا لَا
دل ہوتے کہ ان سے سمجھتے یا ایسے کان (ہوتے) کہ جن سے سنتے تو کچھ آنکھیں
تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝٤٦
اندھی نہیں ہوا کرتیں لیکن دل اندھے ہو جایا کرتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

ف یعنی گو اللہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہے دم میں کردے لیکن دنیا کی انتظام میں اس کی یہی مرضی ہے کہ بدکار نیکوں کے ہاتھوں سزا پائیں یعنی مسلمان کافروں پر جہاد کر کے اپنے دین اور رسول کی مدد کریں اور اللہ ان کو غالب فرمائے۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ

اور یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور اللہ ہرگز اپنا وعدہ خلاف نہ کرے گا۔ اور بیشک

يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ

ایک دن تیرے پروردگار کے ہاں ایک ہزار برس کے برابر ہے جو تم گنتے ہو ف اور بہتیری بستیاں

قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾

ہیں کہ میں نے ان کو ڈھیل دی اور وہ نافرمان تھیں پھر میں نے ان کو دھر پکڑا اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ ۚ فَالَّذِيْنَ

کہہ دے لوگو! بس میں تو تم کو کھلا ڈر سنانے والا ہوں۔ تو جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَ

ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔ اور

الَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾

جو دوڑے ہماری آیتوں میں ہرانے کو وہی دوزخی ہیں۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى

اور ہم نے نہیں بھیجا تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی مگر اسکو ایسا ضرور پیش

اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ

آیا کہ جب اس نے کچھ تمنا کی تو شیطان نے کچھ ڈال دیا اسکی تمنا میں تو اللہ اس کو مٹا دیتا ہے جو شیطان ڈال دیتا ہے

ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي

پھر اللہ مضبوط کرتا ہے اپنی آیتوں کو اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ تاکہ اللہ اس کو جو شیطان ڈالتا

الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

ہے ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ گردانے کہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جن کے

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ

دل سخت ہیں۔ اور بیشک گنہگار پرلے درجے کی مخالفت میں (پڑے) ہیں اور تاکہ جان لیں

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ

وہ لوگ کہ جن کو علم دیا گیا ہے کہ وہ وحی برحق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے پس اس پر

ع ۱۳ ۶

ف

مطلب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ایک دن تم لوگوں کی گنتی کے مطابق ہزار برس کے برابر ہے ہزار برس کا کام ایک دن میں ختم کر سکتے ہیں تو کفار کو ڈھیل اور مہلت دینا ہمارے عجز کے باعث نہیں ہوا بلکہ ایسی مخفی مصلحتوں کے باعث ہے جن کو ہم ہی سمجھ سکتے ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ ہمارے عذاب کے ایام میں سے ایک دن تمہارے ہزار برس کے برابر ہے۔ کیونکہ ہمیشہ تکلیف اور سختی کے دن بڑے معلوم ہوا کرتے ہیں تو عذاب کی جلدی مچانا اور ایسے سخت ہولناک دن کو بعجلت طلب کرنا سخت حماقت ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ ایام آخرت میں سے ایک دن ہزار برس کے برابر ہے۔ یعنی قیامت کا دن کہ جو سب کے آخیر فیصلہ کا روز ہے۔

فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ

ایمان لے آئیں اور اللہ کے آگے عاجزی کرنے لگیں انکے دل - اور کچھ شک نہیں کہ اللہ ہدایت کرنے والا ہے ایمان

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٤﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ

والوں کو سیدھی راہ کی جانب ف۱ اور کافر تو ہمیشہ وحی کی طرف سے شک ہی میں پڑے رہیں

مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ

گے یہاں تک کہ ان پر آ پہنچے قیامت یکایک یا ان پر آپڑے ایک منحوس دن کا

عَقِيمٍ ﴿٥٥﴾ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ

عذاب - بادشاہی اس دن اللہ ہی کی ہے - وہ فیصلہ کردے گا لوگوں میں - تو جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

ایمان لائے اور نیک عمل کئے (وہ) نعمت کے باغوں میں ہوں گے - اور جنہوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہی ہیں جن کے لئے ذلت کا عذاب ہے - (ع ۱۴) اور جنہوں

هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ

نے وطن چھوڑے اللہ کی راہ میں پھر مارے گئے یا مرگئے اللہ ان کو ضرور

اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٥٨﴾ لَيُدْخِلَنَّهُم

عمدہ روزی دے گا - اور بیشک اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے - اور ان کو داخل کریگا

مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿٥٩﴾ ذَٰلِكَ ۖ وَمَنْ

ایسی جگہ جس سے راضی ہوجائیں گے - اور بیشک اللہ جاننے والا بردبار ہے - بات یہی ہے (ع ۱۵) اور

عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ

جس نے بدلہ لیا اسی قدر جتنا وہ ستایا گیا تھا پھر اس پر زیادتی کی گئی تو اللہ ضرور اسکی

اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿٦٠﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي

مدد کریگا - بیشک اللہ بخشنے والا معاف کرنے والا ہے - یہ اس واسطے کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو

النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٦١﴾

دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں - اور اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے -

ف۱

مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے پیغمبروں کو علم غیب نہیں دیا۔ باقتضائے بشریت پیغمبر بھی اپنے دل سے کچھ خیال باندھتے تھے اور اس کا خلاف ہوتا تھا ان کے خیال و آرزو پورا نہ ہونے کی وجہ سے ان کی پیغمبری میں کچھ خلل نہیں آتا مثلاً نبی کریمؐ نے ایک بار قبل ہجرت خواب میں دیکھا کہ میں مکہ چھوڑ کر ایسی بستی میں جاکر رہا ہوں کہ جس میں کھجور کے درخت کثرت سے ہیں تو آنحضرت نے خیال کیا کہ عجب نہیں کہ وہ بستی ہجر یا یمامہ ہو اور واقع میں نکلی مدینہ اسی طرح مدینہ منورہ میں آپ نے خواب دیکھا کہ مدینہ سے
ع ۷/۹ روانہ ہوکر مکہ میں پہنچے
۱۴ اور عمرہ کیا سر کے بال کتروائے اور منڈوائے تو یہ خیال فرمایا کہ اسی سال ایسا اتفاق ہوگا۔ حالانکہ ہوا چند سال کے بعد غرض اس قسم کے خیالات ذاتی خیالات تھے آسمانی وحی نہ تھی کہ خلاف نہ ہوتا ایسے خیالات اور آرزوؤں کے خلاف واقع ہونے میں مخلص مسلمانوں اور منافقین و کفار کا امتحان ہے مومن سمجھ جاتا ہے کہ یہ پیغمبر کی معصوم ذات میں کچھ خلل نہیں ڈالتا کیونکہ خیال اقتضائے بشریت ہے اور پیغمبر نہ خدا ہیں نہ عالم الغیب البتہ کفار کو ایسے واقعات سے طعنہ زنی کا موقع مل جاتا ہے لیکن کمبخت اتنا نہیں سمجھتے کہ جب پیغمبر کا ذاتی خیال ٹھیک نہیں اترا۔ اسی سے وحی کی مضبوطی ثابت ہوئی کہ وحی کے خلاف ہو نہیں سکتا اور ذاتی خیالات کا کبھی نہ کبھی ضرور خلاف ہوجایا کرتا ہے۔ (شان نزول صفحہ ۴۴۸ پر)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جس کو یہ کافر پکارتے ہیں اللہ کے

هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝٦٢ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

سوا وہی باطل ہے اور اللہ ہی عالی شان بڑا ہے ف۱ کیا تو نے دیکھا نہیں

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ

کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی تو زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بیشک

اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝٦٣ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ

اللہ مہربان (اور) خبردار ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور

اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٦٤ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا

بلاشبہ اللہ ہی بے نیاز قابل حمد ہے۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے تم لوگوں کے بس میں

فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ

کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی جو دریا میں چلتی ہے اللہ کے حکم سے اور وہی تھامے

السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

رکھتا ہے آسمان کو اس بات سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اس کے حکم سے۔ بیشک اللہ لوگوں پر بڑا

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٦٥ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

شفیق (اور) مہربان ہے۔ اور وہی ہے جس نے تم کو زندہ کیا پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر

يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝٦٦ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا

وہی تم کو جلائے گا۔ بیشک انسان ناشکر ہے ف۲ (ع ۱۶) ہر امت کے لئے ہم نے ایک عبادت

هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ

کا طریقہ مقرر کر دیا ہے کہ وہ اس پر چلتے ہیں تو انکو چاہیئے کہ تجھ سے نہ جھگڑیں اس امر دین میں اور تو بلائے جا اپنے پروردگار

اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝٦٧ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ

کی طرف۔ بلاشبہ تو سیدھی راہ پر ہے۔ اور اگر تجھ سے جھگڑیں تو کہہ دے کہ اللہ

اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٦٨ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔ اللہ تم میں فیصلہ کر دے گا قیامت کے دن جس میں

ف۱
مطلب یہ ہے کہ کافروں نے مسلمانوں کو بڑی بڑی ایذائیں دیں لیکن مسلمان برابر صبر کرتے رہے آخر تنگ ہو کر جنگ بدر میں انتقام لیا۔ اب کافروں کو چاہیئے تھا کہ زیادتی نہ کرتے لیکن انھوں نے پھر بھی مسلمانوں کو چین نہ لینے دیا۔ اُحد اور احزاب میں چڑھ آئے اور لگے زیادتیاں کرنے تو اللہ نے ان کی پوری مدد فرمائی کیونکہ مظلوم کا وہی مددگار ہے اور جو اللہ قادر مطلق دن اور رات کو ایک دوسرے میں داخل کر کے کبھی دن بڑا کرتا ہے کبھی رات! وہ اس پر ضرور قادر ہے کہ اہل اسلام کے روشن جھنڈے کفار کی زمین میں جا گاڑے اور مسلمانوں کو اتنی فتوحات دے کہ کفر مغلوب اور اللہ کا دین غالب ہو کر روشنی اسلام تاریکی کفر کو مٹا ڈے۔

ع ۸ / ۱۵

ف۲
یعنی اتنے احسانات پر بھی اس کا حق مان کر اس کا شکر ادا نہیں کرتا۔

(شان نزول صفحہ ۸۰۳ پر)

كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي

تم اختلاف کر رہے ہو۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

آسمان اور زمین میں ہے۔ بیشک یہ سب کچھ کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔ کچھ شک نہیں کہ

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ

یہ سب کچھ اللہ پر آسان ہے۔ اور وہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا ایسی چیز کی

يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور جس کا ان کو کچھ علم نہیں۔ اور ان ظالموں کا

مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ

کوئی مددگار نہیں۔ اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں تو پہچانتا ہے

وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ

ان کافروں کے چہروں پر ناخوشی نزدیک ہوتے ہیں کہ حملہ

بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ

کر بیٹھیں ان لوگوں پر جو ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہیں۔ کہہ دے کہ میں تم کو بتاؤں

مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ

اس سے بدتر ایک چیز! وہ دوزخ ہے اس کا وعدہ کیا ہے اللہ نے منکروں سے۔ اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا

وہ برا ٹھکانہ ہے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے تو اس کو

لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا

سنو! جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ ہرگز نہیں پیدا

ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا

کر سکتے ایک مکھی بھی اگرچہ اس کیلئے سب اکٹھے ہو جائیں اور اگر ان سے مکھی کچھ چھین کر لے جائے تو

لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾

اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے۔ کمزور ہے طالب بھی اور مطلوب بھی

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۷۴﴾

(ش ۱۷) انھوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی کہ جاننی چاہیئے تھی۔ بیشک اللہ زور آور زبردست ہے۔

اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ

اللہ منتخب کر لیتا ہے فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو اور آدمیوں میں سے (بھی) انتخاب فرما لیتا

اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۷۵﴾ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ

ہے۔ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور

مَا خَلْفَهُمْ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

جو ان کے پیچھے ہے۔ اور اللہ ہی کی جانب سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا

رکوع کرو اور سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے پروردگار کی اور بھلائی

الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ۚ السجدة وَ جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ

السجدة عند الامام الشافعیؒ

کرو تاکہ مراد کو پہنچو۔ اور محنت کرو اللہ کی (راہ) میں جیسا کہ محنت کرنے کا حق ہے

هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ

اس نے تم کو انتخاب فرمایا اور نہیں کی تم پر دین کے بارے میں کچھ تنگی (تمہارے لئے

مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ۬

تجویز کیا) تمہارے باپ ابراہیم کا دین۔ اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔

مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا

پہلے سے اور اس قرآن میں بھی ف تاکہ رسول گواہ بنے

ف یعنی اگلی آسمانی کتابوں میں بھی امت محمدیہ کو مسلمین یعنی فرمانبردار کے نام سے یاد فرمایا۔

عَلَیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

تم پر اور تم گواہ بنو لوگوں پر۔ تو قائم کرو نماز

وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ

اور دیتے رہو زکوٰۃ اور مضبوط پکڑو اللہ (کا سہارا) وہی تمہارا کارساز ہے تو کیا

الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿۷۸﴾ ع

ع ۱۰ ۱۷

اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار۔

(شان نزول صفحہ

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۱۱۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — رُكُوْعَاتُهَا ۶

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ

اپنی مراد کو پہنچ گئے ایمان والے کہ جو اپنی نماز میں عاجزی

خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ

کرتے اور جو نکمی بات سے منہ موڑتے اور جو

هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا

زکوٰۃ دیا کرتے اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔ مگر

عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۶﴾

اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں پر) کہ (ان میں) ان پر کچھ ملامت نہیں

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ

پھر جو طلب کرے اس کے علاوہ تو وہی لوگ حد سے گزر جانے والے ہیں اور جو اپنی

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

امانتوں اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے اور جو اپنی نمازوں کی محافظت

یُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ

کرتے ہیں ۔ یہی لوگ وارث ہیں ۔ جو میراث پائیں گے

الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

فردوس کی ۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور ہم نے بنایا آدمی کو

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ

چنی ہوئی مٹی سے پھر ہم نے اس کو رکھا نطفہ بنا کر مضبوط جگہ (عورت

مَّكِیْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ

کے رحم) میں ۔ پھر ہم نے بنایا اس نطفہ کا لوتھڑا پھر ہم نے اس لوتھڑے کی

مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ

بنائی بوٹی پھر بنائی بوٹی کی ہڈیاں پھر پہنا دیا ہڈیوں کو گوشت پھر

الجزء الثامن عشر ۱

وقف لازم

أَنْشَأْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝۱۴ ثُمَّ
اس کو بنا کھڑا کیا ایک نئی صورت میں ۔ تو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے پھر تم
اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝۱۵ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اس کے بعد ضرور مرو گے پھر تم قیامت کے دن اٹھا کھڑے
تُبْعَثُوْنَ ۝۱۶ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَاۗىِٕقَ ڰ وَمَا كُنَّا
کیے جاؤ گے ۔ اور ہم نے پیدا کر دیئے تمہارے اوپر سات آسمان ف۱ اور ہم
عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝۱۷ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ
خلق سے غافل نہیں ہیں ۔ اور ہم نے اُتارا آسمان سے پانی ایک اندازے سے
فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ڰ وَاِنَّا عَلٰي ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝۱۸
پھر اس کو ٹھہرا دیا زمین میں اور ہم اس کے لے جانے پر قادر ہیں ۔
فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا
پھر ہم نے بنا کھڑے کئے تمہارے لئے اس پانی سے باغ کھجور اور انگوروں کے ۔ اور تمہارے
فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۱۹ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ
لئے اس میں بہت سے میوے ہیں اور ان ہی میں سے تم کھاتے ہو ۔ اور (ہم نے) وہ درخت (پیدا کیا) جو طور سینا پہاڑ
سَيْنَاۗءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝۲۰ وَاِنَّ لَكُمْ فِي
میں سے نکلتا ہے ۔ اگتا ہے تیل اور سالن لئے ہوئے کھانے والوں کے لئے ف۲ اور تمہارے لئے چوپایوں
الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
میں نصیحت ہے کہ ہم تم کو (دودھ) پلاتے ہیں ان کے پیٹوں کی چیز سے اور تمہارے لئے ان میں بہتیرے
كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۲۱ وَعَلَيْهَا وَعَلَي الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝۲۲ ع
نفع ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو ۔ اور ان پر اور کشتیوں پر چڑھے چڑھے پھرتے ہو ۔
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰي قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
اور ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی جانب تو نوح نے کہا کہ اے قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارا
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۲۳ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ
کوئی معبود نہیں اس کے سوا ۔ تو کیا تمھیں ڈر نہیں لگتا تو بولے سردار جو کافر تھے

ف۱ طرائق جمع ہے طریق کی جس کے معنی راستہ کے ہیں چونکہ آسمان فرشتوں کی گزرگاہ اور آمدورفت کا راستہ ہے اس لئے طرق کا ترجمان آسمان کیا گیا۔

ف۲ اس درخت سے مراد زیتون کا درخت ہے جو کوہ طور سینا میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اس مبارک درخت کا روغن تیل اور سالن کا کام دیتا ہے ۔ اگر نرے روغن زیتون میں ڈبو کر روٹی کھالو تو سالن کا مزہ آئے ۔

وقف لازم

ع ۱ ۲۲

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ

اس قوم میں کہ یہ (نوح) تو تم ہی جیسا بشر ہے چاہتا ہے کہ

يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا

تم پر فضیلت پائے اور اگر اللہ (رسول بھیجنا) چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا ہم نے یہ

بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۴ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ

نہیں سنا اپنے اگلے باپ دادوں میں ۔ اور کچھ نہیں بس یہ ایک مرد ہے جس کو جنون

فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۲۵ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا

ہو گیا ہے تو اس کا انتظار کرو ایک وقت تک ۔ نوح نے کہا کہ اے میرے پروردگار میری مدد کر

كَذَّبُوْنِ ۝۲۶ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا

کہ انھوں نے مجھ کو جھٹلایا ہے تو ہم نے اسکی جانب وحی بھیجی کہ ایک کشتی بنا ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے

فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ

حکم سے پھر جب ہمارا حکم آئے اور ابلنے لگے تنور ۔ تو کشتی میں بٹھالے ہر جنس میں سے

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

(نر و مادہ) دو دو کا جوڑا اور (نیز) اپنے گھر والوں کو، مگر ان میں سے جس کی نسبت پہلے ہو چکا (غرق

مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝۲۷

ہونے کا) حکم (اس کو نہیں) اور کچھ نہ کہہ مجھ سے ان ظالموں کے بارے میں ! یہ ضرور ڈبوئے جائیں گے ۔

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَي الْفُلْكِ فَقُلِ

پھر جب بیٹھ لے تو اور وہ لوگ جو تیرے ساتھ ہیں ! کشتی پر تو کہہ !

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۸ وَقُلْ

اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو نجات دی ظالم لوگوں سے ۔ اور کہہ

رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝۲۹ اِنَّ

اے میرے پروردگار مجھ کو اتار برکت کا اتارنا اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝۳۰ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ

اس واقعہ میں بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم کو آزمائش منظور تھی ۔ پھر ہم نے نکال کھڑی کی

بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ ج فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

ان کے بعد اور امت ۔ تو ہم نے بھیجا ان میں ان ہی میں سے ایک رسول کہ

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع ۲

اللہ کی عبادت کرو تمھارا کوئی معبود نہیں اس کے سوا۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ

اور بولے اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے اور جھٹلاتے تھے آخرت کی ملاقات کو

وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ لا

اور ہم نے ان کو آسودگی دے رکھی تھی دنیا کی زندگی میں کہ بس یہ تو تم جیسا ایک بشر ہے۔

يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ صلے وَلَئِنْ

کھاتا ہے اسی قسم میں سے جس میں سے تم کھاتے ہو اور پیتا ہے جس قسم میں سے تم پیتے ہو۔ اور اگر تم

اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ لا اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا

نے اطاعت کی اپنے جیسے بشر کی تو تم اس صورت میں ضرور خراب ہوئے۔ کیا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ

مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ صلے هَيْهَاتَ

جب تم مرجاؤ گے اور ہوجاؤ گے مٹی اور ہڈیاں (تو) تم زندہ (کرکے) نکالے جاؤ گے۔ بعید ہے

هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ صلے اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

بعید ہے جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے

نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ صلے اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ

مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم کو پھر اٹھنا نہیں۔ اور کچھ نہیں بس یہ ایک مرد ہے

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ

جس نے افترا کیا اللہ پر جھوٹا اور ہم تو اس کو ماننے والے ہیں نہیں۔ پیغمبر نے

رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ

کہا کہ اے میرے پروردگار میری مدد کر کہ انھوں نے مجھ کو جھٹلایا۔ اللہ نے فرمایا کہ عنقریب یہ لوگ نادم

نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ ج فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ج

ہوں گے۔ تو ان کو آ پکڑا ایک سخت آواز نے سچے وعدہ کے مطابق تو ہم نے ان کو خس و خاشاک جیسا

فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا
کر دیا پس لعنت ظالم لوگوں پر ! پھر ہم نے پیدا کیں ان کے بعد اور
اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ
امتیں ۔ نہ آگے بڑھ سکتی ہے کوئی امت اپنے وقت سے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے ۔ پھر
اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا
ہم بھیجتے رہے اپنے رسول لگا تار ۔ جب کبھی آیا کسی امت کے پاس اسکا رسول تو انھوں نے اس کو جھٹلایا
بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا
پس ہم بھی ایک کے پیچھے ایک (ہلاک کرتے رہے) دوسرے کو ! اور بنا دیا ان کو کہانیاں ! پس لعنت ان لوگوں پر جو
يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَ
ایمان نہیں لاتے ۔ پھر ہم نے بھیجا موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور
سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا
دلیل ظاہر دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی جانب تو وہ تکبر کرنے لگے اور وہ
قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ ۚ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا
تھے سرکش لوگ ۔ پس لگے کہنے کہ کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر حالانکہ انکی قوم
لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ ۚ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
ہماری خدمت گار ہے ۔ غرض انھوں نے دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کر دیئے گئے ۔ اور ہم نے عطا
مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ
فرمائی موسیٰ کو کتاب (یعنی توریت) تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں ۔ اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور اسکی ماں
اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا
(مریم) کو نشانی ! اور دونوں کو ٹھکانا دیا ایک اونچی جگہ پر جو ٹھہرنے اور جاری پانی کی جگہ تھی ف (ہم نے فرمایا کہ)
الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا
اے رسولو ! کھاؤ ستھری چیزیں اور نیک عمل کرو ۔ جو کچھ تم
تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ ؕ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا
عمل کرتے ہو میں جانتا ہوں ۔ اور یہ تمھاری امت ایک امت ہے اور میں

ف

جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تو نجومیوں نے ہیرودس بادشاہ حاکم وقت کو اطلاع دی کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوگیا یہ سن کر ہیرودس بادشاہ حضرت عیسیٰ کا دشمن ہوکر متلاشی ہوا اس وقت حضرت مریم علیہا السلام نے یہاں سے نکل کر مصر کے علاقے میں رملہ گاؤں کو جو دریائے نیل کے کنارے آباد تھا، جا بسایا اور وہیں رہنا اختیار کرلیا۔ وہاں کے ایک زمیندار نے حضرت مریمؑ کو اپنی بیٹی بنا کر رکھا وہ گاؤں نہایت شاداب اور ایک اونچے ٹیلے پر آباد تھا اسی گاؤں میں حضرت عیسیٰ بڑے ہوئے اور جوان ہونے پر ہیرودس بادشاہ مرگیا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ اپنے وطن کو واپس آئے اور اپنی پیغمبری کا اعلان کیا۔

ع ۳ ۱۸ ۳

رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ

تمہارا پروردگار ہوں پس مجھ سے ڈرو ! تو امتوں نے پھوٹ کرکے اپنا امر (دین) باہم ٹکڑے ٹکڑے کرلیا ! ہر فرقہ

حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ

اس (دین) سے جو اس کے پاس ہے خوش ہے ف۱ تو تو ان کو چھوڑ ان کی غفلت میں ایک

حَتّٰی حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ

وقت تک ! کیا یہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ ہم جو ان کی امداد کئے جارہے ہیں مال اور

بَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ

اولاد سے (تو) ان کے لئے جلدی کررہے ہیں بھلائیوں میں - کوئی نہیں بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں - جو لوگ

الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے - اور جو لوگ اپنے

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

پروردگار کی آیتوں کا یقین رکھتے اور جو لوگ اپنے پروردگار کا شریک نہیں کرتے

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی

اور جو دیتے ہیں جو کچھ کہ دیتے ہیں درآنحالیکہ ان کے دل ڈرتے ہیں کہ ان کو پروردگار

رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَيْرٰتِ وَهُمْ

کی جانب لوٹنا ہے ! یہی لوگ جلدی کرتے ہیں نیک کاموں میں اور وہی

لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ

اس کے لئے سبقت کرنے والے ہیں ف۲ اور ہم کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اسکی طاقت کے موافق ! اور ہمارے پاس

يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِیْ غَمْرَةٍ

(نامۂ اعمال) ہے جو سچ بولتا ہے اور ان پر ظلم نہ ہوگا - بلکہ ان کے دل ان باتوں کی طرف سے

مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

غفلت میں ہیں اور ان کے بہتیرے اعمال (بد) ہیں اسکے علاوہ جن کو یہ کررہے ہیں (یہ غفلت ہی میں پڑے

حَتّٰٓی اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ ﴿۶۴﴾

رہیں گے) یہاں تک کہ جب ہم دھر پکڑیں گے ان کے آسودہ لوگوں کو عذاب میں تو یہ فوراً چلا اٹھیں

ف۱
مطلب یہ ہے کہ ہم نے تو یہ تمام رسولوں سے کہہ دیا تھا کہ واقع میں تم سب کا گروہ اصل دین کے اعتبار سے ایک ہی گروہ ہے اور گو فروعات میں اختلاف ہے - لیکن توحید و رسالت پر ایمان جو اصل دین ہے سب میں ایک ہے پیغمبروں نے تو اسی کی تعلیم دی لیکن لوگوں نے باہم اختلاف کرکے اپنا اپنا دین جُدا کرلیا اور اب یہ حال ہوگیا کہ جو دین جس فرقے کے پاس ہے وہ فرقہ اسی طریقہ پر ریجھ رہا ہے۔

ف۲
یعنی جو کچھ دیتے بن پڑتا ہے اللہ کی راہ میں دیتے ہیں اور اس پر بھی ان کو اس کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ دیکھئے یہ صدقہ اللہ کے ہاں قبول ہوتا ہے یا نہیں اور آخرت میں ہمارے کام آئے یا نہ آئے یہی سچے مسلمان ہیں۔

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ قف اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى

گے کر نہ چلاؤ آج! (اس وقت ان سے کہا جائیگا کہ) تمھاری مدد نہیں کی جائے گی۔ میری آیتیں تم کو پڑھ کر

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ

سنائی جاتی تھیں تو اپنی ایڑیوں پر الٹے بھاگتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے۔ قرآن کا

سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ

افسانہ بنا کر بیہودہ بکواس کرتے تھے ف۱ تو کیا انھوں نے اس بات (یعنی قرآن) میں غور نہیں کیا یا ان کے پاس ایسی بات آئی تھی

اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾

جو نہ آئی تھی انکے اگلے باپ دادوں کے پاس یا انھوں نے نہیں پہچانا اپنے رسول کو سو وہ اس کا انکار کرتے ہیں۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ

یا کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے! کوئی نہیں وہ تو انکے پاس حق بات لایا ہے اور ان میں بہتیرے

لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ

کو حق بات بری لگتی ہے۔ اور اگر حق پیروی کرے ان کی خواہشوں کی تو درہم برہم ہو جائیں

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ

آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں (سب) بلکہ ہم نے ان کو پہنچا دی ان کی

فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ ؕ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ

نصیحت تو وہ اپنی نصیحت سے منھ پھیرتے ہیں ف۲ یا تو ان سے کچھ اجرت مانگتا ہے! تو تیرے پروردگار کا

خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

اجر بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ اور تو تو ان کو بلاتا ہے سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ

کی جانب! اور جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ راستہ سے مڑے

لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ

ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور دور کر دیں جو تکلیف ان پر ہے (تو) ضرور

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا

لگے جائیں اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے۔ (ش ۱) اور ہم نے ان کو پکڑا تھا عذاب میں پھر یہ نہ دبے اپنے

ف۱
کفار عرب خانہ کعبہ کے گرد جمع ہو کر طواف تو کرتے کراتے نہ تھے بلکہ قرآن پاک کا ایک مشغلہ بنا رکھا تھا۔ کبھی اس کو سحر کہا اور کبھی شعر بتایا ہر قسم کے طعنے ہر طرح کے تشنے دیتے تھے۔

ف۲
حق سے مراد حق بات یعنی قرآن یا حق تعالیٰ اللہ جل شانہ ہے مطلب یہ ہے کہ مشرکین کی خواہش تو اللہ کا کوئی شریک یا بیٹی بیٹا ہونا ہے پس اگر ہم ان کی خواہش پر چلیں یا ہمارا حق کلام ان کی آرزوؤں کا تابع ہو کر ان کی مرضی کے مطابق احکام بیان کرے تو گویا شرک کا ثبوت اور کئی معبودوں کا وجود ہو جائے۔ ایسا ہونا تو زمین و آسمان و مافیہا سب کا انتظام درہم برہم کر دے گا کیونکہ ایک ملک میں دو بادشاہوں کا ہونا ہمیشہ بدانتظامی پھیلایا کرتا ہے۔

اِسلام (ش ۱) (شان نزول صفحہ ۸۴۵ پر)

لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا

رب کے آگے اور یہ گڑگڑاتے ہی نہیں! یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر کھول دیا دروازہ

عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ

سخت عذاب کا! وہ فوراً اس وقت آس توڑ بیٹھے اور وہی ہے جس نے پیدا کر دیئے

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ

تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل! تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ اور وہی

الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

ہے جس نے تم کو پھیلا رکھا ہے زمین میں اور اسی کی جانب جمع ہو کر جاؤ گے اور وہی

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾

جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کا کام ہے بدلنا رات اور دن کا! تو کیا تم سمجھتے نہیں۔

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

بلکہ یہ بھی وہی کہتے ہیں جو اگلوں نے کہا تھا۔ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہوجائیں گے

وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا

مٹی اور ہڈیاں! کیا ہم اٹھا کھڑے کئے جائیں گے؟ وعدہ مل چکا ہم کو اور ہمارے باپ دادوں کو اسی

مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ

بات کا پہلے سے! بس یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔ (اے محمدؐ) تو کہہ!

الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ

کس کی ہے زمین اور جو اس میں ہیں اگر تم جانتے ہو تو (بتاؤ) وہ کہیں گے کہ سب اللہ کا ہے! کہہ دے

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ

پھر کیا تم غور نہیں کرتے۔ تو کہہ! کون مالک ہے سات آسمانوں کا اور عظیم الشان

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾

عرش کا مالک (کون ہے) وہ کہیں گے (سب کچھ) اللہ کا ہے! کہہ دے پھر کیا تم ڈرتے نہیں۔

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ

کہہ! کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے

عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى

مقابلے میں کسی کو پناہ نہیں! اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ) وہ کہیں گے کہ (یہ سب صفتیں) اللہ کی ہیں۔ کہہ دے پھر تم پر

تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾

کہاں سے جادو پڑ جاتا ہے بلکہ ہم نے ان کو پہنچا دی حق بات اور وہ بیشک جھوٹے ہیں۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ

نہ اللہ نے کوئی بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی معبود ہے ورنہ لے جاتا

كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

ہر معبود اپنی مخلوق کو اور چڑھائی کرتا ایک دوسرے پر! اللہ پاک ہے اُس سے

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ جاننے والا ہے غائب و حاضر کا۔ وہ بالاتر ہے اس سے جو

يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا

یہ شریک بتاتے ہیں۔ تو کہہ! اے میرے پروردگار اگر تو مجھ کو دکھائے جس سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے تو اے پروردگار

تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا

مجھے (شامل) نہ کر ان ظالم لوگوں میں! اور (اے محمدؐ) ہم اس پر قادر ہیں کہ تجھ

نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ

کو دکھلائیں جو ان سے وعدہ کر رہے ہیں۔ بدی کا دفعیہ اسی خصلت سے کر جو بہت اچھی ہو۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ لوگ بیان کرتے ہیں اور کہہ اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں

هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

شیطان کے وسوسوں سے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اے پروردگار اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں (کفار

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ

باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب آپہنچے گی ان میں سے کسی کو موت تو کہے گا کہ اے میرے پروردگار مجھے پھر بھیج دو۔ شاید میں

اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ

نیک عمل کروں اس (دنیا) میں جس کو میں پیچھے چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز نہیں یہ ایک بات ہے جو وہ کہتا ہے اور

مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى

ان کے ورے ایک پردہ ہے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں گے ف۱ پھر جب صور میں پھونک

الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ

ماری جائے گی تو نہ ان میں رشتہ داریاں اس دن (باقی رہیں گی) اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے گا۔ پھر جن کا

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ

پلہ بھاری ہوا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جس کا پلہ

مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ

ہلکا ہوا تو وہی لوگ ہیں جنھوں نے آپ اپنا نقصان کیا! جہنم میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ

ہمیشہ رہیں گے۔ جھلس دے گی انکے مونھوں کو آگ اور وہ وہاں بدشکل ہو رہے ہوں گے (ہم ان سے کہیں گے

تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا

کہ) کیا میری آیتیں تم پر نہیں پڑھی جاتی تھیں پھر بھی تم ان کو جھٹلاتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ اے

غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

ہمارے پروردگار ہم کو آدبایا ہماری کم بختی نے اور ہم لوگ بہکے رہے۔ اے ہمارے پروردگار

مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا

ہم کو یہاں سے نکال پھر اگر (ہم ایسا) کریں تو ہم قصوروار! اللہ فرمائے گا کہ دور ہو اسی جہنم میں اور مجھ

تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا

سے بات نہ کرو۔ ایک گروہ میرے بندوں میں ایسا بھی تھا جو کہا کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم

فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ

ایمان لائے تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر مہربان ہے۔ تو تم نے اس کی ہنسی

سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِىْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّىْ

بنائی یہاں تک کہ انھوں نے تم کو میری یاد بھلا دی اور تم ان سے ہنستے رہے ف۲ میں نے

جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ

ان کو بدلہ دیا آج ان کے صبر کا کہ وہی مراد کو پہنچے (پھر اللہ فرمائے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ کافر مرے پیچھے پھر دنیا میں لوٹ آنے کی آرزو کرے گا تاکہ نیک عمل کر کے عذاب سے بچ جائے لیکن ایسا ہرگز نہ ہوگا کیونکہ اول منزل مرے پیچھے عالم برزخ یعنی قبر میں رہنا ہوگا جو ان کو کہیں آنے جانے سے مانع ہے پھر جب صور پھنکنے پر سب زندہ کر کے اٹھا کھڑے کئے گئے اور دنیا نیست و نابود ہو کر آخرت آموجود ہوئی تو اس وقت میں تو لوٹ کر آنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے شاہ عبدالقادر صاحب نے اس جگہ تحریر فرمایا ہے کہ معلوم ہوا یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ آدمی مر کر پھر آتا ہے یہ سب غلط ہے قیامت کو اٹھیں گے اس سے پہلے ہرگز نہیں۔

ف۲ یعنی تم نے میرے نیک بندوں کی ایسی ہنسی اڑائی اور ان کے ایسے پیچھے پڑے کہ میرا ذکر شغل سب بھول گئے تو گویا انھوں نے تم کو میری یاد بھلا دی تم ان کا سدا مخول اڑاتے رہے اور وہ صبر کرتے رہے۔

كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا
گا! تم کتنی مدت رہے زمین میں برسوں کی گنتی کے حساب سے۔ وہ کہیں گے کہ ہم رہے تھے
أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَادِّينَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا
ایک دن یا ایک دن سے بھی کم! تو پوچھ لے شمار کرنے والوں سے۔ فرمائے گا کہ بیشک تم تھوڑی ہی دیر رہے۔
لَّوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۱۴﴾ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ
کاش تم جانتے ہوتے ف ۱ تو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کردیا ہے
أَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَا إِلٰهَ
اور یہ کہ تم ہماری جانب لوٹائے نہ جاؤ گے۔ تو برتر ہے اللہ بادشاہ برحق۔ کوئی معبود
إِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا
نہیں اسکے سوا مالک ہے عرش بزرگ کا۔ اور جو پکارے اللہ کے ساتھ دوسرا
آخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَإِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ إِنَّهٗ لَا
معبود جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے پروردگار کے پاس۔ کافر فلاح
يُفْلِحُ الْكٰفِرُونَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِينَ ﴿۱۱۸﴾ ع
نہ پائیں گے۔ اور کہہ! اے میرے پروردگار معاف کر اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے

سُورَةُ النُّورِ مَدَنِيَّةٌ ۲۴ ۱۰۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — آياتها ۶۴ رکوعاتها ۹

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

سُورَةٌ أَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ
یہ ایک سورۃ ہے جس کو ہم نے اتارا اور لازم کیا ف ۲ اور اس میں اتاریں کھلی کھلی نشانیاں تاکہ تم
تَذَكَّرُونَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
یاد رکھو! زانیہ عورت اور زانی مرد پس مارو ہر ایک کو ان دونوں میں سے
مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ
سو درے اور تم کو ان دونوں پر ترس نہ آنا چاہیئے اللہ کے حکم کی تعمیل میں
إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا
اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ اور روز آخرت پر۔ اور چاہیئے کہ آموجود ہو

ف ۱ دنیا میں عذاب کی جلدی مچایا کرتے تھے اب عذاب سامنے آموجود ہوگا تو ان کو دنیا کا رہنا نہایت قلیل معلوم ہوگا گویا زیادہ سے زیادہ ایک دن رہے۔ کاش یہیں سمجھ لیتے کہ جو چیز آنے والی ہے وہ بہت ہی قریب ہے اور آخرت کا ہولناک عذاب اور اس جاودانی سرائے کی بے انتہا مدت کے مقابلے میں واقع میں دنیا کی مدت بہت قلیل معلوم ہوگی۔

ف ۲ یعنی اس سورت کے احکام کو لوگوں پر فرض و لازم کیا کہ تعمیل کریں۔

خواص
۔ أَفَحَسِبْتُمْ کسی مبتلا کے کان میں حضرت ابن مسعود نے کچھ پڑھ کر دم کر دیا فوراً ہی اس کو افاقہ ہوگیا سرور عالم نے دریافت فرمایا کہ اے ابن مسعود کیا پڑھا تھا۔ ابن مسعود نے عرض کیا أَفَحَسِبْتُمْ سے لے کر آخر سورۃ تک پڑھ کر دم کر دیا تھا۔ سرور عالم نے فرمایا کہ اگر سچے دل سے اس آیت کو پہاڑ پر پڑھا جائے تو وہ بھی یقیناً اپنی جگہ سے ٹل جائے ثابت ہوا کہ یہ آیت معظم ہر مصیبت رنج۔ غم۔ تکلیف۔ صدمہ۔ امید۔ حاجت کے لئے تیر بہدف ہے۔ البتہ خلوص نیت اور یقین و صدق دل شرط ہے۔ خصوصاً جس کو آسیب کا خلل ہو اس کے کان میں أَفَحَسِبْتُمْ سے آخر سورت تک پڑھنا نہایت مفید ہے ان شاء اللہ آسیب ٹل جائے گا۔

ع ۶ ۲۶ ۶

طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ

ان کی سزا کے موقع پر مسلمانوں کی ایک جماعت ۔ (ش ۲) بدکار مرد نہیں نکاح کرتا مگر بدکار عورت یا

مُشْرِكَةً ۖ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ

مشرک عورت سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے گا مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ

حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

حرام ہے مسلمانوں پر ف (ش ۳) اور جو لوگ (زنا کی) تہمت لگائیں پاکدامن

ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً

عورتوں کو پھر نہ لائیں چار گواہ تو ان کو مارو اسی کوڑے

وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴

اور نہ قبول کرو ان کی گواہی کبھی ! اور یہی لوگ فاسق ہیں ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ

مگر جنھوں نے توبہ کرلی ایسا کیے پیچھے اور سنور گئے تو اللہ بخشنے

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ

والا مہربان ہے ۔ اور جو (زنا کا) عیب لگائیں اپنی بیبیوں کو اور ان کے

لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ

پاس گواہ نہ ہوں بجز ان کے نفس کے تو ایسے کسی شخص کی گواہی یہی ہے

شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۶ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ

کہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ بلاشبہ سچا ہے ۔ اور پانچویں بار یوں (کہے)

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۷ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا

کہ اس پر اللہ کی لعنت اگر وہ جھوٹا ہو ۔ اور عورت سے سزا

الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ

یوں ٹلتی ہے کہ وہ گواہی دے چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہ بلاشک یہ

الْكٰذِبِيْنَ ۝۸ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ

(خاوند) جھوٹا ہے اور پانچویں (دفعہ) اس طرح (کہے) کہ عورت پر اللہ کا غضب آئے اگر

ف ۱
الخبیثات للخبیثین کے قاعدے سے بدکار عورت اپنے ہی پیشے بدکار مرد کی جانب رغبت کرتی ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس ایسی نالائق عورت سے ارتباط اور اختلاط اور نکاح کا تعلق بدکار مرد ہی کیا کرتے ہیں نیک بندہ مسلمان جو شرک و زنا سے متنفر ہے ایسی عورتوں سے ملنے ہی کیوں لگا ۔ جو نکاح کی نوبت آئے ہاں اگر عورت شرک و زنا سے توبہ کرلے تو نکاح جائز ہے ۔

(شان نزول صفحہ ۸۴۵ پر)

كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

شوہر سچا ہو! اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر

وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ

اور اس کی مہربانی اور یہ کہ اللہ معاف فرمانے والا حکمت والا ہے (تو کیا کچھ نہ ہو گیا ہوتا) جو لوگ

بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ

یہ طوفان لائے ہیں تم ہی میں کی ایک جماعت ہے ف۱ تم اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو۔ بلکہ وہ بہتر ہے تمہارے

لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ

حق میں۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اس نے گناہ کمایا اور جس نے

تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

طوفان کا بڑا حصہ لیا (ان میں سے) اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے

ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ

ایسا سنا تھا گمان کرتے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اپنے (بھائی بہنوں کے) حق میں بہتر اور کیوں نہ بول اٹھے

اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ

کہ یہ صریح طوفان ہے۔ وہ (تہمت لگانے والے) لوگ کیوں نہ لائے اس پر چار گواہ! پھر جب وہ

يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَوْلَا

گواہ نہیں لائے تو بس یہی لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ

نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اس کی رحمت دنیا اور آخرت میں (تو) تم پر

فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ

آپڑتی اس کے چرچا کرنے میں کوئی بڑی آفت۔ جب تم اس کو لینے لگے اپنی زبانوں

وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ

پر اور بکنے لگے اپنے منہ سے ایسی بات جس کی تم کو خبر نہیں اور تم اس کو ہلکی بات سمجھتے ہو

وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ

حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اس کو سنا تھا بول اٹھتے کہ ہمیں

ف۱ حسان بن ثابت مسطح بن اثاثہ حمنہ بنت جحش اور عبداللہ بن ابی مراد ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۴۵ پر)

لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۗ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ⑯
زیبا نہیں کہ ایسی بات زبان پر لائیں ! (الہٰی) تو پاک ہے یہ تو بڑا بہتان ہے۔
يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑰
اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسا نہ کرنا اگر تم مسلمان ہو۔
وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑱ اِنَّ الَّذِيْنَ
اور اللہ کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لئے نشانیاں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے جو لوگ چاہتے
يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ
ہیں کہ چرچا ہو بدکاری (کی تہمت) کا مسلمانوں میں (تو) ان کے لئے دردناک عذاب
اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ⑲
ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔
وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ
اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اس کی مہربانی اور یہ کہ اللہ شفقت رکھنے والا
رَّحِيْمٌ ⑳ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ
(النصف ع ۲/۸)
مہربان ہے (تو کیا کچھ نہ ہو جاتا) مسلمانو ! نہ چلو شیطان کے قدموں پر !
(شان نزول صفحہ ۴۶۸ پر)
وَ مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ
اور جو چلے گا شیطان کے قدموں پر تو وہ تو بے حیائی اور برے
الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى
ہی کام کو کہے گا اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اس کی مہربانی (تو) نہ پاک
مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ
ہوتا تم میں سے کوئی کبھی۔ ولیکن اللہ پاک کر دیتا ہے جس کو چاہے۔ اور
اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ㉑ وَ لَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ
اللہ سننے والا جاننے والا ہے (ش ۵) اور نہ قسم کھا بیٹھیں تم میں سے بڑائی والے اور صاحب
اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ
مقدور اس بات کی کہ وہ کچھ نہ دیں گے قرابت داروں اور محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت

اللّٰهِ ۚ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۗ

کرنیوالوں کو اور ان کو چاہیئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو بخش دے۔

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ جو شخص تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں کو جو

الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ

محض بے خبر (اور) ایمان والی ہیں (تو) وہ لوگ ملعون ہیں دنیا اور آخرت میں اور ان کے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ

لئے دردناک عذاب ہے۔ جس دن کہ ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور

اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ

ان کے ہاتھ اور پاؤں ان اعمال کی جو یہ کرتے تھے۔ اس دن ان

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ

کو پورا دے دے گا اللہ پاک ان کی سزا جو چاہیئے اور جان لیں گے کہ اللہ ہی سچا

الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ

ظاہر ہے۔ گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے۔

وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ

اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے یہ لوگ اس سے بری ہیں

مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۗ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

جو لوگ بکتے پھرتے ہیں۔ ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے ف (ع ۱) اے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى

والو! نہ جایا کرو دوسرے گھروں میں اپنے گھروں کے سوا تاوقتیکہ

تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

اجازت نہ لے لو اور سلام علیک نہ کرلو ان گھر والوں پر! یہ تمہارے لئے بہتر ہے! عجب نہیں کہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى

تم یاد رکھو۔ پھر اگر تم نہ پاؤ ان گھروں میں کسی کو تو ان میں نہ جاؤ جب تک

ف ۱

۱ مطلب یہ ہے کہ اے محمدؐ جیسے تم پاک ہو اسی طرح تمہاری بی بی عائشہ پاک صاف اور اتہام سے مبرا ہے بدکار اور بری عورت نیکوں کے پاس نہیں رہتی۔ حضرت عمرؓ نے اس چرچے میں عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ میں تو اس کو منافقین کا صریح بہتان سمجھتا ہوں کیونکہ اللہ پاک نے آپ کی ذات کو ایسا پاک بنایا ہے کہ جسم اطہر پر مکھی تک بیٹھنے نہیں پائی اور اسی وجہ سے کہ مکھی نجاست پر بیٹھا کرتی ہے اور ناپاک کا پاک جسم پر کیا کام پھر بھلا جب اللہ نے اتنی نجاست سے آپ کا جسم پاک رکھا تو ایسی بی بی کی صحبت سے جو ایسی بدکاری کی نجاست سے ملوث ہوتی۔ کیونکر محفوظ نہ رکھتا۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب اللہ پاک نے جسم انور کا سایہ زمین پر اس خیال سے نہ پڑنے دیا کہ اس پر لوگوں کے پیر پڑیں گے تو آپ کی پاک بی بی کی آبرو کو ایسی نجاست سے کیونکر ملطخ فرمائے گا اور حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر فرضاً یہ واقعہ سچا ہوتا تو جس اللہ نے آپ کے جوتے تک میں نجاست نہ رہنے دی بلکہ فوراً جبریل کے ذریعے سے مطلع کر دیا۔ وہی معبود ضرور ایسی بی بی کو الگ کر دینے کا فوراً حکم فرما دیتا۔

ع ۳ ۹

(شان نزول صفحہ ۸۴۶ پر)

يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى
کہ تمھیں اجازت نہ ہو اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جایا کرو یہ تمہارے لئے زیادہ

لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ
صفائی کی بات ہے اور اللہ جو کچھ کرتے ہو سب جانتا ہے ۔ (رش ۷) تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ

تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
(بے اجازت) چلے جایا کرو غیر آباد گھروں میں جن میں تمھارا اسباب رکھا ہو اور اللہ

يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا
جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے اور جو چھپاتے ہو ۔ کہہ دے مسلمان مردوں سے کہ نیچی رکھا

مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ
کریں اپنی نظریں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی یہ ان کے لئے پاکیزہ تر ہے ۔ بیشک

اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ
اللہ کو خبر ہے جو یہ کرتے ہیں ۔ اور کہہ دے مسلمان عورتوں کو کہ نیچی رکھا کریں

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ
اپنی نظریں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی اور نہ دکھائیں اپنا سنگھار

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ
مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے اور ان کو چاہیئے کہ ڈالیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ف۱

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ
اور نہ ظاہر کریں اپنا سنگھار مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے شوہر

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ
کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے خاوند کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر

اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا
یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر ف۲ یا

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ
اپنے ہاتھ کے مال (یعنی غلام باندیوں پر) یا طفیلیوں پر کہ جو مرد صاحب شہوت

ف۱
عورتیں دوپٹہ اوڑھتے وقت ان کا ایک پلہ دوسری طرف کو پس پشت لٹکا لیا کرتی تھیں اور گریبان بڑے بڑے ہونے کے باعث تمام سینہ مع اردگرد سب کھلا رہتا تھا۔ اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ آگے کو لٹکائیں اور دوپٹہ کے بکل گریبانوں پر ماریں تاکہ سینہ بھی چھپ جائے اور زیور پہنے اور زینت کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیں البتہ جو عادتاً چار ناچار کھلا رہتا ہے جس کے چھپانے میں حرج ہے یعنی منہ کی ٹکیا اور ہتھیلیاں اور پاؤں کے نیچے جو عموماً کاروبار میں بمجبوری کھلے رہتے ہیں اجنبی سے چھپانے فرض نہیں۔ البتہ جہاں مظنہ فتنہ اور ارتکاب حرام کا اندیشہ ہو تو بہرصورت اس کا چھپانا بھی ضروری ہے۔ خصوصاً آج کل فتنہ و فساد کے زمانے میں جیسا کہ مطلقاً بلا استثناء عضو غض بصر کا مرد و عورت دونوں کو حکم ہے اجنبی سے ہر عضو اور خاص کر چہرہ کا جو تمام حسن و جمال کا مدار اور فریفتگی کا مبدا ہے چھپانا لازمی امر ہے البتہ علاج وغیرہ کی ضرورت سے طبیب کو دکھانا جائز ہے۔

ف۲
یعنی اپنی ہم جنس حرہ شریف بیبیوں پر۔

(شان نزول صفحہ ۶۴۸ پر)

الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ

نہیں ف۱ یا لڑکوں پر جو مطلع نہیں ہوئے عورتوں کی شرم گاہوں پر

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۚ وَ

(ش۸) اور نہ ماریں اپنے پاؤں (زمین پر) تاکہ معلوم ہوجائے جو وہ اپنا سنگھار چھپاتی ہیں اور

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾ وَ

توبہ کرو اللہ کی جناب میں تم سب اے مسلمانو! تاکہ فلاح پاؤ اور

أَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ

نکاح کردو اپنی قوم کی رانڈوں کا اور اپنے نیک بخت غلاموں اور باندیوں کا۔

إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾

اگر یہ محتاج ہوں گے تو اللہ ان کو غنی کردے گا اپنے فضل سے اور اللہ گنجائش والا سب کچھ جانتا ہے

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ

اور چاہیئے کہ پاک دامن بنے رہیں وہ لوگ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ ان کو غنی بنادے اللہ

مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اپنے فضل سے (ش۹) اور جو مکاتبت چاہیں تمہارے ہاتھ کے مال (یعنی غلاموں)

فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ

تو مکاتب بنادو اگر تم جانو ان میں شائستگی اور ان کو دو اللہ کے مال میں سے

الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ

جو اس نے تم کو دے رکھا ہے ف۲ (ش۱۰) اور نہ مجبور کرو اپنی لونڈیوں کو حرام کاری پر اگر وہ بچا رہنا چاہیں

تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ

کہ تم کمایا چاہو دنیا کی زندگی کا اسباب اور جو ان کو مجبور کرے گا تو اللہ

مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ

ان کے جبر کئے گئے پیچھے بخشنے والا مہربان ہے ف۳ اور ہم نے اتاریں تمہاری جانب کھلی نشانیاں

وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾

اور ان کی مثالیں جو ہو گزرے تم سے پہلے اور نصیحت پرہیزگاروں کے لئے۔

ف۱

یعنی وہ لوگ جو بطور طفیلی ہونے کے بچا کچا کھانا کھانے کو پیچھے ہولیں اور وہ گو مرد تو ہیں لیکن عورتوں سے کچھ غرض مطلب نہیں رکھتے جیسے خواجہ سرا یا بڈھا پھوس وغیرہ۔

ف۲

شرع میں مکاتبت کے یہ معنی ہیں کہ غلام اپنے مالک سے کہے کہ میں آپ کو محنت مزدوری سے کما کر اتنا روپیہ دے دوں گا وہ قبول فرما کر آپ مجھ کو آزاد کر دیں تو اگر اس میں رشد و صلاحیت ہے تو مستحب ہے کہ اس کی اس درخواست کو منظور کر کے مکاتب بنا دیں اور مال وغیرہ سے بھی سلوک کرنا مناسب ہے۔

ف۳

مطلب یہ ہے کہ زنا فعل حرام ہے اس کا مرتکب ہونا یا دوسرے کو اس کے ارتکاب پر مجبور کرنا دونوں گناہ کبیرہ ہیں۔ اس لئے تمہاری لونڈیاں اگر پاک دامن رہنا چاہیں تو تم دنیاوی فائدہ یعنی ان کی خرچی حاصل کرنے کی غرض سے ان کو حرام کاری پر مجبور نہ کرو ایسا کرو گے تو سارا وبال تم پر ہے ان بیچاریوں کو تو اللہ معاف فرمائے گا اور چونکہ اکراہ کی صورت یہی تھی کہ باندیاں پاک دامن رہنا چاہیں اور ان کا آقا ان پر زنا کرنے کا جبر کرے اس لئے اس شرط پر معلق کیا یہ

(باقی صفحہ ۴۶۰ پر)

ع ۴ ۸/۱۰

(شان نزول صفحہ ۸۴۶ پر)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ
اللہ نور آسمان اور زمین ہے! اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک طاق
اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ
کہ اس میں ایک چراغ ہے! وہ چراغ شیشہ کی قندیل میں دھرا ہوا ہے گویا چمکتا ہوا ستارہ ہے وہ
شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ ۙ یَّكَادُ زَیْتُهَا
روشن کیا جاتا ہے مبارک درخت زیتون کے تیل سے کہ جو نہ پورب رخ ہے اور نہ پچھم رخ! قریب ہے کہ اس کا
یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ
تیل جل اٹھے اگرچہ اس کو آگ نہ بھی چھوئے۔ روشنی پر روشنی ہے اللہ راہ دکھاتا ہے اپنے نور
مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ
کی جسے چاہتا ہے اور اللہ بیان فرماتا ہے مثالیں لوگوں کے لئے اور اللہ ہر چیز سے
عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ
واقف ہے! (وہ چراغ روشن ہوتا ہے) ایسے گھروں میں کہ اللہ نے حکم دیا ہے ان کے درست کرنے کا اور اس کا کہ ان میں اس
یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ
کا نام لیا جائے اس میں اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں صبح و شام۔ ایسے لوگ کہ جن کو نہیں غافل کرتی سوداگری
وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ یَخَافُوْنَ
اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔ وہ لوگ
یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ
اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں ف "تاکہ ان کو اللہ جزا دے ان کے بہتر
مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ
کاموں کی اور ان کو اور زیادہ دے اپنے فضل سے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے
حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ
بے شمار۔ (رش ۱۱) اور جو لوگ کافر ہیں ان کے اعمال مانند ریت کے ہیں جنگل میں کہ پیاسا اس
الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ
کو پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آیا تو اس کو کچھ بھی نہ پایا اور پایا اللہ کو اپنے پاس پھر اللہ

ف
مطلب یہ ہے کہ زمین و آسمان تمام عالم کی آبادی اور روشنی اللہ ہی کے نور سے ہے اور اس کے اس نور کی مثال جو مومن کے قلب میں ایمان کے باعث پیدا ہو جاتا ہے ایسے صاف شفاف نور کی سی ہے جس میں تمام عمدہ صفتیں جمع ہوں کہ اول تو چراغ جو خود نور اور ایسا نور کہ جس سے سینکڑوں چراغ روشن ہو جائیں اور اس کا نور جیسا تھا ویسا ہی رہے اور پھر وہ چراغ طاق میں رکھا ہے تاکہ اس کی روشنی منتشر نہ ہو پھر صرف چراغ ہی نہیں بلکہ وہ شیشہ کی قندیل میں ہے۔ جس سے اس کی روشنی دوبالا ہو جائے اور شیشہ بھی ایسا شفاف گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے اور تیل جو اس چراغ میں جلتا ہے زیتون کا ہے جو عام طور پر علاوہ بابرکت ہونے کے تمام تیلوں کی بہ نسبت زیادہ صاف روشنی والا ہوتا ہے اور پھر زیتون بھی ایسے درخت
(باقی صفحہ ۴۶۷ پر)

(بقیہ صفحہ ۴۵۹)
معنی نہیں ہیں کہ اگر باندیاں پاک دامن رہنا نہ چاہیں تو مجبور کرنا جائز ہے کیونکہ ایسا تو ہوتا ہی نہیں جب لونڈی ازخود پاک دامن رہنا نہ چاہے گی تو اس کو مجبور کرنے کی ضرورت کیوں پیش ہونے لگی۔

شان نزول صفحہ ۴۶۸ پر)

فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۳۹ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ

نے اس کو پورا پورا چکا دیا حساب ! اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے ف۱ یا اندھیروں کی مانند ہیں

بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ

گہرے دریا میں کہ اس کو لہر ڈھانکے لیتی ہے ! لہر پر دوسری لہر ! اس کے اوپر بادل !

ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ

(غرض) اندھیرے ہیں ایک کے اوپر ایک ! جب اپنا ہاتھ نکالے تو لگتا نہیں کہ اس کو دیکھ سکے

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝۴۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

اور جس کو اللہ ہی نے نور نہ دیا اس کے لئے کہیں نور نہیں ف۲ کیا تو نے دیکھا

اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ

نہیں کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور نیز پرند پر پھیلائے ہوئے

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا

ہر ایک نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور تسبیح ! اور اللہ جانتا ہے جو کچھ یہ

يَفْعَلُوْنَ ۝۴۱ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝۴۲

کرتے ہیں ۔ اور اللہ ہی کی ہے حکومت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ

کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ ہانک لاتا ہے بادل کو پھر ان کو باہم ملاتا ہے پھر ان کو رکھتا ہے

رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ

تہہ بتہہ ! پھر تو دیکھتا ہے مینھ کو کہ نکلتا ہے بادل کے بیچ میں سے اور وہ اتارتا ہے آسمان سے (یعنی) ان

مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ

پہاڑوں سے جو آسمان میں ہیں اولے ! پھر اولے ڈال دیتا ہے جس پر چاہتا ہے اور اس کو

عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝۴۳ يُقَلِّبُ

ہٹا دیتا ہے جس سے چاہتا ہے ۔ قریب ہے کہ بادل کی چمک لے جائے آنکھوں کو ۔ اللہ بدلتا

اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۴۴

رہتا ہے رات اور دن کو ! بیشک اس میں عبرت ہے ان کے لئے جن کی آنکھیں ہیں ۔

ف۱

مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ کافر کے جس قدر اعمال نیک ہیں وہ سب محض بیکار اور دھوکے کی ٹٹی ہیں جیسے چلکتا ہوا ریت کہ دور سے پیاسے مسافر کو پانی سا معلوم ہوتا ہے اور جب وہ پانی پینے اور پیاس بجھانے کی امید پر اس کے پاس آئے تو وہاں کچھ بھی نہیں ! اسی طرح کفار کے سب نیک اعمال بظاہر مفید نظر آتے ہیں لیکن جب مر گیا تو آنکھیں کھلیں کہ یک دم اللہ کے فرشتے آموجود ہوئے اور اعمال کا حساب ہونے لگا۔

ع ۵ / ۱۱

ف۲

جس طرح دنیا کا کوئی نور ایمان کے نور کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اسی طرح دنیا کا کوئی اندھیرا کفر کے اندھیرے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ سمجھنے کے لئے یہ مثال کچھ یوں ہو سکتی ہے کہ اندھیری رات ہو ! دریا کی تہہ میں ایک آدمی ہوا اور دریا میں طوفان برپا ہو کر لہروں پر لہریں چلی آرہی ہوں اور اوپر سے غلیظ ابر چھا رہا ہو ان تمام باتوں کے جمع ہونے سے دریا کی تہہ میں جو سخت اندھیری ہوگی وہ کفر کی تاریکی سے کچھ مشابہ ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى
اور اللہ نے پیدا کیا ہر جاندار کو پانی سے پھر ان میں سے کوئی تو چلتا ہے اپنے پیٹ
بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ
کے بل اور کوئی ان میں سے چلتا ہے دو پاؤں پر ! اور کوئی ان میں سے
عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾
چلتا ہے چار پر ۔ اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف۱
لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى
ہم نے نازل فرمائیں روشن آیتیں اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا
راستہ کی جانب ۔ اور (منافق) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور رسول پر اور فرمانبردار بنے
ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ
پھر روگردانی کرتا ہے ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد ۔ اور یہ لوگ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
مومن نہیں ۔ (ش ۱۲) اور جب ان کو بلایا جاتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی جانب تاکہ وہ ان میں
اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ
تصفیہ چکادے یکایک ان میں سے کچھ لوگ روگردانی کرتے ہیں ! اور اگر حق ان کا ہے تو دوڑے چلے آتے ہیں رسول
مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ۭ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ
کی جانب مطیع بن کر ف۲ کیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا شک میں پڑے ہوئے ہیں یا اس بات سے ڈرتے ہیں کہ
يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ۧ اِنَّمَا
ان پر ظلم کرے گا اللہ اور اس کا رسول ! کوئی نہیں بلکہ یہی خود ظالم ہیں ۔ بس
كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
مسلمانوں کا قول جب ان کو بلایا جائے اللہ اور اس کے رسول کی جانب تاکہ وہ فیصلہ
اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ
کردے ان میں ! یہی ہے کہ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے (حکم) سنا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ۔ اور جو

ف۱ سانپ کینچوا اور بہتیرے کیڑے مکوڑے تو پیٹ کے بل چلتے ہیں ؛ آدمی اور بہتیرے جانور پرند طوطا، کوا وغیرہ دو پاؤں پر چلتے ہیں اور مویشی گائے، بھینس، بکری وغیرہ چار پاؤں پر چلتے ہیں اور کسی جاندار کے اس سے بھی زیادہ پندرہ پندرہ، بیس بیس پاؤں بھی ہوتے ہیں جیسے کن کھجورا کن سلائی وغیرہ۔

ف۲ یعنی منافق چونکہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محض انصاف و عدل سے حکم کرتے ہیں۔ اس لئے اگر وہ ناحق پر ہوئے اور دوسرے کا حق ظلماً دبا بیٹھے تو فیصلہ کرانے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے ہوئے بچتے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں انصاف کا حکم ان کے خلاف پڑتا ہے اور کہیں حق بجانب ان کے ہوا اور ان کا حق کسی نے دبا لیا تو کان دبائے دوڑے چلے آتے ہیں کہ ہمارا حق دلا دو۔

(شانِ نزول صفحہ ۹۴۶ پر)

ع ۶ ۱۲

يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝۵۲

حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا اور ڈرتا ہے اللہ سے اور بچ کر چلے اس (کی ناراضمندی) سے تو وہی لوگ مراد پانیوالے

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا

ہیں اور (منافقین) قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی سخت قسمیں کہ اگر تو ان کو حکم دے تو ضرور گھر بار چھوڑ کر باہر نکلیں گے۔ کہہ دے کہ

تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۵۳ قُلْ اَطِيْعُوا

قسمیں نہ کھاؤ! فرمانبرداری دستور کے مطابق (مطلوب ہے) بیشک اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ کہہ دے کہنا مانو

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ

اللہ کا اور کہنا مانو رسول کا۔ پھر اگر تم منہ موڑو گے تو بس رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر بوجھ رکھا گیا اور تمہارے ذمہ

مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

وہ ہے جو تم پر بوجھ رکھا گیا اور اگر اسکی اطاعت کرو گے تو راہ پاؤ! اور رسول کے ذمہ تو بس کھول کر پہنچا دینا

الْمُبِيْنُ ۝۵۴ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہے ف (ش) اللہ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور نیک عمل کئے کہ

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ

ان کو ضرور خلیفہ بنائے گا ملک میں جیسا کہ خلیفہ بنایا تھا ان سے اگلوں کو

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

اور ضرور جمائے گا ان کے لئے ان کا وہ دین جس کو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ان کو عنایت فرمائے گا انکے

خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْــًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ

خوف کے بدلے میں امن۔ وہ میری عبادت کیا کرینگے اشریک نہ کریں گے میرا کسی چیز کو! اور جو کوئی ناشکری

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۵۵ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

کرے اس کے بعد تو وہی لوگ فاسق ہیں ف۲ اور قائم رکھو نماز اور دیتے

الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۵۶ لَا تَحْسَبَنَّ

رہو زکوٰۃ اور کہا مانو رسول کا تاکہ تم پر رحم کیا جائے ایسا خیال نہ کرو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ

کہ یہ کافر (ہمیں) ہرا دیں گے ملک میں بھاگ کر۔ اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور

ف

مطلب یہ ہے کہ اے منافقو قسمیں کھانے اور باتیں بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ پسندیدہ اطاعت اور دستور کے مطابق خالص فرمانبرداری تم سے بھی طلب کی جاتی ہے اس کے خلاف ظاہرداری کے طور پر قسمیں کھا کھا کر اپنے آپ کو تابعدار جتانا دنیا سازی کی باتیں ہیں اللہ تو دلوں کے حالات سے واقف ہے۔ تبلیغ رسالت کی جو ذمہ داری رسول پر ہے اس کے جواب دہ وہ ہیں اور اطاعت کی جو ذمہ داری تم پر ہے اس کے جواب دہ تم ہو۔ رسول تو اپنا کام پورا کر چکے۔ تم اپنی فکر کرو۔

ف۲

حقانیت اسلام کی صاف دلیل ہے۔ اس پیشین گوئی کی تصدیق خلفاء اربعہ کے ہاتھوں ہوئی فتوحات کی کثرت دنیا کی سلطنت اور پسندیدہ دین اسلام کا قیام واستحکام اور شریعت محمدی کا فروغ وغلبہ زیادہ تر شیخین یعنی حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت سراپا سعادت میں رونق پذیر ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ ان حضرات کا یہ احسان ہم سب کی گردن پر اس قدر ہے کہ امت محمدیہ قیامت تک ان سے سبکدوش نہیں ہو سکتی پھر اس پر ان کی سچی خلافت کا انکار کرنا اور طعن وتشنیع دینے عداوت کرنا انتہا درجے کا فسق نہیں تو اور کیا ہے۔؟

(ش) شان نزول صفحہ ۴۴۶ ۸ پر)

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ ع ۷ / ۱۳
وہ بری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی! (رش ۱۴) اے ایمان والو! تم سے اجازت لے کر آیا کریں
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ
تمھارے ہاتھ کے مال اور وہ لوگ جو نہیں پہنچے حد بلوغ کو تم میں سے! تین
مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ
بار! فجر کی نماز سے پہلے اور جس وقت تم اتار رکھا کرتے ہو اپنے کپڑے
الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ۫ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ
دوپہر میں اور عشاء کی نماز کے بعد! یہ تین وقت تمھارے پردے کے ہیں
لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ
کچھ گناہ نہیں تم پر اور ان پر ان اوقات کے بعد! اکثر آتے جاتے رہتے ہیں تمھارے
بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ
پاس تم میں سے ایک دوسرے کے پاس۔ یوں بیان فرماتا ہے اللہ تمھارے لئے آیتیں۔ اور اللہ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا
جاننے والا حکمت والا ہے ف۱ اور جب پہنچ جائیں تم میں کے لڑکے حد بلوغ کو تو ان کو چاہیئے کہ اسی
اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ
طرح اجازت لیا کریں جس طرح اجازت لیتے رہے ان کے اگلے! اسی طرح بیان فرماتا ہے اللہ تمھارے لئے اپنی آیتیں! اور
اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا
اللہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا۔ اور بڑی بوڑھی عورتیں جو نکاح کی توقع نہیں رکھتیں تو
فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ
ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اتار رکھیں اپنے کپڑے! یہ نہیں کہ دکھاتی پھریں
بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾
اپنا سنگھار! اور اس سے بھی بچیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ف۲
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ
(رش ۱۵) نہ اندھے آدمی پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیمار پر کچھ گناہ

ف۱
مطلب یہ ہے کہ چونکہ ان اوقات میں عموماً خلوت کے وقت لوگ اپنے کپڑے اتار رکھا کرتے ہیں اور ستر دیکھنا نہ لڑکوں کو جائز ہے اور نہ اپنے محارم کو اس لئے ان اوقات میں نابالغ بچے اور ہاتھ کے مال یعنی لونڈی غلام بھی گھر کے مالک سے اجازت لے کر گھر کے اندر آیا کریں بغیر کہے سنے اور بلا اجازت گھسے نہ چلے آئیں کہ دوسروں کو ننگا دیکھیں البتہ ان اوقات کے علاوہ ان کو دوسرے اجنبیوں کی طرح ہر مرتبہ گھر میں آنے کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

ف۲
مطلب یہ ہے کہ بوڑھی عورتیں اگر اپنے گھروں میں دوپٹہ وغیرہ اتار رکھیں اور تھوڑے کپڑوں میں بیٹھی رہیں تب بھی کچھ حرج نہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ ستر نہ کھلے اور اگر اتنی کی بھی احتیاط رکھیں اور پورا پردہ کریں تو اور بھی اچھا ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۴۶ پر)

حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآىِٕكُمْ اَوْ
ہے اور نہ خود تم پر! اس بات میں کہ کھاؤ اپنے گھروں میں سے یا اپنے باپ کے گھروں سے یا
بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اپنی ماں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچوں
اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں
خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ
کے گھروں سے (ش ۱۶) یا ان کے گھروں سے جن کی کنجیاں تمھارے اختیار میں ہوں (ش ۱۷) یا اپنے دوست کے
جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا
گھر سے ف تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کھاؤ سب مل کر یا الگ الگ! تو جب جانے لگو گھروں میں تو سلام کرو اپنے
عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
لوگوں پر! دعائے خیر ہے اللہ کی طرف سے برکت والی عمدہ۔ اسی طرح اللہ بیان
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فرماتا ہے تمھارے لئے آیتیں تاکہ تم سمجھو ف ۲ (ش ۱۸) بس مسلمان تو وہی ہیں جو ایمان لائے
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى
اللہ اور اسکے رسول پر اور جب رسول کے ساتھ ہوتے ہیں کسی ایسے کام پر جس میں جمع ہونے کی ضرورت ہے تو جاتے نہیں
يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ
جبتک کہ اس سے اجازت نہ لیں۔ بیشک جو لوگ تجھ سے اجازت لیتے ہیں وہی لوگ ہیں جو واقع میں
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر تو جب وہ تجھ سے اجازت مانگا کریں اپنے کسی کام کے لئے
فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
تو تو اجازت دے دیا کر ان میں سے جسے چاہے اور ان کے لئے مغفرت مانگ اللہ سے۔ بیشک اللہ بخشنے والا
رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ
مہربان ہے۔ (ش ۱۹) (مسلمانو) نہ سمجھو رسول کے بلانے کو آپس میں جیسے تم میں ایک ایک کو بلایا

ف
اس سے پہلے ایک آیت لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل نازل ہوئی تھی کہ مسلمانو! ایک دوسرے کے مال ناجائز طور پر نہ کھا بیٹھو تو مسلمانوں نے یہ سمجھ کر کہ کھانا تو سب مالوں سے افضل اور بقا کا موقوف علیہ ہے ایک نے دوسرے کے یہاں کا کھانا کھانا بالکل چھوڑ دیا نہ بھانجا ماموں کے یہاں کھائے اور نہ بھتیجا چچا کے یہاں حالانکہ باہمی ارتباط کا بڑا ذریعہ یہی ہے تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرما کر آپس کے عزیز و اقارب میں کھانے پینے کی اجازت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ع ۸ ۱۴

ف ۲
ملاقات کے وقت سب سے بہتر دعائے خیر اللہ پاک کا تعلیم کیا ہوا مبارک اور پاکیزہ سلام السلام علیکم ہے۔ اپنی طرف سے دوسرا لفظ تجویز کرنا مثلاً آداب عرض! تسلیمات، کورنش، مجرا وغیرہ وغیرہ نہایت نامناسب ہے مسلمانوں کو متنبہ ہونا چاہیئے اور اس واہیات طریقہ کو متروک کرنا چاہیئے۔

(ش شان نزول صفحہ ۸۴۶ پر)

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ

کرتا ہے ف اللہ ان کو جانتا ہے جو سٹک جاتے ہیں تم میں سے آنکھ بچا کر تو ڈرنا چاہیئے ان لوگوں کو

يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ

جو خلاف کرتے ہیں رسول کے حکم کا اس بات سے کہ ان پر پڑے کوئی بلا یا ان کو پہنچے دردناک

اَلِيْمٌ ۝۶۳ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ

عذاب! سن لو! اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کو معلوم ہے جس حال پر

عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ

تم ہو اور جس دن لوٹائے جائیں گے اللہ کی جانب تو ان کو بتادے گا جو کچھ انھوں نے کیا ہے اور اللہ سب

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۴ ع ۹ ۴ ۱۵

چیز جانتا ہے۔

سورۃ الفرقان مکیۃ ۴۲ ۲۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ۷۷ آیاتہا ۶ رکوعاتہا

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ

بڑا بابرکت ہے جس نے نازل فرمایا قرآن اپنے بندے پر تاکہ ہو تمام جہان کے لئے

نَذِيْرَۨا ۝۱ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا

ڈرانے والا۔ وہ (اللہ) کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اس نے نہیں بنایا کوئی بیٹا

وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ

اور نہیں اس کا کوئی شریک بادشاہی میں اور اس نے پیدا کیا ہر چیز کو پھر اسکا ایک

تَقْدِيْرًا ۝۲ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ

اندازہ مقرر کیا۔ اور لوگوں نے اختیار کرلئے اس کے سوا ایسے معبود جو کچھ نہیں پیدا کرسکتے اور وہ خود

يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ

پیدا کئے ہوئے ہیں اور وہ نہیں مالک اپنے حق میں برے کے اور نہ بھلے کے اور نہ مالک ہیں

مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝۳ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

مرنے کے اور نہ جینے کے اور نہ جی اٹھنے کے! اور کہنے لگے کافر کہ یہ تو نرا جھوٹ ہے جس کو

ف یا یہ مطلب ہے کہ اگر رسول تم کو کسی کام کے لئے بلائے تو اس کے بلانے کو معمولی بلانا نہ سمجھو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو بلایا کرتے ہو کہ اس کی تعمیل ضروری نہیں سمجھتے، گئے گئے نہ گئے نہ گئے۔ رسول جس وقت بلایا کرے فوراً حاضر ہو جایا کرو

معانقہ

فْكُ ۟افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا

محمد نے گھڑ لیا ہے اور اس کی مدد کی ہے گھڑت میں دوسرے لوگوں نے تو یہ لوگ آئے نا انصافی اور

وَّزُوْرًا ۚ ۝۴ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ

جھوٹ پر۔ اور کہنے لگے کہ یہ کہانیاں ہیں اگلوں کی جس کو اس نے لکھ لیا ہے سو وہی اس پر

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ

پڑھے جاتے ہیں صبح و شام! کہہ دے کہ یہ اس نے اتارا ہے جو جانتا ہے چھپے بھید آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا

زمین میں! بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے اور کہنے لگے کہ یہ کیسا

الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ

رسول ہے کہ کھاتا ہے کھانا اور چلتا ہے بازاروں میں! کیوں نہیں اتارا گیا اسکی

مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ

جانب کوئی فرشتہ کہ وہ بھی رہتا اسکے ساتھ ڈرانے والا! یا ڈال دیا جاتا اسکی طرف خزانہ یا اس کے پاس ایک باغ ہوتا

يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا

کہ کھایا کرتا اس میں سے۔ اور کہا ظالموں نے کہ بس تم تو پیچھے پڑے ہوئے ہو ایک جادو زدہ

مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

مرد کے۔ دیکھ! کیسی بیان کیں تیرے لئے مثالیں! پس گمراہ ہو گئے اب راہ پا

سَبِيْلًا ۝۹ ع تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ

نہیں سکتے۔ (ش ۲۰) بڑی بابرکت ہے وہ ذات جو اگر چاہے تو کر دے تیرے لئے اس سے بہتر

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ

باغ کہ بہہ رہی ہوں ان کے نیچے نہریں۔ اور کر دے تیرے لئے محل! کوئی

كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱ اِذَا

نہیں! بلکہ یہ جھٹلاتے ہیں قیامت کو اور ہم نے تیار کی ہے اس کے لئے جو جھٹلاتا ہے قیامت کو! دوزخ! جب

رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝۱۲ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا

وہ ان کو دیکھے گی دور جگہ سے! یہ لوگ سنیں گے اس کا جھنجھلانا اور چلانا۔ اور جب ڈال دیئے جائیں

(بقیہ صفحہ ۴۶۰)

کا کہ جو سائے میں پلا ہو! نہ پورب رخ واقع ہے کہ اس کو صبح کی دھوپ لگے نہ پچھم رُخ کہ ڈوبتے وقت آفتاب جلادے بلکہ بیچ باغ میں ہے خواہ نخواہ عمدہ ہی ہوگا ایسا صاف کہ اگر اس کو آگ نہ بھی چھوئے تب بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب جلا اٹھتا ہے یہ نور علیٰ نور ایسی مسجدوں میں ملتا ہے جہاں اللہ کے نیک بندے عبادت کرتے ہیں اس آیت مقدسہ کا مطلب دوسرے پیرایہ میں اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ نور سے مراد پیغمبر آخرالزماں یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہمارا پیارا نبی محمدؐ ایسا صاف شفاف نور ہے کہ جس میں تمام صفات موجود ہیں اس کا تیل بے آگ کے سلگ اٹھنے کو تیار ہے۔ یعنی مومنین کے دل بغیر ریاضت کے صرف اس کی صحبت ہی سے منور ہو جاتے ہیں۔

ع ۹ / ۱۶

(شان نزول صفحہ ۸۴۷ پر)

مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ

گے اس کی ایک تنگ جگہ میں مشکیں باندھ کر! وہاں پکاریں گے موت کو (ہم کہیں گے) آج نہ پکارو

ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ

ایک موت کو اور پکارو بہت سی موتوں کو۔ کہہ دے بھلا یہ (دوزخ) بہتر ہے یا ہمیشہ

الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

رہنے کی جنت کہ جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے! وہ ان کا بدلہ اور پھر جانے کی جگہ ہے۔ وہاں ان

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾

کے لئے ہوگا جو وہ چاہیں گے! ہمیشہ رہیں گے۔ ہو چکا تیرے پروردگار پر وعدہ مطلوب بہ ف

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ

اور جس دن جمع کرے گا ان کافروں کو اور ان کو جنہیں وہ پوجتے رہے اللہ کے سوا۔ پھر فرمائے گا کہ کیا

اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا

تم نے گمراہ کیا تھا میرے ان بندوں کو؟ یا وہ آپ راستے سے بھٹک گئے۔ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے یہ

كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ

بات ہم کو زیبا ہی نہیں کہ بنالیں تیرے سوا دوسرے کارساز! لیکن

مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ

تو نے فائدے پہنچائے ان کو اور ان کے باپ دادا کو یہاں تک کہ بھلا بیٹھے تیری یاد! اور تھے یہ لوگ ہلاک ہونے والے۔ (ہم کہیں گے

كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ

کہ اے کافرو) یہ تو تم کو جھٹلا چکے تمہاری باتوں میں اب تم نہ (ہمارے عذاب کو) پھیر سکتے ہو اور نہ (اپنی) مدد کرسکتے ہو اور جو

يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

تم میں ظلم کرے گا ہم اس کو چکھائیں گے بڑا عذاب (ش ۲۱) اور جتنے ہم نے تجھ سے پہلے رسول بھیجے وہ

اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَ

سب کھاتے تھے کھانا اور پھرتے تھے بازاروں میں اور ہم

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع ۱۱/۱۷

نے بنایا ہے تم میں ایک کو ایک کے لئے آزمائش (کا ذریعہ) دیکھیں تم بھی صبر کرتے ہو؟ تیرا پروردگار سب دیکھ رہا ہے۔

ف قادر مطلق خالق پر کوئی امر واجب اور ضروری نہیں ہے وہ سب کا حاکم ہے کسی کا محکوم نہیں نہ اس پر کسی کا زور ہے نہ جبر! اگر وہ بے قصور کو دوزخ میں جھونک دے تو کوئی چوں کرنے والا نہیں۔ سب اس کی حقیقی ملک ہے وہ سب کا مالک متصرف ہے جو چاہے کرے اس قسم کی آیات کا مطلب کہ جس میں اس بے نیاز ذات پر کسی امر کا لزوم اور ضروری ہونا سمجھ میں آتا ہے۔ یہ ہوتا ہے کہ اس وعدے کا ایفا مثلاً کفار کو جہنم میں جھونکنے اور اہل اسلام کو جنت میں داخل فرمانے کا ہم نے خود اپنے ذمہ ضروری اور لازم کرلیا اور ہم سے زیادہ سچا کوئی ہو نہیں سکتا اس لئے ہمارے وعدے اور وعید میں کوئی خلاف تخلف بھی نہ ہوگا اور اس وجہ سے وہ باستحقاق طلب بھی کیا جاسکتا ہے۔

(شان نزول صفحہ ۷۴۸ پر)

وَقَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡنَا
اور کہا ان لوگوں نے جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے کہ کیوں نہ اترے ہم پر
الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَوۡ نَرٰی رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسۡتَکۡبَرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ وَ عَتَوۡ
فرشتے یا ہم دیکھتے اپنے پروردگار کو۔ یہ لوگ بہت بڑائی رکھتے ہیں اپنے جی میں اور سر چڑھ
عُتُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۲۱﴾ یَوۡمَ یَرَوۡنَ الۡمَلٰٓئِکَۃَ لَا بُشۡرٰی یَوۡمَئِذٍ
رہے ہیں اپنی شرارت میں۔ جس دن دیکھیں گے فرشتوں کو! کوئی خوشی نہیں اس دن
لِّلۡمُجۡرِمِیۡنَ وَ یَقُوۡلُوۡنَ حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ﴿۲۲﴾ وَ قَدِمۡنَاۤ اِلٰی مَا
گنہگاروں کو اور کہیں گے کہ روکی جائے کوئی اوٹ ف اور ہم متوجہ ہوئے ان کے
عَمِلُوۡا مِنۡ عَمَلٍ فَجَعَلۡنٰہُ ہَبَآءً مَّنۡثُوۡرًا ﴿۲۳﴾ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ
اعمال کی طرف جو انھوں نے کئے تھے تو ہم نے اس کو بنا دیا بکھری ہوئی دھول! جنت والے اس دن خوب
یَوۡمَئِذٍ خَیۡرٌ مُّسۡتَقَرًّا وَّ اَحۡسَنُ مَقِیۡلًا ﴿۲۴﴾ وَ یَوۡمَ تَشَقَّقُ
ہیں ٹھکانے کے اعتبار سے اور بہتر ہیں خواب گاہ میں اور جس دن پھٹ جائے گا
السَّمَآءُ بِالۡغَمَامِ وَ نُزِّلَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ تَنۡزِیۡلًا ﴿۲۵﴾ اَلۡمُلۡکُ یَوۡمَئِذِ
آسمان بدلی پر سے اور اتارے جائیں گے فرشتے اتارنا! حقیقی سلطنت اس دن
الۡحَقُّ لِلرَّحۡمٰنِ ؕ وَ کَانَ یَوۡمًا عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ عَسِیۡرًا ﴿۲۶﴾ وَ یَوۡمَ
رحمٰن کی ہوگی! اور وہ دن کافروں پر سخت ہوگا۔ (ش ۱) اور
یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیۡہِ یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِی اتَّخَذۡتُ مَعَ
جس دن کاٹ کاٹ کھائے گا نافرمان اپنے ہاتھوں کو! کہے گا کہ اے کاش میں نے رسول کے
الرَّسُوۡلِ سَبِیۡلًا ﴿۲۷﴾ یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا ﴿۲۸﴾
ساتھ راہ پکڑی ہوتی۔ ہائے میری کم بختی کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔
لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ ؕ وَ کَانَ الشَّیۡطٰنُ
اس نے تو مجھ کو بہکا دیا نصیحت سے اس کے بعد کہ وہ مجھ تک پہنچ چکی تھی! اور شیطان تو انسان
لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی
کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔ اور رسول نے کہا کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے

ف
یعنی قیامت کے دن جب فرشتوں کو دیکھیں گے تو گنہگاروں کو کچھ خوشی نصیب نہ ہوگی بلکہ یہ فرشتوں کو دیکھ کر (حجراً محجوراً) پکار اٹھیں گے یعنی کاش ہم میں اور فرشتوں میں کوئی مضبوط آڑ حائل ہو جائے کہ ہم کو اس کی صورت نہ دکھائی دے اور ان کے ہولناک عذاب سے پناہ مل جائے۔ یا یہ مطلب ہے کہ ان سے فرشتے یوں کہیں گے (حجراً محجوراً) یعنی تم پر خوشی حرام وممنوع ہے آج کا دن تمہاری مصیبت اور عذاب کا ہے تم خوشی کے پاس بھی نہیں پھٹک سکتے۔

(نشان نزول صفحہ ۴۴۸ پر)

اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝۳۰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا

ٹھہرایا اس قرآن کو بکواس ۔ اور (اے محمدؐ) اسی طرح ہم نے

لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا

بنا دیئے ہیں ہر نبی کے دشمن گنہگاروں میں سے ۔ اور کافی ہے تیرا پروردگار ہدایت

وَّنَصِيْرًا ۝۳۱ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ

دینے اور مدد کرنے کو ۔ (ش ۲) اور کہنے لگے وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کیوں نہیں نازل کیا گیا محمدؐ پر قرآن

جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ

سارا ایک دم سے ! (اے محمدؐ) ایسا ہی (ہم نے تھوڑا تھوڑا اتارا) تاکہ ثابت رکھیں اس سے تیرے دل کو اور ہم

تَرْتِيْلًا ۝۳۲ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ

نے اسکو پڑھ سنایا ٹھہر ٹھہر کر ! اور وہ لوگ تیرے پاس مثل نہیں لاتے مگر کہ ہم تجھ کو پہنچا دیتے ہیں واقعی جواب اور

تَفْسِيْرًا ۝۳۳ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ

اس سے بہتر کھول کر ! جو لوگ اٹھائے جائیں گے اپنے مونھوں کے بل دوزخ کی جانب !

اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۳۴ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

یہی لوگ بدترین ہیں جگہ کے اعتبار سے اور زیادہ گمراہ ! اور عطا فرمائی ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۝۳۵ فَقُلْنَا اذْهَبَآ

کتاب ! اور بنایا اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو وزیر ۔ پھر ہم نے کہا کہ تم

اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝۳۶

دونوں جاؤ ان لوگوں کی جانب جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو ۔ پھر ہم نے ان لوگوں کو دے مارا اکھاڑ کر !

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ

اور نوح کی قوم کو کہ جب انھوں نے جھٹلایا پیغمبروں کو ! ہم نے ان کو ڈبو دیا اور ان کو بنایا لوگوں کے لئے

اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۳۷ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَ

نشانی اور ہم نے تیار کیا ہے ستم گاروں کے لئے دردناک عذاب ! اور (ہم نے ہلاک کر مارا) عاد اور

اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝۳۸ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ

ثمود اور کنوئیں والوں کو اور بہت سی امتوں کو ان کے بیچ بیچ میں ف اور سبھی سے ہم نے بیان

ف رس کے معنی میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ گاؤں کا نام ہے اور کوئی کہتا ہے کہ خندق ! ہم نے اپنے حضرات شاہ عبدالقادر صاحب وغیرہ کے اتباعاً کنوئیں کے معنی اختیار کئے ہیں اور یہی قول راجح بھی معلوم ہوتا ہے ۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کون لوگ اور کس نبی کی امت تھے بعض کا خیال ہے کہ شعیبؑ کی امت میں تھے اور بت پرستی کیا کرتے تھے جب انھوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تو ایک بار کنوئیں کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے یکایک وہ کنواں ان کو اور ان کے گھروں کو سب کو یک دم لے بیٹھا اور تمام کفار معہ اپنے گھر بار کے دھنس گئے ۔ شاہ عبدالقادر صاحب تحریر فرماتے ہیں کنوئیں والی کہتے ہیں ایک امت کو جس نے اپنے رسول کو کنوئیں میں موندا ۔ پھر ان پر عذاب آیا تو وہ رسول خلاص ہوا ۔ واللہ اعلم۔

(شان نزول صفحہ ۸۴۸ پر)

الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي

کہیں مثالیں اور سب کا ہم نے ستیاناس کر دیا۔ اور یہ (کفار مکہ) ہو آئے ہیں اس بستی پر جس پر

أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا

برا برساؤ برسایا گیا! تو کیا یہ اس کو دیکھتے نہ تھے۔ بلکہ یہ لوگ توقع

يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿٤٠﴾ وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا

ہی نہیں رکھتے جی اٹھنے کی۔ اور جب تجھ کو دیکھتے ہیں بس تیری ہنسی ہی بناتے ہیں (کہتے ہیں کہ)

الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾ إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْ

کیا یہی شخص ہے جس کو اللہ نے بھیجا پیغمبر بنا کر! یہ تو قریب تھا کہ ہم کو بچلا دے ہمارے معبودوں

لَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ

سے اگر ہم نہ ثابت قدم رہتے ان پر! اور آگے چل کر یہ جان لیں گے جس وقت عذاب

الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ

دیکھیں گے کہ کون زیادہ گمراہ ہے۔ (رکوع ٣) بھلا دیکھ تو جس شخص نے بنا لیا اپنا معبود اپنی خواہش

أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ

کو، تو کیا تو ان پر نگہبان ہو سکتا ہے! یا تو خیال کرتا ہے کہ ان میں اکثر

يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ

سنتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ تو بس چوپایوں کی مثل ہیں! بلکہ وہ (ان سے بھی) زیادہ

سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ

گمراہ ہیں۔ کیا تو نے دیکھا نہیں اپنے رب کی جانب کہ کیوں کر اس نے سایہ پھیلا دیا! اور اگر چاہتا تو اس کو

سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا

بنا دیتا ٹھہرا ہوا۔ پھر ہم نے ٹھہرا دیا اس پر آفتاب کو راہ نما! پھر ہم نے اس کو کھینچ لیا

قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَ

اپنی طرف سہج سہج سمیٹ کر۔ اور وہی ہے جس نے بنا دیا تمہارے لئے رات کو پردہ اور

النَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ

نیند کو آرام اور دن بنا دیا اٹھنے کا وقت۔ اور وہی ہے جس نے بھیجا ہواؤں کو

ف ١

مطلب یہ ہے کہ جس وقت آفتاب افق مشرق سے برآمد ہوتا ہے تو ہر شے کا سایہ بہت لمبا پڑتا ہے۔ پھر جوں جوں سورج چڑھتا جاتا ہے یوں یوں اس کے مقابل سایہ گھٹتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر کو ہر شے کا سایہ اس کی جڑ میں آلگتا ہے۔ پھر آفتاب کے مقابل دوسری جانب بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ بڑھتے بڑھتے شام کے وقت بالکل ناپید ہو جاتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے سائے کو ایسی چیز بنایا ہے جس کا گھٹنا بڑھنا آفتاب کی رفتار پر موقوف کر دیا ہے کہ آفتاب جس طرح چاہے سایہ کو کم و بیش کرتا ہے آخر کار ہم اس کو اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں اور وہ اپنی اصل کو جا لگتا اور معدوم ہو جاتا ہے ہم میں یہ بھی قدرت ہے کہ اگر چاہتے تو سایہ کو ایسی چیز بنا دیتے کہ اس کو آفتاب سے کچھ بھی تعلق نہ ہوتا۔ آفتاب نکلتا اور دن بھر چل کر غروب بھی ہو جاتا لیکن سایہ ایک ہی جگہ بدستور قائم رہتا۔

ع ٤ ١ ٢

(شان نزول صفحہ ٨٤٨ پر)

بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾
خوشخبری دینے والی اس کی رحمت کے آگے آگے۔ اور ہم نے اتارا آسمان سے پاک پانی۔
لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ
تاکہ اس سے زندہ کر دیں مردہ شہر کو اور وہ پلائیں اپنے پیدا کئے ہوئے بہتیرے چوپایوں اور
كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ
آدمیوں کو۔ اور ہم نے اس کو طرح طرح پر ان میں بانٹا تاکہ نصیحت پکڑیں! تو بہتیرے لوگ
النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾
ناشکری کئے بغیر نہ رہے۔ اور اگر ہم چاہتے اٹھا کھڑا کرتے ہر بستی میں ایک ڈر سنانے والا
فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ
سو تو کہا نہ مان کافروں کا اور ان کا مقابلہ کر اس قرآن سے بڑے زور سے۔ اور وہی
الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ
ہے جس نے ملا دیا دو دریاؤں کو! یہ تو میٹھا پیاس بجھانے والا ہے اور دوسرا کھاری کڑوا ہے
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ
اور بنا دیا ان دونوں کے درمیان ایک پردہ اور مضبوط آڑ۔ اور وہی ہے جس نے پیدا کر دیا
مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾
پانی سے آدمی کو پھر اس کو بنا دیا ناتا اور سسرال ف۱ اور تیرا رب قادر ہے۔
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ
اور وہ پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسی چیز کو جو نہ ان کو نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان اور کافر
الْكَافِرُ عَلٰي رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ
اپنے پروردگار کی (مخالفت) پر مددگار ہے ف۲ اور ہم نے بس تجھ کو بھیجا ہے خوشی اور ڈر سنانے والا۔ کہہ دے
مَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ
کہ میں تم سے نہیں مانگتا اس پر کچھ مزدوری مگر جو کوئی چاہے کہ بنا لے اپنے رب کی طرف
سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَي الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ
راستہ ف۳ اور تو بھروسہ کر اس زندہ پر جس کو موت نہیں اور تسبیح کر اس کی حمد کے ساتھ

ف۱ یعنی ہم نے آدمی کو نطفہ سے پیدا کر کے نسب و قرابت دامادی کا صاحب بنایا کہ کسی کا بیٹا بیٹی بنتا ہے اور کسی کا داماد یا بہو۔ غرض انسان پر یہ دو حالتیں طاری ہوتی ہیں اول اپنے ماں باپ سے تعلق رہتا ہے اور جس خاندان کا ہے اس کا بیٹا بیٹی پوتا پوتی کہلاتا ہے یہ تو نسب اور ناتا ہوا اور پھر جب اس کا بیاہ ہوا تو دوسری جگہ اس کا تعلق شروع ہوتا ہے جس گھر بیاہا گیا اس کا داماد یا بہو کہلایا اس رشتہ سے وہ سسرال ہوئی۔

ف۲ ظہیر کے معنی معاون اور پشت پناہ کے ہیں۔ یعنی کافر اللہ کی مخالفت پر کمر بستہ اور شیطان کا مطیع بن کر اس کا معاون و مددگار بنا ہوا ہے۔

ف۳ یہ فقرہ بڑی شفقت بھرا ہوا ہے اس کی ایسی مثال ایسی ہے جیسے کسی تمہارے محسن استاد نے جب تم کو بڑی شفقت سے پڑھا اور سکھا کر عالم بنا دیا تو اب کہے کہ عزیزمن میں اس کی اجرت یعنی تم سے نہیں چاہتا میری اجرت یہی ہے کہ تم اپنے علم کو یاد رکھو اور اس پر عمل کرو منشاء یہ ہے کہ تمہارا علم کو یاد رکھنا اور اس پر عمل کرنا واقع میں تمہارے ہی نفع کا باعث ہے لیکن چونکہ ہر وقت تمہارا نفع میری مدنظر ہے اس لئے اس سے مجھ کو ایسی ہی مسرت ہوگی جیسی اجرت لینے سے ہوتی۔

وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝۵۸ ۚۛ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
اور وہ کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار ۔ جس نے پیدا کیا آسمانوں

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے (سب کو) چھ دن میں پھر قائم ہوا

الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْــَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝۵۹ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا
عرش پر ! (وہ) بڑا مہربان ہے تو پوچھ اس کو کسی باخبر سے ۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ سجدہ کرو

لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ ق اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ
رحمٰن کو (تو) وہ کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا چیز ہے ! کیا ہم سجدہ کرنے لگیں جسے تو ہم کو کہے اور ان کی

نُفُوْرًا ۝۶۰ ۩ السجدۃ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا
نفرت بڑھتی ہے ۔ بڑی بابرکت ذات ہے جس نے بنادیئے آسمان میں برج اور رکھ دیا اس میں

سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝۶۱ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً
(سورج کا) چراغ اور روشن چاند ۔ اور وہی ہے جس نے بنایا رات اور دن کو ایک دوسرے کا

لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝۶۲ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ
جانشین اس کیلئے جو غور کرنا چاہے یا ارادہ کرے شکرگزاری کا ف۱ اور بندے رحمٰن کے وہ ہیں جو

يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ
چلتے ہیں زمین پر آہستگی سے اور جب ان سے بات کرنے لگیں جاہل لوگ

قَالُوْا سَلٰمًا ۝۶۳ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝۶۴
(تو) کہہ دیں کہ سلام ۔ اور وہ لوگ کہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے آگے سجدہ کرتے اور کھڑے ف۲

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ڰ اِنَّ
اور وہ کہ جو کہتے ہیں ! اے ہمارے پروردگار ہم سے پرے رکھ دوزخ کا عذاب بیشک

عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝۶۵ ڰ اِنَّهَا سَاۗءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝۶۶
اس کا عذاب لازم ہوجانے والا ہے بلاشبہ وہ بری آرام گاہ ہے اور برا مقام

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ
اور وہ لوگ کہ جب وہ خرچ کرنے لگیں (تو) نہ فضول خرچی کریں اور نہ تنگی کریں اور ان کا خرچ ان

مع عند المتقدمین ۱۲

ع ۵/۴ ۳

ف۱ یعنی رات جاتی ہے تو اس کی جگہ دن آجاتا ہے اور جب دن چلا جاتا ہے تو اس کے قائم مقام ہو کر رات آموجود ہوتی ہے۔

ف۲ یعنی رحمٰن کے خاص بندے وہی ہیں جو منکسر المزاج متواضع ہیں۔ فروتنی و عاجزی سے زمین پر چلتے ہیں اور اگر کبھی کسی جاہل سے مڈ بھیڑ ہوگئی اور وہ لگا ان سے جہالت کی باتیں کرنے توبس سلام کیا اور الگ ہوگئے خود جہالت نہیں کرتے کہ لگیں ان سے جھگڑنے۔ نہ ان کے منہ لگتے ہیں نہ ان میں شامل ہوتے نہ ان سے جاہلانہ جھگڑا کرتے ہیں ان کا تو یہ کام ہے کہ رات بھر اپنے رب کے سامنے سجدے کریں دست بستہ کھڑے رہیں اور دعائیں مانگیں۔

ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا
دونوں حالتوں میں میانہ ہے (ش ۴) اور وہ کہ جو نہیں پکارتے اللہ کے سوا دوسرا معبود اور نہیں
يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ
خون کرتے کسی جان کا کہ اللہ نے حرام کردیا مگر جہاں چاہیئے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ایسا کرے گا وہ ملے گا بڑے وبال سے۔ اسے دوگنا عذاب ہوگا قیامت کے دن
وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا
اور ہمیشہ اس میں رہے گا خوار ہو کر۔ (ش ۵) مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لایا اور نیک عمل
صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
کیا تو یہی لوگ ہیں کہ اللہ بدل دے گا ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے۔ اور اللہ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى
بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو بیشک وہ رجوع کرتا ہے
اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ
اللہ کی طرف رجوع کرنا اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اور جب گزرتے ہیں بیہودہ مشغلہ پر
مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا
(تو) گزر جاتے ہیں بزرگانہ طریقہ پر! اور وہ لوگ کہ جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے انکے پروردگار کی آیتوں سے (تو) ان پر
عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
نہیں گرتے بہرے اندھے ہو کر ف اور وہ لوگ کہ جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو عنایت فرما
اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾
ہماری بیبیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک! اور ہم کو بنا پرہیزگاروں کا پیشوا۔
اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً
یہ لوگ جزا دیئے جائیں گے بالاخانے اس پر کہ انھوں نے صبر کیا اور ان کا استقبال کیا جائے گا وہاں
وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ
دعائے خیر اور سلام سے ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ خوب جگہ ہے ٹھہرنے اور رہنے کی۔ کہہ دے

ف بلکہ دھیان سے سن کر سجدہ میں گرپڑتے ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۴۰ پر)

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ

کہ نہیں پرواہ کرتا تمھاری میرا پروردگار اگر تم اس کو نہ پکارا کرو۔ سو تم جھٹلا چکے! پس اب اس کا

يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

وبال لازم ہوگا ف۱

سورۃ الشعرآء مکیۃ ۲۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

طسٓمٓ ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا

طٰسٓمٓ (رش۶) یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ۔ شاید تو ہلاک کر بیٹھے اپنے آپ کو اس

يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

وجہ سے کہ وہ مسلمان نہیں ہوتے ۔ اگر ہم چاہیں (تو) اتار دیں ان پر آسمان سے ایک نشانی پھر رہ

أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ﴿٤﴾ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ

جائیں انکی گردنیں اس کے آگے جھکی ہوئی ۔ اور ان کے پاس نہیں آتی کوئی نصیحت رحمٰن کی طرف سے نئی

مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ

کہ جس سے منہ نہ موڑتے ہوں ۔ سو یہ جھٹلا چکے اب ان پر آپہنچے گی

أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ

اس بات کی حقیقت جس پر ٹھٹھے اڑاتے تھے ۔ کیا انھوں نے دیکھا نہیں زمین کی جانب کہ

أَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿٧﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا

کس قدر ہم نے اگائیں اس میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں ۔ بیشک اس میں نشانی ہے اور ان

كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٩﴾ وَ

میں بہتیرے ایمان لانے والے ہیں نہیں ۔ اور بیشک تیرا پروردگار وہی زبردست حکمت والا ہے ۔ اور

إِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ

جب پکارا تیرے پروردگار نے موسیٰ کو کہ آ گنہگار قوم کے سامنے (یعنی) فرعون کی

فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ﴿١٢﴾

قوم کے پاس ۔ کیا یہ ڈرتے نہیں ۔ عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھ کو جھٹلائیں

ف۱

مطلب یہ ہے اگر تمھارا اس کو پکارنا اور مصیبت پڑے پر گڑگڑانا نہ ہوتا تو وہ تمھاری پرواہ بھی نہ کرتا تم جیتے یا مرتے ہدایت پاتے یا گمراہ ہوتے! غرض اس کی کوئی ذاتی غرض نہیں اس نے تمھاری التجا پر رحم کھاکر رسول بھیجا اور حق و باطل کھول دیا تاکہ تم دوزخ سے بچ نکلو۔ مگر تم نے اس کے پیغمبروں کو جھٹلایا تو اب اس کا وبال تمھارے سر پڑ کر رہے گا۔

(شان نزول صفحہ ۸۴۹ پر)

وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ﴿۱۳﴾

اور میرا جی رکتا ہے اور نہیں چلتی میری زبان تو پیغام بھیج ہارون کی جانب ۔

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿۱۴﴾ قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا

اور قوم فرعون کا مجھ پر ایک گناہ ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھ کو مار ڈالیں اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں ! تو تم

بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ﴿۱۵﴾ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ

دونوں جاؤ ہماری نشانیاں لے کر ہم تمہارے ساتھ سنتے رہیں گے ۔ تو دونوں آؤ فرعون کے سامنے پھر کہو کہ ہم رب العالمین

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶﴾ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۱۷﴾ قَالَ أَلَمْ

کے بھیجے ہوئے ہیں کہ تو بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو ۔ فرعون بولا ! کیا

نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿۱۸﴾ وَفَعَلْتَ

ہم نے تجھ کو نہیں پالا اپنے ہاں بچہ سا اور تو رہا ہم میں اپنی عمر میں سے ۔ برسوں ۔ اور تو نے

فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَا

کی اپنی وہ حرکت جو کی ف۱ اور تو ناشکرا ہے ۔ موسیٰ نے کہا

إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ

میں اس وقت وہ حرکت کر بیٹھا اور چوکنے والا تھا ۔ تو میں تم سے بھاگ گیا جب تم سے ڈر لگا ۔

فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۱﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ

پھر مجھے عطا فرمایا میرے پروردگار نے حکم اور مجھ کو بنا دیا پیغمبروں میں سے اور یہ بھی کوئی نعمت

تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ

جس کا تو مجھ پر احسان رکھتا ہے کہ تو نے غلام بنا رکھا بنی اسرائیل کو ف۲ فرعون نے کہا

وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

اور رب العالمین کیا ؟ موسیٰ نے کہا کہ پروردگار آسمانوں اور زمین کا اور جو

بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ﴿۲۴﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ﴿۲۵﴾

کچھ ان دونوں میں ہے (سب کا)، اگر تم لوگ یقین کرو ۔ فرعون نے کہا ان لوگوں سے جو اس کے گرد تھے، کیا تم نہیں سنتے

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿۲۶﴾ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ

موسیٰ نے کہا وہی تمہارا پروردگار اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ! فرعون بولا کہ یہ تمہارا رسول جو

ف۱ یعنی ایک قبطی کو بھی قتل کر چکا ہے ۔

ف۲ فرعون نے موسیٰ پر پرورش کا احسان رکھا تھا موسیٰ نے اس کا جواب دیا کہ سنو جی میری پرورش کا کچھ مجھ پر احسان نہیں کیونکہ اس کی تو ایک خاص وجہ تھی اور وہ یہ کہ تو نے اپنی وحشتناک خوابکے باعث کاہنوں کی تعبیر پر مزید احتیاط تمام بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا تھا اور جو لڑکا پیدا ہوتا تھا اس کو مروا ڈالتا تھا ۔ اسی شورش میں میں بھی پیدا ہوا اور میری ماں نے تیرے خوف سے بحکم خدا مجھ کو ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا وہ صندوق بہتا بہتا تیرے محل میں آ پہنچا اس وقت تیری بی بی کے دل میں اللہ نے رحم ڈالا اور مجھ کو دریا سے نکلوا کر پرورش کرایا یہ ساری باتیں بنی اسرائیل کے تیرے پنجہ غضب میں گرفتار ہونے کے باعث ہوئیں اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو پھر میری پرورش میرے والدین ہی نہ کرتے اور میں تجھ تک آتا ہی کیوں ۔ غرض میری پرورش کا اصل باعث تیرا ظلم ہے جو تو بنی اسرائیل پر کیا کرتا تھا اور جب اصل وجہ ظلم ہوئی تو پرورش کا کچھ احسان نہیں ۔

الَّذِیٓ اُرۡسِلَ اِلَیۡکُمۡ لَمَجۡنُوۡنٌ ﴿۲۷﴾ قَالَ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ

تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور دیوانہ ہے ۔ موسیٰ نے کہا کہ وہی پروردگار مشرق اور

الۡمَغۡرِبِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا ؕ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَئِنِ

مغرب کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے (سب کا) اگر تم کچھ عقل رکھتے ہو۔ وہ بولا کہ اگر تونے

اتَّخَذۡتَ اِلٰـہًا غَیۡرِیۡ لَاَجۡعَلَنَّکَ مِنَ الۡمَسۡجُوۡنِیۡنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ

کوئی اور معبود ٹھہرایا میرے سوا تو میں ضرور تجھ کو قیدیوں میں کروں گا ف موسیٰ نے

اَوَ لَوۡ جِئۡتُکَ بِشَیۡءٍ مُّبِیۡنٍ ﴿ۚ۳۰﴾ قَالَ فَاۡتِ بِہٖۤ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ

کہا کیا اگر میں لاؤں تیرے سامنے ایک روشن چیز (تب بھی)؟ بولا تو اس کو لا اگر تو سچا

الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلۡقٰی عَصَاہُ فَاِذَا ہِیَ ثُعۡبَانٌ مُّبِیۡنٌ ﴿ۚۖ۳۲﴾ وَّ نَزَعَ یَدَہٗ

ہے ۔ پس موسیٰ نے ڈال دیا عصا اپنا تو اسی دم وہ ایک صریح اژدھا ہو گیا۔ اور اپنا ہاتھ نکالا

فَاِذَا ہِیَ بَیۡضَآءُ لِلنّٰظِرِیۡنَ ﴿٪۳۳﴾ قَالَ لِلۡمَلَاِ حَوۡلَہٗۤ اِنَّ ہٰذَا لَسٰحِرٌ

تو ناگہاں وہ سفید تھا ناظرین کے لئے ۔ فرعون نے کہا اس جماعت سے جو اس کے گرد تھی کہ بیشک یہ تو

عَلِیۡمٌ ﴿ۙ۳۴﴾ یُّرِیۡدُ اَنۡ یُّخۡرِجَکُمۡ مِّنۡ اَرۡضِکُمۡ بِسِحۡرِہٖ ٭ۖ فَمَاذَا

کوئی ماہر جادوگر ہے۔ چاہتا ہے کہ تم کو نکال باہر کرے تمہارے ملک سے اپنے جادو کے باعث ، تو اب تم

تَاۡمُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوۡۤا اَرۡجِہۡ وَ اَخَاہُ وَ ابۡعَثۡ فِی الۡمَدَآئِنِ

لوگ کیا کہتے ہو؟ وہ بولے ! مہلت دیجئے اس کو اور اس کے بھائی کو اور بھیجئے شہروں میں

حٰشِرِیۡنَ ﴿ۙ۳۶﴾ یَاۡتُوۡکَ بِکُلِّ سَحَّارٍ عَلِیۡمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَۃُ

نقیب ۔ کہ آپ کے پاس لے آئیں ماہر جادوگروں کو ۔ پھر جمع کئے گئے جادوگر

لِمِیۡقَاتِ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿ۙ۳۸﴾ وَّ قِیۡلَ لِلنَّاسِ ہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّجۡتَمِعُوۡنَ ﴿ۙ۳۹﴾

ایک روز مقرر کے وعدے پر۔ اور لوگوں سے کہہ دیا گیا کہ تم بھی جمع ہوتے ہو؟

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَۃَ اِنۡ کَانُوۡا ہُمُ الۡغٰلِبِیۡنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَۃُ

شاید ہم پیروی کریں جادوگروں کی اگر وہی غالب رہے ۔ پھر جب آموجود ہوئے جادوگر

قَالُوۡا لِفِرۡعَوۡنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجۡرًا اِنۡ کُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِیۡنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ

تو کہنے لگے فرعون سے ! بھلا ہمارے لئے کچھ اجر بھی ہے اگر ہم غالب رہیں ۔ فرعون نے

ف

فرعون موسیٰ سے اللہ پاک کی ماہیت دریافت کرتا تھا اور چونکہ وہ ذات واجب الوجود فرد حقیقی ماہیت سے منزہ ہے اس لئے موسیٰؑ جواب میں اس کی صفات بیان فرماتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِیۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ فرماتے جاتے تھے کہ اگر تم کو عقل ہے اور تم یقین کر سکتے ہو تو سمجھ لو کہ مخلوقات کا حدوث و فنا ہی خدا کے ہونے کی کافی دلیل ہے۔ ماہیت مرکب شئے ہوتی ہے وہ فرد بسیط صفات کمال سے متصف ماہیت اور ترکیب سے پاک ہے ہماری کوتاہ عقلیں اور قاصر افہام اس کی کنہ کو کیا سمجھ سکیں وہاں ماہیت کا سوال محال ہے۔ فرعون بات بات پر اپنے درباریوں کو ابھارتا ہی رہا کہ کہیں یقین نہ کر بیٹھیں دیوانہ ہی دیوانہ کہتا رہا اور آخر کار اپنی کٹ حجتی پر آکر دھمکیاں دینے لگا۔

ع ۲ ۶

نَعَمۡ وَ اِنَّكُمۡ اِذًا لَّمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰۤى اَلۡقُوۡا

کہا کہ ہاں اور تم اس وقت مقرب قرار دیئے جاؤ گے ۔ ان جادوگروں سے موسیٰ نے کہا کہ ڈالو

مَاۤ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلۡقَوۡا حِبَالَهُمۡ وَعِصِيَّهُمۡ وَقَالُوۡا بِعِزَّةِ

جو تم ڈالتے ہو ۔ پس انھوں نے ڈال دیں اپنی رسیاں اور لاٹھیاں اور بولے کہ

فِرۡعَوۡنَ اِنَّا لَنَحۡنُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلۡقٰى مُوۡسٰى عَصَاهُ فَاِذَا

فرعون کے اقبال سے ہم ہی غالب رہے ۔ پھر ڈال دیا موسیٰ نے اپنا عصا تو ناگہاں

هِىَ تَلۡقَفُ مَا يَاۡفِكُوۡنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوۡۤا

وہ نگلنے لگا جو سانگ وہ بنا رہے تھے ۔ پھر جادوگر ڈالے گئے سجدے میں ۔ کہنے لگے

اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنۡتُمۡ

ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو پروردگار ہے موسیٰ اور ہارون کا ۔ فرعون بولا کہ کیا تم

لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ

موسیٰ پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں ضرور یہ تمھارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو

السِّحۡرَ ۚ فَلَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ

سکھایا ہے اچھا اب تم کو معلوم ہو جائے گا ۔ البتہ میں کاٹوں گا تمھارے ہاتھ اور پاؤں

مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوۡا لَا ضَيۡرَ اِنَّاۤ اِلٰى

مخالف اور ضرور سولی چڑھاؤں گا تم سب کو ۔ وہ بولے ! کچھ ڈر نہیں ہم کو

رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطۡمَعُ اَنۡ يَّغۡفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنۡ

اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے ! ہم امید رکھتے ہیں کہ ہم کو بخش دے ہمارا پروردگار ہماری خطائیں

كُنَّاۤ اَوَّلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۱﴾ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰۤى اَنۡ اَسۡرِ ع

اس لئے کہ ہم اوّل مسلمان ہوئے ۔ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کی جانب کہ رات کو لے

بِعِبَادِىۡۤ اِنَّكُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرۡسَلَ فِرۡعَوۡنُ فِى الۡمَدَاۤٮِٕنِ

نکل میرے بندوں کو بیشک تمھارا پیچھا کیا جائے گا ۔ پھر بھیجے فرعون نے شہروں میں

حٰشِرِيۡنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ لَشِرۡذِمَةٌ قَلِيۡلُوۡنَ ﴿۵۴﴾ وَاِنَّهُمۡ لَنَا

نقیب کہ یہ (بنی اسرائیل) تھوڑی سی جماعت ہیں ۔ اور انھوں نے ہم کو

لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ

ناراض کیا ہے! اور ہم سب صاحب احتیاط ہیں ف پھر ہم نے نکال باہر کیا قوم

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا

فرعون کو باغوں اور چشموں اور خزانوں اور پاکیزہ مکانوں سے۔ اسی طرح (ہم نے کیا) اور ان چیزوں

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ

کا وارث بنایا بنی اسرائیل کو تو فرعون کے لوگوں نے ان کا پیچھا کیا سورج نکلتے۔ پھر جب ایک دوسرے

الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ

کو دیکھنے لگیں دونوں جماعتیں! کہنے لگے موسیٰ کے لوگ کہ لو ہم تو پکڑے گئے۔ موسیٰ نے کہا کہ ہرگز نہیں!

اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ

میرے ساتھ میرا پروردگار ہے وہ جلد مجھ کو راہ دکھائے گا۔ پھر ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کی جانب کہ مار اپنا

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ ۚ

عصا دریا پر۔ پس دریا پھٹ گیا تو ہو گیا ہر ٹکڑا جیسے ایک بڑا پہاڑ!

وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ ۚ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ

اور ہم نے پاس پہنچا دیا اس جگہ ان دوسروں کو ف۲ اور ہم نے بچا لیا موسیٰ کو اور ان کو جو اس کے

اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ

ساتھ تھے سب کو۔ پھر غرق کر دیا دوسروں کو! بیشک اس واقعہ میں نشانی ہے! اور

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

ان میں بہتیرے ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔ اور بیشک تیرا پروردگار البتہ زبردست

الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ

رحم والا ہے۔ اور ان کو پڑھ کر سنا ابراہیم کا قصہ۔ جب اس نے کہا اپنے باپ اور اپنی قوم

مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾

سے کہ تم کیا پوجتے ہو؟ وہ بولے کہ ہم پوجتے ہیں بتوں کو پس ان ہی پر جمے بیٹھے رہتے ہیں!

قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾

ابراہیم نے کہا کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم پکارتے ہو؟ یا تم کو فائدہ پہنچاتے ہیں یا نقصان کر سکتے ہیں

ف۱ حاشرین کے لغوی معنی ہیں اکٹھا کرنے والے یعنی وہ نقیب جو شہروں میں جائیں اور لوگوں کو سمیٹ لائیں۔ فرعون نے لوگوں کو چہار سمت سے جمع کر لیا اور کہا کہ یہ بنی اسرائیل گو تعداد میں چھ لاکھ ستر ہزار ہیں تاہم ہمارے کثیر و جرار لشکر کے مقابلے میں بہت کم ہیں اور ہمیشہ ایسی مخالفت و بغاوت اور ناشائستہ حرکتیں کرتے رہتے ہیں کہ ہم کو غصہ آتا ہے تم لوگوں کو اس لئے بلایا گیا ہے کہ اب کی مرتبہ ان کا پورا علاج کر دیا جائے اور ان کو جڑ و بنیاد سے نیست و نابود کر دیا جائے یہ نہ سمجھنا کہ ہم تمہاری مدد کے بغیر کچھ نہ کر سکتے تھے اور تم کو اپنے عجز کی وجہ سے ہم نے جمع کرایا ہے نہیں نہیں ہم کو تو تمہاری مدد کی حاجت نہیں ہے مگر بات یہ ہے کہ ہمیشہ ہمارا شیوہ احتیاط رہا ہے۔ اس لئے بمزید احتیاط تم کو طلب کر لیا ہے

ع ۴ ۸ (وقف لازم)

ف۲ یعنی فرعون کے لوگ بھی آن ہی پہنچے۔

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ
وہ بولے! (نہیں) بلکہ ہم نے پایا اپنے دادا کو اسی طرح کرتے تھے! ابراہیم نے کہا
مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾
بھلا تم دیکھتے ہو۔ جن کو پوجتے رہے ہو تم اور تمہارے اگلے باپ دادا۔
فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ
سو وہ تو میرے دشمن ہیں مگر (ہاں) دنیا جہان کا پروردگار۔ جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی مجھ کو
يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ
راہ دکھاتا ہے اور وہ کہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار پڑتا ہوں
فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْٓ
تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔ اور جو مجھ کو مارے گا پھر جلائے گا۔ اور وہ کہ
اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ
جس سے مجھ کو توقع ہے کہ بخش دے گا میری تقصیر روز جزا کو۔ اے میرے پروردگار مجھ کو
حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ
عطا فرما حکمت اور مجھ کو ملا نیک بندوں میں۔ اور کر میرے لئے ذکر خیر
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ
پچھلوں میں ف اور مجھ کو بنا نعمت کی بہشت کے وارثوں میں سے اور بخش دے
لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾
میرے باپ کو بیشک وہ گمراہوں میں سے تھا۔ اور مجھ کو رسوا نہ کیجو جس دن کہ لوگ اٹھا کھڑے کئے
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾
جائیں گے جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے۔ مگر ہاں جو آئے گا اللہ کے پاس بے عیب قلب لے کر دہی نفع پائے
وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾
گا اور قریب لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے۔ اور نکال سامنے کھڑی کر دی جائیگی دوزخ گمراہوں کے
وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ
اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم پوجا کرتے تھے۔ اللہ کے سوائے۔ کیا وہ

ف یعنی مجھ کو اپنے نیک بندوں میں لے جا شامل کر اور آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر جاری رکھ چنانچہ دعا مقبول ہوئی اب دیکھ لو کہ دنیا بھر کے مختلف مذاہب میں کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جو حضرت ابراہیمؑ کو ذکر خیر سے یاد نہ کرتا ہو ہر فرقہ کسی نہ کسی نبی کا ضرور منکر ہے۔ لیکن یہ فضل ابراہیمؑ پر ہوا ہے کہ یہ ہر دل عزیز ہیں ہر شخص ان سے محبت کرتا ہے اور ان کو اللہ کا پیارا نبی سمجھتا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ آخر زمانہ میں میرے گھرانے سے نبی اور امت پیدا کر کہ وہ میرا دین زیادہ کریں۔

يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾
تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں ؟ پھر اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے اس میں وہ

وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾
اور تمام گمراہ اور شیطان کے لشکر سب کے سب ! کہیں گے اور وہ وہاں جھگڑتے ہوں گے کہ

تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ
بخدا ہم تو صریح گمراہی میں تھے ۔ کہ ہم تم کو برابر کرتے تھے پروردگار

الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِن
عالم کے ۔ اور ہم کو تو بس ان گنہگاروں نے گمراہ کیا تو ہمارا نہ کوئی سفارش

شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ
کرنے والا ہے ۔ اور نہ کوئی دوست مہربان ۔ پس کاش ہم کو لوٹ جانا ہو تو ہم ہو جائیں

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم
ایمان والوں میں ۔ بیشک اس قصے میں ایک نشانی ہے اور ان میں بہتیرے ایمان لانے

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ
والے ہیں نہیں ۔ اور تیرا پروردگار البتہ وہی زبردست مہربان ہے ۔ جھٹلایا نوح کی

نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾
قوم نے پیغمبروں کو ف ١ جب ان سے کہا ان کے بھائی نوح نے کہ کیا تم ڈرتے نہیں ؟

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ
میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ۔ تو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو ۔ اور میں تم سے نہیں

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا
مانگتا اس پر کچھ اجرت ! میری اجرت تو پروردگار عالم پر ہے ۔ تو تم ڈرو

اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾
اللہ سے اور میرا کہا مانو ۔ وہ بولے کہ کیا ہم تجھ کو مان لیں حالانکہ تیری پیروی کی ہے کمینوں نے

قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ
نوح نے کہا اور میں کیا جانوں جو وہ کرتے رہے ف ٢ ان کا حساب پوچھنا تو بس میرے

ف ١
پیغمبروں کو جھٹلانے کے یہ معنی ہیں کہ ان کافروں نے ایک اپنے پیغمبر کو کیا جھٹلایا تمام پیغمبروں کو جھٹلایا کیونکہ سب پیغمبر برحق اللہ کے بھیجے ہوئے اسی کی توحید پر بلانے والے ہیں۔

ف ٢
ہر پیغمبر پر اول غریب اور محنتی مزدور لوگ ایمان لاتے رہے ہیں اسی قاعدہ کے موافق حضرت نوحؑ پر بھی ایسے ہی ضعیف آدمی ایمان لائے تھے جو اپنی عزت اور پیشے کے لحاظ سے متکبر و مالدار کافروں کی نظروں میں کچھ باوقعت نہ تھے تو اس پر لوگوں نے نوحؑ سے کہا کہ تم پر تو ادنیٰ درجے کے لوگ ایمان لائے ہیں اس لئے ہم تمہاری بات کیوں کر تسلیم کریں نوحؑ نے جواب دیا کہ مجھے تو ان کے ایمان سے غرض ہے ان کے کام سے کیا مطلب کہ ان کا پیشہ کیا ہے۔

ع ٥ ٣٦ ٩

رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا

رب ہی پر ہے کاش تم سمجھو ! اور میں تو مسلمانوں کو دور کرنے والا ہوں نہیں ۔ بس میں تو کھول کر

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ

ڈر سنانے والا ہوں ۔ وہ بولے کہ اگر تو باز نہ آیا اے نوح ! تو ضرور سنگسار

الْمَرْجُوْمِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ

النصف

کر دیا جائے گا نوح نے کہا کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے مجھے جھٹلایا پس تو فیصلہ کرنے

بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾

میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کرنا اور بچا لے مجھ کو اور ان کو کہ جو میرے ساتھ مسلمان ہیں۔

فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا

پس ہم نے بچا لیا نوح کو اور ان کو جو اس کے ساتھ تھے بھری کشتی میں ۔ پھر ہم نے غرق کر دیا

بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

اسکے بعد باقی لوگوں کو ۔ بیشک اس واقعہ میں نشانی ہے ! اور ان میں سے بہتیرے تو

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ عَادُ

ماننے والے ہیں نہیں ۔ اور بیشک تیرا پروردگار البتہ وہی زبردست مہربان ہے ۔ جھٹلایا عاد نے

الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّیْ

پیغمبروں کو ۔ جب ان سے کہا ان کے بھائی ہود نے کہ کیا تم ڈرتے نہیں ۔ بیشک

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ

میں تمہارے لئے امانتدار پیغمبر ہوں ۔ تو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۔ اور میں تم سے نہیں مانگتا

عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ

اس پر کچھ اجرت ! میری اجرت تو پروردگار عالم پر ہے ۔ کیا تم بناتے

بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ

ہو ہر اونچی جگہ پر ایک نشان کھیلنے کو ۔ اور تیار کرتے ہو مضبوط محل ! شاید تم

تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

ہمیشہ رہو گے ف اور جب ہاتھ ڈالتے ہو تو پکڑتے ہو ظالم بن کر ۔ اور ڈرو اللہ سے اور

ف
ان لوگوں کو عمارت کا بڑا شوق تھا عبث اور بلا ضرورت اونچے اونچے منار بناتے ۔ یادگاریں قائم کرتے اور بڑی بڑی صنعت کے پر تکلف عالی شان مضبوط محل تیار کرتے تھے ۔ باغ ارم بھی انہیں کا مشہور ہے ۔ سدا رہے نام اللہ کا لاکھوں روپیہ کی لاگت کے گنبد اور قلعے اور مزار اور مقبرے دیکھتے ہیں لیکن یہ بھی معلوم نہیں کہ کس کے ہیں اور کس زمانہ کے بنے ہوئے ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔

اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۳۱﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِیۡۤ اَمَدَّکُمۡ بِمَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّکُمۡ

میرا کہا مانو۔ اور ڈرو اس ذات سے جس نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے جو تم کو معلوم ہیں۔ تمہاری مدد فرمائی

بِاَنۡعَامٍ وَّ بَنِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ وَ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ

چوپاؤں اور بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے۔ میں تم پر خوف کرتا ہوں ایک بڑے

یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡنَاۤ اَوَعَظۡتَ اَمۡ لَمۡ تَکُنۡ مِّنَ

دن کے عذاب کا۔ وہ بولے کہ ہم پر برابر ہے تو نصیحت کرے یا نہ بنے نصیحت

الۡوٰعِظِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ مَا نَحۡنُ

کرنے والا۔ یہ تو بس عادت ہے اگلے لوگوں کی۔ اور ہم پر تو

بِمُعَذَّبِیۡنَ ﴿۱۳۸﴾ فَکَذَّبُوۡهُ فَاَهۡلَکۡنٰهُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا

آفت آنے کی نہیں۔ غرض انھوں نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے انکو ہلاک کر مارا۔ بیشک اس میں نشانی ہے۔ اور

کَانَ اَکۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳۹﴾ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۴۰﴾

ان میں سے بہتیرے تو ایمان لانے والے ہیں نہیں۔ اور بیشک تیرا پروردگار اللہ وہی زبردست مہربان ہے

کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ صٰلِحٌ

جھٹلایا ثمود نے پیغمبروں کو۔ جب ان سے کہا ان کے بھائی صالح نے کہ

اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

کیا تم ڈرتے نہیں! میں تمہارے لئے امانت دار پیغمبر ہوں۔ تو تم ڈرو اللہ سے اور

اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۴۴﴾ وَ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی

میرا کہا مانو! اور میں تم سے نہیں مانگتا اس پر کچھ اجرت! بس میری اجرت تو پروردگار

رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتۡرَکُوۡنَ فِیۡ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِیۡنَ ﴿۱۴۶﴾ فِیۡ جَنّٰتٍ

عالم پر ہے۔ کیا تم چھوڑ دیئے جاؤ گے یہاں کی چیزوں میں امن سے۔ باغوں

وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّ زُرُوۡعٍ وَّ نَخۡلٍ طَلۡعُهَا هَضِیۡمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ تَنۡحِتُوۡنَ مِنَ

اور چشموں اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا خوشہ ٹوٹا پڑتا ہے اور تم تراشتے ہو

الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا فٰرِهِیۡنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۵۰﴾ وَ لَا تُطِیۡعُوۡۤا

پہاڑوں کے گھر تکلف سے ف۱ تو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو۔ اور نہ کہا مانو

ف۱ یعنی کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہمیشہ زندہ رہوگے اور یہ نعمتیں جو تم کو دی گئی ہیں یعنی باغات اور کھیتیاں اور نخلستان جس کی گیلیں بوجھ کے مارے گری پڑتی ہیں ان میں تم بے کھٹکے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیئے جاؤ گے یہ خیال خام ہے خوش ہو ہو کر یہ جو پہاڑوں کو تراش تراش کر بڑے بڑے پرتکلف گھر بناتے ہو موت سے بچانے والے نہیں ہیں۔ اللہ کے غضب سے ڈرو اور ایمان لے آؤ۔

ع ۸ / ۱۱

أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا

حد سے گزر جانے والے لوگوں کا۔ کہ جو فساد کرتے ہیں ملک میں اور اصلاح

يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا أَنْتَ إِلَّا

نہیں کرتے۔ وہ بولے کہ بس تجھ پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے! تو بھی ایک ہم ہی

بَشَرٌ مِثْلُنَا ۚ فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٥٤﴾

جیسا آدمی ہے۔ تو لے آ کوئی نشانی اگر تو سچا ہے۔

قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾

صالح نے کہا کہ یہ اونٹنی ہے پانی پینے کی ایک باری اسکی اور ایک روز مقرر کے پانی پینے کی باری تمھاری

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾

اور اس کو نہ ہاتھ لگانا بری طرح ورنہ تم کو آ پکڑے گا ایک بڑے دن کا عذاب۔

فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ

تو انھوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے پس پشیمان ہو گئے۔ پھر ان کو دھر پکڑا عذاب نے۔ بیشک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

اس قصے میں نشانی ہے۔ اور ان میں بہتیرے ماننے والے ہیں نہیں۔ اور بیشک تیرا پروردگار

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِذْ

البتہ وہی زبردست مہربان ہے۔ جھٹلایا لوط کی قوم نے پیغمبروں کو۔ جب

قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾

ان سے کہا ان کے بھائی لوط نے کہ کیا تم ڈرتے نہیں۔ میں تمہارے لئے رسول ہوں امانت دار۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ

تو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو۔ اور میں تم سے نہیں مانگتا اس پر کچھ اجرت! میری

أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٤﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ

اجرت تو پروردگار عالم پر ہے۔ کیا تم گرے پڑتے ہو دنیا کے لوگوں میں سے

الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ

مردوں پر۔ اور چھوڑتے ہو جو تمہارے لئے پیدا کر دیں تمہارے پروردگار نے تمہاری بیبیاں! بلکہ

(بقیہ صفحہ ۴۹۲)
گرداگرد میلوں تک اہل دربار کے لئے کرسیاں بچھوائی گئیں صف بصف اپنے اپنے رتبہ پر جنات انسان اور پرند قائم ہو گئے۔ ایلچی آموجود ہوئے اور یہ صف دار جلوس دیکھ کر کہ گھوڑے سونے چاندی کی اینٹوں پر لید کرتے ہیں ہکا بکا ہو گئے سلیمان نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے اور موتی لے کر دیمک کو حکم فرمایا وہ اس میں کو نکل گئی اور نہایت لطیف سوراخ کر دیا۔ منکہ لے کر سفید کیڑے کو حکم فرمایا وہ منہ میں تاگا لے کر اس میں سے نکلا اس میں ڈورا پرو دیا گیا۔ پانی منگا کر منہ دھونے کو ہر شخص کو دیا جو غلام اور مرد تھا اس نے جس ہاتھ میں پانی لیا اسی سے منہ پر چلو مار لیا اور جو عورت تھی اس نے لیا اس ہاتھ سے پھر اس کو دوسرے ہاتھ پر ڈال کر منہ پر چھپکا مارا اس طرح عورت و مرد میں امتیاز ہو گیا سلیمانؑ نے تمام ہدیہ منذر کے ہاتھ واپس کر دیا۔ قبول نہیں فرمایا کیونکہ حاجت نہ تھی و نیز دنیا کی حرص اور کثرت مال کے لالچ سے بے لوث تھے۔ نبی کا مقصود تو اسلام کو ترقی توحید کی ترغیب دینی ہے۔

ع ۸ ۱۹ ۱۲

ف ۱
اس دیو کا نام کوزن تھا۔

ف ۲
سلیمانؑ کے میر منشی آصف بن برخیا مراد ہیں یا کوئی اور شخص تھے جن کا نام ذوالنور تھا بعض مفسرین نے اسطوم اور بعض نے ملیخا اور بعض نے بلخ اور بعض نے ابوالقبیلہ نام بیان کیا ہے بعض نے لکھا ہے کہ جبریلؑ مراد ہیں بعض نے لکھا ہے کہ کوئی اور فرشتہ بعض نے لکھا ہے کہ خضرؑ۔ واللہ اعلم۔

اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ
تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ف وہ لگے کہنے کہ اگر تو باز نہ آئے گا اے لوط تو ضرور تو
مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ ﴿۱۶۸﴾
نکال باہر کیا جائے گا۔ لوط نے کہا میں تو تمھارے کام سے بیزار ہوں۔
رَبِّ نَجِّنِیْ وَ اَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۷۰﴾
اے میرے پروردگار بچالے مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کاموں کے وبال سے جو یہ کر رہے ہیں تو ہم نے بچالیا اس کو اور اسکے گھر والوں
اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اَمْطَرْنَا
سب کو مگر ایک بڑھیا (رہی) رہنے والوں میں۔ پھر ہم نے ہلاک کر مارا ان دوسروں کو۔ اور ان پر
عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ
برسایا برساؤ۔ تو کیا برا برساؤ تھا ان لوگوں کا کہ جن کو ڈرایا گیا تھا بیشک اس (واقعہ) میں نشانی ہے
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ
اور ان میں بہتیرے ماننے والے ہیں نہیں۔ اور بیشک تیرا پروردگار البتہ وہی زبردست
الرَّحِیْمُ ﴿۱۷۵﴾ ع كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ
مہربان ہے۔ جھٹلایا بن کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو۔ جب ان سے کہا
شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
شعیب نے کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمھارے لئے امانت دار پیغمبر ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو
وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی
اور میرا کہا مانو۔ اور میں تم سے نہیں مانگتا اس پر کچھ اُجرت! بس میری اُجرت تو پروردگار
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَیْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿۱۸۱﴾
عالم پر ہے۔ پورا بھر دیا کرو پیمانہ اور نہ بنو نقصان پہنچانے والے۔
وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ
اور تولا کرو سیدھی ترازو سے۔ اور کم نہ دیا کرو لوگوں کو ان کی چیزیں
وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ
اور نہ پھرو زمین میں فساد پھیلاتے۔ اور ڈرو اس سے جس نے پیدا کیا تم کو

ف یعنی توالد تناسل اور قضائے شہوت کے لئے اللہ پاک نے عورتیں پیدا فرمائی ہیں اور ان کا استعمال بھی جائز طریقہ پر نکاح میں لاکر بی بی بنا کر ہونا چاہیے یہ تو بڑے ظلم کی بات ہے کہ تم لوگ حلال بیبیاں چھوڑ کر دنیا جہان کے لڑکوں پر گرویدہ ہوتے اور ان سے قضائے شہوت کرتے ہو۔

ع ۹ ۱۰ ۱۳

وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَآ

اور اگلی خلقت کو۔ وہ بولے! بس تجھ پر تو کسی نے جادو کردیا ہے۔ اور تو

اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾

بھی ایک ہم ہی جیسا بشر ہے اور ہمارے خیال میں تو تو جھوٹا ہے۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾

تو ڈال دے ہمارے اوپر کوئی ٹکڑا آسمان سے اگر تو سچا ہے۔

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ

شعیب نے کہا کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو! پس انھوں نے اس کو جھٹلایا تو انکو آپکڑا سایبان

يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

والے دن کے عذاب نے۔ بیشک وہ ایک بڑے دن کا عذاب تھا ف۱ بیشک اس میں

لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے والے ہیں نہیں۔ اور بیشک تیرا پروردگار البتہ وہی زبردست

الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ ۭ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ

مہربان ہے۔ اور بیشک یہ قرآن اتارا ہوا ہے پروردگار عالم کا۔ اسے لے کر اترا ہے

الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

روح الامین تیرے دل پر ف۲ تاکہ تو ڈرسنانے والوں میں ہو۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمْ

سلیس عربی زبان میں۔ اور یہ پہلوں کی کتابوں میں ہے۔ کیا ان کے

يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰۗؤُا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾ ۭ وَلَوْ

لئے یہ نشانی نہیں کہ اس کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے علماء۔ اور اگر

نَزَّلْنٰهُ عَلٰي بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

ہم یہ قرآن اتارتے کسی اوپری زبان والے پر۔ پھر وہ اس کو ان پر پڑھتا تو بھی یہ لوگ

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ ۭ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾ ۭ لَا

اس پر ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے چلایا اس (انکار) کو گنہگاروں کے دلوں میں، وہ اس

ف۱ یعنی ایک بادل آکر سائبان کی طرح ان کے سروں پر چھا گیا پھر اس میں سے آگ برسی اور سب کو جلا کر راکھ کر گئی۔

ف۲ روح اور روح الامین دونوں لقب ہیں حضرت جبریلؑ کے آسمان سے وحی لانے اور فرمان عالی شان کلام جلّ علےٰ شانہٗ پیغمبر پہنچانے کی خدمت ان کے سپرد تھی یہ وحی لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت دحیہ کلبی صحابی کی صورت بن کر آیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ان کو ان کی اصل صورت میں دیکھا ہے کسی دوسرے میں طاقت نہ تھی کہ جبریلؑ کو اصل صورت میں دیکھ سکے اور اگر اتفاقاً کسی نے دیکھ لیا تو آخر عمر میں وہ شخص ضرور نابینا ہو گئے

ع ۱۰ ۱۴

يُؤْمِنُونَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً

ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ نہ دیکھ لیں دردناک عذاب کو۔ پس وہ ان پر آپڑے

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

اچانک اور ان کو خبر نہ ہو ف۱ پھر کہنے لگیں کہ کیا ہم کو کچھ مہلت مل سکتی ہے؟

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

کیا ہمارے عذاب کی یہ لوگ جلدی مچا رہے ہیں۔ بھلا دیکھ تو سہی اگر ہم ان کو فائدہ اٹھانے دیں چند برس۔

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

پھر ان پر آموجود ہو جس کا ان کو ڈراوا دکھایا جاتا ہے (تو) ان کے کیا کام آئے گا جس کے یہ فائدے

يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾

دیئے جاتے ہیں۔ اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر کہ اس کے لئے ڈرانے والے ضرور تھے۔

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾

یاد دلانے کو! اور ہم ظالم نہیں ہیں۔ (ش ۷) اور اس قرآن کو شیطان لے کر نہیں اترے

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ

اور نہ یہ کام ان کے کرنے کا ہے اور نہ وہ کر سکتے ہیں۔ وہ تو سننے سے دور

لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ

رکھے گئے ہیں۔ پس تو نہ پکار لو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو ورنہ ہو جائے گا

الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ

مبتلائے عذاب ف۲ اور ڈرا اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ف۳ اور نیچا کر

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اپنا بازو ان کے لئے جو تیرے پیچھے ہو لئے مسلمان ف۴ پھر اگر وہ تیرا کہنا نہ مانیں

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِيْ

تو کہہ دے کہ میں اس سے بیزار ہوں جو تم کرتے ہو اور تو بھروسہ کر اس زبردست مہربان پر جو تجھ کو

يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

دیکھتا ہے جس وقت تو اٹھتا ہے۔ اور (دیکھتا ہے) تیرا پھرنا سجدہ کرنے والوں میں ف۵ بیشک وہ سننے والا

ف۱
یعنی قرآن سلیس عربی زبان میں اس لئے نازل ہوا کہ سمجھنا سمجھانا ممکن ہو اور اس کی صداقت کی کافی دلیل یہ ہے کہ اس کی پیشین گوئی اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں موجود ہے علماء بنی اسرائیل اس کو خوب جانتے ہیں پھر اس پر بھی کفار نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ قرآن بھی بزبان عربی ہے اور پیغمبر کی زبان بھی عربی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد خود ہی قرآن بنا لیتے ہیں۔ البتہ اگر کسی غیر زبان والے پر نازل ہوتا تو ہم مان لیتے اس واہی شبہ کا جواب اللہ پاک نے بیان فرمایا کہ اگر ہم ایسا بھی کرتے تو یہ لوگ اس وقت بھی ایمان نہ لاتے ان کو تو حسد و کفر سے غرض ہے واہی تباہی شبہات نکال دینا ان کی جبلی عادت ہو گئی ہے۔ اس وقت میں کوئی اور عذر نکال کھڑا کرتے کہ یہ دوسری زبان کا کلام ضرور محمد کو کوئی اسی زبان والا سکھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ محمد تو وہ زبان جانتے ہی نہیں اگر کوئی دوسرا نہ سکھاتا تو یہ غیر زبان میں کلام کیونکر کرتے غرض یہ اکھٹر کا فر سخت عذاب کے منتظر ہیں کہ وہ زبردستی ان کو تسلیم کرائے۔

مع ۹ عند المتقدمین ۱۲

ف۲
اکثر جگہ خطاب رسول کو ہوتا ہے اور سنانا دوسروں کو مقصود ہوتا ہے جیسا کہ اس آیت میں۔

ف۳
اس آیت کے نازل ہونے

(باقی صفحہ ۴۸۸ پر)

الْعَلِيمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ

جاننے والا ہے۔ میں تم کو بتاؤں کس پر اترا کرتے ہیں شیاطین۔ وہ اترتے ہیں ہر

كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٣﴾ وَ

جھوٹے گنہگار پر۔ لا ڈالتے ہیں سُنی ہوئی بات کو اور ان میں بہتیرے جھوٹے ہیں (ش ٨)

الشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٢٢٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿٢٢٥﴾

اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ ہی کیا کرتے ہیں۔ تو نے دیکھا نہیں کہ وہ ہر میدان میں سرگرداں پھرا کرتے ہیں

وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اور یہ کہ وہ کہا کرتے ہیں جو خود کرتے نہیں۔ (ش ٩) مگر ہاں جو ایمان لائے اور نیک

الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَ

کام کئے اور ذکر کیا اللہ کا کثرت سے اور بدلہ لیا اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ اور

سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿٢٢٧﴾

عنقریب جان لیں گے ظلم کرنے والے کہ کس جگہ لوٹ کر جائیں گے۔

سورۃ النمل مکیۃ ٢٧ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — رکوعاتها ٧

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

طس ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ ﴿١﴾ هُدًى وَ

طٰسٓ۔ یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی۔ ہدایت اور

بُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ

مژدہ مسلمانوں کے لئے۔ جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں

الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

زکوٰۃ اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ بیشک جو لوگ یقین نہیں رکھتے

بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ﴿٤﴾ أُولَٰئِكَ

آخرت کا ہم نے ان کو عمدہ کر دکھائے ان کے اعمال تو وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یہی ہیں

الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٥﴾

جن کے لئے برا عذاب ہے اور آخرت میں وہی نقصان پانے والے ہیں۔

فضائل

حدیث شریف میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جن سورتوں شروع میں طٰسٓ ہے وہ مجھ کو الواح موسیٰ سے عطا ہوئی ہیں۔

(بقیہ صفحہ ٤٨٧)

پر سرور عالم نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قریش کو ہر قبیلہ کا نام لے کر اور اپنے چچا اور پھوپھی اور بیٹی تک کو نام بنام پکار کر عذاب الٰہی کا ڈر سنا دیا کہ اے بنی ہاشم اے عبد مناف اے عباس اے فاطمہ اپنا اپنا فکر کرو اس بھروسہ پر نہ رہنا کہ تمہارا عزیز یعنی میں اللہ کا نبی ہوں دنیا میں جو چاہو مجھ سے مانگ لو خدا کے یہاں میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔

ع ١١ ١٦ ١٥

ف ٤

یعنی مسلمانوں کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ اپنے ہوں یا غیر۔

ف ٥

یعنی اللہ پر بھروسہ رکھو جو تمہارے تہجد کے وقت اٹھنے کو اور اپنے عابد نمازی صحابہ میں اس غرض سے پھرنے کو تاکہ خبر لو اور دیکھو کہ وہ کیا کر رہے ہیں سب کچھ دیکھتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ اللہ دیکھتا ہے جب تم تہجد کے وقت اٹھتے یا نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو اور نیز نمازیوں کی جماعت میں تمہاری حرکات و سکنات اور ادائے ارکان نماز کو دیکھتا ہے۔

(شان نزول صفحہ ٤٩٩ پر)

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝۶ اِذْ قَالَ
اور تجھ کو القا کیا جاتا ہے قرآن ایک حکمت والے باخبر کی طرف سے (یاد کر) جب
مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ
موسیٰ نے کہا اپنے گھر والوں سے کہ میں نے آگ دیکھی ہے میں جلد لاؤں گا تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر یا لاؤں
بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۷ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ
گا سلگتا ہوا انگارہ تاکہ تم تاپو ! پھر جب پہنچا اس کے پاس (تو) اس کو
بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ
آواز آئی کہ مبارک ہے وہ جو اس آگ میں ہے اور جو اسکے آس پاس ہے اور پاک ذات ہے اللہ دنیا جہان
الْعٰلَمِيْنَ ۝۸ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹ وَاَلْقِ
کا پروردگار ! اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہوں اللہ زبردست حکمت والا ! اور تو
عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ
ڈال دے اپنا عصا ! پھر جب موسیٰ نے اسکو دیکھا کہ حرکت کرتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے ف منہ پھیرا پیٹھ دیکر اور پیچھے مڑ
يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۰ اِلَّا مَنْ
کر بھی نہ دیکھا ہم نے فرمایا کہ اے موسیٰ ڈرے مت (ڈرا نہیں کرتے میرے حضور میں پیغمبر ! لیکن جس نے
ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱ وَاَدْخِلْ
ظلم کیا پھر اس کے بدلے میں نیکی کی بدی کے بعد تو میں بخشنے والا مہربان ہوں ۔ اور داخل کر
يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى
اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں کہ نکلے گا سفید بغیر مرض کے (یہ دو معجزے) ان نو معجزوں میں (داخل
فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۱۲ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا
ہیں۔ ان کو لیکر جا) فرعون اور اسکی قوم کی جانب۔ بیشک وہ لوگ فاسق تھے۔ تو جب ان کے پاس آئے ہمارے معجزے
مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۳ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ
روشن (تو) لگے کہنے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور ان سے منکر ہوگئے نا انصافی اور تکبر کے باعث حالانکہ
ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۱۴ وَلَقَدْ
ان کا یقین کر چکے تھے ان کے دل تو دیکھ کیسا ہوا انجام مفسدوں کا اور ہم نے

ف
حضرت موسیٰ کا عصا بحکم خدا سانپ بن گیا تھا کہیں تو اس کو ثعبان فرمایا ہے اور کہیں جانّ۔ ثعبان تو بڑے اژدھے کو کہتے ہیں اور جانّ چھوٹے سے سانپ یعنی سٹک کو کہتے ہیں یا تو دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ وہ عصا رب العزت کے حضور میں سٹک بنا ہوگا اور ضرورت کے وقت یعنی فرعون کے سامنے ایک بڑا اژدھا بن گیا۔ یا یہ کہ بنا تھا بڑا زبردست اژدھا لیکن اژدھے کی مانند سست رفتار نہ تھا بلکہ پھنپھنانے اور دوڑنے میں سٹک جیسا تھا۔

ع ۱۶

آتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ

دیا داؤد اور سلیمان کو علم۔ اور دونوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو فضیلت

مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا

دی بہتیرے اپنے بندوں ایمان والوں پر۔ اور جانشین ہوا سلیمان داؤد کا۔ اور کہا کہ لوگو!

النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَىْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا

ہم کو سکھائی گئی ہے پرندوں کی بولی اور ہم کو ہر چیز میں سے دیا گیا ہے۔ بیشک یہی

لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ

ظاہر فضل ہے۔ اور جمع کیے گئے سلیمان کے لئے اس کے لشکر جن

وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ

اور انسان اور پرند تو وہ مثل بمثل کھڑے کیے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب یہ پہنچے چیونٹیوں کے

النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ

میدان پر۔ تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! گھس جاؤ اپنے گھروں میں تم کو کچل نہ ڈالیں

سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ

سلیمان اور ان کے لشکر اور ان کو خبر نہ ہو۔ تو سلیمان مسکرا کر ہنس پڑا چیونٹی کی

قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِىْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ

بات سے اور کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیری نعمت کا جو تو نے کی مجھ پر

وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِىْ بِرَحْمَتِكَ

اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جنکو تو پسند فرمائے اور مجھ کو داخل فرما اپنی رحمت سے

فِىْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِىَ لَآ اَرَى

اپنے نیک بندوں میں ف۱ اور سلیمان نے خبر لی پرندوں کی تو کہا! کیا بات ہے کہ میں نہیں

الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا

دیکھتا ہدہد کو۔ یا وہ غیر حاضر ہے۔ میں اس کو سزا دوں گا سخت سزا

اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّىْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ

یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا وہ لائے میرے سامنے کوئی ظاہر دلیل ف۲ پھر ہدہد تھوڑی ہی دیر

ف۱
تین میل سے حضرت سلیمانؑ نے چیونٹی کی یہ بات سنی اور چونکہ سلیمان علیہ السلام تمام جانوروں کی بولیاں سمجھتے تھے اس لئے چیونٹی کی بات کو سمجھ لیا اور اس چھوٹے سے جنتے پر اس کی احتیاط دیکھ کر ہنس پڑے اور بات سمجھنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔

ف۲
ہُدہُد جس کو اردو میں کھٹ بڑھیا کہتے ہیں مشہور جانور ہے وہ زمین کے پوشیدہ پانی کو دیکھ لیا کرتا تھا اور وضو وغیرہ کی ضرورت کے وقت دیوؤں کے ذریعہ سے سفر میں فورًا پانی نکلوا لیا جایا کرتا تھا۔ اب پانی کی ضرورت ہوئی تو ہُدہُد کی طلبی ہوئی اور وہ غیر حاضر پایا گیا یہ بھی منقول ہے کہ پرند جماعت دار ٹکڑیاں باندھے ہوئے سلیمانؑ کے سر پر سایہ کئے اڑے جا رہے تھے کہ یکایک آفتاب کی شعاع سلیمانؑ کے سر پر پڑی اوپر نظر فرمائی تو ہُدہُد کو غائب پایا اس کی جگہ خالی ہونے کے باعث دھوپ آگئی تھی۔

فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّیْ

کے بعد (آ) حاضر ہوا۔ پس کہا کہ میں نے ایسی شے معلوم کی جو آپ کو معلوم نہیں اور میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں سبا سے ایک تحقیق

وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾

خبر لے کر۔ میں نے پایا ایک عورت کو کہ وہ ان لوگوں پر حکمرانی کرتی ہے اور اسکو ہر جنس کی نعمت دی گئی ہے اور اس کا ایک بڑا تخت

وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَیَّنَ

ہے۔ میں نے پایا اس ملکہ اور اس کی قوم کو کہ سجدہ کرتے ہیں آفتاب کو اللہ کو چھوڑ کر۔ اور ان کو

لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا

عمدہ کر دکھائے ہیں شیطان نے ان کے اعمال پس ان کو روک دیا ہے راہ سے تو وہ راہ

یَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی

نہیں پاتے (ف) کیوں نہ سجدہ کریں اللہ کو جو نکالتا ہے پوشیدہ چیزیں جو

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ

آسمان اور زمین میں ہیں اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ اللہ (وہ ذات)

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۶﴾ ۩ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ

ہے کہ کوئی معبود نہیں اس کے سوا عرش عظیم کا مالک ہے۔ سلیمان نے کہا کہ ہم دیکھیں گے تو نے سچ

كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ

کہا یا تو جھوٹا ہے۔ لے جا میرا یہ خط پس اس کو ڈال دے ان کی طرف پھر

تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَا ذَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ

ان کے پاس سے ہٹ جا پس دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں (ف۲) بلقیس بولی کہ اے اہل دربار میری طرف ڈالا

اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

گیا ہے ایک نامۂ گرامی یہ سلیمان کی جانب سے ہے اور اسکی عبارت یہ ہے۔ شروع اللہ کے نام سے جو نہایت

الرَّحِیْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ ع قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا

مہربان بڑا رحم والا ہے۔ کہ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر۔ بلقیس نے کہا کہ اے اہل دربار مجھے

اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ اَمْرِیْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا

مشورہ دو میرے معاملے میں۔ میں کوئی کام فیصل نہیں کیا کرتی تا وقتیکہ تم حاضر (نہ) ہو جاؤ۔ وہ بولے کہ

ف

سبا اس شہر یا قبیلہ کا نام ہے جہاں کا یہ قصہ ہے ملکہ سبا یعنی بلقیس بنت شراحیل اپنے باپ کے انتقال پر ملک یمن کی سلطنت پر دوسری اولاد نرینہ نہ ہونے کے باعث قابض ہوئی اس وقت بلقیس اور اس کی تمام قوم کا مذہب مذہب مجوس تھا یعنی آفتاب کی پرستش کیا کرتے تھے بلقیس بڑی حسینہ جمیلہ اور سلطنت کے ساز و سامان اور دنیا کی تمام ضروری چیزوں سے بہرہ مند تھیں اس کا جڑاؤ اور عالیشان پر تکلف تخت اسی ہاتھ لمبا اسی ہاتھ چوڑا اور اسی ہاتھ اونچا یاقوت سرخ و سبز اور زمرد موتیوں کا بنا ہوا تھا دنیا میں اس کا نظیر و مثل نہ تھا۔ ہُدہُد نے یہ عجیب خبر حضرت سلیمان علیہ السلام کو لا کر سنائی جواب تک ان کو معلوم نہ تھی۔

ف۲

ہُدہُد نے سلیمان علیہ السلام کا یہ خط چونچ میں لیا اور روشن دان کے ذریعہ سے دربار خاص میں ملکہ کی گود میں جا ڈالا اور خود الگ روشندان میں جا بیٹھا۔ بلقیس نے اس خط کو پڑھا اور تمام مضمون اہل دربار کو سنا کر مشورہ کیا سب نے یہ رائے دی کہ ہم تو لڑنے مرنے سے جھجکتے نہیں ہمارا خیال تو نبرد آزمائی کا ہے آئندہ سرکار کو اختیار ہے۔ بلقیس نے جو ایک نہایت عقیلہ عورت تھی نیز آبائی سلطنت ہونے کے باعث تجربہ کار بھی تھی۔ اس کی حضرت بیان کر کے سلیمانؑ کو (باقی صفحہ ۴۹۴ پر)

نَحْنُ أُولُوا قُوَّةٍ وَّأُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ ۙ وَّالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا

ہم زور آور اور سخت لڑنے والے لوگ ہیں ۔ اور کام حضور کے اختیار ہے پس دیکھ لیجئے

تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَ

جو حکم دیں ۔ بلقیس نے کہا کہ بادشاہ جب داخل ہوا کرتے ہیں کسی شہر میں اس کو خراب کر دیتے ہیں اور

جَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۚ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ

کر ڈالتے ہیں وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل اور ایسا ہی یہ بھی کریں گے ۔ اور میں بھیجتی ہوں ان کی طرف

بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ

کچھ تحفہ پھر دیکھتی ہوں کہ کیا جواب لے کر آتے ہیں بھیجے ہوئے (ایلچی) ف۱ تو جب ایلچی آیا سلیمان کے پاس سلیمان نے

أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ

کہا کیا تم میری مدد مال سے کرتے ہو سو جو مجھ کو دے رکھا ہے اللہ نے وہ اس سے بہتر ہے جو تم کو دے رکھا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ

بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ

سے خوش ہوتے ہو ۔ تو لوٹ جا ان کی جانب اب ہم آئیں گے ان کے سامنے ایسے لشکر لے کر جن کا ان سے

بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ

مقابلہ نہ ہو سکے گا اور ضرور ان کو نکال باہر کریں گے وہاں سے بے عزت کر کے اور وہ خوار ہوں گے ۔ سلیمان نے کہا کہ اے اہل دربار تم

أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ

میں کوئی ایسا ہے کہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس مسلمان ہو کر آئیں ۔ بول اٹھا ایک دیو

مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ

جنوں میں سے کہ میں اس کو حضور کے سامنے لائے دیتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اٹھیں اپنی جگہ سے اور میں اس پر قوی

لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ

(اور) امانتدار ہوں ف۲ بولا ایک شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا ف۳ کہ میں اس کو حضور میں لائے

قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ

دیتا ہوں اس سے پہلے کہ لوٹے آپ کی طرف آپ کی آنکھ تو جب سلیمان نے اس تخت کو دیکھا دھرا ہوا اپنے پاس (تو) کہا

هَٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا

کہ یہ میرے پروردگار کے فضل سے ہے تاکہ مجھ کو آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری! اور جو شکر کرے تو بس شکر

ف۱

بلقیس کا وہ تحفہ جو سلیمانؑ کی خدمت میں روانہ ہوا یہ تھا پانچ سو غلام جن کا لباس عورتوں کا تھا۔ زیور سے لدے ہوئے ایسے گھوڑوں پر سوار جن پر ریشمی جھولیں پڑی ہوئیں زرق برق لگاموں جڑاؤ چاندی سونے کے زین سے کسے ہوئے تھے اور پانچ سو لونڈیاں باندیاں جو بالکل مردانہ لباس پہنے ہوئے تھیں ایک ہزار اینٹیں چاندی سونے کی! ایک ڈبیہ جس کے اندر در فرید نہایت چمکتا ہوا موتی بند تھا اور ایک منکا جس میں ٹیڑھا سوراخ ہو رہا تھا غرض یہ نادر تحائف الیچیوں کی معرفت روانہ ہوئے جن پر منذر بن عمر سردار تھا بلقیس نے اس کو سمجھا دیا تھا کہ اگر سلیمان شاہانہ نخوت سے پیش آئیں تو دنیا دار بادشاہ سمجھنا اور کچھ خوف نہ کرنا اور خندہ روئی سے ملیں تو نبی سمجھنا اور یہ میرا خط حوالہ کرنا جس میں لکھا ہوا تھا کہ اگر تم سچے نبی ہو تو غلام اور باندی میں فرق و امتیاز کر لو۔ اس موتی میں سوراخ کر دو منکہ میں ڈورا ڈال دو منذر ادھر روانہ اور ہدہد نے تمام ماجرا سلیمان کو آسنایا۔ سلیمان نے فوراً جنات کو حکم دیا۔ دم کے دم میں آنکھوں دیکھتے سات فرسخ لمبا میدان سونے چاندی کی اینٹوں سے پاٹ دیا گیا۔ بڑے بڑے عمدہ بری و بحری گھوڑے دائیں بائیں کھڑے کئے گئے۔ جنات کے لڑکوں کی بڑی مخلوق ہر چہار طرف مودب ایستادہ ہوئی سلیمان علیہ السلام نے خود کرسی پر جلوس فرمایا

(باقی صفحہ ۴۹۴ پر)

يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا

کرتا ہے اپنے لئے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز کریم ہے ۔ سلیمان نے کہا صورت

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾

بدل ڈالو ملکہ (کی عقل آزمائی) کے لئے اس کے تخت کی ! دیکھیں راہ (شناخت) پاتی ہے یا ان میں ہوتی ہے جو راہ نہیں پاتے ف۱

فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا

پس جب وہ آپہنچی (تو) کہا گیا کہ ایسا ہی ہے تیرا تخت ۔ وہ بولی کہ یہ تو گویا وہی ہے ۔ اور ہم کو تو

الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ

معلوم ہو چکا تھا پہلے سے اور ہم ہو چکے تھے مسلمان ۔ اور بلقیس کو روک رکھا تھا اس چیز نے جو وہ پوجا کرتی

دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ

تھی اللہ کے سوا ف۲ بیشک وہ کافر لوگوں میں سے تھی ۔ بلقیس سے کہا گیا کہ داخل ہو محل میں

فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ

تو جب اس نے اس کو دیکھا اسے خیال کیا گہرا پانی ! اور کھول دیں اپنی دونوں پنڈلیاں ف۳ سلیمان نے کہا ! یہ

صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ڛ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ

تو ایک محل ہے جس میں جڑے ہوئے ہیں شیشے ۔ بلقیس بولی اے میرے پروردگار میں نے اپنا ہی نقصان کیا اور

اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ۧ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ

میں ایمان لائی سلیمان کے ہمراہ اللہ رب العالمین پر ۔ اور ہم نے بھیجا ثمود کی جانب اس

اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ

کے بھائی صالح کو کہ عبادت کرو اللہ کی پس ناگہاں دو دو فریق ہو کر لگے جھگڑنے ۔ صالح نے

يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ

کہا کہ اے قوم تم کیوں جلدی مچاتے ہو برائی کی ! بھلائی سے پہلے ۔ تم کیوں نہیں استغفار کرتے

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ

اللہ سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔ وہ بولے کہ ہم نے تو منحوس پایا تجھ کو اور تیرے ساتھ والوں کو ۔ صالح نے کہا کہ

عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ

تمہاری نحوست اللہ کے پاس ہے بلکہ تم لوگ آزمائے جاتے ہو ۔ اور تھے اس شہر میں نو آدمی کہ

ف۱
جب منذر نے سب قصہ من وعن بلقیس سے آکر کہا تو اس کو یقین ہو گیا کہ سلیمان اللہ کے نبی ہیں اور مجھ میں سلیمان سے لڑنے کی طاقت نہیں اس لئے اپنا بیش قیمت تخت سات تالوں میں مقفل کر کے بارہ ہزار رسالداروں کو جن کی ماتحتی میں ہزاروں کا لشکر تھا ساتھ لے کر چلی سلیمان نے اس کو اپنی نبوت کی دلیل اور معجزہ دکھانا چاہا اور ان کے وزیر آصف بن برخیا نے جن کو اسم اعظم کا عمل معلوم تھا اس کی برکت سے آنکھ جھپکنے سے پہلے پہلے وہ تخت لا حاضر کیا اور سلیمانؑ نے اس خیال سے کہ اگر عقیلہ جمیلہ ہوئی تو نکاح میں لے آؤں گا عقل آزمائی اور تخت کی صورت بدل دی بلقیس نے پہچان لیا اور گو اس کی صورت بدل گئی تھی لیکن کہہ دیا کہ یہ تو وہی معلوم ہوتا ہے

ف۲
ع۳ ۱۴ ۱۸
یعنی بلقیس کو مسلمان ہونے سے اسی بات نے روک رکھا تھا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کی عبادت کیا کرتی تھی یا یہ مطلب ہے کہ بلقیس کو جو اللہ کو چھوڑ کر آفتاب کی پرستش سے اللہ نے روک لیا یا سلیمان نے روک لیا یعنی اس کو مسلمان کر لیا۔

ف۳
حضرت سلیمان علیہ السلام نے سنا تھا کہ بلقیس کی عقل میں قصور اور پنڈلیوں پر بال ہیں اس لئے عقل کی آزمائش تخت کے تغیر سے ہوئی اور بالوں کی آزمائش کے لئے ایک شیش محل تیار کرایا جس میں بلور کا فرش

(باقی صفحہ ۴۹۴ پر)

رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ

فساد کرتے تھے ملک میں اور اصلاح نہ کرتے تھے ف۱ وہ بولے باہم قسم کھاؤ اللہ کی

لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا

کہ ہم ضرور رات کو جا پڑیں گے صالح اور اسکے گھر والوں پر پھر ہم کہہ دیں گے اسکے وارث سے کہ ہم تو موجود ہی نہ تھے صالح کے گھر والوں کے ہلاک

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ

ہوتے وقت اور ہم بیشک سچے ہیں اور وہ لوگ ایک داؤ چلے اور ہم نے بھی ایک داؤ چلا۔ پس دیکھ کیا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ

ہوا ان کے داؤ کا انجام کہ ہم نے ہلاک کر مارا ان کو اور ان کی قوم کو سب کو۔ سو یہ پڑے

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾

ہیں ان کے گھر ڈھے ہوئے ان کے ظلم کے باعث۔ بیشک اس قصے میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں۔

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ

اور ہم نے ان کو بچا لیا جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے۔ اور لوط کو (ہم نے بھیجا) جب اس نے کہا اپنی قوم سے کہ کیا تم

الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ

عمل میں لاتے ہو بے حیائی اور تم دیکھتے ہو؟ کیا تم دوڑتے ہو مردوں پر شہوت کے ارادے سے

دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

عورتوں کو چھوڑ؟ کوئی نہیں بلکہ تم لوگ بے سمجھ ہو۔ تو کیا جواب نہ تھا لوط کی قوم کا

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ج اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

اس کے سوا کہ کہنے لگے! نکال باہر کرو لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے۔ یہ لوگ پاک صاف

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

بننا چاہتے ہیں ف۲ تو ہم نے بچا لیا لوط کو اور اس کے گھر والوں کو مگر اس کی بی بی کو ہم نے اسکو ٹھہرا لیا تھا رہ جانے والوں میں

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ج فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ ع ۴ ۱۹

اور ہم نے برسا دیا ان پر برساؤ تو کیا برا برساؤ تھا ان کا جنہیں ڈرایا گیا تھا۔ کہہ دے کہ ہر طرح کی تعریف اللہ کو اور

سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

سلام اس کے بندوں پر جن کو اللہ نے برگزیدہ کیا بھلا اللہ بہتر ہے یا وہ کہ جن کو وہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں۔

ف۱ ان کے نام یہ ہیں زعمی، زعیم، ہری، ہریم، داب، صواب، رباب، مسطح، اور صالحؑ کی اونٹنی کے پیر کاٹنے والا شخص یعنی قدار بن سالف۔

ف۲ یہ ان کا فقرہ ہنسی کے طور پر تھا جیسے سو نکٹوں میں ایک ناک والا شخص نکو بن جاتا ہے اور ان نکٹوں کو اس ناک والے سے مذاق کرنے اور ہنسی اڑانے کا موقع ملتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۹۳) کرا دیا جس کے نیچے پانی جاری تھا اور پانی میں مچھلیاں تیر رہی تھیں۔ بیچوں بیچ اپنا تخت رکھوایا اور اس پر اپنا جلوس منعقد کیا۔ بلقیس اس کو پانی سمجھ کر وہاں سے گزرنے کے لئے پائینچے اٹھا کر چلی جس سے پنڈلیاں دیکھ گئیں یہ بھی منقول ہے کہ بلقیس پری کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی واقع میں پنڈلیوں پر اس وجہ سے بال زیادہ تھے۔ سلیمانؑ نے بلقیس کو مسلمان کر کے نکاح کر لیا اور اولاد بھی ہوئی نورہ کے استعمال سے بال صاف ہو گئے واللہ اعلم۔

(بقیہ صفحہ ۴۹۱) آزمانا چاہا اور تحفہ تحائف بھیجے کہ اگر وہ دنیا دار بادشاہ ہیں تو نیت ڈانواں ڈول ہو جائے گی اور اگر واقعہ میں نبی ہیں اور خط سے مقصود تبلیغ رسالت اور ترغیب اسلام ہے تو ہرگز قبول نہ کریں گے۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
بھلا کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور اتارا تمہارے لئے آسمان سے
مَآءً ج فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ج مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ
پانی، پھر ہم نے اگائے اس سے باغ رونق والے۔ تمہارے بس کی بات نہ تھی کہ
تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾
تم اگا دیتے ان کے درختوں کو۔ کیا کوئی اور معبود ہے اللہ کے ساتھ! کوئی نہیں وہ لوگ کجروی کرتے ہیں۔
اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ
بھلا کس نے بنایا زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور پیدا کردیں اس کے بیچ میں نہریں اور بنا دیئے
لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ
اس کے لئے پہاڑ اور رکھی دو دریاؤں میں اوٹ! کیا کوئی اور معبود ہے
اللّٰهِ ط بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ
اللہ کے ساتھ۔ کوئی نہیں بلکہ ان میں بہتیرے جانتے نہیں۔ ۔ بھلا کون بے قرار کی فریاد کو پہنچتا ہے
اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط
جب وہ اس کو پکارتا ہے اور اٹھا دیتا ہے سختی کو اور تم کو بناتا ہے نائب زمین میں۔
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ
کیا کوئی اور معبود ہے اللہ کے ساتھ! تم بہت ہی کم غور کرتے ہو۔ بھلا کون تم کو راہ دکھاتا ہے
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
جنگل اور دریا کے اندھیروں میں اور کون بھیجتا ہے ہوائیں خوشخبری دینے والیاں اپنی رحمت کے
رَحْمَتِهٖ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ
آگے آگے۔ کیا کوئی اور معبود ہے اللہ کے ساتھ؟ اللہ اس سے بہت بلند ہے جو یہ لوگ شریک کرتے ہیں۔ بھلا کون
يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
اول بار پیدا کرتا ہے مخلوق کو پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور کون تم کو رزق دیتا ہے آسمان اور
وَالْاَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
زمین سے۔ کیا کوئی اور معبود ہے اللہ کے ساتھ۔ کہہ دے کہ پیش کرو اپنی دلیل اگر تم

خواص
۵ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الخ
ہر مشکل امر اور مصیبت نازلہ کے لئے اول و آخر درود شریف اکتالیس بار اور یہ آیت بارہ ہزار مرتبہ پڑھے نہایت مجرب ہے۔

صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
سچے ہو ۔ کہہ دے کہ نہیں جانتے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں
الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ
غیب کو مگر اللہ اور نہ لوگوں کو اس کی خبر ہے کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے ۔ بلکہ
ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ
خاتمہ ہو گیا ان کے علم کا آخرت کے بارے میں ف۱ بلکہ وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں اسکی طرف سے ۔ بلکہ
هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا
وہ آخرت سے اندھے ہیں ۔ اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہیں کیا جب مٹی ہو جائیں گے ہم
وَّ اٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَ
اور ہمارے باپ دادا کیا ہم پھر نکالے جائیں گے ۔ وعدہ کیا جا چکا ہے اس کا ہم سے اور ہمارے
اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ
باپ دادا سے پہلے سے ۔ بس یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ۔ کہہ دے
سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾
کہ چلو پھرو ملک میں پس دیکھو کیسا انجام ہوا گنہگاروں کا ۔
وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾
اور تو ان پر غمگین نہ ہو اور نہ ہو تنگ دلی میں ان کے مکر کرنے سے ۔
وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ
اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہو گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہہ دے
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾
کہ شاید تمہارے پیچھے آ لگا ہو کچھ اس میں سے جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ف۲
وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
اور تیرا پروردگار تو فضل رکھتا ہے لوگوں پر ولیکن ان میں بہتیرے شکر
يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا
نہیں کرتے ۔ اور تیرا پروردگار بیشک جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے چھپا رکھتے ہیں اور

ع ۵ ۱

ف۱ یعنی یہ لوگ اپنی عقلیں دوڑا کر تھک گئے اور علم کا خاتمہ ہو گیا لیکن آخرت کی حقیقت نہ پائی ۔ کبھی شک کرتے ہیں کہ قیامت خبر نہیں کہ آئے گی بھی یا نہ بھی آئے اور کبھی اندھے بن کر منکر ہو جاتے ہیں یا ادراک کے یہ معنی ہیں کہ کامل ہو چکا ان کا علم یعنی باوجودیکہ رسولوں کے ذریعہ سے ان کو اچھی طرح جتلا دیا گیا کہ قیامت ہونی ہے ونیز قادر مطلق ان کو قدرت کے بے شمار نمونے قیامت کے ہونے کا یقین دلا رہے ہیں اس پر بھی یہ لوگ اپنی ہٹ دھرمی سے اندھے بن کر اس کا انکار کرتے ہیں ۔

ف۲ یعنی تم لوگ عذاب کی جلدی مچا رہے ہو اور ہنسی کے طور پر پوچھتے ہو کہ عذاب کا جو وعدہ ہے بھلا کب پورا ہو گا تو سن لو کہ پورا پورا عذاب تو آخرت میں ہونا ہے لیکن کیا عجب کہ اس میں سے کچھ تمہارے پاس آ لگا ہو اور کچھ عذاب دنیا ہی میں نازل ہو جائے ۔

يَعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِي
جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ اور کوئی چیز مخفی نہیں آسمان و زمین میں مگر کہ

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
کتاب ظاہر (یعنی لوح محفوظ) میں موجود ہے۔ بیشک یہ قرآن بیان کرتا ہے بنی اسرائیل پر

اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ
اکثر باتوں کو جن میں وہ اختلاف کررہے ہیں۔ اور بیشک یہ قرآن ہدایت اور رحمت

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
ہے مسلمانوں کے لئے۔ تیرا پروردگار فیصلہ فرماتا ہے انکے آپس کا اپنے حکم سے اور وہی زبردست

الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ
سب کچھ جانتا ہے۔ سو تو توکل کر اللہ پر۔ بیشک تو صریح حق پر ہے۔ تو نہیں

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾
سنا سکتا مُردوں کو اور نہیں سنا سکتا بہروں کو پکارنا جب کہ وہ روگردانی کریں منہ پھیر کر

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ
اور نہ تو راہ دکھا سکتا ہے اندھوں کو ان کی گمراہی سے (روک کر) بس تو تو اسی کو سناتا ہے جو یقین رکھتا

يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ
ہو ہماری آیتوں کا پس وہ لوگ فرمانبردار ہیں اور جب آپڑے گا ان پر وعدہ (عذاب تو)

اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ
ہم نکالیں گے ان کے لئے ایک جانور زمین سے جو ان سے کلام کرے گا کہ آدمی ہماری

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ
آیتوں کا یقین نہیں کرتے تھے ف اور جس دن ہم جمع کریں گے ہر ایک امت میں

فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ
سے اس گروہ کو جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتوں کو پھر وہ مثل بہ مثل کھڑے کئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ حاضر ہونگے

قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ
اللہ فرمائے گا کہ کیا تم نے جھوٹ سمجھا میری آیتوں کو حالانکہ تم نے ان کا اپنے علم سے احاطہ نہ کیا تھا! یا تم کیا عمل

ف
یعنی قیامت کے قریب قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ علامت ظاہر ہوگی کہ یکایک صفا کا پہاڑ پھٹ جائے گا اور اس سے ایک عجیب الخلقت جانور جس کا بیل کا سا سر، سور جیسی آنکھیں، ہاتھی جیسے کان، نیل گائے جیسے سینگ، شتر مرغ جیسی گردن، شیر جیسا سینہ چیتے جیسا رنگ، بلی جیسی کوکھ مینڈھے جیسی دم اور اونٹ جیسے قدم ہوں گے اور ہر دو عضو کے درمیان کا فاصلہ بارہ ہاتھ ہوگا نکل کھڑا ہوگا اور عربی زبان میں لوگوں سے بات کرے گا کہ فلاں فلاں شخص کافر تھا اور پروردگار کی نشانیوں کا یقین نہ رکھتا تھا الا لعنت اللہ علی الظلمین اور وہ ایک خاص نشان سے سچے ایمان والوں اور کافروں کو جدا کردے گا کہ الگ پہچان پڑیں۔

ع ۶ / ۲

تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا

کیا کرتے تھے۔ اور ثابت ہوا وعدہ (عذاب) ان پر ان کے ظلم کی وجہ سے تو وہ بول

يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ

بھی نہ سکیں گے۔ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے بنائی رات ! تا کہ اس میں آرام کریں

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾

اور دن کو روشن (بنا دیا) بیشک اس میں لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو یقین کرتے ہیں۔

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو گھبرا جائیں گے جو آسمانوں میں ہیں اور جو

فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾

زمین میں ہیں (سب) مگر جس کو اللہ چاہے۔ اور سب حاضر ہو جائیں گے اسکے حضور میں عاجزی

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ

سے اور تو دیکھتا ہے پہاڑوں کو خیال کرتا ہے کہ وہ اپنی جگہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلیں گے بادل کے چلنے کی مانند

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا

کاریگری اس اللہ کی جس نے مضبوط بنایا ہر شے کو۔ بیشک وہ اس سے باخبر ہے

تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ

جو تم کرتے ہو۔ جو کوئی نیکی لے کر آئے گا تو اس کو اس سے بہتر (ملے گا) اور وہ اس دن

فَزَعٍ يَّوْمَىِٕذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ

کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔ اور جو بدی لے کر آیا تو وہ اوندھے منہ ڈال

وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

دیئے جائیں گے آگ میں (ان سے کہا جائے گا کہ) تم اسی کی سزا دیئے جاتے ہو جو

تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ

عمل کیا کرتے تھے۔ (اے محمد کہہ دے کہ) مجھ کو تو یہی حکم ہے کہ میں عبادت کروں اس شہر (مکہ) کے

الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

مالک کی جس نے اس کو حرمت دی اور اسی کی ہے ہر چیز ! اور مجھ کو حکم ہے کہ مسلمانوں

(بقیہ صفحہ ۵۰۰)
کو دریا سے نکالا تھا اس کا نام طابوت تھا۔

ف۳ یعنی ان لوگوں کو انجام کی خبر نہ تھی کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر کیا کرے گا یہ خیال کر کے کہ بنی اسرائیل میں سے کسی نے خوف کے مارے اس معصوم کو پیدا ہوتے ہی دریا میں لاکر ڈال دیا ہے اور اگر ایک لڑکا نہ مارا تو مضائقہ نہیں ہے۔ اس لئے بیٹا بنانے کے گمان پر موسیٰ کو اٹھا لیا یہ معلوم نہ تھا کہ یہی لڑکا جس سے فائدے کی امید رکھتے ہیں۔ انجام کار فرعون کی تباہی کا باعث ہوگا۔

ف۴ یعنی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کئے رہتے اور قلب پر صبر کی گرہ نہ لگاتے تو وہ موسیٰ کا تمام حال ظاہر کر بیٹھتی۔ لیکن ہم نے ڈھارس بندھائی تا کہ ہمارے سچے وعدے کا یقین کئے ہوئے صبر سے بیٹھی رہے کہتے ہیں کہ جب موسیٰ کا صندوق دریا کی موجوں سے ٹکراتا اور بہتا ہوا چلا تو ان کی ماں کی وفور محبت کے باعث چیخ نکلنے ہی کو تھی کہ ہائے بیٹے۔ بعض کا قول ہے کہ جب ان کو خبر پہنچی کہ موسیٰ فرعون کے ہاتھ لگ گئے تو اس خیال سے کہ وہ دشمن یقیناً میرے لخت جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا ہائے بیٹے کہہ کر چلانے کو ہی تھیں۔ ان کا نام یحانذ بنت یصمر ابن لاوے تھا

(باقی صفحہ ۴۹۹ پر)

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
میں رہوں۔ اور یہ کہ پڑھوں قرآن۔ پھر جو کوئی راہ پر آگیا

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا
توبس راہ پر آتا ہے اپنے بھلے کو۔ اور جو گمراہ ہوا تو کہہ دے کہ بس میں تو

مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ
ڈرسنانے والوں میں سے ہوں۔ اور کہہ! ہر تعریف اللہ کو (سزاوار ہے) وہ عنقریب تم کو دکھائے

فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۷ ۱۱ ۲
گا اپنی نشانیاں تو تم ان کو پہچان لوگے اور تیرا پروردگار ان اعمال سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو۔

سورۃ القصص مکیۃ ۲۸ ۴۹ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۸۸ رکوعاتہا ۹

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

طٰسٓمٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ
طٰسٓمٓ یہ چند آیتیں روشن کتاب کی۔ ہم تجھ کو سناتے ہیں کچھ

نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ
حال موسیٰ اور فرعون کا واقعی ان لوگوں کے لئے جو یقین کرتے ہیں۔ فرعون

فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا
بڑھ چڑھ رہا تھا ملک میں اور بنا رکھا تھا وہاں کے لوگوں کو الگ الگ گروہ

يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ يَسْتَحْيٖ
کمزور سمجھ رکھا تھا ان میں سے ایک فرقہ کو! ذبح کرڈالتا تھا ان کے بیٹوں کو اور زندہ رکھتا تھا انکی

نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَ نُرِيْدُ اَنْ
عورت ذات (بیٹیوں) کو۔ بیشک وہ فساد کرنے والوں میں تھا۔ اور ہمارا ارادہ یہ تھا

نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ
کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو کمزور سمجھے گئے تھے ملک میں اور ان کو سردار

اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
بنائیں اور ان کو وارث کردیں۔ اور ان کو جمائیں ملک میں

(بقیہ صفحہ ۴۹۸)
اور بعض مفسرین نے یادوخا اور بعض نے اوباخت نام بھی لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

ف ۵
موسیٰ کی بہن کا نام مریم یا کلثوم تھا۔

وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا
اور دکھائیں فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو بنی اسرائیل کے
كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝۶ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ
ہاتھوں وہ چیز کہ جس کا وہ خطرہ کرتے تھے ف۱ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کی ماں کی طرف کہ تو
اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا
اس کو دودھ پلائے جا۔ پھر جب تو اس پر اندیشہ کرے تو اس کو ڈال دے دریا میں اور نہ کچھ
تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ
خوف کر اور نہ غم کر۔ بیشک ہم اس کو پھر پہنچادیں گے تیری جانب اور اس کو کریں
الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ
گے پیغمبروں میں سے۔ پس اس کو اٹھالیا فرعون کے لوگوں نے تاکہ آخرکار یہ ہو ان کا
عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۗ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا
دشمن اور باعث غم بیشک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر
كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝۸ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ
خطا کرنے والے تھے ف۲ اور فرعون کی عورت بولی کہ (یہ بچہ) آنکھوں کی
عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ۗ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ
ٹھنڈک ہے میرے اور تیرے لئے! اس کو مارو نہیں! شاید ہم کو فائدہ پہنچائے یا
نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ
ہم اس کو بیٹا بنالیں اور وہ (واقعی حال) سے خبردار نہ تھے ف۳ اور موسیٰ کی ماں کا دل
اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۗ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا
بے قرار ہوگیا قریب تھی کہ ظاہر کر بیٹھے تمام قصہ کو اگر ہم نہ گرہ دیتے
عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ
اس کے دل پر تاکہ رہے یقین کرنے والوں میں ف۴ اور موسیٰ کی ماں نے
قُصِّيْهِ ۫ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۱
موسیٰ کی بہن سے کہہ دیا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا ف۵ تو وہ اسکو دور سے دیکھتی رہی اور ان لوگوں کو خبر نہ ہوئی

ف۱ نجومیوں نے فرعون کو بتادیا تھا کہ تمھاری وحشتناک خواب کا منشاء یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہوگا جو تمھاری اس بھاری سلطنت کے زوال کا باعث ہوگا یہ سن کر فرعون نے اس کی روک اس طرح پر کی کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہوتا اس کو مروا ڈالتا تھا۔ اللہ پاک نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو کہ جو ضعیف سمجھے جارہے ہیں غالب بنایا جائے اور فرعون اور اس کے شریر وزیر یعنی ہامان اور ان کے لشکروں کو بنی اسرائیل کی جانب سے جس ذلت اور سلطنت کے تہ و بالا ہونے کا اندیشہ ہے وہ ان کے ہاتھوں ان کے آگے لایا جائے۔ اللہ احکم الحاکمین کے ارادے کو بھلا کون روک سکتا ہے اسی شورش میں موسیٰ پیدا ہوئے اور دشمن ہی کے ہاتھوں پرورش پائی۔ انجام کار اس کی سلطنت کو زیر و زبر کر دیا اور اس طرح پر بنی اسرائیل سلطنت کے وارث ٹھہرے۔

ف۲ مطلب یہ ہے کہ فرعون کے لوگوں نے موسیٰ کو بہتے دریا سے نکال لیا تاکہ انجام کار یہی موسیٰ ان لوگوں کے دشمن اور رنج و پریشانی کے باعث بنے اور اس بارے میں ان لوگوں نے بڑی غلطی کی اور اپنے آپ اپنے پیر پر کلہاڑی ماری۔ اپنے دشمن کو بغل میں پالا۔ لیکن پروردگار عالم کو منظور یہی تھا اس کا ارادہ پورا ہو کر رہا۔ جس شخص نے موسیٰ

(باقی صفحہ ۴۹۸ پر)

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ
اور ہم نے بند کر رکھا تھا موسیٰ پر دائیوں کا دودھ پہلے ہی سے تو موسیٰ کی بہن بولی
أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ
کہ میں تم کو پتہ بتاؤں ایک گھرانے کا جو اس بچے کی پرورش کریں تمہارے لئے اور وہ اس کے
نَاصِحُونَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا
بڑے خیر خواہ ہیں۔ غرض ہم نے پھر پہنچا دیا موسیٰ کو اس کی ماں کی جانب تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور
تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ
رنجیدہ نہ ہو اور تاکہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ ولیکن بہتیرے لوگ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۳﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ
نہیں جانتے۔ اور جب موسیٰ پہنچا اپنی جوانی کو اور پورا ہوا ! ہم نے اس کو عطا
حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ
فرمایا حکم اور علم۔ اور اسی طرح ہم بدلہ دیا کرتے ہیں نیکو کاروں کو۔ اور موسیٰ شہر
الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا
کے اندر آیا ایسے وقت کہ وہاں کے لوگ بے خبر تھے تو پایا وہاں دو آدمیوں کو کہ آپس
رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ
میں لڑ رہے ہیں۔ یہ ایک تو اس کی قوم میں کا تھا اور دوسرا اس کے
عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي
دشمنوں میں سے۔ پس موسیٰ سے مدد مانگی اس نے جو اس کی قوم میں کا تھا۔ اس دوسرے شخص
مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ قَالَ
پر جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو موسیٰ نے اس دشمن کے مُکا مارا بس اس کا کام تمام کر دیا۔ بولا ! یہ
هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ ﴿۱۵﴾
ہوئی شیطانی حرکت ! بیشک شیطان دشمن (اور) صریح گمراہ کرنے والا ہے ف
قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ۚ
کہا کہ اے میرے پروردگار میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھ کو بخش دے۔ تو اللہ نے اس کو بخش دیا۔

ع ۱۴/۲

ف جب موسیٰؑ جوان اور توانا ہوگئے تو فرعون کی قوم سے ان کے کفر و شرک کے باعث سدا بیزار رہتے تھے اتفاق سے ایک دفعہ ایسے وقت شہر کے اندر گئے کہ تمام لوگ بے خبر پڑے سوتے تھے وہاں دو شخص لڑتے دیکھے۔ ایک تو بنی اسرائیل میں سے سامری تھا۔ دوسرا فاتون نامی قبطی فرعون کی قوم میں سے تھا۔ سامری نے موسیٰ سے فریاد کی اور دشمن کے مقابلے میں مدد چاہی انھوں نے مکا مارا تو وہ مرگیا۔ اس بلاارادہ خون اور ناجائز قتل صادر ہونے پر پچھتائے اور معافی چاہی چنانچہ گناہ بخش دیا گیا۔

إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ

بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ۔ کہا کہ اے میرے پروردگار جیسا کو تونے مجھ پر فضل

فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ﴿١٧﴾ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا

فرمایا پھر میں بھی ہرگز نہ بنوں گا گنہگاروں کا مددگار ۔ پھر صبح کو اٹھا موسیٰ شہر میں ڈرتا ہوا خبر

يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ

لیتا تو ناگہاں وہی شخص جس نے کل موسیٰ سے مدد مانگی تھی موسیٰ کو (اپنی مدد کیلئے پھر) پکار رہا ہے

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ

موسیٰ نے اس سے کہا کہ بیشک تو صریح بدراہ ہے ف۱ پھر جب موسیٰ نے چاہا کہ اس

يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَنْ

(قبطی) کو پکڑے کہ جوان دونوں کا دشمن تھا (تو اسرائیلی) بول اٹھا کہ موسیٰ! کیا تو یہ چاہتا ہے

تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ

کہ مجھ کو بھی مار ڈالے جیسے مار چکا ہے ایک شخص کو کل ! تو یہی چاہتا ہے کہ

تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ

زور ظلم کرتا پھرے ملک میں اور تو نہیں چاہتا کہ میل ملاپ

الْمُصْلِحِينَ ﴿١٩﴾ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ

کرنے والا بنے ! اور آیا ایک شخص شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا ہوا!

قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ

اس نے کہا کہ اے موسیٰ اہل دربار مشورہ کر رہے ہیں تمھارے بارے میں کہ تم کو قتل کر ڈالیں

فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا

سو تم نکل جاؤ! بیشک میں تمھارا بھلا چاہنے والا ہوں ۔ پس موسیٰ نکلا وہاں سے ڈرتا

يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا

ہوا خبر لیتا ! کہا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو نجات دے ان ظالم لوگوں سے ۔ اور جب

تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي

متوجہ ہوا شہر مدین کی جانب تو کہا ! امید ہے کہ میرا پروردگار مجھ کو لے جائے

ف۱
یعنی صبح کو موسیٰ علیہ السلام ڈرتے ڈرتے شہر میں آئے کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ کل کا واقعہ فرعون تک پہنچا ہوگا دیکھئے اس کا کیا انجام ہوا ناگہاں کیا دیکھتے ہیں کہ وہی اسرائیلی آج پھر دوسرے قبطی سے لڑ رہا ہے۔ اور موسیٰ کو مدد کے لئے پکار رہا ہے یہ اس کی فریاد سن کر بولے کہ بیشک تو بدراہ ہے کہ آئے دن لوگوں سے لڑتا اور روز ظالموں سے الجھتا اور مجھ کو لڑواتا ہے غرض موسیٰ یہ کہہ کر اس ظالم قبطی پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے کہ یہ اسرائیلی یہ خیال کرکے کہ کل کی لڑائی پر زبان سے مجھ کو برا بھلا کہا ہے ہاتھ بھی مجھ ہی پر چلانا چاہتے ہیں۔ بول اٹھا کہ کیا کل کی طرح آج میرا خون کرنا چاہتے ہو۔ قبطی نے یہ سن کر فرعون تک خبر پہنچائی جلادوں کو موسیٰ کو مار ڈالنے کا حکم ہوا فرعون کے چچا زاد بھائی جو خفیہ مسلمان ہو چکے تھے جن کا نام شمون تھا دوڑے ہوئے آئے اور سب ماجرا کہہ سنایا۔ موسیٰ شہر سے نکل گئے۔ مفسرین کا ان کے نام میں اختلاف ہے کسی نے جبر لکھا ہے اور کسی نے جیب اور کسی نے حزقیل اور کسی نے سمون۔

ع ۲
۸
۵

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ

سیدھی راہ پر ف۱ اور جب پہنچے مدین کے پانی پر! پایا اس پانی پر

اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ

لوگوں کا ایک گروہ کہ پانی پلا رہے ہیں۔ اور پایا ان سے ورے دو عورتوں کو کہ

امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ

(اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ تمہارا کیا کام ہے؟ وہ بولیں کہ ہم پانی نہیں پلاتے

حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا

یہاں تک کہ لوٹا جائیں چرواہے (اپنی بکریوں کو) اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے ف۲ تو موسیٰ نے ان کیلئے پلا دیا

ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ

(انکی بکریوں کو) پھر ہٹ کر آیا سایہ کی طرف۔ پس کہا کہ اے میرے پروردگار تو جو میری طرف نازل فرمائے میں

مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۬

اس کا حاجت مند ہوں ف۳ پھر موسیٰ کے پاس آئی ان میں سے ایک عورت کہ چلتی تھی شرماتی!

قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ

کہنے لگی کہ میرے باپ تمہیں بلاتے ہیں تاکہ تم کو اس کی مزدوری دیں جو تم نے ہمارے (جانوروں کو) پانی

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ قف وقفه

پلا دیا! پھر جب موسیٰ آیا شعیب کے پاس اور بیان کیا اس سے تمام قصہ تو شعیب نے کہا کہ خوف نہ کرو۔

نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا

تم بچ آئے ان ظالم لوگوں سے۔ ان دونوں (لڑکیوں) میں سے ایک بولی

يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ

کہ ابا جان! ان کو نوکر رکھ لیجئے۔ بیشک بہتر آدمی جو آپ نوکر رکھنا چاہیں وہ ہے جو زور آور (اور)

الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ

امانت دار ہو ف۴ شعیب نے (موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے نکاح میں دوں

هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

(اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو اس شرط پر کہ تم میری نوکری کرو آٹھ برس تک، پھر اگر تم پورے کر دو

ف۱

شہر مدین مصر سے آٹھ دن کی مسافت پر تھا۔ وہاں شعیبؑ نبی تھے فرعون کی حکومت نہ تھی موسیٰ علیہ السلام ڈرتے ہوئے اس کے منتظر کہ دیکھیں کیا انجام ہوتا ہے شہر مصر سے نکل کھڑے ہوئے۔ راستہ سے تو واقف نہ تھے مدین کی طرف رخ کیا اور چونکہ پروردگار پر بھروسہ تھا اس لئے بخیر و عافیت آ پہنچے۔

ف۲

یہ دونوں عورتیں حضرت شعیبؑ کی بیٹیاں تھیں ایک کا نام الیا تھا دوسری کا نام صفوریا دونوں حیا کی وجہ سے سب سے الگ بکریاں روکے ہوئے ایک طرف کھڑی تھیں ان کو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول نکالیں۔ دوسروں کا بچا ہوا پانی پلاتی تھیں موسیٰ نے جب ان سے دریافت کیا تو انھوں نے اپنے آنے کا سبب بیان کیا کہ ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں چل پھر نہیں سکتے اور گھر میں کوئی مرد ذات ہے نہیں۔ اس لئے پانی پلانے خود آنا پڑتا ہے لیکن جب تک تمام مرد اپنی بکریوں کو پانی پلا کر فارغ ہو نہیں جاتے اس وقت تک ہم اپنی بکریوں کو الگ لئے کھڑی رہتی ہیں۔

ف۳

موسیٰ نے تمام بھیڑ کو کنویں سے الگ کر کے وہ بڑا ڈول جو چالیس آدمی کھینچا کرتے تھے اکیلے کھینچ کر حوض میں ڈال دیا اور ان بکریوں کو پانی پلا دیا اور وہاں سے ہٹ کر الگ سائے میں جا بیٹھے سات دن ہو چکے تھے کچھ چکھا تک نہ تھا پیٹ کمر سے لگ گیا تھا اپنی حاجت کا اظہار

(باقی صفحہ ۵۱۰ پر)

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ
دس برس تو تمہارا احسان ہے۔ اور میں یہ نہیں چاہتا کہ تم پر مشقت ڈالوں،
سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ
تم مجھ کو پاؤ گے انشاء اللہ نیک بخت لوگوں میں۔ موسیٰ نے کہا کہ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ
یہ قرار ہو چکا میرے اور تمہارے درمیان! جونسی بھی مدت ان دونوں میں سے پوری کردوں سو مجھ پر زیادتی نہ ہو
وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ
اور اللہ اس پر گواہ ہے جو ہم کہہ رہے ہیں ف پھر جب موسیٰ پوری کرچکا مدت اور لے
وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ
کر چلا اپنی بی بی کو! دیکھی کوہ طور کی طرف سے ایک آگ۔ کہا اپنے گھر والوں
امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ
سے کہ تم ٹھہر جاؤ! میں نے آگ دیکھی ہے شاید تمہارے پاس لے آؤں وہاں سے کچھ خبر یا
اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ
ایک چنگاری آگ کی (لیتا آؤں) تاکہ تم لوگ تاپو! پھر جب پہنچا آگ کے پاس
مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ
(تو) آواز آئی میدان کے داہنے کنارے سے مبارک جگہ میں درخت کے اندر
الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَ
سے کہ اے موسیٰ میں ہوں میں! اللہ دنیا جہان کا پروردگار! اور
اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى
یہ کہ ڈال دے اپنی لاٹھی۔ پھر جب موسیٰ نے اس کو دیکھا پھنپھناتے ہوئے گویا کہ وہ سانپ ہے
مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ
(تو) پھر چلا پیٹھ پھیر کر اور پیچھے کو مڑ کر بھی نہ دیکھا ہم نے فرمایا کہ اے موسیٰ! آگے آ اور خوف نہ کر تجھے کچھ خطرہ
الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ
نہیں! داخل کر اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں کہ نکلے گا سفید بغیر کسی

ف

موسیٰؑ نے شرط اور قول قرار کرلیا۔ شعیبؑ نے شب کے وقت کہا کہ جاؤ گھر میں سے ایک عصا لے لو۔ تاکہ بکریاں ہنکانے میں کام آئے شعیبؑ کے پاس انبیاء علیہم السلام کی لاٹھیاں وراثتاً پہنچی تھیں۔ موسیٰؑ نے اندھیرے میں ہاتھ ڈال کر لاٹھی نکالی تو حضرت آدمؑ کی وہ لاٹھی پائی جو جنت سے لے کر اترے تھے شعیب نے اس کے دینے میں بخل کیا اور فرمایا کہ یہ لاٹھی نہیں دوں گا دوسری نکال لو غرض موسیٰؑ نے دوبارہ ہاتھ ڈالا تو اس بار بھی وہی لاٹھی نکلی غرض سات بار اسی عصا کے ہاتھ میں آنے کے باعث شعیبؑ نے وہ عصا موسیٰ کو دے دیا اور وصیت کی کہ شارع عام کے دائیں جانب راستہ پر نہ جانا کیونکہ گو وہ حصہ شاداب بہت ہے لیکن وہاں ایک اژدھا ہے وہ بکریاں کھا جائے گا غرض جب موسیٰؑ بکریاں لے کر چلے تو بلا اختیار بکریوں کا ریوڑ اسی راستہ ہولیا مجبوراً ان کو بھی پیچھے پیچھے جانا پڑا تھوڑی دور چلے تھے کہ اژدھا پھنپھناتا ہوا نکلا موسیٰ کا وہی عصا لگا اس سے مقابلہ کرنے اور انجام کار اس کو مار ڈالا۔ موسیٰ نے سب قصہ آکر شعیبؑ سے بیان کیا اسی طرح دس سال کی مدت پوری کرکے چھوٹی بیٹی صفورا سے نکاح کیا اور مصر کی طرف روانہ ہوئے۔

ع ۳

غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ
روگ کے۔ اور ملا اپنی طرف اپنا بازو خوف سے ف

فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ
پس یہ دو دلیلیں ہیں تیرے پروردگار کی طرف سے فرعون اور اسکے درباریوں کی جانب۔

كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا
بیشک وہ لوگ نافرمان ہیں! موسیٰ نے کہا کہ اے میرے پروردگار میں نے خون کردیا ہے ان میں سے

فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِىْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ
ایک شخص کا تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھ کو مار ڈالیں۔ اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زیادہ صاف

لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِىَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِىْٓ ۫ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ
زبان ہے تو اس کو بھیج میرے ساتھ مددگار (بنا کر) کہ وہ میری تصدیق کرے مجھ کو خوف ہے کہ وہ مجھے

يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ
جھٹلانے لگیں! اللہ نے فرمایا کہ ہم قوت دیں گے تیرے بازو کو تیرے بھائی سے اور دیں گے

لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۛۚ بِاٰيٰتِنَآ ۛۚ اَنْتُمَا وَمَنِ
تم دونوں کو غلبہ پھر وہ لوگ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے ہماری نشانیوں کے باعث تم اور جو تم دونوں کی

اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ
پیروی کرے غالب رہو گے۔ تو جب موسیٰ ان کے پاس آیا ہماری کھلی نشانیاں لے کر!

قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِىْٓ
وہ لگے کہنے کہ بس یہ تو ایک جادو ہے جوڑا ہوا اور ہم نے تو یہ سنا نہیں اپنے

اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّىْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ
اگلے باپ دادوں میں۔ اور موسیٰ نے کہا کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے جو

بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ
ہدایت لے کر آیا ہے اس کے پاس سے اور جن کا انجام بخیر ہونا ہے۔ بے شک

لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا
نہیں فلاح پاتے ستم گار۔ اور فرعون نے کہا کہ اے دربار والو! مجھ کو

ف یعنی اس عجیب معجزے کے ظاہر ہونے سے جو خوف تمہارے دل پر طاری ہوا ہے اس کے رفع کے لئے اپنے بازو اپنی طرف سکیڑ لو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خوف کے زائل ہونے کا یہ یہ مجرب عمل ہے جب کسی قسم کا ڈر معلوم ہو تو سینہ پر ہاتھ رکھ لے انشاء اللہ فوراً رفع ہوجائے گا۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ سکیڑنے سے کنایہ ہے۔ اطمینان وجمع خاطر سے یعنی مضطرب نہ ہو اور ڈرو مت۔

مع عند المتاخرین ۲

عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ ۚ فَاَوْقِدْ لِىْ يٰهَامٰنُ عَلَى

معلوم نہیں تمھارا کوئی معبود اپنے سوا ۔ تو آگ لگا میرے لئے اے ہامان

الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّىْ صَرْحًا لَّعَلِّىْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ

مٹی کو ف۱ پھر تیار کر میرے لئے ایک محل تاکہ میں جھانکوں موسیٰ کے معبود کو

وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِى

اور میں تو اس کو جھوٹا ہی گمان کرتا ہوں ۔ اور تکبر کرنے لگے فرعون اور اس کے

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾

لشکر ملک میں ناحق اور انھوں نے گمان کیا کہ وہ ہماری طرف لوٹائے نہ جائیں گے

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ

تو ہم نے دھر پکڑا اس کو اور اس کے لشکروں کو پھر ان کو پھینک مارا دریا میں ۔ پس دیکھ کیسا ہوا

كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى

ظالموں کا انجام ۔ اور ہم نے ان کو سردار بنایا کہ بلاتے تھے دوزخ کی

النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِىْ هٰذِهِ

طرف ف۲ اور قیامت کے دن ان کو مدد نہ ملے گی ۔ اور ہم نے ان کے پیچھے اس

الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَلَقَدْ

دنیا میں پھٹکار لگادی اور قیامت کے دن ان پر برائی ہے ۔ اور ہم نے

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

عطا فرمائی موسیٰ کو کتاب اس کے بعد کہ ہم ہلاک کرچکے اگلی

الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

امتوں کو! دلیلیں لوگوں کے لئے اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِىِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ

اور (اے محمدؐ) تو موجود نہ تھا مغربی جانب جب ہم نے بھیجا موسیٰ کی جانب حکم

وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ

اور نہ تو حاضرین میں تھا ۔ لیکن ہم نے پیدا کیں بہتیری امتیں

ف۱ یعنی مٹی کی اینٹوں کو آگ لگا اور آدے پکوا تاکہ پکی پختہ اینٹ اونچی عمارت کے لئے تیار ہو! کہتے ہیں کہ اول پکی اینٹ اسی نے ایجاد کی ہے ۔

ف۲ یعنی ہم نے ان کو پیشوایان کفر بنایا کہ خود بھی گمراہ کافر تھے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے اور کفر کرا کر دوزخ میں ڈلواتے تھے ۔

عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا

پھر ان پر دراز ہوئی انکی عمر اور نہ تو رہتا تھا مدین والوں میں کہ ان پر

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

پڑھتا ہماری آیتیں ولیکن ہم رسول بھیجنے والے رہے ہیں ۔ اور تو نہ تھا طور کے

الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

کنارے جب ہم نے آواز دی لیکن یہ مہربانی ہے تیرے پروردگار کی تاکہ تو ڈرائے ان لوگوں کو

اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْلَآ

جن کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تجھ سے پہلے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ف۱ اور اگر

اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا

یہ بات نہ ہوتی کہ ان پر آپڑے مصیبت ان کرتوتوں کے بدلے جو آگے بھیج چکے ان کے ہاتھ پس کہنے لگے کہ اے

لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ

ہمارے پروردگار تونے کیوں نہ بھیج دیا ہماری جانب کوئی رسول تاکہ ہم پیروی کرتے تیری آیتوں کی اور ہو جاتے مسلمان

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ

(تو ہم رسول نہ بھیجتے) ف۲ (ش ۱) پھر جب ان کے پاس پہنچا حق ہماری طرف سے لگے کہنے کہ کیوں نہ

اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰي ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ

ملا اس پیغمبر کو جیسا کہ ملا تھا موسیٰ کو ! کیا یہ کفر نہیں کر چکے اس کا جو

مُوْسٰي مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ

موسیٰ کو ملا تھا پہلے ! کہنے لگے کہ دونوں جادو ہیں ایک دوسرے کے موافق اور کہنے لگے کہ ہم دونوں

كٰفِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰي

کو نہیں مانتے ۔ کہہ دے کہ اچھا تم لاؤ کوئی کتاب اللہ کی طرف سے جو ان دونوں سے ہدایت

مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ

میں بہتر ہو کہ میں اس کی پیروی کروں اگر تم سچے ہو ۔ پس اگر یہ لوگ تیرے کہنے کے موافق

فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ

نہ کریں تو جان لے کہ بس وہ اپنی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس سے زیادہ گمراہ کون جو پیچھے

ف۱
مطلب یہ ہے کہ یہ واقعات جو ہم نے وحی کے ذریعے تم کو سنا دیئے تمہارے آنکھوں دیکھے معاملات نہیں ہیں۔ یہ ہمارا تم پر احسان ہے کہ تم کو پیغمبر بنا کر وحی بھیجنی شروع کی اور پچھلے اکثر انبیاء علیہم السلام کے مفصل قصے تم کو بتا دیئے۔

ف۲
مطلب یہ ہے کہ ہم نے رسول صرف اتمام حجت کے لئے بھیجے اور قرآن بس اس غرض سے نازل فرمایا تا کہ ان کا کوئی الزام نہ رہے۔

(ش نشان نزول صفحہ ۸۴۹ پر)

اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

پڑا اپنی خواہش کے، بغیر راہ بتائے اللہ کے۔ بیشک اللہ نہیں ہدایت دیا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۰ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ ع ۵ ۸

کرتا ظالم لوگوں کو۔ اور ہم پے درپے ان کے لئے یہ قرآن لائے تاکہ وہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵۱ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ

نصیحت پکڑیں ف۱ (ش ۲) جن لوگوں کو ہم نے عنایت فرمائی کتاب اس سے پہلے وہ

بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ

قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب وہ ان پر پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر یقین لائے بیشک

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝۵۳ اُولٰٓئِكَ

یہ برحق ہے ہمارے رب کی طرف سے بیشک ہم اس سے پہلے بھی مسلمان تھے۔ یہی ہیں

يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

جن کو ان کا دوہرا اجر دیا جائے گا اس وجہ سے کہ انھوں نے صبر کیا ف۲ اور بدی کا دفیعہ کرتے ہیں نیکی

السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۵۴ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ

سے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں

اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ

(تو) اس سے کنارہ کش ہوجاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم کو ہمارے عمل اور تم کو تمہارے عمل!

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝۵۵ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ

تم پر سلام ہے! ہم جاہلوں کی صحبت نہیں چاہتے۔ (ش ۳) (اے محمد) تو ہدایت نہیں دے سکتا

اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ج وَهُوَ اَعْلَمُ

جس کو چاہے لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے۔ اور وہی خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۶ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ

راہ پر آنے والوں کو۔ (ش ۴) اور کہنے لگے کہ اگر ہم ہدایت کی پیروی کریں تیرے ساتھ تو ہم

مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ

اُچک لیے جائیں اپنے ملک سے! کیا ہم نے ان کو جگہ نہیں دی حرم امن والے میں کہ کھنچے چلے آتے ہیں اس

النصف

ف۱
یعنی ہم نے بار بار قرآن میں نصیحتیں کیں اور عبرت کے قابل قصص بیان کئے اور پے درپے وعدے وعید سے خوف اور امید دلائی تاکہ نصیحت پکڑیں اور فلاح پائیں۔

ف۲
یعنی وہ سمجھدار حق پسند اہل کتاب کہ جن کو قرآن سے پہلے آسمانی کتاب مرحمت ہوئی ہے اس پر ثابت قدم رہے اور قرآن ونیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا کلام الہٰی و رسول خدا ہونا معلوم کرکے اس پر بھی ایمان لائے ان کو دوہرا ثواب ملے گا ایک تو توریت پر ایمان لانے کا اور دوسرا قرآن کو حق ماننے کا۔

(شان نزول صفحہ ۹۴۸ پر)

ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

کی طرف ہر جنس کے پھل ۔ رزق ہماری طرف سے ۔ لیکن ان میں بہتیرے

یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا ۚ

جانتے نہیں ۔ اور ہم نے بہتیری ہلاک کر ماریں بستیاں جو اترا چلی تھیں اپنی گزران میں

فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا ؕ وَكُنَّا

تو اب یہ ان کے گھر ہیں کہ ان میں کوئی بھی نہیں بسا ان کے بعد مگر تھوڑے ۔ اور ہم

نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى

ہی وارث ہوئے ف۱ اور تیرا پروردگار کسی بستی کو ہلاک کرنے والا نہیں جب تک

یَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا

نہ بھیج لے ان کے بڑے شہر میں کوئی رسول جو ان پر پڑھے ہماری آیتیں ۔ اور ہم بستیوں

مُهْلِكِی الْقُرٰۤى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ

کو ہلاک کرنے والے نہیں مگر جب کہ وہاں کے لوگ ظالم ہوں ۔ اور جو کچھ بھی تم کو دیا

شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ

گیا ہے سو فائدہ ہے زندگانی دنیا کا اور یہیں کی رونق ہے ۔ اور جو اللہ کے ہاں ہے

خَیْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا

وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے تو کیا تم لوگ سمجھتے نہیں ۔ (ش ۵) بھلا وہ شخص جس سے ہم نے عمدہ

حَسَنًا فَهُوَ لَاقِیْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ثُمَّ

وعدہ کیا ہے پس وہ اس کو پانے والا ہے اس شخص کی برابر ہو سکتا ہے جسکو ہم نے پہنچا دیا فائدہ دنیا کی زندگی کا

هُوَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۶۱﴾ وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ

پھر وہ قیامت کے دن ان میں سے ہوگا جو حاضر کئے جائیں گے ف۲ اور جس دن اللہ ان کو پکارے گا پس فرمائے

اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ

گا کہ کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کا تم دعوے کیا کرتے تھے ؟ کہیں گے وہ لوگ جن پر

عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَغْوَیْنَا ۚ اَغْوَیْنٰهُمْ

ثابت ہو چکا حکم (عذاب کا) اے ہمارے پروردگار یہ لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا ! ہم نے ان کو

ف۱ یعنی ان کافروں کے ہلاک ہوئے پیچھے ان بستیوں میں آبادی ہی نہ ہوئی ۔ شاذ و نادر کوئی آتا جاتا مسافر گھڑی دو گھڑی ٹھہر لیا تو ٹھہر لیا ۔ لیکن جس کا نام بسابت اور آبادی ہے وہ تو گئی گزری ہوئی اور انجام کار ان کے مال و متاع کے ہم ہی وارث بنے ۔

ع ۶ ۹

ف۲ یعنی گرفتار ہو کر مجرم بن کر ہمارے حضور میں پکڑے ہوئے آ حاضر ہوں گے ۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۰ پر)

كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾
بہکایا جیسے خود بہکے تھے (ہم ان سے) بیزار ہوتے ہیں تیرے آگے! یہ لوگ ہم کو نہیں پوجتے تھے۔
وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا
اور کہا جائے گا کہ پکارو اپنے شریکوں کو پس وہ ان کو پکاریں گے تو وہ ان کو جواب بھی نہ
لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ
دیں گے اور دیکھ لیں گے عذاب کو (اور تمنا کریں گے) کاش وہ راہ راست پر ہوتے۔ اور جس دن
يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ
ان کو پکارے گا پس فرمائے گا کہ کیا جواب دیا تم نے پیغمبروں کو؟ پس ان پر
عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَنْ
اندھا دھند ہو جائیں گی خبریں اس دن تو وہ آپس میں بھی پوچھ گچھ نہ کریں گے ف۱ سو جس نے
تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ
توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کئے تو امید ہے کہ وہ فلاح پانے
الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ
والوں میں ہو۔ (ش ۶) اور تیرا پروردگار کرتا ہے جو چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔ ان
لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ
لوگوں کے ہاتھ اختیار نہیں۔ اللہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو یہ شریک بتاتے ہیں۔ اور تیرا پروردگار
يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا
جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور وہی اللہ ہے کوئی
إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ
معبود نہیں اسکے سوا۔ اسی کی تعریف ہے دنیا اور آخرت میں۔ اور اسی کے ہاتھ حکم ہے
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ
اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ کہہ! بھلا دیکھو تو سہی اگر کئے رہے اللہ تم پر رات ہمیشہ
سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ
کو قیامت کے دن تک (تو) کون معبود ہے اللہ کے سوا کہ تمہارے پاس

ف۱
یعنی کوئی جواب نہ بن پڑے گا۔

بقیہ صفحہ ۵۰۳
اور تکلیف کا شکوہ اپنے مولیٰ سے کیا ادھر وہ دونوں عورتیں معمول کے وقت سے پہلے گھر آ پہنچیں تو شعیبؑ نے سبب پوچھا۔ انھوں نے موسیٰؑ کے سلوک و ترحم کا تمام قصہ کہہ سنایا تو شعیب نے موسیٰ کو اپنے پاس بلوا بھیجا۔

ف۲
یعنی موسیٰؑ امانت دار بھی ہیں اور قوی بھی ہیں اور چونکہ نوکری کے لئے قوت اور امانت داری کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے موسیٰؑ بہمہ صفات موصوف اس خدمت کے لائق ہیں ان سے بہتر آدمی ملنا دشوار ہے۔ قصہ یہ ہے کہ جب ایک لڑکی شرماتی ہوئی آستین سے منہ چھپائے موسیٰ کو بلانے آئی تو موسیٰ اس کے ساتھ ہو لئے لڑکی راستہ بتانے کی غرض سے آگے آگے ہو لی۔ اور جب ہوا کے جھونکے سے بدن کا کپڑا اڑا تو جسم کا حصہ ظاہر ہونے لگا اس پر موسیٰ نے کہا کہ تم پیچھے پیچھے چلو اور زبان سے اپنے گھر کا راستہ بتاتی جاؤ۔ اب لڑکی نے اپنے باپ سے موسیٰ کا قوی اور امین ہونا ظاہر کیا۔ بھاری ڈول کھینچ دینے سے قوت اور اس دیندارانہ برتاؤ سے امانت معلوم ہوئی۔

(شان نزول صفحہ ۵۰۸ پر)

بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ

لے آئے روشنی! تو کیا تم سنتے نہیں۔ کہہ! بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ کئے رہے

عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

تمہارے اوپر دن ہمیشہ کو قیامت کے دن تک (تو) کون معبود ہے اللہ کے سوا

يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ

کہ تمہارے پاس لے آئے رات کو کہ تم اس میں آرام پاؤ! تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ اور اپنی رحمت سے

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ

اس نے بنادیئے تمہارے لئے رات اور دن تاکہ تم اس میں آرام بھی کرو اور تلاش بھی کرو

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ

اس کا فضل اور تاکہ تم شکر کرو ف۱ اور جس دن ان کو پکارے گا پس فرمائے گا کہ کہاں

شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

ہیں میرے وہ شریک جن کا تم دعوے کیا کرتے تھے۔ اور ہم نکال لیں گے ہر فرقے میں سے

شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ

ایک گواہ۔ پھر ہم کہیں گے کہ پیش کرو اپنی دلیل! اس وقت وہ جان لیں گے کہ حق بجانب

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ

اللہ ہے اور ان سے گئی گزری ہو جائیں گی وہ باتیں جو یہ بنایا کرتے تھے۔ قارون موسیٰ کی قوم سے

قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ

تھا پھر وہ ان پر ظلم کرنے لگا۔ اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دے

اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ

رکھے تھے کہ اس کی کنجیوں سے تھکتے تھے کئی زور آور مرد! جب اس سے کہا اس

قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَابْتَغِ فِيْمَآ

کی قوم نے کہ اترا مت! بیشک اللہ پسند نہیں کرتا اترانے والوں کو۔ اور طلب کر اس

اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

(مال) میں جو تجھ کو اللہ نے دیا ہے آخرت کے گھر کو اور مت بھول اپنا حصہ دنیا سے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ وہ قادر مطلق سب سے زبردست اور خود مختار ہے جو چاہے وہ کرے کوئی دم مارنے والا نہیں! اگر وہ ہمیشہ کے لئے دن کر دے تو کوئی رات نہیں لاسکتا اور اگر ہمیشہ رات رکھے تو کوئی دن نہیں نکال سکتا اسی کا فضل ہے کہ اس نے اپنے کرم سے رات بھی بنائی اور دن بھی بنایا تاکہ دن کو معاش حاصل کریں اور رات کو دن کی تھکن اتاریں اور آرام کریں۔

ع ۷ ۱۵ ۱۰

(شان نزول صفحہ ۸۵۰ پر)

وَاَحۡسِنۡ كَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ وَلَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِى
اور تو بھی احسان کر جیسے اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی اور خواہاں نہ ہو فساد کا
الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِيۡتُهٗ
ملک میں! بے شک اللہ نہیں پسند کرتا فساد کرنے والوں کو۔ قارون بولا کہ یہ (مال) تو مجھ
عَلٰى عِلۡمٍ عِنۡدِىۡ ؕ اَوَلَمۡ يَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ قَدۡ اَهۡلَكَ مِنۡ
کو ایک علم سے ملا ہے جو میرے پاس ہے۔ کیا اس نے جانا نہیں کہ اللہ ہلاک کر چکا اس سے
قَبۡلِهٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُ قُوَّةً وَّ اَكۡثَرُ
پہلے بہتیری امتوں کو جو اس سے زیادہ تھیں قوت میں اور بہت جمع
جَمۡعًا ؕ وَلَا يُسۡـَٔـلُ عَنۡ ذُنُوۡبِهِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى
والی تھیں اور نہیں پوچھا جایا کرتا گنہگاروں سے ان کے گناہوں کی بابت! غرض قارون نکلا
قَوۡمِهٖ فِىۡ زِيۡنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ يُرِيۡدُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا
اپنی قوم پر آرائش میں! لگے کہنے وہ لوگ جو طالب تھے دنیا کی زندگی کے کہ
يٰلَيۡتَ لَنَا مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ قَارُوۡنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوۡ حَظٍّ عَظِيۡمٍ ﴿۷۹﴾
اے کاش ہم کو بھی ملے جیسا کچھ قارون کو ملا ہے! بیشک قارون بڑا صاحب نصیب ہے
وَقَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَيۡلَكُمۡ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيۡرٌ لِّمَنۡ
اور بولے وہ لوگ جن کو علم ملا تھا کہ تم پر افسوس! اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لئے
اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفۡنَا
جو ایمان لایا اور نیک عمل کئے اور یہ بات ان ہی کے دل میں پڑتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں۔ پھر ہم نے
بِهٖ وَبِدَارِهِ الۡاَرۡضَ ۚ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنۡ فِئَةٍ يَّنۡصُرُوۡنَهٗ
دھنسا دیا قارون کو اور اسکے گھر کو زمین میں۔ پس اس کے لئے کوئی جماعت نہ ہوئی جو اس کی مدد کرتی
مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُنۡتَصِرِيۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ
اللہ کے سوا اور نہ وہ خود بدلہ لے سکا ف اور
اَصۡبَحَ الَّذِيۡنَ تَمَنَّوۡا مَكَانَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَقُوۡلُوۡنَ وَيۡكَاَنَّ
صبح کو لگے کہنے وہ لوگ جو تمنا کرتے تھے اس کے مرتبہ کی کل شام کہ ارے خرابی! یہ تو اللہ

ف قارون ہمیشہ موسیٰ کو تکالیف پہنچاتا رہتا تھا لیکن موسیٰؑ قرابت داری کے باعث اس کے خیر خواہ ہی رہتے تھے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون لگا جھگڑنے آخر کار اس پر معاملہ طے ہوا کہ ہر ہزار درہم پر ایک درہم اور ہزار دینار پر ایک دینار دے دوں گا اس پر بھی جب ہزارواں حصہ نکالا گیا تو مال کا ایک بڑا حصہ پایا تو قارون کو بخل کے باعث وہ بھی گوارا نہ ہو سکا۔ لیکن چونکہ وعدہ کر چکا تھا اور وعدہ خلافی کی صورت میں اپنی تمام قوم کے اندر بدنام اور انگشت نما ہونے کا خطرہ تھا۔ اس لئے اس نے اپنی قوم کو اپنا طرفدار اور موسیٰؑ کا مخالف بنانا چاہا اور تمام بنی اسرائیل کو بلا کر بولا کہ دیکھو جی! موسیٰؑ تمہارے مال و اسباب لینے چاہتا ہے اور اس طرح کان دبا کر دے دینا بڑی شرم کی بات ہے اس لئے اب مشورہ کر لو اور کہو تمہاری کیا رائے ہے کیا کرنا چاہیئے۔ سب نے جواب دیا کہ حضور کی رائے سب سے غالب ہے ہم تعمیل کے لئے موجود ہیں۔ قارون بولا کہ اچھا ایک فاحشہ عورت کو مال کی طمع دے کر تجویز کرنا چاہیے کہ وہ ان پر تہمت لگا دے غرض عید کے دن موسیٰؑ وعظ فرمانے لگے اور شریعت کے احکام لوگوں پر ظاہر کرنے لگے کہ جو چوری کرے گا ہم اس کا ہاتھ کاٹیں گے اور بیاہے زنا کرنے والے کو سنگسار کریں گے اس پر قارون بولا کہ
(باقی صفحہ ۵۱۴ پر)

اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ ۚ
فراخ کرتا ہے روزی جس کی چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور تنگ کر دیتا ہے
لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
اگر نہ احسان فرماتا اللہ ہمارے اوپر تو ضرور ہم کو بھی دھنسا دیتا۔ ارے خرابی! یہ تو فلاح
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا
ع ۸ / ۱۱
نہیں پاتے کافر۔ وہ آخرت کا گھر ہے جو ہم ان کو دیں گے جو
يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ
نہیں چاہتے تکبر کرنا ملک میں اور نہ فساد! اور انجام بخیر
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ
پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ جو شخص آئے نیکی لے کر تو اس کے لئے اس سے بہتر ہے اور جو کوئی
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا
برائی لے کر آئے تو جن لوگوں نے برے عمل کئے ہیں وہی سزا پائیں گے جو
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ
وہ کیا کرتے تھے۔ (ش ۷) (اے محمد) جس اللہ نے نازل فرمایا تیرے اوپر قرآن وہ
لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّىْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ
ضرور تجھ کو پھیر لانے والا ہے پہلی جگہ ف کہہ دے کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور
مَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى
کون صریح گمراہی میں پڑا ہے۔ (ش ۸) اور تجھ کو توقع نہ تھی کہ تیری جانب
اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا
اتاری جائے گی کتاب مگر مہربانی (ہوئی) تیرے پروردگار کی طرف سے پس تو نہ ہو مددگار
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ
کافروں کا ف۲ اور ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ کو روک دیں اللہ کی آیتوں (کی تبلیغ) سے اس کے
اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
بعد کہ وہ تیری جانب اتر چکیں اور بلا اپنے پروردگار کی طرف اور نہ ہو

ف۱ یہ آیت فتح مکہ کی پیشین گوئی ہے۔ یعنی اب تو تم کو کفار مکہ نے بزور ظلم یہاں سے نکالا ہے اللہ پاک پھر تم کو وہاں ضرور لوٹا کر لائے گا چنانچہ یہ بشارت پوری ہوئی اور پورے غلبہ کے ساتھ سرور عالم نے مکہ فتح کیا۔

ف۲ یعنی اپنی قوم کو کہ جنھوں نے تمھارے ساتھ یہ بدسلوکی کی ہے اپنا نہ سمجھو بلکہ اب جو تمھارا ساتھ دے وہی بس اپنا ہے۔

(نشان نزول صفحہ ۸۵۰ پر)

الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۘ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
مشرکوں میں ۔ اور نہ پکار اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ! کوئی معبود نہیں اسکے سوا
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾
سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں مگر اس کی ذات ! اسی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۔

سورۃ العنکبوت مکیۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا
الٓمّٓ (ش ۹) کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ چھوٹ جائیں گے اتنا کہہ کر کہ ہم ایمان لے
وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
آئے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا ! اور ہم نے آزمایا تھا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے
فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴿٣﴾
پس اللہ معلوم کرے گا ان لوگوں کو جو سچے ہیں اور ضرور معلوم کرے گا جھوٹوں کو !
أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ
کیا یہ سمجھ رکھا ہے ان لوگوں نے جو برے عمل کرتے ہیں کہ ہم سے بڑھ جائیں گے ! کیا برا
مَا يَحْكُمُونَ ﴿٤﴾ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ
حکم کرتے ہیں ۔ جو شخص امید رکھتا ہے اللہ سے ملنے کی تو اللہ کا وعدہ تو ضرور آنے
لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٥﴾ وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا
والا ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ اور جو شخص محنت اٹھاتا ہے تو بس
يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾ وَ
اپنے ہی لئے محنت اٹھاتا ہے ۔ بیشک اللہ دنیا جہان کے لوگوں سے بے نیاز ہے ۔ اور
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ضرور ان سے دور کردینگے ان کے گناہ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٧﴾ وَ
اور ضرور ان کو بدلہ دیں گے بہتر سے بہتر کاموں کا ۔ (ش ۱۰) اور

(بقیہ صفحہ ۵۱۲) اگر تم سے ایسا سرزد ہو تو کیا ہو؟ موسیٰ نے فرمایا کہ میری بھی یہی سزا ہے ۔ قارون بولا کہ فلاں عورت سے تم نے زنا کیا ہے ۔ غرض تحقیق و تصدیق کے لئے وہ عورت فوراً بلائی گئی تو موسیٰؑ نے قسم دے کر دریافت کیا تو اس نے سچ سچ کہہ سنایا کہ قارون نے مجھ کو ہزار دینار دینے کئے تھے ۔ موسیٰ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑے اور دعا کی کہ بار الہا میرے مبلغ قارون پر تو غصہ ہو ۔ اسی وقت وحی نازل ہوئی کہ زمین پر تم کو اختیار دیا گیا جو سزا تم چاہو اس کو دو موسیٰؑ نے اعلان کر دیا کہ لوگو! جو میرا ساتھی ہے وہ الگ ہو جائے غرض سوا دو آدمیوں کے سب الگ ہو گئے ۔ موسیٰؑ نے زمین کو حکم فرمایا کہ ان تینوں کو پکڑ یہ کہنا تھا کہ اک دم سے سب گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے پھر موسیٰ نے زمین سے فرمایا کہ پھر پکڑ تو تینوں کمر تک دھنس گئے پھر تیسری بار یہی فرمایا تو گردنوں تک دھنس گئے قارون اور دونوں ساتھی چلاتے اور چیختے تھے اور موسیٰ غصہ کے مارے کچھ توجہ نہ فرماتے تھے چوتھی بار یہی فرمایا تو زمین سر کے اوپر آگئی اور تینوں بالکل دھنس گئے اس وقت بنی اسرائیل میں چرچا ہوا کہ موسیٰ نے مال کے لالچ سے ایسا کیا ہے تو موسیٰؑ نے دعا کی کہ الٰہی اس کا مال و منال بھی زمین میں دھنسا دے اس پر اس کا گھر معہ خزانوں کے سب کچھ زمین میں دھنس گیا ۔

وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ
ہم نے حکم دیا انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے کا۔ اور (یہ کہہ دیا کہ) اگر ماں باپ تیرے ساتھ
بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
کوشش کریں کہ تو شریک ٹھہرائے میرا ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا میری طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے
فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
تو میں تم کو بتاؤں گا جو تم کیا کرتے تھے ف۱ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک
الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ﴿٩﴾ وَمِنَ النَّاسِ
عمل کئے ہم ان کو ضرور داخل کریں گے نیک بندوں میں (رش ۱۱) اور بعض لوگ
مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ
ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر۔ پھر جب اس کو ایذا پہنچتی ہے اللہ (کی راہ) میں تو ٹھہرا
النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ ۖ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ
لیتا ہے لوگوں کی ایذا دہی کو اللہ کے عذاب کی مانند۔ اور اگر آ پہنچے مدد تیرے پروردگار کی طرف سے
لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي
کہنے لگیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ بھلا کیا اللہ اس سے بخوبی واقف نہیں جو جہان
صُدُورِ الْعَالَمِينَ ﴿١٠﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
والوں کے دلوں میں ہے۔ اور اللہ ضرور معلوم کرے گا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور
لَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ﴿١١﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ
ضرور معلوم کرے گا منافقوں کو ف۲ اور کہنے لگے کافر لوگ مسلمانوں سے
آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ ۖ وَمَا هُمْ
کہ تم ہماری راہ چلو اور ہم اٹھالیں تمہارے گناہ! حالانکہ یہ
بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٢﴾
اٹھانے والے نہیں ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی! بلاشک وہ جھوٹے ہیں
وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيُسْأَلُنَّ
اور وہ ضرور اٹھائیں گے اپنے بوجھ اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ بھی۔ اور ضرور ان

ف۱
دنیا میں ماں باپ سے زیادہ کسی کا حق نہیں کیونکہ یہ رب مجازی ہیں ان کے احسانات اولاد پر سب سے زیادہ ہیں لیکن رب حقیقی محسن لم یزلی اللہ تبارک و تعالیٰ کا حق ان سے بھی زیادہ ہے اس لئے والدین کی خاطر دین نہ چھوڑ بیٹھے۔ حدیث میں وارد ہے کہ (لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق) اللہ کی معصیت اور نافرمانی میں کسی کی بھی اطاعت نہ ہونی چاہیے۔

ف۲
معلوم کرنے سے یہ مراد ہے کہ عالم آشکارا سب کو ظاہر فرمادے گا اور سچے مسلمانوں اور منافقوں کو متمیز کرکے ان کو الگ اور ان کو الگ کردے گا کہ وہ جنت میں جائیں اور یہ دوزخ میں۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۰ پر)

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى ع ۱۳ / ۱۳
سے پوچھ گچھ ہوگی قیامت کے دن ان باتوں کی جو وہ بنایا کرتے تھے اور ہم نے بھیجا نوح کو اس
قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ
کی قوم کی جانب تو وہ ان میں رہا پچاس برس کم ایک ہزار برس !
فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ
پھر ان لوگوں کو پکڑا طوفان نے اور وہ ظالم تھے ۔ اور ہم نے بچالیا نوح
اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ
کو اور کشتی والوں کو اور ہم نے بنایا کشتی کو نشان دنیا جہان کے لئے ف۱ اور ابراہیم
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
کو (ہم نے بھیجا) جب اس نے کہا اپنی قوم سے کہ عبادت کرو اللہ کی اور اس سے ڈرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
تم علم رکھتے ہو ۔ بس تم تو عبادت کرتے ہو اللہ کے
اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
سوائے بتوں کی اور جھوٹی باتیں بناتے ہو بیشک جن کو پوجتے
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا
ہو اللہ کے سوائے وہ مالک نہیں تمہاری روزی کے ۔
فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا
تو تم طلب کرو اللہ کے پاس روزی اور اسی کی عبادت کرو اور اس کا شکر کرو
لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ
اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۔ اور اگر تم جھٹلاؤ تو جھٹلا چکی ہیں بہتیری امتیں
مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾
تم سے پہلے ۔ اور رسول کے ذمہ تو صاف طور پر پہنچا دینا ہے ۔
اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ
کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ کیوں کر اللہ اول پیدا کرتا ہے خلق کو پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا ۔

ف۱
جس وقت یہ سورت نازل ہوئی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر اصحاب کفار کی ایذا دہی کے باعث جہاز پر سوار ہوکر حبشہ گئے ہوئے تھے ۔ جب سرور عالم مدینہ ہجرت کر آئے تو وہ بھی بخیر و عافیت مدینہ آپہنچے ۔

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ

بیشک یہ اللہ پر آسان ہے۔ کہہ دے کہ چلو پھرو ملک میں

فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ

پھر دیکھو اللہ نے کیونکر شروع کیا پیدائش کو پھر اللہ ہی اٹھائے گا آخری

الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ

اٹھانا! بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ عذاب دے

مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا

جسے چاہے اور رحم فرمائے جس پر چاہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے اور نہ

أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا

تم عاجز کر سکتے ہو زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ

لَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِينَ

تمہارے لئے اللہ کے سوائے کوئی حمایتی ہے اور نہ مددگار۔ اور جنہوں نے

كَفَرُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي

نہ مانا اللہ کی آیتوں کو اور اس کے ملنے کو وہی لوگ ناامید ہوئے میری رحمت سے

وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ

اور وہی ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تو کچھ جواب نہ تھا اس کی قوم کا

إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۚ

اس کے سوا کہ لگے کہنے! اس کو مار ڈالو یا اس کو جلا دو! تو اس کو اللہ نے بچا لیا آگ سے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ إِنَّمَا

بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور ابراہیم نے کہا کہ بس

اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللّٰهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ

تم نے بنا رکھے ہیں اللہ کے سوا بت۔ آپس کی محبت کے باعث دنیا کی

الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ

زندگی میں! پھر قیامت کے دن منکر ہو جائے گا ایک دوسرے کا اور لعنت

بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ۫ وَّ مَاۡوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ
کرے گا ایک دوسرے کو اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی
نّٰصِرِيۡنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ اِلٰى
مدد گار نہیں۔ تو ایمان لے آیا ابراہیم پر لوط۔ اور میں ہجرت کرتا ہوں اپنے پروردگار
رَبِّىۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۶﴾ وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ
کی طرف۔ بیشک وہی زبردست حکمت والا ہے۔ اور ہم نے عطا فرمایا ابراہیم کو
وَيَعۡقُوۡبَ وَجَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالۡكِتٰبَ وَاٰتَيۡنٰهُ
اسحٰق اور یعقوب اور رکھی اس کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب اور ہم نے اس
اَجۡرَهٗ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۲۷﴾
کو دیا اس کا اجر دنیا میں اور بیشک وہ آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہے ف۱
وَ لُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۫ مَا
اور لوط کو (ہم نے بھیجا) جب اس نے کہا اپنی قوم سے کہ تم مرتکب ہوتے ہو ایسی بے حیائی کے جو
سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ
تم سے پہلے کسی نے بھی دنیا کے لوگوں میں نہیں کی۔ کیا تم دوڑتے ہو
الرِّجَالَ وَتَقۡطَعُوۡنَ السَّبِيۡلَ ۙ وَتَاۡتُوۡنَ فِىۡ نَادِيۡكُمُ
مردوں پر اور راہ مارتے ہو ف۲ اور مرتکب ہوتے ہو اپنی مجلس میں
الۡمُنۡكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتِنَا
ناشائستہ حرکت کی تو کچھ جواب نہ تھا اس کی قوم کا مگر یہی کہ کہنے لگے ہم پر لے آ
بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ
اللہ کا عذاب اگر تو سچا ہے۔ لوط نے کہا
رَبِّ انۡصُرۡنِىۡ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۳۰﴾ ع وَلَمَّا
کہ اے میرے پروردگار میری مدد فرما ان شریر لوگوں پر۔ اور جب
جَآءَتۡ رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ بِالۡبُشۡرٰى ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مُهۡلِكُوۡۤا
آئے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر (تو) کہنے لگے کہ ہم ہلاک کرنے والے

وقف لازم

ع ۱۵ ۳

ف۱ لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھانجے تھے جب حضرت ابراہیمؑ آگ میں ڈالے گئے اور بال بھی بیکا نہ ہوا اور آگ گلزار بن گئی تو سب سے پہلے لوط علیہ السلام ایمان لائے۔

ف۲ راہ زنی کرتے اور ڈاکے ڈالتے تھے یا یہ مطلب ہے کہ اس بدکاری اور لواطت کے باعث مسافروں کی راہ مارتے ہو تا کہ وہ لوگ اس راستہ نہ چل سکیں۔

اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ ۚ اِنَّ اَهۡلَهَا كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ۚۖ ﴿۳۱﴾ قَالَ

ہیں اس بستی کے رہنے والوں کو ! بیشک اس کے لوگ ظالم ہیں ! ابراہیم نے

اِنَّ فِيۡهَا لُوۡطًا ؕ قَالُوۡا نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِيۡهَا ۟ لَنُنَجِّيَنَّهٗ

کہا اس میں تو لوط ہے ! فرشتے بولے کہ ہم کو خوب معلوم ہے جو کوئی اس میں ہے ہم ضرور بچالیں گے

وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۖ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّاۤ اَنۡ

لوط کو اور اسکے گھر والوں کو مگر اسکی بی بی رہے گی رہ جانے والوں میں۔ اور جب پہنچے

جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِیۡٓءَ بِهِمۡ وَضَاقَ بِهِمۡ ذَرۡعًا وَّ

ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس (تو لوط) ناخوش ہوا انکے سبب اور تنگدل ہوا اس کے باعث اور

قَالُوۡا لَا تَخَفۡ وَلَا تَحۡزَنۡ ۟ اِنَّا مُنَجُّوۡكَ وَاَهۡلَكَ اِلَّا

فرشتوں نے کہا کہ خوف نہ کرو اور غمگین نہ ہو۔ ہم بچالیں گے تم کو اور تمہارے گھر والوں کو مگر

امۡرَاَتَكَ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰٓى اَهۡلِ

تمہاری بی بی رہے گی رہ جانے والوں میں۔ ہم نازل کرنے والے ہیں اس

هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ

بستی والوں پر ایک آفت آسمان سے اس وجہ سے کہ بدکاری کرتے ہیں ! اور

لَقَدۡ تَّرَكۡنَا مِنۡهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى

ہم نے چھوڑ رکھا تھا اس کا ظاہر نشان ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔ اور (ہم نے

مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَارۡجُوا

بھیجا) مدین کی جانب ان کے بھائی شعیب کو تو اس نے کہا کہ اے قوم عبادت کرو اللہ کی اور توقع رکھو

الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوۡهُ

روز آخرت کی اور نہ پھرو زمین میں فساد کرتے ہوئے۔ پس انھوں نے

فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۳۷﴾ ۙ وَعَادًا

شعیب کو جھٹلایا تو ان کو دھر پکڑا ایک زلزلے نے پس وہ رہ گئے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے۔ اور (ہم

وَّثَمُوۡدَا۟ وَقَدۡ تَّبَيَّنَ لَـكُمۡ مِّنۡ مَّسٰكِنِهِمۡ ۟ وَزَيَّنَ لَهُمُ

نے ہلاک کردیا) عاد کو اور ثمود کو اور تمہارے لئے ظاہر ہیں ان کے گھر اور عمدہ کر دکھائے

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۳۸
ان کیلئے شیطان نے ان کے عمل پس ان کو روک دیا راستے سے ۔ اور وہ ہوشیار لوگ تھے ف۱
وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
اور (ہم نے ہلاک کردیا) قارون اور فرعون اور ہامان کو! اور ان کے پاس آیا تھا موسیٰ ۔ کھلی نشانیاں لے
فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۳۹ فَكُلًّا اَخَذْنَا
کر تو یہ تکبر کرنے لگے ملک میں اور وہ (ہم سے) آگے بڑھنے والے نہ تھے تو ہر ایک کو ہم نے دھر
بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ
پکڑا اس کے گناہ پر پس ان میں سے بعض تو وہ تھے جن پر ہم نے بھیج دیا پتھروں کا مینھ اور ان میں سے بعض وہ
اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَ
تھے جنکو دھر پکڑا چنگھاڑنے ۔ اور ان میں سے کسی کو ہم نے دھنسا دیا زمین میں اور
مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
ان میں سے کسی کو ڈبو دیا ف۲ اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے لیکن وہ آپ
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۴۰ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ۔ ان لوگوں کی مثال جنھوں نے بنائے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے
اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ
مددگار مکڑی کی سی ہے کہ اس نے بنالیا ایک گھر اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں میں
لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۴۱ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ (وقف لازم)
بودا مکڑی کا گھر ہے ! کاش یہ لوگ سمجھتے ۔ بیشک اللہ جانتا ہے جس چیز کو یہ
مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَىْءٍ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۴۲ وَتِلْكَ
لوگ پکارتے ہیں کوئی بھی چیز ہو۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے ۔ اور یہ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۴۳ خَلَقَ
مثالیں ہم بیان فرماتے ہیں لوگوں کے لئے اور ان کو وہی سمجھتے ہیں جن کو علم ہے ! پیدا کیا
اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۴۴ ع ۴
اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو تدبیر سے ۔ بیشک اس میں نشانی ہے ایمان لانے والوں کے لئے ۔

ف۱ یعنی دنیا کے کاروبار میں بڑے ہوشیار اور اپنے خیال میں تو یہ لوگ بہت عقلمند تھے ۔ مگر ان کو شیطان نے ایسا سبز باغ دکھایا کہ اس کے بہکانے سے نہ بچ سکے ۔

ف۲ قوم عاد پر پتھراؤ برسا اور قوم ثمود ایک بڑے زور کی آواز سے ہلاک ہوئی ۔ قارون زمین میں دھنسایا گیا ۔ اور فرعون دریا میں غرق ہوا ۔

اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ
تُو (اے محمد) پڑھ جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف کتاب اور قائم رکھو نماز ۔ بیشک
الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰهِ اَکۡبَرُ ؕ
نماز روکتی ہے بے حیائی کے کام اور بری بات سے اور اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے
وَ اللّٰهُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوۡۤا اَهۡلَ الۡکِتٰبِ
اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ف اور نہ جھگڑا کرو اہل کتاب سے
اِلَّا بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ٭ۖ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ وَ قُوۡلُوۡۤا
مگر ایسی طرح کہ وہ نہایت عمدہ ہو ۔ مگر ہاں جو لوگ ان میں سے ظلم کریں (تو ان سے سختی کا مضائقہ نہیں)
اٰمَنَّا بِالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ وَ اِلٰـهُنَا وَ اِلٰـهُکُمۡ
اور یوں کہو کہ ہم مانتے ہیں جو ہماری طرف اترا اور نیز اس کو جو تمہاری طرف اترا اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود
وَاحِدٌ وَّ نَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۴۶﴾ وَ کَذٰلِکَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ
ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں ۔ اور (جیسے ہم نے اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاری تھیں) اسی طرح ہم نے اتاری
الۡکِتٰبَ ؕ فَالَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡکِتٰبَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ۚ وَ مِنۡ هٰۤؤُلَآءِ
تیری طرف کتاب ! تو جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو مانتے ہیں ۔ اور ان (اہل مکہ) میں سے
مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا
بھی بعض اس کو مانتے ہیں اور انکار ہماری آیتوں کا وہی کرتے ہیں جو کافر ہیں ۔ اور نہ
کُنۡتَ تَتۡلُوۡا مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنۡ کِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیۡنِکَ
تو پڑھتا تھا اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکھتا تھا اپنے داہنے ہاتھ سے
اِذًا لَّارۡتَابَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۴۸﴾ بَلۡ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیۡ صُدُوۡرِ
اس وقت تو ضرور شبہ کرتے یہ جھوٹے لوگ ۔ بلکہ یہ قرآن روشن آیتیں ہیں ان لوگوں کے
الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ ؕ وَ مَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوۡا
دلوں ہیں جن کو عطا کی گئی ہے عقل اور ہماری آیتوں کا وہی انکار کرتے ہیں جو ظالم ہیں ف۲ اور کہتے
لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ اٰیٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰیٰتُ عِنۡدَ
ہیں کہ کیوں نہیں نازل ہوئیں اس پیغمبر پر نشانیاں اسکے رب کی طرف سے ۔ کہہ دے کہ بس نشانیاں تو اللہ ہی کے

ف ظاہر بات ہے جتنی دیر انسان نماز میں لگا تا ہے اتنی دیر تو ہر گناہ سے نمازی محفوظ رہتا ہے اور باقی اوقات میں بھی بچے رہنے کی قوی امید ہے کیونکہ نماز کو گناہ سے روک دینے میں بڑا اثر ہے لیکن شرط یہ ہے کہ نماز ہونی چاہیئے محض ٹکریں مار لینا اور بیگار سی ٹال دینی کافی نہیں جب انسان پانچ وقت اپنے مالک کے سامنے باوضو مؤدب کھڑا ہوگا اور اس کے جلال و عظمت کا دھیان کرے گا اور اس کی کبریائی اور قدرت کا خیال ذہن نشین ہوگا تو ضرور اس کا کم سے کم دوسرے وقت تک اتنا اثر رہے گا کہ خالق برحق کا نافرمان بندہ نہ بنے ۔ نماز بندہ کے لئے بڑی عبادت ہے اس کے جملہ ارکان نہایت معقول اور علو درجات کا باعث ہیں ۔ بلا تشبیہ گویا نماز مؤدب دست بستہ اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی حمد و ثنا کرنے کا نام ہے اور جب نمازی اللہ کی غایت توجہ اور اس قرب پر دھیان کرتا ہے جو اس کو نماز میں حاصل ہوا تو شوق میں آکر گویا سلام کے لئے جھک جاتا ہے اور رکوع میں تسبیح کرنے لگتا ہے اور پھر فرط شوق و محبت میں بیتاب ہو کر اپنے مالک کے قدموں پر سر رکھنا چاہتا ہے تو چونکہ کھڑے سے گر کر زمین میں ناک رگڑنے میں زیادہ انکساری ہے اس لئے رکوع سے کھڑا ہو کر قومہ کے بعد یک دم سجدے میں گر پڑتا ہے ۔ اب جب اس کے مہربان مولا کی طرف سے اس کا سر اٹھایا گیا تو یہ اٹھ کر بیٹھا اور پھر جوش

(باقی صفحہ ۵۲۲ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۵۱ پر)

اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

اختیار ہیں اور میں تو ظاہر ڈرانے والا ہوں اور بس! (ف۲) کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے نازل فرمائی

الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ

تیرے اوپر کتاب جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔ بیشک اس میں رحمت اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو

يُّؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ

ایمان لاتے ہیں۔ کہہ دے کہ اللہ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ۔ وہ جانتا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے جھوٹ پر

وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ

اور کفر کیا اللہ کا۔ وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔ اور تجھ سے جلدی مچاتے ہیں

بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ

عذاب کی۔ اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ضرور ان پر آ نازل ہوتا عذاب!

وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ

اور ضرور ان پر آئے گا ناگہاں اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔ تجھ سے جلدی مچاتے

بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَوْمَ

ہیں عذاب کی۔ اور بے شک دوزخ گھیر رہی ہے کافروں کو۔ جس دن

يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ

کہ ان کو چھپالے گا عذاب ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں تلے سے

وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ

اور (اللہ) فرمائے گا کہ چکھو! جیسا کچھ تم کیا کرتے تھے (ف۳) اے میرے بندو جو

اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ

ایمان لائے ہو میری زمین کشادہ ہے تو میری ہی عبادت کرو! ہر نفس موت

ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

(کا ذائقہ) چکھے گا۔ پھر ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور

(بقیہ صفحہ ۵۲۱)

عشق سے مضطربانہ جلسہ کرتے ہی دوبارہ زمین پر اتنا ٹیک کرناک رگڑنے لگا پھر اپنے معشوق حقیقی کے فرمان واجب الاذعان کی اطاعت میں اٹھا اور دست بستہ کھڑے ہو کر اسی عاشقانہ عجز و نیاز میں مشغول ہو گیا غرض ایک نماز میں دو بار یا تین بار یا چار مرتبہ اسی تذلل اور خاکساری سے اپنے آقا کو راضی کرنے کا شیوہ اختیار کیا اور رات اور دن پانچ پانچ بار اس کا التزام رکھا جب اس حالت سے نماز ادا ہو تو آپ بتایئے کہ نمازی کو گناہ پر کیوں کر جرأت ہوگی۔ استاذی مولانا مولوی عبدالمومن صاحب مدظلہ۔

ع ۵

ف۲

یعنی اے محمد تم تو محض امی ہو نہ کسی استاد کے سامنے کتاب رکھی اور نہ کبھی قلم ہاتھ میں پکڑا اور اگر تم پڑھے لکھے ہوتے تو کفار کو شبہ کا موقع تھا اور کہتے کہ یہ باتیں جو تم سناتے ہو تمہاری دیکھی بھالی ہیں اگلی کتابوں سے چن کر ایک انتخاب جدید بنا لیا اور قرآن نام رکھ لیا ہے لیکن اب تو یہ شبہ نہیں ہو سکتا اور اس پر طرہ یہ کہ یہ قرآن معجز کلام فی نفسہٖ ایک معجزہ ہے۔ جس کا اعجاز ظاہر کہ کوئی اس جیسا نہیں بنا سکتا و نیز اس کا باقی رہنا لکھنے لکھانے کا بھی محتاج نہیں سینہ بسینہ جاری اور علماء و حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہے۔ یہ بات کسی آسمانی کتاب میں بھی نہ تھی

(باقی صفحہ ۵۲۳ پر)

(شان نزول صفحہ ۵۱۸ پر)

الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

نیک عمل کئے ! ہم ضرور ان کو جگہ دیں گے جنت کے بالاخانوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۖ ۝۵۸ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

ہمیشہ وہیں رہیں گے ۔ کیا اچھا اجر ہے ان عمل کرنے والوں کا (ش۴) جنھوں نے صبر کیا

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۵۹ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ

اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں ۔ اور بہتیرے جانور ہیں کہ نہیں لادے پھرتے اپنا رزق !

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۰ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

اللہ ہی روزی دیتا ہے انکو اور تم کو اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ اور اگر تو ان سے پوچھے

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور مسخر کیا سورج اور چاند کو

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۶۱ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے ! پھر کدھر یہ لوگ لوٹائے جاتے ہیں ۔ اللہ فراخ کر دیتا ہے روزی جس کیلئے چاہتا ہے اپنے

مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۲ وَلَئِنْ

بندوں میں سے اور تنگی کر دیتا ہے جس کی چاہے بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے ۔ اور اگر

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ

تو ان سے پوچھے کہ کس نے اتارا آسمان سے پانی پھر اس سے زندہ کر دیا زمین کو اس کے

بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

مرے پیچھے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے ! کہہ دے کہ الحمد للہ ! بلکہ ان میں بہتیرے

ع ۲/۶ يَعْقِلُوْنَ ۝۶۳ ع وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ

سمجھتے نہیں ۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو بس لہو و لعب ہے ۔ اور

وقف لازم الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۶۴ فَاِذَا رَكِبُوْا

دار آخرت وہی زندگی ہے ! کاش یہ لوگ سمجھ رکھتے ۔ پھر جب وہ

فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ ۵ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ

سوار ہوتے ہیں کشتی میں تو اللہ کو پکارنے لگتے ہیں اس کے لئے عبادت کو خالص کر کے ۔ پھر جب وہ

(بقیہ صفحہ ۵۲۲)
نہ وہ مستقل معجزہ تھیں اور نہ حفظ یاد کی جاتی تھیں اس پر بھی اگر یہ جھوٹے بے دین مشرک شبہ کریں تو ان کی ہٹ دھرمی اور ظلم و ناانصافی ہے ۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۱ پر)

اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا
ان کو بچا لاتا ہے خشکی کی طرف تو اسی وقت وہ شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ ناشکری کریں ہمارے دیئے ہوئے کی اور تاکہ فائدہ
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا
اٹھالیں تو آگے چل کر معلوم کرلیں گے۔ (ش ۵) کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے بنایا ہے حرم کو امن کی جگہ
وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ
اور لوگ اچکے جا رہے ہیں ان کے آس پاس سے۔ تو کیا یہ لوگ جھوٹ پر ایمان لاتے
وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ف۱ اور اس سے زیادہ ظالم کون جو بہتان باندھے
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ
اللہ پر جھوٹا یا جھٹلائے حق کو جب کہ وہ اس کو پہنچے! کیا دوزخ
جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
میں ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے کافروں کی؟ اور جن لوگوں نے محنتیں کیں ہماری راہ میں ہم ان کو ضرور دکھائیں
سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع
گے اپنے راستے اور بیشک اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

سورۃ الروم مکیۃ ۸۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۶ آیاتہا ۶۰
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
الٓمّٓ (ش ۶) مغلوب ہوگئے ہیں روم۔ قریب کے ملک (یعنی اطراف شام) میں اور وہ اپنے مغلوب
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ڛ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ
ہوئے پیچھے غالب آجائیں گے۔ چند سال میں! اللہ ہی کے ہاتھ اختیار
قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ
ہے پہلے اور پیچھے! اور اس دن خوش ہوجائیں گے مسلمان۔ اللہ کی مدد سے
يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ
وہ مدد فرماتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہ زبردست رحم والا ہے ف۲ اللہ نے وعدہ فرمایا ہے! اللہ اپنے

ف۱ جب سے خانہ کعبہ بنا ہے اس وقت سے اب تک اس کا ادب ہمیشہ رہا ہے اور تمام جزیرۂ عرب میں بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طرف مار پیٹ لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم تھا لیکن مکہ کی طرف کوئی شخص آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مکہ کے بت دھرم کا فرباشندے اللہ کے گھر کے طفیل امن وامان سے گزران کرتے تھے اور پھر اپنے جھوٹے معبودوں کا احسان مانتے اور اللہ سچے کی نعمتوں کی ناشکری کرتے تھے۔

ع ۶ / ۳

ف۲ چند سال بعد دونوں سلطنتوں میں مقابلہ ہوا اور اللہ کے سچے وعدہ کا اظہار اس طرح ہوا کہ نصاریٰ روم کو اہل فارس پر فتح حاصل ہوئی تو اس کا شہرہ اڑا اور یہ مژدہ عرب میں اس دن پہنچا جس روز مسلمانوں نے جنگ بدر میں کفار مکہ پر فتح پائی تھی

(شانِ نزول صفحہ ۱۵۰۸ پر)

اللّٰهِ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا
وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتا لیکن بہتیرے آدمی جانتے نہیں ف۱ یہ لوگ جانتے ہیں

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَ
دنیا کی زندگی کے ظاہر کو اور وہ آخرت سے بالکل بے خبر ہیں ف۲ کیا

لَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
انھوں نے غور نہیں کیا اپنے دل میں کہ اللہ نے نہیں پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
اور جو کچھ انکے درمیان ہیں ہے مگر تدبیر سے اور ایک وقت مقرر پر اور بیشک بہتیرے آدمی

النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي
اپنے پروردگار سے ملنے کے منکر ہیں۔ کیا یہ لوگ چلے پھرے

الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
نہیں ملک میں تو دیکھتے کہ کیسا انجام ہوا ان سے اگلوں کا۔

كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ
وہ ان سے زیادہ تھے زور میں اور انھوں نے جوتا زمین کو اور اس کو آباد کیا تھا اس سے بھی

مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ
زیادہ جس قدر ان لوگوں نے آباد کیا ہے اور ان کے پاس آئے ہمارے پیغمبر معجزے لے کر تو اللہ تو

اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ ۭ ثُمَّ
ایسا نہیں تھا کہ ان پر ظلم کرے لیکن وہ آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ پھر

كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
ان کا انجام جنھوں نے برا کیا برا ہی ہوا اس لئے کہ انھوں نے جھٹلایا اللہ کی

ع ۴ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
آیتوں کو اور ان کی ہنسی اڑایا کرتے تھے! اللہ اول بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی

يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ
اسکو دوبارہ پیدا کریگا پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے اور جس دن قیامت قائم ہوگی (اس دن) ناامید

ف۱ یعنی اس عالم الاسباب (دنیا) میں ظاہری اسباب پر نظر رکھتے ہیں۔ سبب اصلی (یعنی) اللہ جل جلالہٗ سے بے خبر ہو تو توکل چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

ف۲ یعنی ظاہر دنیا جس کا غلبہ دیکھتے ہیں اسی کی طرفداری کرتے اور کہنے لگتے ہیں کہ حق سبحانہ اسی سے خوش ہے افسوس! یہ لوگ آخرت کی خبر نہیں لیتے۔

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا
ہوجائیں گے گنہگار اور ان کا نہ ہوگا ان کے شریکوں میں سے کوئی سفارش کرنے والا! اور یہ
بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾
لوگ اپنے شریکوں کے منکر ہوجائیں گے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن پراگندہ ہوجائیں گے۔
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ
پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو وہ باغ میں ہوں گے ان کی خاطرداری
يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ
کی جائے گی۔ اور جنھوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں اور آخرت
الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ
کے ملنے کو تو وہ لوگ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ پس اللہ کی تسبیح
حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
کرو جس وقت شام کرو اور صبح کرو۔ اور اسی کو حمد (سزاوار ہے) آسمانوں
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
اور زمین میں اور تیسرے پہر اور جس وقت تم کو دوپہر ہو ف۱ وہ نکالتا ہے زندہ کو
الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ
مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو زندہ سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو
بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ
اس کے مرے پیچھے۔ اور اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
نے تم کو پیدا کیا مٹی سے پھر اب تم انسان ہوکر (جابجا) پھیلے ہوئے ہو۔ اور اسی کی نشانیوں
اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَ
میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے پیدا کر دیا تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیبیوں کو تاکہ تم آرام پاؤ ان کی طرف اور
جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
پیدا کر دیا تمہارے درمیان پیار اور مہربانی! بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان کے لئے جو غور

ف۱ تسبیح سے مطلب یا تو اللہ کی تنزیہ و تقدیس اور پاکی بیان کرنا اس کا ذکر کرنا اور اس کی یاد میں مشغول ہونا ہے کہ چونکہ ان اوقات میں اس کے انعامات اور طرح طرح کے آرام و آسائش کے ذرائع ظاہر ہوتے ہیں اس لئے ان اوقات میں خاص کر اس کو یاد کیا کرو اور نقائص و عیوب یعنی شرک وغیرہ سے جو اس کی بے عیب ذات کو لائق نہیں اس کو پاک صاف ظاہر کر دیا۔ یا نمازیں مراد ہیں تمسون میں مغرب و عشاء داخل ہے۔ تصبحون میں فجر عشا میں عصر۔ اور تظہرون میں ظہر۔

ع ۹ ۵

يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

کرتے ہیں ۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کا پیدا کرنا

وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور تمہاری بولیوں اور تمہاری رنگتوں کا مختلف ہونا بھی ہے ! بیشک اس میں نشانیاں ہیں سمجھنے

لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ

والوں کے لئے ۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے تمہارا سونا رات کے وقت اور دن کے وقت اور تمہارا طلب

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ

کرنا اس کے فضل سے (یعنی معاش کو) بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان کے لئے کہ جو سنتے ہیں ۔ اور اس کی

اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ

نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تم کو دکھاتا ہے بجلی ڈرانے اور امید کرنے کو اور اتارتا ہے آسمان سے

مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

پانی ! پھر اس سے زندہ کر دیتا ہے زمین کو اس کے مرے پیچھے ! بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان کے

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ

لئے جو سمجھتے ہیں ۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ قائم ہیں آسمان و زمین اس کے

بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَآ

حکم سے پھر جب تم کو بلائے گا ایک بار آواز دے کر زمین میں سے تب

اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ

ہی تم نکل پڑو گے ۔ اور اسی کے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ! سب اسی

قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ هُوَ

کے تابعدار ہیں ۔ (ن ۷) اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ (دہرانا)

اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَ

اس پر زیادہ آسان ہے ۔ اور اسی کی صفت بہت بلند ہے آسمانوں اور

ع ۳ الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ع ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ

زمین میں اور وہ زبردست حکمت والا ہے ۔ اس نے ایک مثال بیان فرمائی تمہارے لئے

(نشان نزول صفحہ ۸۵۲ پر)

أَنفُسَكُمْ ۚ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ

تمھارے ہی اندر سے (ش ۸) کہ جن (غلاموں) کے تمھارے ہاتھ مالک ہیں کیا ان میں کوئی شریک ہے

فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ

اس (روزی) میں جو ہم نے تم کو عطا فرمائی کہ تم سب اس میں برابر ہو جاؤ (اور) تم ان سے ڈرنے لگو جیسا کر

أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ بَلِ

اپنوں سے ڈرتے ہو! اسی طرح ہم بہ تفصیل آیتیں بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں ف بلکہ

اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِي

پیچھے پڑ گئے یہ ستم گار اپنی خواہشوں کے! بغیر سمجھے! تو کون اس کو ہدایت

مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ

کرے جسے اللہ نے گمراہ کیا! اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں پس تو اپنا منہ سیدھا رکھ

لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ

دین پر ایک ہی طرف کا ہو کر! وہی اللہ کی پیدائش کہ جس پر لوگوں کو پیدا کیا

لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

بدلنا نہیں ہے اللہ کے بنائے کو! یہی سیدھا دین ہے۔ لیکن بہتیرے

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا

آدمی جانتے نہیں ف۲ (عبادت کرو) اس کی طرف متوجہ ہو کر اور اس سے ڈرو اور قائم

الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا

رکھو نماز اور مشرکوں میں سے نہ ہوؤ! جنھوں نے پراگندہ کر لیا

دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾

اپنے دین کو اور فرقے فرقے ہو گئے۔ ہر فرقہ جو ان کے پاس ہے اسی میں خوش ہیں۔

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا

اور جب آ پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی تکلیف (تو) پکارنے لگتے ہیں اپنے پروردگار کو اسی کی طرف متوجہ ہو کر پھر جب

أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوا

وہ ان کو چکھاتا ہے اپنی طرف سے مہربانی تب ہی کچھ لوگ ان میں سے اپنے پروردگار کا شرک کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ اس

ف۱
مثل کا خلاصہ یہ ہے کہ تم اور تمھارے ہاتھ کے مال یعنی لونڈی غلام سب اللہ کی دی ہوئی روزی کھاتے ہو پھر بھی مالک مجازی کے تعلق کا اتنا اثر ضرور ہے کہ نہ تم ان کو اپنے برابر سمجھتے ہو نہ ان کے بھائی بند جیسی پرواہ کر کے مشورہ وغیرہ میں شریک کرتے ہو نہ ان کی رضا جوئی کے خواہاں ہو پھر بھلا مالک حقیقی یعنی اللہ جل جلالہ قادر مطلق اپنی مخلوق میں سے کیوں کر کسی کو اپنا شریک پسند کر سکتا ہے کہ جو اس کے مقابلہ میں غلاموں سے بھی گئے گزرے ہیں۔

ف۲
فطرت اللہ سے مراد اللہ کا دین ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ نے آدمی کا دل ہی ایسا پیدا کیا ہے کہ اس کو چار و ناچار اللہ کا اقرار کرنا پڑے اور ہر شخص کے قلب میں توحید و اسلام کی قابلیت دی ہے کیونکہ ہر ابن آدم کی سرشت ایمان پر ہے لیکن آدمی کی غفلت اس کو سوچنے نہیں دیتی شیاطین الانس والجن اس کو گمراہی اور آزادی کا سبز باغ دکھا کر اس کے قلب کو زنگ آلود کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ ہر وقت کی بری تعلیم انسان پر غالب آکر نہ اس کو دین کا رکھتی ہے اور نہ دنیا کا خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنا چھوڑتی ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۲ پر)

بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا
(نعمت) کی ناشکری کریں جو ہم نے ان کو دی ! اچھا فائدہ اٹھالو پھر آگے چل کر معلوم کرلوگے ۔ کیا ہم نے اتاری ہے
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ
ان پر کوئی سند ؟ پس وہ ان سے بیان کرتی ہے جو یہ شریک کرتے ہیں اور جب
اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢبِمَا
ہم چکھاتے ہیں لوگوں کو مہربانی (تو) وہ اس سے خوش ہوجاتے ہیں اور اگر آپڑی کوئی سختی اس کی وجہ
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ
سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں (تو) فوراً آس توڑ دیتے ہیں ۔ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
فراخ کرتا ہے روزی جس کے لئے چاہے اور (وہی) تنگ کردیتا ہے ۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان کے لئے
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ
جو ایمان لاتے ہیں ۔ پس تو دے رشتہ دار کو اس کا حق اور مسکین کو اور مسافر
السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ
کو یہ بہتر ہے ان کے لئے جو طالب ہیں اللہ کی ذات کے اور وہی لوگ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ
فلاح پانے والے ہیں ۔ اور یہ جو تم سود دیتے ہو تاکہ بڑھے لوگوں کے مال
النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ
میں تو وہ نہیں بڑھتا اللہ کے ہاں اور یہ جو تم زکوٰۃ دیتے ہو کہ طلب
وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
کرتے ہو اللہ کی رضامندی تو یہی لوگ دوگنے کرنے والے ہیں ف اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا
ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
پھر تم کو رزق دیا پھر تم کو مار دے گا پھر تم کو زندہ کرے گا ۔ بھلا کوئی تمہارے شریکوں میں سے
مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
ایسا ہے جو کرسکے ان کاموں میں سے کچھ ۔ وہ (اللہ) پاک ہے اور اس سے بہت

ف

مطلب یہ ہے کہ یہ روپیہ جو سود پر دیا جاتا ہے تاکہ سود راس المال سے مل کر بڑھتا رہے اور اس نفع سے مال میں بڑھوتری ہو تو اس میں گو بظاہر زیادتی محسوس ہوتی ہے ۔ لیکن اللہ کے ہاں نہ پھولتا پھلتا ہے اور نہ اس میں برکت ہوتی ہے بلکہ بعض وقت اپنے ساتھ اصل کو بھی لے ڈوبتا ہے اور زکوٰۃ جو خالصۃً لوجہ اللہ دی جاتی ہے وہ عام ہے کہ زکوٰۃ سے مطلقاً صدقہ وخیرات مراد ہو کیونکہ وہ تزکیہ نفس کا سبب ہے ۔ یا خاص زکوٰۃ مراد ہو جو صاحب نصاب پر شرائط معینہ پائے جانے کے وقت سالانہ فرض اور اسلام کے چار ارکان میں سے ایک رکن ہے ۔ بہرحال گو بظاہر اس دینے سے مال میں کمی محسوس ہوتی ہے لیکن اللہ کے ہاں یہ مال بڑھتا رہتا ہے ۔ رقم میں بھی برکت ہوتی ہے اور اس کا دوگنا چوگنا ثواب اللہ کے ہاں بھی جمع ہے جو مال کسی قسم کی زیادتی کی شرط پر کسی کو دیا جائے اس کا نام عربی میں ربوا اور فارسی میں سود ہے ۔ یا یہ مطلب ہے کہ جو مال مثلاً بھاجی ہدیہ نیوتہ وغیرہ اس نیت سے دیا جائے کہ وہ وقت پر اس سے بڑھا کر مجھ کو دے تو چونکہ اس میں ذاتی غرض کا شائبہ ہے اور خلوص نیت سے لوجہ اللہ نہیں دیا گیا اس لئے اس میں برکت نہیں ہوتی اور نہ ایسے دینے کا کچھ ثواب ہے اور جس دینے میں اللہ کی رضا جوئی ہو اس کا ثواب اللہ کے ہاں دو چند سہ چند چہار چند اور اس سے بھی زیادہ ہوتا رہتا ہے ۔

ع ۴

يُشْرِكُونَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ

بلند ہے جو یہ لوگ شریک کرتے ہیں ظاہر ہو گیا ہے فساد خشکی اور تری میں لوگوں ہی کی

أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ

کمائی کے باعث تاکہ کچھ ان کو اس کا مزہ چکھائے جو یہ عمل کر رہے ہیں تاکہ وہ

يَرْجِعُونَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ

لوٹ آئیں ف کہہ دے کہ چلو پھرو ملک میں پھر دیکھو کیسا انجام

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿۴۲﴾

ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے ہو گزرے ان میں بہتیرے مشرک تھے !

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ

تو سیدھا کر اپنا منہ سیدھے دین پر اس سے پہلے کہ وہ دن آموجود ہو

لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ

کہ جسے ٹلنا نہیں ! اللہ کی طرف سے ! اس دن لوگ جدا جدا ہو جائیں گے ۔ جو کافر ہوا تو اس پر اس

كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ

کے کفر کا وبال ! اور جس نے نیک عمل کئے تو وہ اپنے ہی لئے آرام گاہ سنوارتے ہیں تاکہ اللہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

جزا دے ان کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اپنے فضل سے ! بیشک وہ نہیں پسند کرتا

الْكَافِرِينَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ

کافروں کو اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ بھیجتا ہے ہواؤں کو جو خوشخبری لانے

وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا

والی ہیں اور تاکہ تم کو چکھائے کچھ مزہ اپنی رحمت کا اور تاکہ کشتیاں چلیں اس کے حکم سے اور تاکہ تم

مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ

تلاش کرو اس کا فضل (یعنی معاش) اور تاکہ تم شکر کرو ۔ اور ہم بھیج چکے ہیں تجھ سے

قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا

پہلے بہت سے پیغمبران کی قوم کی جانب تو وہ ان کے پاس آئے معجزے لے کر پھر ہم نے بدلہ

ف یعنی ہر چہار طرف کفر وظلم پھیل پڑا۔ جگہ جگہ لوٹ کھسوٹ مار پیٹ ہٹ دھرمی ظاہر ہو گئی تو اس کا کچھ وبال ان پر پڑنا چاہیے۔ وبا قحط خشک سالی غرض تمام مصیبتیں انسان کی شامت اعمال اور بدکرداریوں کے باعث نازل ہوتی ہیں اور پوری سزا تو آخرت میں ملے گی۔ باقی دنیا میں کچھ ذائقہ اس لئے چکھا دیا جاتا ہے تاکہ سنبھل جائیں اور ڈر کر ایمان لے آئیں۔

مِنَ الَّذِیۡنَ اَجۡرَمُوۡا ؕ وَ کَانَ حَقًّا عَلَیۡنَا نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴۷﴾

یا ان لوگوں سے جنھوں نے جرم کیا! اور ہم پر لازم تھی مسلمانوں کو مدد دینی۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُ سَحَابًا فَیَبۡسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ

اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو پھر وہ ابھارتی ہیں بادلوں کو پھر اللہ ان کو پھیلا دیتا ہے

کَیۡفَ یَشَآءُ وَ یَجۡعَلُہٗ کِسَفًا فَتَرَی الۡوَدۡقَ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِہٖ ۚ

آسمان میں جس طرح چاہتا ہے اور اس کو کر دیتا ہے تہہ بتہہ پس تو دیکھتا ہے کہ مینھ نکلتا ہے اسکے درمیان میں سے

فَاِذَاۤ اَصَابَ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اِذَا ہُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿ۚ۴۸﴾ وَ

پھر جب اس کو پہنچا دیتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں تب ہی وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔ اگرچہ

اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ قَبۡلِہٖ لَمُبۡلِسِیۡنَ ﴿۴۹﴾

وہ لوگ اس سے پہلے کہ ان پر مینھ اتارا جائے پہلے ہی سے ناامید ہو رہے تھے۔

فَانۡظُرۡ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰہِ کَیۡفَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ

پس دیکھ رحمت الٰہی کے آثار کی جانب کہ وہ کیونکر زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے

مَوۡتِہَا ؕ اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ

مرے پیچھے! بیشک وہ مُردوں کا زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر

قَدِیۡرٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِیۡحًا فَرَاَوۡہُ مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ

ہے۔ اور اگر ہم بھیج دیں ہوا! پھر وہ لوگ اس کھیتی کو دیکھیں زرد پڑا ہوا

بَعۡدِہٖ یَکۡفُرُوۡنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَ لَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ

تو ضرور اسکے بعد ناشکری کرنے لگیں ف۱ پس (اے محمدؐ) تو نہیں سنا سکتا مُردوں کو اور نہ بہروں کو پکارنا سنا سکتا ہے

الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِہٰدِ الۡعُمۡیِ عَنۡ

جب وہ روگردانی کریں پیٹھ پھیر کر۔ اور نہ تو راستہ دکھا سکتا ہے اندھوں کو ان

ضَلٰلَتِہِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَہُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿ع۵۳﴾ اَللّٰہُ

کی گمراہی سے بس تو تو ان ہی کو سناتا ہے جو ایمان لاتے ہیں ہماری آیتوں پر تو وہ مطیع ہو جاتے ہیں ف۲ اللہ

الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّۃً

وہ ہے جس نے تم کو پیدا کر دیا کمزور حالت سے پھر (تم کو) دی ناتوانی کے بعد توانائی پھر کر دی

ف۱
مطلب یہ ہے کہ یہ کافر اپنی غرض کے بندے ہیں کام بن جائے تو شکر گزار ہیں۔ ورنہ ناشکرے احسان فراموش،

ف۲
مطلب یہ ہے کہ کافر مُردے، گونگے، اندھے ہیں نہ ان میں سننے سمجھنے کی صلاحیت ہے اور نہ وہ سننا سمجھنا چاہتے ہیں۔

۸ ع ۵ ۱۳

وقف غفران وقف النبی صلعم عند المتأخرین، وقف لازم

ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ
قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا! پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے
وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ڏ
اور وہ جاننے والا صاحب قدرت ہے اور جس دن قائم ہوگی قیامت (اس دن) قسمیں کھائیں گے گنہگار
مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ
کہ (وہ دنیا میں) نہیں ٹھہرے ایک گھڑی سے زیادہ! اسی طرح یہ پھیرے جاتے تھے ف۱ اور کہیں گے وہ لوگ
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى
کہ جن کو دیا گیا ہے علم اور ایمان کہ تم تو ٹھہرے اللہ کی کتاب کے موافق جی اٹھنے
يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ فَھٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
کے دن تک سو یہ جی اٹھنے ہی کا دن ہے لیکن تم جانتے نہ تھے۔
فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝
تو اس دن نہ فائدہ دے گی ان ظالموں کو ان کی عذر خواہی اور نہ ان سے توبہ طلب کی جائے گی۔
وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ
اور ہم نے بیان کردی ہے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال! اور اگر تو
جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝
ان کے پاس لائے کوئی نشانی تو ضرور کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہیں کہ بس تم جھوٹے ہو۔
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ
اسی طرح اللہ مہر لگا دیتا ہے ان کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے۔ پس تو صبر
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ ع ۶ ۹
کر بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور تجھ کو ہلکا نہ بنا دیں وہ لوگ کہ جو یقین نہیں لاتے ف۲

سورۃ لقمٰن مکیۃ ۳۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۴ آیاتہا ۳۴

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

الۗمّۗ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝
الٓمّٓ یہ آیتیں ہیں حکمت والی کتاب کی۔ ہدایت اور رحمت ہے نیکو کاروں کے لئے

ف۱ یعنی آخرت کی ہمیشہ کی ہستی کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کو بہت قلیل سمجھیں گے۔ حالانکہ جیتے جی اس کے برعکس حالت تھی کہ چند روزہ حیات پر ایسے مغرور تھے کہ گویا ہمیشہ یہیں رہنا ہے جس طرح آخرت میں غلطی کھائی اسی طرح دنیا میں غلطی کھا کر بہکے رہے۔

ف۲ یعنی یہ بے دین کافر تم کو بڑھاوے چڑھا دے دے کر ہلکا اور چھچھورا نہ بنا دیں کہ بے سوچے سمجھے کسی کام میں جلدی کرنے لگو مثلاً عذاب کی جلدی مچا دو یا جلد رنجیدہ ہو بیٹھو۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
جو قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ آخرت کا
هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
بھی یقین کرتے ہیں۔ وہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے پروردگار کی طرف سے اور وہی
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ
فلاح پانے والے ہیں! (ش ۹) اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مول لیتا ہے کھیل کی باتوں کو وا
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ
تاکہ بھٹکا دے اللہ کے راستے سے بغیر سمجھے اور اس کی ہنسی بناتا ہے!
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى
وہی ہیں جن کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اور جب اس پر پڑھی جاتی ہیں ہماری آیتیں (تو)
مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ
منہ پھیر لیتا ہے تکبر کرتا ہوا کہ گویا ان کو سنا ہی نہیں گویا اسکے دونوں کانوں میں گرانی ہے۔ پس تو اسکو
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
خوش خبری سنادے دردناک عذاب کی۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے
جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝۸ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
نعمت کے باغ ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ ہو چکا سچا! اور وہ زبردست
الْحَكِيْمُ ۝۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ
حکمت والا ہے۔ اس نے پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستون کے تم ان کو دیکھتے ہی ہو اور ڈال دیئے زمین میں
رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا
بوجھ کہ کہیں تم کو لے کر جھک نہ پڑے اور پھیلا دیئے اس میں ہر طرح کے جانور اور ہم نے اتارا
مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰ هٰذَا
آسمان سے پانی پھر ہم نے اگائی زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیز۔ یہ تو
خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ
اللہ کی خلق ہے اب تم مجھ کو دکھاؤ کہ انھوں نے کیا پیدا کیا جو اس کے سوا ہیں! بلکہ

ف۱
یعنی واہیات خرافات قصے کہانیاں مثل قصہ رستم و اسفندیار خریدتا ہے جن سے آخرین کا نفع اور نہ دنیا کا۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۲ پر)

الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ اَنِ

ظالم صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ (رش-۱۰) اور ہم نے عطا فرمائی لقمان کو عقلمندی ف۱ (اور

اشْکُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ

ارشاد فرمایا) کہ شکر کر اللہ کا اور جو شکر کرتا ہے تو بس اپنے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو

اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ

اللہ بے پروا سزاوار حمد ہے۔ اور (یاد کر) جب لقمان نے کہا اپنے بیٹے سے ف۲ اور وہ اس کو نصیحت کرتا تھا

لَا تُشْرِکْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ

کہ بیٹا! شریک نہ ٹھہرائیو اللہ کا! بے شک نہیں کہ شرک بڑا ظلم ہے۔ اور ہم نے حکم کیا انسان کو اس

بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ

کے ماں باپ کے حق میں! اس کو پیٹ میں رکھا اس کی ماں نے تھک تھک کر اور اس کا دودھ چھڑانا

عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ

دو سال میں ہے! شکر گزار رہ میرا اور اپنے ماں باپ کا! آخر میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ف۳ اور اگر

جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا

ماں باپ تجھ سے اس بات پر شدت کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرالے ایسی چیز کو جس کا تجھے کچھ علم نہیں تو ان کا کہا

تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ

نہ ماننا اور ان کا ساتھ دے دنیا میں عمدہ طور پر! اور چل اس کی راہ جو میری طرف

اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

رجوع لایا۔ پھر میری طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے پس میں تم کو بتاؤں گا جو تم عمل کرتے تھے!

یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ

بیٹا! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ ہو کسی پتھر

فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ

کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں (تو) اس کو لا حاضر کرے گا اللہ

اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ

بیشک اللہ باریک بین باخبر ہے۔ بیٹا! قائم رکھو نماز کو اور حکم

ع ۱۱ / ۱۰

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

النصف

ف۱ لقمان حضرت ایوب کے بھانجے اور باعور کے بیٹے تھے ان کی عمر ایک ہزار سال کی ہوئی! نبوت میں اختلاف ہے ولیکن صحیح مذہب یہی ہے کہ نبی نہیں تھے۔ اللہ کے مقبول بندے تھے ان کو اللہ کی طرف سے دانش اور فہم و فراست عطا ہوئی تھی ان کی رائے ایسی صائب تھی کہ آسمانی وحی کے مطابق پڑتی تھی حضرت داؤد کا زمانہ پایا پہلے مفتی تھے اور خداداد عقل سے مسائل شرعیہ میں فتوے دیا کرتے تھے حضرت داؤد کے نبی ہونے پر فتویٰ دینا موقوف فرمایا کیونکہ نبی کی موجودگی میں کسی کا فتویٰ دینا جائز نہیں کیونکہ نبی کا درجہ ولی سے بہرحال بڑھا ہوا ہے اور نبی کا حکم آسمانی وحی اور برحق یعنی برحق ہوتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ درزی کا پیشہ کرتے تھے اور بعض کا قول ہے کہ تجاری کرتے تھے اور بعض مفسر کہتے ہیں کہ بکریاں چرایا کرتے تھے واللہ اعلم۔

ف۲ بیٹے کا نام باران اور بعض نے داران اور بعض نے انعم اور کسی مفسر نے مشکم بھی بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

ف۳ یہ جملہ معترضہ اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے۔ لقمان نے شرک ہی کی ممانعت کی نصیحت کی تھی والدین کے ساتھ سلوک (باقی صفحہ ۵۳۶ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۵۲ پر)

بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ
کرا چھے کام کا اور منع کر برے کام سے اور صبر کر اس مصیبت پر جو تجھے پہنچے ! بیشک
ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا
یہیں ہمت کے کام ۔ اور نہ موڑ اپنا رخسار لوگوں سے ف۱ اور نہ
تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ
چل زمین پر اترا کر ۔ بیشک اللہ نہیں پسند کرتا کسی اترانے والے شیخی خورے
فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ
کو ۔ اور میانہ روی اختیار کر اپنی رفتار میں اور نرم کر اپنی آواز ! بیشک
اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ ع اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ
بری سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے ۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے
لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ
تمہارے کام میں لگا دیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اور پوری کر دیں تم پر اپنی نعمتیں
ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ
ظاہری اور باطنی ! اور کوئی آدمی ایسا بھی ہے جو جھگڑتا ہے اللہ کے بارے میں بغیر
عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ
علم اور بلا ہدایت اور بلا روشن کتاب کے ۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو
اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ
جو اللہ نے نازل فرمایا (تو) کہتے ہیں ! بلکہ ہم تو اس کی پیروی کرینگے جس پر ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ! بھلا اور جو
الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ
شیطان ان کو بلاتا ہو دوزخ کے عذاب کی طرف (تو بھی ان ہی کی پیروی کرینگے) اور جو متوجہ کر دے اپنے منھ
اِلَی اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ؕ وَ
کو اللہ کی طرف اور وہ ہو نیکوکار تو اس نے تھام لیا مضبوط کڑا ! اور
اِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَیْنَا
اللہ ہی کی طرف ہر کام کا انجام ہے ۔ اور جو کفر کرے تو (اے محمدؐ) تجھ کو اس کا کفر غمگین نہ کرے ہماری

ع ۸ ۱۱

ف۱
صعر اصل میں اس مرض کا نام ہے جو اکثر اونٹ کی گردن میں ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے وہ اپنی گردن بار بار موڑا کرتا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے گال مت پھلا اور لوگوں کی طرف سے منھ نہ پھیر۔ خلاصہ یہ ہے کہ متکبر اور مغرور مت ہو ۔

خواص
یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ
اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے تو چاہیئے کہ اول ایک سو انیس بار یاحفیظ پڑھے اور پھر ایک سو انیس بار اس آیت کو یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ تک پڑھے انشاء اللہ وہ کھوئی ہوئی چیز ضرور مل جائے گی مگر شمار میں کمی زیادتی نہ ہونے پائے ۔

مَرۡجِعُهُمۡ فَنُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۳﴾
طرف ان کو لوٹنا ہے پھر ہم ان کو بتادینگے جو کچھ انھوں نے کیا بیشک اللہ جانتا ہے دلوں کے بھید!
نُمَتِّعُهُمۡ قَلِيۡلًا ثُمَّ نَضۡطَرُّهُمۡ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنۡ
ہم ان کو فائدہ دیں گے تھوڑے دنوں پھر ان کو پکڑ بلائیں گے سخت عذاب کی جانب اور اگر تو
سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ
ان سے پوچھے کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے! کہدے
الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ
الحمد للہ! بلکہ ان میں بہتیرے جانتے نہیں! اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور
الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوۡ اَنَّ مَا فِى الۡاَرۡضِ
زمین میں ہے! بیشک اللہ وہی بے پرواہ سزاوار حمد ہے۔ (رش ۱۱) اور اگر جتنے کچھ زمین میں
مِنۡ شَجَرَةٍ اَقۡلَامٌ وَّالۡبَحۡرُ يَمُدُّهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ سَبۡعَةُ اَبۡحُرٍ مَّا
درخت ہیں (سب) قلم ہوں اور سمندر سیاہی ہو کہ اس کے پیچھے سات سمندر اس کی مدد کریں تمام
نَفِدَتۡ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلۡقُكُمۡ وَ
نہ ہوں گی اللہ کی باتیں۔ بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے ف تمہارا پیدا کرنا اور
لَا بَعۡثُكُمۡ اِلَّا كَنَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ بَصِيۡرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمۡ تَرَ
تمہارا جلا اٹھانا تن واحد کے پیدا کرنے اور جلا اٹھانے جیسا ہے۔ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ کیا تو نے
اَنَّ اللّٰهَ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ
دیکھا نہیں کہ اللہ داخل کردیتا ہے رات کو دن میں اور داخل کردیتا ہے دن کو رات میں
وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجۡرِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ
اور اس نے مطیع کر رکھا ہے سورج اور چاند کو! ہر ایک چلتا ہے وعدہ مقرر تک اور یہ کہ
اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ وَاَنَّ مَا
اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ یہ اس لئے کہ اللہ وہی برحق ہے اور جو کچھ
يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الۡبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ﴿۳۰﴾ ع
وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا (وہ سب) بے اصل ہے! اور یہ کہ اللہ وہی بلند مرتبہ بزرگ ہے

ع ۳ ۱۱ ۱۲

ف ۱
مطلب یہ ہے کہ اگر دنیا بھر کے درختوں سے قلم بنالئے جائیں اور ساتوں سمندر کی سیاہی ہو اور ان سے اللہ کی باتیں لکھی جائیں تو قلم سیاہی سب نبڑ جائے گا۔ لیکن اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔

(بقیہ صفحہ ۵۳۴)
کرنے کا اس خیال سے حکم نہیں کیا تھا کہ اپنی غرض معلوم ہوگی اس کا اظہار اللہ نے فرمادیا کہ رب حقیقی کے احسان کے بعد رب مجازی یعنی الدین کا احسان ہے۔ خصوصاً ماں کا کہ جس نے جھٹکے پر جھٹکے اٹھا کر نو مہینہ پیٹ میں رکھا، ضعف پر ضعف برداشت کیا جوں جوں بچہ بڑھا دوں دوں حمل کی گرانی اور ماں کے ضعف میں ترقی ہوتی گئی پھر وضع حمل اور درد زہ کی کیسی کچھ تکلیف سخت برداشت کی اس کے بعد دو سال تک اپنا خون یعنی دودھ پلایا سمجھنے والے کے نزدیک اس تربیت اور خیر خواہی کا کتنا بڑا حق ہے۔

(شان نزول صفحہ ۵۲۸ پر)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ
کیا تونے نہیں دیکھا کہ کشتیاں چلتی ہیں دریا میں اللہ کی نعمت سے تاکہ تم کو دکھائے
اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ
کچھ اپنی نشانیاں! بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر صبر کرنیوالے شکر گزار کے لئے۔ اور جب ان کو چھپالیتی ہے موج
كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ
سائبانوں کی مانند (تو) وہ پکارتے ہیں اللہ کو اسی کے لئے عبادت خالص کرکے! پھر جب ان کو بچالاتا ہے خشکی کی جانب
مُّقْتَصِدٌ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ
توبعض ان میں میانہ روہتے ہیں اور انکار ہماری آیتوں کا وہی کرتے ہیں جو قول کے جھوٹے (اور) ناشکرے ہیں ف لوگو! ڈرو
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوْلُوْدٌ
اپنے پروردگار سے اور ڈرو اس دن سے کہ نہ کام آئے گا باپ اپنے بیٹے کے اور نہ کوئی بیٹا ہی
هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ
ایسا ہے جو کام آئے اپنے باپ کے کچھ۔ (ش ۱۲) بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے تو تم کو دھوکا نہ
الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ
دے دنیا کی زندگی! اور تم کو فریب نہ دے اللہ کے بارے میں وہ دغاباز ف۲ (ش۱۳) بیشک اللہ ہی ہے جس کو قیامت کا
السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ
علم ہے۔ اور وہی اتارتا ہے بارش کو اور جانتا ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے اور کوئی شخص نہیں
مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ
جانتا کہ کیا کرے گا کل کو اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا۔
اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾ ع
بیشک اللہ سب جاننے والا باخبر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾
الٓمّٓ (ش ۱) اس کتاب کا اتارنا اس میں کچھ شک نہیں کہ رب العالمین کی طرف سے ہے

ف یعنی جب کشتی بھنور میں جا پھنستی ہے اور طوفان میں موجیں بلند ہوکر سر کے اوپر سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو سب کے سب خلوص دل سے اسی کی عبادت کا اظہار کرکے سچے مسلمان اور پکے موحد بن کر گڑگڑا گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں اور جب اس بلا سے نجات پاکر خشکی میں پہنچ جاتے ہیں تو بعض منصف مزاج اور نیک نیت لوگ تو حد اعتدال پر قائم رہتے اور برابر اللہ کو یاد رکھتے ہیں اور بعض ہٹ دھرم اور احسان فراموش ناشکرے اللہ کو بھول جاتے اور پھر وہی شرک و کفر اور نافرمانی شروع کردیتے ہیں۔

ف۲ یعنی دنیا کی زندگی سے فریب نہ کھانا کہ آخرت سے غافل ہوجاؤ اور یہاں کی فانی لذتوں میں مشغول ہوکر کہہ بیٹھو کہ یاں تو آرام سے گزرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے اور نہ اس فریبی مکار یعنی شیطان کے دھوکے میں آنا کہ وہ سمجھانے لگے اور کہنے لگے کہ اللہ غفور و رحیم ہے بندوں کے سب گناہ بخش دے گا۔ جو چاہو یہاں کرلو اللہ کے حضور جیسا ہوگا دیکھا جائے گا۔

ع ۴ / ۱۴

فضائل

(سورہ سجدہ) حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی اس سورہ سجدہ اور سورہ ملک کو رات کے وقت پڑھے اس کو شب قدر کے عمل کے برابر ثواب ہوگا۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۲ پر)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا
کیا یہ کہتے ہیں کہ (محمدؐ) اسکو باندھ لایا ہے! ایسا نہیں ہے بلکہ وہ برحق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے تاکہ تو ڈرائے ان

مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣﴾ اللَّهُ
لوگوں کو جن کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تجھ سے پہلے! تاکہ وہ راہ پر آجائیں ۔ اللہ وہ

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ
ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب کو) چھ

أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ
دن میں پھر قائم ہوا عرش پر! نہ کوئی تمہارا اس کے سوا حمایتی ہے اور نہ

وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى
کوئی سفارشی تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ۔ وہ انتظام کرتا ہے کام کا آسمان سے

الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ
زمین تک پھر وہ کام اس کی طرف چڑھ جاتا ہے ایک دن میں جس کی مقدار ایک ہزار برس ہے اس

مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ
حساب سے کہ جو تم شمار کرتے ہو ۔ یہی ہے غائب اور حاضر کا جاننے والا زبردست

الرَّحِيمُ ﴿٦﴾ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ
مہربان ف جس نے خوب ہی بنائی جو چیز بھی بنائی اور شروع کی انسان

الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ
کی پیدائش مٹی سے ۔ پھر پیدا کیا اس کی نسل کو ایک حقیر پانی کے خلاصہ

مَّهِينٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ
سے! پھر اس کو درست کیا اور اس میں پھونکی اپنی روح اور پیدا کر دیئے تمہارے

السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٩﴾ وَقَالُوا أَإِذَا
لئے کان اور آنکھیں اور دل! تم بہت کم شکر کرتے ہو ف۲ اور وہ کہتے ہیں

ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُم بِلِقَاءِ
کہ جب ہم رل جائیں گے زمین میں تو کیا ہم نئی پیدائش میں آئیں گے؟ نہیں نہیں بلکہ وہ اپنے

ف
یعنی اگر آدمی تدبیر کے نزول وعروج کا تصور کریں تو ایک ہزار سال سے کم کا خیال نہ کریں اور یہ سب اللہ کے حضور ایک دم میں تمام ہوجاتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ لوگوں کے وہم وخیال اس کی قدرت کا احاطہ نہیں کرسکتے۔ واللہ اعلم یا یہ مطلب کہ بڑے بڑے کاموں کا حکم عرش سے مقرر ہوکر نیچے اترتا ہے اور سب اسباب اس کے آسمان وزمین سے جمع ہوکر اس شے کا وجود عالم الاسباب میں بحکم مسبب الاسباب موجود کردیتے ہیں۔ غرض وہ عظیم اور مہتم بالشان امر موجود ہوجاتا ہے اور ایک مدت تک جاری رہتا ہے پھر اٹھ جاتا ہے اللہ کی طرف اور دوسرا رنگ اترتا ہے۔ جیسے بڑے بڑے پیغمبر جن کا اثر قرنوں تک رہا یا بڑی قوم میں سرداری جو عمروں چلتی رہی وہ ہزار برس اللہ کے ہاں ایک دن کے برابر ہے۔ یہ حاشیے شاہ ولی اللہ صاحبؒ وشاہ عبدالقادر صاحبؒ کی تقریر کے ماحصل ہیں تفسیر مدارک وغیرہ سے آیت کا یہ مطلب مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے دنیا کی تمام انتظامات کا صدر دفتر یعنی بڑا محکمہ عرش کو ٹھہرایا ہے اس لئے ہر کام کا وہاں سے انتظام ہوکر زمین کی طرف اترتا ہے آخر کار قیامت کے دن یہ سارا کارخانہ اٹھا لیا جائے گا اور روز قیامت میں جس کی مدت تم لوگوں کی گنتی کے مطابق ہزار سال کی ہوگی تمام انتظام کا نتیجہ اس کے حضور عالی میں گزرے گا اور سب
(باقی صفحہ ۵۳۹ پر)

رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ
پروردگار کی ملاقات کے منکر ہیں۔ کہہ دے کہ تمہاری روح قبض کرے گا ملک الموت جو تم پر

وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ
تعینات ہے پھر اپنے پروردگار کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ف۱ اور اگر تو دیکھے جب گنہگار اپنے

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا
سر جھکائے کھڑے ہوں اپنے پروردگار کے پاس (اور عرض کر رہے ہوں) کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا تو اب

نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ
ہم کو پھر بھیج کہ ہم نیک عمل کریں بیشک ہم کو یقین آیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو عطا کر دیتے ہر شخص کو اس کی

هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
ہدایت لیکن ٹھیک پڑا قول میری طرف سے کہ میں ضرور بھروں گا دوزخ کو

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ
جنات اور آدمی سب سے۔ پس اب تم مزہ چکھو جیسے تم نے بھلا دیا تھا

يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ
اپنے اس دن کا ملنا۔ بیشک ہم نے تم کو بھلا دیا اور تم چکھو ہمیشہ کا عذاب اس کا بدلہ جو تم

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا
کرتے تھے۔ بس ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انکو ان کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے (تو)

سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة تَتَجَافٰى
سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور تسبیح کرتے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ وہ تکبر نہیں کرتے (ن ۱۴) الگ رہتے

جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا
ہیں ان کے پہلو بستروں سے! پکارتے ہیں اپنے پروردگار کو ڈر اور امیدواری سے

وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ
اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو کوئی شخص بھی نہیں جانتا جو ان کے لئے چھپا رکھی گئی ہے

قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا
آنکھوں کی ٹھنڈک۔ بدلہ ان اعمال کا جو وہ کرتے تھے ف۲ (ن ۱۵) تو کیا جو شخص مومن ہو

ع ۱۱ / ۱۴

ف۱ ملک الموت کے معنی ہیں موت کا فرشتہ ان کا نام حضرت عزرائیلؑ ہے اور چونکہ روحوں کے قبض کرنے کی خدمت ان کے سپرد ہے اس لئے ملک الموت لقب ہے۔

ف۲ یہ بھی مروی ہے کہ ان لوگوں سے وہ عابد مراد ہیں جو تہجد کی نماز پڑھتے ہیں یعنی جس وقت آرام کے وقت سب پڑے سوتے ہیں اس وقت یہ اللہ کے بندے بستروں کو چھوڑ کر اپنے مولیٰ کی یاد میں مشغول ہو جاتے ہیں تو جس طرح یہ اپنی عبادت کو لوگوں سے مخفی رکھتے ہیں اسی طرح اللہ پاک نے جو بیشمار نعمتیں ان کے لئے پردۂ غیب میں رکھ چھوڑی ہیں وہ نہ کسی شخص کو معلوم ہیں نہ کسی کان نے سنیں نہ آنکھ نے دیکھیں۔

(باقی صفحہ ۵۳۸) کے اعمال کی بیشی ہو گی۔ واللہ اعلم۔

السجدة

ف۲ یعنی اول تم سب کے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور پھر حقیر پانی یعنی منی سے اس کی نسل چلائی اور تم کو سننے کے لئے کان دیئے دیکھنے کو آنکھ سمجھنے کو قلب عطا کیا لیکن تم ایسی غفلت کی نیند پڑے سوتے ہو کہ کسی حس اور کسی قوت کو کام میں نہیں لاتے بلکہ جس نے یہ احسان کئے اسی کے منکر ہوئے جاتے ہو۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۵۳ پر)

كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوُنَ ۞۱۸ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
وہ اس کی برابر ہے جو فاسق ہو؟ برابر نہیں ہوتے۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک
الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞۱۹
عمل کئے پس ان کے لئے رہنے کے باغ ہیں بطریق مہمانی کے!
وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا
اور جو لوگ نافرمان ہیں تو ان کا ٹھکانا آگ ہے! جب جب چاہیں گے کہ اس سے نکل پڑیں
مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ
تو اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو عذاب آگ کا جس کو
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۞۲۰ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى
تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ضرور ہم انکو چکھائیں گے عذاب نزدیک (یعنی دنیا
دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۞۲۱ وَمَنْ اَظْلَمُ
میں) اس بڑے عذاب سے ورے تاکہ وہ رجوع کریں ف۱ اور اس سے زیادہ ظالم کون
مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ
کہ جس کو نصیحت کی گئی اس کے پروردگار کی آیتوں سے پھر وہ ان سے منھ موڑ گیا! بیشک ہم گنہگاروں سے بدلہ
مُنْتَقِمُوْنَ ۞۲۲ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ
لینے والے ہیں۔ اور ہم نے عطا فرمائی موسیٰ کو کتاب! پس تو شک میں نہ رہ اس
مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۞۲۳ ج وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ
کے ملنے سے ف۲ اور ہم نے اس کو بنایا ہدایت بنی اسرائیل کے لئے ف۳ اور ہم نے بنائے ان میں
اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۞۲۴
سے پیشوا کہ ہدایت کرتے تھے ہمارے حکم سے جبکہ انھوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیتوں کا یقین لاتے تھے۔
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
تیرا پروردگار وہی فیصلہ فرمائے گا ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں کا جن میں وہ
يَخْتَلِفُوْنَ ۞۲۵ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
اختلاف کرتے تھے۔ کیا ان کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ کس قدر ہم نے ہلاک کر ماریں ان سے پہلے

ع ۱۱ / ۱۵

ف۱ یعنی ہم ان کفار مکہ کو قیامت کے بڑے عذاب سے پہلے کچھ تھوڑا سا عذاب دنیا میں ضرور ضرور دیں گے تاکہ یہ لوگ کچھ مار کھا کر سنبھل جائیں اور اپنی شرارت سے باز آکر ہماری طرف رجوع کریں چنانچہ قحط سالی کی سخت مصیبت میں سات برس گرفتار رہے اور بھوک کے مارے مردار تک کھانے کی نوبت آگئی۔

ف۲ یعنی موسیٰ کو یقیناً آسمانی کتاب توریت ملی تھی اس سے اے محمد تم شک میں نہ رہو۔ بلکہ یقینی بات سمجھو یا یہ مطلب ہے کہ موسیٰ کا وصال ہو گیا اور اللہ سے جا ملے تم اے محمد اس میں شک نہ کرو۔ یا اس اپنے موسیٰ سے ملاقات میں شک نہ رکھو جو تم کو شب معراج میں حاصل ہوئی تھی بلکہ تم نے یقیناً موسیٰ سے ملاقات کی تھی۔ یا یہ مطلب ہے کہ اے محمد تم بھی اللہ کی طرف سے قرآن مرحمت ہوا ہے تو تم اس آسمانی کتاب ملنے میں شک نہ کرو۔

ف۳ جَعَلْنٰهُ کی مفعولی ضمیر یا موسیٰ کی طرف راجع ہے یا کتاب کی یعنی ہم نے موسیٰ کو بنی اسرائیل کے لئے ہادی بنا کر بھیجا یا یہ معنی ہیں کہ کتاب توریت کو ان کے لئے موجب ہدایت بنایا غرض ہدایت کا ذریعہ دونوں ہیں۔

الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا

امتیں! یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں ان کے گھروں میں! بیشک اس میں بہتیری نشانیاں ہیں! تو کیا

یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ

وہ سنتے نہیں۔ کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ہانک دیتے ہیں پانی کو چٹیل زمین کی جانب

فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا

پھر اس سے نکالتے ہیں کھیتی کو کہ اس میں سے کھاتے ہیں ان کے چوپائے اور وہ خود! تو کیا

یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ

وہ دیکھتے نہیں۔ (رش ۱۶) اور کہتے ہیں کہ کب ہوگی یہ فتح؟ اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِیْمَانُهُمْ

سچے ہو (تو بتاؤ) کہہ دے کہ فتح کے دن کام نہ آئے گا کافروں کا ایمان لانا اور

وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ پس تو ان سے منھ پھیر لے اور منتظر رہ وہ بھی منتظر ہیں۔

سورۃ الاحزاب ۳۳ مدنیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ

(رش ۱۷) اے پیغمبر ڈر اللہ سے اور نہ کہا مان کافروں کا اور منافقوں کا! بیشک

اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اسی پر چل جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف تیرے پروردگار کی طرف

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ

سے! بیشک اللہ ان اعمال سے جو تم کرتے ہو باخبر ہے۔ اور بھروسہ رکھ اللہ پر!

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ

اور اللہ کارساز کافی ہے۔ (رش ۱۸) اللہ نے نہیں پیدا کئے کسی شخص کے لئے دو دل

فِیْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ

اس کے اندر (رش ۱۹) اور نہیں بنایا تمھاری بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر بیٹھتے ہو واقعی

اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ

تمہاری ماں - اور نہیں کیا تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے ! یہ تمہاری بات ہے

بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝۴

اپنے منھ کی۔ اور اللہ حق بات فرماتا ہے اور وہی راستہ دکھاتا ہے۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا

(رش ۲۰) ان لے پالکوں کو پکارا کرو انکے باپ کی طرف منسوب کرکے یہی پورا انصاف ہے اللہ کے نزدیک ! پھر اگر تم کو نہ معلوم

اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ

ہوں ان کے باپ تو تمہارے دینی بھائی اور تمہارے آزاد کئے ہوئے غلام ہیں - اور تم پر

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ

کچھ گناہ نہیں جس میں تم خطا کرجاؤ۔ و لیکن جس کا تم دل سے ارادہ

قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى

کرو (تو یہ گناہ ہے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔(رش ۲۱) نبی زیادہ حق رکھتا ہے

بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

مسلمانوں پر خود ان کی جانوں سے بھی اور نبی کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں اور رشتہ دار

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں اللہ کی کتاب میں تمام مسلمانوں اور

الْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ

ہجرت کرنے والوں سے ! مگر یہ کہ کرنا چاہو اپنے دوستوں کے ساتھ احسان ! یہ کتاب

ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ

(یعنی لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے ف اور (یاد کر) جب ہم نے لیا پیغمبروں سے

مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى

ان کا عہد اور (خاص کر) تجھ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ

ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷ لِّيَسْــَٔلَ

ابن مریم سے ! اور ہم نے ان سے لیا پکا عہد - تاکہ اللہ پوچھے

ف
یعنی باہم ہجرت کی وجہ سے ایک دوسرے کا وارث ہونا قرابت داری پر توارث کے حکم جاری ہونے سے منسوخ اور موقوف ہوچکا - البتہ صلہ رحمی ہر وقت واجب ہے اور اگر کچھ کسی دوست کو وصیت کر مرو تو یہ بھی جائز ہے -

(شان نزول صفحہ ۵۳ پر)

ع ۸ / ۱۷

الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾

سچوں سے ان کا سچ اور تیار کیا ہے کافروں کے لئے دردناک عذاب

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ

(رش ۲۲) ایمان والو! یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر جب تم پر آچڑھے

جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ

لشکر تو ہم نے بھیجی ان پر ہوا اور وہ فوجیں جو تم نے نہیں دیکھیں! اور اللہ

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۹﴾ۚ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ

جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہے۔ جب وہ تم پر آچڑھے تمہارے اوپر کی جانب سے اور

اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ

تمہارے نیچے کی طرف سے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور پہنچ گئے دل گلوں

ف۱ قبیلہ بنی حارثہ کے دو مرد مراد ہیں ایک کا نام ابو عرابہ بن اوس اور دوسرے کا نام اوس بن قیطی تھا۔

الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ

تک اور تم گمان کرتے تھے اللہ کی طرف طرح طرح کے گمان اس جگہ آزمائش کی گئی

الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَاِذْ يَقُوْلُ

مسلمانوں کی اور جھڑ جھڑائے گئے خوب زور سے۔ (رش ۲۳) اور جب کہتے

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ

تھے منافقین اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض تھا کہ جو کچھ ہم سے وعدہ کیا تھا

وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ

اللہ اور اس کے رسول نے وہ تو سب دھوکہ تھا! اور جب کہنے لگا ان میں سے ایک گروہ کہ اے یثرب

يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ

کے لوگو! تم کو ٹھہرنے کی جگہ نہیں پس لوٹ چلو! اور اجازت مانگنے لگے ان میں سے کچھ لوگ

النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۭ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ

پیغمبر سے! لگے کہنے کہ ہمارے گھر خالی ہیں! حالانکہ وہ خالی نہیں ان کا

مع عند المتقدمین ۱۲

يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا

ارادہ تو صرف بھاگنے ہی کا ہے ف۱ اور اگر یہ (لشکر) ان پر آگھسیں مدینہ کے اطراف سے

(رشان نزول صفحہ ۸۵۴ پر)

ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾
پھر ان سے طلب کی جائے خانہ جنگی تو ضرور اس کو دے دینگے اور اس میں توقف نہ کریں مگر تھوڑا سا!
وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ
اور وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے پہلے سے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے۔
وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ
اور اللہ کے عہد کی پوچھ ہوتی ہے۔ کہہ دے کہ ہرگز تم کو فائدہ نہ دے گا بھاگنا اگر
فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا
تم بھاگو گے موت یا قتل سے اور اس وقت نہ فائدہ دیئے جاؤ گے مگر
قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ
تھوڑا سا ف کہہ دے کون ہے جو تم کو بچالے گا اللہ سے اگر وہ چاہے تمہارے
بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ
حق میں برائی یا ارادہ کرے تم پر مہربانی کا۔ اور وہ نہ پائیں گے اپنے لئے
دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ
اللہ کے سوا کوئی حامی اور نہ مددگار۔ (ش ۲۴) اللہ ان کو جانتا ہے جو تم میں سے
مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ
روکنے والے ہیں اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں سے کہ چلے آؤ ہمارے پاس اور وہ لڑائی میں
الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ
نہیں آتے مگر کبھی۔ بخل کرتے ہیں تم پر! پھر جب آتا ہے ڈر (کا موقع)
رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى
تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ تکتے ہیں تیری طرف! گھومتی ہیں ان کی آنکھیں جیسے کسی پر طاری
عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ
ہو موت کی بے ہوشی۔ پھر جب جاتا رہے خوف تو تم پر زبان درازی
بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا
کرتے ہیں تیز زبانوں سے بخل کرتے ہوئے مال پر! یہ لوگ ایمان ہی نہیں لائے

ف
اس جنگ کا نام جنگ احزاب اور جنگ خندق ہے جاڑے کا موسم تھا اناج کی تنگی خندق کا کھودنا مسلمانوں کی ایک بڑی آزمائش تھی مدینہ کی اونچی طرف یعنی شرقی جانب یعنی دوسری غربی طرف سے کفار غول کے غول آ چڑھے خوف کے مارے آنکھیں پھری کی پھری رہ گئیں۔ دل دھڑکنے لگے! کلیجے منھ کو آ گئے طرح طرح کے گمان ہونے لگے۔ مسلمان تو سمجھے کہ بس یہی آزمائش اور ہے اس کے بعد دوسرے امتحان کی ضرورت نہیں۔ بس اسی پر خاتمہ ہے اور منافق بولے کہ نبی اب کے بچتے نظر نہیں آتے! اور لگے نالے بالے بتانے کہ یا رسول اللہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں ہم کو جانے دیجئے! حالانکہ جنگ احد کے بعد قول و قرار کر چکے تھے کہ پھر بزدل نہ بنیں گے لیکن سب عہد و پیمان توڑ کر اب پھر چھوٹے فقروں سے بھولے بھالے مسلمانوں کو دم دینا شروع کیا۔

(شان نزول صفحہ ۸۵ پر)

فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ⑲
پس اکارت کر ڈالے اللہ نے ان کے اعمال اور یہ اللہ پر آسان ہے ۔
يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا
خیال کرتے ہیں کہ (کافروں کے) لشکر ابھی نہیں گئے اور اگر آموجود ہوں فوجیں تو آرزو
لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَاۗىِٕكُمْ ۭ وَ
کریں کہ کاش صحرا نشین ہوتے گاؤں میں ! پوچھا کرتے تمھاری خبریں اور
لَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ⑳ ع لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ
اگر وہ تم میں ہوتے تو نہ لڑتے مگر تھوڑا سا ! تمھارے لئے موجود ہے اللہ کے پیغمبر
اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ
میں نیک پیروی اس شخص کے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ اور روز آخرت کی ۔
وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۭ ㉑ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا
اور یاد الٰہی کرتا ہے کثرت سے ! اور جب دیکھا مسلمانوں نے لشکروں کو تو بول اٹھے کہ
مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَ
وہی ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا تھا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچ فرمایا تھا اللہ اور اس کے رسول نے اور
مَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ㉒ ۭ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ
اس واقعہ نے ان کا ایمان اور فرمانبرداری ہی بڑھائی ف (ش ۲۵) مسلمانوں میں کچھ مرد ایسے ہیں جنھوں
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ
نے اس عہد کو سچ کر دکھایا جو اللہ سے کیا تھا ! تو ان میں سے کوئی ایسا ہے جو پورا کر چکا
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ڮ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ㉓ ۙ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ
اپنا ذمہ اور کوئی منتظر ہے ! ف۲ اور انھوں نے ردوبدل نہیں کیا ذرا سا بھی ۔ تاکہ اللہ جزا دے
الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَاۗءَ اَوْ
سچوں کو ان کے سچ کی اور سزا دے منافقوں کو اگر چاہے ۔ یا ان
يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ㉔ ۚ وَرَدَّ
کو توبہ کی توفیق دے ! بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور اللہ

ع ۲ ۱۸

ف
اللہ پاک نے پہلے سے فرمادیا تھا کہ امر حسبتم ان تدخلوا الجنۃ الخ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانو! جنت میں جانا آسان نہیں ہے عنقریب تم پر کافروں کی چڑھائی ہوگی اور تم جھڑجھڑائے جاؤ گے۔ یہاں تک کہ اللہ سے فریاد مچاؤ گے اور مدد طلب کروگے پھر تمھاری ہم مدد کریں گے اور میدان تمھارے ہی ہاتھ رہے گا اور سرور عالم نے بھی پہلے ہی ارشاد فرمادیا تھا کہ آٹھ دس دن میں تم پر لشکر کفار چڑھنے والا ہے۔ الغرض جب اس معیار پر فوجیں آچڑھیں اور جنگ احزاب پیش آئی تو سچے مسلمان بول اٹھے کہ یہ وہی تو آزمائش ہے جس کی اطلاع اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے ہم کو پہلے ہی سے دے رکھی ہے۔

ف۲
حضرت عثمانؓ بن عفان اور طلحہؓ و سعدؓ بن زید اور حمزہؓ اور مصعبؓ وغیرہم حضرات نے منت مان لی تھی کہ سرور عالمؐ کے ہمرکاب بن کر جس لڑائی میں شریک ہوں گے اس میں پیر جمائے رکھیں گے اور جب تک لڑتے لڑتے شہید نہ ہوجائیں گے ٹلیں گے نہیں۔ چنانچہ حضرت حمزہ و مصعب رضی اللہ عنہما نے اپنی منت پوری کی۔ اور شربت شہادت نوش فرمایا اور عثمانؓ و طلحہؓ وغیرہما شہادت کے منتظر تھے۔

(شان نزول صفحہ ۵۸۴ پر)

اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى

نے لوٹا دیا ان کافروں کو اپنے غصے میں بھرے ہوئے! کچھ بھی بھلائی ہاتھ نہ لگی ۔ اور کافی

اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ ﴿۲۵﴾ وَ

ہو گیا اللہ مومنین کی طرف سے لڑائی کے بارے میں اور اللہ زبردست غالب ہے ۔ اور

اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ

نیچے اتار لایا ان لوگوں کو جو ان فوجوں کے مددگار ہوئے تھے اہل کتاب میں سے ان کی گڑھیوں سے

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ

اور ڈال دیا ان کے دلوں میں خوف! بہتیروں کو تم قتل کرنے لگے اور قید کرنے لگے ایک

فَرِيْقًا ۚ ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا

فریق کو! اور تم کو وارث بنا دیا ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مال کا اور ایک ایسی

لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۚ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا

زمین کا جس میں تم نے قدم تک نہیں رکھا تھا۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف ا (۲۶) اے پیغمبر

النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

کہہ دے اپنی بیبیوں سے کہ اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگی

وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا

اور اس کی آرائش تو آؤ کہ میں تم کو کچھ فائدہ پہنچاؤں اور تم کو رخصت کر دوں خوش

جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

اسلوبی سے ۔ اور اگر تم خواہاں ہو اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کی

فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ

تو اللہ نے تیار کر رکھا ہے تم میں سے نیکوکاروں کے لئے بڑا اجر! اے پیغمبر کی

النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا

بی بیو! جو کوئی تم میں سے مرتکب ہو گی صریح بدکاری کی تو اس کو دوہرا عذاب دیا

الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

جائے گا دو چند! اور یہ اللہ پر آسان ہے ۔

ف ۱

سرور عالمؐ نے یہود بنی قریظہ کو انتظاماً مدینہ سے نکال باہر کیا تھا۔ یہی مفسد لشکر کفار کو چڑھا لائے تھے جب اللہ کے آسمانی فرشتوں کے لشکر نے کفار کو بھگا دیا تو مسلمان باطمینان فوجی لباس اتار کر آرام میں مشغول ہوئے تو جبریل امین گھوڑے پر سوار غبار آلودہ حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسولؐ اللہ ابھی کلی اطمینان حاصل نہیں ہوا۔ بانیٔ فساد یہود بنی قریظہ کے مقابلے کو تیار ہو جیئے۔ غرض اسلامی لشکر آنحضرت صلعم کی ہمرکابی میں پچیس روز تک ان کا محاصرہ کئے رہا اور آخر کار یہود نے تنگ آ کر صلح کرنی چاہی اور اس پر باہمی تصفیہ ہوا کہ حضرت سعدؓ بن معاذ جو کچھ فیصلہ کر دیں وہ فریقین کو بخوشی منظور ہے۔ غرض حضرت سعدؓ نے اللہ اور اس کے سچے رسولؐ کی مرضی کے موافق اس طرح فیصلہ کیا کہ یہود بنی قریظہ کے جوان مردوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو قید کیا جائے چنانچہ چھ سو یہودی مقتول اور سات سو مقید ہوئے اور ان کے گھر بار مال اسباب جائداد ضبط ہو کر مہاجرین کو تقسیم ہو گئے اور انصار اس بار سے جو مہاجرین کے خورد و نوش کا ان پر پڑا ہوا تھا سبکدوش ہوئے۔ دو برس کے بعد خیبر کی زمین فتح ہوئی۔ جس پر یہود قابض تھے اس سے تمام صحابہؓ آسودہ ہو گئے۔ اس کی جانب اس آیت میں اشارہ ہے۔ (نشان نزول صفحہ ۸۵۴ پر)

ع ۳
۱۹

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

اور جو تم میں سے اطاعت کرے گی اللہ اور اس کے رسول کی اور نیک عمل کرے گی

نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ

تو ہم اس کو عطا فرمائیں گے اس کا اجر دو بار اور ہم نے مہیا کر رکھی ہے اس کیلئے عزت کی روزی ۔ اے پیغمبر کی

النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا

بیبیو ! تم نہیں ہو عام عورتوں میں سے کسی کی مانند ! اگر تم

تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ

پرہیزگار ہو تو دب کر بات نہ کہا کرو کہ پھر طمع کرنے لگے وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے اور کہا

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ

کرو معقول بات ف۱ اور جمی بیٹھی رہو اپنے گھروں میں اور بناؤ سنگھار

تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ

دکھاتی نہ پھرو اگلے زمانہ جاہلیت کے بناؤ کی طرح ف۲ اور قائم رکھو نماز اور دیتی رہو

الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ

زکوٰۃ اور فرمانبردار رہو اللہ اور اسکے رسول کی ۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے

عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ

دور کرے گندگی کو اے اہل بیت ! اور تم کو خوب پاک صاف بنائے ف۳ اور یاد کیا کرو

مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور دانائی کی باتیں (بیشک

كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ع اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَ

اللہ بھید جاننے والا باخبر ہے ۔ (ش ۱) بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ

ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور

الصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَ

سچے مرد اور سچی عورتیں اور صابر مرد اور صابر عورتیں اور

الجزء الثانی والعشرون ۲۲

ف۱

یہ امہات المومنین کو ادب سکھایا گیا ہے کہ اگر پردے کے پیچھے سے کسی مرد کے ساتھ بات چیت کرنے کا اتفاق ہو تو پرہیزگاری کی بات ہے کہ کسی سے دبی زبان سے بات نہ کرو کیوں کہ ایسا ہوگا تو بدباطن اور کھوٹے شخص خدا جانے کس قسم کی توقعات پیدا کریں اس لئے بے لاگ لپیٹ پاک صاف بات کہو جیسے ماں بیٹے سے کہا کرتی ہے ۔

ف۲

یعنی جیسا کفر کی حالت اور اگلے زمانہ کی جاہلیت میں دستور تھا کہ عورتیں بے پردہ بناؤ سنگھار دکھاتی پھرا کرتی تھیں ایسا نہ کرو بلکہ پردہ میں بیٹھو اور گھروں میں قرار پکڑو ۔

ف۳

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ایک بار سرور عالمؐ میرے گھر تشریف فرما تھے کہ آپؐ کی دختر نیک اختر یعنی فاطمہ زہراؓ کچھ گوشت وغیرہ پکا کر آنحضرت کے لئے بطور ہدیہ لائیں سرور عالمؐ نے فرمایا کہ بیٹی ! جب تک علیؓ اور میرے نور نظر یعنی حسنؓ و حسینؓ شریک طعام نہ ہوں گے ۔ اس وقت تک میں کھانا نہ کھاؤں گا ۔ الغرض یہ تینوں حضرات بھی تشریف لے آئے اور پانچوں حضرات نے کھانا تناول فرمایا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہار تن یعنی حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ اور بیٹی فاطمہ زہراؓ اور داماد یعنی علی کرم اللہ وجہہ کو اس

(باقی صفحہ ۵۰۹ پر)

ع ۴ ۱

(شان نزول صفحہ ۸۵۵ پر)

الْخٰشِعِيْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں
وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ
اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور
الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ
حفاظت کرنیوالی عورتیں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنیوالی عورتیں۔ اللہ نے
لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝٣٥ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ
تیار کر رکھی ہے ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر۔ (ش ٢) اور نہ کسی مسلمان مرد کو شایاں ہے اور نہ کسی مسلمان
اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ
عورت کو کہ جب ٹھہرادے اللہ اور اس کا رسول کوئی امر کہ ان کو اختیار رہے اپنے کام
اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝٣٦
کا۔ اور جو نافرمانی کرے اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ پڑ گیا صریح گمراہی میں۔
وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ
(ش ٣) اور (یاد کر) جب تو کہنے لگا اس شخص سے کہ جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور تو نے بھی اس پر احسان کیا
عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ
کر رہنے دے اپنے پاس اپنی بی بی کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں اس بات کو جسے اللہ
مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا
ظاہر فرمادینے والا ہے اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے حالانکہ اللہ زیادہ حق دار تھا کہ تو اس سے ڈرے۔ پھر جب
قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى
زید پوری کر چکا اس سے اپنی حاجت (یعنی طلاق دے چکا) ہم نے وہ تیرے نکاح میں دے دی تاکہ نہ رہے مسلمانوں
الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ
پر کسی طرح کی تنگی اپنے لے پالکوں کی بیبیوں سے (نکاح کر لینے) میں، جب کہ وہ ان سے پوری کر چکیں
وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝٣٧ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ
اپنی غرض اور اللہ کا حکم تو ہونا ہے۔ نبی پر کچھ مضائقہ نہیں اس بات

(بقیہ صفحہ ٥٥٣)
بطور معجزہ اب تک ہیں۔

ف٢
امانت سے مراد اللہ کے اوامر و نواہی کی استعداد ہے جو خاص انسان ہی میں پائی جاتی ہے۔ اور عبادت کے احکام کی تکلیف اسی کو دی گئی ہے جس پر عذاب و ثواب کا دار و مدار ہے مطلب یہ ہے کہ ہم نے دوزخ و جنت پیدا فرما کر نماز وغیرہ کی پابندی اور زنا وغیرہ کی ممانعت کے احکام بڑے بڑے اجسام یعنی زمین و آسمان پہاڑوں پر پیش کیے کہ یہ ذمہ داری کون لیتا ہے جو اس امانت میں متدین بنے گا اور ذمہ داری پوری کرے گا اس کو ثواب ہوگا۔ جو اس میں خیانت کرے گا اس کو سزا ملے گی سب ڈر گئے کوئی متحمل نہ بن سکا۔ انسان ضعیف البنیان نے ایسے بھاری بوجھ کو اپنے سر پر رکھ لیا اور مکلف بالشرع ہوگیا بڑا نادان و ظالم تھا کہ باوجود اس ضعف و ناتوانی کے ایسے بھاری بوجھ کا متحمل اور اس سخت ذمہ داری کے ایفا کا متکفل بنا جس سے بڑے بڑے اجرام ڈر گئے۔

(بقیہ صفحہ ٥٤٧)
کملی سے جس پر تشریف فرما تھے ڈھانپ کر دست بدعا ہوئے کہ بار الہا یہ میرے گھر والے ہیں ان کو ہر گندگی سے پاک فرما اور میرے اہل بیت کو پاکیزہ بنا۔ اللہ پاک نے اپنے حبیبؐ کی دعا قبول فرما کر یہ آیت نازل فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ آل عبا ان پنجتن پاک پر بولا جاتا ہے۔ لیکن اہل بیتؑ کا اطلاق ازواج مطہراتؓ پر بھی ہوتا ہے۔

(شان نزول صفحہ ٥٥٠ پر)

حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ
میں جو اللہ نے اس کے لئے ٹھہرا دی ۔ یہی اللہ کا دستور رہا ہے ان لوگوں میں جو گزر چکے
قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ (۳۸) الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ
پہلے اور اللہ کا حکم اندازے پر مقرر کیا ہوا ہے ۔ وہ پیغمبر جو پہنچاتے ہیں
رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى
اللہ کا پیغام اور اس سے ڈرتے ہیں اور نہیں ڈرتے کسی سے اللہ کے سوا ! اور اللہ
بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (۳۹) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ
کافی ہے حساب لینے والا ۔ (ف ۴) محمد کسی کا باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے ولیکن
لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
اللہ کا رسول ہے اور مہر ہے تمام پیغمبروں کی ۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف
عَلِيْمًا ع (۴۰) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ (۴۱)
ہے ف ایمان والو ! یاد کیا کرو اللہ کو کثرت سے یاد کرنا ۔
وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (۴۲) هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰۗىِٕكَتُهٗ
اور اس کی تسبیح کرو صبح و شام ۔ (ف ۵) وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم مسلمانوں پر اور اس کے
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں تاکہ تم کو نکالے اندھیروں سے اجالے کی جانب اور وہ ایمان والوں پر
رَحِيْمًا (۴۳) تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ښ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا
مہربان ہے ۔ انکی دعائے خیر جس دن وہ اللہ سے ملاقات کرینگے سلام ہے اور اس نے اُن لئے تیار کر رکھا
كَرِيْمًا (۴۴) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ
ہے بزرگ ثواب ۔ اے پیغمبر ! ہم نے تجھ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا ۔ اور خوشی سنانے والا اور
نَذِيْرًا ۙ (۴۵) وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (۴۶) وَبَشِّرِ
ڈرانے والا ۔ اور بلانے والا اللہ کی جانب اس کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ (بنا کر) ۔ (ف ۶) اور
الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا (۴۷) وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ
خوشی سنادے مسلمانوں کو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے ۔ اور تو نہ کہا مان کافروں

ف ۴
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے جوان مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں پھر زید کے باپ کس طرح ہو سکتے ہیں ۔ وہ تو پیغمبر اور پیغمبر بھی خطوط کی مہر کی مانند ختم الانبیاء، اور تمام امت کے روحانی باپ ہیں اور اس رشتہ میں زید اور تمام امت مساوی ہے اس آیت کے نزول کے وقت حضرت حسینؓ نابالغ اور چاروں صاحبزادے یعنی حضرت طیب، طاہر، قاسم، ابراہیم رضی اللہ عنہم اجمعین انتقال فرما چکے تھے ۔

ع ۵ ۲

(شان نزول صفحہ ۵۵۸ پر)

وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

اور منافقوں کا اور چھوڑدے ان کا ستانا ف۱ اور بھروسہ کر اللہ پر اور اللہ کافی ہے

وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ

کارساز ۔ ایمان والو! جب تم نکاح کرو مسلمان عورتوں سے پھر

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ

ان کو طلاق دے دو اس سے پہلے کہ ان کو ہاتھ لگاؤ تو تمہارا ان پر عدّت کا کچھ حق

مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا

نہیں کہ عدّت کی گنتی پوری کراؤ ۔ سو ان کو کچھ دے دو اور ان کو رخصت کردو

جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ

خوش اسلوبی سے ف۲ اے پیغمبر! ہم نے حلال کی ہیں تیرے لئے تیری بیبیاں جن کو

اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ

تو مہر دے چکا اور (لونڈیاں) جو تیرے ہاتھ کا مال ہو جو اللہ لوٹائے

عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ

تجھ پر اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھی کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں

خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ

کی بیٹیاں جنھوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ۔ (ش ۷) اور کوئی سی مسلمان عورت اگر

وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ

دیدے (بلامہر) اپنے آپ کو نبی کو اگر نبی چاہے کہ اس کو نکاح میں لے آئے۔

خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا

یہ خاص تیرے ہی لئے ہے نہ عام مسلمانوں کے لئے ف۳ ہم کو معلوم ہے جو

فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا

ہم نے ان پر فرض کردیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کے مال (یعنی باندیوں) کے حق

يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾ تُرْجِيْ مَنْ

میں تاکہ نہ رہے تجھ پر کچھ تنگی ۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ تو موقوف رکھے

ف۱
یا تو یہ معنی ہیں کہ کافر جو تم کو ایذائیں پہنچاتے ہیں تم انتقام نہ لو اور اس کے عوض میں انکو ایذا نہ پہنچاؤ یا یہ مطلب ہے کہ کفار کی ایذا دہی کا کچھ خیال اور ان کے ستانے کی کچھ پرواہ نہ کرو۔

ف۲
مطلب یہ ہے کہ جو مرد اپنی بیاہتا کو صرف نکاح کرکے بہم صحبت ہوئے بغیر چھوڑ دے تو نہ اس عورت پر عدت واجب ہے نہ مرد پر مہر ہے۔ بلکہ مرد پر متعہ واجب ہے یعنی ایک جوڑا پوشاک! یہ حکم اس صورت میں ہے جب نکاح ہوتے وقت کچھ مہر کا ذکر نذکرہ نہیں ہوا اور طلاق بھی ایسی حالت میں دی کہ خلوت صحیحہ اور زوجین میں تنہائی تک نہ ہوئی اور اگر مہر مقرر ہو چکا تھا تو اس وقت میں آدھا مہر دینا واجب ہے اور اگر خلوت صحیحہ ہو چکی تو مہر بھی پورا دینا چاہیئے اور مطلقہ پر عدت طلاق بھی گزارنی ضروری ہے ازواج مطہراتؓ کے تذکرہ میں اس مسئلہ کا بیان فرمانا شاید اس بنا پر ہے کہ سرور عالمؐ نے ایک عورت سے نکاح کیا جب اس کے پاس گئے تو وہ بولی کہ اللہ تم سے پناہ دے آپؐ یہ فرماکر کہ تو نے بڑی ذات کی پناہ پکڑی الگ ہوگئے اس پر یہ حکم فرمانا امر مناسب تھا۔

ف۳
یعنی وہ عورتیں جو اب تمہارے نکاح میں ہیں خواہ قریشی ہوں یا نہ ہوں سب

(باقی صفحہ ۵۵۱ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۵۶ پر)

تُشَآءُ مِنۡهُنَّ وَتُـٔۡوِیۡۤ اِلَیۡكَ مَنۡ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابۡتَغَیۡتَ
جسے چاہے ان میں سے اور جگہ دے اپنی طرف جس کو چاہے اور جس کو تیرا جی چاہے ان
مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡكَ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤی اَنۡ تَقَرَّ
عورتوں میں سے جن سے تو الگ ہو گیا تھا تو تجھ پر کچھ گناہ نہیں! اس میں لگتا ہے کہ ان کی آنکھیں
اَعۡیُنُهُنَّ وَلَا یَحۡزَنَّ وَیَرۡضَیۡنَ بِمَاۤ اٰتَیۡتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ
ٹھنڈی رہیں اور رنجیدہ نہ ہوں اور راضی رہیں اس پر جو تو نے ان کو دیا سب کی سب
وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ مَا فِیۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا حَلِیۡمًا ﴿۵۱﴾
اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے! اور اللہ جاننے والا بردبار ہے ف۱ (رش۸)
لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۡۢ بَعۡدُ وَلَاۤ اَنۡ تَبَدَّلَ بِهِنَّ
تجھ کو حلال نہیں عورتیں اس کے بعد اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کو بدل کر اور
مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَكَ حُسۡنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ یَمِیۡنُكَ ؕ
بیبیاں کرے اگرچہ تجھ کو اچھا لگے ان کا حسن مگر اپنے ہاتھ کا مال (یعنی باندیاں جائز ہیں)
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ رَّقِیۡبًا ﴿۵۲﴾ؑ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ف۲ (رش۹) اے ایمان والو
لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنۡ یُّؤۡذَنَ لَكُمۡ اِلٰی طَعَامٍ
نہ جایا کرو نبی کے گھروں میں مگر یہ کہ تم کو اجازت دی جائے کھانے کے لئے نہ
غَیۡرَ نٰظِرِیۡنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنۡ اِذَا دُعِیۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡا فَاِذَا طَعِمۡتُمۡ
انتظار کرنے والے اس کے پکنے کا۔ ولیکن جب تم بلائے جاؤ تب جاؤ پھر جب کھا چکو تو
فَانۡتَشِرُوۡا وَلَا مُسۡتَاۡنِسِیۡنَ لِحَدِیۡثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمۡ كَانَ یُؤۡذِی
آپ آپ کو چل دو اور نہ بیٹھے رہو) باتوں میں جی لگائے بیشک یہ بات نبی کو ایذا پہنچاتی
النَّبِیَّ فَیَسۡتَحۡیٖ مِنۡكُمۡ ۫ وَاللّٰهُ لَا یَسۡتَحۡیٖ مِنَ الۡحَقِّ ؕ وَاِذَا
ہے پس وہ تم سے شرماتا ہے اور اللہ نہیں شرماتا حق بات کے کہنے میں۔ اور جب
سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـَٔلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمۡ
پیغمبر کی بیبیوں سے کچھ چیز مانگنی چاہو تو مانگ لو پردے کے پیچھے سے! یہ زیادہ

ف۱ نکاح کے بارے میں بہت سے امور ایسے ہیں جن میں آنحضرت کی خصوصیت ہے امت محمدیہ پر فرض ہیں اور پیشوائے امت پر فرض نہیں۔ مثلاً چند بیبیوں میں مساوات کہ تمام مسلمانوں پر ضروری ہے اور سرور عالم کو اختیار تھا کہ ازواج مطہراتؓ میں سے جس کو چاہیں اور جب چاہیں اپنے پاس بلائیں اور جسے چاہیں اور جب چاہیں اپنے سے الگ رکھیں یہ اس لئے تاکہ امہات المومنینؓ سمجھ لیں کہ دوسروں کی بیبیوں کے مانند ان کے حقوق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں اس لئے سرور عالم جو کچھ بھی کسی کو مرحمت فرمائیں وہ آپ کا احسان ہے کسی کا کچھ دعویٰ تو ہے نہیں تو ضرور جو کچھ ان کو ملے گا خوش ہو کر
(باقی صفحہ ۵۵۲ پر)

(بقیہ صفحہ ۵۵۰)
ع ۴/۱۲ ۳ بدستور حلال ہیں ذ غیرہ باندیاں جو مال غنیمت میں اللہ پاک دلوا دے خواہ کسی قوم میں کی ہوں حلال ہیں اور ماموں چچا کی بیٹیاں یعنی قرینی حلال ہیں بشرطیکہ ہجرت کی ہو۔ ورنہ حرام اور خاص پیغمبر کے لئے وہ عورت بھی حلال ہے جو بلا مہر اپنے کو نبی کو دے دے عام مسلمانوں کو اس طرح کوئی عورت حلال نہیں سرور عالم کی بیبیاں دس مشہور ہیں۔ سب سے پہلی بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ جو حضورؐ ہی کی حیات میں وفات پا گئیں۔ باقی نو بیبیاں عائشہ حفصہ، سودہ، ام سلمہ، زینب ام حبیبہ، جویریہ، صفیہ، میمونہ رضی اللہ عنہن بعد تک زندہ رہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۶ پر)

أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ

پاک کرنیوالا ہے تمہارے دلوں کو اور انکے دلوں کو ۔ (ش ۱۰) اور تم کو سزاوار نہیں کہ ایذا دو اللہ کے رسول

اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ

کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کی بیبیوں سے اس کے بعد میں کبھی ۔ بیشک یہ اللہ

كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ

کے نزدیک بڑا (گناہ) ہے ۔ اگر تم ظاہر کرو کسی چیز کو یا اس کو چھپاؤ تو

اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ

اللہ تو ہر چیز سے واقف ہے ۔ ان عورتوں پر کچھ گناہ نہیں اپنے باپوں کے سامنے

وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا

ہونے میں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ

أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ

اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی (ہم جنس) عورتوں کے اور نہ اپنے ہاتھوں کے مال کے

وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾

اور تم ڈرتی رہو اللہ سے ۔ بے شک اللہ ہر چیز کا شاہد ہے ۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر ۔ اے ایمان والو! تم

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَ

بھی درود بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر ۔ (ش ۱۱) جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور

رَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا

اس کے رسول کو ان پر لعنت کی اللہ نے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے تیار کیا ہے ذلت

مُهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ

کا عذاب ۔ (ش ۱۲) اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو تہمت لگا

مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٥٨﴾ ع يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

کر بغیر اس کے کہ انھوں نے قصور کیا ہو تو انھوں نے بوجھ اٹھایا بہتان اور صریح گناہ کا ۔ (ش ۱۳) اے پیغمبر

فضائل

صلّوا علیہ الخ السلام علیك ایھا النبی الخ تو سلام ہے اور اللھم صل علیٰ محمد الخ درود دونوں حکم تعمیل نماز کے قعدہ اخیرہ میں ہو جاتی ہے درود و سلام کے فضائل بے شمار ہیں ۔ فلاح و برکات دارین، جسمانی و روحانی شفاء، حاجت روائی، قرب الٰہی، کشف قلوب، قبولیت دعا ۔ دفعیہ رنج و پریشانی غرض ہر امر کے لئے تیر بہدف ہے ایک مرتبہ درود پڑھنے والے پر اللہ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں ۔

(بقیہ صفحہ ۵۵۱)

لے لیں گی

ف ۲

یعنی عام مسلمانوں کو ایک وقت میں صرف چار بیبیاں رکھنے کا اختیار ہے اے محمدؐ یہ تمھاری ہی خصوصیت ہے کہ نو بیبیاں رکھ سکتے ہو اس سے زیادہ جائز نہیں اور چونکہ موجودہ ازواج مطہراتؓ نو ہیں اس لئے نہ اب کسی اور عورت سے نکاح جائز ہے اور نہ ان فرمانبردار بیبیوں کا بدلنا مباح ہے گو کسی عورت کا حسن و جمال کیسا ہی عمدہ کیوں نہ لگے ہاں باندیاں رکھنے میں مضائقہ نہیں جتنی چاہو رکھ لو یہ تو آیت کا مطلب ہے لیکن اس کا حکم منسوخ ہے ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ کو وصال سے پہلے عورتیں حلال کر دی گئی تھیں کہ جس سے چاہیں نکاح کریں ۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۶ پر)

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ

کہہ دے اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی بیبیوں سے کہ نیچے

عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا

لٹکالیں اپنے اوپر اپنی چادریں۔ یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان پڑیں تو

يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ

ایذا نہ دی جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر نہ باز آئیں منافقین

وَالَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِى الْمَدِيْنَةِ

اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور خبر بد پھیلانے والے مدینہ میں تو

لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛۚ

ہم تجھ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے پھر تیرے پڑوسی نہ رہیں گے مدینہ میں مگر تھوڑے دنوں ف لعنت مارے۔

اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِى

جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور خوب قتل کیے جائیں۔ دستور پڑا ہوا ہے اللہ

الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾

کا ان لوگوں میں جو پہلے ہو گزرے ہیں۔ اور تو نہ پائے گا اللہ کے دستور میں تغیر و تبدل۔

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا

تجھ سے لوگ پوچھتے ہیں قیامت کی بابت۔ کہہ دے کہ بس اس کی خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تو

يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ

کیا جانے شاید قیامت قریب ہی ہو۔ بیشک اللہ نے پھٹکار

الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ

دیا ہے کافروں کو اور ان کے لئے تیار کر رکھی ہے دوزخ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ نہ پائیں گے کوئی

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ ۚ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ

حمایتی اور نہ کوئی مددگار۔ جس دن الٹ پلٹ کئے جائیں گے ان کے منہ آگ میں کہیں گے کہ

يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا

اے کاش ہم کہا مانتے اللہ کا اور کہا مانتے رسول کا اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے

ف ۱

یعنی اپنی بدکاریوں سے باز نہ آئے تو عنقریب جلاوطن کر دیئے جائیں گے۔

(بقیہ صفحہ ۵۵۴ پر)

کو کچھ طبعی طور پر ان سے زیادہ انسیت تھی اور انتقال کا یہ عجیب معاملہ پیش آیا تو موسیٰؑ پر بھائی کے قتل کا اتہام لگایا کہ موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ کو جنگل میں لے جا کر قتل کر ڈالا ہے۔ تاکہ ریاست میں ان کا کوئی شریک نہ ہو۔ اس کی برأت اس طرح ہوئی کہ فرشتے ہارون علیہ السلام کا جنازہ اٹھا کر لائے اور انھوں نے زندہ ہو کر حال ظاہر کیا۔ یا یہ اتہام مراد ہے کہ موسیٰؑ کے مزاج میں جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کو ہونا چاہیئے حیا اور تستر کا مادہ زیادہ تھا یہ ہمیشہ لوگوں سے الگ خلوت میں پردہ سے نہایا کرتے تھے۔ اس پر زبان دراز اشخاص نے کہنا شروع کیا کہ موسیٰؑ کا ہمارے دستور کے خلاف سب سے الگ جا کر غسل کرنا خالی از علت نہیں ہے ان کو اُدرت یعنی ورم خصیہ کا مرض ہے اس سے برأت ہوئی کہ ایک بار جب موسیٰؑ حسب عادت الگ جنگل میں نہانے کھڑے ہوئے اور کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے تو وہ پتھر بحکم خدا کپڑے لے بھاگا۔ موسیٰؑ علیہ السلام ننگے اس کے پیچھے پیچھے دوڑے وہ پتھر مجمع عام میں آکر ٹھہر گیا سب نے موسیٰؑ کو ننگا دیکھا معلوم ہو گیا کہ مرض کی افواہ جھوٹا اتہام ہے موسیٰؑ نے کپڑے اٹھائے اور غصہ کے مارے پتھر کو اپنے عصا سے پیٹ ڈالا اس پر مار کے نشان

(باقی صفحہ ۵۴۸ پر)

مع ۱۲ عند المتاخرین ۱۲

ع ۸

سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ
کہا مانا اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا پس انھوں نے ہم کو گمراہ کر دیا راستہ سے ۔ اے ہمارے پروردگار

ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ ع يٰٓاَيُّهَا
ان کو دو گنا عذاب دے اور ان پر لعنت فرما بڑی لعنت ۔ (ر۱۴) اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ
ایمان والو نہ بنو ان جیسے جنھوں نے ایذا دی موسیٰ کو پھر اس کی برأت

اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
کی اللہ نے اس (عیب) سے جو انھوں نے کہا تھا اور وہ اللہ کے نزدیک باآبرو تھا ف۱ مسلمانو ڈرو

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ
اللہ سے اور کہو سیدھی بات ۔ کہ اصلاح کر دے گا تمھارے

اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ
لئے اعمال کی اور تمھارے لئے بخش دے گا تمھارے گناہ ۔ اور جو کہا مانتا ہے اللہ اور

رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى
اس کے رسول کا تو بیشک اس نے پالی بڑی مراد ۔ ہم نے پیش کیا امانت کو ف۲

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ
آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اس بات سے انکار کیا کہ

اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا
اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھا لیا انسان نے ! بیشک وہ بڑا بے باک نادان

جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ
تھا ۔ تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور

الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى
مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اور رجوع فرمائے اللہ

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾ ع
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر ! اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

ف۱
سورہ قصص میں یہ حکایت مذکور ہو چکی تھی کہ قارون نے ایک فاحشہ عورت کو مال کا لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کیا تھا کہ وہ حضرت موسیٰؑ کو اپنے ساتھ متہم کرے اللہ پاک نے ان کی پاک دامنی اور برأت لوگوں پر اس طرح ظاہر فرمائی کہ اس عورت نے خود بجائے اتہام لگانے کے قارون کا راز فاش کر دیا تھا۔ اسی طرح حضرت زینبؓ کے بارے میں جو لوگوں نے کچھ ناشائستہ الفاظ زبان سے نکالے تھے اللہ پاک نے ماکان محمدؐ آیت نازل فرما کر اپنے حبیبؐ کی پاک دامنی کا ثبوت دیا یا اس برأت سے وہ قصہ مراد ہے جو ہارون علیہ السلام کے بارے میں پیش آیا۔ موسیٰؑ اپنے بڑے بھائی حضرت ہارونؑ کے ساتھ سیر کرتے پہاڑ پر جا رہے تھے ایک غار میں نہایت خوبصورت پلنگ نظر پڑا اور غیب سے ندا آئی کہ جو لمبا ہو وہ اس پر لیٹے موسیٰؑ یہ سنتے ہی فوراً پلنگ پر جا لیٹے دیکھا تو پلنگ ہی لمبا نکلا یہ اٹھے اور ہارون علیہ السلام جا لیٹے پلنگ کے برابر قد نکلا اور فوراً ملک الموت نے اللہ جل جلالہ کے ناطق حکم کی تعمیل پر پیغام موت پہنچایا۔ غرض وہیں پلنگ پر لیٹے لیٹے جاں بحق تسلیم ہوئے موسیٰؑ روتے ہوئے وہاں سے لوٹے اور لوگوں کو یہ خبر سنائی چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام خلیق متحمل اور خندہ رو ہر دلعزیز تھے قوم بنی اسرائیل

باقی صفحہ ۵۵۳ پر

(شان نزول صفحہ ۸۵۷ پر)

ع ۸ ۱۰ ۵

ع ۹ ۵ ۶

سُورَةُ سَبَا ۳۴ مَكِّيَّةٌ ۵۸ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — رکوعاتہا ۶ آیاتہا ۵۴

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ

(رکوع ۱۵) سب تعریف اس اللہ کو (زیبا) ہے کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِى الۡاٰخِرَةِ‌ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ۞ ۱ يَعۡلَمُ

اور اسی کی تعریف ہے آخرت میں۔ اور وہ حکمت والا باخبر ہے۔ جانتا ہے

مَا يَلِجُ فِى الۡاَرۡضِ وَمَا يَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا يَنۡزِلُ مِنَ

جو داخل ہوتا ہے زمین میں اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو اترتا ہے آسمان

السَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيۡهَا‌ ؕ وَهُوَ الرَّحِيۡمُ الۡغَفُوۡرُ ۞ ۲ وَقَالَ

سے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہی مہربان بخشنے والا ہے ف۱ اور کہنے

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَا تَاۡتِيۡنَا السَّاعَةُ‌ ؕ قُلۡ بَلٰى وَرَبِّىۡ

لگے کافر کہ ہم کو قیامت پیش نہ آئے گی۔ کہہ دے ہاں ہاں قسم ہے اپنے پروردگار

لَتَاۡتِيَنَّكُمۡ ۙ عٰلِمِ الۡغَيۡبِ‌ ۚ لَا يَعۡزُبُ عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٍ فِى

کی وہ ضرور تم پر آئے گی وہ پروردگار جو عالم الغیب ہے اس سے پوشیدہ نہیں ہوسکتا ذرہ برابر

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَلَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرُ

آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹا اور نہ اس سے بڑا

اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ۞ ۳ لِّيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

مگر سب کتاب ظاہر (یعنی لوح محفوظ) میں موجود ہے تاکہ اللہ ان کو جزا دے جو ایمان لائے اور نیک

الصّٰلِحٰتِ‌ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۞ ۴ وَ

اعمال کئے۔ وہی ہیں جن کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے ف۲ اور

الَّذِيۡنَ سَعَوۡ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ

جنھوں نے کوشش کی ہماری آیتوں (کے توڑ) میں ہرانے کو یہی ہیں جن کے لئے بلا کا دکھ

مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۞ ۵ وَيَرَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ الَّذِىۡۤ

دینے والا عذاب ہے۔ اور دیکھتے ہیں جن کو علم دیا گیا ہے کہ جو تیری

ف۱ جو چیزیں زمین میں داخل ہوتی ہیں بہتیری ہیں۔ مثلاً کیڑے مکوڑے مُردوں کی لاشیں بارش کا پانی وغیرہ اور جو زمین سے نکلتا ہے مثلاً سبزہ خزانے جواہرات معدنیات وغیرہ اور جو آسمان سے اترتا ہے۔ بارش احکام، تقدیر، طرح طرح کی برکتیں وغیرہ اور جو اس میں چڑھتی ہیں۔ مُردوں کی روحیں فرشتے لوگوں کی دعائیں ان کے نیک اعمال وغیرہ۔

ف۲ یعنی قیامت اس واسطے آنی ضرور ہے کہ نیک بندے بغیر دیکھے صرف ہمارے بتانے سے غیب پر ایمان لے آئے تھے اب آنکھوں سے دیکھ لیں اور نیکوں کو جزاء و ثواب اور بدوں کو سزا و عذاب مل جائے۔

تنبیہہ
بسم اللہ کے آخر کے میم کو الحمد کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیئے۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۶ پر)

أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ
طرف نازل ہوا ہے تیرے رب کی طرف سے وہی حق ہے اور ہدایت کرتا ہے زبردست سزاوار
الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝٦ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ
حمد کے راستہ کی جانب ۔ اور کافر (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ دیکھو تو ہم تم کو بتائیں ایک ایسا شخص جو
رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي
تم کو خبر دیتا ہے کہ جب تم پھٹ کر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو ضرور تم کو
خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝٧ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ
از سر نو پیدا ہونا ہے کیا اس نے بہتان باندھا ہے اللہ پر جھوٹا یا اس کو جنون ہے؟ کوئی
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ
نہیں بلکہ جو لوگ نہیں ایمان لاتے آخرت پر وہ آفت اور پرلے درجے کی
الْبَعِيدِ ۝٨ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم
گمراہی میں ہیں۔ کیا انھوں نے اس کی طرف نظر نہیں کی جو ان کے آگے اور ان کے پیچھے
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ
ہے آسمان اور زمین ۔ اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں کو دھنسا دیں زمین میں یا
نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
ان پر ڈال دیں ٹکڑے آسمان سے ۔ بیشک اس میں نشانی ہے
لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝٩ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ
ہر ایک بندے کیلئے جو رجوع کرتا ہے ۔ اور ہم نے عطا فرمائی داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی (ہم نے
يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝١٠ أَنِ
فرما دیا) کہ اے پہاڑ در جوع سے تسبیح کرو داؤد کے ساتھ اور پرندوں کو بھی اس کا تابع بنایا) اور ہم نے نرم کر دیا اس کیلئے لوہے کو۔ کہ
اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي
بنا کشادہ زرہیں اور اندازہ کا لحاظ رکھ کڑیوں کے جوڑنے میں اور اے داؤد کے گھر والو نیک عمل کرو ۔ میں جو
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝١١ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ
کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہوں ف۱ اور سلیمان کے لئے ہوا کو (ہم نے تابع بنا دیا تھا) اس کی منزل ایک مہینہ

ف۱
حضرت داؤد علیہ السلام بڑے خوش الحان تھے ہر چوتھے دن جنگل میں بیٹھ کر نہایت سوز و گداز سے رو رو کر زبور پڑھتے تھے اس کے اثر سے پہاڑ بھی ان کے ساتھ جوابی بنتے اور پڑھتے اور روتے تھے، جانور و پرند تک کے متاثر ہو کر پاس آ بیٹھتے اور اسی طرح آواز کرتے تھے سامعین کا یہ عالم ہوتا تھا کہ ایک مجلس سے کئی کئی جنازے نکلتے تھے۔ کڑی دار زرہ کے بھی داؤد علیہ السلام ہی موجد ہیں۔

وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ
کی راہ اور شام کی منزل بھی ایک مہینہ کی راہ ہوتی تھی اور ہم نے اس کیلئے بہا دیا تھا پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ اور ہم نے اس کے تابع
مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ
جن (بنا دیئے) جو کام کرتے تھے اس کے سامنے اس کے پروردگار کے حکم سے اور جو پھرے ان میں ہمارے
عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا
حکم سے ہم اس کو چکھائیں گے دوزخ کا عذاب۔ وہ جنات بناتے تھے سلیمان کیلئے
يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ
جو وہ چاہتا تھا قلعے اور صورتیں اور لگن تالاب جیسے
وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ
اور دیگیں جو ایک جگہ جمی رہیں ف۱ (اور ہم نے حکم دیا) کہ عمل کرو اے داؤد کے گھر والو شکر گزار بن کر اور تھوڑے ہیں میرے
عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى
بندوں میں شکر گزار۔ پھر جب ہم نے حکم جاری کیا سلیمان پر موت کا تو مطلع
مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ
نہ کیا جنات کو اس کے مرنے پر مگر گھن کے کیڑے نے کہ کھاتا رہا
الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ
سلیمان کے عصا کو تو جب وہ گر پڑا جان لیا جنات نے کہ اگر غیب جانتے ہوتے تو نہ رہتے ذلت
الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ ؕ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ
کی تکلیف میں ف۲ قوم سبا کے لئے ان کے گھروں میں ایک نشانی تھی دو باغ
عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا
تھے دائیں اور بائیں (ہم نے ان سے کہہ دیا) کہ کھاؤ اپنے پروردگار کا رزق اور اس کا شکر
لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
کرو شہر ہے پاکیزہ اور پروردگار ہے بخشنے والا۔ پھر انھوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر بھیج دیا
سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ
بڑے زور کا سیلاب اور ان کو ان دو باغوں کے بدلے میں دیئے ایسے دو باغ جن کے پھل بدمزہ تھے

ف۱
حضرت سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے تھے جنات دیوان کے مطیع تھے ان سے بڑی بڑی اور اونچی عمارتیں تانبے بلور سنگ مرمر کی مورتیں بڑے بڑے لگن جن میں ایک دم ایک ہزار آدمی بیٹھ کر کھانا کھا سکیں بڑی وسیع دیگیں جو بدقت اٹھ سکیں اور سیڑھی کے بغیر ان تک چڑھا بھی نہ جائے بنوایا کرتے تھے تانبا پگھلا کر اللہ پاک نے اس کا ایک چشمہ بہا دیا تھا۔ جنات اس کو بڑے سانچوں میں ڈال کر سلیمانؑ کی منشا کے موافق تعجب خیز انسانی طاقت سے باہر چیزیں بناتے تھے۔

ف۲
بیت المقدس کی بنیاد تو حضرت داؤدؑ ہی ڈال گئے تھے لیکن عمر نے وفا نہ کی کام ختم نہ ہونے پایا تھا کہ اپنے بیٹے سلیمانؑ کو باپ کا بقیہ پورا کرنے کی وصیت فرما کر انتقال کیا۔ سلیمانؑ تیرہ برس کی عمر میں تخت پر بیٹھے اور سن جلوس کے تیسرے برس جنات سے بیت المقدس کی تعمیر شروع کرائی۔ ترپن سال کی عمر میں حضرت سلیمانؑ نے چالیس سال سلطنت کی تھی کہ مدت حیات پوری ہو چکی چونکہ معلوم تھا کہ سلیمانؑ کے انتقال پر یہ تعمیر کا کام پھر بھی ناتمام رہے گا اور جنات کچھ بھی کام کر کے نہ دینگے اس لئے حضرت سلیمانؑ اپنے عصا کے سہارے ٹیک کر کھڑے ہو گئے اسی حال میں انتقال فرمایا سال بھر تک جنات بھی سمجھا کئے کہ زندہ کھڑے ہیں آخر کار لکڑی کو گھن نے کھا لیا اور اس کے

(باقی صفحہ ۵۵۸ پر)

خمطٍ وّاثلٍ وّشیءٍ مّن سدرٍ قلیلٍ ⑯ ذٰلک جزینٰھم

اور جھاؤ کے درخت اور کچھ تھوڑی سی بیری ۔ یہ ہم نے ان کو اس کی سزا

بما کفروا ط وھل نجزیٓ الا الکفور ⑰ وجعلنا بینھم و

دی کہ انھوں نے ناشکری کی۔ اور ہم اسی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرا ہو ف۱ اور ہم نے کر رکھی تھیں سبا والوں اور

بین القری التی برکنا فیھا قری ظاھرۃ وّقدرنا فیھا

ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت رکھی تھی بہتیری بستیاں جو نظر آتی تھیں اور ہم نے ان میں منزلیں ٹھہرا

السیر ط سیروا فیھا لیالی وایاما امنین ⑱ فقالوا ربنا

دی تھیں چلنے کی اور چلو اور پھرو راتوں اور دنوں امن و امان سے ف۲ پھر کہنے لگے کہ اے ہمارے

بٰعد بین اسفارنا وظلموا انفسھم فجعلنٰھم احادیث

پروردگار دوری ڈال دے ہمارے سفروں میں اور انھوں نے آپ اپنے اوپر ظلم کیا تو ہم نے ان کو کر ڈالا کہانیاں

ومزقنٰھم کل ممزق ط ان فی ذٰلک لاٰیٰت لکل صبار

اور ان کو چیر کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ف۳ بیشک اس میں بہتیری نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے

شکور ⑲ ولقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا

شکر گزار کے لئے ۔ اور سچ کر دکھایا ان پر شیطان نے اپنے گمان کو پس انھوں نے اسکی پیروی

فریقا مّن المؤمنین ⑳ وما کان لہ علیھم مّن

کی مگر تھوڑے سے ایماندار (اس کے بہکائے نہ بہکے) اور ابلیس کا ان پر کچھ زور نہ تھا مگر ہم نے ان کو آزمایا تھا

سلطٰن الا لنعلم من یؤمن بالاٰخرۃ ممّن ھو منھا فی

تاکہ ہم معلوم کرلیں اس کو جو ایمان لاتا ہے آخرت پر الگ اس شخص سے جو آخرت کی طرف سے

شک ط وربک علی کل شیء حفیظ ع ㉑ قل ادعوا الذین

شک میں ہے ۔ اور تیرا پروردگار ہر چیز پر نگہبان ہے ۔ کہہ دے کہ تم پکارو ان کو

زعمتم من دون اللہ ج لا یملکون مثقال ذرۃ فی

جنھیں تم گمان کرتے ہو اللہ کے سوا نہ وہ اختیار رکھتے ہیں ذرہ برابر

السمٰوٰت ولا فی الارض وما لھم فیھما من شرک وّ

آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کا زمین و آسمان میں کچھ ساجھا ہے اور

ف۱

سبا ملک یمن میں ایک عجیب پر فضا شہر تھا یہاں کی ملکہ بلقیس اس کو خوب آباد کر گئی تھیں جھیلوں کا تمام پانی سمیٹ کر ایک جگہ جمع کر لیا تھا اور بند ڈال کر برساتی پانی کو روک رکھا تھا تمام سال پانی با افراط جمع رہتا تھا اونچی زمینوں میں بآسانی جس وقت اور جس قدر چاہتے پانی پہنچا دیتے تھے ۔ سرزمین خوب شاداب ہوئی ۔ جب انکی شامت آئی تو یہ لگے ناشکری کرنے عذاب الٰہی کا وقت آگیا ایک گھونس نے بند کاٹ ڈالے تمام پانی چہار طرف پھیل پڑا چونکہ عذاب تھا اس لئے جس زمین پر پہنچا اس کو چٹ پٹ صاف از کار رفتہ بنا دیا کچھ جھاؤ کچھ بدمزہ کسیلے پھل دار درخت کچھ قدر قلیل بیری رہ گئی باقی اس تمام سرسبز و شاداب سرزمین کی سب پھل پھلواری موقوف ہو گئی ۔

ف۲

یعنی ہم نے بسا رکھے تھے ملک شام تک پاس پاس بستیاں اور پڑاؤ بنا رکھے تھے کہ رات کو دن کو جس وقت چاہیں بےخوف و خطر سیر کرتے چلے جائیں۔

ف۳

جب کسی پر ادبار آنا ہوتا ہے تو اس کی مت بھی الٹی ہو جاتی ہے ان کو تو اس سہولت سفر کا شکر گزار ... ع ۲ ۱۲ ۸

(باقی صفحہ ۵۵۹ پر)

(بقیہ صفحہ ۵۵۷)

ٹوٹ جانے سے سلیمانؑ گرے اس وقت سمجھے کہ ہماری غلطی تھی علم غیب کا دعوی محض جھوٹا تھا اگر معلوم ہو جاتا تو اس شاقہ محنت میں سال بھر تک گرفتار کیوں رہتے لیکن اب کیا ہوتا تھا بیت المقدس تیار ہو چکا تھا۔

مَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا
نہ اللہ کا ان میں سے کوئی مددگار ہے اور نہیں کام آتی سفارش اللہ کے ہاں مگر اسی کو
لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا ۙ قَالَ
کہ جس کے واسطے وہ اجازت دے دے۔ یہاں تک کہ جب گھبراہٹ دور کی جاتی ہے انکے دلوں سے تو (آپس میں) کہتے ہیں کہ
رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ
کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے؟ (ملاء الاعلیٰ) کہتے ہیں کہ برحق (فرمایا) اور وہ عالیشان سب سے بڑا ہے ف کہہ کون تم کو روزی دیتا
مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ
ہے آسمان اور زمین سے؟ تو خود ہی کہہ دے کہ اللہ! اور ہم یا تم ضرور ہدایت
هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا
یا صریح گمراہی میں ہیں ف۲ کہہ دے تم سے اسکی بازپرس نہ ہوگی جو ہم نے گناہ کئے
وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ
اور ہم سے اسکی بازپرس نہ ہوگی جو تم کرتے ہو۔ کہہ دے کہ جمع فرمائے گا ہم سب کو ہمارا پروردگار پھر فیصلہ فرمائے گا
بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ
ہمارے درمیان انصاف سے، اور وہی فیصلہ فرمانے والا دانا ہے۔ کہہ دے کہ انھیں مجھے دکھاؤ تو جن کو تم اللہ
أَلْحَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾
کے ساتھ ملاتے ہو شریک ٹھہرا کر (رب کا شریک) ہرگز نہیں۔ بلکہ وہی اللہ زبردست حکمت والا ہے۔
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ
اور ہم نے تجھ کو بھیجا ہے تمام لوگوں کے لئے خوشی اور ڈر سنانے والا ولیکن بہتیرے
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ
آدمی نہیں جانتے۔ اور کہتے ہیں کہ کب ہوگا یہ وعدہ؟ اگر تم
صَادِقِينَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ
سچے ہو (تو بتاؤ) کہہ دے تمہارے لئے ایک دن کا وعدہ ہے کہ نہ تم اس سے ایک ساعت
سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ ع وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ
پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔ اور کافر کہنے لگے کہ ہم ہرگز نہ ایمان لائیں گے

ف ۱

مطلب یہ ہے کہ عوام الناس شفاعت چاہتے ہیں اولیاء سے اور اولیاء، انبیاء سے، انبیاء فرشتوں سے اور فرشتوں کا یہ حال ہے کہ جب اوپر سے اللہ کا کوئی حکم اترتا ہے تو ڈر کے مارے تھرا اٹھتے ہیں اور جب کلام اتر چکتا ہے اور کچھ ہوش آتا ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کہ رب العزت نے کیا فرمایا؟ اس وقت ملاء الاعلیٰ یعنی اوپر کے فرشتے جو اللہ کے زیادہ مقرب ہیں جواب دیتے ہیں کہ وہی حکم دیا جو دینا چاہیئے تھا اور جو اس کی حکمت کے موافق ہے یعنی نیکوں کے لئے سفارش کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔

ف ۲

یعنی ہم اور تم میں عقائد کا بہتیرا کچھ اختلاف ہے باوجود اس اختلاف کے دونوں تو برسر حق ہو نہیں سکتے۔ ضرور (باقی صفحہ ۵۶۰ پر)

(بقیہ صفحہ ۵۵۸)

ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن اس کے برخلاف بولے تو یہ بولے کہ الٰہی اس پاس پاس کے سفر میں کچھ مزہ نہیں آتا۔ ہماری منزلوں کو دور دور کر دے۔ تاکہ اپنے صبا رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر حظ سفر اٹھائیں تجارتوں میں نفع پائیں غرض اس ناشکری کی سزا میں ان کو متفرق کر دیا گیا۔ سب ویران ہوئے کوئی کہیں جا بسا کوئی کہیں اور ایسے برباد ہوئے کہ قصہ کہانیاں بن گئے۔

بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی
اس قرآن پر اور نہ اس کتاب پر جو اس سے آگے ہے ۔ اور تو (تعجب کرے)
اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی
اگر دیکھے جب ظالم کھڑے کیے جائیں گے اپنے پروردگار کے حضور ہیں۔ لوٹائے گا ایک دوسرے کی
بَعْضِ اِۨلْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا
طرف بات کو ف۱ کمزور لوگ کہیں گے سرکش لوگوں سے کہ
لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ
اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایماندار ہوتے ۔ کہیں گے سرکش لوگ ناتوانوں
اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰی بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ
سے کہ کیا ہم نے تم کو روک رکھا تھا ہدایت سے اس کے بعد کہ وہ تمھارے پاس آئی (ایسا نہ تھا)
بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ
بلکہ تم ہی گنہگار تھے ۔ اور کہیں گے کمزور لوگ سرکش لوگوں
اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ
سے بلکہ (تمھارے) رات دن کے مکر نے (ہم کو روکا) جبکہ تم ہم کو اس کا حکم کرتے تھے کہ ہم اللہ کو نہ مانیں
بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا
اور ٹھہرائیں اس کے شریک ۔ اور چھپے چھپے پشیمان ہوں گے جب دیکھیں گے
الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ
عذاب کو ۔ اور ہم طوق ڈال دیں گے کافروں کی گردنوں میں ۔ ان
هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ
کو اسی کی سزا دی جائیگی جو عمل وہ کرتے تھے ۔ (رکوع ۱۶) اور ہم نے نہیں بھیجا کسی بستی
مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾
میں کوئی ڈرانے والا مگر کہنے لگے وہاں کے آسودہ لوگ کہ جو تمھارے ہاتھ بھیجا گیا ہم تو اس کو نہیں مانتے
وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾
اور کہنے لگے کہ ہم زیادہ تر ہیں مال اور اولاد میں ۔ اور ہم کو عذاب نہیں دیا جائے گا ۔

ف۱ یعنی باہم سوال وجواب کریں گے ۔ یا یہ مطلب ہے کہ ایک دوسرے پر بات ڈالے گا ۔

(بقیہ صفحہ ۵۵۹ پر)
ایک فریق حق اور ہدایت پر ہے اور دوسرا صریح گمراہی میں لیکن جب ہم تم سے ایک واقعی امر اور معقول بات کہتے ہیں اور تم سے اس کا کچھ جواب نہیں بن پڑتا تو تم ہی سمجھ لو کہ کون برسر ناحق رہا قائل ہو کر ٹال مٹول کرنا تو ٹھیک نہیں اگر اللہ کے سوا کوئی اور رازق ہوتا تو تم ضرور اس کا نام لیتے اور اس کی رزاقیت کی دلیل بیان کرتے۔

(شان نزول صفحہ ۵۷۰ پر)

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ
کہدے بیشک میرا پروردگار فراخ کر دیتا ہے روزی جس کے لیے چاہتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے ولیکن بہتیرے
النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ع ﴿۳۶﴾ وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ ع ۴
آدمی نہیں جانتے ۔ اور تمھارے مال اور اولاد ایسے نہیں کہ تم کو
تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ز
ہمارا مقرب بنا دیں قریب کے مرتبہ میں مگر ہاں جو ایمان لایا اور نیک عمل کیے
فَاُولٰٓئِکَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی
تو وہی ہیں جن کے لئے دوچند جزا ہے ان کے اعمال پر اور وہ بالاخانوں
الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ
میں اطمینان سے (بیٹھے) ہوں گے ۔ اور جو لوگ کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں کے (رد) میں ہرانے
اُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ
کی یہی لوگ عذاب میں حاضر کیے جائیں گے کہدے میرا پروردگار فراخ کرتا ہے روزی
لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ط وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ
جس کے لئے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور جس کی چاہے تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو کسی جنس سے
فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ج وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا
تو وہ اسکا عوض دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ۔ اور جس دن وہ جمع فرمائے گا ان سب کو
ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاکُمْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا
پھر فرمائے گا فرشتوں سے کہ کیا یہی لوگ تمھاری پرستش کیا کرتے تھے ؟ فرشتے عرض
سُبْحٰنَکَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ج بَلْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ج
کریں گے تو پاک ذات ہے تو ہی ہمارا کارساز ہے نہ وہ ۔ بلکہ وہ پرستش کرتے تھے جنات کی
اَکْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِکُ بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ
ان میں اکثر ان ہی کا اعتقاد رکھتے تھے ف تو آج مالک نہیں تم میں ایک دوسرے کے بھلے کا
نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ
اور نہ برے کا اور ہم کہہ دیں گے ظالموں سے کہ چکھو اس آگ کا عذاب

ف
یعنی فرشتوں کی عبادت شیطان ان کے اغوا سے ہے تو گویا واقع میں یہ لوگ جنات و شیاطین ہی کے معتقد ہیں اور ان ہی کی پرستش کرتے ہیں۔ فرشتوں کا تو نام ہی نام ہے۔ اسی طرح اولیاء انبیاء کی پرستش کرنے والے اور ان کو حاجت روا سمجھنے والے ان سے دعائیں اور اولاد وغیرہ مانگنے والے چونکہ اس شرک اور اللہ کی نافرمانی میں شیطان کا کہا مان رہے ہیں اس لئے گویا اسی کی عبادت کر رہے ہیں۔ نیک بندوں کا جو خود اس شرک سے بیزار ہیں نام کرنا ایک دوسرا گناہ ہے ربنا لاتجعلنا منهم۔

الَّتِىْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ۔ اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں ہماری صاف صاف آیتیں

قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

تو کہتے ہیں کہ بس یہ پیغمبر تو ایک مرد ہے جو چاہتا ہے کہ تم کو اس سے روک دے جسکی پرستش کرتے رہے تمھارے

اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَ قَالَ الَّذِيْنَ

باپ دادا ۔ اور کہتے ہیں کہ بس یہ (قرآن) تو ایک باندھا ہوا جھوٹ ہے ۔ اور کہتے ہیں کافر

كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَ مَآ

حق بات کو جب کہ وہ ان کے پاس آئی کہ بس یہ تو صریح جادو ہے ۔ اور نہ

اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَ مَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ

ہم نے ان کو کچھ کتابیں دیں کہ وہ ان کو پڑھتے ہوں اور نہ ان کی طرف بھیجا تجھ سے پہلے

مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ ؕ وَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَ مَا بَلَغُوْا

کوئی ڈرانے والا ۔ اور جھٹلایا تھا ان کے اگلوں نے بھی ۔ اور یہ نہیں پہنچے

مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِىْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع ۵ / ۹ / ۱۱

اس کے دسویں حصہ کو جو ہم نے اگلوں کو دے رکھا تھا تو جھٹلایا میرے پیغمبروں کو تو کیسا ہوا میرا عذاب ۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ

کہہ دے بس میں تم کو صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں (وہ) یہ کہ تم اٹھ کھڑے ہو اللہ واسطے دو دو اور

فُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا

ایک ایک پھر غور کرو کہ تمھارے اس رفیق کو کچھ جنوں نہیں ہے ۔ بس وہ تو تم کو

نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا

ڈر سنانے والا ہے ایک بڑے سخت عذاب کے آگے آگے ف۱ کہہ دے کہ

سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ

جو کچھ میں نے تم سے مزدوری مانگی ہو تو وہ تم ہی کو (مبارک) رہے میری مزدوری تو اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَقْذِفُ

ہر چیز پر خبردار ہے ۔ کہہ دے کہ میرا پروردگار ڈالتا جاتا ہے

ف۱ یعنی لوگو میری نصیحت سنو تم تنہائی اور خلوت میں مجھ سے الگ ہو کر دو دو اور ایک ایک ہو کر اپنے دل میں سوچو اور خوب غور کرو کہ میں جس کام کی طرف تم کو بلاتا ہوں عقل کے موافق ہے یا نہیں مجمع میں بیٹھ کر ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ہمیشہ انصاف سے قطع نظر کر لیا کرتا ہے تخلیہ میں میرے معقول اقوال اور محمود کلام کی طرف فکر تامل کرو گے اور اپنے مذہب و خیال کی پاسداری و تعصب کو الگ کر دو گے تو ضرور معلوم کر لو گے کہ میں دیوانہ نہیں ہوں بلکہ ایک بڑے ہولناک عذاب آخرت کی مار اور دوزخ کی سزا سے ڈراتا ہوں ۔

بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ

سچا دین ف۱ وہ جاننے والا غیب کی باتوں کا۔ کہہ دے کہ آپہنچا دین برحق اور باطل کا تو

الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ

پہلا دار اور نہ دوسرا ف۲ (رش ۱۷) کہہ دے کہ اگر میں گمراہ ہوں تو بس اپنے ہی برے کو گمراہ

نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ

ہوتا ہوں اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس سبب سے کہ وحی بھیجتا ہے میری جانب میرا پروردگار. بیشک وہ سننے

قَرِيبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن

والا (ہر ایک کے) قریب ہے۔ اور تو (تعجب کرے) اگر دیکھے جب یہ لوگ گھبرا اٹھیں گے پھر بھاگ کے نہ بچ سکیں گے اور پکڑ لئے جائیں

مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿۵۱﴾ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ

گے پاس کے پاس سے۔ اور کہنے لگیں گے کہ ہم ایمان لے آئے قرآن پر اور اب کہاں ان کا ہاتھ پہنچ سکتا

مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿۵۲﴾ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ

ہے دور جگہ سے ف۳ (رش ۱۸) اور اس کا کفر کرتے رہے پہلے سے ۔ اور (اٹکل کے تکے) چلاتے

بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا

رہے بے دیکھے دور جگہ سے ۔ اور آڑ کر دی گئی ان کے اور ان چیزوں کے

يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ

درمیان جن کی یہ خواہش کریں جیسا کہ کیا گیا ان جیسے لوگوں کے ساتھ ان سے پہلے ! بیشک وہ

كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿۵۴﴾

لوگ قوی شک میں (پڑے) تھے ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ

ہر طرح کی تعریف اللہ کو زیبا ہے جس نے بنا نکالا آسمانوں اور زمین کو اس نے بنایا فرشتوں کو

رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي

پیغام بر جن کے پر ہیں دو دو اور تین تین اور چار چار وہ زیادہ کر دیتا

ف۱
یعنی دین برحق آسمان سے اتارتا ہے اور قرآن نازل فرماتا ہے . یا یہ مطلب ہے کہ اللہ پاک باطل مذہب کے کچلنے اور غلط دین کے مٹانے کو مذہب حق اور سچے دین کے تیر چلا رہا ہے ۔

ف۲
یعنی معبود باطل نہ کبھی پہلی بار پیدا کرسکے اور نہ دوسری بار پیدا کر سکتے ہیں پیدا کرنا اور مار کر پھر جلا دینا تو اس حی قیوم کا کام ہے جس کو کبھی فنا ہی نہیں ۔

ف۳
یعنی ایمان لانے کا وقت تو دور نکل گیا دنیا میں ایمان
ع ۶ ۹ ۱۲
لانا چاہیے تھا اب آخرت میں ایمان کہاں دھرا ہے یہ تو دار الجزا ہے ۔

تنبیہ
بسم اللہ کے آخر کی میم کو الحمد کی لام میں ملا کر تلاوت کریں

الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① مَا يَفْتَحِ

ہے پیدائش میں جو چاہتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف جو اللہ

اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ

کھول دے لوگوں کے لئے رحمت تو کوئی اس کا روکنے والا نہیں۔ اور جو بند کردے تو

فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ② يٰٓاَيُّهَا

کوئی اس کا بھیجنے والا نہیں اس کے (بند کئے) پیچھے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ لوگو

النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ

یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر۔ کیا کوئی پیدا کرنے والا ہے

اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى

اللہ کے سوا کہ تم کو روزی دے آسمان سے اور زمین سے؟ کوئی معبود نہیں مگر وہی پھر کہاں

تُؤْفَكُوْنَ ③ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ

سے پھیرے جاتے ہو۔ اور اگر یہ لوگ تجھ کو جھٹلائیں تو جھٹلائے جا چکے ہیں پیغمبر تجھ سے پہلے!

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ④ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

اور اللہ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں۔ لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۫ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤

تو تم کو فریب نہ دے دنیا کی زندگی اور تم کو نہ دھوکہ دے اللہ کے بارے میں وہ دغا باز

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا

(شیطان) بیشک شیطان تمھارا دشمن ہے تو تم دشمن ہی اس کو سمجھے رہو۔ بس وہ تو بلاتا ہے

حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑥ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

اپنے گروہ کو تاکہ وہ دوزخ والوں میں ہو جائیں۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

لئے سخت عذاب ہے۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑦ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ ع ۱۳

ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ (ش ۱۹) بھلا وہ شخص کہ اس کو بھلا کر دکھایا گیا اس کا

ف یعنی بعض فرشتوں کو چار سے زیادہ پر مرحمت فرما دیتا ہے۔ مثلاً دیکھئے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۷ پر)

حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا

عمل بد پھر اس نے اس کو اچھا دیکھا (کہیں مومن صالح کی مثل ہو سکتا ہے) بس اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے

تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۸

تو تیری جان نہ جاتی رہے ان پر حسرتیں کر کر کے۔ بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ

اور اللہ وہ ہے جس نے ہوائیں چلائیں پھر وہ ہوائیں اٹھاتی ہیں بادلوں کو پھر ہم نے اس کو ہانک دیا مردہ

مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۹

شہر کی جانب پھر اس سے زندہ کر دیا زمین کو اس کے مرگئے پیچھے۔ اسی طرح جی اٹھنا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ

جو عزت چاہتا ہے تو اللہ ہی کے لئے ہے تمام عزت۔ اسی کی طرف چڑھتے

الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ

ہیں پاکیزہ کلمات اور عمل صالح اللہ اس کو بلند کرتا ہے اور جو لوگ بری تدبیریں

السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۱۰ وَاللّٰهُ

سوچتے رہتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر وہی نابود ہوگا ف اور اللہ

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا

نے تم کو پیدا فرمایا مٹی سے پھر نطفہ سے پھر تم کو بنا دیا جوڑے جوڑے۔ اور نہ

تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ

کسی عورت کو پیٹ رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر اللہ ہی کے علم سے! اور نہ عمر دیا جاتا ہے کوئی بڑی عمر

وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ

والا اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہے مگر کتاب میں (لکھا ہوا ہے) بیشک یہ اللہ پر آسان

يَسِيْرٌ ۱۱ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ

ہے۔ اور برابر نہیں ہوتے دو دریا۔ یہ ایک تو میٹھا ہے پیاس بجھاتا ہے اس کا پانی خوشگوار

وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ

ہے اور دوسرا کھاری کڑوا [illegible] تازہ گوشت اور

تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ
زیور نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو اور تو دیکھتا ہے کشتیوں کو دریا میں کہ پھاڑتی
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي
چلی جارہی ہیں تاکہ تم طلب کرو اللہ کا فضل اور تاکہ تم شکر کرو ف۱ داخل فرما دیتا ہے رات کو
النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ
دن میں اور داخل کر دیتا ہے دن کو رات میں اور تابعدار بنایا سورج اور چاند کو ہر ایک
يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ
چل رہا ہے وعدہ مقرر تک ! یہ اللہ ہے تمہارا پروردگار اسی کی بادشاہی ہے اور جن کو
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ
تم پکارتے ہو اس کے سوا وہ مالک نہیں ایک چھلکے کے بھی ف۲ اگر
تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا
تم ان کو پکارو تو نہ سنیں گے تمہارے پکارنے کو ! اور اگر سن لیں تو تمہاری فریاد کو پہنچیں
لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ
گے نہیں ف۳ اور قیامت کے دن منکر ہو جائیں گے تمہارے شرک سے اور تجھ کو کوئی نہ بتائے گا (اللہ)
خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ
خبردار کے مانند۔ لوگو تم حاجت مند ہو اللہ کی طرف ۔ اور اللہ وہی بے پروا
الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ ۚ وَمَا
سزاوار حمد ہے ۔ اگر چاہے تو تم کو لے جائے اور لے آئے نئی خلقت ۔ اور یہ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ
اللہ پر دشوار نہیں ہے ۔ اور نہ اٹھائے گا کوئی اٹھانے والا دوسرے کے بوجھ کو اور اگر پکارے
مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا
وہ شخص جس پر بھاری بوجھ ہو اپنا بوجھ بٹانے کو اس سے کچھ بھی تو نہ اٹھایا جائے گا اگرچہ رشتہ دار ہو ۔ بس تو
تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَ
ان ہی کو ڈراتا ہے جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے غائبانہ اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور

ف۱
کفر اور اسلام کو ایسے دو دریاؤں سے تشبیہ دی ہے کہ ایک کا پانی نہایت شیریں مزہ دار خوشگوار ہے اور دوسرے کا مزہ کھاری اور کڑوا ہے۔ تازہ گوشت یعنی مچھلی دونوں سے نکلتی ہے اور موتی جواہرات جن کے زیورات بنائے جاتے ہیں زیادہ تر کھاری سمندر سے نکلتے ہیں مثل کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام اور کفر برابر ہرگز نہیں ہوسکتے تو تم کو فائدہ دونوں سے پہنچتا ہے اس لئے کہ مسلمانوں سے تو تمہارا جتھ بڑھتا ہے ہر طرح کی قوت و مدد ملتی ہے اور دین کو ترقی ہوتی ہے اور کافروں سے تم خراج اور جزیہ لے کر ان کی عورتوں کو باندیاں اور مردوں کو غلام بنا کر فائدے حاصل کرتے ہو۔ لیکن اللہ اسلام کو غالب اور کفر کو مغلوب بنائے گا۔

ف۲
قطمیر اس چھلکے کو کہتے ہیں جو چھوارے کی گٹھلی پر ہوتا ہے یعنی تمہارے جھوٹے معبود ذرا سا بھی تو اختیار نہیں رکھتے۔

ع ۲/۱۴

ف۳
مطلب یہ ہے کہ تم نے اپنا معبود یا تو پتھر اور لکڑی کی مورتوں کو بنا رکھا ہے اور وہ تو سننے تک کی قابلیت نہیں رکھتے مدد تو کیا کریں گے اور یا تو تم نے فرشتوں، نبیوں اور ولیوں کو بڑھا کر اللہ کی برابر اور معبود کے مرتبہ پر پہنچا دیا ہے وہ اگرچہ تمہارے پکارنے کو سن سکتے ہیں مگر مصیبت
(بقیہ صفحہ ۵۶۷ پر)

مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِى

جو سنورتا ہے تو بس اپنے ہی بھلے کو سنورتا ہے اور اللہ کی طرف لوٹ جانا ہے اور برابر نہیں

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا

ہوتا اندھا اور بینا۔ اور نہ اندھیرے اور نہ اجالا۔ اور نہ سایہ اور نہ

الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

دھوپ۔ اور نہیں برابر ہوتے زندے اور نہ مردے! بیشک اللہ

يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ

سناتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اور تو ان کو سنانے والا نہیں جو قبروں میں (پڑے) ہیں ف بس تو

اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ

تو ڈرانے والا ہے۔ ہم نے تجھ کو بھیجا ہے دین حق دے کر خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا۔ اور کوئی امت ایسی

اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

نہیں جس میں نہیں گزرا کوئی ڈرانے والا۔ اور اگر وہ تجھ کو جھٹلائیں تو جھٹلا چکے ہیں وہ لوگ جو

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ

ان سے پہلے تھے۔ ان کے پاس آئے تھے ان کے پیغمبر کھلی نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب

الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ ع

لے کر۔ پھر میں نے دھر پکڑا کافروں کو تو کیسا ہوا میرا عذاب!

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ

کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی۔ پھر ہم نے نکالے ایسے میوے

مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ

کہ طرح طرح کے ان کے رنگ ہیں۔ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں سفید اور سرخ مختلف ہیں

اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ

ان کے رنگ اور کالے بھجنگ! اور آدمیوں اور چوپاؤں اور مویشیوں

مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ

میں کئی کئی طرح کے ان کے رنگ ہیں اسی طرح بس اللہ سے اس کے بندوں میں عالم ہی ڈرتے ہیں

ف مطلب یہ ہے کہ اللہ عالم الغیب انجام کے حالات جانتا ہے وہی جس کو چاہتا ہے ہدایت دے کر مسلمان بناتا ہے اور جس میں صلاحیت نہیں پاتا اس کو کافر رکھتا ہے کافر تو ان مردوں کی مانند ہیں جو قبروں کے گڑھوں میں پڑے ہوئے ہیں اگر کوئی ان سے کچھ بات کرے تو بالکل بے سود ہے اسی طرح ان کافروں کو سمجھانا کچھ مفید نہیں کافر تو ایسے ہیں جیسے اندھے یا تاریکیاں یا دھوپ اور گویا مردے اور مسلمانوں کی مثال ایسی ہے جیسے آنکھوں والا یا نور یا ٹھنڈی چھاؤں یا زندے پھرے بھلا دونوں کیونکر برابر ہو سکتے ہیں۔

ع ۳ / ۱۲ / ۱۵

(بقیہ صفحہ ۵۶۶) بڑے پر مدد کرنا انکی قدرت سے خارج ہے مدد تو سوائے معبود برحق اللہ جل شانہ کے کوئی دوسرا کر ہی نہیں سکتا ساری مخلوق اسی کی اعانت کی محتاج ہے پھر اگر تم کو عقل ہو تو خود ہی سمجھ لو کہ جو تمہاری تکلیف کو رفع نہ کر سکے وہ پرستش کے قابل کیوں کر ہو سکتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ
بیشک اللہ زبردست ہے بخشنے والا ف جو لوگ تلاوت کرتے ہیں کتاب اللہ کی اور
أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُونَ
قائم رکھتے ہیں نماز اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے انکو دے رکھا ہے پوشیدہ اور ظاہر وہ امیدوار
تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ
ہیں ایسے بیوپار کے جو کبھی ہلاک ہی نہ ہو تاکہ ان کو پورا پورا دے ان کے اجر اور انکو زیادہ بھی دے اپنے فضل سے
إِنَّهٗ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ
بیشک وہ بخشنے والا قدردان ہے۔ اور جو ہم نے وحی کی تیری جانب کتاب وہی
الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيرٌۢ
برحق ہے تصدیق کرتی ہے اپنے سے اگلی (کتابوں کی) بیشک اللہ اپنے بندوں سے باخبر
بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ
دیکھ رہا ہے پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو کہ جنھیں ہم نے منتخب کیا اپنے بندوں میں سے
فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ
تو ان میں سے کوئی تو اپنے اوپر ظلم کرنے والا ہے۔ اور ان میں سے کوئی بیچ کی چال چل رہا ہے اور ان میں سے کوئی آگے گیا
بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾ جَنّٰتُ
نیکیاں لے کر اللہ کے حکم سے۔ یہی تو بڑا فضل ہے۔ ہمیشگی کے
عَدْنٍ يَّدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ
باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن اور
لُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ أَذْهَبَ
موتی۔ اور ان کا لباس وہاں ریشمی ہوگا۔ اور کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے
عَنَّا الْحَزَنَ ۚ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِيٓ أَحَلَّنَا دَارَ
دور کیا غم! بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا قدردان ہے۔ جس نے ہم کو اتارا سدا
الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا
رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے۔ (ش ۲۰) نہ پہنچے گا ہم کو وہاں کچھ رنج اور نہ وہاں ہم کو

ف یعنی اللہ کی دونوں صفتیں کامل ہیں، خطاؤں کا بخشنے والا بھی ہے اور اگر مواخذہ کر بیٹھے تو کوئی اس سے زیادہ زبردست نہیں جو اس کو بچالے لیکن ان صفات کا سمجھنا اور پھر اس سے ڈرنا علم وسمجھ والوں ہی کا کام ہے کہ عالم میں اس کی عجیب قدرتوں کے نمونے دیکھ کر اس کی عظمت کا خیال ذہن نشین کریں اس نے رنگ رنگ کے میوے نکالے طرح طرح کی رنگتوں کے پہاڑ بنائے سنگ مرمر سفید، سنگ مرمر سرخ، سنگ مرمر سیاہ پیدا کیا۔ طرح طرح کی رنگتوں والے آدمی بنائے۔ اور جانور پیدا فرمائے۔ جس طرح انسانوں کی رنگتیں اور صورتیں جدا جدا ہیں اسی طرح طبیعتیں اور سیرتیں بھی الگ الگ ہیں کوئی کافر کوئی مسلمان اور کوئی سخی اور کوئی بخیل وغیرہ وغیرہ۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۷ پر)

فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ

کچھ تکان پہنچے گا ۔ اور جنھوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے ۔ نہ ان پر حکم

عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ

کیا جائے گا کہ وہ مر ہی رہیں اور نہ ہلکا کیا جائے گا ان سے کچھ دوزخ کا عذاب ۔ اسی طرح ہم

نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ

سزا دیا کرتے ہیں ہر ناشکر کو ۔ اور دوزخی وہاں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو نکال

صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ

کہ ہم عمل صالح کریں ان اعمال کے سوا جو ہم کرتے رہے تھے ۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں سوچ لے

مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ

جس کو سوچنا ہو اور تمھارے پاس پہنچا تھا ڈرانے والا ۔ تو اب چکھو پس ظالموں کا کوئی مددگار

نَصِيرٍ ﴿٣٧﴾ ع إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ

ع ۴ ۱۱ ۱۶

نہیں ۔ اللہ آسمان و زمین کی مخفی چیزوں کا جاننے والا ہے ۔ بیشک وہ جانتا ہے

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ

سینوں کے بھید کو ۔ وہی ہے جس نے تم کو بنا دیا جانشین زمین میں ۔

فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

پس جو کوئی کفر کرے تو اسی پر اسکے کفر کا وبال ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفر انکے پروردگار کے نزدیک

إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ

غضب ہی زیادہ کرتا ہے ۔ اور کافروں کے حق میں ان کا کفر نقصان ہی بڑھاتا ہے ۔ کہہ دے

أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي

بھلا دیکھو تو اپنے شریکوں کو جنھیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا ! مجھ کو

مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ۚ أَمْ

دکھاؤ تو انھوں نے کیا کچھ پیدا کیا زمین میں سے یا ان کی شرکت ہے آسمانوں میں ۔ یا

آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ

ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی سند رکھتے ہیں (کوئی نہیں) بلکہ جو دعوے کرتے ہیں ستمگار

(بقیہ صفحہ ۵۷۱)

حالت میں قتل کر ڈالوں گا اللہ نے اپنے حبیب کی حفاظت فرمائی اور اس کو ایسا اندھا بنایا کہ جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے جاتے دیکھ کر اطلاع دیتے تو اس کو کچھ سوجھتا ہی نہ تھا، کہاں ہیں؟ کہاں ہیں ؟ کہہ کر حیران رہ جاتا تھا۔

خواص (یٰس)

جو شخص حالت نزع میں گرفتار ہو اور اس پر یہ مقدس سورت پڑھی جائے تو موت و سکرات کی سختی اس پر آسان ہوگی اور جو حاجت مند ہو اس مبارک سورت کو چاشت کے وقت پڑھے اور اپنی حاجت اللہ پاک سے طلب کرے تو ضرور اس کی حاجت روا ہوگی۔ ایک فائدہ جو اکثر تجربہ میں آیا ہے یہ ہے کہ جس شخص کو تلاش معاش ہو اس کو چاہیئے کہ اتوار کے غرہ سے اس کا عمل شروع کرے اس طرح کہ اکتالیس بار اول و آخر درود پڑھے بعدہ اس سورت کو اول سے لفظ مبین تک پڑھے پھر لفظ مبین سات بار کہہ کر شروع سے پھر پڑھے اور دوسرے لفظ پر پہنچ کر مبین کو سات مرتبہ پڑھے پھر شروع سے پڑھے تیسرے مبین پر بھی اسی طرح کرے غرض ہر مبین پر پہنچ کر مبین کے لفظ کو سات بار پڑھے اور شروع سورت سے پڑھے ساتوں مبین پر اسی طرح کرنے کے بعد تمام سورت ایک مرتبہ پڑھے اور پھر بعد درود کے دعا مانگے چالیس روز تک ایسا ہی کرے بعد نماز صبح یہ عمل شروع کرے اور طلوع آفتاب سے پہلے پہلے ختم ہو جانا چاہیئے غالب

(بقیہ صفحہ ۵۷۰)

بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
ایک دوسرے سے سب فریب ہے۔ بیشک اللہ تھامے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو
أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنۢ
کہ کہیں اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں۔ اور اگر وہ ٹل جائیں تو ان کو کوئی بھی نہ تھام سکے سوائے
بَعْدِهٖ ۚ إِنَّهٗ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤١﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ
اللہ کے۔ بیشک وہ مہربان بخشنے والا ہے۔ (ن ۲۱) اور قسم کھایا کرتے تھے اللہ کی بڑی بڑی قسمیں
لَئِن جَآءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدٰى مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۚ
کہ اگر ان کے پاس آئے گا کوئی ڈرانے والا تو وہ ضرور زیادہ راہ پانے والے ہوں گے ہر ایک امت سے
فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِي
پھر جب ان کے پاس آیا ڈرانے والا تو ان کی اور نفرت ہی بڑھی۔ بسبب تکبر کرنے کے
الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهٖ ۚ
ملک میں اور برائی کی تدبیر کرنے کے۔ اور نہیں وبال پڑتا بری تدبیر کا مگر بری تدبیر کرنیوالوں پر
فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ
تو کیا یہ اگلوں کے دستور ہی کے منتظر ہیں؟ سو تو ہرگز نہ پائے گا اللہ کے
تَبْدِيلًا ۚ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا
دستور میں تبدل۔ اور ہرگز نہ پائے گا اللہ کے دستور میں تغیر۔ کیا یہ چلے پھرے
فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَ
نہیں ملک میں کہ دیکھیں کیونکر انجام ہوا ان کا جو ان سے پہلے تھے اور
كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِن شَيْءٍ فِي
وہ ان سے زیادہ زور آور تھے۔ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ اس کو عاجز کرے کوئی چیز
السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهٗ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٤﴾ وَ
آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ بیشک وہ جاننے والا قادر ہے۔ اور
لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِن
اگر اللہ دھر پکڑے لوگوں کو ان کی سزا میں جو انھوں نے کمایا تو نہ چھوڑے پشت زمین پر

فضائل

جو مسلمان روز آخرت پر یقین رکھنے والا اس مقدس سورت کو پڑھے گا۔ اس کی مغفرت ہوگی جو شخص خلوص نیت سے لوجہ اللہ شب کو پڑھے گا قیامت کے روز بخشا جائے گا اور جو ہر رات تلاوت کرے گا وہ شہید مرے گا۔

(بقیہ صفحہ ۵۶۹)

تو یہ ہے کہ اول ہی چلہ میں کامیاب ہوجائے اگر نہ ہو تو دوسرا چلہ اسی طرح کرے انشاء اللہ ضرور مراد کو پہنچے گا لڑکیوں کی شادی کے انجام اور منگنی کے انصرام کے لئے اکتالیس مرتبہ پڑھنا چاہیے اس سورت کا لکھ کر اور دھو کر پلانا وجع مفاصل کے لئے نافع ہے اس مقدس سورت کے لکھنے اور پڑھنے کا ثواب دس قرآن مجید کے ثواب کے برابر ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن شریف کا دل یٰسین ہے اس کی تلاوت کرنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے۔ تاکہ جس دروازے میں سے چاہے اندر داخل ہو۔ جس شخص کے قلب میں قسوت اور دل سخت ہو تو ایک پیالہ میں زعفران سے سورہ یٰسین لکھے اور اس کو پیئے تمام سختی زائل ہوجائے گی حضرت سعید بن جبیر نے ایک دیوانے پر سورۃ پڑھی اس کو فوراً افاقہ ہوگیا۔ یحییٰ بن ابوکثیر فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کو یٰسین پڑھے گا تمام دن خوش رہے گا اور جو شام کو پڑھے گا تمام شب مسرور رہے گا۔

(شان نزول صفحہ ۵۸۸ پر)

دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

کسی جاندار کو ولیکن ان کو مہلت دیتا ہے وعدہ مقرر تک پھر جب آ پہنچے گا انکا وقت

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝٤٥ ع

تو اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

(۳۶) سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ (۴۱) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۸۳ رُكُوْعَاتُهَا ۵

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

يٰسٓ ۚ ۝١ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣ عَلٰى

یٰسٓ ف۱ (ش۲۲) قسم ہے قرآن محکم کی بیشک تو پیغمبروں میں سے ہے۔ سیدھے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ

راستہ پر! اتارا ہوا ہے غالب مہربان کا۔ تاکہ تو ڈرائے ایسے لوگوں کو کہ نہیں

اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ

ڈرائے گئے انکے باپ دادا پس وہ غافل ہیں۔ ف۲ ثابت ہو چکا قول ان میں سے اکثر پر تو

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ

وہ مانیں گے نہیں ف۳ (ش۲۳) ہم نے ڈال دیئے ہیں ان کی گردنوں میں طوق پس وہ

اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝٨ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ

ان کی ٹھوڑیوں تک ہیں تو ان کے سر الل رہے ہیں ف۴ اور ہم نے بنا دی ہے ان کے

اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ

آگے ایک دیوار اور ان کے پیچھے ایک دیوار پھر اوپر سے ان کو ڈھانک دیا

لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

ہے ان کو سوجھتا نہیں ف۵ اور ان پر یکساں ہے تو ان کو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ تو

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ

ایمان لائیں گے نہیں۔ پس تو اسی کو ڈراتا ہے جو پیروی کرے قرآن کی اور ڈرے رحمٰن سے

بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ

بے دیکھے۔ تو اس کو خوشی سنا دے مغفرت اور عزت کے اجر کی بیشک ہم ہی جلاتے ہیں

ف۱

اس سورت مقدسہ کے نام قلب القرآن سورۃ المعہ سورۃ القافیۃ سورۃ الدافعہ بھی
ع ۵ ۸ ۱۷
ہیں۔ منجملہ ان ظنی معانی کے جو بعض مفسرین نے بیان کئے ہیں ایک یہ ہیں کہ یا حرف ندا ہے اور س سے سید کی جانب اشارہ ہے یعنی یا سید (اے سردار) حضرت نبی کریمؐ کو سید کے نام سے پکار کر خطاب فرمایا ہے

ف۲

کفار مکہ حضرت اسمٰعیل علیہ وعلی نبینا السلام کی اولاد تھے ان کی طرف حضرت اسمعیلؑ کے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی نبی نہیں آیا سرور عالم خاتم الانبیاء ہی مبعوث ہوئے۔

ف۳

یعنی یہ لوگ اللہ کے علم میں عذاب کے مستحق ٹھہر چکے ہیں۔

ف۴

اونچا ہو جانے کو اُللنا بولتے ہیں۔ طوق جب گردن میں ڈالا جاتا ہے تو اس کا حلقہ ٹھوڑی کے نیچے واقع ہوتا ہے جس کی وجہ سے سر جھکا نہیں سکتا۔

ف۵

کفار کو راہ حق کے نہ سوجھنے کی دو مثالیں بیان فرمائی ہیں یعنی گردن میں طوق پڑا ہو جس کی وجہ سے سر الل رہا ہو اور آگے دیوار پیچھے دیوار اوپر سے تپاؤ اور پردے پڑے ہوئے تو ان کو حق کا راستہ سوجھے کیونکر۔ دشمن رسولؐ خدا ابوجہل ملعون موذی ہر وقت اللہ کے حبیبؐ کی ایذا رسانی پر مستعد تھا اور قسم کھا بیٹھا تھا کہ ضرور نماز کی

(باقی صفحہ ۵۶۹ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۵۸ پر)

الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

مردوں کو اور لکھتے ہیں جو کچھ انھوں نے آگے بھیجا اور نیز انکے قدموں کے نشانوں کو اور ہر چیز کو ہم نے شمار کر رکھا

فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ

ہے کتابِ اضح (یعنی لوحِ محفوظ) میں۔ اور بیان کر ان کے لئے ایک مثال گاؤں کے رہنے والوں کی۔ جب

جَاۗءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ ۚ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

وہاں آئے پیغمبر۔ جب ہم نے بھیجے ان کی طرف دو پیغمبر تو انھوں نے دونوں کو جھٹلایا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا

پس ہم نے قوّت دی تیسرے سے تو تینوں نے کہا ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ وہ لگے

مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ

کہنے کہ تم تو ہم ہی جیسے انسان ہو اور رحمٰن نے تو کچھ نہیں

شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ

اتارا۔ بس تم تو جھوٹ کہتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا

اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾

ہے ہم بیشک تمھاری طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ اور ہم پر تو صرف کھول کر پہنچا دینا ہے۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ

وہ بولے کہ ہم نے تم کو نامبارک پایا ہے۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم ضرور تم کو سنگسار کردیں گے اور ضرور تم کو

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ

پہنچے گا ہماری جانب سے دردناک عذاب۔ انھوں نے کہا کہ تمھارا شگون بد تمھارے ساتھ ہے کیا اس لیے کہ تم کو سمجھایا گیا (تم کو منحوس

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ

بتاتے ہو) کوئی نہیں بلکہ تم لوگ حد سے باہر نکلنے والے ہو ف۱ اور آیا شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد

رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ ۙ

دوڑتا ہوا کہنے لگا کہ اے قوم اتباع کرو پیغمبروں کا۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔــلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

اتباع کرو ایسے لوگوں کا جو تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ راہ پائے ہوئے ہیں۔

ف۱ حضرت عیسیٰؑ نے احکام الٰہی کی تبلیغ کے لیے اپنے دو نائب یعنی صادق اور صدوق قصبہ انطاکیہ کی جانب بھیجے کہ وہاں والوں کو بت پرستی سے روکیں اور توحید کی تعلیم دیں۔ دونوں آئے اور گھستے ہی ایک شخص حبیب النجار سے ملاقات ہوئی جو جنگل میں بکریاں چرا رہے تھے۔ پوچھا کہ تم کون ہو انھوں نے اپنا پیغمبر ہونا ظاہر کیا حبیب نے کہا کہ معجزہ بھی لائے بولے ہاں لائے ہیں۔ انھوں نے اپنے دو برس کے بیمار بیٹے کو لا سامنے کیا وہ ان کے ہاتھ لگانے سے تندرست ہوگیا یہ تو ایمان لے آئے اور شہر میں جاکر ان کے اتباع کی ترغیب دی بادشاہ وقت نے دونوں کو بلاکر منشا دریافت کیا انھوں نے وہی خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی تبلیغ کی بادشاہ نے کہا کہ کیا میرے بتوں کے سوا کوئی اور بھی خدا ہے؟ پیغمبر بولے کہ جس نے تجھ کو اور تیرے جھوٹے معبودوں کو پیدا کیا سچا معبود وہی ہے۔ غرض ان کو مارا پیٹا اور قید کردیا۔ بعد میں تیسرے رسول حضرت شلوم یا یونسؑ ان کی مدد کو آئے انھوں نے بادشاہ کے خدام سے رسوخ پیدا کرکے بادشاہ تک رسائی کی رفتہ رفتہ دونوں قیدیوں کو بلوا کر ایک سات دن کے مرے ہوئے لڑکے کو زندہ کرایا وہ جی اٹھا اور بولا کہ اے لوگو مجھ کو شرک کرنے کے باعث دوزخ کی سات وادیاں جھنکائی گئیں تم باز آؤ اور تینوں پیغمبروں پر ایمان لے آؤ غرض بادشاہ اور بہتیرے لوگ ایمان لے آئے باقی سب کافر ہولناک آواز سے ہلاک ہوگئے۔

وقف غفران

وقف لازم ع ۱ / ۱۲ / ۱۸

وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ
اور مجھ کو کیا ہے کہ میں اس معبود کی عبادت نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا فرمایا اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ بھلا میں اس
مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ
کے سوائے دوسرے معبود بنالوں کہ اگر چاہے رحمٰن مجھ کو تکلیف پہنچانی تو میرے کچھ بھی کام نہ آئے
شَفَاعَتُهُمْ شَیْــًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾
ان کی سفارش اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں۔ ایسا کروں تو میں صریح گمراہی میں ہوں
اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ
بیشک میں ایمان لے آیا تمھارے پروردگار پر تو مجھ سے سن لو ف۱ کہا گیا کہ چلا جا جنت میں۔ وہ بولا
یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ
اے کاش میری قوم کے لوگ معلوم کر لیں۔ کہ بخش دیا مجھ کو میرے پروردگار نے اور مجھ کو کیا
الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ
عزت والوں میں ف۲ اور نہ ہم نے اتارا اس کی قوم پر اس کے بعد کوئی لشکر
مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً
آسمان سے اور نہ ہم اتارنے والے تھے۔ پس وہ تو ایک سخت آواز تھی تو
فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ
وہ اسی دم سب بجھ کر رہ گئے۔ افسوس ہے بندوں پر۔ کوئی رسول
مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا
ان کے پاس نہیں آتا مگر کہ وہ اس کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ کیا انھوں نے دیکھا نہیں کس قدر ہم
قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ
ہلاک کر چکے ان سے پہلے کہ وہ ان کی جانب لوٹ کر نہیں آتے۔ اور جتنے
كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ
بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور میں حاضر کئے جائیں گے۔ اور ایک نشانی ان کے لئے مردہ
الْمَیْتَةُ ۖۚ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا
زمین ہے۔ کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور نکالا اس میں سے اناج تو اس میں سے وہ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے

ف۱ اس بے محابہ ایمان کے اظہار پر گاؤں والوں نے ان کو شہید کر دیا تو کہا گیا کہ جنت میں چلے جاؤ۔

ف۲ قوم نے تو ان کے ساتھ بدسلوکی کی لیکن اس پر بھی ان کی خیر خواہی رہی شہید ہو کر بھی یہی خواہش کی کہ کاش میرے بخشے جانے اور اس جاوید نعمت ہاتھ آنے کا حال میری قوم کو معلوم ہو جاتا تاکہ وہ بھی ایمان لے آتے۔

فِيهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ
پیدا کئے اس میں باغ کھجوروں اور انگوروں کے اور بہائے اس میں
الْعُيُونِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا
چشمے ۔ تاکہ کھائیں اس کے پھلوں میں سے اور یہ پھل ان کے ہاتھوں نے نہیں بنائے تو کیا
يَشْكُرُونَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
یہ لوگ شکر نہیں کرتے ۔ پاک ذات ہے جس نے پیدا فرمائے جوڑے ہر چیز کے اس قسم میں سے جو زمین
الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ
اگاتی ہے اور خود ان کی قسم میں سے اور ان چیزوں سے جن کو وہ جانتے نہیں ۔ اور ایک نشانی ان کے
الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُونَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لئے رات ہے ۔ کہ ہم اس سے کھینچ لیتے ہیں دن کو پس یکایک وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں ف۱ اور سورج چلا جا رہا ہے
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ
اپنی ٹھہری ہوئی راہ پر ۔ یہ اندازہ ہے زبردست باخبر کا ۔ اور چاند کے لئے ہم نے مقرر
مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِي لَهَآ
کر دیں منزلیں یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے پرانی ٹہنی ف۲ نہ سورج ہی سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ
اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ
آ پکڑے چاند کو اور نہ رات ہی آگے بڑھ سکتی ہے دن سے ۔ اور سب گھیرے میں تیر
يَّسْبَحُونَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ
رہے ہیں ف۳ اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے اٹھا لیا ان کی نسل کو
الْمَشْحُونِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُونَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ
بھری ہوئی کشتی میں ف۴ اور ہم نے پیدا کیں ان کیلئے کشتی ہی کی مثل وہ چیزیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں ف۵ اور اگر
نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً
ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں پھر نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچے اور نہ وہ خلاص کئے جائیں ۔ مگر ہم نے مہربانی فرمائی
مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِينٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ
اپنی طرف سے اور فائدے پہنچائے ایک وقت تک ۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ڈرو اس (عذاب) سے جو

ف۱ یعنی لوگوں کے سمجھنے کے لئے اللہ کی ایک قدرت کا نمونہ رات بھی ہے کہ دن میں تو اس پر روشنی کا پردہ پڑا ہوا تھا جس کے باعث تمام عالم جگمگا رہا تھا پھر اس کو کھینچ کر نکال لیا تو پھر وہی اندھیرے کا اندھیرا۔

ف۲ یعنی چاند کی رفتار کے لئے ہم نے اٹھائیس منزلیں مقرر کر دی ہیں وسط ماہ میں وہ ایک گول ٹکیا سا نظر آنے لگتا ہے اور پھر کمان کی سی شکل کا پتلا اور ٹیڑھا ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر میں پرانی سوکھی ہوئی کھجور کی ٹہنی کی مانند ایسا ہو جاتا ہے جیسا پہلی تاریخ میں نکلا تھا اور اس کے بعد ایک دو دن نظر سے غائب رہ کر پھر نکلتا اور اپنی مقررہ منزلیں طے کرتا اور اسی قاعدہ مقررہ پر گردش کرتا رہتا ہے۔

ف۳ فلک سے مراد یا تو آسمان ہے اور یا گھیرا یعنی مدار مطلب یہ ہے کہ کیا چاند اور کیا سورج اور کیا ستارے غرض سب اپنے مدار پر چل رہے ہیں۔

ف۴ یعنی ان کی اولاد کو کہ جو بغرض تجارت دریائی سفر کرتے پھرتے ہیں ہم ہی تو ان کو کشتیوں پر سوار کراتے ہیں یا کشتی سے مراد کشتی نوح ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ طوفان نوح کے وقت ان کے بڑوں کو جن کی پشتوں میں یہ بھی تھے اور ان کی اولاد بھی تھی

(بقیہ صفحہ ۵۷۵)

أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ

تمہارے آگے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے شاید تم پر رحم فرمایا جائے ف۱ اور ان کے پاس نہیں آتی کوئی نشانی

مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے مگر کہ یہ اس سے منہ ہی پھیرتے ہیں ۔ اور جب ان سے کہا جاتا

أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا

ہے کہ اس میں سے خرچ کرو جو تم کو اللہ نے دیا ہے تو کافر کہتے ہیں مسلمانوں سے کہ کیا ہم

أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾

ایسے کو کھلائیں کہ اگر اللہ چاہتا تو اس کو کھلا دیتا ۔ پس تم لوگ تو صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہو ف۲

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنظُرُونَ

اور کہتے ہیں کہ کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو ؟ پس وہ لوگ

إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

ایک سخت آواز کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ انکو آپکڑے اور وہ باہم لڑ جھگڑ رہے ہوں ۔ پھر نہ کچھ وصیت ہی کر سکیں

تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم

گے اور نہ اپنے اہل کی طرف واپس جائیں گے ۔ اور صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک دم سے

مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن

(قبروں سے نکل کر) اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے ۔ کہیں گے کہ ہائے ہماری کمبختی

بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ

کس نے اٹھا دیا ہم کو ہماری خوابگاہ سے ؟ یہ وہ ہے جس کا وعدہ فرمایا رحمن نے اور سچ کہا تھا

الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ

پیغمبروں نے ف۳ یہ (صور) بس ایک سخت آواز ہوگی تو یک دم وہ سب کے سب ہمارے حضور

لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ

میں حاضر کئے جائیں گے ۔ پس آج کے دن ظلم نہ ہوگا کسی شخص پر کچھ اور تم اس کے موافق

إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ

سزا پاؤ گے جو کچھ کرتے تھے ۔ بیشک جنتی لوگ آج ایک شغل میں

ف۱
یعنی عالم موجودہ کے دنیوی عذاب اور عالم آخرت کی اخروی سزا غرض دونوں سے ڈرتے رہو یا یہ مطلب ہے کہ اس عذاب سے جو تم سے پہلے دوسری امتوں پر نازل ہو چکے ہیں جیسے خسف اور مسخ اور غرق وغیرہ اور اس قیامت سے جو یقیناً آنے والی ہے ڈرتے رہو یا یہ معنی ہیں کہ اپنے اگلے پچھلے گناہوں سے بچو اس طرح کہ پچھلے گناہوں سے توبہ کر کے معافی چاہو اور آئندہ گناہ نہ کرو اور ان آفتوں اور غضب الٰہی سے ڈرو جو شامت اعمال کے باعث آنازل ہوتا ہے

ف۲
جب ان سے خیرات کرنے اور مسکینوں کے کھانا کھلانے کو کہا جاتا ہے تو وہ بھونڈا جواب دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ نے تو اس شخص کو محتاج بنایا ہے اور کھانے کو دیا نہیں پھر بھلا ہم اس کا کیوں پیٹ بھریں ۔

ع ۳ / ۱۸ / ۲

ف۳
پہلا صور پھونکا جائے گا تو سب یک دم مرجائیں

(بقیہ ۵۷۶ پر)

(بقیہ صفحہ ۵۷۴)
سوار کر لیا تھا اگر اس وقت ان کو کشتی پر نہ اٹھا لیتے تو اس عام طوفان میں دوسروں کی طرح وہ بھی غرق ہو جاتے اور دنیا سے انسان کا تخم ہی نابود ہو جاتا کہ نہ یہ ہوتے اور نہ ان کی نسل ۔

ف۵
یعنی اونٹ گھوڑے وغیرہ خشکی کی سواری کے جانور۔

فَكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾
خوش ہیں ف۱ وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے (بیٹھے) ہیں۔
لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ
ان کے لئے جنت میں میوے ہیں اور ان کے لئے (موجود) ہے جو مانگیں۔ سلام کہا جائے گا پروردگار
رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ
مہربان کی طرف سے۔ اور (ہم فرمائیں گے) کہ الگ ہو جاؤ آج اے گنہگارو! کیا میں نے حکم نہ
اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
بھیجا تھا تمہاری طرف اے اولاد آدم کہ نہ پوجیو شیطان کو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا
مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ
دشمن ہے۔ اور یہ کہ میری عبادت کرنا۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور شیطان
اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ
نے گمراہ کر دیا تم میں سے بہتیری مخلوق کو۔ تو کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے۔ یہ وہ دوزخ ہے
الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ
جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس میں داخل ہو آج اسکی سزا میں جو تم کفر کرتے تھے۔ آج ہم
نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا
مہر لگا دیں گے ان کے مونہوں پر اور ہم سے کلام کرینگے ان کے ہاتھ اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں ان
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا
(اعمال) کی جو وہ کماتے تھے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ملیا میٹ کر دیں ان کی آنکھیں پھر یہ دوڑیں
الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
رستہ کی طرف تو کہاں سے دیکھیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو مسخ کر دیں ان کی جگہ پر پھر
فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ
یہ نہ آگے چل سکیں اور نہ پیچھے پھریں ف۲ اور جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اسکو
فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ
اوندھا کر دیتے ہیں خلقت میں ف۳ (رش ۱) تو کیا یہ سمجھتے نہیں۔ اور ہم نے اس پیغمبر کو نہیں سکھایا شعر کہنا اور نہ یہ اس کو زیبا

ف۱
یعنی جنت میں بعیش و آرام حوروں سے ہم کنار و ہم کلام نہروں کے کنارے فرحاں درختوں کے سایہ میں شاداں رحمٰن کے مہمان منھ مانگی ہر نعمت موجود من مانی ہر آرزو حاضر نہ فنا کا خوف نہ موت کا ڈر نہ عذاب کا اندیشہ نہ جنت سے نکالے جانے کا خطرہ غرض خوش خوش ہر طرح مطمئن چین کریں گے۔

ف۲
مسخ کے معنی صورت بدل دینے کے ہیں یعنی ہم چاہیں تو (باقی صفحہ ۵۷۷ پر)

خواص (رقن غفران)
۔ اپنے نام کے اعداد کے شمار کے موافق "سلامٌ قولاً من رب رحیم" کا وظیفہ صفائی قلب کیلئے نہایت مفید ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵۷۵ پر)
گے نہ کچھ مہلت ملے گی اور نہ دیر لگے گی اور اس کے بعد دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب زندہ ہو جائیں گے اور کافر اول تو حیران ہو کر کہیں گے کہ ہم تو پڑے سوتے تھے ہمیں کس نے جگا اٹھایا؟ پھر خود ہی دنیا میں پیغمبروں کا فرمان یاد کر کے اپنے آپ کو جواب دیں گے یہ تو وہی قیامت ہے جس کا ہم سے وعدہ ہوا تھا اور واقع میں وعدہ سچا تھا اور ہم شامت اعمال سے دنیا میں اس کو جھوٹا سمجھ کر پیغمبروں کا مخول اڑاتے رہے یا آیت کا یہ منشا ہے کہ ایک کافر دوسرے کافر کو یہ جواب دے گا اور یا یہ صورت کہ متقی اور مسلمان پرہیزگار بندے ان کافروں کو اس طرح جواب دیں گے یا فرشتے یوں کہیں گے۔

ع ۴ ۳

(شان نزول صفحہ ۵۸۰ پر)

لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ

ہے ! بس وہ تو ایک نصیحت اور صاف قرآن ہے تاکہ ڈرائے اس شخص کو جس میں

حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا

جان ہو اور ثابت ہوجائے حجت کافروں پر ف۱ کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے پیدا

لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا

کیا ان کے لئے اپنے دست قدرت کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے چوپاؤں کو تو وہ لوگ ان کے مالک ہیں اور ہم نے ان

لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

چوپاؤں کو ان کا مطیع بنادیا تو ان میں سے کوئی ان کی سواری ہے اور کسی کو کھاتے ہیں۔ اور ان کے ان میں بہتیرے فائدے

وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً

اور پینے کی چیز ہے ف۲ پھر وہ کیوں نہیں شکر کرتے ۔ اور انھوں نے بنائے اللہ کے سوا دوسرے معبود کہ

لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ هُمْ لَهُمْ

شاید ان کو مدد پہنچے ۔ وہ ان کی مدد نہ کرسکیں گے اور وہ بُت ان بُت پرستوں

جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ

کے لشکر بن کر حاضر کئے جائیں گے ۔ تو تجھ کو ان کی بات غمگین نہ بنائے ! ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے ہیں

وقف لازم

وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا

اور جو ظاہر کرتے ہیں ۔ (ش۲) کیا دیکھا نہیں آدمی نے کہ ہم نے اس کو پیدا کیا نطفہ سے پھر یکایک

هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ

وہ ہو گیا جھگڑالو ظاہر ۔ اور بیان کی ہمارے لئے مثال اور بھول گیا اپنی پیدائش کو ۔ لگا کہنے

مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ

کہ کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو حالانکہ وہ گل گئی ہوں گی ۔ کہہ دے کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے

اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ

ان کو پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ اور وہ سب بنانا جانتا ہے ۔ جس نے پیدا کردیا

لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

تمھارے لئے سبز درخت سے آگ کو پھر اب تم اس سے سلگاتے ہو ف۳

ف۱
یعنی جو سمجھدار صاحب عقل وفہم ہوگا وہی اس کے اثر سے متاثر اور فوائد سے بہرہ مند ہوگا اور کافر پر تو صرف الزام پورا ہوجائے گا کہ اللہ کا کلام اور آسمانی وحی کے آئے پیچھے بھی تو ایمان نہ لایا ۔

ف۲
یعنی دودھ

ف۳
بعض درخت مثلاً بانس اور فرح اور عقار ایسے ہیں ۔ جن میں ایک ہری شاخ کو دوسری شاخ سے رگڑنے سے آگ پیدا ہوجاتی ہے دیکھئے کیا اللہ کی شان ہے باوجودیکہ ہری ٹہنی میں پانی کی تری ہوتی ہے اور آگ و پانی میں ضد ہے لیکن اس کی قدرت ہے کہ اسی شاخ میں سے جس میں سے پانی ٹپکے آگ پیدا ہوجائے ۔ ایسے قادر مطلق ذات کی غیر محصور قدرت کے آگے مردہ کو زندہ کردینا کون سا مشکل کام ہے ۔

(بقیہ صفحہ ۵۷۶)
یہ جہاں ہیں وہیں ان کو پتھر یا بندر یا سور بنادیں ۔

ف۳
یعنی زیادہ عمر دے کر بڑھاپے کی حد پر پہنچا کر اس کی قوتوں میں ضعف اور حالت میں انحطاط پیدا کردیتے اور اسے پہلی حالت بچپن کی طرف لوٹا دیتے ہیں کہ وہ بالکل بچوں کی طرح ضعیف ناتواں گھٹنوں چلنے لگتا ہے ۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۸ پر)

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يَّخْلُقَ

کیا وہ ذات جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اس بات پر قادر نہیں کہ پیدا کردے

مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ق وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ إِنَّمَآ أَمْرُهٗٓ إِذَآ أَرَادَ

ان کی مانند؟ ہاں ضرور قادر ہے اور وہی پیدا کرنے والا جاننے والا ہے۔ بس اس کا فرمان جب وہ چاہے کسی

شَيْئًا أَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِي بِيَدِهٖ

چیز کا (پیدا کرنا) یہی ہے کہ اس کو فرمادے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ سو پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں حکومت

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

ہے ہر شئے کی اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

سورۃ الصّٰفّٰت مکیۃ ۵۶ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۵ آیاتہا ۱۸۲

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ إِنَّ

قسم ہے صف باندھنے والوں کی قطار ہو کر۔ پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر۔ پھر ذکر کی تلاوت کرنے والوں کی۔ کہ بیشک

إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

تمہارا معبود ایک ہے ف۱ پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ ان میں ہے سب کا اور پروردگار

الْمَشٰرِقِ ﴿۵﴾ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَحِفْظًا

مشرقوں کا ف۲ ہم نے آراستہ کیا ہے آسمان دنیا کو ایک زینت یعنی ستاروں سے۔ اور محفوظ

مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى

کر رکھا ہے ہر شیطان سرکش سے۔ کہ وہ کان بھی نہیں لگا سکتے اوپر کی مجلس کی طرف

وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾

اور پھینکے جاتے ہیں (انکی جانب شہاب) ہر طرف سے۔ بھگانے کیلئے اور ان کے لئے عذاب دائم ہے۔

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

مگر ہاں جو اچک لے گیا جھپا کے سے پھر اس کے پیچھے لگا چمکتا ہوا انگارہ۔ اب ان سے پوچھ

أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ

کہ ان کا بنانا زیادہ مشکل ہے یا وہ جو ہم نے پیدا فرمائے۔ ہم ہی نے ان کو پیدا کیا چپکتی ہوئی

وقف غفران

ع ۵ / ۴

المنزل السادس

ف۱
کفار مکہ بطور تعجب کہا کرتے تھے کہ محمدؐ تو تمام معبودوں کو چھوڑ کر ایک ہی خدا کی طرف جھک پڑا اس پر اللہ پاک نے فرشتوں کی قسم کھا کر وحدانیت کی تعلیم فرمائی۔ یعنی قسم ہے ان فرشتوں کی جو پروردگار کا حکم سننے کو قطار باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر اگر شیطان چوری چھپے سننے کو جاتے ہیں تو یہ ان کو ڈانٹتے اور جھڑکتے ہیں، پھر جب ذکر یعنی حکم الٰہی نازل ہو چکتا ہے تو یہ اس کو ایک دوسرے کو بتانے کو پڑھتے ہیں یا باعمل علماء کی قسم کھائی کہ قسم ہے ان علماء کی جو پنجگانہ نمازوں کے لئے مسجدوں میں صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں پھر وعظ و نصیحت کرتے اور برے اعمال سے منع کرتے اور جھڑکتے ہیں پھر ذکر الٰہی یعنی علوم دینیہ حدیث و تفسیر پڑھتے پڑھاتے ہیں یا مجاہدین کی قسم کھائی کہ ان غازیوں کی قسم ہے جو کہ دشمن خدا اور رسولؐ سے لڑنے کو صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں پھر ان پر حملہ کرنے کو اپنے گھوڑوں کو ڈانٹتے ہیں پھر لڑائی سے فارغ ہو کر ذکر یعنی قرآن کی تلاوت کرتے ہیں غرض سب کی قسم تمہارا معبود بیشک ایک ہی ہے۔

ف۲
ہر روز آفتاب ایک نئے مقام سے طلوع کرتا ہے اور سال بھر میں جب پوری گردش ختم ہوتی ہے تو اسی ترتیب سے پھر روزانہ ایک نئی جگہ سے نکلنا اور نئی جگہ میں ڈوبنا شروع کرتا ہے اس طرح ہر سال شمسی کے تین سو پینسٹھ دن کے موافق تین سو پینسٹھ مشرق اور اسی قدر مغرب ہوئے۔

لَازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾

مٹی سے۔ (ع۳) بلکہ تونے تعجب کیا اور وہ ہنستے ہیں ف اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو سوچتے نہیں

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

اور جب کچھ نشانی دیکھتے ہیں تو ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ بس یہ تو کھلا جادو

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾

ہے۔ کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہوجائیں گے مٹی اور ہڈیاں کیا ہم پھر اٹھا کھڑے کئے جائیں گے

اَوَاٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ

اور کیا ہمارے باپ دادا (بھی)؟ کہہ دے کہ ہاں اور تم ذلیل ہو گے سو وہ تو

زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ

بس ایک جھڑکی ہے پھر یک دم وہ دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی یہ تو روز

الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا

جزا ہے۔ (کہا جائے گا) یہی وہ فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (اور فرشتوں کو حکم

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ہوگا کہ) جمع کرو ستم گاروں کو اور انکے ہمراہیوں کو ف۲ اور جن کی یہ پرستش کیا کرتے تھے اللہ کے سوا سب کو

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا

پھر ان کو چلاؤ دوزخ کے راستے۔ اور ان کو کھڑا رکھو ان سے سوالات کئے جائیں گے۔ تم کو

لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ

کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ کوئی نہیں وہ آج گردن جھکائے ہوئے ہیں۔ اور متوجہ

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا

ہوگا ایک دوسرے پر لگے باہم پوچھ پچھ کرنے۔ کہیں گے تم ہی تو تھے کہ ہمارے پاس آتے تھے

عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا

داہنی جانب سے ف۳ وہ کہیں گے کوئی نہیں بلکہ تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور ہمارا تم پر

عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ

کچھ زور تو تھا نہیں۔ بلکہ تم لوگ خود سرکش تھے۔ تو ثابت

ف۱ یعنی اے محمد صلعم تم کو اس بات کا تعجب ہے کہ یہ زبردست قادر مطلق جبار و قہار کی بے اندازہ قدرت پر کیوں نہیں نظر کرتے اور حشر و نشر وغیرہ پر ایمان کیوں نہیں لے آتے اور اس معجز قرآن کو کلام الٰہی کیوں نہیں مانتے اور ان کو سوائے تمھاری ہنسی اڑانے کے اور کچھ کام نہیں۔

ف۲ ازداج کے معنی بیبیوں اور ہم جنس کے ہیں۔ مراد وہ کافر ہیں جو ان ہی کی طرح کفر کرتے رہے اور ایمان نہ لائے یا ان کی کافرہ بیبیاں مراد ہیں یا ان کے ہمزاد شیطان آدمی وجنات ۵ غرض مطلب یہ ہے کہ جو ان کے گمراہ کرنے میں ان کے شریک حال تھے۔ سب کو ان ہی کے ساتھ اکٹھا کرو۔

ف۳ ایک فریق دوسرے سے کہے گا کہ تم ہی تو ہم کو بہکانے کے لئے ہم پر چڑھے آتے تھے۔ وہ انکار کرجائیں گے کہ ہمارا تم پر کچھ زور تو تھا ہی نہیں تم تو خود ہی ایمان نہ لائے چونکہ داہنا ہاتھ قوی ہوتا ہے اس لئے یہ کوشش گمراہ کرنے کو داہنی طرف سے آنے کے ساتھ تعبیر فرمایا۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۸ پر)

عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾

ہوگیا ہم پر ہمارے پروردگار کا قول، بیشک ہم کو مزہ چکھنا ہے۔ پھر ہم نے تم کو گمراہ کیا بیشک ہم خود گمراہ تھے۔

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

پس وہ اس دن عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے۔ ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں

بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ

گنہگاروں کے ساتھ۔ بیشک وہ ایسے تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا

يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾

تو تکبر کرتے۔ اور کہتے تھے کیا ہم چھوڑ دیں گے اپنے بتوں کو ایک شاعر دیوانہ کے باعث؟

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ

(ش ۴) کوئی نہیں وہ تو لایا ہے دین برحق اور اس نے تصدیق کی تمام پیغمبروں کی۔ بیشک تم کو چکھنا ہے دردناک

الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ ج وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ لا اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ

عذاب۔ اور بس تم اسی کے موافق سزا پاؤ گے جو تم کرتے تھے۔ مگر اللہ کے چنے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ لا فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ لا

ہوئے بندے ف یہ لوگ ہیں ان کے لئے مقرر رزق ہے۔ میوے! اور ان کو عزت دی جائیگی

فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ لا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ

نعمت کے باغوں میں۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ہونگے۔ ان پر دور چلایا جائے گا

بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ لا بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ ج صلے لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ

لطیف شراب کے جام کا۔ سفید رنگ لذت دینے والی پینے والوں کے لئے۔ وہی شراب ایسی ہے کہ نہ اس میں چکر

لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ لا

آتا ہے اور نہ وہ اس سے بہکیں گے۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں بیٹھی ہوں گی

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

گویا شتر مرغ کے) انڈے ہیں پردوں میں چھپے ہوئے۔ پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے پوچھا پاچھی

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّىْ كَانَ لِىْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ لا يَّقُوْلُ

کریں گے۔ کہے گا ان میں سے ایک کہنے والا کہ میرا ایک ہم نشین تھا وہ طنز کے طور پر) کہا کرتا

ف یعنی خاصان خدا ایسے نہ ہوں گے کہ ان کو بھی سزا ملے بلکہ ان کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۸ پر)

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿۵۲﴾ ءَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ
تھا کیا تو بھی (قیامت کے) ماننے والوں میں سے ہے؟ کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہوجائیں گے مٹی اور
عِظَامًا ءَإِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ
ہڈیاں کیا ہم کو بدلہ ملنا ہے؟ (پھر) وہ کہے گا کیا تم جھانک کر دیکھو گے؟ ف۱ پھر اس نے
فَرَآهُ فِي سَوَآءِ الْجَحِيمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدْتَ لَتُرْدِينِ ﴿۵۶﴾ وَ
جھانکا تو اس کو دیکھا دوزخ کے بیچوں بیچ۔ بول پڑا خدا کی قسم تو تو قریب ہی تھا کہ مجھ کو ہلاک کرڈالے۔ اور
لَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿۵۷﴾ أَفَمَا نَحْنُ
اگر میرے پروردگار کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی انہی میں ہوتا جو (عذاب میں) حاضر کئے گئے (کیا ہم جنتیوں کا یہ حال نہیں) کہ ہم کو
بِمَيِّتِينَ ﴿۵۸﴾ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۵۹﴾ إِنَّ
مرنا نہیں۔ مگر اپنی پہلی بار مرنا (سو مرچکے) اور نہ ہم کو عذاب ہونا ہے۔ بیشک
هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ﴿۶۱﴾
یہی ہے بڑی کامیابی۔ ایسی ہی (نعمت) کے لئے چاہیئے کہ عمل کریں عمل کرنے والے۔
أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ﴿۶۲﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً
بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا سینڈھ کا درخت؟ ہم نے اس کو بلا بنایا ہے
لِلظَّالِمِينَ ﴿۶۳﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿۶۴﴾
ظالموں کے لئے ف۲ (ش۵) وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں۔
طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿۶۵﴾ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا
اس کے خوشے شیطانوں کے سر ہیں ف۳ تو وہ کھائیں گے اس میں سے
فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ
پھر اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر ان کے لئے اس کے اوپر سے کھولتے ہوئے
حَمِيمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ﴿۶۸﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ
پانی کی ملونی ہے۔ پھر ان کو لوٹ جانا ہے دوزخ کی جانب ف۴ انھوں نے پایا اپنے باپ دادوں
ضَالِّينَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ
کو گمراہ سو وہ انہی کے قدموں پر دوڑتے ہیں۔ اور گمراہ ہوچکے ہیں ان سے پہلے

ف۱
یعنی پھر وہ شخص اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ وہ میرا ہم نشین دوزخ میں پڑا ہے آؤ اس کو جھانک کر دیکھیں کہ کس برے حال میں ہے اور اپنے کفر اور مخول کی کیا سزا پا رہا ہے۔

ف۲
کہ اس کو کھائیں گے اور وہ گلے میں پھنسے گا منجملہ طرح طرح کے عذاب کے ایک عذاب یہ بھی ہوگا۔ یا فتنہ سے مراد آزمائش ہے یعنی ہم نے اس کو کافروں کی آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے کہ کون ہماری قدرت پر ایمان لاتا ہے اور کون یہ کہہ کر کافر بنتا ہے کہ بھلا سبز درخت دوزخ میں کیوں کر اگ سکتا ہے؟ کیونکہ آگ تو درخت کو جلادیا کرتی ہے سو خدا کی لا محصور قدرت سے تو درحقیقت یہ بات کچھ بھی بعید نہیں ہے۔

ف۳
یعنی انتہا درجہ کی بدنما مکروہ صورت یا شیطان سے مراد سانپ ہے یعنی اس کے پھل ایسے کریہہ منظر ڈراؤنی صورت ہوں گے جیسے سانپ کے پھن۔

ف۴
یعنی جب بھوک سے بیتاب ہوجائیں گے تو مجبوراً زقوم سے پیٹ بھریں گے جس کی حرارت پیٹ جلادے گی اور بشدت پیاس لگ آئے گی تو ان کو دیر تک پیاس کی تکلیف میں رکھا جائے گا اس کے بعد پانی بھی ایسا کھولتا ہوا دیا جائے گا جو انتڑیوں کے ٹکڑے (باقی صفحہ ۵۸۲ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۵۸ پر)

أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ﴿۷۲﴾ فَانظُرْ

بہتیرے اگلے لوگ اور ہم نے بھیجے تھے ان میں ڈرانے والے اب دیکھ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿۷۳﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۷۴﴾ ع ۵ / ۳ / ۶

ان کا انجام کیسا ہوا جن کو ڈرایا گیا تھا ۔ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے (بچ نکلے)

وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ

اور ہم کو پکارا تھا نوح نے تو ہم کیسے دعا قبول فرمانے والے ہیں ۔ اور ہم نے نجات دی اسکو اور اس کے

الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

گھر والوں کو بڑی سختی سے ۔ اور ہم نے بنایا اس کی اولاد کو فقط ان ہی کو باقی رہ جانے والا ۔ اور ہم نے باقی رکھا

فِي الْآخِرِينَ ﴿۷۸﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ﴿۷۹﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

(ذکر خیر) اس پر پچھلے لوگوں میں ۔ سلام ہے نوح پر سارے جہان والوں میں ۔ ہم اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں

الْمُحْسِنِينَ ﴿۸۰﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا

نیکوکار بندوں کو ۔ بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا ۔ پھر ہم نے غرق کر دیا

الْآخَرِينَ ﴿۸۲﴾ وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ﴿۸۳﴾ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ وقف لازم

دوسروں کو ۔ اور اسی کی راہ چلنے والوں میں ابراہیم تھا ۔ جب آیا اپنے پروردگار کے پاس

سَلِيمٍ ﴿۸۴﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿۸۵﴾ أَئِفْكًا آلِهَةً

بے عیب دل لے کر ۔ جب اس نے کہا اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہ کس چیز کی عبادت کرتے ہو ؟ کیا جھوٹ بنائے

دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ

ہوئے معبودوں کو اللہ کے سوا چاہتے ہو ؟ تو تم نے کیا گمان کر رکھا ہے دنیا جہان کے پروردگار کو ۔ پھر نگاہ

نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿۹۰﴾

کی ایک نظر ستاروں میں ۔ پھر کہا کہ میں بیمار ہوں ! تو وہ لوگ اس سے لوٹ چلے پیٹھ پھیر کر ۔

فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ ﴿۹۲﴾

پھر ابراہیم چپکے سے جا گھسا ان بتوں میں پھر بولا کہ کیا تم کھاتے نہیں ؟ تمہارا کیا حال ہے کہ تم بولتے نہیں ۔

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿۹۳﴾ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ﴿۹۴﴾ قَالَ

پھر ان پر متوجہ ہوا داہنے ہاتھ سے مارتا ہوا ۔ پھر لوگ آئے ابراہیم کی طرف دوڑتے ہوئے ۔ ابراہیم

(بقیہ صفحہ ۵۸۱)
ٹکڑے کر دے گا منہ کی کھال کو جھلس دے گا اور پیٹ کے ملغوبے کو جھلس دے گا اس کے بعد پھر ان کو ان کے ٹھکانے دوزخ کے طبقے میں جھونک دیا جائے گا اسی طرح ہمیشہ مبتلائے عذاب رہیں گے ۔

اَتَعۡبُدُوۡنَ مَا تَنۡحِتُوۡنَ ﴿۹۵﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمۡ وَ مَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا

نے کہا کیا تم ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو خود ہی تراشتے ہو۔ حالانکہ اللہ نے پیدا فرمایا تم کو اور ان چیزوں کو جو تم بناتے ہو۔ وہ لوگ

ابۡنُوۡا لَهٗ بُنۡيَانًا فَاَلۡقُوۡهُ فِى الۡجَحِيۡمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا

باہم لگے کہنے کہ بناؤ ابراہیم کے لئے ایک عمارت پھر اسکو ڈال دو آگ ڈھیر میں ! پس انھوں نے کرنا چاہا ابراہیم کے

فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّىۡ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىۡ سَيَهۡدِيۡنِ ﴿۹۹﴾

ساتھ داؤ تو ہم نے ان ہی کو نیچا بنایا ف اور ابراہیم نے کہا کہ میں جاتا ہوں اپنے پروردگار کی طرف وہ مجھ کو راہ دکھلائے

رَبِّ هَبۡ لِىۡ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا

گا ف اے میرے پروردگار مجھ کو عطا فرما نیک بخت (بیٹا) تو ہم نے اس کو خوشی سنائی ایک بردبار لڑکے کی۔ پھر جب

بَلَغَ مَعَهُ السَّعۡىَ قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىۡۤ اَرٰى فِى الۡمَنَامِ اَنِّىۡۤ

وہ لڑکا پہنچا ابراہیم کے ہمراہ دوڑ سکنے کی حد کو تو ابراہیم نے کہا کہ اے بیٹے ! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھ کو ذبح

اَذۡبَحُكَ فَانْظُرۡ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ

کر رہا ہوں پس تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے۔ بیٹے نے کہا کہ ابا جان کر ڈالیے جو آپ کو حکم ہوتا ہے

سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ

آپ مجھ کو پائیں گے اگر اللہ نے چاہا صبر کرنے والا۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور باپ

لِلۡجَبِيۡنِ ۚ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيۡنٰهُ اَنۡ يّٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ۙ ﴿۱۰۴﴾ قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡيَا ۚ

نے اُسے پچھاڑا ماتھے کے بل۔ اور ہم نے اس کو پکارا کہ اے ابراہیم بیشک تم نے سچ کر دکھایا خواب کو !

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡبَلٰٓؤُا الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۰۶﴾

ہم اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں نیکو کار بندوں کو بیشک یہی صریح آزمائش ہے۔

وَفَدَيۡنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ

اور ہم نے اس کا بدلہ دیا ذبح کرنے کو ایک بڑا جانور ف اور ہم نے باقی رکھا (ذکر خیر) اس پر پچھلے لوگوں میں کہ سلام ہو

عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنۡ

ابراہیم پر۔ اسی طرح ہم بدلہ دیا کرتے ہیں نیک بندوں کو۔ بیشک وہ ہمارے

عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرۡنٰهُ بِاِسۡحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾

ایماندار بندوں میں سے ہے۔ اور ہم نے اسکو خوشخبری دی اسحٰق کی جو نبی ہوگا نیک بندوں میں سے۔

ف۱
ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ نجوم کے معتقد تھے اتفاق سے عید کو شہر سے باہر جانے لگے ابراہیم علیہ السلام کو بھی ہمراہ لے جانا چاہا تو یہ آسمان کی جانب ستاروں میں نظر کر کے دل میں سوچنے لگے کہ کیا حیلہ کریں یا ان کو اپنا یقین دلانے کی غرض سے ان کے عقیدے کے موافق ستاروں کی جانب نظر کر کے حیلہ کیا اور فرمایا کہ میں تو بیمار ہوا چاہتا ہوں یہ لوگ ان کو یہیں اس خیال سے چھوڑ گئے کہ کہیں ان کی بیماری دوسروں کو نہ لگ جائے ابراہیمؑ کو موقع ہاتھ آیا بُت خانہ میں گھس کر ان کے بتوں کی پوری پوری گت بنائی اول ہنسی کے طور پر پوچھنے لگے کہ چڑھاوے تو بہتیرے چڑھے ہوئے ہیں لیکن نہ تم کچھ کھاتے ہو اور نہ بولتے ہو پھر ان کو مارنا شروع کیا غرض سب کو توڑ پھوڑ کر برابر کر دیا اور کلہاڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ کر خود الگ ہو بیٹھے۔ جب وہ لوگ واپس آئے اور یہ حال دیکھا تو ابراہیمؑ کو جن پر پہلے سے بھی بدگمانی تھی۔ آگ میں جلانا چاہا لیکن اللہ کے کرم سے وہ گلزار بن گئی۔

ف۲
بادشاہ بت پرست تھا اس کی خاطر سے ابراہیم علیہ السلام کو ان کے باپ نے گھر سے نکال دیا یہ اللہ پر بھروسہ کر کے نکل کھڑے ہوئے اور بولے کہ میں جاتا ہوں جہاں میرے رب کی مرضی ہوگی مجھ کو جا ٹھہرائے گا۔

ف۳
ذی الحجہ کی آٹھویں شب ہیں
(باقی صفحہ ۵۸۴ پر)

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ
اور ہم نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور اسحٰق پر۔ اور ان دونوں کی نسل میں سے بعض نیکوکار ہیں اور بعض اپنے
لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا
حق میں نقصان کرنیوالے ہیں۔ اور ہم نے احسان کیا موسیٰ اور ہارون پر۔ اور نجات دی
وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ
ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی سختی سے۔ اور ہم نے ان کی مدد کی تو وہی
الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا
زبر رہے۔ اور ہم نے ان دونوں کو عطا فرمائی واضح کتاب اور ان کو
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى
دکھلایا سیدھا راستہ اور باقی رکھا (ذکر خیر) ان دونوں پر پچھلے لوگوں میں کہ سلام ہے
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا
موسیٰ اور ہارون پر۔ ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں نیکی کرنے والوں کو۔ وہ دونوں
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ ؕ
ہمارے ایماندار بندوں میں ہیں۔ اور بیشک الیاس پیغمبروں میں سے تھا۔
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ
(اے محمد یاد کرو) جب اس نے کہا اپنی قوم سے کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟ کیا تم پوجتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو سب سے بہتر پیدا
الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ
کرنے والے اللہ کو جو پروردگار ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا۔ پس لوگوں
فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا
نے اس کو جھٹلایا تو وہ بیشک حاضر کئے جائینگے۔ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے۔ اور ہم نے اس
عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ
پر باقی رکھا پچھلے لوگوں میں۔ کہ سلام ہو الیاسین پر ف۱ ہم اسی طرح
نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا
بدلہ دیا کرتے ہیں نیک بندوں کو۔ بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں تھا۔ اور بیشک لوط

ف۱ الیاس اور الیاسین دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں یہ پیغمبر حضرت ہارونؑ کی اولاد میں سے تھے اور شہر بعلبک کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے وہاں کے لوگ ایک بت کی پرستش کیا کرتے تھے جس کا نام بعل تھا۔

ع ۳

(بقیہ صفحہ ۵۸۳)
حضرت ابراہیمؑ نے خواب دیکھا کہ گویا بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں صبح اٹھے تو فکر میں رہے کہ اس کی تعبیر کیا ہے نویں شب میں پھر یہی خواب دیکھا تو پہچان گئے کہ اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم ہے اس کی تدبیر میں مشغول ہوئے۔ پھر دسویں شب بھی خواب دیکھا تو بیٹے سے ذکر کیا اسمٰعیلؑ یہ سنتے ہی بطیب خاطر رب حقیقی یعنی اللہ کی راہ میں مربی مجازی یعنی باپ کے ہاتھ سے ذبح ہونے پر راضی ہوئے اور یہ رائے دی کہ ابا جان مجھ کو پیشانی کے بل زمین پر گرا کر ذبح کیجئے تاکہ آپ مجھے ذبح ہوتے نہ دیکھیں مبادا بیٹے کی محبت کا جوش اٹھے اور حکم پروردگار کی کما حقہ تعمیل نہ ہو سکے۔ غرض ابراہیمؑ نے بیٹے کے گلے پر چھری رکھ کر زور سے چلائی چھری نے کام نہ دیا تو گدی پر زور سے ہاتھ دیا تو اللہ کے حکم سے گلا نہ کٹا اور جبرئیل نے وہ دنبہ جو حضرت ہابیل نے نذر اللہ پہاڑ پر رکھا تھا اور وہ مقبول ہو کر جنت میں اب تک چرتا رہا تھا۔ اسمٰعیلؑ کی جگہ لا رکھا ابراہیم علیہ السلام نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو بیٹے
(باقی صفحہ ۵۸۵ پر)

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا

پیغمبروں میں سے تھا ۔ (یاد کر) جب ہم نے نجات دی اس کو اور اس کے گھر والوں کو مگر ایک

عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ

بڑھیا رہ گئی رہ جانے والوں میں ۔ پھر ہم نے ہلاک کر مارا دوسروں کو اور بیشک تم لوگ گزرتے

عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ

ہو ان پر صبح کے وقت اور شام کو تو کیا تم سمجھتے نہیں ف۱ اور بیشک یونس

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

پیغمبروں میں سے تھا (یاد کر) جب وہ بھاگ کر پہنچا بھری ہوئی کشتی پر

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ

پس قرعہ ڈالا تو وہی مغلوبوں میں سے ہوا ف۲ تو اس کو نگل لیا مچھلی نے اور وہ

مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ

ملامت کے قابل کام کر بیٹھا تھا ۔ تو اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا تو رہتا مچھلی

بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

کے پیٹ میں اس دن تک کہ لوگ اٹھا کھڑے کئے جائینگے ۔ پھر ہم نے اس کو ڈال دیا چٹیل میدان میں اور وہ بیمار تھا

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ

اور ہم نے اس پر اُگا دیا ایک درخت بیل دار ۔ اور ہم نے اسکو بھیجا ایک لاکھ یا زیادہ

اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

آدمیوں کی جانب ف۳ پھر وہ ایمان لائے پس ہم نے ان کو برتنے دیا ایک وقت تک ۔ اب ان

اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةَ اِنَاثًا

(کفار) سے دریافت کر کہ کیا تیرے پروردگار کیلئے بیٹیاں اور ان کیلئے بیٹے ؟ یا ہم نے بنایا ہے فرشتوں کو عورت ذات

وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ

اور وہ حاضر تھے ؟ سن لو ! وہ لوگ اپنا جھوٹ بنایا ہوا بکتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہوئی

وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ

اور وہ بیشک جھوٹے ہیں ۔ کیا اس نے پسند کیا بیٹیوں کو بیٹوں پر ؟ تمھیں کیا ہو گیا

ع ۴۵ / ۸

النصف

ف۱ یعنی اے اہل مکہ تم لوگ ملک شام کو تجارت کے لئے آتے جاتے کبھی صبح کو اور کبھی شام کو قوم لوط کی بستیوں پر ہو کر گزرتے ہو تو کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر تم ان جیسے کام کرو گے تو ان ہی کی طرح ہلاک کر دیئے جاؤ گے ۔

ف۲ یعنی جب کشتی میں بیٹھ گئے اور کشتی لگی چکر کھانے تو لوگوں نے کہا کہ کشتی میں کوئی ایسا غلام بیٹھا ہوا ہے جو اپنے مالک سے بھاگا ہے اس خیال سے تمام کشتی والوں کے نام پر قرعہ ڈالا گیا تو قرعہ حضرت یونسؑ ہی کے نام نکلا اور یہ دریا میں پھینک دیئے گئے ۔

ف۳ یعنی صرف عاقل بالغ گنو تو ایک لاکھ تھے اور اگر چھوٹے بھی شامل کر لو اور سب کو شمار کرو تو لاکھ سے زیادہ تھے ۔

(بقیہ صفحہ ۵۸۴)
کی جگہ دنبہ ذبح کیا ہوا پڑا ہوا پایا ۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ ذبیح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے صاحبزادے یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام ہیں لیکن راجح پہلا ہی قول ہے ۔ واللہ اعلم ۔

كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٥٦﴾

کیسا انصاف کرتے ہو ۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے ۔ یا تمہارے لئے کوئی واضح دلیل ہے

فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ

تو لے آؤ اپنی کتاب اگر تم سچے ہو (رش ٦) اور کافروں نے ٹھہرایا اللہ اور جنات کے

نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ

درمیان ناتا ! حالانکہ جنات کو معلوم ہے کہ وہ حاضر کئے جائیں گے ف۱ اللہ ان باتوں سے پاک

عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٠﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا

ہے جو یہ بیان کرتے ہیں ۔ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے (ایسے نہیں) سو تم اور وہ (بت) کہ جن کو تم

تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ

پوجتے ہو اللہ کے خلاف بہکا نہیں سکتے ۔ مگر جو دوزخ میں

الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ

جانے والا ہے ۔ف۲۔ اور فرشتے تو یوں کہتے ہیں کہ ہم میں ہر ایک کا مقام معین ہے ۔ (رش ۷) اور ہم تو اللہ کی

الصَّافُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾ وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾

بندگی میں) صف باندھنے والے ہیں ۔ اور ہم تو تسبیح کرنے والے ہیں ۔ اور یہ (کفار عرب) تو کہا کرتے تھے کہ

لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾

اگر ہمارے پاس کچھ مذکور اگلے لوگوں کا ہوتا تو ہم ضرور اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے

فَكَفَرُوا بِهِ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

پھر اس کا کفر کرنے لگے پس آگے چل کر جان لیں گے ۔ اور پہلے ہی ہمارا حکم ہو چکا اپنے بھیجے

لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّ جُنْدَنَا

ہوئے بندوں کے لئے بیشک پیغمبروں ہی کی مدد ہوتی ہے اور بیشک ہمارا

لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ

لشکر وہی غالب ہے ۔ پس تو ان سے منہ پھیرلے ایک وقت تک اور ان کو دیکھتا رہ

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ

پس آگے چل کر وہ بھی دیکھ لیں گے (رش ۸) کیا یہ کافر ہمارے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں ؟ پھر جب عذاب

ف۱ یعنی ان کو خوب معلوم ہے کہ وہ بھی دوسروں کی طرح محکوم اور عذاب اور حساب و کتاب کے لئے اوروں کی مانند لاحاضر کئے جائیں گے

ف۲ یعنی اللہ سے ضد باندھ کر اس کے خلاف حکم نہ تم کسی کو بہکا سکتے ہو اور نہ تمہارے جھوٹے معبود بت کسی کو گمراہ کر سکتے ہیں مگر ہاں جس پر اللہ کے علم میں دوزخ کا جانا مقرر ہو چکا اور بحکم تقدیر اس کو دوزخ میں جانا ہے وہی بس گمراہ ہوگا۔

(بقیہ صفحہ ۵۹۰) لوگوں نے اس کو سلیمانؑ کے تخت پر لا ڈالا کہ بھیجئے! مالک تاج جہانداری اور وارث تخت سلیمانی یہ لڑکا ہوا ہے۔ اس وقت سلیمانؑ متنبہ ہوئے اور اللہ کی طرف رجوع کیا۔ واللہ اعلم۔

خواص

وَلَقَدْ فَتَنَّا الخ جس شخص کو آسیب کا خلل ہو اس کے بائیں کان میں آیت ثم اناب تک سات بار پڑھے انشاء اللہ صحت ہوگی۔ (سورۂ صٓ آیت ۳۴)

(شان نزول صفحہ ۵۸۰ پر)

بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

آ نازل ہوگا ان کے میدان میں تو انکی صبح بری ہوگی جن کو ڈرایا گیا تھا۔ اور ان سے منہ پھیر لے ایک وقت

حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ

تک۔ اور دیکھتا رہ پس آگے چل کر وہ بھی دیکھ لیں گے۔ پاک ہے تیرا پروردگار صاحب

الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

عزت ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہو پیغمبروں پر اور سب تعریف اللہ کو

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ ع

جو پروردگار ہے سارے جہان کا۔

۵ ع ۹

ص ۳۸ مکیۃ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ

(ف) ص قسم ہے اس قرآن نصیحت کرنے والے کی۔ بلکہ کافر سرکشی اور مخالفت

وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ

میں ہیں۔ بہتیری ہم نے ہلاک کر ماریں ان سے پہلے امتیں تو وہ لگے پکارنے اور وقت نہ

حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ

رہا تھا خلاصی کا۔ اور تعجب کرتے کہ ان کے پاس آیا ایک ڈرانے والا ان ہی میں سے اور کافر کہنے

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ

لگے کہ یہ شخص تو جادوگر ہے جھوٹا۔ کیا اس نے معبودوں کو ایک معبود بنا دیا (ف) بیشک

هٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا

یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔ اور چل کھڑے ہوئے ان میں چند اشراف (یہ کہتے ہوئے) کہ چلو جی!

وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾ مَا سَمِعْنَا

اور جمے رہو اپنے معبودوں پر۔ بیشک اس بات میں تو کچھ غرض ہے۔ ہم نے تو یہ بات سنی

بِهٰذَا فِى الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ ءَاُنْزِلَ

نہیں پچھلے مذہب میں۔ بس یہ تو گھڑت ہے۔ کیا اسی پر نازل

ف
یعنی اس بات کی نصیحت کرنے لگا کہ بس معبود وحدہ لاشریک ہے بجز اس ذات واحد کے کوئی معبود نہیں۔ اس کے سوا سب معبود جھوٹے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۸۸)
مچاتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ کہ الٰہی ہماری تقدیر کا لکھا عذاب کہیں قیامت سے پہلے پہلے جلد لا نازل کر۔

ف
سرور کائنات صلعم کو کفار کی ناشائستہ گفتگو اور گستاخ کلمات اور کلام الٰہی کی ہنسی اڑانے پر ملال ہوتا تھا تو اللہ کی طرف سے صبر کا حکم ہوکر داؤد علیہ السلام کا قصہ یاد دلایا گیا کہ دیکھو داؤد علیہ السلام نے جالوت بادشاہ کے زمانہ میں ایذاؤں پر صبر کیا انجام کار داؤد ہی کو غلبہ ہوا اور جالوت کو قتل کرکے تخت سلطنت کے مالک بنے صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔ داؤد کے صاحب قوت ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ان کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو جاتا تھا یا یہ کہ سلطنت کے مال میں سے پیسہ بھی نہیں لیتے تھے زرہ بنا کر اپنے ہاتھ کا کسب کرکے کھاتے تھے یا یہ معنی ہیں کہ بڑے پکے دیندار تھے۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۹ پر)

عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ
کیا گیا قرآن ہم سب میں سے ؟ بلکہ یہ کافر شک میں پڑے ہوئے ہیں میری نصیحت کی طرف سے بلکہ
لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ
انھوں نے چکھا نہیں میرا عذاب ۔ کیا ان کے پاس تیرے پروردگار زبردست بخشنے والے کی رحمت کے
الْوَهَّابِ ۝۹ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ
خزانے ہیں ۔ یا ان کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین اور ان چیزوں میں جو انکے درمیان
فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ
ہیں تو ان کو چاہیے کہ چڑھ جائیں رسیاں تان کر ۔ ایک لشکر یہ بھی وہاں شکست پا گیا ان سب
الْاَحْزَابِ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ
لشکروں میں ف۱ جھٹلا چکی ہے ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون
ذُو الْاَوْتَادِ ۝۱۲ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔــيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
میخوں والا ۔ ف۲ اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ کے رہنے والے ۔ یہ جماعتیں
الْاَحْزَابُ ۝۱۳ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝۱۴ ع وَمَا ع ۱۰
جتنی بھی ہیں ۔ سب ہی نے جھٹلایا پیغمبروں کو پس ثابت ہوا میرا عذاب ۔ اور یہ
يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝۱۵ وَقَالُوْا
لوگ نہیں راہ دیکھتے مگر ایک سخت آواز کی جو بیچ میں دم نہ لے گی ف۳ اور کہتے ہیں
رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝۱۶ اِصْبِرْ عَلٰي مَا
کہ اے پروردگار ہم کو جلدی دے دے ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے ف۴ تو صبر کر ان باتوں پر
يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۱۷ اِنَّا سَخَّرْنَا
جو یہ بکتے ہیں اور یاد کر ہمارے بندے داؤد قوت والے کو بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا ف۵ ہم نے تابع
الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝۱۸ وَالطَّيْرَ
کر دیا تھا پہاڑوں کو اس کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے شام کو اور صبح کو اور پرندوں کو
مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۱۹ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ
(بھی تابع کر دیا تھا) جمع ہو کر سب اسکے جوابی بنتے تھے ۔ اور ہم نے زبردست کر دیا اسکی سلطنت کو اور اس کو عطا فرمائی

ف۱
یعنی جس طرح اور دشمنان خدا جو اس کے رسول کی مخالفت پر کمربستہ رہے انجام کار سب ہلاک ہوگئے اسی طرح اے محمد یہ کفار تمھاری مخالفت کر رہے ہیں اگر ان کا یہی حال رہا تو جہاں وہ سب ہلاک ہوئے وہیں ایک یہ گروہ بھی ھلاک ہوگا۔

ف۲
فرعون میخوں والا اس لئے مشہور ہوا کہ یہ لوگوں کو چومیخا کر کے عذاب دیا کرتا تھا یا اس لئے کہ اس کے لشکر کے گھوڑوں کی میخیں چاندی سونے کی تھیں

ف۳
اونٹنی کا دودھ دوہتے دوہتے ہاتھ تھوڑی سی دیر کے لئے روک لیتے ہیں ۔ اس توقف میں پھر دودھ تھنوں میں اتر آتا ہے اسی ذرا سے توقف کا نام عربی میں فواق ہے مطلب یہ ہے کہ یہ کافر ایمان نہیں لاتے بس ایک سخت چنگھاڑ یعنی صور کے اول بار پھونکے جانے کی آواز کے منتظر ہیں جو ایک دم سے سب کو ہلاک کر دے گی اور فنا کئے بغیر دم نہ لے گی ۔

ف۴
حضرت نبی کریم جب مسلمانوں کو جنت کے وعدے دے کر خوشخبری سناتے تھے تو کفار ٹھٹھے اڑاتے اور ہنسی کے طور پر کہتے تھے کہ اے پروردگار ہمارا حصہ تو ہم کو قیامت سے پہلے ہی دے چک یا آیت کا یہ مطلب ہے کہ وہ کافر عذاب کی جلدی

(باقی صفحہ ۵۸۷ پر)

وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا

تدبیر اور فیصلہ بات کا ۔ اور بھلا تجھ کو پہنچی جھگڑنے والوں کی خبر جب کہ وہ دیوار پھاند

الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ

کر عبادت خانہ میں آئے جب وہ داخل ہوئے داؤد پر تو وہ ان سے ڈر گیا وہ بولے کہ آپ ڈریں نہیں

خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَ

ہم دو باہم جھگڑنے والے ہیں، زیادتی کی ہے ہم میں سے ایک نے دوسرے پر تو فیصلہ کر دیجئے ہم میں انصاف

لَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ

سے اور زیادتی نہ کیجئے اور ہم کو لگا دیجئے سیدھے راستہ ۔ یہ میرا بھائی ہے اس کے ہاں

وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا

ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے ہاں ایک ہی دنبی ہے ۔ اب یہ کہتا ہے کہ وہ دنبی مجھ

وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ

دے ڈال اور مجھ سے سختی کرتا ہے بات چیت میں ۔ داؤد نے کہا بیشک یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے کہ دنبی مانگتا ہے اپنی

اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

دنبیوں میں ملانے کو ۔ اور اکثر شریک زیادتی کیا کرتے ہیں ایک دوسرے پر

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ

مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور ایسے بہت ہی کم ہیں اور داؤد

دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿٢٤﴾ السجدة فَغَفَرْنَا

کو خیال آیا کہ ہم نے اس کو آزمایا ہے تو اس نے معافی چاہی اپنے پروردگار سے اور گر پڑا سجدے میں ۔ اور رجوع ہوا تو

لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٢٥﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا

ہم نے معاف کر دی اس کیلئے وہ خطا ۔ اور بیشک اس کے لئے ہمارے ہاں مرتبہ اور اچھا ٹھکانا ہے ف (ہم نے فرمایا) اے داؤد

جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

ہم نے تجھ کو بنایا نائب (یعنی بادشاہ) ملک میں پس تو حکم کر لوگوں میں انصاف سے

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور نہ پیروی کر نفسانی خواہش کی کہ وہ تجھ کو بھٹکا دے گی اللہ کی راہ سے ! بیشک جو لوگ

ف

حضرت داؤدؑ کی ننانوے بیبیاں تھیں ایک عیسائی کی عورت کو جس کے صرف یہ ایک ہی بی بی تھی اپنی بیبیوں میں شامل کرنا چاہا اور اس کے شوہر اوریا سے اس کی درخواست کی اس زمانہ کے رسم کے موافق باہمی ارتباط کے اقتضاء سے اس شخص کو نبی کی درخواست رد کرتے شرم آئی اوریا نے اپنا تعلق قطع کر لیا اس عورت نے حضرت داؤدؑ سے نکاح کر لیا انبیاء کو یہ بھی نامناسب تھا۔ اس پر عتاب نازل ہوا داؤد علیہ السلام نے ایک دن مقدمات فیصل کرنے کا اور ایک دن بیبیوں کے پاس رہنے کا اور ایک دن خاص خلوت میں عبادت کا مقرر کر رکھا تھا۔ عبادت کے دن میں دربان کسی کو اندر آنے نہ دیتے تھے یہ اللہ کے دو فرشتے یعنی حضرت جبریل و میکائیل دیوار کے اوپر سے محراب میں داؤدؑ کے سامنے آموجود ہوئے اور اشارتاً اپنے اوپر چسپاں کر کے خود داؤدؑ ہی کا قصہ بیان کیا اس وقت ان کو تنبیہ ہوا۔

تنبیہ

آیت سجدہ بقول قراء حسن مآب پر ختم ہے اس پر پہنچ کر سجدہ کرنا چاہیے اور اگر بالفعل بے وضو ہونے کی وجہ سے یا کسی اور باعث سجدہ نہ کر سکے تو سمعنا واطعنا کہہ لینا چاہیے پھر سجدہ ادا کرے کیونکہ آیت سجدہ پڑھنے اور سننے والے کو سجدہ کرنا واجب ہے اور آیات سجدہ قرآن مجید میں چودہ ہیں۔

يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌۢ بِمَا نَسُوا يَوْمَ

بھٹکتے ہیں اللہ کی راہ سے ان کے لئے سخت عذاب ہے اس سبب سے کہ انھوں

الْحِسَابِ ۲۶ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا

نے بھلا دیا حساب کے دن کو۔ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمان اور زمین اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان میں ہیں

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۲۷

بے فائدہ یہ ان کا خیال ہے جو کافر ہیں۔ پس افسوس ہے کافروں کیلئے آگ (کے عذاب) سے

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي

(رش ۱۰) کیا ہم کر دیں گے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کی مانند جو فساد پھیلاتے ہیں

الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۲۸ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ

ملک میں۔ یا ہم کر دیں گے پرہیزگاروں کو بدکاروں کی مثل! (یہ قرآن) ایک کتاب بابرکت ہے کہ

مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۲۹ وَوَهَبْنَا

ہم نے اس کو تیری طرف اتارا تاکہ لوگ غور کریں اسکی آیتوں میں اور تاکہ نصیحت پکڑیں عقلمند لوگ۔ اور ہم نے عطا

لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۳۰ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ

فرما دیا داؤد کو سلیمان، کیا اچھا بندہ تھا! بیشک وہ (اللہ کی طرف رجوع) کرنیوالا تھا جب پیش کئے گئے اس کے

بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۳۱ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ

روبرو شام کے وقت تیز رو گھوڑے، تو سلیمان نے کہا میں نے پسند کیا مال کی محبت کو اپنے

عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۳۲ رُدُّوْهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ

پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) یہاں تک کہ آفتاب چھپ گیا پردے میں۔ ان گھوڑوں کو لوٹا لاؤ میرے پاس پھر

مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۳۳ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى

لگا ہاتھ پھیرنے پنڈلیوں اور گردنوں پر ف اور ہم نے آزمایا سلیمان کو اور ڈال دیا اس

كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۳۴ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا

کے تخت پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہوا ف۲ عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھ کو عطا فرما

لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۳۵ فَسَخَّرْنَا

ایسی بادشاہی کہ کسی کو سزاوار نہ ہو میرے بعد۔ بیشک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔ تو ہم نے اس

ف
سلیمانؑ کو خبر لگی کہ سمندر کے کنارے دریائی گھوڑے نکلتے ہیں اس لئے شاہی خاصے کی گھوڑیاں کنارے بندھوائیں دریائی گھوڑوں نے ان سے جفتی کھائی اور بڑے نایاب تیز رو اصیل گھوڑے پیدا ہوئے جب وہ تیار ہوئے اور سلیمانؑ کے روبرو پیش کئے گئے تو ان کے دیکھنے بھالنے میں عصر کا وقت جاتا رہا۔ سورج غروب ہو گیا نماز قضا ہونے کا سخت رنج و قلق ہوا اور دوبارہ ان کو لوٹا منگایا اور تلوار لے کر ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کا صفایا کرنا شروع کر دیا غرض اللہ کی محبت کا اس قدر جوش تھا کہ نایاب گھوڑے جو بڑی تدبیر سے حاصل کئے گئے تھے چونکہ نماز قضا ہونے کا سبب بنے اس لئے ان کو ہلاک کر دیا۔

ف۲
سلیمانؑ ایک بار اپنے امراء لشکر سے مکدر خاطر ہوئے اور خیال کیا کہ میرے ستر بیبیاں ہیں آج شب کو سب کے پاس جاؤں گا ہر ایک کے ایک ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ ستر لڑکے سب مل کر اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اس صورت میں مجھ کو امراء کا ناز بے جا نہ اٹھانا پڑے گا فرشتے نے کہا کہ انشاء اللہ کہو سلیمانؑ بھول گئے کچھ خیال نہ ہوا اتنی غفلت بھی شان پیغمبری کے خلاف تھی۔ چنانچہ ستر بیبیوں میں سے ایک کے سوائے کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اس کے بھی ایک ناقص الخلقت ادھورا بچہ پیدا ہوا (باقی صفحہ ۵۸۶ پر)

(شان نزول صفحہ ۵۹ پر)

لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ
کا تابعدار بنا دیا ہوا کو چلتی تھی اس کے حکم سے نرم نرم جہاں پہنچنا چاہتا تھا ۔ اور اس کے تابعدار بنا دیئے دیو
بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا
تمام عمارت بنانیوالے اور غوطہ خور اور دوسرے دیو جکڑے ہوئے بیڑیوں میں ف۱ یہ ہے ہماری عطا
فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَ
پس تو احسان کر یا رکھ چھوڑ (تجھ پر) کچھ حساب نہیں ف۲ اور بیشک اس کے لئے ہمارے ہاں قربت اور
حُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۰﴾ ع وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ
اچھا ٹھکانہ ہے ۔ اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب اس نے پکارا اپنے پروردگار کو کہ مجھ پر ہاتھ ڈالا
الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ
شیطان نے ایذا اور تکلیف کے ساتھ ۔ (ہم نے فرمایا کہ) مار زمین پر اپنا پاؤں یہ ہے نہانے کے لئے
بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا
(چشمہ) ٹھنڈا اور پینے کے لئے اور ہم نے اس کو دیئے اس کے گھر والے اور ان کے ہی مانند ان کے ساتھ اور اپنی طرف کی رحمت
وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَ
سے اور یادگار عقلمندوں کے لئے ف۳ (ہم نے حکم دیا) لے اپنے ہاتھ میں سینکوں کا ایک مٹھا بس اس سے مارلے اور
لَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ
قسم کے خلاف نہ کر، ہم نے اس کو صابر پایا بڑا اچھا بندہ تھا ۔ بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا ف۴ اور یاد کر
عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿۴۵﴾
ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب ہاتھوں اور آنکھوں والوں کو ف۵
إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ
ہم نے ان کو منتخب فرمایا ایک خاص بات (یعنی) یاد آخرت کے لئے ۔ اور وہ سب ہمارے ہاں چنے ہوئے
الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ
نیک بندوں میں ہیں ۔ اور یاد کر اسمٰعیل اور یسع اور ذوالکفل کو
وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۹﴾
اور ہر ایک نیک بندوں میں تھا ف۶ یہ ذکر خیر ہے اور بیشک پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانہ ہے ۔

ف۱
تمام دنیا میں جہاں کہیں پتا چلتا کہ فلاں جن شریر ہے اور آدمیوں کو ستاتا ہے سلیمانؑ اس کو قید کر لیتے یا دریا میں بند کر کے ڈال دیتے تھے یا زمین میں گاڑھ دیتے تھے۔

ف۲
یہ دوسری عطا تھی کہ اتنا کچھ مال و متاع ہاتھ اختیار دے کر حساب بھی معاف فرمایا لیکن سلیمانؑ اپنے ہاتھ کے کسب کا کھایا کرتے تھے ٹوکری بنایا کرتے تھے یا بغیر حساب لفظ عطا کے متعلق ہے اس وقت میں یہ ترجمہ ہوگا کہ یہ ہے ہماری بے حساب عطا جس کی کسی شخص سے شمار ہی نہیں ہو سکتی ۔

ع ۳ ۱۴ ۱۲

ف۳
ایوبؑ بڑے خوشحال پیغمبر تھے ان کا صبر آزمانے کو اللہ پاک نے ان پر مصیبتیں نازل فرمائیں مال و متاع اولاد سب جاتا رہا تمام بدن پھوٹ نکلا جس شیطان کے چھونے سے اس سخت مرض میں ایوبؑ مبتلا ہوئے اس کا نام مسعط ہے ۔ غرض ایوب علیہ السلام اپنے اللہ کے ہر وقت شکر گزار رہے جب آزمائش انتہا پر پہنچ لی اور ایوبؑ نے آہ وزاری کی تو دعا قبول ہوئی اور وہیں پر لات ماری تو ایک چشمہ نکلا اس میں نہایا کرتے اور اسی کا پانی پیا کرتے تھے اسی سے شفا ہوگئی بیٹے بیٹیاں جو چھت کے نیچے دب کر مر گئے تھے سب زندہ ہوگئے اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا جتنی خوشحالی پہلے تھی اس سے دگنی ہوگئی ۔

ف۴
مرض کی حالت میں صرف
(باقی صفحہ ۵۹۲ پر)

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ

ہمیشگی کے باغ کہ کھلے ہوں گے ان کے لئے دروازے ۔ وہاں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے

فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

ان میں منگوائیں گے بہتیرے میوے اور شراب اور ان کے پاس ہونگی نیچی نظر والی عورتیں

اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا

ہم عمر ۔ یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے روز حساب کے لئے ۔ یہ ہے ہماری دی ہوئی روزی

لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ

جس کو کبھی زوال ہی نہیں یہ تو سن چکے اور شریروں کے لئے برا ٹھکانا ہے ۔ دوزخ ہے جس میں وہ داخل ہوں

فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ

گے تو وہ کیا برا بچھونا ہے ۔ یہ عذاب ہے تو اس کو چکھیں کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور کچھ اور اسی شکل کی طرح

شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا

طرح کی چیزیں ۔ یہ ایک جماعت ہے کہ داخل ہونے والی ہے تمہارے ساتھ ف۱ ان کو خوشی نصیب نہ ہو ۔ یہ ہیں دوزخ

النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ

میں جانے والے ۔ وہ کہیں گے بلکہ تم کو خوشی نصیب نہ ہو تم ہی تو یہ بلا ہمارے سامنے لائے ! تو کیا بری رہنے

الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾

کی جگہ ہے ۔ کہیں گے اے ہمارے پروردگار جو شخص یہ بلا ہمارے سامنے لایا ہے پس تو زیادہ فرما اسکے حق میں دوگنا عذاب دوزخ

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ

میں اور (دوزخی) کہیں گے کہ ہم کو کیا ہو گیا کہ ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جن کو ہم گنتے تھے برے لوگوں میں ۔ کیا ہم نے

سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ

ان کی ہنسی بنائی یا چوک گئیں ان سے آنکھیں ف۲ بیشک یہ حق بات ہے (یعنی) دوزخیوں

اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ڰ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ

کا باہم جھگڑنا ۔ کہہ دے کہ بس میں تو ڈرانے والا ہوں ۔ اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ اکیلا

الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ

زبردست ۔ پروردگار آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں غالب بخشنے والا ۔ کہہ دے

ف۱

یعنی جب دوزخیوں کے پیشوا دوزخ میں جانے لگیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے چیلوں اور پیروؤں کا ایک گروہ بھی جہنم میں ٹھسے گا ۔ پیشوا ان کو کوسنے لگیں گے عربی میں لامرحبا بہم کوسنا ہے جس کا منشاء یہ ہے کہ ان کو خوشی نصیب نہ ہو تنگی اور تکلیف میں رہیں ۔ کشادگی نہ ملے اس پر ان کے پیرو ان سے کہیں گے کہ کمبختو تم ہی گرفتار رنج و محن رہو تم ہی نے تو کفر کی رسم نکال کر دوسروں کو گمراہ کیا اور اپنے ہمراہ ہم کو بھی لے ڈوبے ۔

ف۲

دوزخ میں دوزخی اپنے مشرب کے تمام اعلیٰ ادنیٰ کا فرد کو دیکھیں گے مگر فقراء مسلمین

(باقی صفحہ ۵۹۳ پر)

(بقیہ صفحہ ۵۹۱)

ایک بی بی خدمت کیا کرتی تھی وہ اتفاق سے کسی ضرورت کو گئیں تو معمول سے زیادہ کچھ دیر لگ گئی اس پر ایوب غصہ ہو کر قسم کھا بیٹھے کہ اچھا ہوں تو تجھ کو سو قمچیاں ماروں چونکہ باعفت خدمت گزار بی بی مصیبت کی ساتھی بے تقصیر تھی اس لئے اللہ پاک نے قسم اس طرح پوری کرائی کہ سو سینکیں جھاڑو کی لے کر ایک بار چھوا دینے کا حکم ہوا ۔

ف۵

یعنی ہاتھوں سے نیک اعمال کرتے اور آنکھوں سے اللہ کی قدرتیں دیکھ کر اپنے یقین کو ترقی دیتے تھے غرض علم و عمل دونوں کمال پر پہنچے ہوئے تھے ۔

ع ۲۴ ۴ ۱۳

ف۶

الیسع پیغمبر علیہ السلام حضرت الیاس ع کے خلیفہ تھے ۔

هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ﴿۶۷﴾ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ

یہ (قیامت کا واقعہ) بڑی خبر ہے کہ تم اس سے روگردان ہو۔ مجھ کو کچھ بھی خبر نہ تھی عالی قدر

بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿۶۹﴾ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ

جماعت (یعنی فرشتوں) کی جب وہ باہم بحث کرتے تھے! میری طرف تو بس یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں تو کھلم کھلا

مُّبِينٌ ﴿۷۰﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿۷۱﴾ فَإِذَا

ڈرانے والا ہوں ف۱ (یاد کر) جب تیرے پروردگار نے فرمایا فرشتوں سے کہ میں بنانے والا ہوں انسان مٹی سے۔ تو جب

سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ

میں اس کو درست کرلوں اور اس میں پھونک دوں اپنی روح ف۲ تو تم گر پڑنا اسکے آگے سجدے میں۔ پھر سجدہ

الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۷۳﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۷۴﴾

کیا تمام فرشتوں نے اکٹھے۔ مگر ابلیس نے! تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ

اللہ نے فرمایا کہ اے ابلیس کیا چیز تجھ کو اس سے مانع آئی کہ تو سجدہ کرے اسکو جو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا! کیا تو نے

أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿۷۵﴾ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ

غرور کیا یا (واقع میں) تو بلند مرتبہ والوں میں سے ہے۔ وہ بولا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھ کو بنایا آگ سے

وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۷۷﴾ وَ

اور اس کو پیدا کیا مٹی سے۔ فرمایا اچھا تو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا۔ اور

إِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ

تجھ پر میری پھٹکار روزِ جزا تک۔ کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار تو مجھ کو مہلت

يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿۸۰﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ

دے اس دن تک کہ مردے جلا اٹھا کھڑے کیے جائیں۔ فرمایا اچھا تجھ کو مہلت ہے اس معین وقت کے

الْمَعْلُومِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۸۲﴾ إِلَّا عِبَادَكَ

دن تک۔ بولا قسم ہے تیری عزت کی میں ضرور گمراہ کردوں گا ان سب (بنی آدم) کو مگر جو تیرے بندے

مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿۸۴﴾ لَأَمْلَأَنَّ

ان میں چنے ہوئے ہیں۔ فرمایا سچ بات یہ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں ضرور دوزخ

ف۱

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو برحق ثابت کرنے کے لئے ایک عقلی دلیل تعلیم فرمائی کہ ان کفار مکہ کو اس طرح سمجھاؤ کہ لوگو میں تم کو ملاء الاعلیٰ کی بابت خبریں سناتا ہوں اور فرشتوں کی جو باہم گفتگو ہوئی ہے اس کی اطلاع دیتا ہوں اب ذرا غور کرو کہ اس کی مجھ کو کچھ پہلے سے تو خبر تھی ہی نہیں اور اب بھی ان باتوں کا علم کسی استاد کے ذریعے سے نہیں ہوا کیونکہ میں تو ان پڑھ ہوں اس سے ظاہر ہوا کہ یہ عالم بالا کی باتیں مجھ کو بس وحی کے ذریعے سے معلوم ہوتی ہیں۔

ف۲

اپنی روح سے مراد اپنی پیدا کی ہوئی روح ہے جو پانی مٹی وغیرہ سے نہیں بنی بلکہ وہ غیب سے آئی۔

(بقیہ صفحہ ۵۹۲)

جو اسلام کے باعث جنت میں جا داخل ہوئے وہاں نظر نہ آئیں گے تو یہ حیران ہو کر باہم کہیں گے کہ وہ مسلمان جن کو ہم دنیا میں بدکار سمجھتے تھے یہاں دکھائی نہیں دیتے کیا ہم نے دنیا میں ان کی ناحق اور ناروا ہنسی بنا رکھی تھی اور وہ اس قابل نہ تھے۔ چنانچہ دوزخ میں کہیں دکھائی نہیں دیتے یا وہ یہیں کہیں پڑے ہوئے ہیں اور ان پر ہماری نظر نہیں جمتی۔

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ
بھروں گا تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری راہ چلیں ان میں سب سے ۔ کہہ دے کہ میں تم سے اس پر
عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾
نہیں مانگتا کچھ اجرت اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں بس یہ (قرآن) تو نصیحت ہے دنیا جہان کے لئے
وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾ ع
اور تم اس کی حقیقت معلوم کرو گے کچھ دنوں بعد ۔

سورۃ الزمر ۳۹ مکیۃ ۵۹ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — ۷۵ آیاتہا ۸ رکوعاتہا

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
اس کتاب کا اتارنا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا ۔ ہم نے نازل فرمائی ہے تیری
الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ
طرف کتاب حق کے ساتھ پس تو عبادت کر اللہ کی اسی کے لئے عبادت کو خالص بنا کر ۔ خبردار ہو جاؤ اللہ
الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ
ہی کے لئے خالص عبادت ہے (رش ۱۱) اور جنھوں نے بنا لئے ہیں اس کے سوا دوسرے حمایتی (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی
إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ
عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں تاکہ وہ ہم کو نزدیک کر دیں اللہ سے مرتبہ قرب میں ! بیشک اللہ فیصلہ فرما دے گا ان کے درمیان اس
فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ أَرَادَ
امر میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اللہ اس کو نہیں ہدایت دیا کرتا کہ جو جھوٹا ناشکر ہو ۔ اگر اللہ
اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ سُبْحَانَهُ
چاہتا کہ (کسی کو) بیٹا بنالے تو چھانٹ لیتا اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا ! وہ تو پاک ہے
هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ
وہی ہے اللہ اکیلا زبردست ف۱ اسی نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو تدبیر سے وہ لپیٹتا ہے
اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ
رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر ف۲ اور مطیع کیا سورج اور

ع ۵ ۲۴ ۱۴

ف۱
یعنی اگر تمھارے گمانِ فاسد کے موافق وہ کسی کو اپنی فرزندی میں لینا بھی چاہتا تو جس کو چاہتا انتخاب فرما کر بیٹا بنا لیتا تمھاری خواہش اور تمھارے اختیار کرنے پر کیا موقوف تھا لیکن وہ تو اس عیب سے بالکل منزہ اور تمام عالم سے بے پرواہ زبردست قادر مطلق ہے نہ اس کی لاشریک ذات کسی کی باپ ہو سکتی ہے ۔

ف۲
(وقف لازم)
یعنی رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات بھیجتا ہے اور جیسے سر کے دوپٹہ کے لپیٹ لگا تار ایک دوسرے کو چھپاتے چلے جاتے ہیں اسی طرح اس کے حکم سے رات دن کے اوپر طاری ہو کر تاریکی پیدا کر دیتی ہے اور دن رات پر چھا جاتا ہے اور اس کو چھپا کر اپنی روشنی سے جہان کو جگمگا دیتا ہے ۔

(نشان نزول صفحہ ۸۵۹ پر)

الْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤

چاند کو ہر ایک چلتا ہے ایک معین وقت تک ۔ آگاہ ہو وہی غالب بخشنے والا ہے

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ

اس نے تم کو پیدا فرمایا تن واحد سے پھر بنایا اسی تن سے اس کا جوڑا ف اور اتار دیئے

لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

تمہارے لئے چوپائے آٹھ قسمیں ف۲ وہ تم کو بناتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں

خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ

ایک طرح کے بعد دوسری طرح تین اندھیروں میں ف۳ یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار اسی

الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

کی بادشاہت ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا تو کہاں پھرے جاتے ہو۔ اگر تم ناشکری کرو تو اللہ تم سے

غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ

بے نیاز ہے اور وہ پسند نہیں کرتا اپنے بندوں کی ناشکری کو اور اگر تم شکر کرو تو وہ اس بات

لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے شخص کا بوجھ نہ اٹھائے گا پھر اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦ وَاِذَا

تو وہ تم کو جتادے گا جو تم کرتے تھے۔ بیشک وہ واقف ہے سینوں میں چھپی باتوں سے (ع ۱۲) اور

مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ

جب انسان کو کوئی رنج پہنچتا ہے تو وہ پکارتا ہے اپنے پروردگار کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پھر جب اس کو عطا فرما دیتا ہے

نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا

اپنی طرف سے نعمت تو بھول جاتا ہے جس کام کو بلا رہا تھا پہلے سے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ

لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ

(دوسروں کو) بہکائے اللہ کے راستے سے ۔ کہہ دے کہ نفع اٹھالے اپنے کفر کے ساتھ چند روز۔ کچھ شک نہیں کہ تو

اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا

دوزخیوں میں سے ہے (بھلا یہ ناشکر مشرک بہتر ہے) یا وہ شخص کہ عبادت میں لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتا کھڑا ہوا

ف۱
یعنی تم سب کو آدمؑ سے پیدا کیا اور آدمؑ ہی کی بائیں پسلی سے ان کی بیوی حوا کو پیدا فرمایا۔

ف۲
اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری چار ہوئے اور ہر ایک کا ایک نر اور ایک مادہ آٹھ ہوگئے۔

ف۳
یعنی تم کو بتدریج ماں کے پیٹ میں بناتا ہے۔ اول نطفہ کا قطرہ پھر لوتھڑا پھر بوٹی اور پھر اس میں ہڈیاں اور کھال وبال پیدا ہوتے ہیں پھر روح ڈال دی جاتی ہے اور تین اندھیروں سے ایک پیٹ کا اندھیرا اور ایک بچہ دان یعنی رحم کا اور ایک اس جھلی کا جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے مراد ہے اور وہ جھلی بچے کے اوپر لپٹی ہوئی باہر نکل آتی ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۵۹ پر)

يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ

ڈرتا ہے آخرت سے اور امید رکھتا ہے پروردگار کی مہربانی کی؟ کہہ دے کہیں برابر ہوتے ہیں جاننے

يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۹ قُلْ ع ۱ ۹ ۱۵

والے اور نہ جاننے والے ؟ پس وہی نصیحت پکڑتے ہیں جن کو عقل ہے۔ (ر ک ۱۳) کہہ

يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا

دے ! اے میرے بندو جو ایمان لاچکے ہو ڈرو اپنے پروردگار سے ! جن لوگوں نے نیکی کی اس دنیا میں ان کے لئے

حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ

بھلائی ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے ۔ صبر کرنے والوں ہی کو پورا بھر دیا جائے گا ان کا

حِسَابٍ ۱۰ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۱۱

اجر ان گنت ۔ (ر ک ۱۴) کہہ دے کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں عبادت کروں اللہ کی اس کے لئے عبادت کو خالص

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۱۲ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ

بنا کر اور مجھ کو حکم ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان بنوں ۔ کہہ دے کہ میں ڈرتا ہوں

اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۱۳ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

اگر حکم نہ مانوں اپنے پروردگار کا بڑے دن کے عذاب سے ۔ کہہ دے میں تو اللہ ہی کو پوجتا ہوں

مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۱۴ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ

اسی کیلئے اپنی عبادت کو خالص بنا کر ۔ اب تم پوجو جس کو چاہو اس کے سوائے ۔ کہہ دے کہ

الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا

نقصان والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے نقصان میں ڈالا اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن ف۱

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۱۵ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ

خبردار ہو جاؤ یہی تو صریح نقصان ہے ۔ ان کے واسطے ان کے اوپر سے آگ کے

النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ

طبق ہیں اور ان کے نیچے سے بھی طبق ۔ یہی ہے جس سے اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو ۔ اے میرے بندو

فَاتَّقُوْنِ ۱۶ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا

پس مجھ سے ڈرو (ر ک ۱۵) اور جو لوگ بچے بتوں سے کہ ان کو پوجیں اور رجوع

ف۱ یعنی خود گمراہ ہوا اور اپنی بیوی بچوں کو بھی گمراہ کیا غرض آپ بھی ڈوبے اور اپنے ساتھ ہی گھر والوں کو بھی لے ڈوبے۔

(شان نزول صفحہ ۵۹۸ پر)

اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝۱۷ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ

ہوئے اللہ کی طرف ان کے لئے خوشخبری ہے (ش ۱۶) تو خوشخبری سنادے میرے ان بندوں کو جو بات سنتے ہیں

فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ

پھر چلتے ہیں بہتر بات پر ف۱ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور یہی ہیں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۱۸ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ

عقل والے بھلا جس شخص پر ثابت ہوچکا عذاب کا حکم۔ تو کیا تو

تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ۝۱۹ ۚ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ

خلاص کرسکتا ہے اسکو جو دوزخ میں ہے۔ لیکن جو لوگ ڈرتے رہے اپنے پروردگار سے انکے لئے بالاخانے ہیں

فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ

ان بالاخانوں کے اوپر اور بالاخانے بنے ہوئے ہیں۔ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ اللہ نے وعدہ فرمالیا

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝۲۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

ہے اللہ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے اتارا آسمان سے

مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا

پانی پھر وہ پانی چلایا زمین کے چشموں میں پھر اس پانی سے نکالتا ہے کھیتی کہ گوناگوں ہیں

اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ

اس کے رنگ پھر خشک ہوجاتی ہے تو تو اس کو دیکھتا ہے کہ زرد پڑگئی ہے پھر اس کو کرڈالتا ہے ریزہ ریزہ۔ بیشک اس

ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝۲۱ ع اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ

میں نصیحت ہے عقل والوں کے لئے۔ (ش ۱۷) بھلا وہ شخص جس کا سینہ کھول دیا اللہ

لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ

نے اسلام کے لئے پس وہ اپنے پروردگار کی جانب سے روشنی پر ہے (کہیں سخت دل کے برابر ہوسکتا ہے؟) تو افسوس انکو

مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۲ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ

جن کے دل سخت ہیں یاد الٰہی سے۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ اللہ نے نازل فرمایا بہتر کلام ایک

الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖق تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ

کتاب متشابہ دوہرائے ہوئے ف۲ کہ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اس کے سننے سے ان کی

ف۱

مطلب یہ ہے کہ جو میرے بندے میرے کلام اور حکم کو کان لگا کر سنتے ہیں اور اس کی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یعنی جن کاموں کا کرنا بہتر ہے ان کو کرتے ہیں اور جن کا نہ کرنا بہتر ہے ان کے پاس بھی نہیں پھٹکتے ان کو جنت کا مژدہ سنادو۔

ف۲

یعنی قرآن پاک کی آیتیں فصاحت میں بلاغت میں صداقت میں معجز ہونے میں غرض ہر خوبی اور عمدگی میں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں۔ اور اس میں ایک بات کو سمجھانے کی غرض سے کئی جگہ بار بار بیان کیا گیا ہے اور نصیحت کے لئے قصے وعدے وعید دہرائے گئے ہیں اور ایک ہی مطلب کو مختلف پیرائے میں طرح طرح پر بیان کیا گیا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵۹۸)

ہے وہ ہر وقت اپنے مالک کی حفاظت اور محبت میں رہے گا اسی طرح جو مشرک بندے کئی خدا اور چند آقا کا غلام بن کر رہنا چاہتے ہیں وہ تباہ ہوئے اور جو وحدہٗ لاشریک کا ہوگیا وہ ضرور ہر مقصد میں کامیاب ہوا۔

ع ۲/۱۲/۱۶

ف۴

یعنی تم تو اپنی سچی حجت پیش کروگے کہ میں نے سارے احکام ان تک پہنچا دیئے لیکن انھوں نے مجھ کو جھٹلایا اور جتنا میں نے ان کو سمجھایا اسی قدر یہ نفرت کرتے گئے اور یہ اپنے واہیات عذرات ظاہر کریں گے جن کا کچھ نتیجہ نہیں یعنی چھوٹے تو کہیں کہ ہم کو ہمارے بڑوں نے گمراہ کیا اور پیشوا اور گرد کہیں گے کہ شیطانوں نے بہکایا وغیرہ وغیرہ۔

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ

کھالوں پر جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے پھر نرم ہو جاتی ہیں ان کی کھالیں اور ان کے دل یاد خدا کی جانب ف۱

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا

یہ ہے اللہ کی ہدایت اس سے ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اسے کوئی

لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

راہ دکھانے والا نہیں۔ بھلا جو شخص اپنے منھ پر روکتا ہے بُرے عذاب کو قیامت کے دن (کہیں جنتی کی مثل

وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

ہو سکتا ہے) ف۲ اور کہا جائے گا ستم گاروں سے کہ چکھو جو تم کماتے تھے۔ جھٹلا چکے ہیں ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾

اگلے لوگ تو ان پر آنازل ہوا عذاب ایسی جگہ سے جہاں سے خبر نہ رکھتے تھے۔

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

تو ان کو چکھائی اللہ نے رسوائی دنیا کی زندگی میں۔ اور آخرت کا عذاب تو بہت

اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا

ہی بڑا ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے ہوتے۔ اور ہم نے بیان فرمائی لوگوں کے لئے اس قرآن

الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۚ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا

میں ہر قسم کی مثال کہ شاید وہ نصیحت پکڑیں (ہم نے نازل فرمایا) قرآن

عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

عربی زبان میں بے عیب کہ شاید وہ پرہیزگار بن جائیں۔ اللہ نے بیان فرمائی

مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ

ایک مثال ایک مرد (غلام) ہے اس میں کئی ساجھی ہیں بدخو اور ایک شخص (غلام) سالم ایک شخص کا ہے۔

يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ

کیا یہ دونوں برابر ہیں حالت میں؟ ہر تعریف اللہ کو زیبا ہے! بلکہ ان میں بہتیرے نہیں جانتے ف۳ (رکوع ۱۸) بیشک تجھ کو بھی مرنا ہے

وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

اور کچھ شک نہیں کہ وہ بھی مرنے والے ہیں، بلاشبہ تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کے حضور میں باہم جھگڑے کرو گے۔ ف۴

ف۱ یعنی اللہ کے نیک بندے جب قرآن سنتے ہیں اور اس میں خوف کی کوئی آیت سن پاتے ہیں تو ایسا خوف چھا جاتا ہے کہ ان کے بدن کانپ اٹھتے ہیں اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے بعد رحمت کی ظاہر کرنے والی آیت پر پہنچتے ہیں تو ان پر ایک سکون و اطمینان طاری ہو جاتا ہے۔ غرض ان کی حالت امید و بیم کے بین بین ہے اور یہی ایمان کا منشا اور الایمان بین الخوف والرجاء کا مطلب ہے۔

ف۲ منھ انسان کے جسم میں تمام اعضاء سے افضل اور اس درجہ عزیز ہے کہ وہ منھ پر پڑنے والی چوٹ کو دوسرے اعضاء پر روکتا ہے اور اس پر زد نہیں پڑنے دیتا گویا ہر عضو منھ کی سپر بنتا ہے اور قیامت میں دوزخی کے ہاتھ پیر بکڑے ہوئے ہونگے اور اوپر سے اس پر پڑے گی مار تو وہ اپنے منھ ہی کو سپر بنائے گا اور اسی پر مار پڑیگی۔ (وقف لازم)

ف۳ یہ مثال مشرک اور موحد کی ہے جو غلام کئی شخصوں کا شرکت میں ہوگا وہ ضرور برباد ہوگا نہ کوئی اس کو سالم اپنا غلام سمجھے گا اور نہ پوری طرح اس کی خبرگیری کرے گا اور پھر شریک بھی ایسے بدخو جن کی حالتیں مختلف اور ایک کی طبیعت دوسری سے نہیں ملتی۔ پس اس کی حالت تو ضرور تباہ ہوتی ہے اور وہ غلام جو سمو چا ایک آقا کا (باقی صفحہ ۵۹۷ پر)

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچے کلام کو جب کہ

إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِينَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِي

وہ اس کے پاس آیا! کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے ف۱ اور جو

جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿۳۳﴾

سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کو سچ مان لیا وہی لوگ پرہیزگار ہیں ف۲

لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۴﴾ ج صلے

ان کے لئے ہے جو کچھ وہ چاہیں اپنے پروردگار کے پاس! یہ ہے جزا نیکوکار بندوں کی۔

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم

تاکہ اللہ دور کردے ان سے بد اعمال جو انھوں نے کئے تھے اور ان کو عطا فرمائے ان کا اجر

بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۵﴾ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ

ان نیک اعمال کا جو وہ کرتے تھے۔ کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں؟

وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ

(ش ۱) اور یہ لوگ تجھ کو ڈراتے ہیں ان سے جو اللہ کے سوائے ہیں! اور جس کو اللہ گمراہ کرے تو

فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ ج وَمَن يَهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِن

کوئی اس کو ہدایت پر لانے والا نہیں۔ اور جسے اللہ ہدایت دے تو کوئی اس کو بہکانے والا

مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِن

نہیں۔ کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں؟ اور اگر

سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ

تو ان سے دریافت کرے کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو؟ وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے

قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ

کہہ دے کہ بھلا دیکھو تو سہی جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا اگر اللہ مجھ کو کچھ

اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ

تکلیف دینی چاہے کیا وہ (بت) دفع کردیں گے اسکی ڈالی ہوئی تکلیف کو یا اللہ میرے حق میں رحمت کا

ف۱
یعنی اگر میں نے جھوٹ خدا کا نام لیا اور ناجائز طور پر اپنے کلام کو اس کی طرف منسوب کر کے اس کا کلام بتایا تو مجھ سے زیادہ برا کون؟ اور اگر وہ سچا تھا اور تم نے اپنے ذاتی عناد اور کجروی کے باعث اس کو جھوٹا سمجھا اور دین برحق کو اس کے پیچھے جھٹلا کر کافر بنے تو تم سے بڑھ کر ظالم کون؟

ف۲
جو دین حق لایا وہ نبیؑ اور جس نے اس کو سچا سمجھا وہ مومن مسلمان۔ بعض مفسرین نے دین برحق لانے والے سے جبریلؑ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تصدیق کرنے والے سے حضرت ابوبکر صدیقؓ مراد لی ہے۔ واللہ اعلم اس میں تو کچھ شک نہیں کہ بالغ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ ایمان لائے ہیں اور اسی وجہ سے صدیق کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔

(ش ۱) شان نزول صفحہ ۸۶۰ پر

هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ
ارادہ فرمائے کیا وہ (بُت) اس کی رحمت روک دیں گے ؟ کہہ دے مجھ کو اللہ بس ہے ! اسی پر
یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ
بھروسہ رکھا کرتے ہیں بھروسہ رکھنے والے ۔ کہہ دے کہ اے میری قوم ! تم عمل کئے جاؤ اپنی جگہ میں بھی
اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ
عمل کر رہا ہوں ۔ اب آگے چل کر جان لوگے کہ کس پر آفت آتی ہے جو اس کو رسوا کردے
یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ
گی اور (کس پر) اترتا ہے دائمی عذاب ! ہم نے نازل فرمائی تیرے اوپر
الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ
کتاب لوگوں کے لئے حق کے ساتھ ۔ پس جو راہ پر آگیا تو اپنے بھلے کے لئے ۔ اور جو کوئی
ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۴۱﴾ ع
گمراہ ہوا تو بس اپنے ہی بُرے کو گمراہ ہوتا ہے ! اور تو ان پر داروغہ نہیں ہے ف۱
اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ
اللہ روحیں قبض فرمالیتا ہے ان کے مرتے وقت اور جو مری نہیں ان کو بھی قبض فرمالیتا
مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ
ہے ان کے سوتے وقت پھر ان کو روکے رکھتا ہے جن پر حکم فرماچکا موت کا اور ان دوسروں
الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
کو بھیج دیتا ہے ایک وقت مقرر تک ! بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے
یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ
لئے جو غور کرتے ہیں ف۲ کیا انھوں نے ٹھہرا رکھے ہیں اللہ کے سوا سفارش کرنے والے ! کہہ دے
اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْـًٔا وَّ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ
کہ اگر یہ سفارشی کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں (تب بھی) کہہ دے کہ
الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ
اللہ ہی کے اختیار میں ہے سفارش ساری ۔ اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں ۔ پھر

ف۱ یعنی اے محمد تم پر ان کے اعمال کی ذمہ داری تو ہے نہیں ان کے اعمال کی باز پرس تو ان ہی سے ہونی ہے ۔ تمھارا کام تو ہمارے احکام کا پہنچا دینا ہے ۔ اور بس ۔

ف۲ ہر شخص کے جسم میں دو روحیں ہیں ایک تو وہ روح ہے جس کے باعث دیکھنا بھالنا، سننا پہچاننا اور دو مختلف چیزوں میں امتیاز اور تفریق کرتا ہے ۔ اس کو ہوش بھی کہہ سکتے ہیں ۔ یہ سوتے وقت قبض کی جاتی ہے اور جہاں چاہتی چلتی پھرتی اور سیر کرتی ہے ۔ جو کچھ دیکھتی سنتی ہے ۔ اسی کا نام خواب ہے اور دوسری روح وہ ہے جس کی وجہ سے سانس آتا جاتا ہے نبضیں چلتی اور کھانا ہضم ہوتا ہے جس کا نام حیات ہے یہ سونے کی حالت میں باقی رہتی ہے اور موت کے وقت جسم سے نکال لی جاتی ہے تو جو قبض روح مرنے کی وجہ سے ہوا ہے اس روح کو پھر دنیا میں آنا نہیں ملتا اور جو قبض روح سونے کی وجہ سے ہوا ہے وہ روح خدا کے حکم سے پھر دنیا میں واپس آتی ہے اور یہ ذی روح پیدا ہو کر اپنے وقت مقرر تک کاروبار کرتا رہتا ہے ہر شخص پر روزانہ نیند کی حالت طاری ہوتی ہے ۔ نیند میں روح کا نکلنا پھر دوبارہ جسم میں داخل ہو کر جاگ اٹھنا مرنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہونے کی جس کا نام بعث و نشر ہے پوری دلیل ہے

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۴۴﴾ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ

اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۔ اور جب ذکر کیا جاتا ہے اکیلے اللہ کا تو متنفر ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۚ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ

دل جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا ۔ اور جب ذکر کیا جائے اللہ کے سوائے اوروں

إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

کا تب ہی وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں ۔ کہہ بار خدایا اے پیدا فرمانے والے آسمانوں اور زمین کے، جاننے والے

عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي

حاضر و غائب کے تو ہی فیصلہ فرمائے گا اپنے بندوں میں اس چیز کا جس میں وہ

مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي

اختلاف کر رہے تھے ۔ اور اگر ستم گاروں کے پاس جو کچھ کہ زمین میں

الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ

ہے سب ہو اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور ہو تو ضرور سب دے ڈالیں

الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا

عذاب کی سختی کے عوض قیامت کے دن! اور ان کو ظاہر ہوگا اللہ کی طرف سے جس کا ان کو

يَحْتَسِبُونَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ

گمان بھی نہ تھا ۔ اور ان کو نظر آجائیں گی ان اعمال کی برائیاں جو انھوں نے کئے تھے اور ان کو گھیر لیا

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۴۸﴾ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا

(اس عذاب نے) جس کی ہنسی اڑایا کرتے تھے تو جب آلگتی ہے انسان کو کوئی تکلیف تو ہم کو پکارتا ہے

ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ

پھر جب اس کو عطا فرماتے ہیں کوئی نعمت اپنی طرف سے تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو مجھ کو ملی ہے علم پر ف۱ کوئی

هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ

نہیں یہ تو آزمائش ہے ولیکن ان میں بہتیرے جانتے نہیں ۔ کہہ چکے ہیں یہی کلمہ ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۵۰﴾ فَأَصَابَهُمْ

اگلے لوگ تو ان کے کچھ بھی کام نہ آیا جو وہ کیا کرتے تھے ۔ پھر ان کو پہنچیں ان

ف۱

یعنی نعمت تو ہم نے دی اور وہ یوں کہتا ہے کہ میں تو پہلے سے جانتا تھا کہ مجھ کو یہ نعمت ملے گی کیونکہ میں اپنے فضل وکمال اور استحقاق سے واقف ہوں واقعی میں اسی قابل تھا یا یہ معنیٰ ہیں کہ یہ نعمت تو مجھ کو اپنی لیاقت سے ملی ہے ۔ میں اس کے حاصل کرنے کے وسائل اور اسباب کا ماہر اور لائق شخص ہوں مجھ کو بھلائی حاصل کرنے کے بہتیرے طریقے معلوم ہیں غرض اللہ کے فضل اور قدرت کا قائل نہیں ہوتا حالانکہ اس کا ایسا سمجھنا غلط ہے ۔ نعمت تو آزمائش ہے کہ دیکھیں کون شکر کرتا ہے اور کون اس کو اپنی لیاقت کا صلہ سمجھ کر ناشکر بنتا ہے ۔

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ

اعمال کی سزائیں جو انھوں نے کئے تھے اور جنھوں نے ظلم کیا ان لوگوں میں سے ان کو بھی عنقریب پہنچیں گی

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ

ان اعمال کی سزائیں جو انھوں نے کئے ہیں اور وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے ۔ کیا انھوں نے جانا نہیں کہ

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اللہ فراخ کر دیتا ہے روزی جس کی چاہتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے ؟ بیشک اس میں نشانیاں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا ع ۵ ۱۱ ۲

ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ف (رش ۲) کہہ دے اے میرے بندو جنھوں نے خود زیادتی کی

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ

اپنے اوپر تم ناامید نہ ہو اللہ کی رحمت سے ۔ بیشک اللہ بخشتا ہے

الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى

تمام گناہوں کو ۔ کچھ شک نہیں کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور رجوع کرو اپنے

رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا

پروردگار کی جانب اور اسکے فرمانبردار بن جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر نازل ہو عذاب پھر تمہاری مدد

تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

نہ کی جائے ۔ اور چلو بہتر بات پر جو اتاری گئی تمھاری طرف تمہارے پروردگار کی جانب

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۙ

سے اس سے پہلے کہ تم پر آ نازل ہو عذاب ناگہاں اور تم کو خبر بھی نہ ہو !

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ

کہیں کوئی نفس کہنے لگے کہ اے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے حق

اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ ۙ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ

میں کی اور میں تو ہنستا ہی رہا ۔ یا کہنے لگے کہ اگر

اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ ۙ اَوْ تَقُوْلَ

اللہ مجھ کو ہدایت دیتا تو ضرور میں پرہیزگاروں میں سے ہوتا ۔ یا کہنے لگے

ف مطلب یہ ہے کہ اپنی سی تدبیریں کرنے اور عقل دوڑانے میں تو کوئی شخص بھی کمی نہیں کرتا۔ اپنی سی بہتیری کرتا ہے لیکن کوئی خوش حال ہے جس کی روزی کشادہ ہے اور اسی کا دوسرا بھائی محتاج ہے کہ اس کا رزق نپا تلا ہے معلوم ہو گیا کہ رزاق اور ہی ہے رزق رسانی میں کسی کی عقل کام نہیں کر سکتی۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۰ پر)

حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ
جب عذاب دیکھے کہ کاش مجھ کو پھر لوٹ جانا ہو تو میں
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا
نیکوکاروں میں ہوں (اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا) ہاں تیرے پاس پہنچے میرے احکام تو تو نے انکو
وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا ف۱ اور قیامت کے دن
تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ
تو دیکھے گا ان لوگوں کو جنھوں نے جھوٹ بولا اللہ پر کہ ان کے منہ سیاہ ہیں، کیا جہنم
فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
میں غرور کرنے والوں کا ٹھکانا نہیں؟ اور اللہ نجات دے گا ان لوگوں کو جنھوں نے
بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ
پرہیزگاری کی انکی کامیابی کے ساتھ، ان کو سختی پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اللہ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ؗ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ
ہر چیز کا پیدا فرمانے والا ہے اور وہ ہر چیز کا خبر گیراں ہے۔ اسی کے پاس ہیں
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
کنجیاں آسمانوں اور زمین کی! اور جنھوں نے کفر کیا اللہ کی آیتوں کا وہی لوگ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا
نقصان پانے والے ہیں۔ (رکوع ۳) کہہ دے کہ کیا مجھ کو تم یہ صلاح دیتے ہو کہ اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت
الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
کروں اے نادانو۔ اور بیشک وحی بھیجی جا چکی ہے تیری طرف اور ان کی طرف جو تجھ سے پہلے تھے
لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾
کہ اگر تو نے شریک خدا ٹھہرایا تو ضرور اکارت ہو جائے گا تیرا کیا دھرا اور ضرور تو گھاٹا پانیوالوں میں ہو جائیگا
بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا
بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور ہو شکر گزار بندوں میں سے۔ (رکوع ۴) اور انھوں نے

ف۱
مطلب یہ ہے کہ اے گنہگار بندو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یہ نہ سمجھو کہ تم اتنا کفر و شرک کر چکے ہو اب ایمان لانا کیا نفع دے گا۔ نہیں نہیں ضرور ایمان لاؤ۔ تمھارے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے لیکن ایمان لانا ہے تو مرنے سے پہلے پہلے ایمان لے آؤ ایسا نہ ہو کہ موت سامنے آکھڑی ہو یا یکایک عذاب نازل ہو جائے ایسے وقت میں تو ایمان لانا کچھ نفع نہ دے گا۔ اس سے پیشتر توبہ کر لو گے اور اللہ کی طرف رجوع کر لو گے تو بیشک شرک و کفر سب معاف ہو جائے گا ورنہ بجز حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

ع ۶ / ۱۱ / ۳

(شان نزول صفحہ ۸۶۰ پر)

اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسی کہ قدر پہچانی چاہیئے تھی اور زمین ساری اسکی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

اور آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں! وہ پاک ہے اور برتر ہے اس سے جو تم

يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ

شریک ٹھہراتے ہو۔ ف۱ اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جو آسمانوں اور

وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى

زمین میں ہیں مگر ہاں جس کو اللہ چاہے! پھر صور پھونکا جائے گا دوسری بار تو

فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا

ایک دم سے وہ کھڑے ہو جائیں گے (چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے۔ اور چمک اٹھے گی زمین اپنے پروردگار کے نور سے

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِاىْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ

اور لار کھا جائے گا نامہ اعمال اور لا حاضر کیئے جائیں گے پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ کر دیا

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ

جائے گا ان میں انصاف سے اور ان پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔ اور پورا دے دیا جائے گا ہر شخص کو

مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

جو کچھ اس نے کیا تھا اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ف۲ اور ہانکا جائے گا کافروں کو

كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا

دوزخ کی جانب گروہ گروہ ! یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچیں گے تو کھول دیئے جائینگے

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ

اسکے دروازے اور ان سے کہیں گے دوزخ کے داروغہ کہ کیا تمہارے پاس نہیں پہنچے تھے پیغمبر تم ہی میں سے کہ وہ تم

اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى

پر پڑھتے تمہارے پروردگار کی آیتیں اور تم کو ڈراتے تمہاری اس دن کی ملاقات سے۔ وہ کہیں گے ہاں

وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا

آئے تو ضرور تھے لیکن ثابت ہوا حکم عذاب کا کافروں پر۔ کہا جائے گا داخل ہو

ف۱
اللہ پاک کے فرمانے کے موافق اتنا تو کہنا چاہیئے کہ اللہ کے داہنا ہاتھ ہے باقی اس میں توغل کرنا اور اسکی کیفیت اور ہیئت بیان کرنی یا پوچھنی کہ کیسا ہے اور کتنا ہے؟ جائز نہیں ہے۔

ف۲
گواہوں سے مراد سرور عالم سید الابرار خیر الخلیقہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت مرحومہ ہے۔ گواہی دیں گے کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے اللہ پاک کے احکام پورے طور پر پہنچا دیئے اور ان گواہوں کو بلایا جانا صرف کافروں پر الزام قائم کرنے کی غرض سے ہے ورنہ وہ کون سی چیز ہے جو اللہ سے مخفی ہے اس کو تو گواہ کی کچھ حاجت ہی نہیں

ع ۷ / ۴

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾

جہنم کے دروازوں میں سدا اسی میں رہنے کو پس برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا

اور چلایا جائے گا ان لوگوں کو جو ڈرتے رہے اپنے پروردگار سے جنت کی جانب گروہ گروہ۔ یہاں تک کہ جب

جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

اسکے قریب پہنچیں گے اور کھلے ہوئے ہونگے اس کے دروازے اور ان سے کہیں گے بہشت کے داروغہ کہ سلام علیکم تم

طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

خوشحال ہوئے پس داخل ہو بہشت میں سدا رہنے کو۔ اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم

صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ

کو سچ کر دکھایا اپنا وعدہ اور ہم کو وارث بنایا اس زمین کا کہ ہم جگہ لیں جنت میں سے جہاں

نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ

چاہیں تو کیا اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کا اور تو دیکھے گا فرشتوں کو حلقہ باندھے ہوئے

مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ

عرش کے گرد تسبیح کرتے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اور فیصلہ کر دیا جائے

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع

گا لوگوں میں انصاف سے اور کہا جائے گا ہر تعریف اللہ کو جو پروردگار ہے تمام جہان کا۔

(۴۰) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۹

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ

حم نازل فرمانا کتاب کا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست باخبر ہے۔ گناہ کا

الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ

بخشنے والا اور توبہ کا قبول فرمانے والا سخت عذاب دینے والا صاحب انعام! کوئی

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا

معبود نہیں اس کے سوائے! اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ (ش ۵) صرف وہی لوگ جھگڑا کرتے ہیں اللہ کی آیتوں میں

خواص

جو شخص صبح کو سورہ دخان اور اس سورت کا شروع یعنی حم سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھے گا وہ شام تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھے گا وہ صبح تک ہر آفت سے امن میں رہے گا۔ اس سورہ کا نام سورۃ الطول سورہ الغافر بھی ہے۔

فضائل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ سورتیں جن کے شروع میں حم ہے مجھ کو الواح موسیٰ سے مرحمت ہوئی ہیں۔

ع ۵ / ۸

(شان نزول صفحہ ۸۶۰ پر)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝۴ كَذَّبَتْ

جو منکر ہیں تو تجھ کو دھوکے میں نہ ڈال دے ان کا چلنا پھرنا شہروں میں جھٹلایا تھا

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ

ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور دوسرے فرقوں نے قوم نوح کے بعد۔ اور ارادہ کیا ہر امت

اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ

نے اپنے پیغمبر کا کہ اس کو گرفتار کرلیں اور جھگڑے کئے بیہودہ شبہات سے "تاکہ اس کے باعث لڑکھڑائیں

الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ

دین حق کو تو میں نے ان کو دھر پکڑا پس کیسی ہوئی میری سزا دینی۔ اور اسی طرح ثابت ہو چکا تیرے

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۶ ۘ

پروردگار کا حکم کافروں پر کہ وہ دوزخی ہیں۔ جو

الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

(فرشتے) اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور جو عرش کے گرداگرد ہیں وہ تسبیح کرتے ہیں اپنے پروردگار

رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ

کی تعریف کے ساتھ اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مغفرت مانگتے ہیں ایمان والوں کے لئے۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ

کہ اے ہمارے پروردگار تو نے گھیر لیا ہر چیز کو رحمت اور علم میں تو بخش دے ان لوگوں کو

تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷ رَبَّنَا وَ

جو توبہ کریں اور چلیں تیرے راستہ پر اور ان کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔ اے ہمارے

اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

پروردگار اور ان کو داخل فرما ہمیشہ رہنے کے باغوں میں جنکا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو بھی داخل فرما جو

اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸ ۙ

نیک ہوں انکے باپ دادوں اور ان کی بیبیوں اور انکی اولاد میں سے بیشک تو زبردست حکمت والا ہے۔

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَ

اور انکو محفوظ رکھ برائیوں سے! اور جس کو تو محفوظ رکھے برائیوں سے اس دن تو بیشک تو نے اس پر مہربانی فرمائی اور

رقعت الازم / زقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝٩ ع إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ

یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ جو لوگ کافر ہیں ان سے باواز بلند کہہ دیا

لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى

جائے گا کہ اللہ کا بیزار ہونا اس سے بڑا تھا جو تم اپنی جانوں سے بیزار ہو جبکہ تم بلائے جاتے تھے

الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝١٠ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا

ایمان کی طرف پس تم کفر کرتے تھے ف۱ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہم کو موت دے چکا دو بار اور زندگی

اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ۝١١

دے چکا دو بار ف۲ اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہوں کے پھر اب بھی نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟

ذٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ

یہ (عذاب) اس لئے ہے کہ جب پکارا جاتا تھا اکیلے اللہ کو تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک

تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝١٢ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ

ٹھہرایا جاتا تھا تو تم یقین کر لیتے تھے اب حکم اللہ ہی کا ہے جو عالیشان بڑا ہے۔ وہی ہے جو تم کو دکھاتا ہے اپنی نشانیاں

وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ۝١٣

اور اتارتا ہے تمہارے لئے آسمان سے رزق! اور وہی سوچتا ہے جو (اللہ کی طرف) رجوع کرتا ہے

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝١٤

پس اللہ کو پکارو اسی کے لئے عبادت کو خالص بنا کر اگرچہ برا مانیں کافر۔

رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن

(اللہ) بلند مرتبوں والا عرش کا مالک ہے۔ روح ڈالتا ہے اپنے حکم سے جس پر چاہتا

يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝١٥ يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ

ہے اپنے بندوں میں سے ف۳ تاکہ وہ ڈرائے ملاقات کے دن سے۔ جس دن کہ وہ نکل کھڑے ہوں گے

لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ

نہ چھپی رہے گی اللہ پر ان کی کوئی چیز (اللہ فرمائے گا) کہ کس کی بادشاہی ہے آج؟ (پھر خود ہی جواب دے گا کہ)

الْقَهَّارِ ۝١٦ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ

اکیلے اللہ کی ہے جو بڑا زبردست ہے۔ آج بدلہ دیا جائے گا ہر شخص کو اسی کے موافق جو اس نے کمایا۔ بالکل ظلم نہیں آج!

ع ۹/۶

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جب کافر دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو تکلیف کے باعث اپنی جانوں تک سے بیزار ہو جائیں گے اور آرزو کریں گے کہ کاش ہم مٹی ہو جاتے کہ یہ سزائیں نہ بھگتنی پڑتیں تو اس وقت دوزخ کے موکل فرشتے ان سے کہیں گے کہ جیسا آج تم اپنی جانوں سے بیزار ہو اس سے بڑھ کر اللہ تم سے بیزار تھا جب تم کو اس کے پیغمبر ایمان کی طرف بلاتے تھے اور تم مانتے نہ تھے۔ یا یہ مطلب ہے کہ جب تم کو ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم دین اسلام سے بیزار ہو کر اپنی خواہشات کے پیچھے جاتے اور ایمان سے انکار کرتے تھے اور یہ ایمان سے کیا بیزاری تھی واقع میں تم کو اپنی جانوں سے بیزاری تھی۔ کیونکہ اس کا انجام تمہاری بربادی اور ابدی ہلاکت تھا تو گو تم جانتے نہ تھے لیکن اس نادانی میں اپنے ہی آپ سے دشمنی کرتے تھے اس بیزاری اور اپنے ہی ساتھ عداوت رکھنے کا نتیجہ یہ ہے کہ آج اللہ تم سے سخت بیزار اور تمہارا دشمن ہے۔ یہاں اس کی سزا بھگتو۔ یا یہ مطلب ہے کہ آج تم نادم و پشیمان ہو کر اپنے اوپر آپ لعنت کر رہے ہو اور دنیا میں جب کفر کیا کرتے تھے تو اللہ تم پر اس سے زیادہ لعنت کیا کرتا تھا۔ اسی کا نتیجہ آج دیکھو گے۔

ف۲ پہلے مٹی تھے یا نطفہ بہرحال مردہ ہی تھے پھر اس میں جان پڑی تو زندہ ہوئے پھر مرے پیچھے قبر میں دفن ہوئے پھر قیامت کو زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے یہ

(باقی صفحہ ۶۰۹ پر)

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡاٰزِفَةِ اِذِ الۡقُلُوۡبُ

بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور ان کو ڈرایئے قیامت کے دن سے ف۱ جب کہ دل

لَدَى الۡحَـنَاجِرِ كٰظِمِيۡنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ حَمِيۡمٍ وَّلَا

گلوں کے پاس آ پہنچیں گے غم سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ نہ ستم گاروں کا کوئی دوست ہو گا اور نہ

شَفِيۡعٍ يُّطَاعُ ؕ ﴿۱۸﴾ يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِى الصُّدُوۡرُ ﴿۱۹﴾

کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے۔ اللہ جانتا ہے آنکھوں کی چوری اور جو سینے پوشیدہ رکھتے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَقۡضِىۡ بِالۡحَـقِّ ؕ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَقۡضُوۡنَ

اور اللہ حکم دیتا ہے سچائی سے۔ اور جن کو یہ کافر پکارا کرتے ہیں اللہ کے سوا وہ تو نہیں حکم

بِشَىۡءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى ع ۶ ۱۱

دیتے کچھ بھی۔ بیشک اللہ ہی سننے والا دیکھنے والا ہے! کیا یہ پھرے نہیں ملک

الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا مِنۡ

میں کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے

قَبۡلِهِمۡ ؕ كَانُوۡا هُمۡ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الۡاَرۡضِ فَاَخَذَهُمُ

پہلے تھے؟ وہ لوگ زیادہ تھے ان سے قوت میں اور ان نشانیوں میں جو زمین میں چھوڑ گئے ف۲ تو

اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ

ان کو دھر پکڑا اللہ نے انکے گناہوں کے باعث اور نہ ہوا ان کو اللہ سے کوئی بچانے والا۔ یہ سزا اس

بِاَنَّهُمۡ كَانَتۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوۡا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ

سبب سے کہ ان کے پاس آئے تھے ان کے پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر پس انھوں نے کفر کیا تو ان کو دھر پکڑا اللہ نے

اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَا

بیشک وہ زور آور سخت عذاب دینے والا ہے۔ اور ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیاں

وَسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۙ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوۡنَ فَقَالُوۡا

اور کھلی حجت دے کر۔ فرعون اور ہامان اور قارون کی جانب تو وہ کہنے

سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡحَـقِّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوا

لگے کہ جادوگر ہے جھوٹا۔ پھر جب موسیٰ ان کے پاس آیا ہمارے پاس سے پیغام حق لے کر تو وہ بولے

ف۱ یوم الآزفہ بھی روز قیامت کا نام ہے یعنی وہ دن جو قریب ہے اور چلا آرہا ہے۔

ف۲ یعنی ان کے اگلے ان سے بل بوتے میں بھی زیادہ تھے اور عالی شان محل اور اونچے اونچے قلعے بنانے کے اعتبار سے بھی ان سے بڑھے ہوئے تھے۔

اُقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ

کر مار ڈالو ان لوگوں کے بیٹوں کو جو ایمان لائے اسکے ساتھ اور زندہ رہنے دو انکی عورت ذات (بیٹیوں) کو اور جو

الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ

داؤ ہے کافروں کا وہ غلطی ہی میں ہے۔ اور فرعون بولا مجھ کو چھوڑ دو کہ میں مار ڈالوں

مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ

موسیٰ کو اور اسے چاہیئے کہ وہ اپنے پروردگار کو پکارے! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں بدل ڈالے تمہارے دین کو یا یہ کہ

يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ

نکال کھڑا کرے ملک میں فساد۔ اور موسیٰ نے کہا کہ میں تو پناہ لے چکا

بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ ع ۳ / ۸

ہوں اپنے اور تمہارے پروردگار کی ہر مغرور (کے شر) سے جو یقین نہیں رکھتا حساب کے دن کا۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ

اور کہا ایک ایماندار مرد نے فرعون کے عزیزوں میں سے جو چھپاتا تھا اپنے ایمان کو

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

کیا تم قتل کئے دیتے ہو ایک مرد کو اسی بات پر کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور وہ لایا ہے تمہارے پاس کھلی

مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ

کھلی نشانیاں تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اگر (بالفرض) یہ جھوٹا ہے تو اسی پر پڑے گا اسکے جھوٹ کا وبال اور اگر سچا ہے

صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

تو تم پر آ پڑے گا کچھ اس (عذاب) میں سے جس کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے۔ بیشک اللہ اس کو ہدایت نہیں کرتا

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ

جو حد سے بڑھا ہوا (اور) جھوٹا ہو۔ اے میری قوم تمہاری بادشاہی ہے آج بڑھ چڑھ رہے ہو

فِي الْاَرْضِ ؗ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ

ملک میں۔ پھر کون ہماری مدد کرے گا اللہ کے عذاب سے اگر ہم پر آ نازل ہوا۔

قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ

فرعون بولا کہ میں تو تم کو وہی بات سمجھاتا ہوں جو خود سمجھتا ہوں اور وہی راہ بتاتا ہوں جس

(بقیہ صفحہ ۶۰۷)

ہوئیں دو موتیں اور دو زندگیاں۔

ف ۳

روح سے مراد یا تو روح الامین یعنی جبریل علیہ السلام ہیں یا وحی مراد ہے کیونکہ وہ قلوب کی زندگی ہے مطلب یہ ہے کہ جس بندے کو چاہتا ہے پیغمبر بنا لیتا ہے۔

ف ۴

یوم التلاق قیامت کے دن کا نام ہے۔ کیونکہ اس میں ساکنان زمین، ساکنان آسمان یعنی فرشتوں سے ملیں گے اور اگلے پچھلے سب ایک دوسرے سے ملاقی ہوں گے۔

الرَّشَادِ ۝۲۹ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ

میں بھلائی کی ہے ۔ اور کہا اس شخص نے جو ایمان لا چکا تھا کہ اے قوم مجھ کو اندیشہ ہے تم پر اگلی

يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝۳۰ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَ

جماعتوں کے دن کا سا۔ جیسا حال (ہوا تھا) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان

الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝۳۱ وَيٰقَوْمِ

لوگوں کا جو ان کے بعد ہوئے! اور اللہ بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ اور اے قوم!

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝۳۲ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا

میں تم پر خوف کرتا ہوں ایک دوسرے کو پکارنے کے دن کا ف۱ جس دن تم بھاگ کھڑے ہو گے پیٹھ پھیر کر۔ کوئی

لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

نہیں تم کو اللہ سے بچانے والا۔ اور جس کو اللہ گمراہ کرے تو کوئی اس کو راہ پر

هَادٍ ۝۳۳ وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ

لانے والا نہیں۔ اور تمہارے پاس آچکا ہے ۔ یوسف اس سے پہلے کھلی نشانیاں لے کر پھر تم سدا شک ہی

فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ

میں رہے ان چیزوں کی طرف سے جو وہ تمہارے پاس لایا تھا۔ یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گیا تو تم کہنے لگے کہ ہرگز نہ

اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

بھیجے گا اللہ اس کے بعد کوئی رسول! اسی طرح اللہ اس کو گمراہ کیا کرتا ہے جو حد سے نکلا ہوا شک

مُّرْتَابُۨ ۝۳۴ ۚ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ

کرنے والا ہو ف۲ ان لوگوں کو جو جھگڑے کرتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بلا دلیل کہ وہ ان کے

اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ

پاس آئی ہو۔ بہت ہی ناپسند ہے ان کا یہ جھگڑا اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک۔ اسی طرح

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

اللہ مہر لگا دیا کرتا ہے ہر مغرور سرکش کے دل پر۔ اور فرعون بولا کہ

يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝۳۶ اَسْبَابَ

اے ہامان! بنا میرے لئے ایک محل تاکہ میں جا پہنچوں ان راستوں سے آسمانوں کے

ف۱ یعنی روز قیامت کہ جس میں جنتی دوزخیوں پر اپنی لازوال نعمتوں کا اظہار کرنے کے لئے پکاریں گے اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے کہ کچھ ہم کو کھلا پلا دو۔ یا وہ دن مراد ہے جس دن فرعون معہ اپنے لشکر کے دریائے نیل میں غرق ہوا اور ڈوبتے ہیں ایک شخص دوسرے کو مدد کے لئے پکارنے لگا۔ شاید اس ایماندار اللہ کے مقبول بندے کو اس انجام کا حال پہلے ہی کشف کے ذریعے سے معلوم ہو گیا ہوگا یا قیاس ہوگا کہ ہر کافر قوم پر اسی طرح عذاب آیا کرتا ہے۔

ف۲ مطلب یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کی زندگی بھر تو ان کی رسالت کا انکار کرتے رہے اور ان کے انتقال کے پیچھے آئندہ کا فیصلہ بھی اپنی ہی طرف سے کر لیا کہ آئندہ بھی اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا۔ یا یہ معنی ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے جیتے جی تو ان کی رسالت کو مانا نہیں جب ہو گیا ان کا انتقال اور سلطنت مصر میں بد نظمیاں پھیلیں اور ملک کا انتظام درہم برہم ہوا تو اس وقت یوسفؑ کی قدر ہوئی اور لوگے کہ یوسفؑ کا قدم اس شہر میں بڑا ہی مبارک تھا۔ واقع میں وہ نبی تھے اب ان کے بعد ان جیسا رسول کوئی بھی نہ آئے گا یا تو وہ انکار تھا یا یہ اقرار اسی کا نام اسراف اور حد سے بڑھنا ہے۔

السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَ

راستوں میں، پھر میں جھانک دیکھوں موسیٰ کے معبود کو اور میں تو اس کو جھوٹا ہی خیال کرتا ہوں

كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ

اور اسی طرح بھلے کر دکھائے گئے فرعون کو اس کے اعمال بد اور وہ روک دیا گیا راہ (صواب) سے

وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِىْ تَبَابٍ ۠ وَقَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ

اور جو داؤ تھا فرعون کا وہ تباہی میں تھا۔ اور کہا اس شخص نے جو ایمان لا چکا تھا کہ اے قوم!

اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ

میری پیروی کرو میں تم کو دکھا دوں گا بھلائی کا راستہ۔ اے قوم! بس یہ دنیا کی زندگی تو

الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ

(قلیل) فائدہ ہے۔ اور آخرت وہی تو ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔ جس نے برا

سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ

کام کیا تو وہ اسی کی برابر سزا دیا جائے گا۔ اور جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا

اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ

عورت اور وہ ہو ایمان والا تو وہی لوگ داخل ہوں گے جنت میں ان کو رزق

فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِىْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ

ملے گا وہاں بے شمار اور اے قوم! مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تم کو بلاتا ہوں نجات کی

وَتَدْعُوْنَنِىْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ ؕ تَدْعُوْنَنِىْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ

طرف اور تم مجھ کو بلاتے ہو دوزخ کی جانب ف تم مجھ کو بلاتے ہو تاکہ میں منکر بن جاؤں اللہ کا اور اس کا شریک

مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾

ٹھہراؤں ایسی چیز کو جس کا مجھے علم نہیں! اور میں تو تم کو بلاتا ہوں زبردست بخشنے والے کی جانب۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِىْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِى الدُّنْيَا وَ

کچھ شک نہیں کہ جس کی طرف تم مجھ کو بلاتے ہو نہ اس کا بلاوا دنیا میں ہے اور

لَا فِى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ

نہ آخرت میں ف۲ اور بیشک ہم کو لوٹ جانا ہے اللہ کی طرف اور بیشک جو حد سے بڑھے ہوئے

ع ۹ ۴

ف کہا تو ان کے سنانے کو لیکن اپنے اوپر دھر کر کہا نصیحت کے لئے اس قسم کے پسندیدہ کلمات جو دوسرے سننے والے کو بد دل نہ بنائیں بلکہ دل میں جا اثر کریں نہایت مناسب ہیں اگر یوں کہتے کہ تم کمبختوں کو کیا ہو گیا تو وہ اور زیادہ متنفر بن جاتے۔

ف۲ مطلب یہ ہے کہ سچے معبود کا کام تو یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو اپنی عبادت کی جانب بلائے اور جن کی عبادت کرنے کو تم مجھے بلاتے ہو وہ نہ اپنی عبادت کی جانب دوسروں کو بلاتے ہیں اور نہ اپنے معبود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جن جھوٹے معبودوں کی طرف تم مجھ کو بلا رہے ہو وہ تو کسی کی دعا قبول کر ہی نہیں سکتے۔ پھر عبادت سے نتیجہ اور فائدہ کیا؟

انصف

هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ

ہیں وہی دوزخی ہیں ۔ سو آگے چل کر تم یاد کرو گے جو میں تم سے کہتا ہوں اور میں سونپتا

اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ

ہوں اپنا کام اللہ کو ۔ بیشک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے ۔ تو اس کو اللہ نے

سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ ج اَلنَّارُ

بچا لیا ان کے مکر کی سختیوں سے اور آ گھیرا فرعون کے لوگوں کو سخت عذاب نے وہ آگ

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ج وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف

ہے کہ اس پر لا حاضر کئے جاتے ہیں صبح و شام ۔ اور جس دن قیامت قائم ہو گی (تو ہم حکم دیں

اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي

گے کہ) داخل کرو فرعون کے لوگوں کو سخت سے سخت عذاب میں ۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب آپس میں

النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

جھگڑا کریں گے آگ کے اندر تو کہیں گے ناتواں سرکشوں سے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ

تو کیا تم دفع کر سکتے ہو ہم سے آگ کا کچھ حصہ ؟ سرکش کہیں گے

اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَاۤ لا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾

کہ ہم سب اسی میں پڑے ہیں ۔ بے شک اللہ فیصلہ کر چکا بندوں میں ف۱

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ

اور کہیں گے وہ لوگ جو آگ میں پڑے ہیں دوزخ کے چوکیداروں سے کہ دعا کرو اپنے پروردگار

يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْۤا اَوَلَمْ تَكُ

سے کہ ہم سے ہلکا کر دے ایک دن کچھ عذاب ۔ وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس

تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ج وَمَا

آئے نہ تھے تمہارے پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر ؟ وہ کہیں گے ہاں آئے تو تھے وہ کہیں گے کہ تم ہی دعا کر لو ۔ اور

دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ ع ۵ ۱۰

کافروں کی دعا تو بس گمراہی میں ہے ف۲ ہم مدد کرتے ہیں اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں

ف۱ یعنی جو کچھ اس قادر مطلق کو حکم دینا تھا دے چکا تمام معاملات طے ہو چکے اب وہ وقت ہی نہیں کہ کوئی کسی کے کام آئے ۔

ف۲ یعنی دوزخ پر جو فرشتے تعینات ہیں وہ جواب دیں گے کہ سفارش کرنا ہمارا کام نہیں ہے ہم تو عذاب اور سزا دینے پر مقرر ہیں سفارش تو رسولوں کا کام ہے اور تم ان کے برخلاف ہی تھے ۔

اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ یَوْمَ لَا
کی دنیا کی زندگی میں اور نیز اس دن جب کہ کھڑے ہوں گے گواہ ف جس دن کچھ

یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾
فائدہ نہ دے گی ستمگاروں کو ان کی عذر معذرت اور ان کو پھٹکار ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْهُدٰی وَاَوْرَثْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾
اور ہم نے عطا فرمائی موسیٰ کو ہدایت اور وارث بنایا بنی اسرائیل کو کتاب کا!

هُدًی وَّذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
ہدایت اور نصیحت عقل مندوں کے لئے۔ پس تو صبر کر بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے

وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾
اور معافی مانگ اپنے گناہ کی اور تسبیح کر اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ شام اور صبح ف

اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ
جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بغیر سند کے جو ان کے پاس آئی ہو

فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ
بس ان کے سینوں میں ایک غرور ہے کہ وہ اس تک پہنچنے والی نہیں ف۳ سو تو پناہ مانگ اللہ کی بیشک

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ
وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ بیشک پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا بڑا ہے لوگوں

خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا
کے پیدا کرنے سے ولیکن بہتیرے آدمی سمجھتے نہیں ف۴ اور

یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
برابر نہیں اندھا اور دیکھنے والا اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے نہ

وَلَا الْمُسِیْٓءُ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ
وہ اور بدکار (برابر ہیں) تم بہت کم غور کرتے ہو ف۵ بیشک قیامت کہ ضرور آنے والی ہے

لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ
اس میں کچھ شک ہی نہیں! لیکن بہتیرے آدمی ایمان نہیں لاتے۔ اور تمہارا

ف۱ یعنی آخرت جب کہ اللہ کے فرشتے گواہ بن کر بندوں کے تمام بھلے برے اعمال کی گواہی دیں گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم اپنے پیاروں کی دین و دنیا دونوں جگہ مدد فرمایا کرتے ہیں۔

ف۲ ہر بندہ سے اس کی حیثیت کے موافق گناہ صادر ہوتا ہے جتنا اللہ کا زیادہ مقرب ہوتا ہے اس کے مرتبے کے موافق ذرا ذرا سے گناہ پر عتاب بھی ہو جاتا ہے۔ ہر شخص کو استغفار کرنا اور اپنے مہربان اللہ سے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیئے سرور عالم صلعم دن میں سو سو بار استغفار کیا کرتے تھے حالانکہ معافی کا پروانہ پہلے ہی آچکا تھا اور لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر سے اگلے پچھلے تمام گناہوں کے بخش دیئے جانے کی خوشخبری سنادی گئی تھی لیکن بندہ ہونے کا اقتضا یہی ہے کہ بہرحال مولیٰ کے سامنے خطادار ہونے کا مقر ہو کر استغفار کرتا رہے۔

ف۳ غرور سے مراد غلبہ کا ارادہ اور اس بات کی خواہش کرنا ہے کہ پیغمبر سے بڑھے چڑھے رہیں سو یہ ہونا نہیں۔

ف۴ یعنی یہ کافر دوسری بار پیدا ہونا اور مر کر پھر جی اٹھنا محال سمجھتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ جس قادر مطلق نے آسمان و زمین جیسی بڑی چیزیں ایک اشارے

(باقی صفحہ ۶۱۴ پر)

رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ

پروردگار فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا ! جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت

عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝۶۰ اَللّٰهُ الَّذِيْ ع ۶

سے وہ عنقریب داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل بن کر ف اللہ وہ ہے

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

جس نے بنا دیا رات کو تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن (بنا دیا) دکھلانے والا ! بیشک اللہ

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۱

بڑا فضل رکھتا ہے لوگوں پر و لیکن بہتیرے آدمی شکر نہیں کرتے ۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى

یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار ہر چیز کا پیدا فرمانے والا ۔ کوئی معبود نہیں اس کے سوا ۔ پس تم

تُؤْفَكُوْنَ ۝۶۲ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

کہاں سے پھیرے جاتے ہو ۔ اسی طرح وہ لوگ پھیرے جاتے ہیں جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے

يَجْحَدُوْنَ ۝۶۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ

رہتے ہیں ۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے بنا دیا تمہارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان

بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ

کو چھت اور تمہاری صورتیں بنائیں تو اچھی بنائیں تمہاری صورتیں اور تم کو روزی دی پاکیزہ چیزوں سے ۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۴ هُوَ الْحَيُّ

یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار ! تو بڑی بابرکت ہے اللہ کی ذات جو تمام جہان کا پروردگار ہے ۔ وہی زندہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا تم اس کو پکارو اسی کیلئے عبادت کو خالص بنا کر ۔ ہر تعریف اللہ کو

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۵ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

(زیبا) ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے (ش ۶) کہہ دے کہ مجھ کو اس سے ممانعت ہوئی ہے کہ انکی عبادت کروں جن کو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاۗءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ

تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے جب کہ میرے پاس آچکیں دلیلیں میرے پروردگار کی طرف سے اور مجھ کو حکم

ف

حدیث میں وارد ہے کہ الدعاء مخ العبادۃ یعنی دعا مانگنا اصل عبادت ہے کیونکہ اللہ کے آگے ہاتھ پھیلانے اور اپنے دینی دنیوی حاجات طلب کرنے میں عاجزی اور تذلل کا اظہار ہے اور یہی حق سبحانہ کو پسند ہے دعا نہ مانگنا غرور کی بات ہے ۔

(بقیہ صفحہ ۶۱۳)

سے پیدا کر دیں اس کے سامنے انسان کا زندہ کر دینا کون سی بڑی بات ہے ۔

ف

یعنی ذرا سا بھی غور کرو تو سمجھ لو کہ ایک ایسا دن تو ضرور ہونا ہی چاہئے جس میں نیکوکار اور بدکار الگ ہوں اور دونوں کو اپنے اپنے کئے کا بدلہ ملے اور اسی دن کا نام قیامت ہے ۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۰ پر)

أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

ہے کہ میں فرمانبردار ہوں دنیا جہان کے پالنے والے کا۔ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا مٹی سے

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ

پھر نطفے سے پھر لوتھڑے سے پھر تم کو نکالتا ہے بچہ سا پھر تم

لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى

کو زندہ رکھتا ہے تاکہ تم پہنچو اپنی جوانی کو پھر تم کو زندہ رکھتا ہے تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کسی کی تو روح قبض کر لی

مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ

جاتی ہے اس سے پہلے ہی اور زندہ رکھتا ہے تاکہ تم پہنچ جاؤ وقت مقرر تک اور تاکہ تم سمجھو، وہی ہے

الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ

جو جلاتا اور مارتا ہے۔ پھر جب مقرر فرما لیتا ہے کسی کام کا کرنا تو بس اس کیلئے

كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى ع۸ / ۱۲

فرما دیتا ہے کہ ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔ کیا تو نے ان کی جانب دیکھا نہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں میں! وہ کہاں

يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ ج صلے الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۣ قف

معانقة عند المتأخرين ۱۲

سے پھیرے جاتے ہیں۔ جن لوگوں نے جھٹلایا کتاب کو اور اس چیز کو جو ہم نے بھیجا اپنے رسولوں کی معرفت

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ لا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ لا

سو آخر کار ان کو معلوم ہو جائے گا۔ جب کہ طوق ہوں گے ان کی گردنوں میں اور زنجیریں! گھسیٹے جائیں گے

فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ج ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

کھولتے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم

تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ لا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ

شریک ٹھہراتے تھے۔ اللہ کے سوائے؟ وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے کھوئے گئے بلکہ ہم تو

نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ

پکارتے ہی نہ تھے اس سے پہلے کسی چیز کو۔ اسی طرح اللہ گمراہ کرتا ہے کافروں کو۔ یہ (سزا) اس

بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ

لئے ہے کہ تم خوش ہوتے پھرتے تھے زمین میں ناحق اور اس لئے کہ تم

تَمْرَحُوْنَ ۝۷۵ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ
اترایا کرتے تھے۔ داخل ہو جاؤ دوزخ کے دروازوں میں اس میں سدا رہنے کو
فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۷۶ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
تو کیا برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا۔ تو (اے محمدؐ) صبر کر بیشک اللہ کا وعدہ
حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ
سچا ہے! پس اگر ہم تجھ کو دکھائیں کچھ اس میں سے جو ہم ان سے وعدے کرتے ہیں یا تجھ کو دنیا سے اٹھالیں
فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝۷۷ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ
تو ہماری طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔ (رش ۷) اور ہم نے بھیجے تھے بہت سے پیغمبر تجھ سے پہلے
مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ
ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جن کے احوال ہم نے تجھ کو سنادیئے اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کا قصہ
عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ
تجھ کو نہیں سنایا۔ اور کسی پیغمبر کی طاقت نہ تھی کہ وہ لے آئے کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے
فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۷۸ ع ۸ / ۱۳
پھر جب آیا حکم الٰہی تو فیصلہ کر دیا گیا انصاف سے اور گھاٹے میں آئے اس جگہ جھوٹے لوگ۔
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۷۹
اللہ وہ ہے جس نے پیدا کر دیئے تمہارے لئے چوپائے تاکہ تم سوار ہو ان میں سے بعض پر اور ان میں سے بعض کو
وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ
تم کھاتے ہو اور تمہارے ان میں بہتیرے فائدے ہیں تاکہ تم پہنچو ان پر سوار ہو کر اپنے دلی مقصد تک
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝۸۰ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ
اور چارپایوں پر اور کشتیوں پر تم لدے لدے پھرتے ہو۔ اور اللہ تم کو دکھاتا ہے اپنی نشانیاں تو اللہ
اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝۸۱ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے؟ کیا یہ لوگ پھرے نہیں ملک میں کر دیکھتے کیسا (شان نزول صفحہ ۸۶ پر)
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ
ہوا انجام ان سے اگلے لوگوں کا۔ وہ ان سے زیادہ تھے

وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا
اور سخت تر تھے قوت میں اور ان نشانیوں میں جو زمین میں (چھوڑ گئے) تو ان کے کچھ کام نہ آیا جو
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا
وہ کمایا کرتے تھے۔ پھر جب ان کے پاس آئے ان کے پیغمبر معجزے لے کر یہ لوگ
بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
خوش ہوئے اس پر جو ان کے پاس علم تھا ف اور ان پر الٹ پڑا جس کی یہ ہنسی
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ
اڑایا کرتے تھے۔ پس جب انھوں نے دیکھا ہمارے عذاب کو، لگے کہنے کہ ہم ایمان لائے یکتا
وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ
اللہ پر اور ہم منکر ہوگئے اس چیز کے کہ جس کو ہم شریک ٹھہرایا کرتے تھے تو ان کو مفید نہ ہوا ان کا ایمان لانا
لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ
جبکہ وہ دیکھ چکے ہمارا عذاب، اللہ کی عادت ہے جو جاری رہی ہے اس کے بندوں میں
وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع
اور نقصان اٹھایا اس جگہ کافروں نے۔

ف یعنی جب ہمارے پیغمبر علم دین اور آسمانی وحی لے کر آئے اور صاف دلیلیں صریح معجزے دکھائے تو یہ لوگ اپنی ذاتی لیاقت اور علم معاش پر نازاں ہوئے اور کہا کہ ہم کو ان کے علوم کی ضرورت نہیں ہے ہماری حسن تدبیر اور دنیاوی معاملات کے انتظام کا سلیقہ ہمارے لئے زیادہ نافع ہے۔ غرض علم الٰہی اور علم دین کو وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتے
ع ۹ ۱۴
اس سورۃ کا نام سورۃ المصابیح اور سورۃ فصلت بھی ہے۔

حٰمٓ السجدۃ مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ع ۶

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ
حٰمٓ اتارا ہوا ہے بڑے مہربان رحم والے کی طرف سے۔ یہ ایک کتاب ہے مفصل
اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ
بیان کی گئی ہیں اسکی آیتیں قرآن عربی زبان کا جاننے والے لوگوں کے لئے۔ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا
فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ
پھر منہ موڑ لیا ان میں سے بہتیروں نے پس وہ سنتے نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل تو اس
اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَيْنِنَا
بات سے پردوں میں ہیں جسکی طرف تم ہم کو بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہمارے اور تیرے درمیان

وَ بَيۡنِكَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۵﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ

ایک پردہ ہے سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہیں ۔ کہہ دے کہ بس میں بھی بشر ہوں

مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِيۡمُوۡۤا

تم جیسا میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ بس تمھارا معبود معبود واحد ہے پس تم سیدھے ہو لو

اِلَيۡهِ وَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ‌ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۶﴾ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡتُوۡنَ

اس کی طرف اور اس سے گناہ بخشواؤ اور افسوس شرک کرنے والوں پر جو نہیں دیتے

الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

زکوٰۃ اور وہ آخرت کے منکر ہیں ۔ (س ۸) بیشک جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۸﴾ ع قُلۡ اَئِنَّكُمۡ

اور نیک عمل کیے ان کے لیے اجر ہے جو موقوف ہونے والا نہیں ۔ کہہ دے کہ کیا تم اس کا

لَتَكۡفُرُوۡنَ بِالَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ وَتَجۡعَلُوۡنَ

انکار کرتے ہو جس نے پیدا فرمایا زمین کو دو دن میں؟ ف۱ اور تم مقرر کرتے

لَهٗۤ اَنۡدَادًا ‌ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹﴾ ج وَجَعَلَ فِيۡهَا رَوَاسِىَ

ہو اس کے لئے ہم سر۔ وہ ہے تمام جہان کا پالنے والا ۔ اور پیدا کر دیئے زمین میں پہاڑ

مِنۡ فَوۡقِهَا وَبٰرَكَ فِيۡهَا وَقَدَّرَ فِيۡهَاۤ اَقۡوَاتَهَا فِىۡۤ

اوپر سے اور برکت رکھی اس کے اندر اور اس میں ٹھہرادیں اس کے رہنے والوں کی خوراکیں ریہ

اَرۡبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسۡتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ

سب کچھ) چار دن میں! (جواب) پورا ہوا سوال کرنے والوں کے لئے ف۲ پھر متوجہ ہوا آسمان کی جانب

وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلۡاَرۡضِ ائۡتِيَا طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا ؕ

اور وہ دھواں (جیسا) ہو رہا تھا پھر فرمایا اس سے اور زمین سے کہ تم دونوں آؤ خوشی سے یا ناخوشی سے ف۳

قَالَتَاۤ اَتَيۡنَا طَآئِعِيۡنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰٮهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ فِىۡ

دونوں نے عرض کیا کہ ہم بخوشی حاضر ہوئے ۔ پھر ان کو سات آسمان بنا دیا ۔ دو

يَوۡمَيۡنِ وَاَوۡحٰى فِىۡ كُلِّ سَمَآءٍ اَمۡرَهَا ‌ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ

دن میں اور بھیج دیا ہر آسمان میں اس کا انتظام ۔ اور ہم نے آراستہ کیا

ف۱ اتوار اور پیر کے دن زمین کی خلقت ہوئی اور یہ محض بندوں کو سکھلانا تھا کہ کسی کام میں عجلت نہ کیا کرو ہم پلکے بھر میں سب کچھ موجود کر سکتے ہیں لیکن پھر بھی زمین کو دو روز میں بنایا۔

ف۲ اتوار اور پیر کے روز زمین بنائی گئی۔ منگل کے روز پہاڑ پیدا کئے گئے اور بدھ کے دن درخت، پانی، آبادی، ویرانی جنگل وغیرہ پیدا ہوئے جمعرات کے روز آسمان بنایا گیا جمعہ کے روز ستارے، چاند، سورج فرشتے پیدا ہوئے اور عصر کے بعد آخری ساعت میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

ع ۱۵

ف۳ یعنی بخوشی آؤ تو اور زبردستی آؤ تو بہر حال تم کو میرے حکم پر کاربند ہونا ضرور ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۱ پر)

الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ۗ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

ورے آسمان کو چراغوں سے اور حفاظت کے لئے ف یہ تدبیر ہے زبردست

الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ

دانا کی۔ پس اگر وہ ٹلائیں تو کہہ دے کہ میں تم کو ایک کڑک سے ڈراتا ہوں جیسی

صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ

کڑک عاد اور ثمود (پر ہوئی تھی) جب ان کے پاس پیغمبر آئے ان کے آگے سے

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۗ قَالُوْا لَوْ

اور ان کے پیچھے سے کہ کسی کی عبادت نہ کرو اللہ کے سوائے! وہ لگے کہنے

شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے اتارتا تو ہم تو اس (دین کو) جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا

كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ

ہے مانتے نہیں۔ پس وہ جو عاد کے لوگ تھے وہ تو لگے غرور کرنے ملک میں

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۗ اَوَلَمْ يَرَوْا

ناحق اور بولے کہ کون ہے ہم سے زیادہ قوت میں؟ کیا انھوں نے دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۗ وَكَانُوْا

نہیں کہ اللہ جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ زور آور ہے۔ اور وہ

بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ

ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ تو ہم نے ان پر بھیجی ہوا بڑے زور کی

اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۗ

منحوس دنوں میں تاکہ ہم ان کو چکھائیں ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں۔

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ

اور آخرت کا عذاب تو بڑا رسوا کرنے والا ہے اور ان کو کہیں مدد نہ ملے گی۔ اور وہ جو ثمود تھے

فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ

پس ہم نے ان کو راستہ دکھایا تو انھوں نے اچھا سمجھا اندھا رہنا راستہ پر آنے سے پس ان کو دھر پکڑا

ف
یعنی آسمان دنیا کو ستاروں کی قندیلوں سے سجایا اور شیاطین سے اس کی حفاظت بھی فرمائی کہ جو شیطان وہاں کی باتیں سننے کو جاتے ہیں تو ان کو شہاب پھینک کر بھگا دیا جاتا ہے۔

صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٧ وَنَجَّيْنَا
ذلت کے عذاب کی کڑک نے ان اعمال کی وجہ سے جو وہ کماتے تھے ف۱ اور ہم نے ان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝١٨ ع وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ
کو بچا لیا جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے ۔ اور جس دن ہانکے جائیں گے اللہ کے دشمن

اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝١٩ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ
آگ کی جانب پھر وہ قسم قسم جدا کئے جائیں گے ۔ یہاں تک کہ جب دوزخ پر آموجود ہوں گے ان پر گواہی

عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا
دیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے پوست ان اعمال کی

يَعْمَلُوْنَ ۝٢٠ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا
جو وہ کرتے تھے ۔ اور وہ کہیں گے اپنی کھالوں سے کہ تم نے کیوں گواہی دی ہمارے مقابلہ میں ؟ وہ

اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ
کہیں گے کہ ہم کو گویا کر دیا اللہ نے جس نے گویا کیا ہر چیز کو اور اسی نے تم کو پیدا کیا

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٢١ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ
تھا اول بار اور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہو ف۲ اور تم اس (خوف) سے پردہ داری نہ

اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ
کرتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں

وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٢٢
ولیکن تمہارا تو یہ خیال تھا کہ اللہ جانتا نہیں بہتیرے کام جو تم کرتے ہو ف۳

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ
(رکوع ۹) اور یہ بدگمانی جو تم نے اپنے پروردگار کے حق میں کی اسی نے تو تم

فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٢٣ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ
کو تباہ کیا پس تم گھاٹے میں آگئے ۔ تو اگر یہ لوگ صبر کریں تو بھی آگ

مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝٢٤
ان کا ٹھکانا ہے ۔ اور اگر معافی چاہیں تو ان کو معافی نہیں دی جائے گی ۔

ف۱ ایک ہولناک سخت کڑک کے ساتھ زلزلہ آیا جس سے ان کے جگر پھٹ گئے ۔ ع ۲ / ۱۶

ف۲ قیامت کے دن جب اللہ کے فرشتے کافروں کی بدکرداریاں ان کے سامنے لا رکھیں گے تو کافر منکر ہو جائیں گے اور کہیں گے بارالہا ہم نے تو کچھ بھی نہیں کیا یہ تو ہمارے دشمن ہیں دشمنی کے باعث ہم پر جھوٹ لکھ لائے ہیں اس وقت آسمان و زمین سے گواہی دلوائی جائے گی کافر کہیں گے کہ بارالہا یہ بھی ہمارے دشمن ہیں تیرے یہاں تو کسی پر کسی قسم کا ظلم نہیں ۔ ہمارا کوئی دوست ہم پر گواہی دے تو وہ معتبر ہونی چاہیئے اس وقت ان کے ہاتھ پاؤں گوشت پوست اللہ کے حکم سے بول اٹھیں گے اور جو جو بداعمالیاں اپنے اعضا سے وہ دنیا میں کرتے رہے وہ سب کچھ ظاہر کر دیں گے ۔

ف۳ یعنی تمہارا چھپ چھپ کر ناجائز افعال اور کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہونا اس خیال سے تھوڑا ہی تھا کہ کہیں کل کو تمہارے خلاف گواہی نہ دینے لگیں کیونکہ اس کا تو تم کو علم نہ تھا بلکہ یہ پردہ داری اور اوٹ میں بداعمالیاں کرنی اس وجہ سے تھیں کہ سرے سے تم بعث اور جزا ہی کے قائل نہ تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ تمہارے بہتیرے اعمال سے اللہ بھی واقف نہیں ۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۶۱ پر)

وَ قَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ
اور ہم نے تعینات کردیئے ان پر ہمنشین تو انھوں نے ان کو بھلے کر دکھائے جو کچھ انکے آگے تھے اور
مَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
جو کچھ ان کے پیچھے تھے اور ان پر ثابت ہوا عذاب کا وعدہ ان امتوں کے شمول میں جو گزر چکیں
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا
ان سے پہلے جنات اور آدمیوں کی۔ بیشک وہ گھاٹا
خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا
پانے والے تھے ف (ش ۱۰) اور کہا کافروں نے کہ کان ہی نہ لگاؤ اس دین کے سننے
الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ
کو اور بک بک کیا کرو اس کے پڑھنے میں شاید تم غالب آجاؤ۔ سو ہم ضرور
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ
چکھائیں گے کافروں کو سخت عذاب اور بالضرور ان کو سزا دیں گے بدتر سے بدتر
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ
اعمال کی جو وہ کیا کرتے تھے۔ یہ سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی دوزخ۔ ان کا
فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾
اس میں ہمیشہ رہنے کا گھر ہے اس کی سزا جو وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ
اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو وہ دونوں دکھا جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ
یعنی جن اور آدمی کہ ہم دونوں کو ڈالیں اپنے پیروں تلے تاکہ وہ سب
الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
سے نیچے رہیں۔ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار تو اللہ ہے پھر اسی عقیدے پر
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا
جمے رہے ان پر اترتے ہیں فرشتے کہ نہ خوف کرو اور نہ رنجیدہ ہو

ع ۳ ۱۷

ف ۱ یعنی ہم نے ان کافروں کیساتھ ان کے شیاطین الانس یار غار اور ابلیس ان کے برے ہمنشین تعینات کردیئے۔ کہ انھوں نے وسوسے ڈالے کہ یہ دنیا کا سبز باغ سیر اور رغبت کے قابل ہے۔ آخرت کا فکر محض عبث ہے اور ان کے اگلے پچھلے اعمال ان کی نظروں میں بھلے کر دکھائے کہ انھوں نے اپنی بدکرداریوں کو اچھا سمجھا۔ اس لئے ان پر ہمارا حکم ناطق اور وعدہ لاملئن الخ صادق آیا کہ انجام کار ان کو نقصان اٹھانا پڑا اور آخرت کی لازوال نعمتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کو محروم کردیئے گئے۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۱ پر)

وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِیۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾ نَحۡنُ

اور خوشخبری سنو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا وا ہم ہیں

اَوۡلِيٰٓؤُكُمۡ فِی الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ فِی الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمۡ

تمہارے دوست دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے

فِيۡهَا مَا تَشۡتَهِیۡۤ اَنۡفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ؕ

لئے وہاں موجود ہوگی جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے وہاں حاضر ہوگی جو کچھ تم مانگو۔

نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِيۡمٍ ﴿۳۲﴾ ع وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ

میزبانی ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔ (ش ۱۱) اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو

دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ

اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں فرماں بردار

الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ

بندوں میں ہوں؟ اور برابر نہیں نیکی اور بدی۔

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَيۡنَكَ وَ

برائی کو دفع کر ایسی خصلت سے جو بہت بہتر ہو پھر ناگاہ وہ شخص کہ تجھ میں اور

بَيۡنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰهَاۤ

اس میں دشمنی ہے گویا وہ دوست ہے رشتہ دار وٹ اور یہ خصلت انہی

اِلَّا الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِيۡمٍ ﴿۳۵﴾

کو دی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ بات انہی کو سکھائی جاتی ہے جو بڑے نصیبہ ور ہیں

وَاِمَّا يَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ ؕ

اور اگر تجھ کو باز رکھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تو پناہ مانگ اللہ سے۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهِ الَّيۡلُ وَ

بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے وٹ اور اس کی نشانیوں میں سے رات اور

النَّهَارُ وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ ؕ لَا تَسۡجُدُوۡا لِلشَّمۡسِ وَ

دن اور سورج اور چاند ہیں! نہ سجدہ کرو سورج کو اور

وا ان رحمت کے فرشتوں کا نازل ہونا یا تو مرتے وقت ہوگا یا حشر کے دن جب ہر شخص اپنے اپنے فکر و غم میں گرفتار ہوگا اور ہر چہار طرف سے نفسی نفسی کی آواز آئے گی۔ ع ۱۸

وٹ اس آیت میں اللہ پاک نے حسن مدارات کی تعلیم فرمائی ہے کہ اگر کوئی جاہل تم سے جہالت کرنے لگے تو تم اس کی برائی کو نہایت خوش اسلوبی سے دفع کرو اور بجائے بدسلوکی کے اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو ایسا کرنے سے ضرور جانی دشمن بھی ایسا بن جائے گا جیسے کوئی عزیز رشتہ دار دوست ہوتا ہے۔

وٹ یعنی اگر کبھی شیطانی وسوسہ گدگدائے کہ برائی کا دفعیہ نیک برتاؤ سے نہ کرنا چاہیئے۔ اور کسی جاہل کی جہالت کو برداشت کرنا کمزوری ہے بلکہ غصہ آجائے اور انتقام لینے کے درپے ہوجاؤ تو اسی وقت میں اللہ کی پناہ مانگو اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ غیظ و غضب کی حالت میں اعوذ اللہ پڑھنا غصہ کم کرتا ہے۔

لَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ

چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان کو پیدا کیا اگر تم اسی کی

اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ

عبادت کرتے ہو۔ سو اگر وہ غرور کریں تو جو (فرشتے)

عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ

تیرے پروردگار کے نزدیک ہیں وہ اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں رات اور دن اور وہ

السجدۃ

لَا یَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدة وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ

تھکتے نہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو دیکھتا ہے زمین کو

خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ

کہ ذلیل ہوئی پڑی ہے ف۱ پھر جب ہم نے اس پر اتارا پانی وہ لہلہانے لگی اور ابھر اٹھی۔

ف۱ یعنی خشک سوکھی ہوئی بے حس و حرکت۔

اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ

بیشک جس نے زمین کو زندہ کر دیا وہی مردوں کا جلانے والا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ وہ ہر

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا

چیز پر قادر ہے۔ جو لوگ کجروی کرتے ہیں ہماری آیتوں میں وہ

لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ

ہم سے چھپے ہوئے نہیں! (ش ۱۲) بھلا جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا

مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ

وہ شخص جو آئے گا بے خوف ہو کر قیامت کے دن۔ کر لو جو چاہو بیشک

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا قرآن

بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ﴿۴۱﴾ ۙ

کا جب کہ وہ ان کے پاس آیا (ان کا حال مخفی نہیں) اور یہ تو ایک بڑی عزت والی کتاب

لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ

ہے نہ جھوٹ اس کے پاس آنے پاتا ہے اس کے آگے سے اور نہ پیچھے

(شان نزول صفحہ ۸۶۱ پر)

خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝۴۲ مَا يُقَالُ
سے ! اتاری ہوئی ہے حکمت والے سزاوار حمد کی ۔ (اے محمدؐ) تجھ
لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ
سے وہی بات کہی جاتی ہے جو کہی جاچکی ہے پیغمبروں سے تجھ سے پہلے۔ بیشک
رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝۴۳ وَلَوْ
تیرا پروردگار بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب بھی دینے والا ہے۔ (ش ۱۳) اور
جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ
اگر ہم اس کو قرآن عجمی زبان کا بناتے تو یہ ضرور کہتے کہ کیوں نہ کھول کر بیان کی گئیں اسکی آیتیں!
ءَاَعْجَمِيٌّ وَّ عَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى
کیا (قرآن تو) عجمی زبان اور (آدمی) عربی؟ کہہ دے کہ قرآن ایمان والوں کے لئے ہدایت
وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ
اور شفا ہے ۔ اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی ہے اور یہ قرآن
هُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ
ان کے حق میں نابینائی ہے (گویا) یہ لوگ پکارے جاتے ہیں دور جگہ
بَعِيْدٍ ۝۴۴ ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ
سے ۔ اور ہم نے عطا فرمائی موسیٰ کو کتاب پھر اس میں اختلاف
فِيْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ
پایا گیا۔ اور اگر ایک کلمہ صادر نہ ہوچکا ہوتا تیرے پروردگار کی طرف سے تو ضرور ان میں
بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۴۵ مَنْ
فیصلہ کردیا جاتا ف اور بیشک یہ لوگ قرآن کی طرف سے بڑے قوی شک میں پڑے ہوئے ہیں ۔ جس نے
عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَ
نیک عمل کیا تو اپنے بھلے کے لئے اور جس نے بدکاری کی تو وبال بھی اسی پر اور
مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۴۶
تیرا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

قرء حفص بتسہیل الھمزۃ الثانیہ

ف یعنی ہمارا پہلے سے یہ حکم صادر ہوچکا کہ سب کا آخری فیصلہ قیامت میں ہوگا اگر یہ نہ ہوتا تو اب تک کیا تھا کبھی کا ان کا فیصلہ کردیا جاتا۔

ع ۵ ۱۲ ۱۹

(شان نزول صفحہ ۸۶۱ پر)

اِلَیۡهِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ

اسی کی طرف حوالہ کیا جاتا ہے قیامت کے علم کا - اور نہ پھل ہی نکلتے ہیں اپنے گابھوں سے

اَكۡمَامِهَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ وَیَوۡمَ

اور نہ پیٹ رہتا ہے کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے مگر (سب) اللہ ہی کے علم سے ہوتا ہے اور جس دن

یُنَادِیۡهِمۡ اَیۡنَ شُرَكَآءِیۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَهِیۡدٍ ﴿۴۷﴾ ج

اللہ ان کو پکارے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں ؟ وہ کہیں گے کہ ہم نے تجھ کو کہہ سنایا کہ ہم میں کوئی اس بات کا اقرار نہیں

وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا یَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ

کرتا اور ان سے گیا گزرا ہوا جو کچھ وہ پکارا کرتے تھے اس سے پہلے اور انھوں نے جان لیا کہ

مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۴۸﴾ لَا یَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ ۫ وَ

ان کو کہیں خلاصی نہیں ۔ نہیں تھکتا انسان بھلائی کے مانگنے سے ۔ اور

اِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَیَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا

اگر اس کو برائی پہنچ جائے تو آس توڑ دے ناامید ہوکر ۔ اور اگر ہم اس کو چکھادیں رحمت اپنی طرف سے

مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَیَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِیۡ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ

اس تکلیف کے بعد جو اس کو پہنچی تھی تو کہنے لگے گا کہ یہ ہے میرے لائق اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت

قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰی رَبِّیۡۤ اِنَّ لِیۡ عِنۡدَهٗ لَلۡحُسۡنٰی ۚ

قائم ہو اور اگر (بالفرض) میں لوٹایا بھی جاؤں اپنے پروردگار کی طرف تو بیشک میرے لیے اسکے پاس بھی خوبی ہی

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا ۫ وَلَنُذِیۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ

ہوگی سو ہم ضرور بتلائیں گے کافروں کو جو کچھ انھوں نے کیا ہے ۔ اور ہم ضرور ان کو چکھائیں

عَذَابٍ غَلِیۡظٍ ﴿۵۰﴾ وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ

گے سخت عذاب ۔ اور جب ہم انعام فرماتے ہیں آدمی پر تو وہ منھ پھیر لیتا اور اپنی

بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِیۡضٍ ﴿۵۱﴾ قُلۡ

کروٹ موڑ لیتا ہے اور جب اس کو کوئی بلا پہنچتی ہے تو چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے ۔ کہہ دے

اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرۡتُمۡ بِهٖ مَنۡ اَضَلُّ

کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو پھر تم نے اس کو نہ مانا اس سے زیادہ گمراہ

مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝٥٢ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ

کون جو پرلے درجہ کی مخالفت میں پڑا ہو۔ (رکوع ۱) عنقریب ہم ان کو دکھلائیں گے اپنی نشانیاں دنیا

وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ

کے اطراف میں اور انکے اپنے درمیان میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ یہ برحق ہے ف۱ کیا یہ کافی نہیں

بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٥٣ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ

کہ تیرا پروردگار ہر چیز پر مطلع ہے؟ خبردار ہو جا یہ لوگ شک میں پڑے ہوئے

مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ۝٥٤ ع

ہیں اپنے پروردگار کی ملاقات کی طرف سے۔ سنو جی بیشک اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

سُورَةُ الشُّورَىٰ مَكِّيَّةٌ ٤٢ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — رکوعاتها ٥

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

حم ۝١ عسق ۝٢ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ

حٰمٓ عٓسٓقٓ اسی طرح وحی بھیجتا ہے تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی

قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٣ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

طرف اللہ زبردست حکمت والا۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝٤ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ

زمین میں ہے اور وہی عالیشان بڑے مرتبہ والا ہے۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اپنے اوپر

فَوْقِهِنَّ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ

کی طرف سے ف۲ اور فرشتے تسبیح کرتے ہیں اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اور معافی مانگتے ہیں زمین

لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝٥ وَالَّذِينَ

کے رہنے والوں کے لئے! خبردار ہو جا اللہ ہی معاف فرمانے والا مہربان ہے۔ اور جن لوگوں

اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ

نے ٹھہرا رکھے ہیں اللہ کے سوائے دوسرے کارساز اللہ ان پر نگہبان ہے۔ اور تو ان پر

عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝٦ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا

داروغہ تو ہے نہیں ف۳ اور اسی طرح ہم نے بذریعہ وحی بھیج دیا تیری طرف قرآن بزبان عربی

ف۱ فتوحاتِ اسلام کی طرف اشارہ ہے اول دوسرے ملک فتح ہوئے اور آخر خود کافروں کا وطن یعنی مکہ بھی دارالاسلام بن گیا اور اللہ کا سچا دین اسلام غلبۂ دنیاوی کی حیثیت سے بھی اطراف عالم کو گھیرتا گیا شہر کے شہر اور ملک کے ملک اسلامی غلبہ قبضہ میں آتے گئے۔

ع ۶ ۱

ف۲ یعنی اللہ جل جلالہ کی ہیبت کے مارے آسمانوں کا پھٹ پڑنا کچھ بعید نہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ فرشتوں کے ذکر کی کثرت کے باعث ذکر الٰہی کی تاثیر سے آسمان شق ہو جائیں تو کچھ بعید نہیں چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ آسمانوں میں چار انگل بھی جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ سجدے میں سر نہ رکھ رہا ہو۔

ف۳ یعنی اے محمد تم کو ان پر تعینات نہیں کیا کہ وہ کفر کرنے نہ پائیں تمہارا کام تو سمجھا دینا ہے ان کے تمام اقوال اور اعمال ہماری نظر کے سامنے ہیں ہم ان کو سزا دے لیں گے

(شان نزول صفحہ ۸۶۱ پر)

لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ

تاکہ تو ڈرائے اہل مکہ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے گردا گرد ہیں اور ڈرائے جمع ہونے کے دن

فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ۞۷ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

(یعنی قیامت) سے جس میں کوئی شک نہیں ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں۔ اور اگر اللہ چاہتا

لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِىْ

توسب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا ولیکن وہ داخل فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی

رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۞۸ اَمِ اتَّخَذُوْا

رحمت میں! اور ظالموں کا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار ہے۔ کیا انھوں نے

مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِىُّ وَهُوَ يُحْىِ الْمَوْتٰى ؗ وَهُوَ عَلٰى

ٹھہرا رکھے ہیں اللہ کے سوا دوسرے کارساز! سو اللہ ہی کارساز ہے زندہ کرتا ہے مُردوں کو اور وہ ہر

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۞۹ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَىْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى ع ۹ ۲

چیز پر قادر ہے۔ اور جس بات میں تم نے اختلاف کیا کچھ ہی ہو۔ پس اس کا فیصلہ اللہ

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّىْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۞۱۰ فَاطِرُ

ہی کے حوالے ہے۔ یہ ہے اللہ میرا پروردگار اس پر میں نے توکل کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، پیدا فرمانے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ

والا ہے آسمانوں اور زمین کا۔ اس نے پیدا کر دیئے تمھارے لئے تم ہی میں سے جوڑے اور چوپاؤں

الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ ۚ وَهُوَ

میں سے جوڑے تم کو پھیلاتا ہے اس تدبیر سے، اس جیسی کوئی بھی تو چیز نہیں اور وہی

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۞۱۱ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ

سنتا دیکھتا ہے۔ اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی کشادہ کر دیتا

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۞۱۲ شَرَعَ لَكُمْ

ہے روزی جس کی چاہتا ہے اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔ اس نے وہی

مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِىْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا

راستہ مقرر کر دیا تمھارے لئے دین کا جس کا حکم فرمایا تھا نوح کو اور جو ہم نے وحی بھیجی تیری طرف۔ اور وہ

وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ

کہ جس کا ہم نے حکم دیا تھا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کہ قائم رکھو دین کو

وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ

اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو! شاق گزرتا ہے مشرکین پر وہ (دین) جس کی طرف تو ان کو بلاتا ہے۔ اللہ

يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾ وَمَا

کھینچ لیتا ہے اپنی طرف جس کو چاہتا ہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس شخص کو جو رجوع لاتا ہے ف اور

تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا

امتیں جو متفرق ہوئیں تو سمجھ آئے پیچھے آپس کی ضد سے! اور اگر

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ

ایک بات نہ ہوتی کہ پہلے صادر ہو چکی تیرے پروردگار کی طرف سے (کہ لوگوں کو مہلت دی جائیگی) وقت مقرر تک تو فیصلہ کر دیا

وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ

جاتا ان میں! اور جو لوگ وارث بنائے گئے کتاب کے انبیاء کے بعد وہ دین کی طرف سے قوی شک میں

مُرِيبٍ ﴿١٤﴾ فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ

پڑے ہوئے ہیں سو تو اسی دین کی طرف بلا اور قائم رہ جیسا کہ تجھ کو حکم دیا گیا ہے اور نہ چل ان

أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ

کافروں کی خواہشات پر! اور کہہ دے کہ میں ہر کتاب پر جو اللہ نے اتاری ایمان لایا۔ اور مجھ کو حکم ہوا

لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

ہے کہ انصاف کروں تمہارے درمیان! اللہ پروردگار ہے ہمارا اور تمہارا۔ ہمارا کیا ہم کو اور تمہارا کیا

أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ

تم کو! کچھ جھگڑا نہیں ہم میں اور تم میں اللہ جمع کرے گا ہم سب کو! اور اسی کی طرف

الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ

لوٹ جانا ہے۔ (رکوع ۲) اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہیں اللہ کے دین میں اس کے بعد کہ لوگ اللہ کو مان

لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ

چکے ان کی حجت باطل ہے ان کے پروردگار کے نزدیک اور ان پر غصہ ہے اور ان کے لئے سخت

ف مطلب یہ ہے کہ دین کے اصول میں تمام انبیاء علیہم السلام متفق ہیں وہی رسالت کی گواہی وہی توحید کا اقرار ہے اور وہی شرک کی ممانعت ہے اور وہی اللہ کی نافرمانی سے روکنا البتہ فروعات دین میں اختلاف ہے کسی امت میں باقتضائے زمانہ عبادت کے احکام زیادہ تھے اور کسی پر بنظر ترحم تخفیف ہوگئی مثلاً کسی شریعت میں باقتضائے وقت شراب حلال تھی اور کسی شریعت میں حرام۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۱ پر)

شَدِيدٌ ﴿١٦﴾ اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا

عذاب ہے ف۱ اللہ وہ ہے جس نے نازل فرمائی کتاب حق کے ساتھ اور ترازو ف۲ اور

يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا

تجھے کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔ وہ لوگ قیامت کی جلدی مچاتے ہیں جو

يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ

اس کا یقین نہیں رکھتے اور جن کو اس کا یقین ہے وہ اس سے خائف ہیں اور جانتے ہیں کہ

أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي

وہ برحق ہے! سنو جی جو لوگ جھگڑا کرتے ہیں قیامت کے آنے میں وہ پرلے درجہ

ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ

کی گمراہی میں ہیں۔ اللہ مہربان ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ف۳ اور وہی

الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ ع مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي

زور آور زبردست ہے۔ (ش ۳) جو شخص طالب ہوتا ہے آخرت کی کھیتی کا ہم اس کے لئے بڑھا دیتے

حَرْثِهِ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ

ہیں اسکی کھیتی میں اور جو شخص دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کو دیتے ہیں کچھ اس میں سے اور اس کا

فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ

آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ کیا کافروں کے لئے شریک ہیں کہ انھوں نے راہ ڈال دی ان

الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ

کے لئے دین کی جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا؟ اور اگر نہ ہوتا فیصلہ کرنے کا وعدہ تو فیصلہ کر دیا

بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظَّالِمِينَ

جاتا ان میں۔ اور بیشک جو ستمگار ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۴ تو دیکھے گا گنہگاروں

مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا

کو کہ ڈر رہے ہوں گے اپنے اعمال کے وبال سے جو انھوں نے کئے ہیں اور وہ تو ان پر پڑنا ہے اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ

اور نیک عمل کئے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے۔ ان کے لئے حاضر ہوگا جو چاہیں

ف۱ یعنی جب لوگ ایمان لانے لگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھانے سے اہل عرب اللہ کے سچے دین میں گروہ گروہ داخل ہونے لگے تو بعض اہل کتاب ان سے کٹ حجتی کرتے اور واہی شبہے ان کے دلوں میں ڈال کر پھر کافر بنانے کی کوشش کرتے ہیں ان پر اللہ کی مار اور اللہ کا غضب۔

ع ۲ / ۲

ف۲ دین حق کو ترازو فرمایا کیونکہ اس میں جو بات ہے پوری ہے نہ کم ہے نہ زیادہ۔ دنیز حق و باطل کے شناخت کی کسوٹی اور سچ جھوٹ کے معلوم کرنے کا آلہ ہے کہ اگر وہ بات دین اسلام اور شریعت غراء کے مطابق ہے تو بیشک حق ہے ورنہ باطل۔

ف۳ یعنی جس کو جتنی چاہتا ہے روزی عطا فرماتا ہے۔

ف۴ یعنی اللہ کی طرف سے فیصلہ کرنے کا ایک خاص وقت پر وعدہ ہے تمام معاملہ اسی وقت پر طے ہوگا اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی کا ان میں فیصلہ بھی کر دیا جاتا۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۲ پر)

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٢٢﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ
اپنے پروردگار کے پاس یہی تو بڑا فضل ہے ۔ یہی ہے جس کی خوشخبری دیتا ہے
اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ
اللہ اپنے ان بندوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ! کہہ دے کہ
اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ
میں تم سے نہیں مانگتا قرآن سنانے پر کچھ مزدوری مگر محبت رشتے ناتے میں ف۱ اور جو شخص نیکی کرے
حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْـنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾ اَمْ
گا ہم زیادہ کر دیں گے اس کے لئے اس نیکی میں خوبی ! بیشک اللہ بخشنے والا قدر دان ہے (رکوع ۴) کیا
يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰي
یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس پیغمبر نے افترا کیا اللہ پر جھوٹ ؟ سو اگر اللہ چاہے مہر لگا دے تیرے
قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ
دل پر ! اور اللہ مٹا دیتا ہے جھوٹ کو اور ثابت کرتا ہے سچ کو اپنے کلام سے ! بیشک اس کو
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ
معلوم ہے جو دلوں میں ہے ف۲ (رکوع ۵) اور وہی ہے جو توبہ قبول فرماتا ہے اپنے بندوں کی
وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ۙ وَيَسْتَجِيْبُ
اور معاف فرماتا ہے خطائیں اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۔ اور دعا قبول
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَ
فرماتا ہے ان لوگوں کی جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور ان کو زیادہ عطا فرماتا ہے اپنے فضل سے اور
الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ
جو کافر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے ۔ (رکوع ۶) اور اگر اللہ فراخ کردے روزی
لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ
اپنے بندوں کے لئے تو وہ ضرور سرکشی کریں ملک میں ولیکن اتارتا ہے اندازے سے جس قدر چاہتا ہے بیشک
بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ
وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے دیکھنے والا ہے ۔ اور وہی ہے جو اتارتا ہے بارش اس کے

ف۱ یعنی میں تمہارا رشتہ دار بھائی ہوں اس حیثیت سے اس بات کا خواہاں ہوں کہ مجھ کو ایذا نہ دو اور میرے ساتھ بدسلوکی نہ کرو باقی احکام الٰہی پہنچانے اور اپنا فرض منصبی پورا کرنے یعنی قرآن سنانے اور ایمان لانے کی ترغیب دینے اور توحید کی جانب بلانے پر میں تم سے کچھ اجرت کا خواہاں نہیں یا یہ مطلب ہے کہ میرے رشتہ دار عزیزوں کے ساتھ محبت کرو صرف اتنی بات چاہتا ہوں اور بس ۔

ف۲ یعنی بھلا اللہ اپنے اوپر کیوں جھوٹ بولنے دے وہ تو اس بات پر قادر ہے کہ اگر چاہے تمہارے دل پر مہر لگائے پھر تم ایسی بات بنانے کا ہی ارادہ نہ کر سکو لیکن واقع میں تم تو ہمارے سچے نبی ہو تم پر ہماری وحی نازل ہوتی ہے تاکہ حق کو ثابت رکھا جائے اور باطل کو ملیامیٹ کر دیا جائے تمہاری جانب ایسا ناشائستہ افترا کا خیال کرنا ان لوگوں کی خام خیالی ہے ۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۲ پر)

بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ

بعد کہ لوگ ناامید ہو چکے اور پھیلاتا ہے اپنی رحمت! اور وہی کارساز قابل حمد وثنا ہے۔ اور اس کی

اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ

نشانیوں میں سے پیدا کر دینا آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا ہے جو پھیلا دیئے ان میں جاندار!

وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ

اور وہ جب چاہے ان سب کو جمع کر سکتا ہے۔ اور جو تم پر مصیبت پڑتی ہے

فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ

سو اس گناہ کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور درگزر فرماتا ہے اکثر سے۔ اور تم عاجز تو کر سکتے

بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ

نہیں زمین میں (کہیں بھاگ کر) اور نہ تمہارا اللہ کے سوا کوئی کارساز ہے

وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ

اور نہ مددگار۔ اور اس کی نشانیوں میں سے جہاز ہیں جو چلتے ہیں سمندر میں جیسے پہاڑ۔ اگر اللہ چاہے

يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

تو ہوا کو ٹھہرا دے پس جہاز رہ جائیں کھڑے کے کھڑے دریا کی سطح پر! بیشک اس میں نشانیاں

لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ

ہیں ہر صبر کرنے والے شکر گزار بندے کے لئے۔ یا وہ چاہے تو ان کو ہلاک کر دے ان لوگوں کی بدکرداریوں کے باعث

عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ

اور بہتیروں کو معاف بھی کر دے اور وہ لوگ جان لیں جو جھگڑے کرتے ہیں ہماری آیتوں میں کہ ان کے لئے کہیں بھاگنے

مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

کی جگہ نہیں ف توجو کچھ تم کو دیا گیا ہے کوئی چیز ہو سو فائدہ ہے دنیا کی زندگانی کا۔

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ

اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر اور زیادہ پائدار ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ بچتے ہیں کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے

ع ۳ / ۴

ف
یعنی جو لوگ ہماری نشانیوں میں جھگڑے نکالتے اور ہر کام کو اپنی تدبیر اور لیاقت کی طرف منسوب کرتے ہیں انکو چاہیے کہ جس وقت جہاز تباہی میں آئے اور کوئی صورت بچنے کی نظر نہ آئے اور ان کی کوئی تدبیر پیش نہ جائے تو سمجھیں کہ بیشک انسان ضعیف البنیان عاجز ہے جو کچھ ہو رہا ہے سب اسی متصرف حقیقی قادر مطلق کے حکم سے ہو رہا ہے۔

وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ

اور جب ان کو غصہ آجاتا ہے تو وہ معاف کر دیتے ہیں ۔ اور جنھوں نے حکم مانا اپنے پروردگار کا

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

اور قائم رکھا نماز کو اور ان کا کام آپس کے مشورے سے ہے ۔ اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے

يُنفِقُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ ﴿٣٩﴾

کچھ خرچ کرتے ہیں ۔ اور وہ لوگ کہ جب ان پر زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں ف۱

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى

اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے ! پھر جو کوئی معاف کرے اور صلح کرلے تو اس کا

اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ

ثواب اللہ کے ذمہ ہے ۔ بیشک وہ نہیں پسند کرتا ظلم کرنے والوں کو ۔ اور جس کسی نے بدلہ لیا اپنے اوپر ظلم ہوئے پیچھے

فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى

تو یہ لوگ ہیں کہ ان پر کچھ (ملامت کا) راستہ نہیں ۔ بس راہ ملامت انہی

الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ

پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور سرکشی کرتے ہیں ملک میں

الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ

ناحق ۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ اور البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا

ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن ع ۵

بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں ۔ اور جس کو اللہ گمراہ کرے تو اس کا کوئی

وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ

مددگار نہیں اس کے بعد ! اور تو دیکھے گا گنہگاروں کو جس وقت وہ عذاب دیکھیں گے کہیں گے

هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ

کہ کیا لوٹ چلنے کی بھی کوئی سبیل ہے ؟ اور تو ان کو دیکھے گا دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے

مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا

عاجزی کرتے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہوں گے کن انکھیوں سے ۔ اور کہیں گے ایماندار بندے کہ

ف۱ یعنی جب کوئی ظالم ان پر بے جا زیادتی کرے تو واجبی بدلہ لینے میں اپنی طرف سے زیادتی نہیں کرتے ۔ یا آیت کا یہ مطلب ہے کہ جب کسی کمزور ضعیف بندے پر کوئی ظالم ناحق ظلم کرتا ہے تو یہ لوگ اپنے بے کس بھائی کا بدلہ لینے کھڑے ہو جاتے ہیں خود پر کوئی زیادتی کرے تو معاف بھی کردیں دوسرے بے کس کی بے چارگی پر ترس رکھتے ہیں کہ اس کے عوض ظالم سے خود لڑنے کو موجود ہو جاتے ہیں ۔

إِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
بیشک نقصان پانے والے وہی لوگ ہیں جنھوں نے نقصان دیا اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے
اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ
دن! سنو جی ظالم ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے۔ اور ان کے لئے کارساز
اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
نہ ہوں گے جو ان کو مدد دیں اللہ کے سوائے۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے
فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ
تو اس کے لئے کہیں رستہ نہیں۔ حکم مانو اپنے پروردگار کا اس سے پہلے کہ
اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ
آموجود ہو وہ دن جس کو ٹلنا نہیں اللہ کی طرف سے۔ نہ تم کو کہیں پناہ ملے گی
يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اس دن اور نہ تم سے انکار ہی ہو سکے گا۔ پس اگر وہ روگردانی کریں تو ہم نے تجھ کو
عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا
نہیں بھیجا ان پر نگہبان بنا کر بس تیرے ذمہ تو پیغام پہنچا دینا ہے اور ہم جب آدمی کو چکھاتے ہیں اپنی
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا
طرف سے کوئی رحمت تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے۔ اور اگر ان کو کوئی مصیبت پہنچ جاتی ہے ان
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
اعمال کے باعث جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے تو انسان بڑا ناشکرا ہے۔ اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں
وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ
اور زمین میں۔ پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے! عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں اور عطا فرماتا ہے
يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ
جسے چاہتا ہے بیٹے یا ان کو دونوں قسم ملا کر بیٹے اور بیٹیاں دیتا ہے اور بنا دیتا
مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ
ہے جسے چاہتا ہے بانجھ بیشک وہ جاننے والا قادر ہے ف۱ اور کسی بشر کی طاقت نہیں

ف۱
یعنی اللہ جسے چاہتا ہے صرف بیٹے ہی بیٹے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے صرف بیٹیاں دیتا ہے بیٹا ایک بھی نہیں ہوتا اور بعض کو بیٹے بیٹیاں ملا کر دونوں قسم کی اولاد عنایت فرماتا ہے اور کسی کو ایسا بے نام ونشان کر دیتا ہے کہ اس کے اولاد ہی نہیں ہوتی۔ یہی چار صورتیں ہیں۔

يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ
کہ اللہ اس سے بات کرے مگر بذریعہ الہام یا پردے کے پیچھے سے یا بھیج دے کسی فرشتے
رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ
کو پس وہ پہنچادے اللہ کے حکم سے جو کچھ وہ چاہتا ہے بیشک وہ بلند مرتبہ حکمت والا ہے ف
كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ
اور اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے۔ تو نہ جانتا تھا کہ
مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ
کیا چیز ہے کتاب اور نہ یہ (جانتا تھا کہ) ایمان کیا ہے لیکن ہم نے بنادیا اس وحی کو نور کہ اس سے راہ دکھلاتے
نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾
ہیں جس کو چاہتے ہیں اپنے بندوں میں سے اور بیشک تو ہدایت کرتا ہے سیدھی راہ کی جانب!
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
اس اللہ کے راستے کی جانب کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع
خبردار ہو اللہ ہی کیطرف لوٹتے ہیں تمام کام!

سورۃ الزخرف مکیۃ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
حٰمٓ قسم ہے اس واضح کتاب کی۔ ہم نے اس کتاب کو بنایا ہے قرآن عربی زبان کا تاکہ تم
تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾
سمجھو۔ اور بیشک یہ لوح محفوظ میں ہمارے پاس بلند قدر حکمت بھری ہوئی ہے۔
اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾
کیا ہم روک لیں گے تم سے نصیحت کو اس وجہ سے اعراض کرکے کہ تم لوگ حد سے باہر نکل گئے ہو؟ ف۲
وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ
اور بہت سے ہم نے بھیجے پیغمبر اگلے لوگوں میں۔ اور ان کے پاس کوئی نبی نہیں آتا تھا

ف۱ یعنی اللہ کے احکام پیغمبروں تک پہنچنے کی تین صورتیں ہیں یا تو یہ کہ خواب میں کوئی امر معلوم ہو (انبیاء علیہم السلام کی خواب بھی وحی ہے) اسی میں الہام داخل ہے۔ کہ منجانب اللہ کوئی امر دل کے اندر واقع ہوجائے دوسری صورت یہ ہے کہ کلام الٰہی اور آواز ہی آواز سنائی دے کوئی بات کرتا ہوا دکھائی نہ دے یہ معنی ہیں کہ پردے کے پیچھے سے اللہ پاک کلام فرمائے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ کلام ہوا تیسری صورت یہ کہ اللہ کا فرشتہ آدمی کی صورت میں وحی ربانی لے کر آئے اور اللہ کا کلام بے کم و کاست سنا جائے۔

ع ۵ / ۱۰ / ۶

ف۲ یعنی کیا اس سبب سے کہ تم لوگ کفر کرتے ہو اور اللہ کے کلام کو نہیں مانتے ہم وحی کا بھیجنا موقوف کردینگے؟

معانقہ عند المتقدمین ۱۲

اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۷ فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى

مگر یہ اس کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ سو ہم نے ہلاک کر مارا ان (کفار مکہ) سے زیادہ زور والوں کو اور مذکور

مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۸ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

ہوئی اگلے لوگوں کی داستان ف۱ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں

وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ۝۹ الَّذِىۡ

اور زمین کو؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ ان کو پیدا کیا (اللہ) زبردست واقف کار نے جس نے

جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا

بنادیا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور بنادیئے تمہارے لئے اس میں راستے

لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ‌ ۝۱۰ وَالَّذِىۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ‌

تاکہ تم راہ پاؤ اور (وہی ہے) جس نے اتارا آسمان سے پانی ایک اندازے کے ساتھ

فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا‌ ۚ كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ۝۱۱ وَالَّذِىۡ

پھر ہم نے زندہ کر دیا اس سے ایک مردہ شہر کو ف۲ اسی طرح تم بھی نکال کھڑے کئے جاؤ گے۔ اور (وہی ہے)

خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَـكُمۡ مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ

جس نے پیدا کئے ہر چیز کے جوڑے اور بنائیں تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے

مَا تَرۡكَبُوۡنَۙ ۝۱۲ لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ ثُمَّ تَذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ رَبِّكُمۡ

جن پر تم سوار ہوتے ہو۔ تاکہ چڑھ بیٹھو ان کی پیٹھ پر پھر یاد کرو اپنے پروردگار کا احسان

اِذَا اسۡتَوَيۡتُمۡ عَلَيۡهِ وَتَقُوۡلُوۡا سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا

جب ان پر بیٹھ جاؤ اور کہو کہ پاک ذات ہے جس نے ہمارے بس میں کر دیا اس سواری کو

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَۙ ۝۱۳ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ۝۱۴

اور ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے۔ اور ہم کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے۔

وَجَعَلُوۡا لَهٗ مِنۡ عِبَادِهٖ جُزۡءًا‌ ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ

اور ان لوگوں نے ٹھہرالیا اس کے بندوں میں ایک جز (یعنی اولاد)۔ بیشک انسان

لَـكَفُوۡرٌ مُّبِيۡنٌ ؕ‏ ۝۱۵ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخۡلُقُ بَنٰتٍ ع ۱۵ ۷

کھلم کھلا بہت ہی ناشکر ہے کیا اللہ نے لے لیں اپنی مخلوقات میں سے بیٹیاں

ف۱ یعنی کفار کے عبرت کے قابل قصے جو ضرب المثل بن گئے ہیں۔ قرآن میں جگہ جگہ مذکور ہو چکے ہیں ایسا ہی کفار مکہ کے ساتھ ہونا ہے

ف۲ یعنی ہماری قدرت کو دیکھو کہ آسمان سے پانی برسا کر مردہ یعنی پڑتی پڑے ہوئے شہر کو جلا اٹھاتے ہیں۔ یعنی سرسبز و شاداب کر دیتے ہیں کھیتی باڑی پھل پھلواری نکال کھڑی کرتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن تم لوگ بھی ہمارے حکم سے زندہ ہو کر قبروں سے نکل کھڑے ہو گے۔

وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ

اور تم کو چُن کر بیٹے دیئے۔ حالانکہ جب ان لوگوں میں سے کسی کو اس چیز کے پیدا ہونے کی خوشخبری

لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ

دی جاتی ہے جس کی اس نے رحمٰن کیلئے مثال بتائی تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ اندر ہی اندر گھٹتا ہے۔ کیا وہ جو (بیٹی ذات)

يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا

جو پرورش پائے زیور میں اور جھگڑے میں بات بھی نہ کہہ سکے (اللہ کے لئے مقرر کرتے ہیں)۔ (ش ۷) اور انہوں

الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ

نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں عورت ذات قرار دیا۔ کیا یہ موجود تھے ان کے پیدا ہونے کے وقت؟

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ

لکھ لی جائیں گی ان کی یہ گواہی اور ان سے باز پرس ہوگی۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اگر رحمٰن چاہتا تو ہم

مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا

اس کی پرستش نہ کرتے۔ ان کو اس کی کچھ خبر تو ہے نہیں۔ بس انکلیں ہی

يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ

دوڑا رہے ہیں۔ کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے قرآن سے پہلے سو یہ اس کو

مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا

مضبوط پکڑ رہے ہیں۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر اور ہم

عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

ان ہی کے قدموں پر راہ پائے ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح ہم نے جو بھیجا تجھ سے پہلے کسی

فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ

گاؤں میں کوئی ڈرانے والا تو وہاں کے آسودہ لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے پایا اپنے

اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ

باپ دادا کو ایک طریقہ پر اور ہم انہی کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ پیغمبر نے کہا اور اگر میں تمہارے

جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا

پاس ایسا دین لے کر آیا ہوں جو اس سے زیادہ راہ بتانے والا ہے جس پر تم نے پایا اپنے باپ دادا کو (تو بھی اسی طریق پر قائم رہو گے)

(بقیہ صفحہ ۶۳۷)
ہاتھ میں رکھی اور جس کو جتنی چاہی اپنی مرضی اور مصلحت سے خود تقسیم فرمائی کسی کے مشورے کو اس میں دخل نہ ہوا تو پیغمبری دوسرے کی رائے پر کیونکر موقوف ہو کہ جس کو لوگ چاہیں وہی پیغمبر بنایا جائے نہیں ہرگز نہیں۔ وہ بدرجہ اولیٰ ہمارے اختیار اور مرضی پر ہونی چاہیئے کہ ہم جس کو اہل سمجھیں اسی کو خلعت رسالت سے سرفراز فرمائیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۲ پر)

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
وہ کہنے لگے کہ ہم تو تمہارے ہاتھ بھیجے ہوئے دین کو ماننے والے ہیں نہیں تو ہم نے بدلہ لیا ان سے پس دیکھ کیسا ہوا انجام
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع النصف وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ
جھٹلانے والوں کا۔ اور (یاد کر) جب ابراہیم نے کہا اپنے باپ اور اپنی قوم
اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ
سے کہا کہ میں تو ان سے بے تعلق ہوں جن کو تم پوجتے ہو ف۱ مگر ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا سو وہی مجھ
سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾
کو راہ دکھائے گا۔ اور اللہ نے بنایا اس کلمہ توحید کو باقی رہنے والی بات ابراہیم کی نسل میں تاکہ وہ کفر سے رجوع کریں ف۲
بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾
بلکہ میں نے رسایا بسایا انکو اور ان کے باپ دادا کو۔ یہاں تک کہ ان کے پاس آگیا دین حق اور صاف طور پر بیان کرنیوالا
وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا
پیغمبر۔ اور جب ان کے پاس آیا دین حق تو لگے کہنے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہ مانیں گے۔ (ن ۸) اور کہتے ہیں کہ
نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ
کیوں نہ نازل کیا گیا یہ قرآن کسی بڑے آدمی پر ان دو بستیوں کے رہنے والوں میں سے ف۳ کیا یہ
يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي
لوگ تقسیم کرتے ہیں تیرے پروردگار کی رحمت کو! ہم نے تقسیم کی ہے ان کے درمیان ان کی روزی دنیا
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ
کی زندگی میں اور ہم نے بلند مرتبہ بنایا ان میں ایک کو ایک پر ف۴ تاکہ بنائے
بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾
ایک دوسرے کو محکوم اور تیرے پروردگار کی رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جو یہ جمع کرتے ہیں
وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ
اور اگر یہ احتمال نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک ہی دین پر ہو جائیں گے تو ہم ضرور بنا دیتے ان کے لئے جو
بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا
منکر ہیں رحمٰن کے ان کے گھر کی چھتیں چاندی کی اور سیڑھیاں کہ ان پر

ع ۲/۱۰ ۸ النصف

ف۱
ابراہیم علیہ السلام کے قصے کو پچھلی آیت سے یہ مناسبت ہے کہ اے نافرمان کافرو اپنے کافر مشرک باپ دادا کی تقلید نہ کرو اگر تمہارے بڑے اپنی بدعقیدگی اور شقاوتِ ازلی کے باعث کفر کرتے رہے تو اپنا کیا وہ پائیں گے۔ تم ان کے قدم بقدم چل کر دوزخ میں جانے کا کیوں سامان کرتے ہو دیکھو ابراہیمؑ نے اپنے باپ کو کافر پایا تو اوّل تو سمجھایا جب وہ نہ مانا تو ابراہیمؑ خود الگ ہو بیٹھے اور اللہ کی توحید پر مستحکم رہے یہ بھی تو تمہارے باپ ہی تھے تم کو ان کی تقلید کرنی چاہیے اور ناجائز امور میں کافر باپ دادا کی تقلید کرکے پرانی لکیر کا فقیر نہ بننا چاہیے۔

ف۲
یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں انبیاء و اولیاء پیدا فرمائے۔ یا یہ مطلب ہے کہ ابراہیمؑ اس عقیدۂ توحید کو اپنی نسل میں باقی چھوڑ گئے اور اپنی اولاد کو وصیت کر گئے کہ ایمان پر قائم رہنا۔

ف۳
یعنی ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ قرآن مکہ اور طائف کے کسی مالدار باعزت شخص پر نازل ہونا چاہیے تھا۔

ف۴
یعنی پیغمبری اس مال و متاع سے جو یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں کہیں بہتر ہے اور جب دنیا کی روزی مال و متاع اپنے

(باقی صفحہ ۶۳۶ پر)

(شانِ نزول صفحہ ۸۶۲ پر)

يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ

چڑھا کرتے ۔ اور ان کے گھروں کے دروازے (بھی چاندی کے بنا دیتے) اور تخت کہ ان پر تکیے لگا کر بیٹھتے ۔ اور

زُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ

سونے کے ۔ اور یہ سب کا سب کچھ بھی نہیں مگر دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور آخرت

عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ ع وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ ع ۳ ۹

تیرے پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں کے لئے ہے ف۱ اور جو شخص آنکھ چراتا ہے رحمٰن کی یاد سے ہم

نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ

اس پر تعینات کر دیا کرتے ہیں ایک شیطان سو وہ اس کے ساتھ رہتا ہے ۔ اور شیطان ان کو روکتے ہیں

عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَنَا

راہ سے اور یہ آدمی سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں ۔ یہانتک کہ جب ہمارے

قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ

پاس آئے گا کہے گا کاش میرے اور تیرے درمیان پورب اور پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا

الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي

برا ساتھی ہے ۔ اور تم کو کچھ بھی فائدہ نہ دے گا آج جب کہ تم ظالم ٹھہرے یہ امر کہ تم سب

الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ

عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو ف۲ (تو اے محمد) کیا تو سنا سکتا ہے بہرے کو یا راہ دکھا سکتا ہے اندھوں کو

وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا

اور ان لوگوں کو جو گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ تو اگر ہم تجھ کو دنیا سے لے بھی جائیں تو ہم کو

مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا

ان سے تو ضرور بدلہ لینا ہے ۔ یا تجھ کو دکھا دیں جو ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے کیونکہ

عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ

ہم ان پر قادر ہیں ۔ بس تو مضبوط پکڑے رہ اسی کو جو تیری طرف وحی کیا گیا ہے

اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ

بے شک تو سیدھے راستہ پر ہے ۔ اور کچھ شک نہیں کہ یہ (قرآن) نصیحت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے

ف۱ یعنی اللہ کے نزدیک دنیا کے ساز و سامان کی کچھ بھی وقعت نہیں اگر چاہتا تو اپنے دشمنوں یعنی کافروں کو اتنا زر و مال دے دیتا کہ ان کے مکانات کی چھتیں اور دروازے تخت سیڑھیاں تک سونے چاندی کی ہوتیں لیکن ایسا اس خیال سے نہیں کیا کہ ایسا ہو تو سب اسی کفر کی ڈگر پر چل پڑیں بس کوئی بھی کفر کو برا نہ سمجھے اور نہ ایمان کی طرف ذرہ برابر متوجہ ہو۔

ف۲ مرگ انبوہ جشنے دارد انسان کی طبیعت کا خاصہ ہے کہ جب وہ اپنی جیسی مصیبت میں دوسرے شخص کو گرفتار دیکھتا ہے تو کچھ تسلی ہو جاتی ہے۔ دوزخیوں کو یہ تسلی بھی نصیب نہ ہوگی۔

وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ

لئے۔ اور آگے چل کر تم سے باز پرس ہونی ہے۔ اور ان سے پوچھ دیکھ جو ہم نے بھیجے تجھ سے پہلے

رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع

اپنے پیغمبر ف کیا ہم نے ٹھہرا دیئے تھے رحمٰن کے سوا دوسرے معبود کہ ان کی پرستش کی جائے؟

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ

اور ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی جانب تو موسیٰ

رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ

نے کہا کہ میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار عالم کا۔ پس جب موسیٰ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا تو وہ لوگ

مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ

لگے اس پر ہنسنے۔ اور جو نشانی ہم ان کو دکھاتے گئے وہ دوسری سے بڑھی

اُخْتِهَا ۚ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا

ہوئی تھی۔ اور ہم نے ان کو دھر پکڑا عذاب میں تاکہ وہ باز آجائیں۔ اور کہنے لگے

يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

کہ اے جادوگر دعا کر ہمارے لئے اپنے پروردگار سے اسکے آسرے پر جو تجھ سے عہد کر رکھا ہے ہم ضرور راہ پر آجائیں

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ

گے پھر جب ہم نے ان سے دور کر دیا عذاب کو تبھی وہ عہد توڑ دیتے تھے۔ اور ندا دے دی فرعون نے

فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ

اپنی قوم میں کہا کہ اے میری قوم کیا میری نہیں مصر کی بادشاہت اور یہ نہریں جو بہہ رہی

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ ط اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا

ہیں میرے (محل) کے نیچے؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟ بلکہ میں بہتر ہوں اس شخص سے جو

الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَاۤ اُلْقِىَ عَلَيْهِ

ایک ذلیل آدمی ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا ف۲ اس پر کیوں نہ ڈالے گئے

اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

سونے کے کنگن یا آتے اس کے ساتھ فرشتے پیرا باندھ کر۔

ف۱ یعنی ان کے عقائد جو ان کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں دیکھ لو ان کو دیکھنا گویا پیغمبروں سے پوچھنا ہی ہے یا یہ کہ جس وقت ان کی ارواح مقدسہ سے ملاقات ہو پوچھ دیکھنا اس سے کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ خدانخواستہ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید میں شبہ تھا نعوذ باللہ ایسا خیال تو کسی مخلص عام مسلمان کی طرف بھی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ اللہ کا رسول اور رسول بھی افضل الرسل بلکہ عام مسلمانوں پر یہ بات ظاہر کرنی ہے کہ شرک کی ممانعت اصل دین ہے اور دین کے اصول میں تمام انبیاء کی شریعتیں متفق ہیں اللہ کے سوا دوسرا معبود کسی طرح صحیح ہو ہی نہیں سکتا۔

ف۲ یہ اشارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی اس موقع پر فرعون نے جھلا کر اس کا طعنہ دیا۔

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ

پس فرعون نے بے عقل بنا دیا اپنی قوم کو۔ انھوں نے اسی کا کہنا مانا بیشک وہ تھے ہی نافرمان لوگ۔ تو

اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ

جب انھوں نے ہم کو غصہ دلایا ہم نے ان سے بدلہ لیا پس ان سب کو غرق کر دیا۔ پھر ان کو بنا دیا

سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ ع وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا

گیا گزرا اور ایک افسانہ پچھلے لوگوں کے لئے۔ (ش ۹) اور جب مثال بیان کی گئی مریم کے بیٹے کی

اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ یَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا

تو ایک دم سے تیری قوم اس بات سے تالیاں بجانے لگتے ہیں ف۱ اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا عیسیٰ؟ اُن

ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا

یہ مثال جو تجھ سے بیان کی تو بس جھگڑنے کو۔ بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ بس عیسیٰ تو ایک

عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ

بندہ ہے جس پر ہم نے فضل فرمایا اور ان کو بنایا ایک نمونہ قدرت بنی اسرائیل کے لئے۔ اور اگر

نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىِٕكَةً فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ

ہم چاہتے تو کر دیتے تو تم میں سے فرشتے کہ زمین میں تمھاری جگہ وہ آباد ہوتے ف۲ اور بیشک

لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾

عیسیٰ ایک علامت ہے قیامت کی ف۳ پس تم قیامت میں شبہ نہ کرو اور میرا کہا مانو یہی سیدھا راستہ ہے۔

وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ

اور تم کو روک نہ دے شیطان! بیشک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب آیا

عِیْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَیِّنَ لَكُمْ

عیسیٰ معجزے لے کر بولا کہ میں تمھارے پاس لایا ہوں حکمت اور تاکہ تم کو بتا دوں

بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ

بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو! اور ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو۔ بیشک

اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۴﴾

اللہ وہی میرا پروردگار اور تمھارا پروردگار ہے پس اس کی عبادت کرو یہ سیدھی راہ ہے۔

ف۱ قوم کا لفظ گو مفرد ہے، لیکن اپنے افراد کے اعتبار سے جمع ہے۔ یصدون میں جمع کی ضمیر یعنی ہم افراد ہی کے اعتبار سے قوم کی طرف راجع ہے ترجمہ میں یہی ملحوظ ہے۔ یعنی ہنستے اور خوش ہو کر کہتے ہیں عیسیٰ کو بھی خلق نے معبود سمجھا ہے ان کو تو برا کہا نہیں جاتا پھر ہمارے بتوں کو برا کہنے کا کیا باعث؟

ع ۱۱ ۵

ف۲ یعنی عیسیٰ ہماری ایک قدرت کے نمونے تھے کہ معمولی قاعدے کے خلاف محض قدرت خدا سے بے باپ کے پیدا ہو گئے اور فرشتے بھی اسی طرح صرف حکم خداوندی سے پیدا ہوئے ہیں زیادہ سے زیادہ یہ بات ثابت ہوگی کہ عیسیٰ علیہ السلام میں فرشتوں کے آثار تھے اور اس سے ان کا معبود ہو جانا ثابت نہیں ہوتا بلکہ ہماری قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو تمھاری نسل میں سے ایسے ایسے بیٹے لوگ اور آدمیوں میں سے فرشتے پیدا ہونے لگیں۔

ف۳ حدیث میں وارد ہے کہ قیامت کے قریب عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو عیسیٰؑ کا آسمان سے اترنا قیامت کی علامت اور ایک نشانی ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۲ پر)

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

تو مختلف ہوگئے فرقے ان میں سے۔ سو وائے ان پر جنھوں نے

مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝۶۵ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ

ظلم کیا دردناک دن کے عذاب سے کیا یہ قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ

تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۶۶ اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ

ان پر آجائے یکایک اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ جتنے دوست ہیں اس دن ایک دوسرے

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝۶۷ ع يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

کے دشمن ہوجائیں گے مگر پرہیزگار۔ اے میرے بندو نہ خوف ہے تم پر آج کے روز

وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝۶۸ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا

اور نہ تم غمگین ہوگے۔ جو لوگ ایمان لائے ہماری آیتوں پر اور مسلمان

مُسْلِمِيْنَ ۝۶۹ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝۷۰

رہے۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) جا داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں کہ تمہاری عزت کی جائیگی

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ

ان پر دور چلے گا سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا۔ اور بہشت میں ہوگا جو کچھ

الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۷۱ ۚ وَتِلْكَ

نفس خواہش کریں اور (جسکے دیکھنے سے) آنکھیں لذت پائیں اور تم یہیں ہمیشہ رہو گے۔ اور یہ وہی

الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۷۲ لَكُمْ فِيْهَا

بہشت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کے عوض میں جو تم کرتے تھے۔ تمہارے لئے یہاں

فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۷۳ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ

کثرت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھا رہے ہو۔ البتہ گنہگار جہنم کے عذاب میں

جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝۷۴ ۚ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝۷۵ ۚ وَمَا

ہمیشہ رہیں گے۔ ان سے (عذاب) ہلکا نہ کیا جائیگا اور وہ اس میں ناامید پڑے رہیں گے۔ اور ہم

ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷۶ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ

نے ان پر ظلم نہیں کیا ولیکن وہ آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے اور آواز دیں گے کہ اے مالک! کہیں

(بقیہ صفحہ ۶۴۳)

سے نقل کر کے ان فرشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں کہ جن کے یہ خدمتیں سپرد ہیں! چونکہ قرآن بھی باحکمت اموری میں تھا اس لئے یہ بھی اول سے آخر تک اسی شب میں لوح محفوظ سے نقل ہو کر آسمان دنیا پر نازل ہو گیا پھر جتنا جتنا اللہ کو اپنے حبیب پر نازل کرنا منظور تھا تئیس سال تک جبرئیل امین کی معرفت نازل ہوتا رہا شب قدر بڑی متبرک رات ہے اس میں دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ اللہ کی بے شمار رحمتیں اور ہر قسم کی خیر و برکات نازل ہوتی ہیں اور قرآن پاک کا اس شب میں نزول ہے۔ اس کی برکت کا اظہار کرنے کو کافی اور مبارک ہونے کی صریح دلیل ہے۔

ع ۶ / ۱۱ / ۱۲

ف۳

یعنی ہماری رحمت نے جوش مارا اور ہم نے اپنے بندوں پر مہربانی فرمائی کہ قرآن اتارا اور اپنے فضل سے ختم الانبیاء کو مبعوث کیا۔

ف۴

کفار مکہ کی سختیوں اور کفر کے اصرار پر سرور عالمؐ نے بد دعا دی کہ بار الٰہا یوسفؑ کے زمانہ جیسا قحط ان پر بھی ڈال غرض اس پر متواتر سات برس کا قحط پڑا جس سے لوگ بلبلا اٹھے اور مردار تک کھانے لگے یہاں تک کہ بھوک کی شدت اور گرمی کی سختی اور پانی کے نہ برسنے کے باعث آسمان اور زمین کے بیچ میں دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ یہاں دھوئیں سے یہی دھواں مراد ہے یا وہ دھواں مراد ہے جو قیامت سے پہلے آسمان

(باقی صفحہ ۶۴۴ پر)

عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ

موت کا حکم فرما دے ہم پر تمہارا پروردگار مالک کہے گا کہ تم کو تو اسی حال میں رہنا ہے ف ہم تمہارے پاس لائے ہیں دین حق

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

ولیکن بہتیرے تم میں سچی بات سے برا مانتے ہیں۔ کیا انھوں نے ٹھان رکھی ہے کوئی بات تو ہم بھی ٹھان

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ

لیں گے ف۲ کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نہیں سنتے انکی آہستہ باتوں اور انکی سرگوشیوں کو ضرور سنتے ہیں اور ہمارے بھیجے

يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

ہوئے ان کے پاس لکھتے جاتے ہیں۔ کہہ دے کہ اگر (بالفرض) رحمٰن کا کوئی فرزند ہو تو میں سب سے پہلے عبادت کر دوں۔

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ

پاک ذات ہے آسمانوں اور زمین کا پروردگار عرش کا مالک ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ اب تو ان

يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ هُوَ

کو چھوڑ دے بک بک کریں اور کھیلیں یہانتک کہ ملاقات کریں اپنے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اور وہی

الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾

ہے کہ آسمان میں بھی اسی کی بندگی ہے اور زمین میں بھی اسی کی بندگی ہے۔ اور وہی حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے

وَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۚ وَ

اور بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے۔

عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ لَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ

اور اسی کے پاس قیامت کی خبر ہے۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ اور نہیں اختیار رکھتے جن کو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ

یہ پکارتے ہیں اللہ کے سوائے سفارش کرنے کا مگر ہاں جس نے گواہی دی سچی

وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ

اور وہ جانتے ہیں ف۳ اور اگر تو ان سے دریافت کرے کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں

اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ

گے کہ اللہ نے پھر کہاں سے پھیرے جاتے ہیں۔ قسم ہے رسول کے اس کہنے کی کہ اے میرے پروردگار یہ ایسے لوگ ہیں

ف۱
مالک ایک فرشتے کا نام ہے جو جہنم کا داروغہ ہے دوزخی گھبرا کر مالک کو پکاریں گے، کہ اے مالک کوئی ایسی تدبیر کر دو کہ کہیں تمہارا پروردگار ہمارا کام تمام کر دے اور موت ہی آجائے کہ اس عذاب سے تو نجات مل جائے بغرض ہزار برس تک چلاتے رہیں گے اور کچھ جواب نہ ملے گا اس کے بعد مالک کہیں گے تو یہ کہیں گے کہ تم کو تو ہمیشہ ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔

ف۲
یعنی اگر ان کافروں کے دل میں کچھ شرارت کرنے کا پختہ ارادہ ہے تو ہم نے بھی اس کا توڑ سوچ رکھا ہے جیسا کریں گے ویسا بھریں گے۔

ف۳
یعنی اللہ کے نیک بندے فرشتے وغیرہ صرف ان مسلمانوں کی سفارش کریں گے جو صدق دل سے کلمۂ توحید کے قائل تھے

(شان نزول صفحہ ۸۶۳ پر)

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع

کہ ایمان نہیں لاتے ف۱ سو تو ان سے منہ پھیر لے اور کہہ سلام ہے! پھر آگے چل کر یہ معلوم کرلیں گے۔

(۴۴) سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتها ۵۹ رکوعاتها ۳

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

حٰمٓ قسم ہے اس کتاب واضح کی۔ ہم نے اس کو نازل فرمایا ایک مبارک رات میں بیشک ہم

مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ

ڈرانے والے ہیں۔ اسی رات میں فیصل کیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام حکم ہو کر ہمارے پاس سے ف۲

اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾

بیشک ہم بھیجنے والے ہیں تیرے پروردگار کی رحمت سے! بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے ف۳

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾ لَآ اِلٰهَ

پروردگار آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو۔ کوئی معبود

اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ

نہیں اسکے سوائے جلاتا ہے اور مارتا ہے، تمہارا پروردگار ہے اور پروردگار ہے تمہارے اگلے باپ دادوں کا بلکہ وہ کافر شک میں پڑے

يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ يَّغْشَى

کھیل رہے ہیں۔ پس تو اس دن کا منتظر رہ جس دن لا موجود کرے آسمان ایک ظاہر دھواں، جو چھپالے

النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا

لوگوں کو، یہ ہے عذاب دردناک ف۴ (کہ کافر بھی کہہ اٹھیں گے) اے ہمارے پروردگار دور فرما ہم سے یہ عذاب

مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

ہم مسلمان ہوتے ہیں۔ ان کو کہاں نصیب ہو نصیحت پکڑنا اور ان کے پاس آچکا بیان کردینے والا

مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا

پیغمبر۔ پھر انھوں نے اس سے منہ پھیرا اور کہا کہ سکھایا ہوا ہے باؤلا۔ ہم دور کرتے ہیں

الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ

عذاب کو تھوڑے دنوں تم پھر وہی (کفر) کرتے ہو ف۵ جس دن ہم پکڑیں گے بڑی پکڑ ف۶

ف۱ جواب قسم محذوف ہے یعنی جو پیغمبر اپنی قوم کے جھٹلانے اور انکار و کفر پر اصرار کرنے سے گھبرا کر اور لوگوں کے ایمان سے مایوس ہو کر اللہ کو پکارا کرتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ بار الہا یہ ضدی ہٹ دھرم لوگ ماننے والے نہیں تو اسی قول کی قسم ہے ہم اس پر رحم فرماتے ہیں۔ یا ان ھولاء ۱۲ قسم کا جواب ہے مطلب یہ ہے کہ ہمارا پیارا رسول محمدؐ جو یارب یارب عرض کیا کرتا ہے اسی دعا ہی کی قسم ہے کہ یہ اکھڑ احسان فراموش ایمان لانے والے لوگ نہیں۔

ف۲ یعنی ہم اس قرآن پاک کی جو احکام الٰہی صاف اور واضح طور پر بتا رہا ہے۔ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے اس قرآن کو مبارک شب میں اتارا ہے جس میں ہمارے خاص حکم سے ہر انتظام کا جو حکمت و مصلحت پر مبنی ہے۔ تصفیہ ہوتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ اس رات سے مراد پندرھویں شعبان کی شب ہے جس کو شب برات کہتے ہیں راجح قول یہ ہے کہ شب قدر مراد ہے اور وہ رمضان کے اخیر دہے کی طاق راتوں میں کوئی رات ہے ہر باحکمت امر کا تصفیہ اسی شب میں ہوتا ہے۔ سال بھر یعنی سال آئندہ کی شب قدر تک جو امور دنیا میں ہونے والے ہیں۔ بندوں کے رزق کی تقسیم عمر و حیات وغیرہ کے انتظام، لوح محفوظ (باقی صفحہ ۶۴۱ پر)

(شان نزول صفحہ ۶۶۳ پر)

Margin: ۷ ع ۲۲ ۱۲ — ۱۲ مع — عند المتقدمین ۱۲

إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ
بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں۔ اور ہم آزما چکے ہیں ان سے پہلے قوم فرعون کو اور ان کے پاس آیا
رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
معزز پیغمبر کہ میرے حوالہ کردو اللہ کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل کو) میں تمہارے پاس بھیجا ہوا آیا
أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾
ہوں امانت دار۔ اور یہ کہ سرکشی نہ کرو اللہ پر! میں تمہارے پاس لایا ہوں روشن دلیل۔
وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا
اور میں پناہ پکڑ چکا ہوں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی اس سے کہ تم مجھ کو سنگسار کرو اور اگر تم میرا یقین
لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ فَأَسْرِ
نہیں کرتے تو مجھ سے پرے ہو جاؤ ف پھر موسیٰ نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ یہ لوگ گنہگار ہیں (تو ہم نے موسیٰ کو حکم
بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ
دیا کہ) رات سے لے نکل میرے بندوں کو بیشک تمہارا تعاقب کیا جائیگا اور چھوڑ جا دریا کو ٹھہرا ہوا۔ بیشک وہ
جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ وَ
لشکر غرق کیے جائیں گے۔ یہ لوگ چھوڑ گئے بہتیرے باغ اور چشمے۔ اور کھیتیاں اور
مَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا
پاکیزہ محل۔ اور آرام کے سامان جن میں عیش کیا کرتے تھے۔ ایسا ہی ہوا اور ہم نے ان
قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا
چیزوں کا وارث بنا دیا دوسرے لوگوں کو تو ان پر نہ روئے آسمان اور زمین اور نہ ان کو
مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾
مہلت ملی ف۲ اور ہم نے نجات دی بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے۔
مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ
جو فرعون کی طرف سے تھا۔ بیشک فرعون حد سے بڑھنے والا تھا۔ اور ہم نے
اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ
بنی اسرائیل کو برگزیدہ کیا جان بوجھ کر جہان کے لوگوں پر اور ہم نے ان کو نشانیاں دیں

ف۱ یعنی مجھے اپنی قوم بنی اسرائیل کو لے جانے دو اور روکو نہیں۔

ف۲ حدیث میں وارد ہے کہ جب اللہ کا کوئی نیک بندہ مسلمان مرتا ہے تو اس پر آسمان کا وہ دروازہ جس سے اس کا رزق اترا کرتا تھا اور وہ زمین جس پر نماز پڑھا کرتا تھا دونوں روتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ کافر ایسے مرے کہ ان پر آسمان و زمین کو رقت آئی اور نہ ان کو توبہ و استغفار کی مہلت ملی۔

(بقیہ صفحہ ۶۴۳) سے اترے گا اور ہر شخص پر چھا جائے گا۔ کافر تو بے ہوش ہو کر گر پڑے گا اور مسلمان کو صرف زکام سا ہو جائے گا۔

ف۵ یعنی یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ عذاب کے ٹلتے ہی پھر کفر کرنے لگیں گے حالانکہ ہم نے رسولوں کے سردار محمد صلعم کو ان پر بھیجا اس کو تو انہوں نے دیوانہ اور دوسروں کا سکھایا پڑھایا بتایا اب ان سے راہ پر آنے کی کیا امید ہو سکتی ہے انکی عادت ہی خراب ہے اگر ہم چند روز کیلئے عذاب اٹھا لیں تو پھر وہی کفر کرنے لگیں۔

ف۶ اگر دھوئیں سے قحط مراد ہے تو پکڑے سے جنگ بدر کی پکڑ مراد ہے کہ جس میں کفار کے بڑے بڑے ستر سردار مارے گئے اور ستر قید ہوئے اور اگر قیامت کا قرب مراد ہے تو پکڑے سے آخرت کی پکڑ مراد ہے۔ اللہ اس سے محفوظ رکھے۔

مَا فِيهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِينٌ ﴿۳۳﴾ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُولُونَ ﴿۳۴﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا

جن میں صریح آزمائش تھی ۔ یہ کفار قریش کہتے ہیں کہ بس ہمارا یہی

مَوْتَتُنَا الْأُولٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ ﴿۳۵﴾ فَأْتُوا بِآبَآئِنَآ إِنْ

پہلی دفعہ کا مرنا ہے اور ہم (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے ۔ بھلا لے تو آؤ ہمارے باپ دادا

كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۳۶﴾ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کو اگر تم سچے ہو ! کیا یہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم ؟ ف۱ اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے ہم

أَهْلَكْنٰهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ

نے ان کو ہلاک کر مارا ۔ بیشک وہ گنہگار تھے ۔ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور

الْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِينَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ

زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان میں ہیں کھیلنے کے لئے ۔ ہم نے ان کو نہیں پیدا کیا مگر تدبیر سے ولیکن

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ

ان میں بہتیرے جانتے نہیں ۔ بے شک فیصلہ کا دن ان سب کا وقت

أَجْمَعِينَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ

مقرر ہے ۔ جس دن نہ کام آئے گا کوئی دوست کسی دوست کے کچھ اور نہ ان کی

يُنْصَرُونَ ﴿۴۱﴾ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۴۲﴾ إِنَّ

مدد کی جائے گی ۔ مگر جس پر اللہ رحم فرمائے ۔ بیشک وہی زبردست مہربان ہے ۔ کچھ شک

شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿۴۵﴾

نہیں کہ سینڈہ (زقوم) گنہگار کا کھانا ہے ف۲ جیسے پگھلا ہوا تانبا ایسا کھولے گا پیٹوں میں

كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوا

جیسے جلتا کھولتا ہوا پانی (ہم فرشتوں کو حکم دینگے) کہ اس کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ دوزخ کے بیچوں بیچ پھر ڈالو

فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ

اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب (ہم اس سے کہیں گے کہ) چکھ تو تو بڑا عزت دار

الْكَرِيمُ ﴿۴۹﴾ إِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿۵۰﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

سردار ہے ف۳ یہی تو ہے جس میں تم شبہ کیا کرتے تھے ۔ بیشک پرہیزگار امن

ع ۲ ۱۴ ۱۵ مع ۱۴ وقف المتأخرین

ف۱
تبع سے مراد تبع حمیری ہیں جو مسلمان متشرع اور بڑے نیک مقبول بندے تھے اور ان کی قوم کافر تھی ان کے نبی ہونے میں اختلاف ہے ۔

ف۲
بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس موقعہ پر اس گنہگار سے مراد ابوجہل ملعون ہے ۔

ف۳
وہ دنیا میں اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھا کرتا تھا اس لئے اس موقعہ پر طعنہ زنی کے طریقے سے یہ کلمہ کہا جائے گا ۔ بامذاق طبیعتوں کو اس عجیب محاورہ کا حظ حاصل ہو سکتا ہے ۔

مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ

کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں! پوشاک پہنیں گے

سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ

مہین ریشمی اور دبیز، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اسی طرح رہیں گے اور ہم انکو بیاہ دیں

بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا

گے بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے۔ وہاں منگائیں گے یہ ہر ایک میوے اطمینان کے ساتھ۔ نہ

يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ

مزہ چکھیں گے وہاں موت کا سوائے پہلی موت کے جو چکھ چکے۔ اور اللہ نے ان کو بچا لیا دوزخ

الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا

کے عذاب سے۔ تیرے پروردگار کے فضل کے باعث! یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اسی واسطے

يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

ہم نے آسان کر دیا قرآن کو تیری زبان میں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ بس تو منتظر رہ وہ بھی منتظر رہیں۔

(۴۵) سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۴ آیاتہا ۳۷

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي

حٰم اتارنا اس کتاب کا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔ بے شک

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا

آسمانوں اور زمین میں بہتیری نشانیاں ہیں ماننے والوں کے لئے۔ اور تمہارے پیدا کرنے میں اور نیز

يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ

جانوروں میں جن کو پھیلاتا ہے بہتیری نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو یقین لاتے ہیں اور رات اور دن کی آمد و

النَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ

رفت میں اور جو اتارا اللہ نے آسمان سے رزق ف پھر زندہ کر دیا

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾

اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے اور ہواؤں کے رد و بدل میں بہتیری نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو سمجھتے ہیں

ف رزق سے مراد سرمایہ رزق یعنی بارش کا پانی ہے۔

فضائل ترمذی شریف میں وارد ہے کہ جو شخص اس سورہ مقدسہ کو شب جمعہ میں پڑھے اسکی مغفرت ہو جائے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ
یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو ہم تجھ کو پڑھ کر سناتے ہیں ٹھیک تو اب کون سی بات پر اللہ

اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ
اور اسکی آیتوں کے بعد ایمان لائیں گے؟ خرابی ہے ہر جھوٹے گنہگار کی کہ سنتا ہے اللہ کی

اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ
آیتوں کو جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ایسا (کفر پر) اڑا رہتا ہے مغرور بن کر گویا آیتوں کو سنا ہی نہیں!

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا ۨ اتَّخَذَهَا
تو ان کو خوشخبری سنا دے دردناک عذاب کی۔ اور جب خبر پاتا ہے ہماری آیتوں میں سے کسی چیز کی تو اسکی ہنسی

هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ
بناتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ پرے ان کے دوزخ ہے!

وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
نہ ان کے کام وہ آئے گا جو انھوں نے کمایا تھا کچھ اور نہ وہ جن کو بنا رکھا تھا اللہ کے

اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ
سوائے کارساز! اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ (قرآن) ہدایت ہے۔ اور جو منکر

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ
ہیں اپنے پروردگار کی آیتوں کے ان کے لئے عذاب ہے بلا کا دردناک۔ اللہ وہ ہے جس

سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ
نے تمہارے بس میں کر دیا سمندر کو تاکہ چلیں اس میں جہاز اس کے حکم سے اور تاکہ تم تلاش کرو

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ
اس کا فضل اور تاکہ تم احسان مانو۔ اور تمھارے کام میں لگا دیئے جو کچھ آسمانوں میں

وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اپنی طرف سے۔ بیشک اس میں بہتیری نشانیاں ہیں ان لوگوں کے

يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
لئے جو غور کرتے ہیں۔ (ش ۱۱) کہہ دے مسلمانوں سے کہ ان لوگوں سے وہ در گزر کریں جو اللہ کے دنوں

ع ۱۱ / ۱۷

(ش شان نزول صفحہ ۸۶۳ پر)

أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

کی توقع نہیں رکھتے تاکہ اللہ سزا دے لوگوں کو اس کے عوض میں جو وہ کرتے تھے ف جس شخص نے نیک عمل

فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾ وَ

کیا تو اپنے لئے اور جس نے عمل بد کیا تو اس کا وبال اسی پر۔ پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور

لَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم

ہم نے عطا فرمائی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور پیغمبری اور انہیں کھانے کو

مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ

دیں پاکیزہ چیزیں اور ان کو فضیلت دی دنیا جہان کے لوگوں پر۔ اور ہم نے ان کو دیئے کھلے کھلے احکام

الْأَمْرِ ۖ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ

دین کے۔ سو انہوں نے جو اختلاف کیا تو علم ہوئے پیچھے آپس کی ضد سے

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

بیشک تیرا پروردگار ان میں فیصلہ فرما دے گا قیامت کے دن ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف

يَخْتَلِفُونَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

کرتے تھے۔ پھر ہم نے تجھ کو قائم کیا دین کی شریعت پر پس تو اسی پر چل

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ

اور ان کی خواہشوں پر نہ چل جو جانتے نہیں۔ بیشک وہ تیرے کام نہیں آئیں گے

مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ

اللہ کے مقابلے میں کچھ بھی۔ اور نافرمان لوگ ایک دوسرے کے کارساز ہیں۔

وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾ هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ

اور اللہ پرہیزگاروں کا کارساز ہے۔ یہ (قرآن) سوجھ کی باتیں ہیں لوگوں کے لئے اور ہدایت اور رحمت ہے

لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن

ان لوگوں کے لئے جو یقین لاتے ہیں۔ کیا وہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں جو بدکاریوں کے مرتکب ہوئے کہ

نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُم

ہم ان کو ان کی برابر کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ایک طرح کا ہو جائے ان کا

ف

ایام سے مراد حوادثات ہیں یعنی سخت عذاب کے واقعات جو مدتوں یاد رہیں جیسے نوح کا طوفان یا فرعون کا غرق ہونا اور قارون کا زمین میں دھنسنا وغیرہ مطلب یہ ہے کہ اے محمد مسلمانوں سے کہہ دو کہ وہ ان کافروں سے جو اعمال کی شامت اور بدکرداریوں کا نتیجہ حوادث کو خیال نہیں کرتے درگزر کریں اور بدلہ لینے کی فکر نہ کریں بلکہ اللہ پر چھوڑے رہیں وہ ان کو ان کے کئے کی سزا دے لے گا۔

ع ۲ ۱۸
وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ
جینا اور مرنا؟ ف برا حکم ہے جو یہ لگاتے ہیں۔ اور پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور
الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
زمین کو حکمت سے اور تاکہ بدلہ دیا جائے ہر شخص کو اس کے کئے کا اور ان پر
يُظْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى
ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (رش ۱۲) بھلا تو نے اس کو دیکھا جس نے اپنا معبود بنا لیا اپنی خواہش کو اور اس کو گمراہ کر دیا اللہ نے
عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ
علم ہوتے ساتے ف۲ اور مہر لگا دی اس کے کان اور دل پر اور پیدا کر دیا اس کی آنکھ پر پردہ۔
فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ
تو اس کو کون راہ پر لائے اللہ کے سوائے؟ تو کیا تم سوچتے نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ بس ہماری
اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ
تو یہی دنیا کی زندگی ہے مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو مار دیتا ہے۔ اور ان کو
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
کچھ اس کا علم نہیں! نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف۳ اور جب ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں
بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ
ہماری کھلی کھلی آیتیں بس ان کی حجت یہی ہوتی ہے کہ کہتے ہیں کہ لے آؤ ہمارے باپ دادا کو اگر تم
صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ
سچے ہو۔ کہہ دے کہ اللہ تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو مارے گا پھر تم کو اکٹھا کرے گا قیامت
ع ۳ ۵ ۱۹
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
کے دن جس میں کچھ بھی شبہ نہیں ولیکن بہتیرے آدمی نہیں جانتے۔ اور اللہ ہی کی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾
بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن گھاٹا پائیں گے تباہ کار
وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ
اور تو دیکھے گا ہر امت کو کہ زانو پر بیٹھی ہو گی ف۴ ہر امت بلائی جائے گی اپنے نامۂ اعمال کی جانب ف۵ (پھر ان سے کہا جائے گا)

ف۱
یعنی نیک اور بد نہ زندگی میں یکساں ہو سکتے ہیں اور نہ مرنے میں کیونکہ نیکوں کا جینا اللہ کی عبادت اور صبر و شکر و قناعت کی حالت میں ہوتا ہے اور بدوں کا جینا خالق کی نافرمانی اور بے صبری و کفران نعمت پر۔ نیکوں کا مرنا ان کے لئے شادمانی و مسرت کا سبب ہوتا ہے اور بدوں کا مرنا ان کے واسطے حسرت و ندامت! یا یہ مطلب ہے کہ نیک اور بد جس طرح دنیا میں رزق صحت وغیرہ میں مساوی رہے کیا ان دونوں فریق کا مرنا بھی زندگی کی طرح مساوی کر دیں گے نہیں ایسا ہرگز نہ ہوگا بلکہ نیکوں کی عزت و قدر و منزلت ہوگی۔ اور بروں کی رسوائی و ذلت۔

ف۲
یعنی باوجودیکہ جانتا بوجھتا تھا اور پھر اس کی عقل پر ایسے پتھر پڑے کہ کفر ہی کرتا رہا۔ یا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے یہ جان کر کہ اس میں ہدایت پانے کی صلاحیت نہیں ہے اور یہ اسلام پر کفر ہی کو ترجیح دے کر گمراہی اختیار کرے گا اس لئے اس کو گمراہ کر دیا۔

ف۳
یعنی یہ کافر زمانہ ہی کو موثر حقیقی اور مارنے میں فاعل مختار سمجھتے ہیں یہ ملک الموت کے مقر نہیں نہ ارواح کا قبض ہونا اللہ کے حکم سے سمجھتے ہیں بلکہ ہر حادثہ زمانہ ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ان کو اس کی تحقیق نہیں محض اٹکل کے تکے چلاتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ مالک و متصرف حقیقی
(باقی صفحہ ۶۵۰ پر)

شان نزول صفحہ ۸۶۳ پر

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا

آج تم کو عوض دیا جائیگا جیسا جیسا تم کرتے تھے ۔ یہ ہماری کتاب ہے کہ تم پر بولتی ہے سچائی کے ساتھ ! ہم لکھواتے

نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے ف پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

تو ان کو داخل فرمائے گا ان کا پروردگار اپنی رحمت میں ۔ یہی تو صریح کامیابی ہے اور جو منکر ہوئے (ان

كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا

سے ہم کہیں گے) کہ کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں پھر تم نے غرور کیا اور تم تھے ہی

مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا

گنہگار لوگ اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت میں کچھ بھی شبہ نہیں

قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ

تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے ۔ بس خیال سا ہم کو بھی آتا ہے اور ہم یقین لانے

بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

والے تو ہیں نہیں ۔ اور ان پر ظاہر ہوگئیں ان اعمال کی برائیاں جو انھوں نے کئے تھے اور ان پر آ نازل ہوا

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ

جسکی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے ۔ اور کہا جائے گا کہ آج ہم تم کو بھلا دینگے جیسا تم نے بھلا دیا تھا اپنے اس دن کے ملنے

هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ

کو ف۲ اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ۔ یہ (عذاب) اس لئے ہے کہ تم نے ہنسی بنائی

اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ

تھی اللہ کی آیتوں کی اور تم کو فریفتہ کرلیا دنیا کی زندگی نے تو آج نہ یہ نکالے جائیں گے دوزخ سے اور نہ

لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ

ان کی عذر معذرت قبول ہوگی ۔ پس اللہ ہی کی تعریف ہے جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا ، پروردگار

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع

تمام جہان کا ۔ اور اسی کی بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے ۔

ف۱ یعنی یہ نامہ اعمال جو تمھارے سامنے رکھا ہوا ہے اور اس میں چھوٹے بڑے تمھارے اعمال لکھے ہوئے ہیں ہماری کتاب ہے جو تمھارے مقابلے میں حق حق بول رہی ہے اور تمھارے بے کم و کاست وہ تمام اعمال جو ہم اپنے فرشتوں سے لکھواتے رہے تم پر ظاہر کر رہی ہے ۔

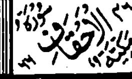
ف۲ اللہ کے بھلا دینے کے یہ معنی ہیں کہ دوزخیوں کی کچھ بھی خبر نہ لے گا کہ ان پر کیا گزر رہی ہے ۔ یعنی اللہ رحم نہ فرمائے گا ۔

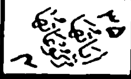
(بقیہ صفحہ ۶۴۹)
کوئی اور ہی واجب الوجود ذات ہے اور اسی دنیا کی زندگی کو زندگی سمجھتے ہیں مر کر دوبارہ زندہ ہونے کے قائل نہیں ۔

ف۴ یعنی نہایت عاجزی کے ساتھ ۔

ف۵ یعنی سوال جواب حساب کتاب کے لئے سب جمع کئے جائیں گے ۔

ع ۱۱/۴ ۲۰



شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

حٰمٓ ① تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ② مَا خَلَقْنَا
حٰمٓ اس کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔ ہم نے نہیں پیدا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى
کیا آسمانوں اور زمین اور ان چیزوں کو جو ان میں ہیں مگر مصلحت سے اور ایک وقت مقرر تک کیلئے
وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّآ اُنْذِرُوا مُعْرِضُونَ ③ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا
اور جو منکر ہیں وہ اس کی جس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے پرواہ ہی نہیں کرتے۔ کہہ دے بھلا دیکھو تو سہی جن
تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْاَرْضِ
کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے مجھ کو دکھاؤ تو کہ انھوں نے کیا پیدا کیا زمین میں
اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُونِي بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ
یا ان کا کچھ ساجھا ہے آسمانوں میں؟ میرے پاس لے آؤ کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا
اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ④ وَمَنْ اَضَلُّ
کوئی علمی روایت اگر تم سچے ہو اور اس سے زیادہ
مِمَّنْ يَّدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيبُ لَهٗٓ اِلٰى
گمراہ کون جو پکارے اللہ کے سوائے ایسے کو جو اس کو جواب تک نہ دے
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُونَ ⑤ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ
قیامت کے دن تک اور ان کو ان کے پکارنے تک کی خبر نہیں۔ اور جب لوگ جمع کئے جائیں
كَانُوا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِينَ ⑥ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
گے تو یہ معبود ان کے دشمن ہوجائینگے اور ان کی عبادت کے منکر بن جائیں گے۔ اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں
اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ
ہماری کھلی کھلی آیتیں تو منکر کہتے ہیں حق بات کو جب کہ وہ ان تک آپہنچی کہ یہ تو صریح
مُّبِينٌ ۭ ⑦ اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا
جادو ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو پیغمبر نے اپنے دل سے بنا لیا ہے کہہ دے کہ اگر اس کو میں بنا لایا ہوں

تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ
تو تم میرے اللہ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آسکتے ۔ اللہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم لگے رہتے ہو!
كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۸
وہ شاہد کافی ہے میرے اور تمھارے درمیان اور وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ
کہہ دے کہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا اور میں نہیں جانتا کہ کیا کیا جائے گا
بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ
میرے ساتھ اور تمھارے ساتھ؟ میں تو اسی پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صاف طور پر ڈر
مُّبِيْنٌ ۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ
سنانے والا ہوں ۔ کہہ دے بھلا دیکھو تو سہی اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کو
بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ
نہ مانا اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل میں سے اسی طرح کی ایک کتاب کی
فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۱۰ ع
پھر وہ ایمان لے آیا اور تم نے تکبر کیا (تو اس صورت میں تمھارا کیا انجام ہونا ہے (ف۲) بیشک اللہ نہیں ہدایت دیا کرتا ستمگار
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ
لوگوں کو ٹ اور کافر کہنے لگے مسلمانوں کی نسبت کہ اگر (دین اسلام) بہتر ہوتا تو یہ ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے اس
اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۱۱
کی طرف ۔ اور جب اس کے ذریعہ سے ہدایت نہ پائی تو یہ لوگ اب کہیں گے کہ یہ تو قدیمی جھوٹ ہے ۔
وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ
اور قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی پیشوا اور رحمت ۔ اور ایک یہ کتاب ہے
مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَبُشْرٰى
(توریت کی) تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تاکہ ڈرائے گناہ گاروں کو ۔ اور خوشخبری نیکوکاروں
لِلْمُحْسِنِيْنَ ۱۲ ج اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
کے لیے ہے ۔ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی عقیدے پر قائم

ف۱ مطلب یہ ہے کہ اگر یہ قرآن میں نے بنایا ہے تو اس کا وبال بھی مجھ ہی کو بھگتنا پڑے گا تم مجھ کو اس وبال سے بچا نہیں لوگے اور اگر وہ اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے جیسا کہ واقع میں ہے تو تم اپنی فکر کرو کیونکہ قرآن کے بارے میں تم جو جو گستاخیاں کرتے ہو اللہ ہی خوب جانتا ہے اس کی سزا بھی پوری ملے گی اور اگر اب بھی باز آجاؤ تو بھی بخشش ہو جائے گی کیونکہ اس کی بے نیاز ذات غفور رحیم ہے ۔

ع ۱

ف۲ گواہ سے مراد حضرت عبداللہ بن سلامؓ ہیں جب سرور کائنات مدینہ تشریف لائے تو یہ حاضر خدمت ہوئے اور چند باتیں ایسی دریافت کیں جن کا علم نبی کے سوائے دوسرے شخص کو نہیں ہوتا جب شافی جواب پالیا تو فوراً ایمان لے آئے اور بول اٹھے کہ بے شک آپ سچے رسول ہیں ۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۳ پر)

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
رہے تو نہ ان پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ جنتی
الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا
ہیں سدا وہیں رہیں گے۔ ان اعمال کا بدلہ جو وہ کرتے تھے۔ (ش ۲) اور ہم نے
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ
حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے کا۔ اسکو پیٹ میں رکھا اسکی ماں نے تکلیف سے اور اسکو جنا تکلیف سے
وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ
اور اسکا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے میں ہے ف یہاں تک کہ جب پہنچا اپنی جوانی کو اور پہنچا
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ
چالیس برس (کی عمر) کو۔ کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیرے
اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ
احسان کا جو تو نے مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر کیا اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو
وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ
اور نیک بختی پیدا کر میری اولاد میں۔ میں رجوع لایا تیری طرف اور میں مسلمانوں
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا
میں ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن سے ہم قبول فرماتے ہیں بہتر سے بہتر کام جو انھوں نے
وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ
کئے اور درگزر کرتے ہیں ان کی خطاؤں سے جنت کے لوگوں میں۔ وعدہ سچا جو ان
الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ
سے کیا جاتا تھا۔ اور جس نے کہا اپنے والدین سے کہ میں تم سے بیزار
اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ
ہوں کیا تم مجھے وعدہ دیتے ہو کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ گزر چکے بہتیرے قرن مجھ سے پہلے؟
وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ښ
اور ماں باپ فریاد کرتے ہیں اللہ سے (اور بیٹے سے کہتے ہیں) کہ تجھ پر افسوس ایمان لے آ۔ بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے۔

ف
حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے اور پھر دو برس یعنی چوبیس مہینے دودھ پینے کے پس اس کا مجموعہ تیس مہینے ہوئے۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۳ پر)

فَيَقُولُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ
پھر یہ شخص کہتا ہے کہ یہ تو نرے اگلوں کے افسانے ہیں ف۱ یہی لوگ ہیں جن پر
حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
ثابت ہوا وعدۂ عذاب ان امتوں کے شمول میں جو گزر چکیں ان سے پہلے
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوا خٰسِرِينَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ
جنات اور انسان کی۔ بیشک وہ گھاٹا پانے والے تھے۔ اور ہر ایک کے درجے ہیں
مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۹﴾
اپنے اپنے اعمال کے موافق! اور تاکہ اللہ ان کو پوری پوری ان کے اعمال کی (جزا) دے اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا
وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ
اور جس دن لائے جائیں گے کافر آگ پر (ان سے کہا جائے گا کہ) تم لے چکے اپنے مزے
فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ
اپنی دنیا کی زندگی میں اور ان سے فائدہ اٹھا چکے۔ تو آج تم کو سزا دی جائے
عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
کی ذلت کے عذاب کی اس لئے کہ تم تکبر کیا کرتے تھے زمین میں ناحق اور
وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿۲۰﴾ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ
اس سبب سے کہ تم بدکاری کیا کرتے تھے ف۲ اور یاد کر عاد کے بھائی (ہود) کو جب اس نے ڈرایا اپنی قوم
بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
کو سرزمین احقاف میں ف۳ اور آچکے تھے ڈرانے والے ان کے آگے سے اور پیچھے سے ف۴
خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
کہ کسی کی عبادت نہ کرو اللہ کے سوائے۔ میں تم پر خوف کرتا ہوں ایک بڑے
يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا
دن کے عذاب کا۔ وہ لگے کہنے کہ کیا تو ہمارے پاس اس واسطے آیا ہے تاکہ ہم کو باز رکھے ہمارے معبودوں سے سو تو
تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ
ہم پر لا نازل کر جس کا ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے۔ ہود نے کہا کہ بس اس کی خبر تو

ف۱ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں نازل ہوئی جس وقت میں کہ حضرت عبدالرحمٰنؓ اسلام نہ لائے تھے اور ان کے والدین ایمان کی ترغیب اور خدا کی دہائی دیتے تھے اور یہ ان کا کہنا نہ مانتے تھے اس حالت کا ان کا قصہ مذکور ہوا اس کے بعد جب ایمان لے آئے تو توبہ قبول ہونے کی بشارت میں وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ الخ نازل ہوا لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ کسی اور شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس کا نام مصلحتاً مجہول رہا۔

ف۲ یعنی تم لوگ آخرت کے خواہاں تو تھے ہی نہیں بلکہ عقبےٰ کے منکر تھے اس لئے جو کچھ تم نے نیک کام کئے ان کا بدلہ دنیا ہی میں مل چکا کافر یہاں عیش اڑا رہا ہے اور دنیاوی مزے اڑا رہے ہیں یہ سب ان کی نیکیوں کے پھل ان کو یہیں مل رہے ہیں اور یہ صرف اس غرض سے ہے تاکہ آخرت میں بالکل خالی ہاتھ رہیں اس لئے کہ اللہ پاک کسی کی حق تلفی نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ ظلم ہے پس جن کو وہاں کچھ نہیں ان کو یہیں بہتیرا کچھ عطا فرما دیتا ہے۔

ع ۲

ف۳ احقاف حقف کی جمع ہے اس کے معنی توریت کے اونچے ٹیلے کے ہیں لیکن یمن کے ایک ضلع کا نام ہے۔

ف۴ یعنی ہر طرف سے

اللّٰهِ ۖ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾
اللہ ہی کو ہے۔ اور میں تم کو پہنچائے دیتا ہوں جو میرے ہاتھ بھیجا گیا ہے ولیکن میں دیکھتا ہوں تم لوگ جہالت کرتے ہو

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ
تو جب انھوں نے اس عذاب کو دیکھا کہ ایک ابر ہے چلا آرہا ہے ان کے میدانوں کی طرف

مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ
یہ تو ایک ابر ہے جو ہم پر برسے گا (نہیں نہیں) بلکہ یہ وہی ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب

اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا
ہے۔ اکھاڑ مارے گی ہر چیز کو اپنے پروردگار کے حکم سے تو یہ لوگ ایسے ہوگئے کہ کچھ نظر

مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ
نہیں آتا ان کے گھروں کے سوا اسی طرح ہم سزا دیا کرتے ہیں گنہگار لوگوں کو اور ہم نے ان کو مقدور

فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـِٕدَةً ۖ٘
دیا تھا ایسے کاموں کا جو تم کو مقدور نہیں دیا اور ان کو دیئے تھے کان اور آنکھیں اور دل تو

فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ
نہ کام آئے ان کے کان اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل کسی

شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا
چیز میں اس لئے کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ کی آیتوں کا اور ان کو آگھیرا اس (عذاب) نے

بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى
جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ ف۱ اور ہم نے ہلاک کر ماریں جتنی تمہارے آس پاس بستیاں ہیں

وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ
اور ہم نے پھیر پھیر کر نشانیاں بیان کیں تاکہ وہ باز آجائیں۔ تو ان کی انھوں نے کیوں مدد نہ کی جن

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ
کو معبود بنا رکھا تھا اللہ کے سوا تقرب کے لئے۔ بلکہ وہ تو ان سے کھوئے گئے اور

ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا
یہی تو تھا ان کا جھوٹ اور وہ جو افترا کیا کرتے تھے ف۲ (ع ۳) اور (یاد کر) جب ہم نے متوجہ کیا

ف۱ یعنی ہم نے ان لوگوں کو کان آنکھیں دل سب کچھ مرحمت فرمایا یہ لوگ بڑے پکے دنیادار منتظم، مدبر عقیل فہیم، دانا بینا تھے۔ لیکن اتنی عقل نہ آئی کہ اپنی آخرت سنوار لیتے۔

ف۲ یعنی یہ لوگ اللہ کے شریک ٹھہرایا کرتے تھے اور اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا کرتے تھے ان کے جھوٹ اور افترا پردازیوں اور بہتان بندیوں کا بس یہ نتیجہ نکلا کہ وقت پڑے پر ان کے بنائے ہوئے شریک سب غائب غلا ہوگئے جب عذاب الٰہی آنمودار ہوا تو کوئی بھی مدد کو کھڑا نہ ہوا۔

ع ۳

(شان نزول صفحہ ۸۶۳ پر)

مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ
تیری طرف جنوں کی ایک جماعت کو کہ وہ سننے لگے قرآن تو جب پیغمبر کے پاس آ پہنچے (ایک دوسرے سے) بولے کہ
فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝۲۹ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا
خاموش رہو پھر جب پڑھنا تمام ہوا تو وہ لوٹ گئے اپنی قوم کی جانب ڈراتے ہوئے ف۱ کہنے لگے کہ اے ہماری قوم ہم نے
سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
ایک کتاب سنی جو نازل ہوئی ہے موسیٰ کے بعد ف۲ سچا بتاتی ہے تمام (کتابوں کو)
يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۰ يٰقَوْمَنَآ
ہدایت کرتی ہے سچے دین اور ایک سیدھے راستہ کی جانب۔ اے ہماری قوم
اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
کہا مان لو اللہ کی طرف بلانے والے کا اور اس پر ایمان لے آؤ تاکہ اللہ تمہارے لئے بخش دے تمہارے گناہ
وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۱ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ
اور تم کو پناہ میں رکھے دردناک عذاب سے۔ اور جو نہ مانے گا اللہ کے بلانے والے کو تو
فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ
نہ تھکا سکتا ہے زمین میں بھاگ کر اور نہ اس کے لئے اللہ کے سوائے مددگار ہیں۔
اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۲ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ
وہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ کیا دیکھتے نہیں کہ جس اللہ نے پیدا کیا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ
آسمانوں اور زمین کو اور نہ تھکا ان کے پیدا کرنے میں وہ اس پر قادر ہے کہ جلا
يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۳ وَيَوْمَ
اٹھائے مردوں کو! ہاں بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جس دن
يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا
کافر سامنے لائے جائیں گے آگ کے (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا یہ برحق نہیں؟ ف۳ وہ
بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۴
کہیں گے ضرور برحق ہے قسم ہے اپنے پروردگار کی! فرمائے گا اچھا تو عذاب چکھو اس سبب سے کہ تم کفر کیا کرتے تھے۔

ف۱
اس بار یہ جنات سرورِ عالم ﷺ سے ملے نہیں صرف قرآن سن کر اور وہ بھی اتفاقاً اپنی قوم کو جاکر سمجھایا اس کے بعد بہت سے جنات مسلمان ہو کر حاضر خدمت ہوئے اور سرورِ عالم اللہ کے حکم کے بموجب مکہ کے باہر اکیلے تشریف لائے اس وقت سب نے قرآن شریف سیکھا اور دین قبول کیا ان کی مفصل باتیں سورۂ جن میں مذکور ہیں۔

ف۲
یہ جنات یہودی تھے۔ اس لئے توریت کے بعد آسمانی کتاب یعنی انجیل کا کچھ ذکر نہیں کیا بلکہ توریت کے بعد قرآن ہی کو آسمانی کتاب بیان کیا۔

ف۳
یعنی یہ دوزخ جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا اور اس وقت تمہاری نظر کے سامنے موجود ہے کیا یہ اب بھی برحق نہیں ہے۔

(شان نزول صفحہ ۶۶۳ پر)

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ

پس تو صبر کر جیسا صبر کیا ہمت والے پیغمبروں نے ف۱ اور (عذاب کی) جلدی

لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً

نہ مچا ان کے لئے۔ یہ لوگ جس دن اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (ان کو ایسا معلوم ہوگا) گویا نہیں ٹھہرے

مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۠ ۳۵

ہی نہیں مگر ایک گھڑی دن ف۲ یہ پیغام کا پہنچا دینا ہے۔ اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہیں۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ ۹۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۳۸ رُكُوْعَاتُهَا ۴

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۱

(ف۳) جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) روکا اللہ کے راستہ سے اللہ نے گئے گزرے کردیئے انکے اعمال۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور اس کو مانا جو نازل ہوا

مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ

محمدؐ پر اور وہی سچا دین ہے انکے پروردگار کی طرف سے اللہ نے ان سے دور کردیا انکی خطاؤں کو اور درست

بَالَهُمْ ۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ

کردیا انکی حالت کو ف۳ یہ اس سبب سے کہ جو کافر ہیں وہ چلے جھوٹ بات پر اور جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

ایمان لائے انھوں نے پیروی کی سچے دین کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے ہے یوں اللہ بیان فرماتا ہے لوگوں

لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۳ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ

کے لئے ان کے حالات۔ تو جب تمھاری مڈبھیڑ ہوجائے کافروں سے تو ان کی

الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا

گردنیں مارو! یہاں تک کہ جب ان میں خوب خون بہا چکو تو مضبوط قید کرو۔ پھر یا

مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ ۚ ذٰلِكَ ۛ

احسان کرنا اس کے بعد اور یا معاوضہ لینا یہاں تک کہ لڑائی رکھ دے اپنے ہتھیار ف۴ یہ (حکم ہے)

ف۱
صحیح تر قول یہ ہے کہ اولوالعزم پیغمبروں سے مراد نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام ہیں اور حضرت نبی کریم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اولوالعزم رسل میں سب سے پہلے درجۂ کمال اور برتبہ سرداری داخل ہیں

ع ۹ ۱۴

ف۲
قاعدہ ہے کہ گزری ہوئی مدت تھوڑی سی معلوم ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ کافر اب تو عذاب کی جلدی مچاتے ہیں کہ کیوں نہیں آچکتا اور جس دن دیکھ پائیں گے۔ اس دن جانیں گے کہ دنیا میں بہت سے بہت رہے ہوں گے تو ایک گھڑی بھر دن! یا قبر کا رہنا مراد ہے کہ وہ مدت بہت ہی تھوڑی معلوم ہوگی۔

ف۳
اکثر آیت کا مورد خاص ہوتا ہے یعنی کسی خاص شخص یا خاص قوم کے بارے میں آیت نازل ہوتی ہے لیکن حکم عام ہوتا ہے پہلی آیت میں کفار سے کفار مکہ اور دوسری آیت میں مومنین صالحین سے انصار مراد ہیں اس حیثیت سے کہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی لیکن حکم سب کو شامل ہے جس کسی نے کفر کیا خواہ ہندی ہو یا رومی عربی ہو یا عجمی اس کے عمل گئے گزرے ہوگئے اور جو ایمان لایا اور اعمال صالحہ کئے اس کی دینی و (باقی صفحہ ۶۵۸ پر)

مع ۱۳ عند المتقدمین ۱۲

(شان نزول صفحہ ۸۶۳ پر)

وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ
اور اگر اللہ چاہتا تو خود ان سے انتقام لیتا ف ولیکن وہ چاہتا ہے کہ آزمائے تم میں ایک کو دوسرے سے
وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴
اور جو لوگ قتل کیے گئے اللہ کی راہ میں تو اللہ ہرگز نہ اکارت کرے گا ان کے اعمال.
سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا
وہ ان کو ہدایت دے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔ اور ان کو داخل فرمائے گا جنت میں جس کا حال
لَهُمْ ۝۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ
انکو بتا دیا ہے۔ ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کروگے وہ تمہاری مدد کرے گا
وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ
اور تمہارے پاؤں جمادے گا۔ اور جو منکر ہیں ان کو ٹھوکر لگتی ہے اور اللہ نے حبط کر لئے
اَعْمَالَهُمْ ۝۸ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ
ان کے اعمال۔ یہ اس سبب سے کہ انھوں نے اس کو پسند نہ کیا جو اللہ نے نازل فرمایا تو اکارت کردیا
اَعْمَالَهُمْ ۝۹ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
ان کا کیا کرایا۔ کیا یہ چلے پھرے نہیں ملک میں پس دیکھتے کہ کیسا
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
انجام ہوا ان کا جو ان سے پہلے تھے۔ اللہ نے ان کو ہلاک کر مارا
وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝۱۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ
اور کافروں کو ایسی ہی سزائیں ملتی رہتی ہیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ مسلمانوں کا کارساز
اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝۱۱ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ
ہے اور کافروں کا کوئی بھی کارساز نہیں۔ اللہ داخل فرمائے گا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جنتوں میں، کہ بہتی ہیں ان کے نیچے
الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ
نہریں! اور جو کافر ہیں وہ رستے بستے اور کھاتے ہیں جس طرح چوپائے

ف یعنی تمھارے لڑنے کی نوبت بھی نہ آتی۔

(بقیہ صفحہ ۶۵۷) دنیوی دونوں حالتیں سنور گئیں۔

ف یہ عرب کا خاص محاورہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دشمنوں میں لڑنے کی طاقت نہ رہے لڑائی موقوف ہوجائے اور ہتھیاروں کی حاجت باقی نہ رہے۔

ع ۵

الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ

کھاتے ہیں اور آگ ان کا ٹھکانا ہے۔ (ش ۵) اور بہتیری بستیاں جو زیادہ تھیں

قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا

قوت میں اس تیری بستی سے جس نے تجھ کو جلا وطن کر دیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر مارا تو

نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ

ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوا۔ بھلا وہ شخص جو اپنے پروردگار کے روشن طریقہ پر ہو اس کی برابر ہو سکتا ہے جس کی

لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ

نظر میں بھلی کر دکھائی گئی اسکی بدکاری اور وہ چلتے ہیں اپنی خواہشوں پر؟ اس بہشت کی صفت جس کا پرہیزگاروں

الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ

سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ ہے کہ اس میں نہریں ہیں ایسے پانی کی کہ جس میں بدبو نہیں اور نہریں ہیں ایسے دودھ

لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۥ

کی جس کا ذائقہ نہیں بدلا۔ اور نہریں ہیں ایسی شراب کی جس میں لذت ہے پینے والوں کے لئے

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور نہریں ہیں صاف کئے ہوئے شہد کی۔ اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے میوے

وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً

اور مغفرت ہے انکی پروردگار کی طرف سے (بھلا یہ لوگ اسکے مانند ہو سکتے ہیں) جو ہمیشہ آگ میں رہے گا اور ان کو پلایا

حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى

جائے گا کھولتا ہوا پانی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا انکی انتڑیوں کو؟ اور لوگوں میں بعض شخص ایسا ہے کہ کان لگاتا ہے تیری طرف

اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا

یہاں تک کہ جب وہ نکلتے ہیں تیرے پاس سے تو کہتے ہیں ان لوگوں سے جن کو علم عطا ہوا ہے کہ (کیوں جی) پیغمبر

قَالَ اٰنِفًا ۣ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَ

نے کیا کہا تھا؟ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور

اتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

وہ چلتے ہیں اپنی خواہشات پر ف اور جو لوگ ہدایت پر ہیں ان کو اللہ نے زیادہ ہدایت دی

ف

اس آیت سے ان ضعیف الایمان لوگوں کو خوف دلانا مقصود ہے جو علمی مجالس میں آتے تو ہیں لیکن اپنی نفسانی خواہشوں کے ایسے پیچھے پڑے ہیں کہ پیغمبر کی نہ تو نصیحتوں کو دل سے سنتے ہیں نہ مطلب کی تہہ کو پہنچتے ہیں نہ بات اچھی طرح سمجھتے ہیں اور دوسروں سے دریافت کرنے کے محتاج رہتے ہیں ایسے لوگوں کو قیامت سے پہلے پہلے سنبھل جانا چاہیئے۔ یا منافق مراد ہیں جو ظاہر داری کے طور پر وعظ کی محفلوں میں شریک ہوتے تھے اور باہر نکل کر ہنسی کے طور پر صحابہ سے دریافت کرتے کہ کیوں جی پیغمبر نے کہا کیا؟ اور ان کی تقریر کا ماحصل کیا ہے؟ غرض پیغمبر کے کلام کی وقعت نہیں کرتے اور اس کو ایک دل لگی جو اس سمجھ کر عدم توجہی اور لاپرواہی کرتے ہیں۔ یہی اس کا شان نزول ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۳ پر)

وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
اور ان کو عطا فرمائی انکی پرہیزگاری ف۱ تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر آ کھڑی ہو
بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾
ایک دم سے! تو اس کی نشانیاں تو آ ہی چکی ہیں ف۲ پھر ان کو سمجھنا کہاں نصیب ہوگا جب قیامت ان پر آ پہنچے گی
فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
سو تو جانے رہ کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوائے اور معافی مانگ اپنے گناہ کے لئے اور مسلمان مردوں اور
الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
عورتوں کے لئے۔ اور اللہ جانتا ہے تمہارے چلنے اور پھرنے اور تمہارے ٹھہرنے کی جگہ کو اور مسلمان کہتے ہیں کہ
اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ
کیوں نہیں نازل کی جاتی کوئی سورۃ (جہاد کے بارے میں) پھر جب نازل کی جائے کوئی سورۃ واضح المعنیٰ اور
ذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
ذکر کیا جائے اس میں لڑائی کا تو تو ان لوگوں کو دیکھے گا جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ
يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى
وہ تکتے ہیں تیری طرف جیسے تکتا ہو کوئی بے ہوش پڑا ہوا مرنے کے وقت ف۳ سو ان کے
لَهُمْ ﴿۲۰﴾ ج طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا
لئے خرابی ہے۔ فرمانبرداری اور معقول بات (چاہیئے تھی) ف۴ پھر جب کام پختہ ہو جائے۔ تو اگر یہ لوگ اللہ
اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ ج فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ
سے سچے رہیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔ تو کچھ بعید نہیں اگر تم صاحب حکومت بن جاؤ
تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
کہ فساد کرنے لگو ملک میں اور توڑنے لگو اپنے رشتے ناطے ف۵ یہی وہ لوگ ہیں
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
جن پر اللہ نے لعنت کی پھر ان کو بہرا بنا دیا اور اندھا کر دیا ان کی آنکھوں کو۔ تو کیا لوگ غور نہیں کرتے
الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓي
قرآن میں یا دلوں پر ان کے قفل لگ رہے ہیں۔ (رکوع ۶) بیشک جو لوگ پھر گئے اپنی پیٹھ

ف۱ یعنی نیک اور قوی الاسلام بندے رسول کے کلام سے متاثر ہوئے نصیحتوں کو دل میں جگہ دی اور گناہوں سے بچ کر پرہیزگار بن گئے۔

ف۲ قیامت کی علامتوں میں سب سے بڑی علامت ہمارے پیشوا خاتم النبیین سرور عالم کا مبعوث ہونا ہے سو ہو چکا۔ اب قیامت ہی باقی رہی۔

ع ۸ / ۲ / ۶

ف۳ مطلب یہ ہے کہ مسلمان بندے کافروں کی ایذاؤں سے گھبرا کر اس امر کی تمنا کرتے ہیں کہ کاش کوئی ایسی سورت نازل ہو جائے جس میں جہاد کی اجازت مل جائے تاکہ ہم کو کافروں سے انتقام لینے کا موقع ملے پھر جب ان کی حسب منشاء اجازت مل گئی تو مریض القلب یعنی منافق لگے جھجکنے رسول کو ایسی خوف زدہ نظروں سے دیکھتے رہ گئے جیسے کسی شخص پر موت کی بے ہوشی طاری ہو اور اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں ان کا خوف اور بزدلی کے باعث ایسا متحیر ہونا اس امر کی آرزو کرنا ہے کہ کاش ہم اس لڑنے لڑانے کے حکم سے معاف ہی ہو جائیں

ف۴ فاولی لھم مبتدا ہے اور طاعۃ "الخ" اس کی خبر یعنی ان لوگوں کو مناسب تھا کہ رسول کی فرمانبرداری کرتے اور معقول یعنی صاف دو ٹوک بے لاگ لپیٹ بات کہتے (بقیہ صفحہ ۶۶۱)
(شان نزول صفحہ ۷۸۶ پر)

أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ

پر اس کے بعد کہ ان کے لئے راہ ہدایت ظاہر ہوچکی شیطان نے ان کو آراستہ کر دکھایا

وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ

اوران کو ڈھیل دی ف۱ یہ اس سبب سے کہ انھوں نے ان لوگوں سے کہا جو ناپسند کرتے ہیں اللہ کے

سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا

اتارے ہوئے کو کہ ہم تمھاری بات مانیں گے بعض کاموں میں اور اللہ جانتا ہے انکے آہستہ بات کرنے کو۔ پھر کیا حال ہوگا

تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ

جب فرشتے ان کی جان نکال لیں گے مارتے جاتے ہوں گے ان کے منہ اور پیٹھ پر۔ یہ اس لئے کہ وہ اس

اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ ع أَمْ

راہ چلے جو اللہ کو غصہ دلاتی ہے اور ناپسند کی اس کی خوشی تو اللہ نے اکارت کردیئے ان کے عمل۔ کیا یہ

حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾

خیال کرتے ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے کہ اللہ ہرگز نہ ظاہر کرے گا ان کے کینے ؟

وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ

اور اگر ہم چاہیں تو تجھے وہ لوگ دکھادیں پس تو ان کو پہچان لے انکے چہرے سے اور بیشک تو ان کو پہچان لے گا

الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ

طرز کلام میں ! اور اللہ جانتا ہے تمھارے اعمال ف۲ اور ہم ضرور تم کو آزمائیں گے تاکہ معلوم کرلیں تم میں جہاد

مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

کرنے والوں اور صابر بندوں کو اور جانچ لیں تمھارے حالات کو۔ (ش ۷) بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور روکا

عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

اللہ کے راستے سے اور مخالفت کی رسول کی اس کے بعد کہ ان پر ظاہر ہوچکی

الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ہدایت، وہ لوگ اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑیں گے اور اللہ اکارت کردے گا ان کے اعمال کو (ش ۸) مسلمانو !

آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ إِنَّ

فرمانبردار بنو اللہ کے اور فرمانبردار بنو رسول کے اور ضائع نہ کرو اپنے اعمال کو ف۳ (ش ۹)

ف۱
اپنی پیٹھ پر پھرنا یا الٹے پاؤں لوٹنا یا ایڑیوں پر پھرنا اس قسم کے معنی ہدایت کا قبول نہ کرنا اور راہ ست کا چھوڑنا ہوا کرتے ہیں۔

ف۲
یعنی منافق قرآن کے مطالب سوچتے نہیں کہ جہاد کا حکم کن مصلحتوں سے ہے۔ شیطان نے ان کے اعمال بد ان کی نظروں میں بھلے کر دکھائے اور ان کو سمجھا رکھا ہے کہ جہاد نہ کروگے تو مدتوں جیتے رہو گے۔

ع ۳ ۹ ۷

ف۳
مطلب یہ ہے کہ منافقین جو بظاہر مسلمان بنے ہوئے ہیں اور دل میں مسلمانوں کے دشمن ہیں ہم چاہیں تو اے محمدؐ ان کے چہروں پر کوئی خاص علامت ظلمت نفاق وجہی پیدا کردیں کہ تم ان کو صورت ہی سے پہچان لو اور یوں تو ان کے بات چیت کرتے وقت ان کا نفاق ظاہر ہی ہوجاتا ہے کیسی ہی ظاہر داری کا نباہ کریں تاہم دلی بغض کسی نہ کسی طرح ظاہر ہو ہی جاتا ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں اس آیت کے نازل ہوئے پیچھے

(باقی صفحہ ٦٦٣ پر)

(بقیہ صفحہ ٦٦٠)

ف۵
یا یہ مطلب ہے کہ اگر تم روگردانی کرو اور ایمان و فرمانبرداری سے منہ موڑو تو کیا بعید ہے کہ پھر لگو وہی زمانہ جاہلیت کی سی مفسدہ پردازی جھگڑنے فساد کرنے اور قرابت داری کو بالائے طاق رکھنے۔

(شان نزول صفحہ ٦٦۴ پر)

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ

بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور روکا اللہ کے راستے سے پھر مر گئے اور کافر ہی رہے تو اللہ

يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ ۖ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ ۖ

ان کو ہرگز نہ بخشے گا ف۱ سو تم بودے نہ بنو اور نہ بلاؤ صلح کی طرف اور تم ہی غالب رہو گے ف۲

وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ

اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تم کو ہرگز نقصان نہ دے گا تمہارے اعمال میں ۔ بس دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور

وَلَهْوٌ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ

تماشہ ہے ۔ اور اگر ایمان لاؤ گے اور پرہیزگار بنو گے تو وہ تم کو عطا فرمائے گا تمہارے اجر اور تم سے نہ مانگے گا

أَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾

تمہارے مال ۔ اگر وہ تم سے تمہارے مال طلب کرے پس تم کو تنگ کرے تو تم بخل کرنے لگو اور بخل کرنا ظاہر کر دے تمہاری

هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَمِنكُم مَّن

عداوتوں کو ۔ سنو جی تم وہ لوگ ہو کہ تم کو بلایا جاتا ہے تاکہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں پس تم میں سے کوئی

يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَ

ایسا ہے کہ بخل کرتا ہے اور جو شخص بخل کرتا ہے تو بس اپنے ہی سے بخل کرتا ہے ۔ اور اللہ تو بے پرواہ ہے اور

أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ

تم محتاج ہو ۔ اور اگر تم روگردانی کرو گے اللہ تمہارے بدلے لے آئے گا اور لوگوں کو تمہارے سوائے پھر

لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم ﴿٣٨﴾ ع

وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے ف۳

سورۃ الفتح ۴۸ مدنیۃ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۲۹ رکوعاتہا ۴

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ

(ش ۱۰) بیشک ہم نے تجھ کو فتح دی کھلم کھلا فتح ۔ تاکہ اللہ تجھ کو معاف کرے جو آگے ہو چکے تیرے گناہ

وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢﴾

اور جو پیچھے رہے اور پورا کرے اپنا احسان تجھ پر اور تجھ کو چلائے سیدھے راستے ۔

ف۱ یعنی یہ نہ کرو کہ منافقانہ طور پر نیک اعمال کرو یا اعمال صالحہ میں ریا کو دخل دینے لگو ایسا کرنے سے سب کیا کرایا اکارت ہو جاتا ہے۔

ف۲ یعنی مسلمانو! جہاد کی تکالیف سے گھبرا کر خود پیام دے کر کافروں کو صلح کی طرف نہ بلاؤ البتہ صلح میں کوئی دینی مصلحت ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جیسا کہ سورہ فتح میں آئے گا۔

ف۳ مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ پاک تم سے تمہارے مال و متاع مانگنے لگے اور پھر سوال میں مبالغہ کرے تم کو تنگ کرے تو تمہارا کیا حال ہو ایسی حالت میں تو تم ہرگز بھی نہ دو۔ اس وقت تمہارے عناد اور کینے ظاہر ہو جائیں اب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو مال کا چالیسواں حصہ بمد زکوٰۃ تم سے مانگا جاتا ہے حالانکہ پھر وہ بھی تمہارے غرباء پر تقسیم ہو جاتا ہے لیکن تم اس میں بھی ہیچ مچ اور بخل کرنے لگتے ہو اور یہ مال خرچ کرنے کی جو کچھ بھی تاکیدیں ہیں۔ سب تمہارے ہی نفع کے لئے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کو تمہارے مال کی کچھ حاجت نہیں ہے اگر دو گے تو اپنے لئے دو گے۔ کیونکہ تم ہی ایک ایک کے ہزار ہزار پاؤ گے اور اگر نہ دو گے تو اپنے ہی آپ کو نہ دو گے ہم سے کیا لو گے خاک۔

ع ۴ ۸

(شان نزول صفحہ ۸۶۴ پر)

وَّیَنۡصُرَکَ اللّٰہُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ﴿۳﴾ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ فِیۡ

اور اللہ تیری مدد فرمائے زبردست مدد۔ وہی ہے جس نے اطمینان اتارا مسلمانوں

قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِہِمۡ ؕ وَ لِلّٰہِ جُنُوۡدُ

کے دلوں میں تاکہ ان کا ایمان اور زیادہ ہو ان کے پہلے ایمان کے ساتھ اور اللہ کے

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿۴﴾ لِّیُدۡخِلَ

ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (رتق ۱۱) تاکہ داخل

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ

فرمائے ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو جنتوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ وہیں رہیں

فِیۡہَا وَ یُکَفِّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ ؕ وَ کَانَ ذٰلِکَ عِنۡدَ اللّٰہِ فَوۡزًا

گے ویز ان سے اتارے ان کے گناہ۔ اور یہ ہے اللہ کے نزدیک بڑی

عَظِیۡمًا ﴿۵﴾ وَّ یُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ

کامیابی۔ (رتق ۱۲) اور (تاکہ) عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں

وَ الۡمُشۡرِکٰتِ الظَّآنِّیۡنَ بِاللّٰہِ ظَنَّ السَّوۡءِ ؕ عَلَیۡہِمۡ دَآئِرَۃُ السَّوۡءِ ۚ

اور مشرک عورتوں کو جو گمان کرتے ہیں اللہ کے ساتھ گمان بد، انہی پر پڑے مصیبت کا پھیر

وَ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ وَ لَعَنَہُمۡ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ جَہَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ

اور اللہ ان پر غصہ ہوا اور اس نے انکو پھٹکارا اور ان کے لئے تیار کر رکھی ہے دوزخ۔ اور وہ بہت ہی

مَصِیۡرًا ﴿۶﴾ وَ لِلّٰہِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا ﴿۷﴾

بری جگہ ہے۔ اور اللہ ہی کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ

بیشک ہم نے تجھ کو بھیجا ہے گواہ اور خوشی اور ڈر سنانے والا۔ تاکہ تم لوگ ایمان لاؤ اللہ

رَسُوۡلِہٖ وَ تُعَزِّرُوۡہُ وَ تُوَقِّرُوۡہُ ؕ وَ تُسَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ﴿۹﴾ اِنَّ

اور اس کے رسول پر اور اسکی مدد کرو اور اسکی تعظیم کرو۔ اور اللہ کی تسبیح کرو صبح و شام۔ بیشک

الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ

جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں بس وہ تو اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں

(بقیہ صفحہ ۶۶۱)
کوئی منافق بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر مخفی نہیں رہا۔ حضور پر نور صورت دیکھتے ہی منافق اور سچے مسلمان میں امتیاز فرما لیتے تھے۔

(شان نزول صفحہ ۶۶۴ پر)

أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ

کے اوپر ہے ۔ پھر جو عہد توڑے گا تو بس اپنے ہی نقصان کو توڑے گا ۔ اور جو اس عہد

بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾ ع ۹ سَيَقُولُ لَكَ

کو پورا کرے گا جو اللہ سے کیا ہے تو اللہ اس کو عطا فرمائے گا بڑا اجر ف۱ (رش ۱۳) اب تجھ سے کہیں

الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا

گے پیچھے رہ جانے والے گنوار کہ ہم کو مشغول کر دیا ہمارے مال اور بال بچوں نے تو ہمارے لئے معافی مانگئے

يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ

یہ لوگ کہتے ہیں اپنی زبانوں سے جو ان کے دلوں میں نہیں ۔ کہہ دے کون مالک ہے تمہارے

لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ

لئے اللہ کے مقابلہ میں کسی چیز کا اگر وہ تم کو نقصان پہنچانا چاہے یا تم کو نفع دینا چاہے ! بلکہ اللہ ان

اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ

اعمال سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے ۔ کوئی نہیں بلکہ تم نے ایسا خیال کیا کہ ہرگز واپس نہ آئیں گے رسول

وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ

اور مسلمان اپنے بال بچوں کی طرف کبھی اور یہ خیال بھلا نظر آیا تمہارے دلوں میں اور تم نے گمان

ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

کیا تھا گمان بد اور تھے تم لوگ ہلاک ہونے والے ف۲ اور جو کوئی نہ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر

فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَ

تو ہم نے تیار کر رکھی ہے کافروں کے لئے دہکتی ہوئی آگ ۔ اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور

الْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

زمین کی ! بخش دے جسے چاہے اور عذاب دے جس کو چاہے ۔ اور ہے اللہ

غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ

بخشنے والا مہربان ۔ اب کہیں گے پیچھے رہ جانے والے لوگ جب تم چلو گے غنیمتیں لینے

مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا

کو کہ چھوڑ دو ہم چلیں تمہارے ساتھ چاہتے ہیں کہ بدل ڈالیں

ف۱

مبایعت کے معنی ہاتھ سے ہاتھ ملانے کے ہیں کسی قول و قرار کو خوب پکا کرنے کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں جس کا منشا یہ ہے کہ ہم اس سے کبھی منحرف نہ ہوں گے اول بیعت اسلام کی ہوتی تھی اس کے بعد کسی خاص واقعہ کی مثلاً لڑنے مرنے اور ثابت قدم رہنے پر اس آیت میں بیعت سے مراد بیعت الرضوان ہے جس کا قصہ آئندہ مذکور ہوگا سلسلہ مشائخ میں بیعت کرنا اسی قاعدہ کے بموجب ہے ۔

ف۲

جب سرور عالم ﷺ نے سفر حدیبیہ کا عزم فرمایا تو گرد و نواح میں سب مسلمانوں کے ساتھ چلنے کی منادی فرما دی اس خیال سے کہ شاید کفار قریش خانہ کعبہ سے روکنے لگیں اور سد راہ ہوں لیکن چلتے وقت احرام باندھ لیا اور ہدی جس کو خانہ کعبہ میں جا کر ذبح کرنا مقصود تھا ساتھ لے لی گویا سب پر پہلے ہی ظاہر کر دیا کہ ہمارا ارادہ اس سفر سے عمرہ کرنے کا ہے لڑنے لڑانے کا نہیں غرض غفار مزینہ جہینہ اسلم اشجع وغیرہ کے دیہاتی لوگ سفر کے ساتھی نہ ہوئے اور دل میں طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے جب سرور عالم بخیر و عافیت علی ارغم انفہم واپس تشریف لائے تو لگے عذر و حیلے پیش کرنے کہ ہم اپنے مال اور اہل و عیال کے جھگڑے بکھیڑوں میں ایسے لگے رہے کہ آپ کے ہمرکاب بن کر سفر میں نہ جا سکے ۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۴ پر)

كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ

اللہ کا کہا! کہہ دے کہ تم ہرگز نہ چلنے پاؤ گے ہمارے ساتھ، اسی طرح اللہ نے فرما دیا ہے پہلے سے

فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا

پھر اب کہیں گے بلکہ تم تو ہم سے حسد رکھتے ہو۔ کوئی نہیں! بلکہ وہ سمجھتے ہی نہیں مگر

قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى

تھوڑا ف۱ کہہ دے پیچھے رہ جانے والے گنواروں سے کہ عنقریب تم بلائے جاؤ گے

قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ

سخت لڑنے والے لوگوں کی جانب کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ پس اگر

تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ

تم حکم مانو گے تو اللہ تم کو عطا فرمائے گا اجر نیک۔ اور اگر تم پھر بیٹھو گے جیسے تم پھر

مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ

بیٹھے تھے پہلی بار تو اللہ تم کو سزا دے گا دردناک سزا ف۲ (رش ۱۴) نہ اندھے پر کچھ گناہ ہے

وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ

اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیمار پر کچھ گناہ ہے ف۳ اور جو کوئی حکم مانے

وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ

اللہ اور اس کے رسول کا وہ اس کو داخل فرمائے گا جنتوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ اور جو

يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ ع لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

شخص روگردانی کرے گا وہ اس کو عذاب دے گا دردناک عذاب (رش ۱۵) اللہ خوش ہوا مسلمانوں سے

اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ

جب وہ تجھ سے بیعت کرنے لگے درخت کے نیچے پس اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے پھر نازل فرمایا

السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً

اطمینان قلب ان پر اور ان کو انعام میں عطا فرمائی ایک فتح نزدیک۔ اور بہت سی غنیمتیں جن پر

يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

قبضہ کریں گے۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ نے تم سے وعدہ فرمایا ہے بہت سی

ف۱ یعنی اللہ نے تو ہمارے ساتھ لے جانے کی کیا ممانعت فرمائی ہوگی تم ہی لوگ اس میں حسد کے مارے اپنے ساتھ نہیں لئے جاتے کہ کہیں خیبر کی غنیمت میں سے حصہ نہ لیں۔

ف۲ ان لڑائیوں سے مراد غزوات روم و فارس ہیں یہ لڑائیاں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوئیں ملک فارس کے بڑے لڑدئے تھے۔ اور یہ سلطنت بڑی زبردست سلطنت رہی ہے یہ ملک حضرت عثمانؓ کی خلافت کے شروع میں فتح ہوا کچھ لوگ بے لڑے مسلمان ہو گئے تھے وہاں سے بہتیری غنیمتیں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں۔

ف۳ یعنی حدیبیہ جیسے سفر سے پیچھے رہ جانے میں معذور لولے لنگڑوں پر کچھ گناہ نہیں نہ ان پر جہاد میں شریک ہونا فرض ہے۔

ع ۲ النصف ۱۰

(شان نزول صفحہ ۸۶۵ پر)

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ
غنیمتوں کا کہ تم ان کو لوگے سو تم کو جلد عطا فرما دیں یہ غنیمتیں ف۱
وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲۰ وَّ
اور روکے لوگوں کے ہاتھ تم سے اور تاکہ ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانوں کیلئے اور تاکہ اللہ تم کو چلائے سیدھے راستے
اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
اور ایک فتح اور (بھی) ہونی ہے (جس پر تم نے ابھی تک قابو نہیں پایا بیشک وہ اللہ کے قابو میں ہے اور اللہ ہر
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝۲۱ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ
چیز پر قادر ہے۔ اور اگر تم سے لڑتے کافر تو ضرور پیٹھ پھیرتے پھر
لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۲۲ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ
نہ پاتے کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار۔ اللہ کی رسم پڑی ہوئی ہے جو ہوتی چلی آئی
قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝۲۳ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ
ہے پہلے سے۔ اور تو کبھی نہ پائے گا اللہ کی رسم میں تغیر تبدل۔ (رش ۱۱) اور وہی ہے جس نے روک رکھے کافروں
عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ
کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ کافروں سے شہر مکہ کے درمیان اس کے بعد کہ تم کو غالب بنا دیا ان پر ف۲
وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۲۴ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ
اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے۔ یہ کفار قریش وہی تو ہیں جنھوں نے کفر
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا
کیا اور تم کو روکا مسجد حرام سے اور قربانی کے جانور کو روکا کہ وہ رکی کھڑی رہے نہ پہنچنے پائے اپنی جگہ (رش ۱۷) اور
رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ
اگر نہ ہوتے کچھ مرد مسلمان اور کچھ عورتیں مسلمان جن کو تم جانتے نہیں (اگر اس کا اندیشہ نہ
تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ
ہوتا) کہ تم ان کو پیس ڈالتے پھر تم پر خرابی آپڑتی ان کی بے خبری سے تو فتح بھی ہو جاتی لیکن (اس میں دیر اس لئے ہوئی)
فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
تاکہ اللہ داخل فرمائے اپنی رحمت میں جسے چاہے اگر وہ مسلمان کفار مکہ سے جدا ہو جاتے تو ہم سزا دیتے کافروں کو

ف۱ یعنی خیبر کی غنیمتیں۔

ف۲ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت فتح مکہ کی بشارت ہے جو تھوڑے دنوں بعد ظاہر ہو گئی ان الفاظ کو ماضی کے صیغوں سے تعبیر فرمانا فتح مکہ کے یقینی ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۵ پر)

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ
دردناک عذاب کی ف۱ جس وقت کہ ٹھان لی کافروں نے اپنے دل میں ضد
حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
جاہلیت کی ضد تو اللہ نے نازل فرمایا اپنی طرف سے اطمینان اپنے رسول پر اور
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ط
مسلمانوں پر اور ان کو جمائے رکھا پرہیزگاری کی بات پر اور وہی تھے اس کے لائق اور اسکے اہل۔
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا
اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ ف۲ (رش ۱۸) بیشک اللہ نے سچا دکھایا تھا اپنے رسول کو خواب
بِالْحَقِّ ج لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ لا
واقع میں کہ بیشک تم داخل ہوگے مسجد حرام میں انشاء اللہ اطمینان کے ساتھ۔
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لا لَا تَخَافُوْنَ ط فَعَلِمَ مَا لَمْ
اپنے سروں کے بال منڈواتے اور کترواتے ہوئے بے خوف و خطر۔ پس اللہ نے جانا
تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِىْٓ
جس کا تم کو علم نہ تھا تو میسر کردی اس سے پہلے ایک نزدیک فتح وہی ہے جس
اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى
نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ تاکہ اس کو
الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط
غالب رکھے تمام دینوں پر اور کافی ہے اللہ گواہ۔ محمد اللہ کا رسول ہے۔
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ
اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ سخت ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں تو ان کو
رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز
دیکھتا ہے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے طلب کرتے ہیں اللہ کا فضل اور خوشنودی۔
سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى
ان کی نشانی ان کے چہروں پر ہے سجدوں کے اثر سے ف۳ یہی ان کی صفت ہے

ف۱

مطلب یہ ہے کہ مکہ میں کچھ مرد عورتیں کافروں کے ڈر سے چھپے ہوئے مسلمان تھے اور کچھ ایسے تھے کہ ان کی تقدیر میں ایمان لانا لکھا ہوا تھا اس حدیبیہ کے معاملے میں جو کچھ زیادتی ہوئی وہ کافروں کی طرف سے ہوئی انہی نے مسجد حرام سے مسلمانوں کو روکا عمرہ کرنے کو مکہ میں آنے نہ
ع ۳ ۹ ۱۱ دیا۔ قربانی کے جانوروں کو ذبح ہونے کی جگہ پہنچنے نہ دیا اس لئے زیبا تو یہی تھا کہ ابھی معاملہ طے ہوجاتا اور مسلمانوں کو کافروں پر فتح دے دی جاتی لیکن یہی اندیشہ تھا کہ اس صورت میں کافروں کے آٹے کے ساتھ ان بے چارے چھپے ہوئے مسلمانوں کا بھی گھن پس جائے گا اور آئندہ مسلمان ہونے والے ایمان بھی نہ لاسکتے۔ کیونکہ یہ بھی کفار کے ساتھ قتل ہوجاتے۔ اس لئے فتح دو برس کے لئے ملتوی ہوئی اور اس اثناء میں جن کو مسلمان ہونا تھا وہ مسلمان ہوگئے اور مسلمان ہوئے پیچھے مکہ سے باہر نکل آئے اس وقت میں مکہ فتح ہوگیا۔

ف۲

کافروں کی ضد اور ضد بھی نادانی کی یہ تھی کہ کفار کی طرف سے سہیل بن عمر خویطب بن عبدالعزے مکرز بن حفص وکیل بن کر آئے اور صلح نامہ لکھا جانے لگا تو ہر طرح مسلمانوں کو دبایا کہ اس سال بے عمرہ کئے واپس ہوں سال آئندہ آئیں

(باقی صفحہ ۶۶۸ پر)

(نشان نزدل صفحہ ۸۶۵ پر)

التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ ۚۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ
توریت میں اور ان کی صفت انجیل میں . جیسے کھیتی کہ اس نے نکالی اپنی سوئی
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ
پھر سوئی کو قوی کیا تو وہ موٹی ہوگئی پھر سیدھی کھڑی ہوگئی اپنی نال پر خوش کرنے لگی کسانوں کو تاکہ اللہ جی جلائے
بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مسلمانوں کے سبب کافروں کا اللہ نے وعدہ کیا ہے ان میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے
مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع
مغفرت کا اور اجر عظیم کا !

(۴۹) سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۶) — رکوعاتها ۲ — آیاتها ۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
(رش ۱۹) مسلمانو ! پیش دستی نہ کرو اللہ اور اس کے رسول کے روبرو
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
اور ڈرو اللہ سے . بیشک اللہ سنتا جانتا ہے . (رش ۲۰) ایمان والو اونچا نہ
تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ
کرو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اور نہ رسول کے ساتھ بہت زور سے بات
كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾
کرو . جیسے زور زور سے بات کیا کرتے ہو ایک دوسرے سے (ایسا نہ ہو) کہ اکارت ہو جائے تمہارا سب کیا کرایا اور تم کو خبر بھی نہ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ
ہو (رش ۲۱) جو لوگ دبی آواز سے بولا کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہی لوگ
الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
ہیں کہ اللہ نے جانچ لیا ہے ان کے دلوں کو پرہیزگاری کے لئے . ان کے لئے مغفرت اور اجر
عَظِيْمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ
عظیم ہے . (رش ۲۲) جو لوگ تجھ کو پکارتے ہیں حجروں کے باہر سے ان میں

بقیہ صفحہ ۶۶۷
لیکن آئیں بھی تو صرف تین دن کے لئے اور وہ بھی اس طرح کہ سب کی تلواریں میان میں ہیں ہمارا آدمی تم میں جا ملے تو واپس کیا جائے اور تمہارا ہم میں آجائے تو واپس نہ دیا جائے . صلح نامہ کے الفاظ پر حجت ہوئی تو وہ بھی نادانی کی حضرت علیؓ لکھنے بیٹھے شروع میں لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، وکلائے کفار بولے ہم تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں جانتے وہی باسمک اللھم لکھو پھر لکھا گیا کہ یہ صلح نامہ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہے کافر بولے کہ یہ لفظ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ہم محمدؐ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو منکر ہو کر سدراہ ہی کیوں بنتے محمدؐ رسول اللہ نہ لکھو بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو اہل مکہ نے اس پر ایسی ضد کی کہ آخر اس لفظ کو کٹوا ہی چھوڑا اس بے عنوانی سے دب کر صلح کرنے میں مسلمان نہایت تنگ دل ہوئے لیکن اللہ نے مسلمانوں کے دلوں میں تحمل ڈالا کہ وہ سرور عالمؐ کی مرضی کے تابعدار رہے اور صلح کی بیل منڈھے چڑھی

ف ۳
یعنی چونکہ صحابہؓ تہجد کی نمازیں پڑھتے ہیں اس سبب سے ان کے چہروں پر ایک خاص نور ہویدا ہے جس کے باعث دوسروں سے الگ پہچانے پڑتے ہیں .

بمائتہ ۵ عند المتقدمین ع ۴ ۱۲

(رشان نزول صفحہ ۸۶۵ پر)

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ

بہتیرے عقل نہیں رکھتے۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تو نکلتا ان کی جانب

خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن

تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ش ۲۳) مسلمانو! اگر تمہارے پاس لائے

جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ

کوئی فاسق کسی قسم کی خبر تو اس کی تحقیق کر لیا کرو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ تم ایذا پہنچا بیٹھو کسی قوم کو

فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿٦﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ

نادانی سے پھر لگو اپنے کئے پر پشیمان ہونے۔ اور جان لو کہ تم میں اللہ کا پیغمبر

اللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ

ہے۔ اگر وہ تمہارا کہنا مانا کرے بہتیرے کاموں میں تو تم پر مشکل پڑ جائے لیکن اللہ نے محبت

حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ

ڈال دی تمہارے دلوں میں ایمان کی اور اس کو عمدہ کر دکھایا تمہارے دلوں میں اور تمہاری نظروں میں برا بنا دیا

وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ﴿٧﴾ فَضْلًا مِّنَ

کفر اور فسق اور نافرمانی کو۔ یہی لوگ ہیں جو نیک چلن ہیں۔ اللہ کے فضل

اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٨﴾ وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ

اور احسان سے۔ اور اللہ واقف کار حکمت والا ہے۔ (ش ۲۴) اور اگر دو گروہ

الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا

مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو پھر اگر زیادتی کرے ان میں سے

عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن

ایک فریق دوسرے پر تو تم سب لڑو اس سے جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ رجوع کرے اللہ کی جانب پھر

فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

اگر وہ رجوع کرے تو ان میں صلح کرا دو برابری کے ساتھ اور انصاف کرو۔ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے

الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ

انصاف کرنے والوں کو۔ مسلمان تو بس بھائی بھائی ہیں بس صلح کرا دیا کرو اپنے دو بھائیوں میں

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ ع ١٣

اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے مسلمانو! ٹھٹھا نہ کیا کرے (ش ٢٥) ایک

قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ

قوم دوسری قوم سے احتمال ہے کہ جن پر ہنستے ہیں وہ بہتر ہوں ہنسنے والوں سے (ش ٢٦) اور نہ عورتیں

عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا

(ٹھٹھا کیا کریں) دوسری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے اور (عیب لگاؤ) ایک دوسرے کو (ش ٢٧) اور نہ ایک

بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ

دوسرے کو بدنام کرو برے لقب سے، برا نام ہے بدکاری ایمان لائے پیچھے ۔ اور جو

لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

توبہ نہ کرے تو وہی لوگ ستم گار ہیں ۔ مسلمانو! بچتے رہو

اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا

بدگمانیوں سے بے شک بعض گمان بدگناہ ہے ف١ اور کسی کا بھید مت

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ

کھولا کرو اور نہ بیٹھ پیچھے برا کہے تم میں ایک دوسرے کو! بھلا تم میں یہ بات کسی کو پسند آتی ہے کہ گوشت

اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰۤاَيُّهَا

کھائے اپنے مرے ہوئے بھائی کا سو یہ تو تم مکروہ سمجھتے ہو ف٢ اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے (ش ٢٨)

النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ

لوگو ہم نے تم کو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور ٹھہرائے تمہارے کنبے اور

قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

قبیلے تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو ۔ تم میں زیادہ باعزت اللہ کے نزدیک وہی ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ

عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ

جاننے والا باخبر ہے۔ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے ولیکن

قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا

یوں کہو کہ ہم مسلمان ہوگئے اور ابھی داخل نہیں ہوا ایمان تمہارے دلوں میں ف٣ اور اگر تم چلوگے

ف١ اس سے معلوم ہوا کہ بعض گمان بدگناہ نہیں مثلاً فاسق فاجر شخص کھلم کھلا معصیت میں مشغول ہو اس کی ظاہری حالت دیکھ کر اس سے بدگمان ہونا کچھ برا نہیں ۔

ف٢ یعنی اول تو بھائی اور وہ بھی مردہ جیسے مرے ہوئے بھائی کا گوشت نوچ نوچ کر کھانا یقیناً تم کو عقلی قاعدے سے گوارا نہیں اسی طرح دینی حیثیت سے مسلمان بھائی کی غیبت ناگوار ہونی چاہیئے ۔

ف٣ اس آیت میں اسلام اور ایمان کا فرق جتایا ہے کہ ایمان دل سے تعلق رکھتا ہے جس کا علم صرف اللہ کو ہی ہے اور اسلام ظاہری حالت پر موقوف ہے کہ ممکن ہے کہ ایک شخص مسلمانوں کی سی وضع رکھتا اور ان کے ساتھ کھاتا پیتا ہو لیکن اس کے دل میں ایمان نہ ہو اس کو مسلمان کہہ سکتے ہیں مومن نہیں کہہ سکتے ۔

(شان نزول صفحہ ٨٦٦ پر)

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر تو وہ کاٹ چھانٹ نہ کریگا تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی۔ بیشک اللہ بخشنے والا
رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ
مہربان ہے۔ پس ایمان والے وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر پھر
لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
شک شبہ نہ کیا اور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں۔
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
یہی لوگ سچے ہیں۔ کہہ دے کہ کیا تم جتاتے ہو اللہ کو اپنی دینداری اور اللہ
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
تو جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز سے
عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ
واقف ہے۔ (ش ۲۹) تجھ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان بن گئے۔ کہہ دے کہ مجھ پر احسان نہ رکھو
اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ
اپنے مسلمان ہونے کا۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو راستہ دکھایا ایمان کا
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
اگر تم سچے ہو۔ بیشک اللہ جانتا ہے پوشیدہ چیزیں آسمانوں اور زمین کی
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع
اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

سُوْرَةُ قٓ ۵۰ مَكِّيَّةٌ ۳۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۴۵ رُكُوْعَاتُهَا ۳
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ
قٓ (ش ۳۰) قسم ہے قرآن مجید کی (کہ تو پیغمبر ہے) بلکہ کافروں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ انکے پاس آیا ایک
مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا
ڈر سنانے والا ان ہی میں کا تو کافر کہنے لگے کہ یہ تو ایک عجیب چیز ہے۔ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی

تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ

ہو جائینگے (تو ہمیں پھر جلا اٹھایا جائے گا) یہ لوٹایا جانا (تو عقل سے) دور ہے۔ ہم کو معلوم ہے جتنا زمین کم کر دیتی ہے ان میں سے

وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ

اور ہمارے پاس کتاب ہے یاد رکھنے والی ف۱ بلکہ انھوں نے جھٹلایا حق بات کو جب کہ وہ ان کے پاس پہنچی تو وہ

فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ

ایک الجھی ہوئی بات میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیا انھوں نے نگاہ نہیں کی آسمان کی جانب اپنے اوپر کہ کیسا ہم نے

بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا

اس کو بنایا اور سجایا اور اس میں کہیں بھی سوراخ نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا

وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝۷ ۙ

اور اس میں ڈال دیا پہاڑوں کو اور اس میں اگائیں ہر طرح کی بارونق چیزیں۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

دکھلانے اور نصیحت دلانے کے لئے ہر رجوع لانے والے بندے کو۔ اور ہم نے اتارا آسمان سے بابرکت

مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹ ۙ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ

پانی پھر اس سے اگائے باغ اور اناج جو کاٹا جاتا ہے۔ اور لمبی لمبی کھجوریں

لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝۱۰ ۙ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ

جن کے گابھے تہہ بتہہ ہیں۔ بندوں کو روزی دینے کے لئے اور ہم نے اس سے زندہ کر دیا مردہ شہر کو

كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ

اسی طرح (قبروں سے) نکل کھڑا ہونا ہے۔ جھٹلا چکے ہیں اس سے پہلے نوح کی قوم کے لوگ اور کنویں والے

وَثَمُوْدُ ۝۱۲ ۙ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝۱۳ ۙ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ

اور ثمود۔ اور عاد اور فرعون اور لوط کی برادری۔ اور بن کے رہنے والے

وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝۱۴ اَفَعَيِيْنَا

اور تبع کی قوم۔ سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو (ان پر) ثابت ہوا میرا وعدۂ عذاب۔ تو کیا ہم

بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۵ ع وَلَقَدْ

تھک گئے پہلی بار پیدا کرنے سے کوئی نہیں بلکہ وہ لوگ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں جدید پیدائش کی طرف سے اور بیشک

ف۱
یعنی ہمارے پاس لوح محفوظ ہے جس میں سب کے اعمال لکھے ہوئے موجود ہیں اور مردوں کے جن اجزا گوشت پوست کو گلا سڑا کر کم کر دیتی ہے ہم کو معلوم ہے تو ایسی علیم ذات کو دوبارہ زندہ کر دینا اور اس خاکی جسم کو پھر کھڑا کر دینا کون سی بڑی بات ہے۔

ع ۱ / ۱۵ / ۱۵

(شان نزول صفحہ ۸۶۷ پر)

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ

ہم نے پیدا کیا انسان کو اور ہم جانتے ہیں جو خطرے اس کے دل میں گزرتے ہیں اور ہم اس

اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝١٦ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ

کی رگ جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں ف۱ جب لیتے جاتے ہیں دو لینے والے ایک

الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝١٧ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا

داہنی طرف بیٹھا ہے اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہے ف۲ کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر

لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝١٨ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۗ

کہ اس کے پاس ایک نگہبان تیار رہتا ہے ف۳ اور آئے گی موت کی بے ہوشی یقیناً !

ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝١٩ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۗ ذٰلِكَ يَوْمُ

یہی تو وہ ہے جس سے تو کنارہ کیا کرتا تھا۔ اور صور پھونکا جائے گا ! یہ ہے وعدہ

الْوَعِيْدِ ۝٢٠ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝٢١ لَقَدْ

عذاب کا روز اور آئے گا ہر شخص کہ اس کے ساتھ ایک تو ہانکنے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا ف۴ (ہم کہیں

كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ

گے) تو بے خبر رہا اس دن سے اب ہم نے ہٹا لیا تجھ پر سے تیرے پردے کو تو تیری نظر

الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝٢٢ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝٢٣ۭ اَلْقِيَا

آج تیز ہے ۔ اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا کہ یہ ہے جو میرے پاس تھا حاضر (ہم فرشتوں کو

فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝٢٤ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۙ ۝٢٥

حکم دیں گے) کہ تم دونوں ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش ۔ بھلائی سے روکنے والے حد سے بڑھنے والے شک لانے والے کو

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ

جس نے ٹھہرایا ! اللہ کے ساتھ دوسرا معبود تو ایسے ہر شخص کو جھونک دو سخت

الشَّدِيْدِ ۝٢٦ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ

عذاب میں ۔ اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے اس شخص کو سرکش بنایا نہیں ولیکن یہی تو

ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝٢٧ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ

پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا تھا ۔ اللہ فرمائے گا جھگڑا نہ کرو میرے حضور میں اور میں تو پہلے ہی بھیج چکا تمہاری

ف۱
رگ جان یعنی شہ رگ جو گردن میں دل سے دماغ تک تنی ہوئی ہے۔

ف۲
ہر ایک آدمی کے ساتھ دو فرشتے تعینات ہیں دائیں طرف والا اس کے اعمال نیک لکھتا ہے اور بائیں جانب والا اعمال بد وہ فرشتے کراماً کاتبین ہیں یہ لفظ واقع میں ان فرشتوں کی صفت ہے یعنی معزز لکھنے والے۔ اب ان کا نام یہی پڑ گیا بعض مفسرین نے قعید ایک فرشتے کا نام لکھا ہے۔ جس کے متعلق سیئات اور اعمال بد لکھنے کی خدمت ہے۔ واللہ اعلم۔

ف۳
یعنی لکھنے کے لئے مستعد اور منتظر رہتا ہے کیونکہ اللہ کی طرف سے ان کو یہی خدمت سپرد ہوئی ہے۔

ف۴
یعنی قیامت کے دن ہر شخص اس حال سے ہمارے حضور میں حاضر ہوگا کہ ایک فرشتہ تو اس کو میدان محشر کی جانب ہنکاتا ہوگا اور ایک فرشتے کے ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال ہوگا۔

خواص
جس شخص کو ضعف بصارت کی شکایت ہو تو ہر نماز کے بعد یہ آیت شریف حدید تک پڑھ کر پوروں پر دم کرے اور آنکھوں پر پھیر لیا کرے۔

بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ ع ۱۶ ۲

طرف عذاب کا وعدہ بات نہیں بدلی جاتی میرے پاس اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ جس دن

نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ

ہم فرمائیں گے دوزخ سے کہ کیا تو بھرپور ہو چکی؟ اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے؟ ف۱ اور

اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ

جنت قریب لائی جائے گی پرہیزگاروں کے، دور نہ ہوگی (ہم فرمائیں گے) یہ ہے جس کا تم سے وعدہ

لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ

کیا جاتا تھا ہر رجوع لانے والے یاد رکھنے والے کے لئے۔ جو ڈرا رحمٰن سے بے دیکھے اور ایسا

وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾

دل لے کر حاضر ہوا جس میں رجوع ہے۔ اس بہشت میں جاؤ داخل ہو سلامتی سے! یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا۔ ان لوگوں

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ

کو وہاں ملے گا جو کچھ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس سے بھی کچھ زیادہ ہے اور بہتیری ہم ہلاک کر چکے ان سے پہلے امتیں

قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ هَلْ مِنْ

کہ وہ ان لوگوں سے زیادہ قوی تھیں دست درازی میں تو انھوں نے چھید ڈال دیئے شہروں میں کہ کہیں بھاگنے

مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ

کی جگہ بھی ہے ف۳ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لئے جو صاحب دل ہے یا

اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کان لگائے دل سے متوجہ ہو کر۔ (ش ۳۱) اور ہم نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو

وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ڰ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ

اور ان چیزوں کو جو ان میں ہیں چھ دن میں اور ہم کو تکان نے چھوا تک نہیں۔ سو تو ان

عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باتوں پر صبر کر جو وہ کہتے ہیں اور تسبیح کر اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے

وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

اور ڈوبنے سے پہلے۔ اور کچھ رات کے حصہ میں اس کی تسبیح کر اور نماز کے بعد میں بھی۔

ف۱ دوزخ کا پیٹ اتنے دوزخیوں سے بھی نہ بھرے گا جتنے دوزخی اس میں جھونکے جائیں گے وہ اور زیادہ ہی طلب کئے جائے گی۔

ف۲ یعنی ہماری سرکار میں کچھ کمی نہیں ہے جو چاہو گے وہی ملے گا اور ہماری طرف سے بلا مانگے وہ بیشمار نعمتیں ملیں گی جو کبھی تمہارے خیال میں بھی نہیں آئی ہوں گی سب سے زیادہ ہمارا دیدار تم کو میسر ہوگا جس کی برابر عشاق کے لئے کوئی نعمت ہی نہیں اور جس کی کیفیت کسی سے بیان ہی نہیں ہو سکتی۔

ف۳ چھید ڈال دیئے یعنی شہروں کو چھان مارا بہتیری تلاش اور جستجو کی مگر کہیں جائے پناہ نہ ملی۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۷ پر)

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُونَ

اور سن جس دن پکارنے والا پکارے گا ف۱ ایک پاس کے مکان سے جس دن کہ سنیں گے سخت

الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَ

آواز کو بے کھٹکے۔ وہ دن (قبروں سے) نکل کھڑے ہونے کا ہے۔ بیشک ہم ہی جلاتے اور

نُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا

مارتے ہیں اور ہماری طرف لوٹ آنا ہے۔ جس دن زمین پھٹ جائے گی ان پر سے نکل کھڑے ہونگے دوڑتے

ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا

ہوئے۔ یہ جمع کر لینا ہم کو آسان ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور تو

أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿٤٥﴾ ع

ان پر زور کرنے والا تو ہے نہیں (ن ۳۲) پس تو نصیحت کر قرآن سے اس شخص کو جو ڈرتا ہے میری وعید سے

(۵۱) سُورَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۶۷) — رکوعاتہا ۳ — آیاتہا ۶۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجَارِيَاتِ يُسْرًا ﴿٣﴾

قسم ہے ہواؤں کی جو (غبار) اڑاتی ہیں بکھیر کر پھر اٹھاتی ہیں بوجھل بادلوں کو پھر چلتی ہیں آہستہ آہستہ۔

فَالْمُقَسِّمَاتِ أَمْرًا ﴿٤﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَإِنَّ الدِّينَ

پھر تقسیم کرتی ہیں ایک چیز (یعنی پانی) کو کہ بیشک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بالکل سچ ہے اور بیشک انصاف

لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿٧﴾ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿٨﴾

ضرور ہونا ہے۔ قسم ہے آسمان جال دار کی ف۲ بیشک تم ایک جھگڑے کی بات میں پڑے ہو

يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ﴿٩﴾ قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي

اس سے وہی باز رکھا جاتا ہے جو پھیرا گیا ف۳ مارے گئے اٹکلیں دوڑانے والے وہ لوگ جو غفلت میں

غَمْرَةٍ سَاهُونَ ﴿١١﴾ يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ

پڑے بھولے ہوئے ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ کب ہوگا روز جزا؟ جس دن کہ

عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ﴿١٣﴾ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ

وہ آگ پر بھونے جائیں گے۔ (ہم کہیں گے) مزہ چکھو اپنی شرارت کا! یہ ہے جس کی تم جلدی مچایا

ف۱ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام۔

ف۲ حُبُک جمع ہے حباک کی حباک جال کو کہتے ہیں یعنی آسمان کی قسم جس میں ستاروں کے جال بچھے پڑے ہیں یا حبکہ کی جمع ہے حبکہ کے معنی رستے کے ہیں یعنی وہ آسمان جو فرشتوں کی گزرگاہ ہے۔ اور اس میں راستے ہیں جس سے ملائکہ آتے جاتے ہیں

ع ۳ ۱۶ ۱۷

ف۳ مختلف کی جانب قول کی نسبت مجازی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم لوگ واقعی امر میں اختلاف کر رہے ہو اور یہی بات میں جھگڑے ڈال رہے ہو کوئی قیامت کو مانتا ہے۔ اور کوئی نہیں مانتا۔ حالانکہ وہ یقیناً آنے والی ہے اور برحق رسولؐ کو کوئی کاہن کہتا ہے کوئی شاعر بتاتا ہے اور کوئی جادوگر سمجھتا ہے حالانکہ وہ ہمارا پیارا پیغمبر ہے غرض ایسی کفر کی باتوں سے ہمارے علم میں جو گمراہ ازلی ہے وہی گمراہ ہوتا ہے اور اس کو سچا سمجھنے سے وہی مردود رہتا اور باز رہتا ہے جس کی تقدیر میں راندۂ درگاہ ہونا لکھا جا چکا۔

(شانِ نزول صفحہ ۶۶۷ پر)

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ

کرتے تھے ۔ بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہوں گے ۔ لے رہے ہونگے

مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا

جو کچھ دیا ان کو ان کے پروردگار نے ۔ وہ لوگ تھے اس سے پہلے نیکوکار ۔ (ش ۳۳) وہ

قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

بہت ہی کم رات کو سوتے تھے ۔ اور صبح کے وقت استغفار کیا کرتے تھے ف۱

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ

(ش ۳۴) اور ان کے مال میں حصہ تھا مانگنے والے اور بے سوال تنگدست کا ۔ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین

لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ

لانے والوں کے لئے ۔ اور خود تم میں بھی ف۲ تو کیا تم دیکھتے نہیں ۔ اور آسمان میں ہے تمہاری روزی

وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ

اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔ تو قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی ۔ بیشک یہ (قرآن) برحق ہے جس طرح کہ

تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ م

تم بولتے ہو ۔ ف۳ آیا تجھ کو پہنچی خبر ابراہیم کے معزز مہمانوں کی ف۴

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ج فَرَاغَ

جب وہ اس کے پاس اندر آئے تو بولے کہ سلام ۔ ابراہیم نے کہا کہ سلام! (اور دل میں کہا کہ) یہ لوگ تو کچھ اجنبی ہیں

اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾

پھر دوڑا اپنے اہل خانہ کی جانب پھر لے آیا موٹے تازے بچھڑے کے کباب ۔ پھر ان کو ان کے پاس کر دیا کہا کیوں تم کھاتے نہیں

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

(جب انھوں نے اس پر بھی نہ کھایا) تو جی میں ان سے ڈرا وہ بولے کہ آپ ڈریں نہیں اور اس کو خوشخبری سنائی ایک ہوشیار لڑکے

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ

(اسحٰق) کی ۔ بس آگے کھڑی ہوئی ابراہیم کی بی بی بولتی ہوئی پھر اپنا منہ پیٹ لیا اور کہا (کیا) بڑھیا بانجھ

عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

(کے اولاد ہوگی) ؟ فرشتوں نے کہا ایسا ہی فرمایا ہے تیرے پروردگار نے ۔ بیشک وہ حکمت والا خبردار ہے

ف۱
بندہ کا کمال یہی ہے کہ راتوں کو اپنے مولیٰ کے سامنے گڑگڑائے ناک رگڑے اور جتنی عبادت کرے اس کو کم ہی سمجھے صبح کو اپنے قصوروں کی معافی چاہے اور خیال کرے کہ یہ میری عبادت بھی اس حیثیت سے کم ہے جس حیثیت کی ہونی چاہیے تھی ۔

ف۲
خود عالم اصغر ہے اس مٹھی بھر خاک میں قدرت خداوندی کی وہ نشانیاں موجود ہیں جن سے حیرت ہوتی ہے ۔ آنکھ کان ہاتھ پیر عقل تمیز حس حرکت دوا غذا وغیرہ وغیرہ ہر ایک جداگانہ دلیل ہے معمولی سی بات ہے کہ حلق میں دو پتلی سی نلکیاں برابر لگی ہوئی ہیں ایک تو سانس کی آمد و رفت کے لئے ہے اور دوسری غذا کے پیٹ میں جانے کا راستہ ہے ۔ اگر منہ کا نوالہ اپنی نلکی چھوڑ کر برابر کی نلکی میں ہولے تو پیٹ سے سانس رک کر پٹ سے دم نکل جائے ۔

وقف لازم ع ۲۳/۱ ۱۸

ف۳
یعنی جس طرح تم اپنے کلام کو اپنا کلام سمجھتے اور اپنے بولنے کو یقینا جانتے ہو کہ ہم بولتے ہیں اسی طرح قرآن کے کلام الٰہی ہونے کا یقین کرو ۔

ف۴
یہ ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمان چار فرشتے تھے یعنی حضرت جبریل ۔ میکائیل اسرافیل رفائیل علیہم السلام ۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۷ پر)

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى

ابراہیم نے کہا پھر تمہارا مطلب کیا ہے اے بھیجے ہوئے (فرشتو)؟ وہ بولے ہم کو بھیجا گیا ہے گنہگار

قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾

لوگوں کی جانب۔ تاکہ ہم ان پر چھوڑ ماریں مٹی کے پتھر

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ

جن پر نشان پڑے ہوئے ہیں آپکے پروردگار کے ہاں حد سے بڑھنے والوں کے لئے ف۱ پھر ہم نے بچا نکالا اس کو جو

فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ

وہاں ایمان والا تھا۔ پس ہم نے نہ پایا اس جگہ سوائے ایک گھر کے

الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ

مسلمانوں سے ف۲ اور ہم نے باقی چھوڑی اس بستی میں نشانی ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے

الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ

ہیں دردناک عذاب سے ف۳ اور موسیٰ کے قصہ میں بھی نشانی ہے جب ہم نے اس کو بھیجا فرعون کی طرف روشن

مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾

دلیل دے کر۔ تو فرعون نے روگردانی کی اپنے زور (کے گھمنڈ) پر اور بولا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾

تو ہم نے پکڑا اس کو اور اس کے لشکر کو پھر ان کو پھینک دیا دریا میں اور اس نے کام ہی ملامت کے قابل کیا تھا

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ

اور عاد کے قصہ میں بھی نشانی ہے جب ہم نے ان پر بھیجی ایک ہوا بے نفع ف۴ کہ نہ چھوڑتی تھی کسی

شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ

چیز کو جس پر ہو کر گزرتی تھی مگر اس کو کر ڈالتی تھی بوسیدہ ہڈی کی طرح۔ اور ثمود کے حال میں بھی نشانی ہے

لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ

جب ان سے کہا گیا کہ فائدہ اٹھاؤ ایک مدت تک۔ پھر وہ سرکشی کرنے لگے اپنے پروردگار کے حکم سے تو ان کو

الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا

آپکڑا ایک کڑک نے اور وہ دیکھتے تھے۔ پس نہ وہ اٹھ ہی سکے اور نہ

ف۱ یعنی قوم لوط پر ان کی سخت ناشائستہ حرکت کی سزا میں ان کنکروں کا پتھراؤ برسانے آئے ہیں جو ان حد سے بڑھنے والوں کے لئے اللہ کے نزدیک پہلے ہی تجویز ہو چکے ہیں۔

ف۲ اس بستی میں سوائے ایک گھر کے یعنی حضرت لوطؑ کے خاندان کے اور کوئی گھر مسلمان کا تھا بھی نہیں اس لئے انہی کو بچالیا اور اس میں سے بھی لوطؑ کی بی بی چونکہ کافر تھی اس لئے وہ اور باقی تمام قوم کی قوم ہلاک کردی۔

ف۳ یعنی ٹوٹے پھوٹے کھنڈر۔

ف۴ عقیم کے اصلی معنیٰ عورت ہو تو بانجھ کے ہیں اور مرد ہو تو لاولد کے ہیں۔ یعنی جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ ہوا کے عقیم ہونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اس میں کچھ بھلائی اور نفع نہ ہو یعنی سوائے بربادی کے کچھ حاصل نہ ہو جہاں چلے پڑا کر دے۔

كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

انتقام لینے والے تھے ۔ اور (ہم ہلاک کر چکے) نوح کی قوم کو اس سے پہلے ۔ بیشک وہ بدکار

فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ ع وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ الْاَرْضَ ع۲ ۱۳

لوگ تھے ۔ اور آسمان کو ہم نے بنایا اپنے ہاتھ کے زور سے اور کچھ شک نہیں کہ ہم کو سب قدرت ہے ۔ اور زمین کو

فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ

ہم نے بچھایا تو ہم کیا اچھے بچھانے والے ہیں ۔ اور ہر چیز کے ہم نے پیدا کیے جوڑے تاکہ

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

تم نصیحت پکڑو ف۱ تو بھاگو اللہ کی طرف بیشک میں تم کو اس کی طرف سے صاف

مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ ج وَ لَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ

طور پر ڈر سنانے والا ہوں ۔ اور نہ مقرر کرو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ! میں تم کو اس کی طرف سے صاف طور

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ ج كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ

پر ڈر سناتا ہوں ۔ اسی طرح ان سے اگلوں کے پاس بھی جو رسول آیا

رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ ج اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

انھوں نے یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے ۔ کیا یہی ایک دوسرے کو کہہ مرے ہیں؟ کوئی نہیں بلکہ

طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ ج فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ ق وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ

یہ لوگ شریر ہیں ۔ سو تو ان سے منہ پھیر لے اب تجھ پر کچھ ملامت نہیں ۔ (ش۱) اور سمجھاتا رہ کہ

الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ

سمجھانا فائدہ بخشتا ہے ایمان والوں کو ۔ اور میں نے جو جنات اور انسان کو پیدا کیا ہے تو

اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَآ اُرِيْدُ اَنْ

بس اس لئے تاکہ میری عبادت کریں ۔ میں نہیں چاہتا ان سے روزینہ اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ

يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾

وہ مجھ کو کھلائیں ۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی روزی رساں صاحب قوت زبردست ہے ۔

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا

تو ان ظالموں کا بھی ڈول بھرا جیسے بھرا ان کے ساتھیوں کا تو مجھ سے جلدی

ف۱ جوڑے سے مراد دو قسمیں ہیں جیسے مرد عورت، نر مادہ، چاند سورج، رات دن، خشکی تری، موت حیات، اعلیٰ ادنیٰ، اچھا برا وغیرہ غرض اختلاف حالت کے اعتبار سے ہر شے کی دو قسمیں نکل سکتی ہیں۔ بس دنیا میں ہر شے کا جوڑا موجود ہونے سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ان سب کو جوڑے جوڑے پیدا فرمانے والا یعنی اللہ ایک ہے اور صرف وہی ایک ذات وحدہٗ لاشریک ہے جس کا جوڑا کسی حالت سے نہیں ہو سکتا

(شانِ نزول صفحہ ۶۶۸ پر)

يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ

نہ مچائیں ۔ پس خرابی ہے کافروں کے لئے ان کے اس دن سے جس

الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ف۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾ وَّالْبَيْتِ

قسم ہے طور پہاڑ کی اور قسم ہے اسی کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے کشادہ کاغذ میں ۔ اور قسم ہے

الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿٦﴾ اِنَّ

بیت المعمور کی ف۲ اور قسم ہے بلند چھت کی ف۳ اور قسم ہے بھرے ہوئے دریا کی ۔ بیشک

عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ

تیرے پروردگار کا عذاب ضرور ہونے والا ہے ۔ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ۔ جس دن لرزنے لگے گا آسمان

مَوْرًا ﴿٩﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾

کپکپا کر ۔ اور چلنے لگیں گے پہاڑ رواں ہو کر پس تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ

جو بکواس میں پڑے کھیلتے ہیں ۔ جس دن ان کو دھکیلا جائے گا دوزخ کی آگ کی

جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٤﴾

جانب دھکے دے کر ۔ یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھوٹ جانتے تھے ۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿١٥﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا

اب بھلا یہ جادو ہے یا تم کو سوجھتا نہیں ؟ اس میں داخل ہو پھر صبر کرو یا

تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾

نہ کرو تمہارے حق میں دونوں برابر ! بس تم کو ان ہی اعمال کا بدلہ ملے گا جو تم کرتے تھے ۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿١٧﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ

جو پرہیزگار ہیں وہ جنتوں اور نعمتوں میں میوے کھا رہے ہوں گے ۔ جو ان کو دیئے ان کے

ف۱ یعنی جس طرح ان کے ساتھی سرکش کافروں نے گناہوں کا پشتارہ باندھ لیا تھا اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کا پیمانہ لبریز کر لیا تھا ۔ اور تکذیب اور مخالفت کا ڈول بھر لیا تھا اسی طرح ان کفّارِ مکہ نے اپنی عاقبت ڈبونے کا پورا ذخیرہ جمع کر لیا ہے صرف اتنی ہی دیر رہ گئی ہے کہ جس طرح ان اگلوں پر عذاب آ نازل ہوا اسی طرح ان پر بھی آ نازل ہو اور واقع میں اگر حبیب اور نازک مزاج پیارے رسولؐ کی خاطر عزیز نہ ہوتی تو دیر ہی کیا تھی بیٹھکا بھی نہ لگتا لیکن خاتم النبیین کی دعا سے قحط کا آیا ہوا عذاب بھی رفع ہو گیا ۔

ف۲ خانہ کعبہ کی عین محاذات میں ساتویں آسمان پر فرشتوں کا خانہ کعبہ بنا ہوا ہے اس کا نام بیت المعمور (یعنی آباد گھر) ہے ہر روز اس کا طواف کرنے کے لئے ستر ہزار فرشتے آتے ہیں اور جو ایک بار طواف کر چکے قیامت تک ان کا دوسری مرتبہ نمبر نہ آئے گا ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بیت المعمور سے یہی خانہ کعبہ مراد ہو اور کتاب سے مراد یا قرآن مجید ہے یا توریت شریف یا لوح محفوظ ۔ واللہ اعلم

ف۳ یعنی آسمان ۔

رَبُّهُمْ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا

پروردگار نے ۔ اور ان کو بچایا ان کے پروردگار نے دوزخ کے عذاب سے ۔ کھاؤ اور پیو رچتا ان اعمال کے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ

صلہ میں جو تم کرتے تھے ۔ تکیے لگائے ہوئے برابر برابر بچھائے ہوئے تختوں پر ! اور ہم ان سے بیاہ

بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ

دینگے بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو اور جو ایمان لائے اور ان کی راہ چلی ان کی اولاد ایمان کے ساتھ ہم ان

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ

کے پاس پہنچا دیں گے ان کی اولاد کو اور ہم ان کو کم نہ دیں گے ان کے عمل میں سے کچھ !

كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ

ہر آدمی اپنے کئے ہوئے عمل میں گرفتار ہے ۔ اور ہم ان کو پے در پے عطا کرینگے میوے اور گوشت

مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا

جس جنس کو ان کا جی چاہے گا ۔ وہ ایک دوسرے کے ہاتھ سے لیں گے وہاں جام شراب اس شراب میں بیہودہ بکنا ہے اور

تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ

نہ گناہ گاری ۔ اور ان کے پاس آئیں جائیں گے ان کے غلام گویا وہ غلاف میں دھرے ہوئے

مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

موتی ہیں ف ۱ اور وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے باہم سوال کریں گے ۔

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ

کہیں گے کہ ہم تو پہلے اپنے گھر ڈرتے رہتے تھے ۔ تو اللہ نے بڑا ہی

عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ

احسان فرمایا ہم پر اور ہم کو بچالیا لُو کے عذاب سے ۔ ہم اس سے پہلے اس کو پکارا کرتے تھے

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ ع ۴۸/۲

بیشک وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے ۔ (ش ۲) تو اے محمد تو نصیحت کئے جا کہ تو اپنے پروردگار کے فضل

بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ ط اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ

سے نہ کاہن ہے اور نہ دیوانہ ف ۳ (ش ۳) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے کہ ہم اسکے حق میں انتظار کرتے

ف ۱ یعنی جنتیوں کی خدمت کے لئے ایسے خوب صورت لڑکے آئیں گے جیسے آبدار موتی اور موتی بھی وہ موتی جو کپڑے میں بحفاظت رکھے ہوئے ہوں کہ جن کی آب و تاب کو گرد و غبار نے میلا نہیں کیا ۔

ف ۲ کاہن ان کو کہتے ہیں جو ان شیطانوں سے خبریں حاصل کریں جو چوری چھپے آسمان تک پہنچ کر کچھ آسمانی خبریں لے اُڑتے ہیں ۔ یہ کاہن اس میں بیس جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر لوگوں پر ظاہر کرتے اور اپنی غیب دانی کا سکہ جماتے ہیں ! حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کفار ملعون کبھی کاہن بتاتے تھے اور کبھی دیوانہ اور مجنون اور کبھی شاعر کہتے تھے اور کبھی جادوگر نظر بندی کا ماہر ۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۸ پر)

الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ﴿٣١﴾ اَمْ

ہیں زمانہ کی گردش کا۔ کہہ دے تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کررہا ہوں۔ کیا ان

تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾ اَمْ

کی عقلیں ان کو یہی عقیدہ سکھاتی ہیں یا وہ لوگ شریر ہیں؟ یا

یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ

کہتے ہیں کہ اس نے خود بنالیا ہے قرآن کو نہیں بلکہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ تو ان کو چاہیے کہ لے آئیں کوئی کلام

اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ

اسی طرح کا اگر وہ سچے ہیں۔ کیا وہ آپ پیدا ہوگئے ہیں کسی کے پیدا کئے بغیر یا وہی پیدا

الْخٰلِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا

کرنے والے ہیں۔ یا انھوں نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو؟ کوئی نہیں بلکہ وہ

یُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ

یقین نہیں کرتے۔ کیا ان کے پاس تیرے پروردگار کے خزانے ہیں یا وہ

الْمُصَیْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ

داروغہ ہیں؟ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر سن آیا کرتے ہیں؟ تو چاہیے کہ

مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٨﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَ لَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾

ان میں سے سن آنے والا شخص لائے کوئی دلیل صریح۔ کیا اللہ کے لئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے؟

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ

یا تو ان سے کچھ اجرت مانگتا ہے۔ پس وہ چٹی کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس

الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾ اَمْ یُرِیْدُوْنَ كَیْدًا ؕ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا

علم غیب ہے پس وہ لکھ لیتے ہیں ف۱ یا وہ کچھ مکر کرنا چاہتے ہیں؟ سو جو کافر ہیں وہی

هُمُ الْمَكِیْدُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

مکر کے وبال میں گرفتار ہوتے ہیں۔ کیا ان کا کوئی معبود ہے اللہ کے سوائے؟ اللہ پاک ہے ان کے

یُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَ اِنْ یَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا یَّقُوْلُوْا

شریک بنانے سے۔ اور اگر دیکھیں کوئی ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا تو کہنے لگیں

ف۱

یعنی کافر جو بڑی پختگی اور استقلال کے ساتھ کہا کرتے ہیں کہ قیامت ہرگز ہونے ہی کی نہیں اور اگر ہوئی بھی تو ہم کو عذاب ہرگز نہ ہوگا کیا ان کے پاس لوح محفوظ موجود ہے جس سے غیبی باتیں لکھ کر اس زور شور سے اپنے کلام کو سچا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟

(بقیہ صفحہ ۶۸۲)

رسول کا سچا رسول ہونا یا اپنے کلام کا کلام حق ہونا یا کسی اور مہتمم بالشان امر کے ثابت کرنے کے لئے اپنی مخلوقات میں سے کسی شے کی قسم کھائی اس امر کی صداقت پورے طور پر بندوں کے ذہن نشین کردینے کی غرض سے ہے ونیز اس شے کی بڑائی بھی ظاہر کرنی مطلوب ہے کہ جس کی قسم کھائی ہے کہیں تو کسی ہولناک واقعہ کی قسم کھائی ہے جیسے قیامت یا علاماتِ قیامت اور کہیں کسی ایسے پھل یا درخت کی قسم کھائی ہے جو عام نفع رساں اور ہر دلعزیز اور خاص منافع کے لئے نہایت مفید وکارآمد ہے جیسے انجیر وزیتون یا کسی متبرک مقام کی قسم کھائی ہے جیسے کوہ طور یا مکہ معظمہ یا اپنی پیاری شے کی قسم کھائی ہے جیسے خیرالابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر! شریعت میں اللہ کے سوائے دوسری شے کی قسم کھانی ناجائز ہے جو لوگ کسی کے سر یا جان یا خانہ کعبہ یا رسول یا قرآن کی قسم کھاتے ہیں ان کو اس سے بچنا چاہیے۔ اور یوں تو بلاوجہ جگہ بے جگہ ضرورت بے ضرورت اللہ پاک کی قسم کھانی بھی گستاخی ہے۔

سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ
کہ یہ بادل ہے تہہ بتہہ ف۱ پس ان کو چھوڑ یہاں تک کہ یہ ملاقات کریں اپنے اس دن سے جس میں
يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ
بیہوش کر دیئے جائیں گے۔ جس دن ان کے کچھ کام نہ آئے گا ان کا مکر اور نہ ان کی
يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ
مدد کی جائے گی۔ اور ان ستم گاروں کے لئے ایک عذاب ہے اس سے ورے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ
ولیکن بہتیرے ان میں جانتے نہیں ف۲ اور تو صبر سے بیٹھا رہ اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں تو
بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ
تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور تسبیح کر اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ جس وقت صبح کو اٹھے۔ اور رات کے ایک حصے
فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع
میں اسکی تسبیح کر اور تاروں کے غائب ہوتے پیچھے بھی۔

سورۃ النجم مکیۃ ۵۳ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۳
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا
(رکوع ۴) قسم ہے ستارے کی جبکہ گرے ف۳ نہ بہکا تمہارا رفیق (یعنی محمد) اور نہ بھٹکا اور نہ
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ
بات کرتا ہے اپنی خواہش نفس سے۔ یہ (قرآن) تو وحی ہے جو اسکو بھیجی جاتی ہے اس کو سکھایا ہے بڑے طاقتور زور آور
الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ
(فرشتے یعنی جبرئیل) نے پس وہ فرشتہ پورا نظر آیا۔ ایسے حال میں کہ وہ آسمان کے اونچے کنارے میں تھا۔ پھر
دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿۹﴾ فَاَوْحٰى اِلٰى
نزدیک ہوا اور اتر آیا پس فاصلہ رہ گیا دو کمان کی برابر یا اس سے بھی زیادہ قریب۔ پھر اللہ نے وحی بھیجی
عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ
اپنے بندے کی جانب جو کچھ بھیجی۔ نہیں جھوٹ ملایا پیغمبر کے دل نے اس معاملے میں جو دیکھا۔ تو کیا تم پیغمبر سے

ف۱ یعنی ان کی سرکشی اور کفر و عناد یہاں تک بڑھ گیا کہ اگر ہم ان پر عذاب لانا نازل کریں اور آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تب بھی تو نہ ڈریں بلکہ کہیں تو یہ کہیں کہ ہوا کیا یہ تو بادل ہے اوپر تلے تہہ بتہہ چند ٹکڑے جمع ہو کر غلیظ ابر کی صورت میں بارش برسانے کو ظاہر ہوا ہے۔

ف۲ یعنی روز قیامت سے پہلے بھی ایک عذاب ان کو اور ہونا ہے کہ وہ قبر کا عذاب ہے یا دنیاوی عذاب یعنی سات برس کا سخت قحط اور جنگ بدر میں ذلت کے ساتھ مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہونا۔ ع ۲/۴

ف۳ یعنی جب کہ غروب ہوتا ہے یا جب کہ قیامت کے دن ٹوٹ پڑے گا اور ستارے سے مراد یا تو ثریا ہے یا مطلقاً جنس مراد ہے کوئی ستارہ کیوں نہ ہو۔ کسی بات کی حقانیت ظاہر کرتے وقت اس بات کو کسی معزز شئی کی قسم کھا کر بیان کیا جاتا ہے قسم یا تو کسی ایسی شئے کی کھائی جاتی ہے جو سامع اور متکلم دونوں سے عزت میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے یا ایسی چیز کی کھائی جاتی ہے جو اپنی عام نفع رسانی کے اعتبار سے لوگوں کی نظروں میں عزیز ہوتی ہے یا ایسی چیز کی کھائی جاتی ہے جو متکلم کے نزدیک محبوب اور پیاری ہوتی ہے اللہ پاک کا اپنے

(باقی صفحہ ۶۸۱ پر)
(شان نزول صفحہ ۸۶۸ پر)

عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ

اس پر جھگڑتے ہو جو اس نے دیکھا اور بیشک اس فرشتے کو دیکھا تھا ایک بار اور بھی سدرۃ المنتہیٰ

الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا

کے پاس۔ اس کے نزدیک جنّت آرام گاہ ہے۔ جب کہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو کچھ

يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ

چھا رہا تھا۔ نہ پیغمبر کی نظر بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔ بیشک اس نے دیکھیں اپنے پروردگار کی

الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾

بڑی نشانیاں ف۱ بھلا تم دیکھو تو لات اور عزّےٰ۔ اور تیسرے مناۃ بے قدر کو (کہ یہ بُت کیسے ضعیف ہیں)

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِيَ

بھلا تمہارے لئے بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹی؟ اس صورت میں تو یہ تقسیم بڑی نامنصفانہ ہے۔ بس یہ سب

اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ

نام ہیں جو رکھ لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادا نے۔ اللہ نے تو ان کی کوئی سند

سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ

اتاری نہیں۔ یہ لوگ تو چلتے ہیں نری اٹکل اور نفسانی خواہشات پر اور ان کے

جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿٢٣﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ فَلِلّٰهِ

پاس آچکی ہے ان کے پروردگار کی طرف سے ہدایت۔ کہیں انسان کو ملتا ہے جو وہ آرزو کرے؟ سو اللہ

الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ ع وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ

کے اختیار میں ہے وہ جہان اور یہ جہان ف۲ اور بہتیرے فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ نہیں کام آتی ان

شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ

کی سفارش کچھ بھی مگر اس کے بعد کہ اللہ اجازت دے جس کے لئے چاہے

وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ

اور رضامند ہو۔ جو لوگ یقین نہیں رکھتے آخرت کا وہ فرشتوں کے نام رکھتے ہیں

تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ

عورتوں کے سے نام۔ اور ان کو اس کا کچھ علم نہیں ہے نری اٹکل پر چلتے ہیں۔

ف۱

حضرت جبریلؑ حضرت نبی کریمؐ پر وحی لے کر حضرت دحیہ کلبیؓ کی صورت بن کر آیا کرتے تھے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خواہش ظاہر کی کہ میں تم کو تمہاری اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں سرورِ عالمؐ حرا میں تھے کہ جبریل امین مطلع آفتاب میں آسمان کے کنارے نمودار ہوئے چھ سو پر تھے اور قد اور جسم نے آسمان کے ہر دو کنارے چھپا رکھے تھے دوسری مرتبہ شبِ معراج میں سدرۃ المنتہیٰ کے قریب ان کو اصلی صورت میں دیکھا اور جو کچھ عجائبات دیکھے وہ اللہ ہی جانے سدرہ عربی میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں سدرۃ المنتہیٰ وہ بیری کا درخت ہے جو ساتویں آسمان پر ہے اور فرشتوں کے پہنچنے کی وہیں تک انتہا ہے جبریلؑ جیسا مقرب فرشتہ بھی آگے قدم نہیں رکھ سکتا اسی کے پاس بہشت ہے جو شہداء اور صالحین اور نیک بندوں کی آرام گاہ ہے سدرہ کو انوارِ الٰہی ہر سمت سے محیط تھے اللہ کی طرف سے وحی پہنچانے کی خدمت حضرت جبریلؑ کو سپرد تھی ان کی قوت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ قومِ لوط کی بستیاں تحت الثریٰ سے ایک بازو پر اونچا اٹھا کر الٹ ماریں ایک چنگھاڑ سے قومِ ثمود کے جگر پھاڑ دیئے۔

ع ۱ ۲۵ ۵

ف۲

لات اور عزےٰ اور منات اہلِ عرب کے بتوں کے نام ہیں ہر قبیلے نے الگ الگ اپنا اپنا بت بنا رکھا تھا ان کو (باقی صفحہ ۶۸۴ پر)

وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ

اور اٹکل کچھ کام نہیں آتی حق بات میں۔ سو تو اس سے اعراض کر

تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ

جو روگردانی کرے ہماری یاد سے اور نہ طلب کرے مگر دنیا کی زندگانی۔ یہیں تک

مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

ان کے علم کی رسائی ہے! بیشک میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے جو بھٹکا اس کے

سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

راستے سے۔ اور وہی خوب جانتا ہے جو راہ یاب ہوا۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں

وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِىَ

ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تاکہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جنھوں نے بُرے عمل کیے ان کے اعمال کا اور

الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ۚ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَ

بدلہ دے نیکی کرنے والوں کو اچھا بدلہ۔ جو لوگ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی

الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ

کے کاموں سے مگر چھوٹے چھوٹے گناہ ف بیشک تیرا پروردگار بڑی وسیع مغفرت والا ہے وہ تم کو

بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ

خوب جانتا ہے جب تم کو پیدا کیا زمین سے اور جب تم بچے تھے اپنی ماؤں کے پیٹ میں

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ۧ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ

تو تم اپنے آپ کو پاکیزہ مت جتاؤ، وہی اسکو خوب جانتا ہے جو پرہیزگاری کرتا ہے (رکوع ۵) بھلا تو نے اسے دیکھا جس

تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ۙ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ

نے روگردانی کی۔ اور دیا تھوڑا سا اور سخت دل ہو گیا۔ کیا اس کے پاس علم غیب ہے۔ پس وہ

يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ۙ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾ۙ

دیکھتا ہے؟ کیا اس کو ان باتوں کی خبر نہیں ہوئی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہیں اور نیز ابراہیم کے صحیفوں میں ہیں جو

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ۙ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ۙ

وفادار تھا۔ مضمون اس کا یہ ہے کہ کوئی اٹھانے والا نہ اٹھائے گا دوسرے کے گناہ کے بوجھ کو۔ اور یہ کہ آدمی کو وہی ملے گا جو اس نے عمل کیا

ربع

ف یعنی صغیرہ گناہوں سے تو بچنا بہت ہی مشکل ہے۔ ہر بندہ اپنے رتبہ کے موافق گناہ صغیرہ کر ہی بیٹھتا ہے ایسے گناہوں سے آلودہ ہو جائیں تو خیر باقی ہاں کبیرہ گناہوں سے بچے وہ پاس نہیں پھٹکے تو اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے گا۔

ع ۶

(بقیہ صفحہ ۶۸۳) دیوتا اور دیوی سمجھ کر پوجا کرتے تھے اور ان کو اللہ کی بیٹیاں کہتے اور اپنے خیال فاسد میں قیامت کے دن شفاعت کرنے والا سمجھتے تھے سو مطلع کر دیا گیا کہ ع این خیال ست و محال ست و جنون

(شان نزول صفحہ ۸۶۸ پر)

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ

اور یہ کہ آدمی کی کوشش دیکھی جائے گی۔ پھر اس کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ

اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ

تیرے پروردگار تک پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ اور یہ کہ وہی مارتا

وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ

اور جلاتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ نے پیدا فرمائیں دو قسمیں نر اور مادہ۔ نطفہ سے جب کہ

اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾

وہ (رحم میں) ڈالا جاتا ہے اور یہ کہ اللہ پر لازم ہے وہ دوسری بار پیدا کرنا۔ اور یہ کہ اسی نے دولت مند کیا اور سرمایہ دیا

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَا۟ فَمَاۤ

اور وہی شعریٰ ستارے کا پروردگار ہے ف۱ اور یہ کہ اسی نے ہلاک کر دیا عاد پہلے کو ف۲ اور ثمود کو پس کسی

اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾

کو باقی نہ چھوڑا۔ اور نوح کی قوم کو ان سے پہلے۔ بیشک وہ تو اور بھی زیادہ ظالم اور شریر تھے

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ

اور الٹی ہوئی بستیوں کو اس نے دے پٹکا۔ پھر اس پر چھایا جو کچھ چھایا ف۳ تو (اے آدمی) تو اپنے پروردگار

تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾

کی کون کون سی نعمتوں میں شبہ کریگا؟ یہ پیغمبر ایک ڈر سنانے والا ہے پہلے ڈر سنانے والے کی جنس میں سے۔ قریب آ پہنچی قیامت۔

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

کوئی نہیں اس کو اللہ کے سوائے ظاہر کرنے والا۔ کیا تم اس بات سے تعجب

تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ

کرتے ہو۔ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ (ش ۱۶) اور تم

سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ ع

کھیل کرتے ہو؟ تو تم سجدہ کرو اللہ کے آگے اور عبادت کرو۔

سورۃ القمر مکیۃ ۵۴ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۵۵ رکوعاتہا ۳

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

ف۱ شعریٰ ایک ستارے کا نام ہے جو سخت گرما میں طلوع کرتا ہے قبیلہ خزاعہ اس کی پرستش کیا کرتے تھے اس لئے اس کا خاص طور پر ذکر فرمایا کہ جس کو تم اپنا معبود سمجھتے ہو اس کا مالک (بھی) اللہ جل شانہٗ ہے۔

ف۲ یہ عاد اولیٰ حضرت ہود و لوط علیہما و علیٰ نبینا السلام کی قوم تھی اور عاد ثانیہ عاد ارم کہلاتے ہیں۔

ف۳ یعنی پتھروں کا مینھ برسا کر تباہ کر دیا ان بستیوں سے مراد قوم لوط کی بستیاں ہیں۔

ع ۳ / ۷

(شان نزول صفحہ ۸۶۸ پر)

اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنۡ يَّرَوۡا اٰيَةً يُّعۡرِضُوۡا

(رکوع ۷) قریب آلگی قیامت اور چاند شق ہو گیا ف۱ اور اگر کافر دیکھیں کوئی نشانی تو اعراض

وَيَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوۡا وَاتَّبَعُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ وَكُلُّ

کریں اور کہیں کہ جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور انھوں نے جھٹلایا اور چلے اپنی خواہشات پر اور ہر کام

اَمۡرٍ مُّسۡتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مِّنَ الۡاَنۡۢبَآءِ مَا فِيۡهِ مُزۡدَجَرٌ ﴿۴﴾

اپنے وقت پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اور ان کے پاس پہنچ چکے ان کے حالات جن میں ڈانٹ ہو سکتی ہے۔

حِكۡمَةٌ ۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغۡنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ ۘ يَوۡمَ يَدۡعُ

پوری عقل کی بات (آ چکی) پھر (ان کو) ڈرانے والے مفید نہیں۔ سو تو ان سے اعراض کر جس دن پکارے گا

الدَّاعِ اِلٰى شَىۡءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبۡصَارُهُمۡ يَخۡرُجُوۡنَ مِنَ

پکارنے والا ایک ناآشنا چیز کی جانب۔ جھکی ہوئی ہوں گی ان کی نظریں نکل پڑیں گے

الۡاَجۡدَاثِ كَاَنَّهُمۡ جَرَادٌ مُّنۡتَشِرٌ ﴿۷﴾ مُّهۡطِعِيۡنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ

قبروں سے ف۲ گویا کہ ٹڈیاں ہیں کہ پھیل پڑیں۔ دوڑتے جا رہے ہوں گے پکارنے کی جانب

يَقُوۡلُ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا يَوۡمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ

کافر کہیں گے کہ یہ دن تو بڑا کٹھن ہے۔ جھٹلا چکی ہے ان سے پہلے نوح

نُوۡحٍ فَكَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا وَقَالُوۡا مَجۡنُوۡنٌ وَّازۡدُجِرَ ﴿۹﴾ فَدَعَا

کی قوم تو انھوں نے جھٹلایا ہمارے بندے کو اور کہا کہ دیوانہ ہے اور جھڑکا گیا ہے۔ تو اس نے

رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

دعا کی اپنے رب سے کہ میں مغلوب ہوں پس تو بدلہ لے۔ تو ہم نے کھول دیئے آسمان کے دہانے موسلا دھار

مُّنۡهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّفَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُيُوۡنًا فَالۡتَقَى الۡمَآءُ عَلٰٓى اَمۡرٍ

پانی سے۔ اور بہا دیئے زمین سے چشمے تو پانی (ہر جانب سے) جمع ہو گیا ایک امر پر

قَدۡ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ وَحَمَلۡنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلۡوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجۡرِىۡ

جو مقدر ہو چکا تھا۔ اور ہم نے نوح کو سوار کر لیا تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر۔ بہتی تھی ہماری

بِاَعۡيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنۡ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكۡنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلۡ

آنکھوں کے سامنے۔ انتقام اس کیلئے جس کی قدر نہ جانی گئی تھی۔ اور ہم نے بنا چھوڑا اس عذاب کو ایک نشانی تو ہے

(وقف لازم)

ف۱ یعنی معجزہ شق القمر کا وقوع قرب قیامت کی ایک نشانی ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ قمر کا شق ہونا قیامت کے برحق ہونے کی ایک دلیل ہے کہ جس طرح چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اسی طرح قیامت کے دن آسمان و زمین چاند سورج سب ٹوٹ پھوٹ جائیں گے فاعتبروا یا اولی الابصار

ف۲ پکارنے والے سے مراد حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔

تنبیہہ
بسم اللہ کے آخر کے میم کو اقتربت کے ق میں ملا کر پڑھنا چاہیئے۔

(نشان نزول صفحہ ۸۶۸ پر)

مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا

کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔ اور ہم نے آسان

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ

کر دیا قرآن کو سمجھنے کے لئے تو ہے کوئی سوچنے والا؟ جھٹلایا عاد نے تو کیسا ہوا

كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔ ہم نے ان پر بھیجی ایک سناٹے کی آندھی

فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ

ایک سخت منحوس دن میں۔ وہ اکھاڑ مارتی تھی لوگوں کو گویا کہ وہ کھجور کے بوتے ہیں جڑوں سے

مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

اکھڑے ہوئے ف۱ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈرانا۔ اور ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ ع كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْۤا

لئے تو ہے کوئی سوچنے والا؟ جھٹلایا ثمود نے ڈرانے والوں کو۔ پس کہنے

اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾

لگے کہ کیا ہم ایک بشر کی اپنی ہی قوم میں سے پیروی کریں گے؟ ایسا کریں تو بیشک ہم بڑی غلطی اور دیوانگی میں پڑے

ءَاُلْقِىَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾

کیا اسی پر وحی نازل ہوئی ہم میں سے؟ کوئی نہیں یہ تو جھوٹا خود پسند ہے۔

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ

عنقریب جان لیں گے کل کو کہ کون جھوٹا خود پسند ہے؟ ہم اونٹنی بھیجنے والے ہیں

فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ

ان کے آزمانے کو (اے صالح) تو ان کا منتظر رہ اور صبر کر۔ اور ان کو خبردار کر دے کہ پانی

قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ

بانٹ دیا گیا ان کے درمیان۔ ہر باری پانی پلانے کی حاضر کی گئی ہے ف۲ تو انھوں نے آواز دی اپنے رفیق کو

فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا

تو اس نے دست درازی کی اور پاؤں کاٹ ڈالا ف۳ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈرانا۔ ہم نے ان پر بھیجی

ف۱
درخت کا وہ حصہ جو شاخوں سے نیچے ہوتا ہے فارسی میں تنا کہلاتا ہے اور اردو میں بوتہ۔

ف۲
یعنی چونکہ اس اللہ کی اونٹنی کے پانی پیتے وقت دوسرے جانور گھاٹ پر پانی پینے آ نہیں سکتے اس لئے اس میں اور تم میں پانی تقسیم کر دیا گیا ہے کہ ایک دن یہ پانی پئے اور ایک دن تمہارے جانور پانی پئیں ہر فریق اپنی اپنی باری کے دن پانی پینے کے لئے حاضر ہوا کرے نہ اس کی باری میں تمہارے مویشی آئیں اور نہ ان کی باری کے دن یہ گھاٹ پر جائے۔

ع ۱ ۲۲ ۸

ف۳
ایک بدکار عورت تھی اس کے مویشی بہت تھے اس نے اپنے آشنا کو جس کا نام قدار بن سالف تھا اس بات کی ترغیب دی کہ صالح کی اونٹنی کو مار ڈال اس نے اس کی کونچیں کاٹ کر اس کو ہلاک کر دیا۔

عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ
ایک چنگھاڑ تو وہ ایسے ہو گئے جیسے رَوندی ہوئی کانٹوں کی باڑ ف۱ اور ہم
يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ
نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کے لئے تو ہے کوئی سوچنے والا ؟ جھٹلایا لوط کی قوم
لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍؕ نَجَّيْنٰهُمْ
نے ڈرانے والوں کو۔ ہم نے ان پر بھیجا پتھروں کا مینہہ مگر لوط کے گھر والے کہ ہم نے ان کو بچا لیا صبح
بِسَحَرٍۙ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَاؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾
کے وقت اپنے پاس کی مہربانی سے ! اسی طرح ہم اس کو بدلہ دیا کرتے ہیں جو شکر گزار بنتا ہے
وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ
اور بیشک لوط ان کو ڈرا چکا تھا ہماری پکڑ سے تو وہ لگے جھگڑنے ڈرانے والوں سے اور وہ لوگ لوط سے لینے
عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾
لگے اس کے مہمان ف۲ تو ہم نے ملیامیٹ کر دیں انکی آنکھیں (اور کہا کہ) اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا
وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ
اور ان پر نازل ہوا صبح سویرے عذاب جو ٹھہر رہا تھا ۔ تو (ہم نے کہا) چکھو میرا عذاب
وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ ع
اور میرا ڈرانا اور ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کے لئے تو ہے کوئی سوچنے والا ؟
وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ
اور آ چکے فرعون کے لوگوں کے پاس ڈرانے والے۔ انھوں نے جھٹلایا ہماری تمام نشانیوں کو تو ہم نے ان کو
اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ
پکڑا زبردست قدرت والے کا سا پکڑنا ۔ کیا تم میں جو منکر ہیں وہ بہتر ہیں ان لوگوں سے یا تمہارے لئے
بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾
معافی کا حکم لکھ دیا گیا پہلی کتابوں میں ۔ (ش ۸) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم جماعتیں بدلہ لینے والی ہیں۔
سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ
عنقریب شکست کھائے گی یہ جماعت اور بھاگیں گے پیٹھ دے کر۔ بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے

ف۱ قاعدہ یہ ہے کہ کھیت کے گرداگرد اس کی حفاظت کے لئے خشک شاخوں اور کانٹوں کی باڑ لگا لیا کرتے ہیں تاکہ بکریاں وغیرہ کھیت میں گھس کر کھیتی برباد نہ کر دیں۔ عرصہ کے بعد وہ باڑ پائمال ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ اسی طرح ہم نے ثمود کو پائمال اور تباہ کر دیا۔

ف۲ یعنی ان فرشتوں کے لینے کے درپے ہوئے جو خوبصورت لڑکوں کی صورت بن کر لوطؑ کے مہمان بنے تھے۔

ع ۲ ۱۸ ۹

(نشان نزول صفحہ ۸۶۸ پر)

وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾

اور قیامت بہت سخت اور نہایت کڑوی ہے۔ بیشک گناہ گار گمراہی اور جہالت میں پڑے ہیں۔ (یاد کر)

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾

جس دن گھسیٹے جائیں گے آگ میں اوندھے منھ (ہم فرمائیں گے) مزہ چکھو آگ لگنے کا۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ

(رتی ۹) بیشک ہم نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے ایک اندازے سے اور ہمارا کام تو بس ایک دم کی بات ہے جیسے

كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ

نگاہ کی جھپک ف اور ہم ہلاک کر چکے تمھارے ہم مذہب (کافروں کو) تو ہے کوئی نصیحت

مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ

پکڑنے والا؟ اور جو انھوں نے کیا ہے وہ لکھا ہوا ہے نامۂ اعمال میں اور ہر چھوٹا اور بڑا کام

مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ

لکھا جا چکا ہے۔ جو لوگ پرہیزگار ہیں (وہ) باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ سچی مجلس

صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع

میں قدرت والے بادشاہ کے قریب۔

سورۃ الرحمٰن مدنیۃ ۵۵ — آیاتہا ۷۸ — رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾

(رتی ۱۰) رحمٰن نے قرآن پڑھایا۔ اس نے پیدا فرمایا انسان کو (پھر) اس کو بولنا سکھایا

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾

سورج اور چاند ایک حساب کے ساتھ (گردش کر رہے ہیں) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾

اور آسمان کو اونچا کیا اور ترازو اتاری۔ (منشا یہ ہے) کہ تم حد سے نہ بڑھو ترازو میں

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾

اور سیدھی تولو انصاف سے اور نہ گھٹاؤ تول۔

ف جیسے آسانی اور جلدی سے آدمی آنکھ جھپکا لیتا ہے اسی طرح اللہ کے کام ہوتے رہتے ہیں ادھر فرمایا ادھر ہوا نہ سامان کی ضرورت نہ فکر کی حاجت۔

(بقیہ صفحہ ۶۹۰) کہ جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہو جائے اس وقت آفتاب کی طرف منھ کر کے یہ سورت پڑھے اور ہر آیت فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر آفتاب کی طرف انگلی سے اشارہ کرے اول چالیس روز بہ نیت زکوٰۃ پڑھے پھر ہر روز ایک بار پڑھ لیا کرے اور جب کسی کے سامنے جائے تو یہ سورت ایک بار پڑھ کر جائے اور اگر نہ ہو سکے تو صرف تین بار فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پڑھ لے اور مرض چیچک کے لئے بھی اس کا گنڈہ اس طرح کرتے ہیں کہ جب چیچک ظاہر ہو تو ایک نیلا ڈورا لے کر سورہ الرحمٰن پڑھنی شروع کرے اور ہر فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر ڈورہ میں گرہ دے دے کر پھونکتا جائے پھر اس ڈورے کو بچے کے گلے میں ڈال دے۔ (۲) فبای آلاء جب اس سورت کا پڑھنے والا اس مقام پر پہنچے تو سننے والے کو آہستہ سے (لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد) کہنا چاہیے اور تمام سورۃ میں جہاں یہ آیت آئے وہاں بھی کہے۔ (۳) دیتی الخ ابن القیم فرماتے ہیں کہ جب (باقی صفحہ ۶۹۱ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۶۹ پر)

ع ۳ / ۱۵ / ۱۰

اس سورت کا نام عروس القرآن بھی ہے

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ

اور زمین کو بچھا دیا مخلوق کے لئے ۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کی گیلوں

الْاَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝۱۲ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ

پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں ۔ اور اناج ہے بھوسہ والا اور خوشبودار پھول ف۱ تو کون کون سی نعمت

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۳ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۴

اپنے پروردگار کی تم دونوں جھٹلاؤ گے ؟ ف۲ اس نے پیدا کیا انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے جو ٹھیکری جیسی تھی ۔

وَخَلَقَ الْجَاۗنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝۱۵ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا

اور پیدا کیا جان کو آگ کے شعلے سے ف۳ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار

تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۷ فَبِاَيِّ

کی جھٹلاؤ گے ؟ پروردگار ہے دو مشرقوں کا اور پروردگار ہے دو مغربوں کا ف۴ پھر کیا کیا

اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۸ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝۱۹ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ

نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ۔ اس نے چلا دیئے دو سمندر کہ آپس میں ملتے ہیں ان دونوں کے درمیان ایک آڑ

لَّا يَبْغِيٰنِ ۝۲۰ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۱ يَخْرُجُ مِنْهُمَا

ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتا ف۵ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ ان دونوں سے نکلتے ہیں

اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝۲۲ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۳ وَلَهُ

موتی اور مونگے ۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ اور اسی

الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۲۴ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا

کے ہیں جہاز جو اونچے کھڑے ہوئے ہیں سمندر میں پہاڑوں کی طرح ۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار

تُكَذِّبٰنِ ۝۲۵ ع كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝۲۶ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

کی جھٹلاؤ گے ؟ ۔ جو زمین پر ہے سب فنا ہونے والا ہے ۔ اور باقی رہے گی ذات تیرے پروردگار

ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝۲۷ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۸

کی بزرگی اور انعام والی ۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ

اس سے مانگتے ہیں جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں ۔ ہر روز اس کو ایک

النصف

ع ۲۵ / ۱۱

ف۱ یعنی زمین میں اناج پیدا فرمایا جو انسان کی غذا ہے اور اس پر بھوسہ پیدا فرمایا جو ان کے چوپاؤں کی غذا بنتا ہے ۔ پس بھوسہ ایک جداگانہ نعمت ہوئی ۔

ف۲ یہاں خطاب ثقلین یعنی جنّ اور انسان کو ہے ۔

ف۳ جان نام ہے ابو الجنات کا جس طرح ابو البشر آدم علیہ السلام ہیں اسی طرح جنات کا جد امجد جان ہے ۔

ف۴ جاڑے اور گرمی کے موسم میں آفتاب کے نکلنے کے دو مقام مختلف ہیں اسی طرح ڈوبنے کی جگہ ہر دو موسم میں جدا جدا گویا دو مشرق ہوئے اور دو مغرب ۔

ف۵ یعنی اس میں دو سمندر پیدا کئے ان میں سے ایک کا پانی کھاری اور دوسرے کا میٹھا ۔ حالانکہ دونوں ایک دوسرے سے ملے ہوئے بہہ رہے ہیں مگر پھر بھی ان میں قدرتی دیوار حائل ہے کہ نہ کھاری سمندر شیریں کو اپنا جیسا بنا سکتا ہے اور نہ شیریں سمندر کھاری کو میٹھا کر سکتا ہے ۔

خواص

حدیث میں وارد ہے کہ ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور قرآن کی زینت سورہ الرحمٰن ہے اس سورہ کو تسخیر عام کے لئے اس طریقے سے پڑھتے ہیں

(باقی صفحہ ۶۸۹ پر)

شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّهَ
دھندا ہے ف۱ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ عنقریب ہم فارغ ہوں گے تمھارے
الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ
لئے اے جن وانسان ف۲ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ اے گروہ جن و
الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
انسان اگر تم سے ہو سکے کہ نکل بھاگو آسمان اور زمین کے
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ
کناروں سے تو نکل بھاگو ! تم نہیں نکل سکو گے مگر ایک قوت سے ف۳ تو کیا کیا
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۵
نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ تم پر بھیج دیئے جائیں گے آگ کے شعلے اور
وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾
دھواں پھر تم مقابلہ نہیں کرسکتے ف۴ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے
فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَیِّ
پھر جب آسمان پھٹ جائے پس ہو جائے گلابی جیسے تیل کی تلچھٹ ۔ تو کیا کیا
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ
نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ تو اس دن نہ پوچھ ہوگی اپنے گناہ کی کسی
اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ
آدمی سے اور نہ کسی جن سے ف۵ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ پہچان پڑیں
الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾
گے گناہ گار اپنے چہرے سے پھر پکڑے جائیں گے پیشانی کے بال اور پاؤں ۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ
تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ یہ ہے وہ دوزخ جسے
یُکَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ
جھٹلاتے تھے گناہ گار پھریں گے اس میں اور کھولتے ہوئے

ف۱ یعنی عالم کا انتظام اور مخلوقات میں ہر وقت تصرفات فرماتا رہتا ہے جیسا روز ازل میں ہر ایک کی تقدیر لکھ چکا اسی کے مطابق کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت کسی کو امیر بناتا ہے اور کسی کو فقیر! کسی کو پیدا کرتا ہے اور کسی کو دنیا سے اٹھاتا ہے وغیر ذٰلک ۔

ف۲ یعنی تمھارے اعمال کا حساب کرنے کے لئے عنقریب قیامت کے دن تمام کاموں سے فارغ ہو کر تمھاری جانب متوجہ ہوں گے ۔

ف۳ یعنی اگر زور ہو تو نکلو اور وہ زور نہ تم میں ہے ۔ اور نہ ہوگا ۔

ف۴ مطلب یہ ہے کہ تم میرے حکم اور قضا سے کہیں نکل کر بھاگ نہیں سکتے جب تم لوگ قبروں سے نکال کھڑے کئے جاؤ گے تو خالص آگ کے شعلے اور دھواں بھیج دیا جائے گا جس کے مقابلے کی طاقت تم میں نہ ہوگی اور نہ تم اس سے گریز کرسکو گے اور تم سب کو محشر کی جانب ہانک لائے گی ۔

ف۵ بعض مفسرین نے دہان

(باقی صفحہ ۶۹۲ پر)

(بقیہ صفحہ ۶۸۹)

تلاوت کرنے والا اس آیت پر پہنچے تو اس کو چاہیے کہ یہاں ٹھہر کر اپنے مولیٰ سے دلی مراد طلب کرے ۔

ع ۲/۱۲

اِنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ

پانی میں۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے؟ (رکوع ۱۱) اور جو کوئی ڈرا اپنے

مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ

پروردگار کے حضور میں کھڑا ہونے سے اس کیلئے دو باغ ہونگے تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغ

اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ

بہت سی ٹہنیوں والے ہیں۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو چشمے

تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ

بہتے ہیں۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے؟ دونوں میں ہر میوے

فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّکِـِٕیْنَ

کی دو قسمیں ہیں۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے؟ تکیے لگائے بیٹھے

عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَی الْجَنَّتَیْنِ

ہوں گے ایسے بچھونوں پر جن کے استر تافتے کے ہیں! اور میوہ دونوں باغوں کا

دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ

جھکا ہوا ہوگا۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے؟ ان میں حوریں ہوں گی نیچی

الطَّرْفِ ۙ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ

نظر والیاں۔ نہ ان سے ہم صحبت ہوا کوئی آدمی ان سے پہلے اور نہ کوئی جن۔ تو کیا کیا

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾

نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے؟ وہ حوریں گویا یاقوت اور مونگا ہیں ف۱

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا

تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے؟ نیکی کا اور کیا بدلہ ہے نیکی

الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ

کے سوا ف۲ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے؟ اور ان دو

دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾

باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہونگے۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے؟

ف۱ یعنی سفید براق ایسی جیسے مونگا اور صاف شفاف ایسی جیسے لعل سرخ۔

ف۲ یعنی نیکی کا بدلہ نیک ہی ہوتا ہے جیسے ان نیک بندوں نے نیک اعمال کئے ایسے ہی ان کو ہماری عالی سرکار سے نیک صلے مرحمت ہوئے۔

(بقیہ صفحہ ۶۹۱) کا ترجمہ سرخ نری کا کیا ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ آسمان کی رنگت واقع میں سرخ ہے بعد مسافت کے باعث نیلگوں دکھائی دیتا ہے واللہ اعلم۔ مطلب یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہو جائے گی اور آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ اس دن جن و انسان سے ان کے گناہوں کی پوچھ گچھ نہ ہوگی بلکہ ان کے اعضاء ہاتھ پیر خود بتا دیں گے۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۹ پر)

مُدْهَآمَّتٰنِ ۚ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِیْهِمَا

دونوں گہرے سبز سیاہی مائل ہونگے ف۱ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ۔ ؟ ان میں دو

عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۚ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾

چشمے ہیں ابلنے والے ۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟

فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۚ ﴿۶۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں ۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار

تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۚ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

کی جھٹلاؤ گے ؟ ان میں نیک خوبصورت عورتیں ہیں ۔ تو کیا کیا نعمتیں

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۚ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۚ ﴿۷۲﴾

اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ گوری گوری رنگت والیاں بٹھائی ہوئی خیموں میں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۚ ﴿۷۳﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ

تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ نہ ان کو ہاتھ لگایا کسی آدمی نے

قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۚ ﴿۷۵﴾

ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے ۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟

مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۚ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ

تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے سبز قالینوں اور نفیس قیمتی بچھونوں پر ۔ تو کیا کیا

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی

نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے ؟ بڑا بابرکت ہے نام تیرے پروردگار کا جو

الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع

بزرگی اور انعام والا ہے ف۲

(۵۶) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَکِّیَّةٌ (۴۶) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیاتها ۹۶ رکوعاتها ۳

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَاذِبَةٌ ۘ ﴿۲﴾

(اس وقت کو یاد کر) جب واقع ہوجائے گی قیامت ۔ اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں ۔ (بعضوں

ف۱
جو شئے نہایت سبز ہوتی ہے وہ سیاہی مائل ہوجاتی ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں باغ بھی خوب ہرے بھرے نہایت سرسبز و شاداب ہوں گے یہ ان نیک بندوں کے لئے ہیں جو پہلے لوگوں کی بہ نسبت رتبہ میں ذرا کم ہیں ۔

ف۲
اس سورت میں اللہ پاک نے جن و انسان پر اکتیس جگہ اپنی نعمتیں جتائی ہیں آٹھ جگہ تو اپنی قدرت کے عجیب نمونے اور عجائب مخلوقات اور مبدؤ معاد کا اظہار فرما کر نعمت جتائی اس کے بعد دوزخ اور عذاب و سزا کا حال سات آیتوں میں ذکر فرما کر ہر ایک کے بعد نعمت جتائی (دوزخ کے دروازے بھی سات ہی ہیں) ان کے بعد آٹھ آیتوں میں جنت اور جنت والوں کے اوصاف بیان فرما کر ہر آیت کے بعد نعمت جتائی (جنت کے آٹھ دروازے ہیں) اس کے بعد آٹھ آیتوں میں دوسری دو جنتوں اور ان کے رہنے والوں کا حال بیان فرما کر ہر آیت کے بعد نعمت جتائی غور کیا جائے تو دوزخ کی مصیبتوں کا بندوں کو بتا دینا بھی بڑی نعمت ہے تاکہ بندے ڈر کر پرہیزگار بن جائیں
ع ۳ ۴۲ ۱۳
چونکہ اس کی نعمتیں بے شمار ہیں اس لئے بار بار جتانے سے یہ مطلب ہے کہ بار بار اس کا شکر کیا جائے اور اس ترتیب کا منشا

(باقی صفحہ ۶۹۴ پر)

خواص
جو شخص ہر شب میں اس سورت مقدسہ کو پڑھا کرے گا اس کو کبھی فاقہ نہ پہنچے گا ۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ

کو) نیچا دکھانے والی (بعضوں کو) اونچا چڑھانے والی جب لرز اٹھے گی زمین کپکپا کر۔ اور ٹکڑے ٹکڑے

الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ﴿۶﴾ وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا

ہو جائیں گے پہاڑ ٹوٹ کر۔ پس ہو جائیں گے غبار پراگندہ کی مانند ف اور تم ہو جاؤ گے تین قسم!

ثَلٰثَةً ﴿۷﴾ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۵ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۸﴾

تو (ایک تو) داہنی طرف والے۔ کیسے داہنی طرف والے؟

وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۵ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ

اور (ایک) بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے؟ اور (ایک) آگے نکل جانے والے

السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾

آگے ہیں سب سے ف یہی لوگ مقرب ہیں نعمت کے باغوں میں (یہ

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى

لوگ) ایک انبوہ ہے اگلے لوگوں میں سے۔ اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے۔ بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ جڑاؤ

سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

تختوں پر۔ ان پر تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے کی طرف منہ کئے ہوئے۔ ان پر لئے پھریں گے

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ ۵ وَكَأْسٍ مِّنْ

لڑکے جو سدا (لڑکے ہی) رہیں گے۔ آبخورے اور تھنتیاں ف ستھری ہوئی شراب

مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ

کے پیالے۔ جس سے نہ ان کو درد سر ہو اور نہ بکواس لگے۔ اور نیز میوے

مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ

جس قسم میں سے بھی پسند کریں۔ اور پرندکے گوشت جس کو ان کا جی چاہے۔ اور (ان کیلئے) بڑی

عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَاءًۢ بِمَا كَانُوْا

بڑی آنکھوں والی حوریں ہونگی جیسے موتی لپٹے ہوئے۔ اس کا صلہ جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ إِلَّا قِيْلًا

کرتے تھے۔ نہ سنیں گے وہاں لغو کلام اور نہ گناہ کا کلمہ مگر ایک کلام

ف۱ چونکہ قیامت ضرور واقع ہونے والی ہے۔ اس لئے صفت یعنی واقعہ بیان فرما کر قیامت مراد لی بعض مفسرین نے لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ کا یہ ترجمہ لکھا ہے کہ قیامت کے واقع ہونے وقت کوئی نفس اسے جھوٹ کہنے والا نہ ہوگا یعنی اب تو کافر روز قیامت کو جھوٹ سمجھ رہے ہیں مگر جب آموجود ہوگی تو سب ایمان لے آئیں گے۔

ف۲ یعنی جو لوگ ایمان میں سبقت لے گئے اور سب سے آگے نیکیوں کی جانب لپکے وہی سب سے آگے جنت میں جائیں گے یہ اصحٰب الیمنہ یعنی عام مسلمین میں رتبہ میں افضل ہیں۔

ف۳ ٹونٹی دار لٹیا کو اردو میں تھنتی کہتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۶۹۳)

یہ ہے کہ جو بندہ شروع کی آٹھ آیتوں کو غور سے دیکھ کر اللہ کی عجیب عجیب صنعتوں میں نظر کرے گا اور اپنی عاقبت درست کرکے اس قہار کے حضور میں کھڑا ہونے سے خائف رہے گا اس کے لئے قیامت کے ہولناک دن جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ جس میں سے چاہے اندر جا داخل ہو اور دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے کہ اس

(باقی صفحہ ۶۹۵ پر)

سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ﴿۲۷﴾

سلام سلام ف (ش ۱۲) اور داہنی طرف والے کیسے حال میں ہوں گے داہنی طرف والے ف۲

فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾

وہ بے کانٹے کی بیریوں اور تہ بتہ پھل والے کیلوں اور لمبی چھاؤں

وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ

اور بہائے ہوئے پانی ۔ اور بہتیرے میووں میں جو نہ اختتام کو پہنچیں گے اور

لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ

نہ روکے جائیں گے ۔ اور اونچے اونچے بچھونوں میں ہوں گے ۔ ہم نے حوروں کو اٹھایا ایک

اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ

اٹھان پر ۔ پھر ان کو بنایا کنواری ۔ پیاری پیاری ہم عمر ۔ داہنی طرف

ع ۳۸ ۱۴ الْیَمِیْنِ ﴿۳۸﴾ ع ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۰﴾

والوں کے لئے ۔ (ش ۱۳) (یہ لوگ) ایک بڑی جماعت ہے اگلے لوگوں میں سے اور ایک بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے

وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِیْ سَمُوْمٍ

اور بائیں طرف والے کس حال میں ہیں بائیں طرف والے ؟ آنچ کی بھاپ

وَّ حَمِیْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِیْمٍ ﴿۴۴﴾

اور جلتے ہوئے پانی میں ! اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ۔ کہ جس میں نہ ٹھنڈک ہے اور نہ عزت

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَى

بیشک وہ لوگ اس سے پہلے ناز میں پلے ہوئے تھے ۔ اور اصرار کرتے تھے بڑے گناہ

الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ﴿۴۶﴾ وَ كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ ۙ اَىِٕذَا مِتْنَا وَ كُنَّا

(یعنی شرک) پر ۔ اور کہا کرتے تھے کہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہو جائیں

تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾

گے مٹی اور ہڈیاں کیا ہم پھر اٹھا کھڑے کئے جائیں گے ؟ کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (دوبارہ زندہ ہونگے ؟)

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِیْقَاتِ

کہہ دے کہ بیشک اگلے اور پچھلے ضرور سب اکٹھے کئے جائیں گے ۔ ایک روز مقرر

ف۱
یعنی بس ہر طرف سے سلام ہی سلام کی آوازیں آرہی ہوں گی ۔ کیونکہ خوشی میں ایک دوسرے کو سلام کرے گا ۔

ف۲
قیامت کے دن نیک بندوں کا نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور جہنمی لوگوں کے نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھوں میں ہوں گے ۔

(بقیہ صفحہ ۶۹۴)
کی بھنک بھی کان میں نہ آئے گی ۔ ہر آیت کے بعد نعمت کا اظہار صاحب ذوق سلیم کے لئے وہ پر لطف معانی ظاہر کرتا ہے جس کو نکتہ رس صاحب دل ہی سمجھ سکتے ہیں الفاظ ایک ہیں لیکن ہر محل میں جدا لطف ہے ۔ اور جدا کیفیت ۔

(شان نزول صفحہ ۸۶۹ پر)

يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ اَيُّهَا الضَّآلُّوۡنَ الۡمُكَذِّبُوۡنَ ﴿۵۱﴾

کے وقت پر۔ پھر تم اے گمراہو جھٹلانے والو۔

لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ ﴿۵۲﴾ فَمٰلِــُٔوۡنَ مِنۡهَا

البتہ کھاؤ گے زقوم کے درخت سے۔ پھر اس سے پیٹ

الۡبُطُوۡنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوۡنَ عَلَيۡهِ مِنَ الۡحَمِيۡمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوۡنَ

بھروگے۔ پھر اس پر پیوگے بھلتا ہوا پانی۔ توپیوگے پیاسے

شُرۡبَ الۡهِيۡمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمۡ يَوۡمَ الدِّيۡنِ ﴿۵۶﴾ نَحۡنُ

اونٹوں کا سا پینا! یہ ہے ان کی مہمانی جزا کے دن! ہم نے تم کو

خَلَقۡنٰكُمۡ فَلَوۡلَا تُصَدِّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا تُمۡنُوۡنَ ﴿۵۸﴾

پیدا فرمایا پھر تم (دوبارہ زندہ ہونے کو) سچ کیوں نہیں مانتے؟ بھلا دیکھو تو سہی کہ منی جو تم (عورتوں کے رحم میں) ٹپکاتے

ءَاَنۡتُمۡ تَخۡلُقُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿۵۹﴾ نَحۡنُ قَدَّرۡنَا

ہو کیا تم اس کو پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا فرمانے والے ہیں؟ ف۱ ہم نے ٹھہرا دیا

بَيۡنَكُمُ الۡمَوۡتَ وَمَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِيۡنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنۡ نُّبَدِّلَ

تم میں مرنا اور ہم اس سے ہارے ہوئے نہیں ہیں کہ تمہارے عوض تم جیسے

اَمۡثَالَكُمۡ وَنُنۡشِئَكُمۡ فِىۡ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ

اور لے آئیں اور تم کو پیدا کردیں ایسے عالم میں جس کو تم نہیں جانتے ف۲ اور تم جان چکے ہو

النَّشۡاَةَ الۡاُوۡلٰى فَلَوۡلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا

پہلی پیدائش کو پھر نصیحت کیوں نہیں پکڑتے؟ بھلا دیکھو تو سہی کہ جو

تَحۡرُثُوۡنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنۡتُمۡ تَزۡرَعُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الزّٰرِعُوۡنَ ﴿۶۴﴾

تم بوتے ہو۔ کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم ہیں اگانے والے؟

لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنٰهُ حُطٰمًا فَظَلۡتُمۡ تَفَكَّهُوۡنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغۡرَمُوۡنَ ﴿۶۶﴾

اگر ہم چاہیں تو اس کو کرڈالیں ریزہ ریزہ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ (لگو کہنے) کہ ہم تو تاوان میں آگئے

بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُوۡمُوۡنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيۡتُمُ الۡمَآءَ الَّذِىۡ تَشۡرَبُوۡنَ ﴿۶۸﴾

بلکہ ہم تو بے نصیب ہوگئے۔ بھلا دیکھو تو سہی جو پانی تم پیتے ہو

ف۱ یعنی اس منی پر کیے بعد دیگرے مختلف حالتیں طاری کرنا کہ اب منی ہے اور چند روز میں بستہ خون ہوگیا پھر چند روز بعد لوتھڑا بن گیا اور پھر بوٹی ہوگئی پھر اس میں اعضاء نکل آئے یہاں تک کہ وہ سیدھا سچا صحیح الخلقت آدمی بن گیا یہ حالتیں تم پیدا کرتے ہو یا ہم؟

ف۲ یعنی ہم اس پر قادر ہیں کہ تمہیں کسی دوسرے جہان میں لے جا بسائیں اور یہاں تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کرکے آباد کردیں۔

تنبیہ
اَمۡ نَحۡنُ الۡخٰلِقُوۡنَ اور اَمۡ نَحۡنُ الزّٰرِعُوۡنَ اور اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ اور اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِئُوۡنَ ہر ایک آیت پر پہنچ کر بَل اَنتَ یا رب کہنا چاہیے۔

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ
کیا تم نے اس کو اتارا ہے بادل سے یا ہم ہیں اتارنے والے ؟ اگر

نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ
ہم چاہیں تو اس کو کھاری کردیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے ۔ بھلا دیکھو تو سہی جو

الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ
آگ تم سلگاتے ہو ۔ کیا تم نے پیدا کیا ہے اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا

الْمُنْشِئُوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا
کرنے والے ؟ ہم نے اس آگ کو بنایا یاد دلانے اور مسافروں کے

ع ۲ لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ
نفع کے لئے ف۱ تو تسبیح کر اپنے عظمت والے پروردگار کے نام کی ۔ سو میں

اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ
قسم کھاتا ہوں ستارے گرنے کی جگہوں کی ۔ اور یہ قسم سمجھو تو بڑی

عَظِیْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۷﴾ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾
قسم ہے ۔ بیشک یہ قرآن عزت والا قرآن ہے ۔ (لکھا ہوا ہے) پوشیدہ کتاب میں

لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ
جسے کوئی نہیں چھوتا پاک لوگوں کے سوائے ف۲ اتارا ہوا ہے رب العالمین

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾
کی طرف سے ۔ تو کیا تم اس کلام سے منکر ہو ۔

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ
اور اپنا حصہ یہی ٹھہراتے ہو کہ تم اس کو جھٹلاتے ہو ۔ تو جب جان آ پہنچے

الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَ اَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ
حلق میں ۔ اور تم اس وقت دیکھتے ہو اور ہم اس سے زیادہ قریب

اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَیْرَ
ہیں تمہاری بہ نسبت لیکن تم نہیں دیکھتے ۔ پس اگر تم کسی کے حکم

ف۱
یعنی آگ عموماً انسان کی معاش کے لئے ایک ضروری شے ہے اس کو کثیر الاستعمال اس واسطے بنایا کہ ہر وقت اس پر نظر پڑے اور تاکہ اس کو دیکھتے ہی دوزخ کی آگ یاد آجائے ۔

ف۲
یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے جس کو پاک فرشتوں کے سوائے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا ۔

مسئلہ : قرآن شریف کو بے وضو ہاتھ لگانا ناجائز ہے ۔

مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ

میں نہیں۔ تو اس جان کو لوٹا کیوں نہیں لاتے اگر تم سچے ہو۔ پس (مرنے والا) اگر

كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ

(بارگاہ خداوندی کے) مقربوں میں سے ہوا۔ تو راحت ہے اور رزق ہے اور نعمت کی

نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ

بہشت ہے اور اگر وہ داہنی طرف والوں میں سے ہے تو تیرے لئے سلامتی

لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ

ہے داہنی طرف والوں میں ف۱ اور اگر وہ ہوا جھٹلانے والوں

الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ

گمراہ لوگوں سے تو مہمانی ہے کھلتے پانی کی۔ اور (اسے) داخل

جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ

کرنا ہے دوزخ میں بیشک یہ خبر درست بے شبہ ہے۔ تو تسبیح کر اپنے

رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

بزرگ پروردگار کے نام کی۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ ۵۷ — ۹۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۴ آیاتہا ۲۹

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی زبردست

الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۚ

حکمت والا ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی۔ جلاتا اور مارتا ہے

وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی سب سے پہلے ہے اور وہی سب سے پیچھے

الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ

اور (وہی) ظاہر اور (وہی) پنہاں اور وہ سب کچھ جانتا ہے ف۲ وہی ہے

ف۱ یعنی اس کے لئے بشارت ہے اور اس کو کہا جائے گا کہ اے داہنی طرف والے خاطر جمع رکھ اور تجھ پر تیرے بھائیوں ساتھیوں داہنی طرف والوں کی طرف سے سلام کا تحفہ ملے گا۔

ف۲ یعنی وہی سب سے پہلے موجود تھا اور وہی ہر شے کے فنا ہوئے بعد بھی باقی رہے گا اور اپنی دلائل وجود کے اعتبار سے ظاہر اور ظاہر بھی ایسا کہ آفتاب کے نکلنے میں شبہ ہو سکتا ہے اور اس کے وجود میں مطلق شبہ نہیں اور اپنی ذات کے اعتبار سے باطن کہ اس کی کُنہ کا علم کسی کو ہو ہی نہیں سکتا۔

فضائل و خواص

جن سورتوں کی ابتدا سبح اور یسبح سے ہے ان کو مسبحات کہتے ہیں وہ سات سورتیں ہیں بنی اسرائیل حدید، حشر، صف، جمعہ، تغابن، اعلیٰ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب ان کو پڑھ کر سویا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے وہ آیت شب قدر کی طرح نامعلوم ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ آیت ہو الاول والآخر ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ لو انزلنا ہذا القرآن سے لے کر آخر سورۃ تک ہے جو سورۃ حشر میں ہے۔ اگر کسی شخص کے قلب میں وسوسہ زیادہ آتا ہو یعنی دل میں باطل

(باقی صفحہ ۶۹۹ پر)

ع ۳ / ۲۲ / ۱۶

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ
جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پھر
اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ
قرار پکڑا عرش پر ف وہ جانتا ہے جو کچھ داخل ہوتا ہے زمین میں اور
مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ
جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ اترتا ہے آسمان سے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے
وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۴
اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔ اور اللہ جو کچھ تم کر رہے ہو دیکھ رہا ہے۔
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ اِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۵
اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی، اور اللہ ہی کی جانب سب کام لوٹائے جاتے ہیں
یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ
داخل فرماتا ہے رات کو دن میں اور داخل فرماتا ہے دن کو رات میں۔ اور وہ
عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا
واقف ہے دلوں کے اسرار سے (رکوع ۱۴) ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس مال
مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
میں سے خرچ کرو جس میں اس نے تم کو اگلوں کا جانشین بنایا ہے تو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور
وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۷ وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ
خرچ کرتے رہے ان کے لئے بڑا اجر ہے۔ اور تم کو کیا ہو گیا کہ نہیں ایمان لاتے اللہ پر
وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ
حالانکہ رسول تم کو بلاتا ہے تاکہ تم ایمان لے آؤ اپنے پروردگار پر اور تم سے عہد لے چکا ہے اگر
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۸ هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ
تم یقین لانے والے ہو۔ وہی ہے جو نازل فرماتا ہے اپنے بندے پر
اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ
کھلی کھلی آیتیں تاکہ تم کو نکال لائے اندھیروں سے نور کی جانب!

ف
یہ آیت متشابہات میں سے ہے عرش پر قرار پکڑنے کی صورت اور کیفیت بیان کرنی اور اپنی حالت پر قیاس کرکے جسمیت باری تعالیٰ کا واہمہ بالکل ناجائز ہے ایمان کا منشا یہ ہے کہ اللہ کے عرش پر قرار پکڑنے کا یقین لائیں اور اس کی کیفیت یا تشبیہ سے سکوت کریں کیونکہ لیس کمثلہ شیء۔

(بقیہ صفحہ ۶۹۸)
شبے اور واہیات خیالات گزرتے ہوں تو اس کو چاہیے کہ اس آیت کا ھوالاول سے علیم تک ورد رکھے انشاء اللہ وسوسے دور ہو جائیں گے

(شان نزول صفحہ ۸۶۹ پر)

وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا

اور بیشک اللہ تم پر بڑا شفیق مہربان ہے اور تم کو کیا ہوگیا کہ خرچ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

نہیں کرتے اللہ کے راستہ میں حالانکہ اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی میراث ہے

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ

(رش ۱۵) برابر نہیں ہوسکتا تم میں سے وہ شخص جس نے خرچ کیا فتح (مکہ) سے پہلے اور لڑا

اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ

(دوسرے مسلمان کے) یہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بڑھے ہوئے ہیں جنھوں نے خرچ کیا فتح کے بعد

وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اور قتال کیا اور سب سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے حالت نیک کا اور اللہ ان اعمال سے جو تم کرتے

خَبِيْرٌ ﴿١٠﴾ ع مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ

ہو خبردار ہے ف ایسا کون ہے جو اللہ کو قرض دے قرض حسن؟ پھر اللہ اس

لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١١﴾ ج يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

کا دونا اس کو ادا کرے اور اس کو عزت کا ثواب ہے۔ جس دن تو دیکھے گا مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ

کہ دوڑتا چلا آتا ہوگا ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کی داہنی طرف (ان سے کہا جائے گا) تمھارے لئے مژدہ ہے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ

آج باغ ہیں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں سدا وہیں رہیں گے۔ یہی تو

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ ج يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ

بڑی کامیابی ہے۔ جس دن کہیں گے منافق مرد اور منافق عورتیں

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ج قِيْلَ

مسلمانوں سے کہ ہمارا انتظار کرو ہم بھی روشنی حاصل کریں تمہارے نور سے! کہا جائے

ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ

گا کہ تم لوٹ جاؤ اپنے پیچھے کی طرف پس تلاش کرلو کوئی روشنی۔ پھر کھڑی کردی جائے گی ان کے درمیان میں

ف ۱

ضرورت کے لحاظ سے
خیرات کے ثواب کم زیادہ
ہوجاتے ہیں جن دلدادہ
مسلمانوں نے مکہ فتح ہونے
سے پہلے اسلام کی مدد کی
اور اللہ کی راہ میں مال خرچ
کئے ان کا ثواب و اجر
ان لوگوں کی بہ نسبت
زیادہ ہے جنھوں نے
مکہ فتح ہونے کے بعد خرچ
کیا کیونکہ مکہ فتح ہوئے
پیچھے اسلام قوی ہوگیا تھا
اور دین محمدی میں لوگ
گروہ با گروہ داخل ہونے
لگے تھے تو گو ثواب دونوں
فریق کو ملے گا اور اللہ پاک
ہر ایک سے حسن سلوک فرمائے
گا لیکن دونوں فریق میں
باہمی مدارج کا تفاوت
بہت ہوگا۔

ع ۱ ۱۰ ۱۷

(شانِ نزول صفحہ ۸۶۹ پر)

لَهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ ﴿۱۳﴾

ایک دیوار کہ جس کا ایک دروازہ ہوگا! دیوار کی اندرونی جانب میں رحمت ہے اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ

یہ منافق ان مسلمانوں کو پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ کہیں گے ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے آپ اپنے

اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى

آپ کو بلا میں ڈالا اور تم منتظر رہے ف۱ اور شک میں پڑے رہے اور تم کو دھوکے میں رکھا آرزوؤں نے یہاں تک

جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ

کہ آپہنچا اللہ کا حکم اور تم کو بہکایا اللہ کے بارے میں (شیطان) دغاباز نے۔ تو آج نہ لیا جائے گا تم سے

مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ

کچھ معاوضہ اور نہ ان لوگوں سے جو کافر ہوئے۔ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے

هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ

وہی تمہاری رفیق ہے۔ اور کیا بری جگہ ہے لوٹ جانے کی ف۲ (رش ۱۶) کیا وقت نہیں آیا مسلمانوں

اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ

کے لئے اس بات کا کہ ان کے دل عاجزی کریں اللہ کی یاد کے وقت اور اس چیز کی یاد کے وقت جو

الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ

نازل ہوا امر حق اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوں جن کو کتاب عطا ہوئی تھی اس سے پہلے

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

پھر ان پر دراز ہوگئی مدت تو ان کے دل سخت ہوگئے اور بہتیرے ان میں

فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

فاسق ہیں۔ جان رکھو کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرے پیچھے!

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ

ہم نے کھول کھول کر بیان کر دیں تمہارے لئے نشانیاں تاکہ تم سمجھو ف۳ بیشک خیرات کرنے والے مرد

وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ

اور خیرات کرنے والی عورتیں اور جو قرض دیتے ہیں اللہ کو قرض حسن ان کو دگنا

ف۱

یعنی تم ہمیشہ اسی انتظار میں رہے کہ مسلمانوں پر کچھ آفت آئے اور یہ کسی طرح شکست اٹھائیں۔

ف۲

قیامت کے دن جب دوزخ پر پل صراط قائم کی جائے گی اور اس پر لوگ گزرنے شروع ہوں گے تو مسلمان اپنے اپنے اعمال کے موافق فر فر عبور کر جائیں گے اور کافر کٹ کٹ کر دوزخ میں گرنے لگیں گے اندھیرا چھایا ہوا ہوگا اور مسلمانوں کے آگے آگے اور داہنی طرف ان کا نور ایمان ان کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہوگا۔ منافقین جو بظاہر مسلمان اور مسلمانوں کے ساتھی تھے ان کے نور کی روشنی میں چلنے لگیں گے لیکن ان کی سی رفتار کہاں سے لائیں پس جب پیچھے رہ جائیں گے تو پکار کر کہیں گے کہ مسلمانو ذرا ٹھہرو ہمیں بھی اپنے ساتھ لو دنیا میں ہم بھی تو تمہارے ساتھی تھے۔ مسلمان کہیں گے کہ پیچھے سے روشنی لے آؤ مطلب یہ ہے کہ روشنی تو دنیا میں پیدا کی جاتی ہے وہاں نیک اعمال کرتے تو آج روشنی میں چلتے اب روشنی کیسی یہ تو دار الجزاء ہے اور دار العمل پیچھے گیا غرض منافق پیچھے پھریں گے تو ان دونوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی ہوجائے گی۔ اس طرف مسلمان اور ادھر منافق اس دیوار کے اندرونی جانب کہ جدھر مسلمان ہوں گے رحمت ہی رحمت ہوگی

(باقی صفحہ ۷۰۲ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۶۹ پر)

لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ

ادا کیا جائے گا اور ان کے لئے بڑی عزت کا اجر ہے اور جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اس کے پیغمبروں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖۗ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ

پر وہی لوگ سچے ایمان والے اور شہید ہیں اپنے پروردگار کے نزدیک ان کے

اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ

لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔ اور جنھوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ

وہی دوزخی ہیں۔ جانے رہو کہ بس دنیا کی زندگی کھیل اور

وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ

تماشہ اور ایک آرائش اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مال

وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ

اور اولاد طلب کرنا ہے! مینھ کی سی مثال ہے کہ خوش لگا کسانوں کو اس کا سبزہ پھر

يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِي

خشک ہو جاتا ہے تو اس کو تو دیکھتا ہے کہ زرد پڑ گیا پھر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ اور آخرت

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ

میں سخت عذاب ہے اور مغفرت بھی ہے اللہ کی طرف سے اور

رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

رضا مندی، اور دنیا کی زندگی تو بس دھوکے کی پونجی ہے ف۱

سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا

لپکو اپنے پروردگار کی مغفرت کی جانب اور جنت کی جانب جس کا پھیلاؤ

كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اتنا ہے جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ۔ تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان

بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر۔ یہ اللہ کا فضل ہے عطا فرمائے جس کو چاہے

ف۱
انسان کو اول عمر یعنی بچپن میں کھیل کود کی طرف رغبت ہوتی ہے پھر تماشوں کا شوق ہوتا ہے پھر بناؤ سنگھار کا اور پھر شیخی مارنی اور نام آوری حاصل کرنا چاہتا ہے اور جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچتا یعنی موت کا وقت قریب آلگتا ہے تو اس کو مال اور اولاد کی فکر پڑتی ہے کہ کسی طرح میرے پیچھے میرا گھر بنا رہے۔ غرض یہ سب کچھ نری دھوکے کی ٹٹی ہے۔ مرنے کے بعد تو کچھ اور ہی کام آئے گا۔

ع ۲
۹
۱۸

(بقیہ صفحہ ۷۰۱)
اور منافقوں کی جانب دیوار کی بیرونی سمت میں عذاب ہوگا۔

ف۳
یعنی عرب کا ملک جو کفر کی شامت سے گویا بے جان ہو رہا ہے اور اس پر جہالت کی مردنی چھائی ہوئی ہے۔ اب اللہ پاک اس کو اسلام کی برکت سے پھر زندہ کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جہالت سے بھرا ہوا خطہ ایسا زندہ ہوا جس نے عالم کو زندہ کر دیا۔

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ

اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے ۔ کوئی آفت نہیں پڑی

فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ

زمین میں اور نہ خود تم میں مگر کہ کتاب میں لکھی ہوئی ہے اس سے پہلے

اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا

ہی کہ ہم اس آفت کو پیدا کریں ۔ بیشک یہ اللہ پر آسان ہے (اور یہ ہم نے تم کو اس لئے جتا دیا) تاکہ تم اس پر رنج

عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

نہ کیا کرو جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے نہ تم اس پر خوش ہو جو تم کو اللہ عطا فرمائے ف۱ اور اللہ

لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ

نہیں پسند کرتا کسی متکبر فخر کرنے والے کو ۔ کہ جو خود بھی بخل کریں

وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

اور لوگوں کو بھی بخل کرنے کو کہیں ۔ اور جو شخص روگردانی کرے گا تو بیشک

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ

اللہ خود بے پرواہ سزاوار حمد ہے ۔ ہم نے بھیجا پیغمبروں کو کھلی کھلی نشانیاں دے کر اور

اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ

اتاری ان کے ساتھ کتاب اور ترازو ف۲ تاکہ لوگ قائم رہیں

بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ

انصاف پر ! اور ہم نے لوہا اتارا کہ اس کے سبب سے سخت جنگ ہوتی ہے اور لوگوں

لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ

کے اور منافع ہیں اور تاکہ اللہ جان لے کہ کون بے دیکھے مدد کرتا ہے اللہ اور اس کے رسولوں کی !

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ

بیشک اللہ زبردست زور آور ہے ۔ اور ہم نے بھیجا نوح کو اور ابراہیم کو

وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ

اور رکھی دونوں کی نسل میں پیغمبری اور کتاب تو بعض ان میں سے راہ پر ہیں

ف۱

یعنی کوئی چیز جاتی رہے تو وہ بھی ایک تقدیری بات تھی ضرور جانی تھی کسی کے روکے رک نہ سکتی تھی اور اگر کچھ مل جائے تو چونکہ تقدیر میں لکھی جاچکی تھی اس لئے ضرور ملنی تھی پھر ملنے کی خوشی اور کھوئے جانے کا غم کیسا ۔

ف۲

ترازو سے مراد یا تو یہی معمولی ترازو ہے جو پورا پورا کرنے کا آلہ ہے یا شریعت مراد ہے جو سچے اور جھوٹے کی کسوٹی ہے ۔

(بقیہ صفحہ ۷۰۴ پر)

اہل کتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے وہ خوب سمجھ لیں کہ ان کو اللہ کے فضل کا کچھ حصہ نہیں مل سکتا سرور عالم پر ایمان نہ لانا پچھلے ایمان کو بھی بے فائدہ بنا دے گا بعض مفسرین نے یہ شان نزول بیان فرمایا ہے کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ اب عنقریب ہم میں سے کوئی نبی پیدا ہوگا ۔ جب قریش میں سے اللہ پاک نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا تو ان کو حسد ہوا اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یہ بنی ہاشم میں رسول کا پیدا ہونا اس لئے ہے تاکہ اہل کتاب جانیں کہ اللہ کا فضل ان کے ہاتھ میں نہیں

۳ ہے ۔ بلکہ اللہ جسے چاہے

ع۶ فضل نبوت مرحمت فرما

۱۹ کر نبی بنا دے ۔ واللہ

اعلم ۔

وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ

اور بہت ان میں فاسق ہیں۔ پھر ہم نے بھیجا ان کے پیچھے اپنے

بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ۵

پیغمبروں کو اور پیچھے بھیجا عیسیٰ بن مریم کو اور اس کو عطا فرمائی انجیل

وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ

اور پیدا کردی ان لوگوں کے دلوں میں جو اس کی راہ چلے نرمی اور رحمت!

وَ رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ

اور گوشہ نشینی جو انھوں نے اپنی طرف سے ایجاد کرلی تھی ہم نے یہ طریقہ ان پر فرض نہیں کیا تھا مگر

رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا

(انھوں نے اس کو ایجاد کیا) اللہ کی خوشنودی چاہنے کو تو انھوں نے اس کو ایسا نباہا نہیں جیسا نباہنا چاہیئے تھا تو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

ہم نے عطا فرمایا ان لوگوں کو جو ان میں ایمان لائے ان کا اجر اور بہت ان میں فاسق ہیں ف۱

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ

(رش ۱۷) ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور ایمان لاؤ اس کے رسول پر کہ اللہ تم

كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ

کو عطا فرمائے دوہرا حصہ اپنی رحمت سے اور عنایت کرے تم کو ایک نور جس کو تم لئے

بِهٖ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ

پھرو اور تم کو بخش دے! اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (رش ۱۸) اس کی تم کو

اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ

اس لئے اطلاع دی جاتی ہے) تاکہ نہ جانیں اہل کتاب کہ وہ پا نہیں سکتے اللہ کے فضل کا کچھ

اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

حصہ اور بیشک بزرگی اللہ کے ہاتھ ہے عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے۔

وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع

اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ف۲

ف۱

ترک دنیا جس کا نام رہبانیت ہے نصاریٰ نے از خود ایجاد کی وہ لوگ تقویٰ سمجھ کر دنیا کو ترک کرکے جنگلوں اور بنوں میں جا بیٹھے نہ نکاح کیا نہ اولاد ہوئی نہ کمایا نہ جمع کیا ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ یہ طریقہ کچھ اللہ کی طرف سے تو فرض ہوا نہیں تھا لیکن جب اپنا نام رکھا صوفی اور تارک الدنیا تو اس پردے میں دنیا حاصل کرنی بڑا وبال ہے۔ ٹٹی کی اوٹ شکار کھیلنے والے اور دیندارانہ صورت بنا کر نیکوں کے لباس میں خلق خدا کو لوٹنے والے ذرا عبرت پکڑیں۔

ف۲

اہل کتاب انبیاء سلف کے حالات سن کر اپنی حالت پر افسوس کیا کرتے تھے کہ ہائے افسوس ہم ان کے زمانے میں نہ ہوئے اللہ کے پیغمبروں کی صحبت میں بیٹھ کر جو مدارج حاصل کرتے وہ اب ملنے محال ہیں تو اللہ پاک نے نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیج دیا اور فرما دیا کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ کچھ اللہ کا فضل بند ہو گیا نہیں نہیں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ایمان وخلوص کے ساتھ بیٹھیں وہی کمال بلکہ اس سے زیادہ حاصل ہو جائے گا۔ آیت کا ترجمہ ایک تو یہی ہے جو بین السطور میں لکھا گیا بعض مفسرین نے حرف لا کو زائد مان کر یہ ترجمہ کیا ہے کہ جو ع ۴ ۲۰

(باقی صفحہ ۷۰۳ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۶۹ پر)

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ ۵۸ — رُكُوْعَاتُهَا ۳ — آيَاتُهَا ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِىْۤ

(رثا) اللہ نے سن لی اس عورت کی بات جو تجھ سے جھگڑتی تھی اپنے خاوند کے بارے میں اور فریاد کرتی

اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۱

تھی اللہ کے آگے ۔ اور اللہ سن رہا تھا تم دونوں کی گفتگو کو ۔ بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے!

اَلَّذِيْنَ يُظْهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ

جو لوگ ظہار کر بیٹھیں تم میں سے اپنی بیبیوں کے ساتھ وہ ان کی مائیں ہو نہیں جاتیں۔

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـىِٔىْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا

ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے ان کو جنا ہے ۔ اور بیشک وہ بولتے ہیں ایک نامعقول

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲ وَالَّذِيْنَ

بات اور جھوٹ ۔ اور بیشک اللہ البتہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ۔ اور جو لوگ

يُظْهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ

ظہار کر بیٹھیں اپنی بیبیوں سے پھر لوٹ کر وہی کام کرنا چاہیں جس کو کہہ چکے ہیں ف۱ تو ایک

رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ

بردہ آزاد کرنا چاہیئے اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائے اس کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ اس

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے ۔ پھر جس کو (بردہ) میسر نہ ہو تو روزے رکھنے (چاہئیں) لگاتار

مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

دو مہینے کے اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائے ۔ پھر جو شخص (یہ بھی) نہ کر سکے تو کھانا

فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ

کھلانا (چاہیئے) ساٹھ مسکینوں کو ۔ یہ حکم اس لئے ہے تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ جو لوگ

ف۱

یعنی ظہار کا لفظ تو زبان سے اس غرض سے نکالا ہے تاکہ بی بی سے ہم صحبت نہ ہوئیں لیکن ظہار کرے بعد پھر ان کا ارادہ ہم صحبت ہونے کا ہو تو پہلے کفارہ ادا کرلے بعدۂ قریب ہونے کا نام لے اور کفارہ میں بھی ترتیب ملحوظ ہے۔ جس کو بردہ آزاد کرانے کا مقدور ہے اس کو کھانا کھلانا کافی نہ ہوگا اور جو کھانا کھلا سکتا ہے اس کو روزے رکھنا کافی نہیں۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۷۰ پر)

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ
مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی وہ خوار ہوئے جیسے خوار ہوئے ان کے
قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۵ۚ
اگلے اور ہم نے اتاریں صاف آیتیں ۔ اور کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔
يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ
جس دن اللہ جلا اٹھائے گا ان سب کو پھر ان کو جتائے گا جو کچھ انھوں نے کیا تھا اللہ نے
اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۶ۧ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اس کو گن رکھا ہے۔ اور وہ لوگ اس کو بھول گئے اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے ف۱ (ن ۲) تو نے دیکھا
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ
نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کہیں تین آدمیوں کا
نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ
ایسا مشورہ نہیں ہوتا جہاں اللہ ان کا چوتھا نہ ہو اور نہ پانچ کا جہاں وہ ان میں چھٹا نہ ہو
وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا
اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ جہاں اللہ ان کے ساتھ نہ ہو وہ کہیں بھی
كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
ہوں ۔ پھر ان کو جتائے گا قیامت کے دن جو کچھ انہوں نے کیا بے شک اللہ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى
ہر چیز سے واقف ہے ۔ تو نے ان کی جانب نظر نہیں کی جن کو منع کر دیا گیا تھا کاناپھوسی کرنے سے
ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
پھر وہ لوگ وہی کرتے ہیں جن سے ان کو منع کر دیا گیا تھا اور کاناپھوسی کرتے ہیں گناہ کی اور
وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ
تعدی اور رسول کی نافرمانی کی ف۲ (ن ۳) اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھ کو ایسے کلمہ سے دعا دیتے ہیں جس
بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا
سے اللہ نے تجھ کو دعا نہیں دی اور کہتے ہیں اپنے دل میں کیوں نہیں ہم کو عذاب دیتا اللہ اس کلمہ پر جو ہم

ف۱ لوگوں کو ان کے اعمال کے جتانے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ پاک ان کو ان کے تمام نیک اور بد اعمال کی جزا اور سزا دے گا اور گو وہ خود اپنا کیا کرایا بھول گئے لیکن اللہ کو سب معلوم ہے۔

ف۲ منافقین کا یہ حال تھا کہ مسجد نبوی میں بیٹھ کر آپس میں صحابہ پر ہنسی اڑاتے، عیب جوئی کرتے تھے سرور عالم کا کلام سن کر کہتے کہ ہم سے تو ایسے سخت کام ہو نہیں سکتے پہلے سورۂ نسا میں اس کاناپھوسی کی ممانعت آچکی تھی لیکن باز نہیں آتے تھے اسی کاناپھوسی کو اللہ پاک نے شیطانی حرکت فرمائی اور چونکہ منافقین کی یہ حرکت مسلمانوں کو غمگین و پریشان بناتی تھی جب ایک مجلس میں کئی آدمی ہوں اور وہ آپس میں تیسرے سے علیحدہ ہو کر کاناپھوسی شروع کر دیں تو خواہ مخواہ دوسرے کو شک اور ملال ہوتا ہے کہ خدا جانے مجھ سے پوشیدہ کیا مشورہ کر رہے ہیں۔ منافقین کی اس ممنوع حرکت کے بارے میں اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ الخ نازل ہوا۔

(شان نزول صفحہ ۸۷۰ پر)

نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑧

کہتے ہیں کافی ہے ان کو جہنم۔ اس میں داخل ہوں گے تو کیا بُری جگہ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ

(رکوع ۴) ایمان والو جب تم ایک دوسرے کے کان میں بات کرو تو نہ بات کرو گناہ کی اور

وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ

تعدی کی اور رسول کی نافرمانی کی اور کان میں بات کرو نیکوکاری کی اور پرہیزگاری

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ⑨ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ

کی اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کی جانب تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ بس یہ کاناپھوسی تو شیطانی

الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا اِلَّا

حرکت ہے تاکہ وہ غمگین بنائے ایمان والوں کو اور وہ ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچاسکتی اللہ

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑩ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کے حکم کے بغیر اور اللہ پر مسلمانوں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ (رکوع ۵) ایمان والو

اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ

جب تم سے کہا جائے کہ کھل کر بیٹھو مجلسوں میں تو کھل بیٹھا کرو اللہ تمہاری ہر مشکل

اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

کھول دے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو اللہ ان کے درجے

اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

بلند کر دیگا جو تم میں ایمان لائے اور جن کو علم عطا کیا گیا اور اللہ ان اعمال سے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑪ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ

جو تم کر رہے ہو باخبر ہے۔ ایمان والو جب تم پیغمبر کے کان میں کچھ بات کہنی چاہو

فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ

تو آگے رکھ دیا کرو کان میں بات کرنے سے پہلے، کچھ خیرات۔ یہ تمہارے لئے بہتر

لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫

اور پاکیزہ تر ہے۔ پھر اگر تم کو میسر نہ ہو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ

کیا تم ڈر گئے کہ آگے رکھا کرو کان میں بات کرنے سے پہلے خیرات!

فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

تو جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے تم سے درگزر فرمائی تو اب قائم رکھو نماز اور دیتے

ع ۲ الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

رہو زکوٰۃ اور اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ

(رش ۶) کیا تو نے ان کو دیکھا نہیں جنھوں نے ایسے لوگوں سے دوستی کر لی جن پر اللہ کا غضب ہے!

مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ

نہ یہ تم ہی میں ہیں اور نہ ان ہی میں اور قسمیں کھاتے ہیں جھوٹی بات پر

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ

حالانکہ جانتے ہیں۔ اللہ نے تیار کیا ہے ان کے لئے سخت عذاب۔ بیشک

سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

برے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ انھوں نے ڈھال بنا رکھا ہے اپنی قسموں کو

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ

پس (لوگوں کو) روکتے ہیں اللہ کے راستہ سے تو ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ ہرگز نہ دفع کریں

عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ

گے ان پر سے ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ کے عذاب کو کچھ! یہ لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

دوزخی ہیں یہ وہیں ہمیشہ رہیں گے۔ جس دن اللہ اٹھا کھڑا کرے گا

جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ

ان سب کو تو یہ قسمیں کھائیں گے اس کے آگے بھی جیسے قسمیں کھاتے تھے تمھارے آگے اور خیال یہ کرتے

اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ

ہیں کہ وہ کسی بھلے کام پر ہیں۔ خبردار ہو جاؤ یہی اصل جھوٹے ہیں۔ ان پر قابو کر لیا

عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ
ہے شیطان نے پس ان کو بھلادی اللہ کی یاد ! یہ شیطانی لشکر
الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ
ہے ۔ خبردار ہوجاؤ بیشک شیطانی گروہ وہی گھاٹا پانے والے ہیں ۔ بیشک
الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾
جو لوگ خلاف کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کا وہی سب سے زیادہ ذلیل لوگوں میں ہیں
كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾
اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور غالب رہوں گا میں اور میرے رسول ! بیشک اللہ زور آور زبردست ہے
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ
(رکوع ۷) تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور روز آخرت پر کہ وہ ایسوں سے دوستی کریں
حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ
جو مخالف ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے گو وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا
اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
ان کے بھائی ہوں یا ان کے کنبے کے ۔ یہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ
الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
دیا ہے اور ان کی تائید کی اپنے فیضان غیبی سے ۔ اور ان کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ وہیں رہیں گے ۔ اللہ ان سے راضی
وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
اور وہ اس سے راضی یہ خدائی لشکر ہے ۔ خبردار ہوجاؤ اللہ کا لشکر
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع
وہی فلاح پانے والے ہیں ۔

(۵۹) سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۱) — رکوعاتہا ۳ — آیاتہا ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
(ش ۸) اللہ کی تسبیح میں لگا ہوا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی زبردست
الْحَكِيْمُ ۝۱ هُوَ الَّذِىْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے نکال باہر کیا ان لوگوں کو جو کافر ہوئے اہل کتاب
الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ
میں سے ان کے گھروں سے پہلے ہی بار لشکر جمع کرنے میں۔ تمہارا گمان یہ نہ تھا کہ
يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ
وہ نکلیں گے اور وہ یہ گمان کرتے تھے کہ ان کو بچالیں گے ان کے قلعے اللہ کے ہاتھ سے تو
اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۖ وَقَذَفَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ
ان پر اللہ (کا عذاب) ایسی جگہ سے آپہنچا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا اور اللہ نے دھاک ڈال دی ان کے دلوں
يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۖ فَاعْتَبِرُوْا
میں کہ اجاڑنے لگے گھر اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں تو عبرت پکڑو
يٰٓاُولِى الْاَبْصَارِ ۝۲ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ
اے آنکھوں والو! اور اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ نے لکھ دیا ان پر جلا وطن ہونا
لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝۳
تو ان کو عذاب دیتا دنیا میں ف اور ان کے لئے آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ
یہ اس لئے کہ انھوں نے مخالفت کی اللہ اور اس کے رسول کی۔ اور جو کوئی مخالفت کرتا ہے اللہ
فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ
کی تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (ش ۹) جو تم نے کاٹ ڈالا کوئی کھجور کا درخت
تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ
یا اس کو کھڑا رہنے دیا اس کی جڑوں پر سو اللہ ہی کے حکم سے تھا اور
لِيُخْزِىَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ
تاکہ رسوا کرے بدکاروں کو۔ اور جو (مال) اللہ نے دلا دیا اپنے رسول کو ان (بنی

وقف النبی علیہ السلام

ف
یعنی اگر اللہ پاک ان
کی تقدیر میں جلا وطنی نہ لکھ
دیتا تو دنیا میں کسی دوسری
صورت سے سزا دیتا بہرحال
ان کو تو دنیا میں سزا ملنی
تھی اور آخرت میں تو ان کے
لئے آگ تیار ہی ہے۔

فضائل
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو وصیت فرمائی تھی
کہ جب سونے کی نیت سے
بستر پر لیٹا کرے سورہ حشر
پڑھ لیا کرے اگر اس رات مر
جائے گا تو شہید مرے گا۔

شان نزول صفحہ ۱۷۰ پر

فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ
نضیر) سے تو تم نے دوڑائے نہ تھے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ و لیکن اللہ قابض کر دیتا
رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ مَآ
ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف جو
اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ
کچھ (مال) اللہ دلادے اپنے رسول کو بستیوں کے لوگوں سے (وہ) اللہ کے لئے ہے اور رسول کے
وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ
اور (رسول کے) قرابت داروں کے اور یتیم بچوں اور محتاجوں اور مسافروں کے لئے ہے۔
كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ
تاکہ نہ آئے لینے دینے میں تم سے مال دار لوگوں کے درمیان اور جو کچھ تم
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
کو پیغمبر دے سو لے لو۔ اور جس چیز سے تم کو منع کرے سو باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو
اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٧ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
بے شک اللہ کی مار بہت سخت ہے۔ (مال فئے) ان محتاج مہاجرین کے لئے ہے جو
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
نکالے ہوئے آئے ہیں اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے طلب کرتے ہیں اللہ کا فضل اور
اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ
رضامندی اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی! یہی لوگ
الصّٰدِقُوْنَ ۝٨ ۚ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ
سچے ہیں! اور نیز (یہ مال فئے) ان کیلئے ہے جو جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر (یعنی مدینہ) میں اور ایمان
قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ
میں مہاجرین کے پہلے سے اس سے محبت رکھتے ہیں جو ہجرت کرتا ہے انکی طرف اور نہیں پاتے اپنی
صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ
طبیعتوں میں کوئی غرض اس شے کی طرف جو مہاجرین کو دے دی جائے (ش ۱۰) اور انکو مقدم رکھتے ہیں اپنی جان سے، گو

ف
لوٹ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ جو کافروں سے لڑ کر ہاتھ آئے دوسرے وہ جو بے لڑے ہاتھ لگے بنی نضیر کا مال جو ہاتھ لگا وہ اس دوسری قسم میں تھا۔ پہلی صورت کو غنیمت کہتے ہیں اور دوسری کو فئے مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ نام کا اور چار حصے لشکر پر تقسیم ہوتے ہیں اور مال فئے بیت المال میں جمع ہوتا ہے جہاں ضرورت ہو وہاں خرچ کیا جائے۔

وقف لازم

(شان نزول صفحہ ۸۷۲ پر)

كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ

اپنے اوپر تنگی ہی ہو۔ اور جو شخص محفوظ رکھا جائے اپنے حرصِ نفسانی سے تو وہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ

مراد پانے والے ہیں ف۱ اور نیز ان کے لئے ہے جو لوگ آئے ان کے بعد کہتے ہیں کہ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

اے ہمارے پروردگار بخش دے ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ

اور پیدا نہ کر ہمارے دلوں میں کینہ ایمان والوں کی بابت، اے ہمارے پروردگار

رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٠﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ

تو ہی شفیق مہربان ہے۔ (رکوع ۱۱) کیا تو نے ان کو دیکھا نہیں جو منافق ہیں کہتے ہیں

لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ

اپنے ان بھائیوں سے جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے کہ اگر تم جلا وطن کئے

لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ

جاؤ گے تو ضرور ہم بھی نکل کھڑے ہوں گے تمہارے ساتھ اور ہم تمہارے بارے میں کسی کا بھی کہنا نہ مانیں گے کبھی۔ اور اگر تم سے لڑائی

لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا

ہوگی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں۔ اگر وہ جلا وطن کئے جائیں

لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ

گے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوگی تو ان کی مدد نہ کریں گے

وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾

اور اگر ان کی مدد کریں گے تو بھاگیں گے پیٹھ دے کر۔ پھر کہیں ان کی مدد نہ کی جائے گی۔

لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

البتہ تمہارا ڈر زیادہ ہے ان کے دلوں میں اللہ کی بہ نسبت۔ یہ اس لئے کہ وہ

قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى

لوگ سمجھ نہیں رکھتے ف۲ یہ تم سے لڑ نہیں سکتے سب مل کر مگر ہاں حصار کی

ف۱

جو لوگ کفار کی ایذاؤں سے تنگ آکر اپنا گھر بار مال اسباب چھوڑ چھاڑ مدینہ میں ہجرت کرکے چلے آئے وہ لوگ مہاجرین کہلاتے ہیں اور جو مسلمان مہاجرین کی ہجرت سے پہلے ہی ایمان لا چکے تھے اور رہتے تھے مدینہ میں وہ انصار کہلاتے ہیں مہاجرین کی ہجرت کے پیچھے انصار ہی پر بار پڑا یہی لوگ ان بے گھروں کے خرچ اخراجات کے کفیل تھے اور یہی ان کا گھر مال عزیز۔ بنی نضیر سے جو کچھ مال فئے ہاتھ لگا وہ سرور عالم نے مہاجرین پر تقسیم فرما دیا کہ جس سے انصار ان کے بار مصارف سے سبکدوش ہوگئے اور تھوڑا سا اپنے ذاتی خرچ اور نووارد مسلمانوں مہمانوں کے لئے رکھ لیا۔

ف۲

یعنی یہ ان کی ناسمجھی ہی کی بات ہے کہ تمہاری گرفت اور مواخذہ کا خوف ان منافقوں کے دل میں اللہ سے بھی زیادہ بیٹھا ہوا ہے۔

(شان نزول صفحہ ۷۲۰ پر)

مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ
ہوئی بستیوں میں یا دیواروں کی آڑ میں! ان کی لڑائی آپس میں سخت ہے۔
تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
تو ان کو گمان کرتا ہے کہ وہ اکٹھے ہیں حالانکہ ان کے دل متفرق ہیں۔ یہ اس سبب سے کہ وہ لوگ
لَّا یَعْقِلُوْنَ ۱۴ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَ
عقل نہیں رکھتے (ان کی مثال) ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ابھی انھوں نے
بَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۱۵ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ
چکھا اپنے کئے کا وبال اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۱ (ان کی مثال) شیطان کی سی ہے جب
قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ
اس نے آدمی سے کہا کہ تو کافر ہو جا۔ پھر جب وہ کافر ہو گیا لگا کہنے کہ مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں میں
اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۱۶ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِی
اللہ سے ڈرتا ہوں جو دنیا جہان کا پروردگار ہے۔ پھر انجام ان دونوں کا یہی ہے کہ دونوں آگ
النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۱۷ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
میں جائیں گے سدا وہیں رہیں گے۔ اور یہی ہے سزا ستم گاروں کی۔ مسلمانو! ڈرتے
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
رہو اللہ سے اور چاہیئے کہ دیکھ لے ہر شخص کہ اس نے کیا بھیجا ہے کل (روز قیامت) کیلئے اور ڈرتے رہو
اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۱۸ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ
اللہ سے۔ بیشک اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ اور ان جیسے نہ بنو جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا تو
فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۱۹ لَا یَسْتَوِیْۤ
اللہ نے ان کو ایسا کیا کہ اپنی جانوں سے بھلا دیا ف۲ یہی لوگ فاسق ہیں۔ برابر نہیں
اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ۲۰
دوزخی اور جنتی۔ اہل جنت وہی مراد پانے والے ہیں
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
اگر ہم یہ قرآن نازل فرماتے کسی پہاڑ پر تو ضرور تو اس کو دیکھتا کہ دب جاتا پھٹ جاتا

ف۱ یعنی جس طرح جنگ بدر میں ان کے کافر بھائی قتل ہوئے اور شکست کھائی اسی طرح یہ بھی شکست فاش کھائیں گے۔

ف۲ یعنی ان کو ایسا غافل بنا دیا کہ وہ اپنے آپ کو بھول گئے کچھ اس کی فکر نہ کی کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور کس قسم کے اعمال کل کو ہماری جان بچا سکتے ہیں۔

فضائل
جو شخص صبح اٹھ کر سورۂ حشر کی آخر آیتیں یعنی جن کا شروع هُوَ اللّٰهُ ہے تلاوت کیا کرے گا تمام دن اس کے حق میں ستر ہزار فرشتے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے اور اگر دن میں مرجائے گا تو شہادت کا درجہ پائے گا اسی طرح جو شخص شام ہوتے اسے تلاوت کرے گا یہی مرتبہ پائے گا اللہ اس کے لئے جنت واجب کر دے گا۔ تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور تین مرتبہ یہ آیتیں پڑھنی چاہئیں۔

ع ۲/۵

مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
اللہ کے خوف سے ۔ اور یہ مثالیں ہم بیان فرماتے ہیں لوگوں کے لئے
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
تاکہ وہ فکر کریں ف وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ
جاننے والا ہے غائب اور حاضر کا ۔ وہ نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ۔ وہی
اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ بادشاہ ہے پاک ذات ہے (ہرعیب سے) سلامت
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
بے امن دینے والا ہے نگہبان ہے زبردست ہے خودمختار ہے تکبر والا ہے ۔ اللہ پاک ہے ان کے شریک
يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ
ٹھہرانے سے ۔ وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا موجد صورتیں بنانے والا اسی
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
کے سب نام اچھے ہیں ۔ اسی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ ع
اور وہی ہے زبردست حکمت والا ۔

ف کافروں کے دل پہاڑ سے پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں کہ قرآن سنتے ہیں اور کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی ۔

ع ۷

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ ۹۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۲ آیاتہا ۱۳

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ
(ش ۱۲) ایمان والو دوست نہ بناؤ میرے اور اپنے دشمنوں کو تم
تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ
ان کو پیغام بھیجتے ہو محبت کے باعث حالانکہ وہ لوگ اس سے منکر ہوئے ہیں جو تمہارے پاس دین برحق
يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ
آیا ۔ وہ نکالتے ہیں رسول کو اور تم کو اس بات پر کہ تم مانتے ہو اللہ کو جو تمہارا پروردگار ہے ۔ اگر

(ش شان نزول صفحہ ۷۲ پر)

كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ

تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے کو اور میری رضا جوئی کو

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ

تم چھپا کر پیغام بھیجتے ہو ان کی جانب محبت کے باعث اور میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو

اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا تو بیشک وہ بھٹک گیا سیدھے

السَّبِيْلِ ۝۱ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا

راستہ سے۔ اگر کافر تم کو پائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور تم پر

اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْۗءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝۲ۭ

چلائیں اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ اور چاہیں کہ کسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ

ہرگز تمہارے کام نہ آئیں گے تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن اللہ فیصلہ فرمائے

بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ

گا تم میں اور اللہ جو کچھ تم کر رہے ہو دیکھ رہا ہے۔ تمہارے لئے پیروی نیک

حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا

موجود ہے۔ ابراہیم میں اور ان لوگوں میں جو ابراہیم کے ساتھ تھے جب انھوں نے کہا اپنی قوم سے کہ

بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا

ہم بے تعلق ہیں تم سے اور ان چیزوں سے جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہم منکر ہوئے

بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا

تم سے اور ظاہر ہو پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور بغض ہمیشہ کے لئے

حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ

جب تک کہ تم ایمان نہ لاؤ ایک اللہ پر مگر ہاں ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپ سے

لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ

کہ میں ضرور تیرے لئے مغفرت مانگوں گا اور میں کچھ نہیں کرسکتا تیرے لئے اللہ کے مقابلہ میں ف۱

ف۱

یعنی مسلمانو! حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ہمراہیوں کی سی نیک چال تم کو چلنی چاہیئے کہ انھوں نے اپنے کافر بھائی بندوں سے بالکل بے تعلقی کا اظہار کر دیا نہ اس سے کچھ واسطہ رکھا نہ سروکار البتہ ابراہیمؑ نے اپنے کافر باپ کے لئے جو استغفار کا وعدہ فرمایا تھا اس میں اقتدا جائز نہیں یہ تو ناواقفیت کی حالت میں ہو گیا تھا جب ان کو اپنے باپ کا کافر ہونا اور کافر کے لئے استغفار کا منع ہونا معلوم ہو گیا تو صاف الفاظ میں اپنی بیزاری ظاہر کر دی تھی۔

معانقہ ۱۲ / السماء والدنیا عی الفیہ ۱۲

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٤﴾

(ابراہیم نے دعا مانگی) اے ہمارے پروردگار ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی جانب رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹ کر

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ

جانا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر زور نہ آزما کافروں کا اور ہم کو معاف کر اے ہمارے پروردگار۔ بیشک

أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٥﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ

تو زبردست ہے حکمت والا۔ بیشک تمہارے لئے ان لوگوں میں اقتدار

حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ

نیک موجود ہے اس کے لئے جو امید رکھتا ہو اللہ کی (ملاقات) اور روز آخرت کی اور جو کوئی روگردانی

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦﴾ ع عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ ع ۱

کرے تو بیشک اللہ وہی بے پرواہ سزاوار حمد ہے۔ قریب ہے کہ اللہ پیدا کر دے تم

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ

میں اور ان لوگوں میں جن کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے دوستی۔ اور اللہ قادر ہے

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ش ۱۳) اللہ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جو

يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن

تم سے لڑے نہیں دین کے بارے میں اور تم کو نکالا نہیں تمہارے گھروں سے کہ تم

تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾

ان کے ساتھ احسان کرو اور ان کے حق میں انصاف کرو! بیشک اللہ محبت کرتا ہے انصاف کرنے والوں سے

إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ

بس اللہ تم کو ان لوگوں سے منع کرتا ہے جو تم سے لڑے دین کے بارے میں اور

أَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن

تم کو نکال باہر کیا تمہارے گھروں سے اور دوسروں کی مدد کی تمہارے نکالنے پر کہ تم

تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٩﴾ يَا أَيُّهَا

لگو ان سے دوستی کرنے اور جو شخص ان سے دوستی کرے تو وہی لوگ ستم گار ہیں۔ (ش ۱۴)

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ

مسلمانو جب تمھارے پاس آئیں مسلمان عورتیں ہجرت کرکے تو ان کو جانچ لو۔

اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا

اللہ خوب جانتا ہے ان کے ایمان ! پھر اگر تم جانو کہ وہ مسلمان ہیں تو ان

تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ

کو واپس نہ کرو کافروں کی جانب ! نہ یہ عورتیں کافروں کو حلال ہیں اور نہ وہ

يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

کافر ان عورتوں کو حلال ۔ اور ان کافروں کو دے دو جو کچھ انھوں نے خرچ کیا اور اس پر کچھ گناہ

أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا

نہیں کہ ان عورتوں سے نکاح کرلو جب کہ ان کو دے دو ان کے مہر ! (ف ۱۵) اور تم قبضہ نہ رکھو

بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ

کافر عورتوں کے ناموس پر اور تم مانگ لو جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے اور ان کافروں کو بھی چاہیے کہ مانگ

ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝١٠

لیں جو کچھ انھوں نے خرچ کیا یہ اللہ کا حکم ہے جو صادر فرماتا ہے تم میں اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے۔

وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا

(ف ۱۶) اور اگر تمھارے ہاتھ سے نکل جائے تمھاری عورتوں میں سے کوئی کافروں کی جانب پھر تم (کافروں کو) سزا دو تو

الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا

ان لوگوں کو دے دو جن کی عورتیں جاتی رہیں جتنا انھوں نے خرچ کیا تھا۔ اور اللہ سے

اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝١١ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ

ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو (ف ۱۷) اے پیغمبر جب تیرے پاس آئیں مسلمان

الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا

عورتیں کہ تجھ سے اس شرط پر بیعت کریں کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی چیز کو

وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَ

اور نہ چوری کریں اور نہ زنا کریں اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں اور

ف ۱

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی کافرہ عورت مسلمان ہوکر تمھارے پاس ہجرت کر آئے تو اس عورت کو واپس نہ دو حدیبیہ کی صلح میں واپسی کی جو شرط ہے وہ مردوں ہی کے ساتھ خاص ہے۔ البتہ اس عورت کے خاوند نے جو مہر اس کو دیا تھا وہ تم اس کے کافر شوہر کو واپس کردو اسی طرح اگر کوئی مسلمان عورت مرتد ہوکر کفار میں جا ملے تو اس کے مسلمان شوہر نے جو کچھ اس کو مہر دیا تھا وہ کافروں سے واپس لے لو اس حکم کے نازل ہونے پر مسلمان تو تعمیل ارشاد کے لئے آمادہ ہوگئے لیکن کافروں نے مہر واپس دینا قبول نہ کیا تو وان فاتکم نازل ہوئی کہ اگر کافر مہر واپس نہ دیں تو جب تم کافروں پر جہاد کرو اور مال غنیمت ہاتھ آئے تو مسلمانوں کو جن کی بیبیاں مرتد ہوکر کافروں میں جا شامل ہوئیں اور کافروں نے ان کو ان کے دیئے ہوئے مہر واپس نہ دیئے وہ رقم اس لوٹ کے مال میں سے ادا کردو۔ یا یہ صورت ہو کہ ان مسلمانوں کو ان کی مرتد بیبیوں کے مہر اس رقم میں سے ادا کردیا کرو جو کسی کافر کی مسلمان بی بی کا مہر تم کو دینا پڑے یہ احکام صلح حدیبیہ پر نازل ہوگئے تھے بعد میں منسوخ ہوگئے البتہ کبھی حدیبیہ ہی جیسی صلح کا اتفاق پڑجائے تو ان پر عمل درآمد ہو۔

(شان نزول صفحہ ۸۷۳ پر)

لَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ
نہ لائیں کوئی بہتان کہ اس کو باندھ کھڑا کریں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان ف
وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ
اور نہ تیری نافرمانی کریں کسی نیک کام میں تو ان سے بیعت لے لیا کر اور ان کے لئے مغفرت مانگ
اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
اللہ سے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (رکوع ۱۸) مسلمانو! دوستی نہ کرو
تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ
ان لوگوں سے جن پر اللہ کا غضب ہے! بیشک وہ لوگ مایوس ہوچکے
الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ﴿١٣﴾ ع
ہیں آخرت سے جیسے مایوس ہوگئے کافر قبر والوں سے ف۲

سورۃ الصف مدنیۃ ۱۰۹ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۱۴ رکوعاتہا ۲

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ
اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا
وہی زبردست ہے حکمت والا (رکوع ۱۹) مسلمانو! ایسی بات کہتے کیوں ہو جو
تَفْعَلُونَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا
کرتے نہیں۔ سخت ناپسند ہے اللہ کے نزدیک یہ بات کہ ایسی بات کہو جو کرکے
تَفْعَلُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ
نہ دکھاؤ۔ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے جو لڑتے ہیں اس کے راستے میں
صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ﴿٤﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ
قطار باندھ کر گویا وہ ایک ایسی دیوار ہیں جس میں سیسہ پلا دیا گیا ہے۔ اور (یاد کر) جب موسیٰ نے کہا
لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَد تَّعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
اپنی قوم سے کہ بھائیو تم مجھ کو کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں

ف۱
یعنی جان بوجھ کر اپنی عقل سے بنا کر کسی پر جھوٹا دعویٰ کر بیٹھیں یا کسی معاملہ میں جھوٹی گواہی کھا بیٹھیں یا یہ مطلب ہے کہ بیٹا تو ہو کسی اور کا اور منسوب کرنے لگیں کسی اور کی جانب یا یہ معنی ہیں کہ اپنے پیٹ سے بیٹا کسی کے نطفہ سے ہوا اور لگا دیا اپنے خاوند کو واللہ اعلم۔

ف۲
یعنی جس طرح کافر اپنے مُردوں سے نا امید ہو گئے کہ جو مرا بس وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان سے چھٹا کیونکہ ان کو قیامت کا یقین نہیں اسی طرح یہودی تو آپ آخرت سے مایوس ہیں کہ جان بوجھ کر حق کو چھپاتے اور نبی آخر الزماں سے منکر ہوتے ہیں ان کو یقین ہے کہ آخرت میں اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا پھر ایسے بے ایمان دشمنانِ خدا اور رسول سے دوستی کیسی۔

(الصف ۲ ع ۸)

(شانِ نزول صفحہ ۷۸۳ پر)

اِلَیۡکُمۡ ؕ فَلَمَّا زَاغُوۡۤا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی
تمھاری طرف! پھر جب وہ ٹیڑھی چال چلے اللہ نے ٹیڑھا بنا دیا ان کے دلوں کو اور اللہ نہیں ہدایت دیا کرتا
الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۵﴾ وَ اِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ
نافرمان لوگوں کو۔ اور (یاد کر) جب کہا مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہ اے بنی
اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ
اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں تمھاری جانب اس کو سچا بتاتا ہوں جو میرے
یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی
آگے ہے یعنی توریت اور خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے
اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ
ان کا نام ہے احمد۔ تو جب وہ رسول ان کے پاس آیا معجزے لے کر لگے کہنے کہ یہ تو جادو
مُّبِیۡنٌ ﴿۶﴾ وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ
ہے صریح۔ (ش ۲۰) اور اس سے زیادہ ظالم کون جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹ
وَ ہُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷﴾
اور اس کو بلایا جاتا ہے اسلام کی جانب! اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ظالم لوگوں کو!
یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَ
(ش ۲۱) یہ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے منہ سے اور اللہ کو تو اپنے نور کا پورا فرمانا ہے
لَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۸﴾ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی
اگرچہ برا لگے کافروں کو۔ وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت
وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ
اور دین حق دے کر تاکہ اس کو غالب کرے تمام دینوں پر گو مشرک
الۡمُشۡرِکُوۡنَ ﴿۹﴾ ع یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ہَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی ع ۹
برا مانیں۔ مسلمانو! (دیکھو تو) میں تم کو ایسی سوداگری بتاؤں
تِجَارَۃٍ تُنۡجِیۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ
جو تم کو بچالے دردناک عذاب سے؟ ایمان لاؤ اللہ

وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ
اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور
اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یَغْفِرْ لَكُمْ
جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو (ایسا کروگے تو) تم کو بخش
ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ
دے گا تمہارے گناہ اور تم کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں اور
مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾
پاکیزہ جگہوں میں ہمیشہ رہنے کے باغوں میں! یہ ہے بڑی کامیابی۔
وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَبَشِّرِ
اور ایک (نعمت) اور دے گا جس کو تم پسند کرتے ہو (وہ نعمت) مدد ہے اللہ کی طرف سے اور فتح قریب الحصول! اور خوشخبری
الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ
سنادے مسلمانوں کو۔ مسلمانو! تم ہوجاؤ اللہ کے مددگار جیسا کہ کہا تھا
عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ
مریم کے بیٹے عیسیٰ نے حواریوں سے کہ کون ہیں جو میرے مددگار بنیں اللہ کی طرف
قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْۢ
(ہوکر)؟ حواری بولے کہ ہم ہیں اللہ کے مددگار پھر ایمان لے آیا ایک گروہ
بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بنی اسرائیل میں سے، اور کافر رہا ایک فرقہ۔ تو ہم نے قوت دی ایمان لانے والوں
عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ﴿۱۴﴾ ع
کو ان کے دشمن پر۔ پس وہ غالب ہوئے۔

(۶۲) سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِیَّةٌ (۱۱۰) ‏ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ‏ آیاتها ۱۱ رکوعاتها ۲

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے جو بادشاہ پاک ذات

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ① هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ
زبردست حکمت والا ہے۔ وہی جس نے بھیجا ان پڑھ لوگوں میں ایک پیغمبر ان ہی میں سے
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ق
وہ ان پر پڑھتا ہے اس کی آیتیں اور ان کو پاک صاف بناتا اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقلمندی
وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ② وَآخَرِينَ
اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور دوسرے لوگوں
مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ط وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ③ ذَٰلِكَ
کی طرف بھی (پیغمبر بنا کر بھیجا) جو ابھی ان مسلمانوں میں نہیں ملے اور وہی زبردست ہے حکمت والا ف۱ یہ اللہ
فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ط وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ④
کا فضل ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔
مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ
ان لوگوں کی مثال، جن پر توریت لادی گئی پھر انھوں نے اس کو نہ اٹھایا، ایسی ہے جیسے
الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا
گدھا کہ پیٹھ پر کتابیں لاد رہا ہے ف۲ بری مثال ہے ان لوگوں کی کہ جنھوں نے جھٹلایا
بِآيَاتِ اللَّهِ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ⑤ قُلْ يَا أَيُّهَا
اللہ کی آیتوں کو۔ اور اللہ نہیں ہدایت دیا کرتا ستم گار لوگوں کو (ش ۲۲) کہہ دے کہ
الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِن دُونِ
اے یہود اگر تم دعوے کرتے ہو کہ تم اللہ کے دوست ہو تمام لوگوں
النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ⑥ وَلَا
کے سوائے تو آرزو کرو مرنے کی اگر تم سچے ہو ف۳ اور یہ
يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ
لوگ کبھی موت کی تمنا نہ کریں گے ان کرتوتوں کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ بھیج چکے ہیں اور اللہ خوب جانتا
بِالظَّالِمِينَ ⑦ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ
ہے ظالموں کو۔ کہہ دے کہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تم سے مل کر

ف۱
ان سے مراد ہیں اہل فارس اور دوسرے اہل عجم یعنی عرب کے سوائے تمام دنیا کے لوگ۔

ف۲
یعنی آسمانی کتاب پڑھی اور اس پر عمل نہ کیا زبان سے الفاظ ادا کر لئے اور دل میں اثر خاک نہیں۔

ف۳
کیونکہ جس کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ میں اللہ کا چہیتا اور لاڈلا ہوں مجھے اللہ کے ہاں بڑے درجے ملیں گے پس وہ تو بے کھٹکے موت کا خواہاں ہو گا تاکہ دنیا کی مصیبتوں سے نجات پا کر جلد اللہ سے جا ملے اور جنت کے ابدالآباد میوے کھائے۔ دائمی مزے اڑائے۔

(شان نزول صفحہ ۸۰۳ پر)

مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
رہے گی پھر تم لوٹائے جاؤ گے غائب اور حاضر جاننے والے کی جانب
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا
پھر وہ تم کو جتائے گا جو تم کرتے تھے۔ مسلمانو! جب اذان دی جائے
نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ
نماز کے لئے جمعہ کے دن تو لپکو اللہ کے ذکر کی طرف
اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾
اور چھوڑ دو (خرید) فروخت۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔
فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
پھر جب نماز تمام ہو چکے تو پھیل پڑو زمین میں اور طلب
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾
کرو اللہ کا فضل (یعنی معاش) اور یاد کرو اللہ کو کثرت سے تاکہ تم فلاح پاؤ ف
وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ
(ش ۲۳) اور جب یہ دیکھیں کچھ سودا بکتا یا تماشہ ہوتا چل دوڑیں اس کی جانب اور تجھ کو
قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ
کھڑا چھوڑ جائیں۔ کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے تماشہ سے اور سودے
التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ ع
سے۔ اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے

سورة المنٰفقون مدنية ۶۳ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتها ۱۱ رکوعاتها ۲

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے
اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ
(ش ۲۴) جب تیرے پاس آتے ہیں منافق کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ بیشک آپ اللہ کے
اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ
رسول ہیں اور اللہ تو جانتا ہی ہے کہ بیشک تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ

ع ۸ / ۱۱ ؛ ع ۲ / ۱۲ ؛ (وقف لازم)

ف یعنی نماز ختم ہوئے پیچھے اپنی اپنی راہ لو جاؤ خرید و بیچو لیکن اس میں اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو جس طرح یہود یران کی تعظیم کے روز یعنی ہفتہ کو تمام دن خرید فروخت کو ہاتھ لگانا منع تھا اور عبادت ہی ضروری تھی تم پر ایسی سختی نہیں ہے البتہ جب آخرت کا سودا ہو اور اخروی تجارت کا وقت آئے یعنی اذان جمعہ ہو جائے اس وقت فانی تجارت اور کم نفع خرید و فروخت دنیاوی بیع و شراء چھوڑ دینی لازمی امر ہے

(شان نزول صفحہ ۸۷۲ پر)

الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۱ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

یہ منافق بالکل جھوٹے ہیں ف۱ انھوں نے ڈھال بنا رکھا ہے اپنی قسموں کو

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۲

پس روکتے ہیں اللہ کی راہ سے بیشک یہ لوگ بُرے عمل کررہے ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

یہ اس لئے کہ یہ لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے تو مہر لگادی گئی ان کے دلوں پر اب وہ

يَفْقَهُوْنَ ۳ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ

سمجھتے ہی نہیں ۔ اور جب تو ان کو دیکھے تو تجھ کو متعجب بنادیں ان کے ڈیل ڈول، اور اگر

يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ

بات کریں تو تو ان کی بات پر کان لگائے گویا وہ لکڑیاں ہیں کہ دیوار کے سہارے لگی رکھی ہیں ہر زور کی

كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ

آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان ہی پر آفت آئی ف۲ وہی دشمن ہیں تو ان سے بچتا رہ ۔ اللہ انہیں قتل کرے

اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۴ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

کہاں سے پھیرے جاتے ہیں ۔ (ش ۲۵) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمھارے لئے مغفرت کی دعا کرے

رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ

اللہ کا رسول تو اپنے سر مٹکانے لگتے ہیں اور تو ان کو دیکھے کہ وہ رکتے ہیں اور

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۵ سَوَاۗءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ

تکبر کرتے ہیں ۔ ان پر برابر ہے تو ان کے لئے مغفرت طلب کرے یا نہ طلب

لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۶

کرے ۔ اللہ ہرگز ان کو معاف نہ فرمائے گا ۔ بیشک اللہ نہیں ہدایت دیا کرتا نافرمان لوگوں کو

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰي مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ

وہی تو ہیں جو (اپنے یاروں سے) کہتے ہیں کہ تم ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس رہتے

اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَاۗىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ہیں ۔ یہاں تک کہ تتر بتر ہوجائیں اور اللہ ہی کے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے

ف۱
یعنی گو یہ قول تو سچا ہے کہ تم اللہ کے رسول ہو لیکن یہ منافق اپنی شہادت میں جھوٹے ہیں اپنے بچاؤ کے لئے صرف زبان سے تمھارے رسول ہونے کے مقر ہیں دل میں حبہ برابر ایمان نہیں۔

ف۲
باتوں ایسے کہ خواہ مخواہ کو آدمی متوجہ ہو کر ان کی بات سننے لگے اور موٹے تازے ایسے کہ خواہ مخواہ کو مرد آدمی، لیکن واقع میں بالکل نامرد کہ جہاں کوئی چیخا اور سمجھے کہ لو ہم پر کوئی بلا آئی۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۷۴ پر)

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى

ولیکن منافقین سمجھتے نہیں ۔ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے

الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ

تو ضرور نکال باہر کرے گا عزت والا ذلیل کو مدینہ سے ۔ اور اللہ ہی کی عزت ہے

لِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ ع ۱۳

اور اس کے رسول کی اور ایمان والوں کی ۔ ولیکن منافقین جانتے نہیں ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ

مسلمانو تم کو غافل نہ بنادیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ

ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹

کی یاد سے ! اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے میں آئے ۔

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ

اور خرچ کرو کچھ ہمارے دیئے ہوئے میں سے اس سے پہلے کہ آموجود ہو تم میں سے

الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ

کسی کو موت پس کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار کاش تو مجھ کو مہلت دیتا ایک تھوڑی سی مدت

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ

تک تو میں خیرات کرتا اور ہوتا نیک بندوں میں ۔ اور اللہ ہرگز مہلت نہ

نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱ ع ۱۴

دے گا کسی شخص کو جب اس کی اجل آموجود ہوگی اور اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو ۔

سورۃ التغابن مدنیۃ ۱۸ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ رکوعاتہا ۲

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی

الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ

کی تعریف ۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ وہی ہے جس نے

خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تم کو پیدا فرمایا پس کوئی تو تم میں کافر ہے اور کوئی ایماندار اور اللہ جو کچھ تم کر رہے ہو دیکھ

بَصِيْرٌ ۲ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ

رہا ہے ۔ اس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ اور تمہاری صورتیں بنائیں

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۳ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں ۔ اور اسی کی طرف لوٹنا ہے ۔ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو ۔ اور اللہ واقف ہے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۴ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ

دلوں کے اسرار سے ۔ کیا تمہارے پاس ان کی خبر نہیں پہنچی جو منکر ہو چکے ہیں پہلے ۔

فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۵ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ

پس انھوں نے چکھا اپنے کئے کا وبال اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ یہ اس لئے کہ ان

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ

کے پاس آتے تھے ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر تو وہ کہتے تھے کہ کیا بشر ہم کو ہدایت کرینگے؟

فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۶

پس وہ منکر ہوئے اور روگردانی کی اور اللہ نے بھی پروا نہ کی اور اللہ بے نیاز سزاوار حمد ہے ۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ

کافر دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو ہرگز نہ اٹھایا جائے گا ۔ کہہ دے کہ ہاں ہاں اپنے رب کی

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۷

قسم تم کو ضرور اٹھایا جائے گا پھر تم کو بتا دیا جائے گا جو کچھ بھی تم نے کیا ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے ۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل فرمایا ہے ف۱ اور اللہ ان اعمال

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۸ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ

سے خبردار ہے ۔ جس دن تم کو جمع کرے گا حشر کے روز وہی

ف۱ یعنی قرآن پر ۔

(بقیہ صفحہ ۷۲۷)
عدت کے زمانہ میں عورت
کو گھر سے نکلنا نہیں چاہیۓ
نہ اس کو نکالنا جائز ہے کیونکہ
ممکن ہے کہ ان ایام میں دونوں
کا ایک گھر میں ہونا اس امر
کا باعث ہو جائے کہ خاوند اس
سے رجعت کر لے اور اللہ پاک
دونوں میں پھر وہی پہلا سا
اختلاط اور موافقت پیدا
کر دے ۔ زمانہ عدت میں عورت
کا اپنے اس رہنے کے گھر سے
جس میں طلاق دی گئی باہر
نکلنا خود ایک بے حیائی
کام ہے ۔

يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ
ہار جیت کا دن ہے ف۱ اور جو ایمان لائے اللہ پر اور عمل صالح کرے اللہ اس سے

عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
دور کردیگا اس کی برائیاں اور اس کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ
ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور جنھوں نے

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو وہی دوزخی ہیں ہمیشہ وہیں رہیں گے۔

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ۧ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ
اور وہ بری جگہ ہے۔ نہیں پہنچتی کوئی مصیبت مگر اللہ کے حکم

اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
سے اور جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اللہ اسکے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز سے واقف

عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
ہے۔ اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ پھر اگر تم روگردانی

فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ
کرو تو بس ہمارے رسول کے ذمہ تو کھول کر پہنچا دینا ہے۔ اللہ ہی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے مسلمانوں کو۔ (رش ۲۶) اے ایمان والو!

اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ
تمھاری بیبیوں اور اولاد میں سے بعض تمھارے دشمن ہیں تو تم ان سے بچتے رہو

وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝
بس تمھارے مال اور تمھاری اولاد آزمائش (کا ذریعہ) ہیں۔ اور اللہ جو ہے اس کے پاس اجر عظیم ہے۔

ف۱ اللہ پاک نے ہر شخص کے لیے دو مکان بنائے ہیں۔ ایک جنت میں دوسرا دوزخ میں تو اللہ کے جو بندے اس پر ایمان لائے وہ اپنے جنت کے گھروں میں جا داخل ہوں گے اور نیز دوزخیوں کے ان مکانات پر بھی قبضہ کریں گے۔ جو ان کے لئے جنت میں تیار ہوئے تھے اور اگر بالفرض وہ ایمان لے آتے تو ان گھروں میں داخل ہوتے گویا جنتی جنت میں رہے اور دوزخی ہار گئے یہ معنی ہیں ہار جیت کے دن۔

(شان نزول صفحہ ۸۷۴ پر)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا

(ش ۲۷) تو ڈرو اللہ سے جہاں تک تم سے ہو سکے اور سنو اور مانو اور خرچ کرو بہتر

لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

ہوگا تمہارے ہی لئے۔ اور جو شخص محفوظ رکھا جائے اپنے نفس کے بخل سے تو وہی لوگ فلاح

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ

پانے والے ہیں ف۱ اگر تم اللہ کو قرض دو قرض حسن اللہ اس کا دو چند تم کو

لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ

ادا کرے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ قدردان بردبار ہے۔ جاننے والا پوشیدہ

وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع

اور ظاہر کا، زبردست حکمت والا۔

سورة الطلاق مدنية ۹۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

(ش ۲۸) اے پیغمبر (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم طلاق دینی چاہو عورتوں کو تو ان کو طلاق دو ان کی عدت کے شروع

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا

میں اور شمار کرو عدت اور ڈرو اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ان کو نہ نکالو ان کے گھروں سے اور وہ

يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ

خود بھی نہ نکلیں مگر یہ کہ کر بیٹھیں کوئی صریح بے حیائی کا کام اور یہ اللہ کی حدیں ہیں

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ

اور جو شخص آگے بڑھے اللہ کی حدوں سے تو اس نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا (اے مخاطب) تو نہیں

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿۱﴾ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

جانتا شاید اللہ پیدا کر دے طلاق کے بعد کوئی بات ف۲ پھر جب عورتیں قریب پہنچیں اپنی میعاد

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا

کے تو ان کو رکھ لو خوبی کے ساتھ یا ان کو جدا کر دو خوبی کے ساتھ اور گواہ کر لو

ف۱

یعنی ہمیشہ انسان اپنے بال بچوں اور روپیہ پیسہ میں مشغول ہو کر اللہ کی یاد سے غافل بن جایا کرتا ہے۔ حالانکہ یہ تو صرف آزمائش کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ دیکھیں اپنے ذاتی نفع کو سمجھتا ہے اور مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرکے اور اولاد کو نیک تربیت اور علم دین پڑھا کر ان کو اپنا توشہ آخرت بناتا ہے اور کون تمہارا مالدار اور کون صاحب اولاد بن کر بخل کرتا ہے۔

ف۲

ع ۲/۸/۱۶ شریعت میں گو عورت کو طلاق دینا خاص ضروریات کی وجہ سے مباح ہے لیکن بلا ضرورت ایک ناپسندیدہ امر ہے اس کی احتیاط بھی زیادہ رکھی گئی ہے کہ اگر عورت کو طلاق دی جائے تو حیض کے دنوں میں نہ دی جائے کیونکہ ان دنوں میں میاں بیوی چار ناچار ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں اور صحبت سے ایک قسم کا طبعی تنفر ہوتا ہے تو عجب نہیں کہ یہ علیحدگی طلاق کی محرک ہوئی ہو اس لئے اگر طلاق دے تو حیض سے فارغ ہوئے پیچھے یعنی حالت طہر میں دے اور طہر بھی وہ طہر ہو جس میں ہم صحبت ہونے کا اتفاق نہ ہوا ہو پھر اس کے بعد عورت بالغہ ہے کہ جس کو حیض کے ایام ہوتے ہیں تو اس کی عدت تین حیض ہیں اور اگر نابالغ لڑکی یا اتنی بوڑھی ہے کہ حیض نہیں آتا تو تین مہینے اور اگر مطلقہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے

(باقی صفحہ ۷۲۵ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۷۴ پر)

ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡکُمۡ وَ اَقِیۡمُوا الشَّہَادَۃَ لِلّٰہِ ؕ ذٰلِکُمۡ یُوۡعَظُ

دو معتبر شخص اپنے لوگوں میں سے اور ٹھیک ٹھیک گواہی دو اللہ واسطے اس بات کی اس شخص

بِہٖ مَنۡ کَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۬ؕ وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ

کو نصیحت کی جاتی ہے جو ایمان رکھتا ہے اللہ اور روز آخرت پر ف (ش ۲۹) اور جو شخص ڈرتا ہے

یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ

اللہ سے اللہ پیدا کر دے گا اس کیلئے نجات کی سبیل۔ اور اس کو وہاں سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اور

مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ ؕ

جو بھروسہ رکھے اللہ پر تو اللہ اس کو کافی ہے۔ بیشک اللہ اپنا کام پورا فرمالیتا ہے

قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا ﴿۳﴾ وَ الّٰٓیِٴۡ یَئِسۡنَ مِنَ

اللہ نے ٹھہرا رکھا ہے ہر چیز کا ایک اندازہ۔ (ش ۳۰) اور جو عورتیں کہ ناامید ہو گئیں

الۡمَحِیۡضِ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُہُنَّ ثَلٰثَۃُ

حیض کے آنے سے تمہاری بیبیوں میں سے اگر تم کو شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے

اَشۡہُرٍ ۙ وَّ الّٰٓیِٴۡ لَمۡ یَحِضۡنَ ؕ وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُہُنَّ اَنۡ

اور جن عورتوں کو حیض کی نوبت نہیں آئی (ان کی عدت بھی تین مہینے) اور جن کے پیٹ میں بچہ ہو ان کی

یَّضَعۡنَ حَمۡلَہُنَّ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مِنۡ اَمۡرِہٖ

عدت یہ ہے کہ وہ پیٹ کا بچہ جن لیں۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے پیدا کر دے گا اس کے کام

یُسۡرًا ﴿۴﴾ ذٰلِکَ اَمۡرُ اللّٰہِ اَنۡزَلَہٗۤ اِلَیۡکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یُکَفِّرۡ

میں آسانی۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے نازل فرمایا تمہاری جانب اور جو اللہ سے ڈرتا رہے گا اللہ اس

عَنۡہُ سَیِّاٰتِہٖ وَ یُعۡظِمۡ لَہٗۤ اَجۡرًا ﴿۵﴾ اَسۡکِنُوۡہُنَّ مِنۡ حَیۡثُ

سے دور کر دے گا اسکے گناہوں کو اور اس کو بڑا اجر دے گا۔ طلاق دی ہوئی عورتوں کو رہنے کے لئے

سَکَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِکُمۡ وَ لَا تُضَآرُّوۡہُنَّ لِتُضَیِّقُوۡا عَلَیۡہِنَّ ؕ

گھر دو جہاں تم خود رہو اپنے مقدور کے موافق اور ان کو ایذا نہ دو کہ تم تنگی کرنے لگو ان پر۔

وَ اِنۡ کُنَّ اُولَاتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا عَلَیۡہِنَّ حَتّٰی یَضَعۡنَ

اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ اپنا بچہ

ف طلاق دینے کے بعد عدت کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اگر خاوند اس کو اپنی زوجیت میں رکھنا چاہے تو رجعت کرے اور دو گواہ بنالے تاکہ کسی کو تہمت لگانے کا موقع ہاتھ نہ آئے۔

حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا

جنیں ف۱ پھر اگر وہ دودھ پلائیں تمھاری خاطر تو ان کو ادا کردو ان کی اجرت اور آپس میں

بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ﴿٦﴾ لِيُنْفِقْ

موافقت رکھو خوبی کے ساتھ ۔ اور اگر آپس میں ضد کرو تو دودھ پلائے گی اُسکی خاطر کوئی اور عورت ۔ چاہیئے کہ

ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا

خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے موافق اور جس شخص کو اسکی روزی ہی تلی ملتی تو وہ اسی کے موافق خرچ کرے جو اس

آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ

کو اللہ نے دیا ہے ف۲ اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی قدر جتنا اس کو دے رکھا ہے ۔ اللہ عنقریب پیدا کردے

بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَ

گا تنگدستی کے بعد آسائش ۔ اور بہت سی بستیاں بڑھ چلیں اپنے پروردگار اور اس کے

رُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا ﴿٨﴾

رسولوں کے حکم سے تو ہم نے ان سے حساب لیا سخت حساب اور ان پر آفت لا ڈالی ان دیکھی آفت ۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ أَعَدَّ

تو انھوں نے چکھا وبال اپنے کیئے کا اور ان کا انجام کار گھاٹا ہوا ۔ اللہ نے

اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۚ

تیار کر رکھا ہے ان کے لئے سخت عذاب تو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقلمندو !

الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَسُولًا يَتْلُو

جو ایمان لا چکے ہو ! اللہ نے نازل فرمائی تمھارے لئے کتاب (یعنی قرآن بھیج دیا) پیغمبر کہ پڑھتا ہے تم

عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

پر اللہ کی کھلی کھلی آیتیں تاکہ نکالے اُن لوگوں کو، جو ایمان لائے اور نیک

الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَ

عمل کیئے، اندھیروں سے نور کی جانب ! اور جو شخص ایمان لائے اللہ پر

يَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

اور نیک عمل کرے اللہ اس کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں انکے نیچے نہریں

ع ۱/۱۷

مع

ف۱

عدت گزرنے تک اپنی مطلقہ عورت کو مکان دینا خاوند پر لازمی امر ہے ۔ اور بچہ کا خرچ باپ پر ہے جب تک وہ ماں کے پیٹ میں رہے تب تک وہ ماں کو کھلائے پہنائے خواہ طلاق سے دو برس بعد ہی کیوں نہ پیدا ہو اور جب پیدا ہوئے بعد بچہ دودھ پیئے اور اس کی ماں ہی اس کو دودھ پلائے تو جو اجرت کسی دوسری دودھ پلائی کو دینی پڑتی وہی اس ماں کو دے کیونکہ گو وہ مطلقہ ہو چکی اور بچہ پیدا ہونے سے اس کی عدت بھی گزر لی ۔ اب اس کا خاوند سے کوئی تعلق نہیں رہا ۔ لیکن اس معصوم بچہ کی ماں ہونے کے باعث ماں کا حق غیر دودھ پلائی سے بہرحال مقدم ہے ۔ بشرطیکہ وہ دودھ پلانے سے انکار نہ کرے اور غیر کی بہ نسبت اجرت بھی زیادہ نہ مانگے ۔

ف۲

یعنی غریب آدمی ہے ۔

(شان نزول صفحہ ۴،۸ پر)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ⑪ اَللّٰهُ الَّذِيْ

ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے ۔ بیشک اللہ نے ان کو خوب ہی روزی دی ۔ اللہ وہ ذات

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ

ہے جس نے پیدا کئے سات آسمان اور زمین بھی اتنی ہی ! نازل ہوتا

الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّ

رہتا ہے حکم آسمان وزمین کے درمیان تاکہ تم جانو کہ اللہ ہرچیز پر قادر ہے اور

اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ⑫ ع

یہ کہ اللہ کا علم گھیرے ہوئے ہے ہرچیز کو ،



شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ

(ش۳۱) اے پیغمبر ! تو کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے حلال کر دیا ہے تیرے لئے ۔ تو چاہتا ہے خوشنودی اپنی

اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ

بیبیوں کی ۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اللہ نے ٹھہرا دیا ہے تمہارے لئے کھول ڈالنا تمہاری

اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ

قسموں کا ف۱ اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی واقف کار حکمت والا ہے اور جب چپکے

النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ

سے نبی نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات کہی ۔ تو پھر جب اس بی بی نے اس راز کا افشا کر دیا

اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا

اور اللہ نے پیغمبر کو مطلع کر دیا افشائے راز پر پیغمبر نے بات میں سے کچھ جتا دیا اور کچھ ٹال دیا ف۲ پھر جب پیغمبر نے اس

بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③

بی بی سے افشاء راز جتایا بی بی بولی کس نے اس کی آپ کو خبر دی ۔ پیغمبر نے کہا مجھ کو خبر دی واقف کار خبردار اللہ نے ف۳

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا

اگر (اے پیغمبر کی دونوں بیبیو) تم توبہ کرو اللہ کی جناب میں تو بہتر ہے، بیشک کج ہو گئے ہیں تمہارے دل ۔ اور اگر باہم اتفاق

ف۱
یعنی حلال چیز کو حرام کر لینا بھی گویا قسم ہے اور قسم کے خلاف کرنے کی صورت میں کفارۂ یمین واجب ہے تو حلال شے کو حرام کر لینے پر وہی کفارۂ یمین جو ساتویں پارہ کے شروع میں ذکر ہو چکا ادا کرنا چاہیئے اور اس شے کو حلال سمجھنا چاہیئے ۔

ع ۲ ۵ ۱۸

ف۲
وہ دوسری بات گو بعض مفسرین نے لکھی ہے کہ اس بات کی بھی حضرت حفصہؓ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی کہ میرے بعد عائشہؓ کے باپ یعنی ابو بکرؓ خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد تمہارے باپ یعنی عمر رضی اللہ عنہ لیکن الغیب عند اللہ جس امر کو خود رسولؐ نے ٹال دیا ہمیں اس کی تفتیش سے کیا بحث اور نہ اس کا یقینی علم ممکن ہے ۔

ف۳
بعض مفسرین نے اس کا شان نزول یہ بھی لکھا ہے کہ سرور عالمؐ کو شہد زیادہ پسند تھا ۔ حضرت ام سلمہؓ نے ایک کپہ میں شہد بھر کر رکھ چھوڑا تھا جب سرور عالمؐ ان کے یہاں تشریف لایا کرتے تھے شہد نوش جان فرماتے تھے ۔ بعض ازواج مطہراتؓ کو باقتضائے بشریت رشک ہوا ۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے باہم مشورہ کیا جس دن سرور

(باقی صفحہ ۷۳۱ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۷۵ پر)

عَلَيْهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ج

کرو گی رسول (کے رنج پہنچانے) پر تو اللہ اس کا رفیق ہے اور جبریل اور نیک مسلمان ف۱

وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿۴﴾ عَسٰى رَبُّهٗٓ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ

اور نیز فرشتے اس کے بعد مددگار ہیں۔ اگر پیغمبر تم کو طلاق دے دے تو کچھ بعید نہیں

يُّبْدِلَهٗٓ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ

کہ اس کا پروردگار اس کو بدلے میں ایسی بیبیاں مرحمت فرمادے کہ تم سے بہتر ہوں۔ فرمانبردار باایمان

تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّأَبْكَارًا ﴿۵﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ

نمازی توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ دار، دہاجنیں ف۲ اور کنواریاں۔ مسلمانو بچاؤ اپنے

اٰمَنُوْا قُوْٓا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی (یعنی کافر) اور پتھر (یعنی

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَ

بت) ہیں اس پر فرشتے (تعینات) ہیں تندخو زبردست۔ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اس میں جو وہ انکو

يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا

فرمائے اور وہی کرتے ہیں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے (اس دن ہم فرمائیں گے) اے کافرو! مت بہانے بناؤ آج

الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ ع يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کے دن۔ بس تم کو اسی کی سزا دی جائے گی جو تم کیا کرتے تھے۔ مسلمانو! توبہ کرو

تُوْبُوْٓا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ

اللہ کی جناب میں صاف دل کی توبہ ف۳ امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے دور کردے تمہارے

سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ يَوْمَ

گناہ۔ اور تم کو داخل فرمائے ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ جس دن

لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج نُوْرُهُمْ يَسْعٰى

کہ اللہ رسوا نہ کرے گا نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اسکے ساتھ، ان کا نور دوڑ رہا

بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ أَتْمِمْ لَنَا

ہوگا ان کے آگے آگے اور ان کی دائیں جانب عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار پوری فرما

ف۱ یعنی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما۔

ف۲ دہاجن اس عورت کو کہتے ہیں جس کا نکاح ہو چکا ہو اور خاوند نے طلاق دے دی ہو یا مر گیا ہو۔

ف۳ حدیث میں وارد ہے کہ خالص دل کی توبہ جس کا مسلمانوں کو حکم ہے یہ ہے کہ گناہ سے ایسی توبہ کرے کہ پھر اس گناہ میں داخل ہونا ایسا مشکل پڑجائے جیسا جانور کے تھنوں سے نکلا ہوا دودھ دوبارہ تھنوں کے اندر جانا مشکل ہے۔

بقیہ صفحہ ۷۳۰ سے آگے

عالم شہد کھا کر حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے تو یہ بولیں کہ یارسول اللہ آج تو آپ کے دہن مبارک سے کچھ بدبو آتی ہے اس کے بعد جب خیر الابرار حضرت حفصہؓ کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے بھی یہی کہا سرورِ عالم ﷺ نے یہ خیال فرما کر کہ میں نے سوائے شہد کے کچھ کھایا نہیں اسی کے باعث بدبو ہوگی اور حضورؐ کو بدبو سے نہایت تنفر تھا اسی لئے اپنے اوپر شہد حرام کرلیا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی واللہ اعلم بالصواب۔

ع ۱۹

(بقیہ صفحہ ۷۳۲)

کچھ نقصان نہ پہنچا اللہ پاک نے ان کو دنیا و آخرت میں برگزیدہ بنایا اپنی طرف سے ایک خاص روح بھیجی اور ان کے بطن سے بے باپ کے اپنا پیغمبر حضرت عیسیٰؑ کو پیدا فرمایا۔

نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا

ہمارے لئے ہماری روشنی اور ہم کو بخش دے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ف۱ اے پیغمبر

النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَ

جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر ان پر ف۲ اور

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وہ بری جگہ ہے۔ اللہ نے مثال بیان

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا

فرمائی کافروں کے لئے نوح کی بی بی کی اور لوط کی بی بی کی۔ یہ دونوں

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ

ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان

يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ

دونوں نے خیانت کی تو یہ دونوں دفع نہ کرسکے اپنی بیبیوں سے کچھ اللہ کا عذاب اور حکم دیا گیا کہ تم دونوں چلی جاؤ دوزخ

الدّٰخِلِيْنَ ۝۱۰ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ

میں جانے والوں کے ہمراہ۔ اور اللہ نے مثال بیان فرمائی مسلمانوں کے لئے فرعون کی

فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي

بی بی کی۔ جب اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار بنا میرے لئے اپنے پاس ایک گھر

الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ

جنت میں اور مجھ کو نجات دے فرعون اور اس کے کرتوت سے اور مجھے نجات

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۱ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ

دے ظالم لوگوں سے۔ اور عمران کی بیٹی مریم کی جس نے حفاظت کی اپنی

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ

شرمگاہ کی پھر ہم نے اس میں پھونک دی اپنی روح اور وہ تصدیق کرتی رہی اپنے پروردگار

رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝۱۲ ع

کے کلمات اور اس کی کتابوں کی اور وہ تھی فرمانبردار بندوں میں سے ف۳

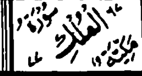
ف۱ سورۂ حدید میں بیان ہوچکا کہ منافقین ان مسلمانوں کے نور سے فائدہ حاصل کرنا چاہیں گے تو مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی اور منافقوں کا نور بجھ جائے گا اس وقت مسلمان یہ دعا کریں گے۔

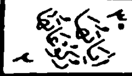
ف۲ سرور عالم کا خلق و حلم یہاں تک بڑھا ہوا تھا کہ اللہ پاک اپنے بندوں کو تحمل کا حکم فرمائے اور اپنے حبیب کو سختی کرنے کا۔

ف۳ یعنی کافروں کو عبرت پکڑنے کے لئے لوط علیہ السلام کی بی بی واٰلغہ اور نوحؑ کی بی بی واہلہ یا والہہ کی مثال ہے کہ یہ دونوں عورتیں اللہ کی نافرمان اور اپنے شوہروں کے خلاف حکم کافروں سے ملی ہوئی تھیں۔ آخر کار اپنے کار بد کا نتیجہ بھی بد انھوں ہی نے پایا۔ ان کے شوہر باوجود اللہ کے پیغمبر ہونے کے ان کو عذاب سے بچا ہی نہ سکے اور مسلمانوں کی تسلی کے لئے حضرت آسیہؓ کی مثال ہے کہ ان کا خاوند یعنی فرعون کافر تھا لیکن یہ موسیٰؑ پر ایمان لے آئی تھیں فرعون نے ان کو شہید کر ڈالا ان کے خاوند کا کفران کے لئے کچھ بھی مضر نہ ہوا یہ شہید ہوتے ہی اپنے نیک مقام پر جا پہنچی اسی طرح حضرت مریم علیہا السلام نیک عورت تھیں گو ان کی قوم کے لوگ کافر تھے۔ لیکن ان کو (بقیہ صفحہ ۷۳۱ پر)

وقف لازم

ع ۲ ۵ ۲۰



شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ﴿١﴾
بڑا بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے .

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ
جس نے پیدا فرمایا موت اور زندگی کو تا کہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے ؟

وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ
اور وہ زبردست ہے . بخشنے والا ف١ جس نے پیدا کیے سات آسمان اوپر تلے (اے دیکھنے والے)

مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ
کیا تو دیکھتا ہے رحمٰن کے پیدا فرمانے میں کچھ فرق ؟ ف٢ تو لوٹا نظر (آسمان کی جانب) کہیں

تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ
کوئی دراڑ دیکھتا ہے ؟ پھر لوٹا نظر کو دوبارہ تیری جانب لوٹ آئے

اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا
گی نظر ذلیل ہو کر تھک کر . اور ہم نے سجایا ورلے آسمان کو

بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ
چراغوں سے اور ہم نے ان کو بنایا شیطانوں کے مارنے کا آلہ اور تیار کر رکھا ہے ان کے

عَذَابَ السَّعِیْرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ
لئے دوزخ کا عذاب . اور جو منکر ہوئے اپنے پروردگار کے ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے

وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿٦﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّهِیَ
اور وہ بری جگہ ہے . جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا چلانا سنیں گے اور وہ دوزخ

تَفُوْرُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ
جوش مار رہی ہوگی (گویا) ابھی پھٹ پڑے گی جوش کے مارے ! جس بار اس دوزخ میں کوئی گروہ ڈالا

سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا
جائیگا ان سے پوچھیں گے دوزخ کے داروغہ کہ کیا تمہارے پاس آیا نہ تھا کوئی ڈرانے والا . وہ کہیں گے ہاں آیا تھا ہمارے پاس

الجزء التاسع والعشرون ٢٩

ف١
موت اور زندگی سے آزمانے کے یہ معنی ہیں کہ زندگی نہ ہو تو عمل کس حالت میں کیا جائے اور موت نہ ہو تو آدمی ڈرے کس سے اب مرنے کے بعد سزا اور جزا بھگتنی ہے وہ زبردست اللہ جسے چاہے پکڑے اور وہ بخشنے والی ذات جسے چاہے بخش دے .

ف٢
یعنی جیسا بننا چاہیئے تھا ویسا بننے میں کیا کچھ فرق رہ گیا ہے ؟ ایک بار دیکھ دوسری دفعہ نظر کر غرض بار بار غور سے دیکھ لے نہ کور ہے نہ کسر .

فضائل
جو شخص اس سورت کو پڑھے گا . یہ مقدس سورت قیامت کے روز اس شخص کی اللہ پاک سے شفاعت کرے گی اور بخشوا کر جنت میں لے جائے گی . یہ سورت عذاب قبر سے بچاتی ہے سرور عالم فرماتے ہیں کیا اچھا ہو کہ سورہ ملک کی تیسوں آیتیں ہر مومن کے قلب میں ہوں اس حدیث سے اس سورت کے حفظ کرنے اور ورد رکھنے کی فضیلت ظاہر ہے .

نَذِيْرٌ ۵ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ

ڈرانے والا۔ تو ہم نے جھٹلایا اور کہا کہ اللہ نے تو کچھ نازل نہیں کیا تم بڑی گمراہی

اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝۹ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا

میں پڑے ہوئے ہو۔ اور یہ بھی کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو نہ

فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۱۰ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ

ہوتے دوزخیوں میں۔ سو یہ لوگ قائل ہوئے اپنے گناہ کے تو لعنت دوزخ

السَّعِيْرِ ۝۱۱ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

والوں پر۔ جو لوگ ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے بے دیکھے ان کے لئے مغفرت

وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۲ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

اور بڑا اجر ہے۔ (ش ۱) اور تم اپنی بات چھپے سے کہو یا پکار کر کہو۔ بیشک اللہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۳ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ

واقف ہے دلوں کے اسرار سے۔ بھلا وہی ناواقف ہو جس نے پیدا کیا؟ اور وہ باریک بین

الْخَبِيْرُ ۝۱۴ ع هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ ع ۱

باخبر ہے۔ وہی ہے جس نے بنا دیا تمہارے لئے زمین کو نرم تو چلو پھرو اس کے

مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝۱۵ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ

اطراف وجوانب میں اور کھاؤ اس کی دی ہوئی روزی اور اسی کی طرف زندہ ہو کر اٹھنا ہے۔ کیا تم اس سے نڈر

فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝۱۶

ہوگئے جو آسمان میں ہے کہ وہ تم کو دھنسا دے زمین میں پھر یکا یک زمین لرزنے لگے!

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ

یا تم اس سے نڈر ہو گئے جو آسمان میں ہے کہ تم پر بھیج دے پتھر برسانے والی ہوا۔

فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝۱۷ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

تو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کیسا ہے میرا ڈرانا۔ اور جھٹلا چکے ہیں وہ لوگ جو ان سے

قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝۱۸ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ

پہلے تھے تو کیسا ہوا میرا عذاب۔ کیا انھوں نے دیکھا نہیں پرندوں کی جانب اپنے اوپر

وقف النبی
وقف منزل
وقف غفران

صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ
کر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں اور کبھی کبھی (سکیڑ) لیتے ہیں ان کو کوئی نہیں تھام رہا مگر رحمٰن۔ بیشک وہ ہر
شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ۝۱۹ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ
چیز دیکھ رہا ہے۔ بھلا ایسا کون ہے جو تمہارا لشکر بنے تمہاری مدد کرے
دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۝۲۰ۚ اَمَّنْ هٰذَا
رحمٰن کے سوائے؟ کافر نرے فریب میں پڑے ہوئے ہیں بھلا ایسا کون
الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ
ہے جو تم کو رزق پہنچادے اگر اللہ روک لے اپنا رزق۔ کوئی نہیں پر یہ کافر اڑے ہوئے ہیں شرارت
نُفُوْرٍ ۝۲۱ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ
اور بدکنے پر۔ بھلا جو شخص چلے اوندھا اپنے منہ پر وہ زیادہ راہ پائے ہوئے
یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۲۲ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ
ہے یا وہ شخص جو چلے سیدھا ایک سیدھی راہ پر ف۱ کہہ دے کہ وہی ہے جس
اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا
نے تم کو نکال کھڑا کیا اور بنائے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل۔ تم بہت ہی
مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۲۳ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ
کم شکر کرتے ہو۔ کہہ دے وہی ہے جس نے تم کو پھیلا دیا زمین میں اور اسی
تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ کب ہوگا یہ وعدہ؟ اگر تم سچے ہو
صٰدِقِیْنَ ۝۲۵ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ
(تو بتاؤ) کہہ دے بس خبر تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو صاف طور پر ڈر
مُّبِیْنٌ ۝۲۶ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ
سنانے والا ہوں۔ تو جب اس وعدے کو دیکھیں گے کہ پاس آلگا برے بن جائیں گے منہ کافروں کے ف۲
قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝۲۷ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ
اور کہا جائے گا کہ یہی ہے جس کو تم مانگا کرتے تھے۔ (رکوع ۲) کہہ دے بھلا دیکھو تو سہی اگر

ف۱
اوندھا منہ پر چلنا اور سیدھا ہو کر راہ پر چلنا یہ دو مثالیں کافر اور مومن کی ہیں کہ کافر منہ اوندھائے چلتا ہے لامحالہ قدم قدم پر ٹھوکر کھائے گا اس کو راستہ سوجھے تو کیونکر سوجھے اور مومن سیدھا سر اٹھائے ہوئے بٹیا بٹیا چلا جا رہا ہے۔ پس منزل مقصود پر جا پہنچے گا۔

ف۲
یعنی اس کی ہیبت کے مارے کافروں کے منہ سیاہ پڑ جائیں گے اور چہروں پر غبار اور رنج و پریشانی کے آثار ہویدا ہو جائیں گے۔

(شان نزول صفحہ ۸۷۵ پر)

أَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَن يُجِيرُ الْكٰفِرِينَ

اللہ ہلاک کردے مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو یا ہم پر رحم فرمائے بہر حال ایسا کون ہے جو کافروں کو پناہ

مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

دے دردناک عذاب سے ۔ کہہ دے کہ وہی بڑا مہربان ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ

تو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون صریح گمراہی میں پڑا ہوا ہے ؟ کہہ بھلا دیکھو تو سہی اگر ہو جائے

أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ﴿۳۰﴾ ع

تمہارا پانی خشک تو کون تمہارے پاس لا موجود کرے گا جاری پانی ف۱

سورۃ القلم مکیۃ ۶۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۵۲ رکوعاتہا ۲

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿۱﴾ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿۲﴾

نٓ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ (فرشتے) لکھتے ہیں۔ (ف۲) تو اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے!

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿۳﴾ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿۴﴾

اور بیشک تیرے لئے اجر ہے بے انتہا ۔ اور کچھ شک نہیں کہ تو اعلیٰ درجہ کے خلق پر (پیدا ہوا)

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿۵﴾ بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ ﴿۶﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

ہے تو اب تو بھی دیکھ لے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کس کو خبط ہے ۔ تیرا پروردگار ہی اس کو

أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهٖ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۷﴾

خوب جانتا ہے جو بھٹکا اس کے راستہ سے اور وہی خوب جانتا ہے راہ پانے والوں کو

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۸﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿۹﴾ وَلَا

سو تو کہا نہ مان جھٹلانے والوں کا ۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تو ملائم پڑے تو وہ بھی ملائم پڑیں ف۲ اور

تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ

تو کہا نہ مان ہر ایسے شخص کا جو بہت قسمیں کھاتا ہے ۔ ذلیل ہے طعنے دیتا ہے چغلیاں کرتا پھرتا ہے ۔ نیک کام

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿۱۳﴾ أَن

سے روکتا ہے حد سے بڑھتا ہے گنہگار ہے ۔ بدخو ہے اس سب کے بعد بداصل بھی ہے ف۳ اس سبب

ف۱ یعنی یہ پانی جو تم پیتے ہو اگر زمین کے اندر اتر جائے یا سوکھ کر معدوم ہو جائے تو اللہ کے سوائے کوئی بھی تو ایسا نہیں کہ پانی لا موجود کرے یہ مقدس آیت کسی ملحد کو سنائی گئی وہ مغرور بولا کہ ہم پہاڑوں سے زمین کھود کر پانی نکالیں گے فوراً اس کی آنکھوں کا پانی خشک ہو گیا اور اسی دم وہ شخص اندھا ہو گیا ع ۱۶ نعوذ باللہ من الجرأۃ علی اللہ وعلی آیاتہ۔

ف۲ یعنی کافروں کا منشا یہ ہے کہ تم ان کے بتوں کو برا نہ کہو تو وہ بھی تمہارے دین کی اس قدر مخالفت نہ کریں

ف۳ زنیم اس شخص کو کہتے ہیں جو ہو کسی قوم کا اور اپنے آپ کو منسوب کرے کسی اور قوم کی جانب۔ ولید بن مغیرہ کے باپ نے اس کو اٹھارہ برس کی عمر میں بیٹا بنایا تھا منقول ہے کہ جب یہ آیت اتری تو ولید اپنی ماں کے پاس گیا تو تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا بولا کہ محمد نے مجھ کو دس عیب لگائے ہیں میں نے غور کیا تو نو مجھ میں موجود ہیں اپنے زنیم ہونے کا علم نہیں یا تو سچا سچا واقعہ بیان کر ورنہ ابھی تیرا سر جدا کئے دیتا ہوں اس وقت اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ بالکل نامرد تھا۔ میں نے اس خوف سے کہ اگر میرا شوہر

(باقی صفحہ ۷۳۷ پر)
(شان نزول صفحہ ۸۷۵ پر)

كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ

ے کہ مال اور بیٹے رکھتا ہے۔ جب اس پر پڑھی جاتی ہیں ہماری آیتیں بول اٹھتا ہے کہ یہ

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا

تو اگلوں کی کہانیاں ہیں۔ ہم عنقریب داغ لگائیں گے سونڈ پر ف ہم نے ان لوگوں کو آزمایا جیسے

بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾

آزمایا تھا باغ والوں کو۔ جب انھوں نے قسم کھائی کہ باغ کے پھل ضرور توڑ لیں گے صبح ہوتے

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ

اور انشاء اللہ بھی نہ کہا تو اس پر پھر گئی ایک بلا تیرے پروردگار کی طرف سے اور وہ

نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ

سوتے ہی رہے اور وہ صبح تک ایسا رہ گیا گویا کاٹ لیا گیا ف۲ تو ایک نے دوسرے کو صبح ہوتے آواز دی کہ

اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَ

سویرے سے چلو اپنے کھیت پر اگر تم کو توڑنا ہے۔ پس چلے اور

هُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾

وہ ایک دوسرے سے چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ باغ کے اندر نہ آنے پائے آج تمہارے پاس کوئی فقیر۔

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾

اور سویرے جا پہنچے بخل کی نیت سے (اور اپنے آپ کو) قادر سمجھ کر۔ تو جب باغ کو دیکھا کہنے لگے کہ ہم راستہ بھول گئے

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

نہیں بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی ف۳ ان میں سے بہتر آدمی بولا کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ اللہ

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

کی تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ سب بول اٹھے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ہی خطاوار ہیں۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ

پھر لگے ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے ملامت کرنے۔ بولے ہائے ہماری کمبختی بے

اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ

شک نہیں کہ ہم ہی سرکش تھے۔ کچھ بعید نہیں کہ ہمارا پروردگار اس کے بدلے ہم کو عنایت فرمائے اس سے بہتر

ف

حقارت کی غرض سے اس کی ناک کو سونڈ سے تعبیر فرمایا جیسے کسی آدمی کے منہ کو تھوتھڑی کہہ دیا جائے جس کا استعمال کتے کے لئے ہوتا ہے۔ ولید ملعون کی ناک پر بدر کی لڑائی میں زخم لگا اور اللہ پاک کا قول پورا ہوا۔

ف۲

شہر صنعا سے دو فرسخ کے فاصلہ پر ایک باغ تھا جس وقت اس کے پھل توڑے جاتے تھے یہ نیک شخص اپنی ایک سال کی معاش اس میں سے نکال کر باقی تمام اناج فقیروں پر خیرات کر دیتا تھا اسی سے برکت تھی۔ اس کا ہو گیا انتقال تو اس باغ کے پانچوں بھائی وارث ہوئے باہم لگے کہنے کہ ہم سے خیرات کرنے میں باپ کی پیروی نہ ہو سکے گی۔ یہ پھل جو فقیر لے جاتے ہیں اپنے ہی کام آئے تو کیسا چلو صبح سویرے پھل توڑ لو۔ فقیر اپنے معمولی وقت پر آئیں گے تو کٹا پایا پائیں گے

(باقی صفحہ ۷۳۸ پر)

(بقیہ صفحہ ۷۳۶)

لاولد مر گیا تو اس کی بڑی بھاری جائداد غیر آدمی لے جائیں گے۔ ایک چرواہے کو بلا کر زنا کیا۔ اس کے نطفے سے تو پیدا ہوا یہ ہے بد اصل کے اطوار بھی پاجیوں ہی کے سے ہوتے ہیں بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اسود بن عبد یغوث کے بارے میں نازل ہوئی اور بعض نے لکھا ہے کہ اخنس ابن شریق کے بارے میں۔ واللہ اعلم پہلا قول راجح ہے۔

تنبیہ

بمآء معین پر پہنچ کر اللہ رب العالمین پڑھنا مستحب ہے۔

إِلَىٰ رَبِّنَا رَٰغِبُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ ٱلْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ ٱلْـَٔاخِرَةِ

ہم اپنے پروردگار کی جانب راغب ہیں۔ یوں آتی ہے آفت ! اور آخرت کا عذاب تو بہت

أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ ع إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ ع ۲۲ / ۳

ہی بڑا ہے کاش وہ سمجھتے۔ بیشک پرہیزگاروں کے لئے ان کے پروردگار کے پاس

جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٣٤﴾ أَفَنَجْعَلُ ٱلْمُسْلِمِينَ كَٱلْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا

نعمت کے باغ ہیں۔ کیا ہم کردیں گے مسلمانوں کو گنہگاروں کی برابر؟ تمہیں

لَكُمْ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ لَكُمْ كِتَٰبٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ

کیا ہوگیا کیسا حکم لگاتے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں پڑھ لیتے ہو۔ کہ آخرت

لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَٰنٌ عَلَيْنَا بَٰلِغَةٌ

ہیں تم کو وہی ملے گا جو تم پسند کرو گے۔ کیا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روز

إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ أَيُّهُم

قیامت تک چلی جائیں گی کہ تم کو ملے گا جو کچھ تم حکم کرو گے۔ ان سے پوچھ کہ ان میں

بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَأْتُوا۟ بِشُرَكَآئِهِمْ إِن كَانُوا۟ مع ۱۵ عند المتقدمین ۱۲

سے کون اس کا ذمہ لیتا ہے۔ یا ان کے کوئی شریک ہیں! تو انہیں چاہیئے کہ لے آئیں اپنے شریکوں

صَٰدِقِينَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى

کو اگر سچے ہیں۔ جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور ان کو بلایا جائے گا

ٱلسُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خَٰشِعَةً أَبْصَٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

سجدہ کرنے کو تو نہ کرسکیں گے ف۱ جھکی ہوئی ہوں گی انکی آنکھیں ان پر چڑھی

ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا۟ يُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ وَهُمْ سَٰلِمُونَ ﴿٤٣﴾

چلی آتی ہوگی رسوائی! اور پہلے ان کو بلایا جایا کرتا تھا سجدہ کرنے کی طرف اور وہ اچھے چنگے تھے۔

فَذَرْنِى وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُم

اب چھوڑدے مجھ کو اور اس کو جو جھٹلایا کرتا تھا اس کلام کو۔ اب ہم ان کو کھینچیں گے

مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾ وَأُمْلِى لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِى مَتِينٌ ﴿٤٥﴾

ایسی طرح سے کہ ان کو معلوم بھی نہ ہو۔ اور ان کو ڈھیل دوں گا بیشک میرا داؤ مضبوط ہے

ف۱ پنڈلی کھول دیا جانا عرب کا ایک محاورہ ہے جس سے کسی کام کی سختی اور مصیبت کا پیش آنا مراد ہوتا ہے۔ کیونکہ جب انسان کو کوئی مشکل کام کرنا پڑتا ہے تو وہ پاجامہ پنڈلی سے اوپر چڑھا کر مستعد ہوکر وہ کام کرتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے روز کافروں کو توبیخاً سجدہ کرنے کا حکم ہوگا تو ان کی کمریں تختہ ہو جائیں گی اور ان کو جھکتے نہ پڑے گا۔

(بقیہ صفحہ ۷۳۷)

اور اس کا ان کو یقین بھی ایسا تھا کہ انشاء اللہ تک بھی نہ کہا یہاں یہ مشورے تھے رات کو ایک آگ لگی اور سارے باغ کا اس سرے سے اس سرے تک صفایا کرگئی صبح کو اٹھے تو صاف میدان دیکھ کر ہاتھ ملتے رہ گئے۔

ف۲ باغ تو رات ہی میں ایسا اجڑ چکا تھا کہ پہچانا نہ پڑتا تھا اس تک پہنچ کر اول یہی خیال ہوا کہ راستہ بھول کے کہیں کے کہیں آگئے لیکن غور کیا تو پہچانا کہ نہیں بلکہ تقدیر پھوٹ گئی۔

اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ﴿۴۶﴾ اَمۡ عِنۡدَهُمُ

کیا تو ان سے مانگتا ہے کچھ مزدوری سو یہ تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں؟ یا ان کے پاس

الۡغَيۡبُ فَهُمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۴۷﴾ فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنۡ

علم غیب ہے سو وہ لکھ لائے ہیں۔ اچھا صبر کر اپنے پروردگار کے حکم (کے انتظار میں) اور نہ ہو

كَصَاحِبِ الۡحُوۡتِ‌ ۘ اِذۡ نَادٰى وَهُوَ مَكۡظُوۡمٌ ؕ‏ ﴿۴۸﴾ لَوۡلَاۤ اَنۡ

مچھلی والے کی مانند ف۱ جب اس نے پکارا اور وہ غم سے بھر رہا تھا۔ اگر اس کو نہ

تَدٰرَكَهٗ نِعۡمَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالۡعَرَآءِ وَهُوَ مَذۡمُوۡمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجۡتَبٰهُ

سنبھالتی تیرے پروردگار کی نعمت تو وہ پھینک دیا جاتا چٹیل میدان میں اور وہ برے حال ہوتا پھر اس کو

رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

نوازا اسکے پروردگار نے پھر اس کو کر دیا نیک بندوں میں اور کافر تو اس بات میں لگے ہی ہوئے ہیں

لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ

کہ تجھے پھسلا دیں اپنی (تیز) نظروں سے جب سنتے ہیں قرآن اور کہتے ہیں بیشک یہ پیغمبر ضرور

لَمَجۡنُوۡنٌ‌ۘ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۵۲﴾

دیوانہ ہے ف۲ اور درحقیقت یہ قرآن بس نصیحت ہے دنیا جہان کے لئے

(۶۹) سُوۡرَةُ الۡحَاۤقَّةِ مَكِّيَّةٌ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — رکوعاتہا ۲

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

اَلۡحَـآقَّةُ ۙ‏ ﴿۱﴾ مَا الۡحَـآقَّةُ‌ ۚ‏ ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡحَـآقَّةُ ؕ‏ ﴿۳﴾ كَذَّبَتۡ

قیامت! قیامت ہے کیا چیز؟ اور تو کیا سمجھا کہ قیامت ہے کیا چیز؟ جھٹلایا

ثَمُوۡدُ وَعَادٌ ۢ بِالۡقَارِعَةِ‏ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُهۡلِكُوۡا بِالطَّاغِيَةِ‏ ﴿۵﴾ وَ

ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑا ڈالنے والی کو۔ تو وہ جو ثمود تھے وہ تو ہلاک کر دیئے گئے ایک سخت آواز سے۔ اور

اَمَّا عَادٌ فَاُهۡلِكُوۡا بِرِيۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِيَةٍۙ‏ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيۡهِمۡ سَبۡعَ

وہ جو عاد تھے سو وہ ہلاک کئے گئے ایک زناٹے کی آندھی سے جو ہاتھوں سے باہر نکلی جاتی تھی کہ اللہ نے اس آندھی کو

لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍۙ حُسُوۡمًا ۙ فَتَرَى الۡقَوۡمَ فِيۡهَا صَرۡعٰىۙ

ان پر تعینات رکھا سات رات اور آٹھ دن لگاتار تو (اے مخاطب) تو ان لوگوں کو اس آندھی میں ایسے

ف۱ ذوالنون اور صاحب الحوت دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی مچھلی والا گو بظاہر اس سے مچھلی بیچنے والا سمجھا جاتا ہے لیکن یہ حضرت یونس بن متی علیہ السلام کا لقب ہے کیونکہ ان کو مچھلی نے نگل لیا تھا۔

ف۲ یعنی بری اور تیز نظروں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں تاکہ تم ڈر کر قرآن کا سنانا چھوڑ دو۔

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝۸
پچھڑے دیکھتا کہ گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے بوتے ہیں تو کیا تو دیکھتا ہے ان میں کوئی بھی بچا ہوا؟
وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝۹
اور مرتکب ہوا فرعون اور جو اس سے پہلے تھے اور الٹی ہوئی بستیوں (کے رہنے والے) خطاؤں کے
فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝۱۰ اِنَّا لَمَّا طَغَا
تو انھوں نے نافرمانی کی اپنے پروردگار کے پیغمبر کی تو اللہ نے بھی ان کو دھر پکڑا بڑی سخت پکڑ ہیں۔ جب پانی حد سے
الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ۝۱۱ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ
بڑھ گیا ہم ہی نے تم کو سوار کر لیا کشتی میں۔ تاکہ اس واقعہ کو بنا دیں تمھارے لئے ایک یادگار اور اس کو یاد رکھے
وَّاعِيَةٌ ۝۱۲ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ وَّحُمِلَتِ
کوئی یاد رکھنے والا کان، پھر جب پھونک ماری جائے گی صور میں ایک پھونک۔ اور اٹھائی جائے
الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝۱۴ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ
زمین اور پہاڑ پھر ان کو کوٹ دیا جائے ایک ہی چوٹ سے تو اس روز ہو جائے گی ہونے
الْوَاقِعَةُ ۝۱۵ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝۱۶
والی (قیامت) اور آسمان پھٹ جائے گا تو آسمان اس دن پھسپھسا ہو گا۔
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ
اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اٹھائے ہوئے ہوں گے تیرے پروردگار کے عرش کو اپنے
يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝۱۷ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝۱۸
اوپر اس دن آٹھ (فرشتے) اس دن تم لوگ پیش کئے جاؤ گے نہ چھپا رہے گا تمھارا کوئی مخفی راز
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا
تو جس کو اس کا نامۂ اعمال دیا گیا اس کے داہنے ہاتھ میں۔ بس وہ تو کہے گا کہ لیجیو پڑھیو میرا
كِتٰبِيَهْ ۝۱۹ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝۲۰ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ
نامۂ اعمال ف میرا تو عقیدہ یہی تھا کہ بلاشبہ مجھ کو میرا حساب ملنا ہے۔ سو وہ شخص تو بڑی پسندیدہ
رَّاضِيَةٍ ۝۲۱ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۲۲ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝۲۳ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
زندگانی میں ہو گا۔ بلند بہشت میں۔ جس کے میوے جھکے ہوئے ہیں۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) کھاؤ اور پیو

ف یعنی یہ تو خوشی خوشی اپنا نامۂ اعمال ہر کسی کو دکھائے گا۔

هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝۲۴ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ
رنج سے اس کا صلہ جو تم پہلے بھیج چکے ایام گزشتہ میں۔ اور جس شخص کو اس کا
كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝۲۵ وَلَمْ
نامہ اعمال دیا گیا اسکے بائیں ہاتھ میں۔ تو وہ کہے گا کہ اے کاش مجھ کو نہ ملتا میرا نامہ اعمال اور مجھے
اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝۲۶ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝۲۷ مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ
خبر بھی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے! اے کاش وہی موت کام تمام کرنے والی ہوتی۔ میرے کچھ بھی کام نہ آیا
مَالِيَهْ ۝۲۸ هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ۝۲۹ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝۳۰ ثُمَّ
میرا مال! مجھ سے جاتی رہی میری سلطنت (کہا جائے گا کہ اے فرشتو) اسکو پکڑ لو پس اس کے گلے میں
الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝۳۱ ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
طوق ڈالو پھر دوزخ میں اس کو داخل کردو۔ پھر ایک زنجیر میں جس کی ماپ ستر گز ہے
فَاسْلُكُوْهُ ۝۳۲ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝۳۳ وَلَا يَحُضُّ
اس کو جکڑ دو! یہ شخص ایمان نہ لاتا تھا خدائے بزرگ پر۔ اور ترغیب نہیں
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳۴ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝۳۵ وَّ
دیتا تھا فقیر کے کھانا دینے پر تو نہ آج اس کا یہاں کوئی دوست ہے اور
لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝۳۶ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۝۳۷ فَلَآ
نہ کچھ کھانا مگر ہاں زخموں کا دھوون ہے۔ یہ کھانا بس گنہگار ہی کھائیں گے۔ تو میں
اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝۳۸ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝۳۹ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ
قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تم دیکھتے ہو۔ اور ان چیزوں کی جو تم نہیں دیکھتے کہ بیشک یہ قرآن قول ہے ایک
كَرِيْمٍ ۝۴۰ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝۴۱ وَلَا
بزرگ پیغامبر کا اور یہ نہیں ہے کسی شاعر کا قول تم لوگ بہت کم یقین کرتے ہو ف اور نہ
بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۴۲ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ
کسی کاہن کا قول ہے! تم لوگ بہت ہی کم غور کرتے ہو۔ اتارا ہوا ہے پروردگار
الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۳ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝۴۴ لَاَخَذْنَا
عالم کا۔ اور اگر پیغمبر بنا لاتا ہمارے اوپر کوئی بات تو ہم پکڑ لیتے

ف
پیغامبر سے مراد یا تو حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں یا معزز فرشتہ حضرت جبریل امین علیہ السلام یعنی یہ قرآن کلام الٰہی اللہ کے امانت دار معتبر رسول کی زبان سے ادا کرایا جاتا ہے۔ جن کا فرض منصبی ہے کہ اس کو بے کم و کاست حرف بحرف مخلوق کو سنا دیں بیچ میں تصرف کرنے کا نہ ان کو مجاز ہے نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے غرض یہ ہے کہ قرآن جس کے ذریعے سے تم تک پہنچا وہ اللہ کا معزز رسول ہے کوئی شاعر نہیں ہے ہمارے رسول کا شاعر بتانا تمہاری بے ایمانی اور حماقت ہے۔

ع ۱ ۴۷ ۵

مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ

اس کا داہنا ہاتھ ۔ پھر کاٹ ڈالتے اس کی گردن کی رگ ف۱ پھر تم میں کوئی بھی

اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا

اس کو روک نہ سکتا ۔ اور بیشک قرآن نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لئے ۔ اور ہم

لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں ۔ اور بیشک قرآن حسرت ہے کافروں پر ف۲

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع

اور کچھ شک نہیں کہ قرآن یقین کرنے کے قابل ہے اب تو تسبیح کر اپنے پروردگار کے نام کی جو سب سے بڑا ہے



شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾

(رش ۴) طلب کیا ایک طلب کرنے والے نے ایسا عذاب جو ہونے والا ہے کافروں کو جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں ۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ

اللہ کی طرف سے جو سیڑھیوں کا مالک ہے ۔ چڑھیں گے فرشتے اور روح اس کی جانب

يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا

اس دن کہ جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ف۳ پس صبر کر اچھی طرح

جَمِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ

کا صبر ! کافر تو اس دن کو بعید دیکھتے ہیں ۔ اور ہم اسکو قریب ہی دیکھ رہے ہیں ۔ جس دن کہ ہو جائے

السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ

گا آسمان پگھلے ہوئے تانبے جیسا ۔ اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے رنگی ہوئی اون ۔ اور نہ پوچھے گا

حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ

کوئی دوست کسی دوست کو ۔ سب ان کو نظر آجائیں گے ف۴ گنہگار تمنا کرے گا کہ کاش دے دے اس دن کے

عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ

عذاب سے چھڑوائی میں اپنے بیٹوں کو ۔ اور اپنی بی بی کو اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے کو

ف۱ قاعدہ ہے کہ جلاد خونی کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اس کی گردن اڑاتا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ہمارا یہ پیغمبر کوئی بات بناتا تو اپنے دل سے اور اس کو منسوب کرتا ہماری جانب تو اس سخت جرم میں سب سے پہلے خود ہم اس کے جانی دشمن بن کر اس کی گردن اڑا دیتے ۔

ف۲ یعنی قیامت میں کافروں کو بڑی حسرت ہو گی کہ ہائے افسوس وہ قرآن پر ایمان کیوں نہ لے آئے ۔ ع ۱۵

ف۳ یعنی روز قیامت مطلب یہ ہے کہ ایک ناعاقبت اندیش نضر بن حارث نے ایسے عذاب کی درخواست کی جو کافروں پر ایسے جلیل جبار قادر مطلق اللہ کی طرف سے ضرور نازل ہونے والا ہے ۔ جو آسمان کی ان سیڑھیوں کا مالک ہے جن کی راہ فرشتے اور روحیں قیامت کے روز اس کی جانب چڑھیں گی یا فی یوم لفظ واقع کا ظرف ہے پس اس صورت میں آیت کا یہ مطلب ہو گا کہ اللہ پر جرأت کرنے والے احمق کافر نے ایسے عذاب کو طلب کیا جو کافروں پر قیامت کے ایسے ہولناک طویل دن واقع ہو کر رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے اور کسی کے ٹالے نہ ٹلے گا ۔ اس دن کی اس قدر دراز مدت کافروں پر نہایت کٹھن گزرے گی ۔ مسلمانوں کو اتنا لمبا زمانہ
(باقی صفحہ ۷۴۳ پر)

(شان نزول صفحہ ۷۸۵ پر)

الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝١٣ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ ۝١٤ كَلَّا

جس میں رہا کرتا تھا۔ ونیز جتنے زمین پر ہیں سب کو! پھر یہ معاوضہ اس کو بچالے کوئی نہیں

إِنَّهَا لَظَىٰ ۝١٥ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ۝١٦ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝١٧ وَجَمَعَ

دوزخ تو ایک شعلہ والی آگ ہے منہ کی کھال تک ادھیڑ لینے والی اس کو پکارتی ہے جس نے اعراض کیا اور منہ پھیرا، اور مال

فَأَوْعَىٰ ۝١٨ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝١٩ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

جمع کیا پس سینت کر رکھ چھوڑا۔ بیشک آدمی پیدا کیا گیا ہے جی کا کچا! جب اس کو مصیبت پہنچتی ہے گھبرا

جَزُوعًا ۝٢٠ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝٢١ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝٢٢ الَّذِينَ

اٹھتا ہے۔ اور جب اس کو بھلائی پہنچتی ہے تو بخل کرتا ہے مگر (وہ لوگ ایسے نہیں کہ) جو نمازی ہیں۔ جو

هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝٢٣ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہیں۔ اور جن کے مال میں حصہ ٹھہرا

مَّعْلُومٌ ۝٢٤ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝٢٥ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ

ہوا ہے سائل کا اور حاجت مند کم سوال کا۔ اور جو یقین رکھتے ہیں روز

الدِّينِ ۝٢٦ وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝٢٧

جزا کا۔ اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے خائف ہیں۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝٢٨ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ

بیشک ان کے پروردگار کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ہے۔ اور وہ لوگ کہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

حَافِظُونَ ۝٢٩ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے تو ان

فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝٣٠ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ

پر کچھ ملامت نہیں۔ پھر جو کوئی طلب گار ہو اس کے سوائے اور کا تو وہی لوگ حد

هُمُ الْعَادُونَ ۝٣١ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝٣٢

سے باہر نکلنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ کہ جو اپنی امانتوں اور اپنے قول کو نباہتے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝٣٣ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ

اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں اور وہ جو اپنی

(بقیہ صفحہ ۷۴۲)
صرف ایسا معلوم ہوگا جیسے ظہر وعصر کے درمیان کا وقت۔

ف۴ یعنی دوست کا اپنے دوست کی خبر تک نہ لینا اس وجہ سے نہ ہوگا کہ کوئی اپنے دوست کو دیکھ نہیں رہا۔ نہیں اس ہموار زمین پر جہاں اولین وآخرین سب جمع ہوں گے اس کنارے والا اس کنارے والے کو صاف نظر آئے گا۔ لیکن وہاں نفسی نفسی ایسی پڑی ہوگی کہ نہ باپ کو بیٹے کی خبر ہوگی اور نہ آشنا کو آشنا کی۔

تنبیہ
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ پر پہنچ کر سبحان ربی العظیم کہنا چاہیے۔

صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع ۷ ۳۵
نماز کی خبر رکھتے ہیں۔ وہی لوگ باغوں میں ہوں گے عزت سے۔
فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ
(رش ۵) تو کیا ہو گیا ہے کافروں کو کہ تیری طرف دوڑے چلے آتے ہیں داہنی طرف سے
وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ
اور بائیں طرف سے غول کے غول۔ کیا ان میں سے ہر شخص اس بات کی طمع رکھتا ہے کہ داخل
جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ
کیا جائے نعمت کے باغ میں، ہرگز نہیں، ہم نے ان کو اسی چیز سے پیدا کیا ہے جو انکو معلوم ہے ف اور میں قسم کھاتا ہوں
الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ
مشرقوں اور مغربوں کے پروردگار کی بیشک ہم ضرور اس بات پر قادر ہیں کہ (ان کے) بدلے ان سے بہتر
خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ
لا موجود کریں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔ تو ان کو چھوڑ دے کہ باتیں بنائیں اور
يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ
کھیلیں یہاں تک کہ اپنے اس دن سے آملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے جس دن نکل پڑیں گے
مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً
قبروں سے اس طرح دوڑتے ہوں گے کہ گویا کسی نشانے پر دوڑے چلے جاتے ہیں۔ ان کی نظریں
اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۲ ۹ ۸
جھکی ہوئی ہونگی ان پر چڑھی آتی ہو گی ذلت! یہی تو وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(۷۱) سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ (۷۱) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتہا ۲ — آیاتہا ۲۸

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ
(رش ۶) ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی جانب کہ ڈرا اپنی قوم کو اس سے پہلے
اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ
کہ ان پر آنازل ہو دردناک عذاب۔ نوح نے کہا کہ بھائیو میں تم کو صاف طور پر

ف یعنی وہی گندی چیز یعنی منی سے پیدا ہوئے ہیں تو یہ فوقیت کا باعث کیونکر ہو سکتی ہے فوقیت اور دخول جنت کا باعث تو ایمان ہے اور تم کافر اس سے محروم ہو۔

خواص
(سورۂ معارج) دفع احتلام کے لئے یہ سورۃ شب کو پڑھ کر سوجانا چاہیئے انشاء اللہ احتلام نہ ہوگا۔

(شان نزول صفحہ ۷۵۰ پر)

مُّبِيْنٌ ۝۲ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۳ يَغْفِرْ لَكُمْ
ڈر سناتا ہوں کہ عبادت کرو اللہ کی اور اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو کہ وہ تم کو بخش دے
مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ
تمہارے گناہ اور تم کو مہلت دے ایک وقت مقرر تک ۔ بیشک اللہ کا
اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ
ٹھہرا ہوا وعدہ جب آ موجود ہوتا ہے مؤخر نہیں ہوتا ۔ کاش تم کو خبر ہوتی ۔ نوح نے کہا اے میرے
دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝۵ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِىْٓ اِلَّا
پروردگار میں بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور دن تو وہ میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگتے
فِرَارًا ۝۶ وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ
ہی رہے ۔ اور میں نے جس مرتبہ ان کو بلایا تاکہ تو ان کو بخش دے تو انھوں نے ٹھونس لیں اپنی
فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا
انگلیاں اپنے کانوں میں اور اوڑھ لئے اپنے کپڑے اور ضد کی اور غرور کیا
اسْتِكْبَارًا ۝۷ ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ
بڑا غرور ۔ پھر میں نے ان کو بلایا پکار کر ۔ پھر میں نے ان کو ظاہر بھی
لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝۹ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ
سمجھایا اور پوشیدہ بھی سمجھایا چپکے سے ۔ تو میں نے کہا کہ معافی مانگو اپنے پروردگار سے بیشک
كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَّيُمْدِدْكُمْ
وہ بڑا بخشنے والا ہے ۔ تم پر بھیج دے گا آسمان سے موسلا دھار مینھ ۔ اور تمہاری مدد
بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝۱۲ۭ
فرمائے گا مال اور بیٹوں سے اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کردے گا
مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝۱۳ۚ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝۱۴ اَلَمْ تَرَوْا
تمہیں کیا ہو گیا کیوں نہیں اعتقاد کرتے اللہ کے وقار کا ۔ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا فرمایا طرح طرح سے ۔ کیا تم
كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝۱۵ۙ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ
دیکھتے نہیں کہ کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان اوپر تلے ۔ اور بنایا چاند کو ان

فِيهِنَّ نُورًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ
میں اجالا اور بنایا آفتاب کو جلتا ہوا چراغ۔ اور اللہ نے تم کو اگایا
مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾
زمین سے جما کر۔ پھر تم کو لوٹا کر اسی زمین میں لے جائیگا اور تم کو باہر نکالے گا
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا
اور اللہ نے بنادی تمہارے لئے زمین بچھونا۔ تاکہ چلو اس کے کشادہ راستوں
فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَّمْ
میں۔ نوح نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار انھوں نے میرا کہنا نہ مانا اور ایسے کا کہا مانا جس کے
يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾
حق میں اس کے مال اور اس کی اولاد نے نقصان ہی بڑھایا۔ اور انھوں نے فریب کیا بڑا فریب۔
وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّ
اور کہا کہ ہرگز نہ چھوڑنا اپنے معبودوں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَد کو اور نہ سواع کو۔ اور
لَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوا كَثِيرًا ۚ وَلَا تَزِدِ
نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو ف اور بیشک نہیں کہ انھوں نے بہتیروں کو گمراہ کردیا اور بارالٰہا
الظّٰلِمِينَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوا فَاُدْخِلُوا نَارًا ۙ
کچھ نہ بڑھا ستمگاروں کے حق میں گمراہی کے سوائے اپنی ہی خطاؤں کے باعث وہ غرق کردیے گئے پھر آگ میں داخل کردیے گئے
فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ
تو انھوں نے نہ پائے اپنے لئے اللہ کے سوائے مددگار۔ اور نوح نے عرض کیا
لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ
کہ اے میرے پروردگار نہ چھوڑ دے زمین پر کافروں کا ایک بھی بسنے والا گھر۔ بیشک اگر تو
تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ
ان کو چھوڑ دے گا تو وہ بہکائیں گے تیرے بندوں کو اور جو جنیں گے وہ بدکار کافر ہی ہو گا اے میرے پروردگار
اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِينَ
بخش دے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو شخص میرے گھر میں آئے ایمان لا کر اس کو اور تمام باایمان مردوں

ف یوں تو انھوں نے بُت سیکڑوں بنا رکھے تھے کہ ان کے آگے سجدے کرتے اور ان کی پرستش میں لگے رہتے تھے لیکن خاص طور پر بڑے بت یہ پانچ تھے مرد کی شکل پر ایک دیوتا بنا رکھا تھا اس کا نام ود تھا ایک عورت کی سی مورت دیوی بنا رکھی تھی جس کا نام سواع رکھ چھوڑا تھا ایک شیر کی سی مورت تھی جس کا نام یغوث تھا ایک گھوڑے کی سی شکل کی مورت تھی اس کا نام یعوق تھا ایک کرگس کی سی مورت تھی اس کا نام نسر تھا۔

وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝۲۸ۧ

اور با ایمان عورتوں کو اور ظالموں پر بربادی ہی بڑھاتا رہ ۔

(۷۲) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (۴۰) — رکوعاتہا ۲ — آیاتہا ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا

(ش ۷) کہہ دے کہ میری جانب وحی کی گئی ہے (مجھے قرآن پڑھتے) سن گئے چند جنات ۔ پھر کہا کہ ہم

سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۱ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ

نے سنا ہے ایک عجیب قرآن ۔ جو نیک راہ دکھاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے ۔

وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲ۙ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ

اور ہم ہرگز نہ شریک ٹھہرائیں گے اپنے پروردگار کا کسی کو اور یہ (کہا) کہ بڑی اونچی شان ہے ہمارے پروردگار کی نہ اس

صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى

نے جورو بنائی اور نہ بیٹا ۔ اور ہم میں بیوقوف لوگ اللہ پر جھوٹ افترا

اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴ۙ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ

کیا کرتے تھے ۔ اور ہمارا خیال تو یہ تھا کہ ہرگز نہ بولیں گے انسان اور جنات اللہ

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ

پر کوئی جھوٹ بات ۔ (ش ۸) اور بہتیرے مرد بنی آدم میں سے پناہ پکڑا کرتے تھے

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶ۙ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا

جنات میں سے کتنے ہی مردوں کی تو ان آدمیوں نے جنات کا غرور ہی زیادہ کیا ف اور ان آدمیوں کو

ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷ۙ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ

بھی ایسا ہی خیال تھا جیسا تمہارا خیال تھا کہ اللہ ہرگز نہ اٹھائے گا کسی کو ف۲ اور ہم نے ٹٹول دیکھا آسمان کو

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝۸ۙ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ

تو اس کو پایا کہ بھرا ہوا ہے سخت چوکیداروں اور انگاروں سے ف۳ اور ہم جا بیٹھا کرتے تھے

مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا

آسمان کے بہت سے ٹھکانوں میں سننے کے لئے تو جو کوئی اب سننے کا قصد کرے اپنے لئے پائے ایک انگارہ

ف۱

زمانہ جاہلیت میں جب یہ لوگ کسی وادی یا خوفناک بیابان میں گزرتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ اعوذ بسید ہذا الوادی من سفہاء قومہ یعنی میں اس وادی کے سردار کی پناہ پکڑتا ہوں اس کی قوم کے بے وقوف اشخاص سے ان کے خیال میں بیابانوں پر جنات کا تسلط تھا گویا جنوں کے سردار کی پناہ طلب کرتے تاکہ اس کے ماتحت جنات کچھ اذیت نہ پہنچائیں مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی رسوم اور اقوال سے آدمیوں نے ہم جنوں کو اور بھی زیادہ مغرور بنا دیا ۔

ف۲

یعنی قیامت نہیں ہونے کی اور نہ کوئی زندہ ہو کر قبر سے اٹھے گا یا یہ مطلب ہے کہ اب اللہ کسی کو پیغمبر بنا کر نہیں بھیجے گا جو پہلے ہو چکے سو ہو چکے ۔ اس میں گویا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا درپردہ انکار تھا ۔

ف۳

شہب جمع ہے شہاب کی مطلب یہ ہے کہ آسمان کو جو ہم نے ٹٹولا تو دیکھا کہ اس میں بڑے قوی ہیکل فرشتے چوکیدار بنا کر ہر طرف تعینات کر دیئے گئے ہیں تاکہ کوئی جن آسمانی کلام سننے کو آئے تو اس کو شہاب کے انگاروں سے دفع کریں ۔

فضائل

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی سورہ جن پڑھے وہ دنیا سے نہ نکلے گا جب تک کہ

(باقی صفحہ ۷۴۸ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۷۶ پر)

رَصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ

تاک لگائے ہوئے اور ہم نہیں جانتے کہ کچھ برائی منظور ہے زمین کے رہنے والوں پر یا ارادہ فرمایا ہے

بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ

انکے حق میں ان کے پروردگار نے بھلائی کا۔ اور کچھ تو ہم میں سے نیک ہیں اور کچھ اور طرح

ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ

کے ہیں۔ ہم کئی مختلف فرقے ہیں۔ اور ہم نے جان لیا کہ ہم نہ ہرا

نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا

سکتے ہیں اللہ کو زمین میں اور نہ اس کو ہرا سکتے ہیں بھاگ کر۔ اور ہم نے جب

سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ

راہ کی بات سنی ہم اس پر ایمان لے آئے۔ پس جو شخص ایمان لائے گا اپنے پروردگار پر تو وہ نہ

بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ

کسی نقصان کا خوف کریگا اور نہ ظلم کا۔ اور ہم میں سے بعض تو فرمانبردار ہیں اور بعض گنہگار!

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

پس جو فرمانبردار بنے تو انھوں نے راہ راست کا قصد کیا۔ اور جو گنہگار ہیں

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ

سو وہ دوزخ کے ایندھن ہوئے۔ (ف ۹) اور (اے محمد کہہ دے کہ میری جانب یہ بھی وحی آئی ہے کہ) اگر یہ لوگ سیدھے

لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ

راستہ پر قائم رہتے تو ہم ضرور ان کو سیراب کرتے بکثرت پانی سے تاکہ اس میں ان کا امتحان کریں ف۱ اور جو منہ موڑے اپنے پروردگار

ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ

کی یاد سے وہ اس کو داخل کرے گا سخت عذاب میں۔ (ف ۱۰) اور یہ کہ مسجدیں تو اللہ ہی کے لئے

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ

ہیں پس نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو۔ اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا

یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا

بندہ کہ اللہ کی عبادت کرے تو (یہ جنات) اس بندہ پر بھیڑ لگانے کو ہوجاتے ہیں کہہ دے کہ بس میں تو اپنے

ف۱ یعنی اگر ایمان لے آتے تو اس قدر کثرت سے پانی برساتے کہ قحط نام کو بھی نہ آتا اناج کی ریل پیل ہوجاتی

ف۲ جنات حضرت نبی کریمؐ کو نماز پڑھتے دیکھتے کہ کس خشوع وخضوع سے اپنے اللہ کے آگے دست بستہ کھڑے ہوئے اس کا معجز کلام خلوص کے ساتھ پڑھتے ہیں پھر کبھی جھکتے ہیں کبھی اپنے مولیٰ کے آگے پیشانی زمین پر رکھ دیتے ہیں صحابہ ہیں کہ دست بستہ صف باندھے پیچھے کھڑے ہیں اور جس طرح اللہ کا پیارا پیشوائے امت کرتا جاتا ہے وہ بھی کرتے جاتے ہیں تو یہ عجیب حالت دیکھ کر کلام مجید سننے کے شوق میں سرور عالم کے گرد گھرے آتے تھے۔ اور کچھ بیچ ایک دوسرے سے چمٹے جاتے تھے اللہ پاک نے اپنے حبیبؐ کو حکم فرمایا کہ ان کو اپنی عبادت کا اصل مطلب سمجھادو۔

(بقیہ صفحہ ۷۴۷)
اپنا ٹھکانا جنت میں نہ دیکھ لے گا یعنی اپنا وہ جنت کا ٹھکانا جس میں مرنے کے بعد اس سورت کی برکت سے اس کو جانا ہوگا مرنے سے پہلے پہلے ضرور دیکھ لے گا۔ اور دفع آسیب وجن وپری اور بھوت اور نظر بد کے لئے اس سورت کا سات بار پڑھنا نہایت موثر ہے۔

ع ۱۹ ۱۱

(شان نزول صفحہ ۷۶۸ پر)

رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا

پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اس کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ کہہ دے نہ میرے اختیار میں تم کو ضرر پہنچانا ہے

وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ

اور نہ راہ راست پر لے آنا۔ (ش ۱۱) کہہ دے کہ مجھ کو ہرگز نہ پناہ دے گا اللہ کے عذاب سے کوئی شخص۔ اور ہرگز

اَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِسٰلٰتِہٖ

نہ پاؤں گا اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ۔ لیکن (میں اپنا فرض منصبی ادا کرتا ہوں (خبر پہنچانا اللہ کی طرف سے اور

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ

پیغام رسانی) اور جو شخص نافرمانی کرے گا اللہ اور اسکے رسول کی تو بیشک اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ

فِیْہَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ

وہیں رہیں گے۔ (یہ کافر تو غفلت ہی میں رہیں گے) یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اس وقت ان

اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ

کو معلوم ہو جائے گا کس کے مددگار کمزور اور شمار میں کم ہیں۔ کہہ دے میں نہیں جانتا کہ وہ نزدیک ہے

مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ

کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یا مقرر کریگا اس کیلئے میرا پروردگار کوئی میعاد وہ عالم الغیب ہے

فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ

پس وہ خبر نہیں دیتا اپنے بھید کی کسی کو مگر ہاں جو پسند فرمالیا

رَّسُوْلٍ فَاِنَّہٗ یَسْلُکُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

کسی رسول کو تو اللہ چلاتا ہے اس کے آگے اور اس کے پیچھے چوکیدار ف

لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّہِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْہِمْ وَاَحْصٰی

تاکہ جان لے کہ بیشک انھوں نے پہنچا دیے اپنے پروردگار کے پیغام اور اس نے گھیر رکھا ہے جو کچھ ان کے پاس ہے اور

کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع

گن لی ہے ہر چیز کی گنتی۔

ع ۲ / ۱۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

ف
یعنی اپنے برگزیدہ رسول کو غیب کی بات پر مطلع فرمادیتا ہے اور فرشتے اس کے محافظ تعینات فرمادیتا ہے کہ وہ اس کو اور اس وحی کو جو آسمان سے اس پر نازل ہوتی ہے شیطانوں اور اس کے وسوسوں سے بچائے رہتے ہیں تاکہ وحی آسمانی یعنی کلام ربانی اور افترا شیطانی میں اختلاط نہ ہونے پائے ورنہ دین حق کی حقانیت پر وثوق نہ رہے اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کو معصوم کہا جاتا ہے اور یہی باعث ہے کہ شیطان کسی کے خواب میں بھی سرور کائنات کی شبیہہ نہیں بن سکتا۔

(شان نزول صفحہ ۸۷۷ پر)

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ

(ش ۱۲) اے چادر اوڑھنے والے ۔ کھڑا رہا کر رات کو مگر کسی رات (نہ ہو تو معاف ہے) آدھی رات تک کھڑا رہا کر یا

مِنْهُ قَلِيْلًا ۝۳ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴ اِنَّا

اس میں سے کچھ کم کر لے ۔ یا آدھی سے کچھ بڑھا دیا کر اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا کر صاف ۔ ہم عنقریب

سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً

ڈالیں گے تجھ پر ایک بھاری فرمان ف ۱ بیشک رات کا اٹھنا خوب نفس کچلتا ہے اور اس وقت

وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝۶ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝۷ وَاذْكُرِ

دعا بھی ٹھیک ادا ہوتی ہے ۔ تجھ کو دن میں تو بڑا مشغلہ رہتا ہے ف ۲ اور اپنے

اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝۸ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

پروردگار کا نام لے اور سب سے الگ ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جا ۔ مالک ہے مشرق اور مغرب کا

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝۹ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

کوئی معبود نہیں اس کے سوا تو اسی کو کارساز بنا ۔ اور ان باتوں پر صبر کر جو (کافر) کہتے ہیں

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝۱۰ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي

اور ان کو چھوڑ اچھے طریقے سے چھوڑنا ۔ اور چھوڑ دے مجھ کو اور جھٹلانے والے خوشحال (کافروں)

النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝۱۱ اِنَّ لَدَيْنَاۤ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝۱۲ وَّ

کو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے ۔ بیشک ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور دوزخ ۔ اور

طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۳ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ

ایسا کھانا جو گلے میں اٹکے اور دردناک عذاب ! جس دن کانپ اٹھے زمین

وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝۱۴ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ

اور پہاڑ اور ہو جائیں پہاڑ بھر بھرا ریت ہم نے بھیجا ہے تمہاری جانب

رَسُوْلًا ۵ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝۱۵

پیغمبر تم پر گواہی دینے والا جس طرح بھیجا تھا فرعون کی طرف پیغمبر

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝۱۶

تو کہا نہ مانا فرعون نے پیغمبر کا پس ہم نے اس کو دھر پکڑا وبال کی پکڑ ۔ (شان نزول صفحہ ۷۷۰ پر)

ف ۱ یعنی تم پر قرآن نازل فرمائیں گے اور تم پر تبلیغ رسالت اور دعوت اسلام کے حکم کا بھاری بوجھ ڈالیں گے تو عبادت اور ریاضت کرو تاکہ وہ بھاری بوجھ ہلکا اور تعمیل ارشاد سہل و آسان ہو جائے ۔

ف ۲ یعنی دن کو تو وعظ و نصیحت ہی سے فراغت نہ ملے گی اس لئے عبادت کے واسطے رات کا وقت خاص کر دو کہ نفس بھی خوب کچلا جائے اور دعا بھی دل سے نکلے ۔

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ

تو اگر تم کفر کروگے تو کیوں کر بچوگے اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر ڈالے

شِيْبًا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

گا۔ آسمان اس دن پھٹ جانے والا ہے اس کا وعدہ ہو کر رہے گا۔ کچھ شک نہیں یہ

ع ١٩ ١٤ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ

تو نصیحت ہے تو جو چاہے راستہ پکڑے اپنے پروردگار کی جانب۔ (ش ۱۳) تیرا پروردگار

يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ

جانتا ہے کہ تو کھڑا رہتا ہے قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات اور تہائی رات

وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ

اور نیز کچھ لوگ جو تیرے ساتھ ہیں (وہ بھی اسی قدر کھڑے رہتے ہیں) اور اللہ ہی اندازہ کر سکتا ہے رات کا اور دن کا

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ

اس نے جان لیا کہ تم اس کو نباہ نہ سکو گے تو اس نے تم پر رحم فرمایا تو پڑھو جس قدر قرآن آسانی

الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ

سے پڑھ سکو۔ اللہ نے معلوم کیا کہ تم میں سے بعض بیمار پڑیں گے اور کتنے ہی لوگ سفر

فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ

کریں گے ملک میں اور چاہتے ہوں گے اللہ کا فضل (یعنی معاش) اور کتنے لوگ لڑتے ہوں گے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اللہ کی راہ میں، تو پڑھو جتنا آسان ہو قرآن میں سے اور قائم رکھو نماز

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

اور دیتے رہو زکوٰۃ اور اللہ کو قرض دو قرض حسن ف اور جو تم آگے

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ

بھیج دو گے اپنے لئے کوئی عمل نیک تو اس کو پاؤ گے اللہ کے ہاں کہ وہ بہتر اور

ع ٢ ١ ١٤ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾

بہت بڑا ہے اجر میں اور مغفرت طلب کرو اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ف ۱ قرض حسن عرفاً ایسے بے سود قرض کو کہتے ہیں جس کا شدید تقاضا نہ ہو اگر مقروض ادا نہ کر سکے بلا ادا کئے مر جائے تو آخرت کا بھی مواخذہ نہ رہے لیکن اللہ کو قرض دینے سے مراد زکوٰۃ دینا صدقات خیرات ہیں۔ مال سب اللہ کا بندے سارے اسی کے یہ اسی کا احسان ہے کہ ایک خوشحال بندے سے اسی کے بھائی یعنی حاجتمند بندے کو دلواتا ہے اور اس کو اپنے اوپر قرض فرماتا ہے کہ اس کا عوض ضرور مرحمت فرمائے گا اور عوض بھی دس گنا۔ لیکن یہ زیادتی سود نہیں کیونکہ اول تو اس کا نام قرض ہی مجازاً ہے دوسرے اگر قرض بھی ہو تو آقا اور غلام کے مابین زیادتی سود ہی نہیں۔ تیسرے یہ عطیہ اور بڑھوتری محض فضل رب العالمین ہے نہ قرض میں مشروط ہے۔ نہ ادائیگی کا جز۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۷۰ پر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ

(ش ۱۴) اے لحاف میں لپٹے ہوئے کھڑا ہو (لوگوں کو ڈرا) اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے

فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ

پاک رکھ۔ اور پلیدی سے دور رہ اور اس نیت سے احسان نہ کر کہ زیادہ معاوضہ چاہیے۔ اور اپنے اللہ

فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿۹﴾

واسطے صبر کر۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ وقت اس روز ایک کٹھن روز ہوگا

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿۱۱﴾

کافروں پر نہ آسان۔ (ش ۱۵) چھوڑ دے مجھ کو اور اس (نابکار) کو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ

اور اس کو عطا کیا بہت سا مال۔ اور بیٹے (مجالس میں) بیٹھنے والے۔ اور اس کے لئے ہر

لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا

طرح کا سامان) مہیا کر دیا۔ پھر طمع کرتا ہے کہ اور دوں۔ نہیں نہیں۔ وہ تو ہماری آیتوں کا

عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ

مخالف ہے۔ عنقریب میں اس کو چڑھاؤں گا صعود (پہاڑ) پر ف اس نے سوچا اور اندازہ کیا تو وہ

كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ

مارا جائے۔ پھر مارا جائے اس نے کیسے اندازہ کیا۔ پھر اس نے نگاہ کی پھر تیوری چڑھائی

وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

اور برا سا منہ بنایا پھر پشت پھیری اور تکبر کیا۔ پھر بولا یہ (قرآن) تو بس جادو ہے کہ (جادوگروں سے) نقل

يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ

کیا جاتا ہے۔ یہ (قرآن) تو کسی بشر کا کہا ہوا ہے۔ میں عنقریب اس کو دوزخ میں ڈالوں گا اور تو کیا

اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا

سمجھا کہ دوزخ ہے کیا؟ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے جھلس دینے والی تن بدن کو۔ (ش ۱۶) اس پر

ف دوزخ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام صعود ہے منجملہ اور عذابوں کے ایک عذاب یہ بھی ہوگا کہ دوزخیوں کو صعود پر چڑھنا ہوگا ستر برس میں بمشکل اس کی چوٹی پر پہنچیں گے وہاں سے پھسل کر دوزخ میں آ پڑیں گے اور پھر چڑھیں گے اور پھر پھسلیں گے عیاذاً باللہ۔

(شانِ نزول صفحہ ۸۷۷ پر)

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا
انیس (فرشتے تعینات) ہیں۔ (ف ۱۷) اور ہم نے جو دوزخ کے موکل مقرر کئے ہیں وہ فرشتے ہی ہیں۔ اور ان
جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ
کی گنتی بس ایک بلا بنائی ہے کافروں کے حق میں تاکہ وہ لوگ تو یقین کریں
اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ
جن کو کتاب دی گئی ہے اور جو مسلمان ہیں ان کا ایمان اور زیادہ ہو اور شبہ نہ لائیں
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ
اہل کتاب اور مسلمان اور تاکہ کہیں وہ لوگ جن
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ
کے دلوں میں مرض ہے اور کافر کہ اللہ کی کیا غرض ہے اس مثال سے؟
كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ
اسی طرح اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہے اور
مَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ ع
کوئی نہیں جانتا تیرے پروردگار کے لشکروں کو مگر وہ خود ہی اور یہ تو ایک نصیحت ہے بنی آدم کے لئے۔
كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾
سچ تو یہ ہے قسم ہے چاند کی اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب روشن ہو۔
اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ
کہ دوزخ بڑی چیزوں میں سے ایک (بڑی چیز) ہے ڈرانے والی ہے بنی آدم کو۔ اس شخص کو جو تم میں سے چاہے کہ
اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾
آگے بڑھے یا پیچھے رہے ف ہر شخص اپنے کئے ہوئے میں پھنسا ہوا ہے۔
اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ
مگر داہنی طرف والے باغوں میں ہوں گے پوچھتے ہوں گے گنہگاروں
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ
سے کہ کون چیز تم کو لے گئی دوزخ میں؟ وہ کہیں گے نہ تو ہم نماز

ف یعنی فعل خیر اور عمل نیک کی جانب پیش قدمی کرے اور آگے جنت میں جا داخل ہو یا فعل خیر سے پیچھے رہے اور پس پشت دوزخ میں جھونک دیا جائے۔

ع ۱۵ ۳۱

عند المتقدمین ۳۱ مع ۲۶

(شان نزول صفحہ ۸۷۸ پر)

الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ
پڑھا کرتے تھے اور نہ ہم فقیر کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بحث کیا کرتے
مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا
تھے بحث کرنے والوں کے ساتھ ف۱ اور ہم جھٹلایا کرتے تھے روز جزا کو۔ یہاں تک کہ ہم
الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ
کو موت آگئی تو ان کے کام نہ آئے گی سفارش کرنے والوں کی سفارش۔ پس ان کو کیا ہو گیا ہے
التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ
کہ نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں۔ گویا وہ گدھے ہیں بدکے ہوئے۔ کہ بھاگے
مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا
ہیں شیر سے۔ بلکہ چاہتا ہے ان میں سے ہر شخص کہ اس کو دیئے جائیں صحیفے
مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾
کھلے ہوئے۔ نہیں نہیں۔ بلکہ یہ آخرت سے ڈرتے نہیں۔ نہیں نہیں یہ قرآن تو نصیحت ہے
فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ
پس جو کوئی چاہے اس کو یاد کرے۔ اور وہ یاد ہی نہیں کر سکتے بے مشیت الٰہی۔ اسی
هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾
کی شان ہے کہ اس سے ڈرنا چاہیئے اور وہی بخشنے کے لائق ہے۔

سورۃ القیٰمۃ مکیۃ ۷۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتہا ۴۰ رکوعاتہا ۲

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾
قسم کھاتا ہوں روز قیامت کی۔ اور قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی ف۲
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى
(کہ سب لوگ قیامت کے روز زندہ ہونگے) کیا انسان ایسا خیال کرتا ہے کہ ہم جمع نہ کرینگے اس کی ہڈیوں کو؟ ہاں ضرور کریں گے ہم اس
اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿٥﴾
بات پر قادر ہیں کہ درست کر دیں اس کے پور پور۔ (ف ۱۸) بلکہ انسان چاہتا ہے کہ نافرمانی کرتا رہے اپنے اگلے (زمانہ میں) بھی

ف۱ یعنی جو لوگ اللہ کی آیتوں میں کٹ حجتیاں نکالتے اور بکواس کیا کرتے تھے۔ ہم بھی ان کے ساتھ بکواس کیا کرتے تھے۔

ف۲ ابتدا میں عموماً انسان کا نفس لہو و لعب کھیل کود کی جانب مشغول ہوتا ہے نہ نیکی کی اس کو رغبت ہوتی ہے نہ نیک کام پر اس کا جی لگتا ہے ایسے نفس کو نفس امارہ بالسوٓ کہتے ہیں اس کے بعد جب ذرا ہوش میں آتا ہے اور نیک بد بُرا بھلا سمجھنے لگتا ہے تو بچپن کی حرکات سے باز آ کر کچھ نیکی کی جانب متوجہ ہوتا ہے تاہم گاہے ماہے اپنی پرانی عادت پر کسی برائی کا مرتکب ہو بیٹھتا ہے لیکن فوراً ہی متنبہ ہو کر اپنی خطا کا معترف ہوتا ہے اور اپنے آپ کو اس بدی کے سرزد ہونے پر ملامت کرنے لگتا ہے اس نفس کا نام نفس لوامہ ہے اس کے بعد جب اس کا نفس پورے طور پر اصلاح پذیر ہو جاتا ہے تو خود بخود نیکی کا خوگر بدی سے بیزار بن جاتا ہے ریاضت کا شائق صبر و تحمل کا شیدا حسن خلق کا گرویدہ ہو جاتا ہے ایسے پاک نفس کا نام نفس مطمئنہ ہے۔

ع ۲ / ۲۵ / ۱۶

(شان نزول صفحہ ۸۷۸ پر)

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ

پوچھتا ہے کہ کب ہوگا روز قیامت ؟ تو جب آنکھیں پتھرا جائیں اور چاند

الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ

گہنا جائے ۔ اور ایک جا جمع کر دیئے جائیں سورج اور چاند ۔ آدمی بول اٹھے گا اس دن کہ اب

اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾

کہاں بھاگ کر جاؤں ؟ نہیں نہیں کہیں پناہ نہیں ۔ تیرے پروردگار ہی کی جانب اس روز ٹھہرنا ہے ۔

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ

انسان کو جتا دیا جائے گا اس دن جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا بلکہ انسان خود

عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾ لَا

اپنے اوپر حجت ہے ۔ گو بیش لایا کرے اپنے بہانے ف۱ (ش ۱۹)

تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ

(اے محمد) نہ ہلا قرآن پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ تو جلد اس کو یاد کرلے ۔ بیشک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا

قُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا

اور پڑھنا ۔ پھر جب ہم قرآن پڑھا کریں تو پیروی کرا سکے پڑھنے کی ۔ پھر ہمارے ذمہ ہے اس کا

بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾

بیان کر دینا ف۲ کوئی نہیں بلکہ تم دوست رکھتے ہو دنیا کو اور چھوڑے دیتے ہو آخرت کو ۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ

کتنے ہی منھ اس دن تروتازہ اپنے پروردگار کی جانب دیکھ رہے ہونگے ۔ اور کتنے ہی منھ اس دن

بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ

اداس ہوں گے ۔ ان کا خیال ہے کہ ان پر ایسی سختی کی جائے گی جو کمر توڑ دے گی ۔ کوئی نہیں جب جان ہنسلی

التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَ

تک آ پہنچے ۔ اور لوگ کہیں کہ کون جھاڑنے پھونکنے والا ہے اور مرنے والے کو یقین ہو جائے کہ یہ جدائی کا وقت ہے اور

الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ ع ۱ / ۱۷

لپٹ جائے اس کی ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے ۔ تیرے پروردگار ہی کی جانب اس دن چلنا ہے ۔

ف۱

یعنی اگر انسان خود اپنے نفس میں غور کرے تو اپنے خالق کی وحدانیت کا قائل ہو جائے اور اگر یہ کہے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا تو یہ محض اس کی کٹ حجتی اور حیلے بہانے ہیں جن کی سنائی نہ ہوگی۔ یا یہ معنی ہیں کہ قیامت کے دن اس کے اعضا اس کے مقابلے میں گواہی دیں گے گو وہ کتنے ہی بہانے بنایا کرے۔

ف۲

اللہ پاک نے جبریل کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا فرمایا کیونکہ جبریلؑ اللہ کے پیغامبر اور قرآن لانے میں محض واسطہ تھے مطلب یہ ہے کہ جب جبریلؑ قرآن پڑھا کریں تو تم خاموش بیٹھے سنا کرو ان کے سنا چکنے کے بعد دوبارہ پڑھ لیا کرو۔ ان کے پڑھنے میں تمہارا زبان چلانا ٹھیک نہیں اس کا تمہارے سینے میں جمع کر دینا یعنی تم کو یاد کرا دینا اور اس کا پڑھنا تمہارے لئے آسان کر دینا اور اس کا صاف مطلب سمجھا دینا سب کچھ ہمارے ذمہ ہے۔ یہ مطلب بھی ممکن ہے کہ متفرق وحی کا یکجا مصحف میں جمع کر دینا (جیسا کہ حضرت شیخین کے ہاتھوں ہوا) اور یاد کرانا (جس کو ہر زمانہ میں حفاظ یاد کرتے ہیں) اور مطلب سمجھا دینا (کہ ہمیشہ علمائے مفسرین تفاسیر کرتے اور ترجمے کرتے رہتے ہیں) سب ہمارے ذمے ہے یہ اللہ پاک کی حفاظت ہی ہے کہ تیرہ سو برس گزر چکے اور قرآن میں ایک زیر زبر کی بھی تحریف نہیں ہوئی اور نہ ممکن ہے ورنہ آسمانی کتابوں میں بھی چند سال بعد ہی رد و بدل شروع ہو گیا۔

(شان نزول صفحہ ۸۷۸ پر)

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾ ثُمَّ
تو (کافر نے) نہ سچ مانا اور نہ نماز پڑھی۔ و لیکن جھٹلایا اور روگردانی کی پھر
ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾ ثُمَّ اَوْلٰى
گیا اپنے گھر کی طرف اکڑتا ہوا ف (ش ۲۰) تجھ پر افسوس پھر افسوس کم افسوس پھر تجھ پر افسوس
لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾
پھر افسوس پر افسوس۔ کیا انسان یہ خیال رکھتا ہے کہ بیکار چھوڑ دیا جائے گا ؟
اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً
کیا وہ منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے۔ پھر وہ جما ہوا خون تھا
فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾
پھر اللہ نے پیدا کیا تو درست کیا پھر اس کی دو قسمیں کیں مرد اور عورت۔
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾
کیا وہ اللہ اس پر قادر نہیں کہ مردے زندہ کرے ف۲



شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا
بیشک آچکا ہے انسان پر ایک وقت زمانہ میں سے کہ وہ کچھ چیز نہ تھا جس کا
مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ
تذکرہ ہوتا ف۳ ہم نے پیدا کیا آدمی کو نطفہ سے جو (چند چیز) سے ملا ہوا تھا ف۴ ہم اس کو
فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿٢﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا
آزمانا چاہتے ہیں پس ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنایا ہم نے اس کو راستہ دکھا دیا یا شکر گزار بنتا ہے
وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا
اور یا ناشکر۔ ہم نے تیار کر رکھی ہیں کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق
وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا
اور دہکتی ہوئی آگ۔ بیشک نیک بندے (ایسی شراب کے) جام پییں گے جس میں آمیزش

ف۱ ابو جہل ملعون مراد ہے

ف۲ اس کے بعد سبحانک بلیٰ پڑھنا چاہیئے۔ سرور عالم پڑھا کرتے تھے۔

ع ۲ / ۱۸

ف۳ یعنی ہر شخص کو اپنی ماں کے پیٹ میں رہنے کا زمانہ ایسا ہو چکا ہے کہ وہ کوئی قابل تذکرہ چیز نہ تھا اور اب سب کچھ دیکھتا سنتا ہے یا انسان سے آدم علیہ السلام مراد ہیں کہ ان پر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرا تھا کہ ابھی مٹی کے پتلہ ہی پتلہ تھے اس کے بعد روح پھونک دی گئی۔

ف۴ یعنی اول تو خود نطفہ عضو عضو کا نچوڑ اور پھر مرد کی منی عورت کی منی سے مختلط ہوئی پھر اس میں حیض کے خون کی ملونی ہوئی

(شان نزول صفحہ ۸۷۰ پر)

كَافُوْرًا ۚ ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾

کافور کی ہوگی۔ یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے (خاص) بندے پئیں گے وہ بہالے جائیں گے اسکی نالیاں

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾

(ش۲۱) وہ منت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت پھیلی ہوئی ہوگی

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿٨﴾

اور کھانا کھلاتے ہیں باوجود اس کی حاجت کے محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿٩﴾

(اور کہہ دیتے ہیں) کہ ہم تم کو خاص اللہ کے واسطے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ

ہم کو ڈر لگ رہا ہے اپنے پروردگار سے ایک اداس نہایت سخت دن کا۔ تو اللہ نے ان کو بچا لیا

شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۚ ﴿١١﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

اس دن کی سختی سے اور ان کو لا ملایا تازگی اور خوشحالی سے اور ان کو جزا عنایت فرمائی انکے صبر

جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿١٢﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ

کرنے کی بہشت اور ریشمی لباس۔ وہاں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے تختوں پر نہ وہاں دھوپ

فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۚ ﴿١٣﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ

دیکھیں گے اور نہ جاڑے کی ٹھٹھر۔ اور ان پر جھکے پڑتے ہیں اسکے (درختوں کے) سائے اور نیچے

قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ

کر دیئے گئے ہیں اس کے پھل لٹکا کر۔ اور ان پر دور چل رہا ہوگا چاندی کے باسنوں اور آبخوروں

كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ

کا جو شیشے (جیسے شفاف) ہونگے۔ شیشے بھی چاندی کے کہ ان کو ماپ رکھا ہے ایک انداز پر ف اور ان کو وہاں

فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۚ ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى

ایسے جام شراب پلائے جائیں گے جس میں آمیزش سونٹھ کی ہوگی۔ ایک چشمہ ہے بہشت میں جس کا نام

سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ

سلسبیل ہے۔ اور ان کے پاس آتے جاتے ہوں گے لڑکے سدا رہنے والے۔ جب تو ان کو دیکھے

قرأ حفص بغير الالف في الوصل فيهما والوقف على الاول بالالف وعلى الثاني بغير الالف ١٢

ف۱ یعنی ساقیان شراب جب جام شراب کے دور چلائیں گے تو ہر جنتی کو اس کے پیاس کے موافق نپا نپایا دیں گے تاکہ نہ سیر ہو کر بچا ہوا واپس کرنے کی تکلیف اٹھانی پڑے نہ کمی کے باعث آدمی پیاس رہ کر دوبارہ مانگنے کی کلفت سہنی پڑے یا یہ مطلب ہے کہ ان چاندی کے آبخوروں کو جو شیشے کی مانند شفاف ہیں کار کنان قضا و قدر نے خاص شکلوں پر بنایا ہے۔

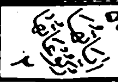
(شان نزول صفحہ ۸۷۸ پر)

حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا
تو ایسا خیال کرے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے ۔ (ش ۲۲) اور جب تو دیکھے اس جگہ تو دیکھے (بیشمار) نعمت اور ایک
كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ
بڑی سلطنت ۔ جنتیوں پر کپڑے ہوں گے باریک ریشمی سبز اور دبیز ریشمی اور ان کو پہنائے جائیں
مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ
گے چاندی کے کنگن ۔ اور ان کو پلائے گا ان کا پروردگار پاکیزہ شراب ۔ یہ ہے تمہارا
لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ ۱ ع ۲۲ ۱۹
بدلہ اور تمہاری کوشش نیک لگی ۔ ہم نے نازل فرمایا تجھ پر
الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ ۚ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ
قرآن آہستہ آہستہ تو صبر کر اپنے پروردگار کے حکم (کے انتظار میں) اور کہنا مان ان میں سے کسی گنہگار
كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ ۚ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ ۚ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ
یا ناشکر کا ۔ اور نام لے اپنے پروردگار کا صبح اور شام اور کچھ رات میں اس کو
لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَ
سجدہ کر اور اس کی تسبیح کرتا رہ بڑی رات تک یہ کافر تو دنیا ہی چاہتے ہیں اور
يَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ
چھوڑ رکھا ہے اپنے پس پشت ایک بھاری دن کو ۔ ہم ہی نے ان کو پیدا کیا اور ہم ہی نے انکے
اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ
بندھن مضبوط کئے ف اور ہم جب چاہیں بدل لائیں ان ہی جیسے اور لوگ ۔ یہ تو
تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ
نصیحت ہے تو جو چاہے اختیار کرے اپنے پروردگار کی جانب راستہ اور تم نہ چاہو گے
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ ۙ يُّدْخِلُ
مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے ۔ بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۔ داخل کرے جسے
مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع ۲ ع ۹ ۲
چاہے اپنی رحمت میں ۔ اور ظالموں کے لئے تیار کر رکھا ہے دردناک عذاب ۔

ف یعنی ہر عضو مضبوط اور ہر جوڑ بند مستحکم بنایا۔

(شان نزول صفحہ ۸۷۰ پر)





شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝١ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝٢ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝٣

(ش ۲۳) ان ہواؤں کی قسم جو نرم رفتار چلائی جاتی ہیں۔ پھر جھونکے دیتی ہیں زور سے۔ اور (ابر کو) منتشر کر دیتی ہیں اٹھا کر۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝٤ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝٥ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝٦ اِنَّمَا

پھر جدا کر دیتی ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے۔ نصیحت لا ڈالتی ہیں الزام رفع کرنے کو یا ڈرانے کو ف کچھ شک

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝٧ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝٨ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝٩

نہیں جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونا ہے۔ تو جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں۔ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے۔

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝١٠ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝١١ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝١٢

اور جب پہاڑ اڑائے جائیں۔ اور جب پیغمبر وقت مقرر پر حاضر کیے جائیں ف کس دن کے لئے ملتوی ہیں ف

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝١٣ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝١٤ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اس فیصلے کے دن کے لئے۔ اور تو کیا سمجھا کہ فیصلے کا دن ہے کیا؟ خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٥ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٦ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٧

جھٹلانے والوں کی۔ کیا ہم ہلاک نہیں کر چکے اگلے لوگوں کو؟ پھر ان ہی کے پیچھے پیچھے چلتا کر دینگے ان پچھلوں کو

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝١٨ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٩

ہم یہی کیا کرتے ہیں گنہگاروں کے ساتھ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٢٠ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝٢١ اِلٰى

کیا ہم نے تم کو پیدا نہیں کیا ایک حقیر پانی سے۔ پھر اس کو رکھا ایک مضبوط جگہ میں ف ایک

قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٢٢ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝٢٣ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

وقت مقرر تک پھر ہم نے اندازہ ٹھہرایا تو ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٢٤ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝٢٥ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝٢٦ وَّ

جھٹلانے والوں کی کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو سمیٹنے والی۔ جیتوں کو اور مردوں کو اور

جَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝٢٧

اس میں پیدا کر دیئے اٹل پہاڑ اونچے اونچے اور تم کو پلایا میٹھا پانی۔

ف

کوئی ہوا اللہ کی رحمت ہے اور کوئی اللہ کا عذاب بھی ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے اول نرم رفتار چھوڑی جاتی ہے پھر زور پکڑ کر سخت ہو جاتی ہے۔ اور جن پر اللہ کو عذاب نازل فرمانا مقصود ہوتا ہے ان کو اکھاڑ اکھاڑ کر پھینک دیتی ہے طبقہ کا طبقہ ایسا الٹ دیتی ہے کہ کافروں کا تسمہ نہیں لگا رہتا اور یہی ہوا ہے کہ باران رحمت برسائی ہے بادلوں کو ابھار کر چاروں طرف پھیلا دیتی ہے۔ پھر ان کو پھاڑ کر ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہے۔ پھر لوگوں کے دلوں میں خوف خدا اور نصیحت و عبرت کا خیال ڈالتی ہے تو جن نیک لوگوں میں ایمان کا نور ہے وہ اپنے مولیٰ کے حضور میں عذر معذرت کر کے توبہ استغفار کرتے ہیں اور جو ہٹ دھرم کفر پر جمے ہوئے ہیں اور اللہ کی برسائی ہوئی باران رحمت کو بھی ستاروں کی طرف منسوب کرتے ہیں ان کو ڈراتی ہے کہ سنبھلو یا آیت کا مطلب یہ ہے کہ گروہ ملائکہ میں سے فرشتوں کی ان جماعتوں کی قسم جو اللہ کے احکام لے کر زمین پر اترتے ہیں کہ کبھی نرم رفتار اڑتے ہیں کبھی تیز رفتار ہو جاتے ہیں اور آسمان و زمین کے مابین خلا میں اپنے پر پھیلا لیتے ہیں یا النشرات کا یہ مطلب کہ زمین پر شریعتوں کو پھیلا دیتے ہیں یا نشر کے معنی زندہ کرنے کے ہیں یعنی پیغمبر کو وحی پہنچا کر ان مردہ طبیعتوں کو جو جہل

(باقی صفحہ ۷۶۰ پر)

ز شان نزول صفحہ ۸۷۸ پر)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۲۸ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۹
خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی (ان کو اس دن حکم ہو گا کہ) چلو اس کی جانب جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔
اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝۳۰ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ
چلو ایک سایہ کی جانب جس کی تین پھانکیں ہیں ف۱ نہ گھنی چھاؤں ہے اور نہ کام آئے گی آگ
اللَّهَبِ ۝۳۱ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝۳۲ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝۳۳
کی تپش سے وہ آگ چنگاریاں پھینکتی ہے (ایسی بڑی) جیسے محل گویا وہ سنہرے زرد رنگ کے اونٹ
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۴ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝۳۵ وَلَا يُؤْذَنُ
ہیں خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی یہ وہ دن ہے کہ نہ بات کریں گے اور نہ ان کو اجازت
لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝۳۶ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۷ هٰذَا يَوْمُ
دی جائے گی کہ عذر پیش کریں۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی یہ ہے فیصلہ
الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝۳۸ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝۳۹
کا دن! ہم نے جمع کیا تم کو اور اگلے لوگوں کو پس اگر تم کو کچھ داؤ آتا ہے تو مجھ پر چلا لو۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۰ ع ۱ / ۲۱ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝۴۱ وَّ
خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی بیشک پرہیزگار بندے چھاؤں اور چشموں اور
فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝۴۲ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۴۳
میووں میں ہوں گے جس قسم کے ان کے جی چاہیں (ہم ان کو اجازت دیں گے کہ) کھاؤ اور پیو گوارا اس کے صلہ میں جو کچھ تم کرتے تھے۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۴۴ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۵
ہم اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں نیکوکار بندوں کو۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝۴۶ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
(جھٹلانے والو) کھا لو اور رس بس لو تھوڑے دنوں بیشک تم مجرم ہو۔ خرابی ہے اس دن
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۷ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝۴۸ وَيْلٌ
جھٹلانے والوں کی اور جب ان سے کہا جاتا ہے رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے ف۲ خرابی ہے
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۹ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۰ ع ۲ / ۲۲
اس دن جھٹلانے والوں کی۔ اب کس بات پر قرآن کے بعد یہ لوگ ایمان لائیں گے

ف۱ دوزخ کے دھوئیں کا سایہ مراد ہے اور اس کی تین پھانکیں ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ عظیم الشان بکثرت دھواں اس قسم کا پھٹا ہوا ہو گا کہ جس میں سے دھوپ چھنتی اور گرمی آتی رہے۔

ف۲ یعنی نماز نہیں پڑھتے کیونکہ ایمان نہیں ہے بلکہ سر سے اللہ ہی کے آگے نہیں جھکتے نہ اس کے رسول کو رسول سمجھتے ہیں نہ اس کے کلام کو کلام۔

(بقیہ صفحہ ۷۵۹)
کے باعث گویا مری ہوئی ہیں از سر نو علم ربانی سے جلا اٹھاتے ہیں پس وحی لا اتارتے ہیں کہ حجت تمام ہو اور جن کو ڈرنا ہے ڈر کر اپنا بچاؤ اور آخرت درست کریں۔

ف۲ یعنی امتوں کا باری باری حساب لینا قرار پائے اور ہر امت کا پیغمبر اپنی امت پر گواہ بن کر کفر و ایمان کا حال بیان کرنے لا حاضر کیا جائے اس دن جو کچھ ہونا ہے ہو جائے گا۔

ف۳ یعنی اپنی اپنی امتوں پر شہادت دینے کا معاملہ کس ہولناک دن پر ملتوی ہے۔

ف۴

سورة النبأ مكية ۴۰ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعہا ۲

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

(یہ) کس چیز کا حال یہ کافر آپس میں پوچھ رہے ہیں۔ (اس بڑی خبر کا سوال کرتے ہیں) کہ جس میں وہ اختلاف

مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵ اَلَمْ نَجْعَلِ

رکھتے ہیں ایسا نہ ہونا چاہیے۔ عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا پھر (ہم فرمائے دیتے ہیں کہ) ایسا نہ ہونا چاہیے عنقریب انکو معلوم ہو جائیگا

الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸

کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو بچھونا۔ اور پہاڑوں کو میخیں؟ اور تم کو پیدا کیا جوڑا جوڑا۔

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ

اور بنایا تمھاری نیند کو آرام کا سبب اور بنایا رات کو ایک پردہ ف۱ اور بنایا دن کو طلب

مَعَاشًا ۝۱۱ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا

معاش کا وقت اور بنائے تمھارے اوپر سات آسمان مضبوط۔ اور بنایا ایک چراغ

وَّهَّاجًا ۝۱۳ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ بِهٖ

چمکتا ہوا ف۲ اور اتارا ٹپکنے والے بادلوں سے بہت بہنے والا پانی۔ تاکہ نکالیں اس

حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝۱۵ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝۱۶ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ

کے ذریعے سے اناج اور سبزہ۔ اور باغ لپٹے ہوئے ف۳ بے شک فیصلہ کے دن کا ایک وقت

مِيْقَاتًا ۝۱۷ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝۱۸ وَّفُتِحَتِ

مقرر ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے پس تم آموجود ہو گروہ گروہ۔ اور آسمان

السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝۱۹ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝۲۰

کھولا جائے پس ہو جائے دروازہ دروازہ ف۴ اور چلائے جائیں پہاڑ پس ہو جائیں ریت (کی مانند)

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝۲۱ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝۲۲ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ

بے شک دوزخ گھات میں لگی ہوئی ہے (وہی) مشرکوں کا ٹھکانا ہے کہ اس میں قرنوں

اَحْقَابًا ۝۲۳ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝۲۴ اِلَّا حَمِيْمًا

پڑے رہیں گے۔ نہ وہاں مزہ چکھیں گے ٹھنڈک کا اور نہ کچھ پینے کو (ملے گا) مگر گرم پانی

الجزء الثلاثون ۳۰

ف۱
کہ کچھ کیے جاؤ کسی کو خبر ہی نہ ہو۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ جو امور چھپانے کے قابل ہیں وہ رات ہی کو ہوتے ہیں جیسے چوری، عشرت، عورت سے صحبت یا تہجد مراقبہ وغیرہ

ف۲
یعنی آفتاب۔

ف۳
یعنی گنجان درختوں سے بھرے ہوئے گھنے باغ۔

ف۴
آسمان پھٹ جائے اور اس میں دروازے ہو جائیں تاکہ فرشتے نامۂ اعمال لے کے اتریں اور ان ہی راستوں سے جنتی جنت میں داخل ہوں۔

(بقیہ صفحہ ۷۷۲)

تھا کہ وہ آگ پھیل پڑی اور خود اس میں اور اس کے امیروں میں جو کھائی کے کنارے کرسیوں پر بیٹھے تماشہ دیکھ رہے تھے جا لگی کہ جس سے سب کے سب جل کر بھسم ہو گئے اسی قسم کا واقعہ چار مرتبہ واقع ہوا ہے ممکن کہ چاروں قصے مراد ہوں اور اس سے اہل مکہ کو ڈرانا منظور ہے جو مسلمانوں کی ایذا دہی پر صرف اس وجہ سے کمربستہ تھے کہ وہ اللہ اور اللہ کے سچے رسول محمد صلعم پر ایمان لے آئے تھے۔

ف۳
مفعول محذوف ہے یعنی اللہ ہی اول پیدا کرتا ہے اور دوبارہ قیامت کے دن بھی وہی پیدا کرے گا یا یہ معنی ہیں کہ دنیا میں بھی وہی عذاب دیتا ہے اور دوبارہ یعنی آخرت میں بھی وہی عذاب دے گا۔

(شان نزول صفحہ ۸۷۹ پر)

وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ

اور پیپ ! بدلہ ہے پورا ! وہ توقع نہ رکھتے تھے

حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

حساب کی۔ اور انھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو مکرا کر۔ اور ہر چیز کو ہم نے گن رکھا

كِتٰبًا ﴿٢٩﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ اِنَّ

ہے لکھ کر۔ اب مزہ چکھو کہ ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔ بے شک

لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾

پرہیزگاروں کو مراد ملنی ہے۔ باغ اور انگور اور نوجوان عورتیں ہم عمر

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾

اور چھلکتا ہوا جام شراب نہ وہاں کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھٹلانا

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

صلہ ہے تیرے پروردگار کی طرف سے انعام حساب سے ف۱ جو پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ

اور جو کچھ ان میں ہے (سب کا) بڑا مہربان قدرت نہیں کہ کوئی اس سے بات کرے۔ جس دن

يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ

کھڑی ہو روح اور فرشتے قطار باندھ کر۔ کسی کے منہ سے بات تو نکلنے ہی کی نہیں

لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ

مگر جسے رحمٰن اجازت دے اور وہ بات بھی معقول کہے۔ یہ دن برحق ہے ! تو جو کوئی

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا

چاہے وہ بنا رکھے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا ف ہم نے تم کو ڈرا دیا ہے ایک عنقریب آنے والے

قَرِيْبًا ۚ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ

عذاب سے ! جس دن آدمی دیکھ لے گا جو کچھ آگے بھیج چکے تھے اس کے ہاتھ اور کافر کہہ اٹھے گا کہ

يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

اے کاش میں مٹی ہوتا ف۲

ف۱

روح سے مراد وہ جوہر روحانی ہے جس کی وجہ سے زندگانی ہے اور وہ اللہ پاک نے زمین آسمان شجر حجر اور تمام مخلوق کو عطا فرمائی ہے۔ یا جبریلؑ کا نام ہے یا ان کے علاوہ کسی دوسرے فرشتہ کا نام ہے غرض مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب فرشتے اور ساری مخلوق کوئی حساب کتاب کے لئے اور کوئی گواہی دینے کے لئے اللہ جل جلالہ کے حضور میں صف بستہ حاضر ہوگی اس وقت کوئی دم مارنے ہی کا نہیں اگر اللہ کی اجازت ہوئے پیچھے کوئی فرشتہ یا پیغمبر یا کعبہ یا قرآن یا نیک مسلمان شفاعت کرے گا بھی تو صرف اسی کی جو شفاعت کے قابل یعنی معتقد توحید اور مسلمان ہے۔

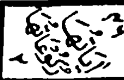
ف۲

یعنی مٹی کی طرح بے حس و حرکت ہوتا اور برے عمل کرنے کی مجھ میں قدرت ہی نہ ہوتی جن کے وبال میں آج گرفتار ہوں چونکہ انسان کی اصل مٹی ہی ہے اسی سے پیدا ہوا تو کافر اپنے بداعمال کی بری وحشت ناک صورتیں دیکھ کر آرزو کرے گا کیا اچھا ہوتا کہ میں آدمی نہ بنتا اور مٹی ہی رہتا جس طرح مسافر حالت سفر میں مصیبت سے گھبرا کر آرزو کرتا ہے کہ کاش میں اپنے گھر ہی ہوتا کہ یہ صعوبت سفر نہ اٹھانی پڑتی حدیث میں ہے کہ دنیا میں جس جانور نے اپنے سینگ یا کھر سے دوسرے جانور کو تکلیف پہنچائی ہے قیامت کے روز ان کو بھی ایک دوسرے سے قصاص دلایا جائے گا بعد

ع ۳۰/۱ — ع ۲/۱۰/۲

(باقی صفحہ ۷۶۳ پر)





شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ وَّ السّٰبِحٰتِ

(ش ۲) ان فرشتوں کی قسم جو جان نکالتے ہیں ڈوب کر۔ اور ان فرشتوں کی قسم جو بند چھڑا دیتے ہیں کھول کر ف۱ ان فرشتوں کی

سَبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ

قسم جو تیرتے پھرتے ہیں۔ پھر آگے بڑھتے ہیں لپک کر۔ پھر انتظام کرتے ہیں حکم سے ف۲ جس دن کہ لرز جائے

الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾

کانپنے والی (یعنی زمین) ایک زلزلہ کے پیچھے دوسرا زلزلہ آئے۔ کتنے ہی دل اس دن دھڑک رہے ہوں گے

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي

انکی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی۔ کافر کہتے ہیں کیا ہم کو لوٹنا پڑے گا

الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ

الٹے پاؤں؟ کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ کہتے ہیں کہ ایسا ہوا تو یہ لوٹنا نقصان

خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ

کی بات ہے ف۳ سو وہ تو بس ایک ڈانٹ ہے۔ پھر ایک دم سے وہ میدان

بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ

میں آ موجود ہوئے۔ (اے محمد) موسیٰ کی خبر بھی تجھ کو پہنچی؟ جب اس کو آواز دی اس

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ﴿۱۷﴾

کے پروردگار نے پاک میدان میں جس کا نام طویٰ ہے کہ جا فرعون کے پاس اس نے سر اٹھا رکھا ہے!

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۱۹﴾

پھر کہہ کہ تجھے اسکی بھی رغبت ہے کہ پاک صاف بن جائے اور میں تجھ کو راستہ دکھاؤں تیرے پروردگار کی طرف

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۖ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۖ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۖ﴿۲۲﴾

پھر تجھ کو ڈر ہو؟ غرض موسیٰ نے اسکو دکھایا بڑا معجزہ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر چلا پیٹھ پھیر کر تدبیر کرتا ہوا۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ۖ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۖ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ

پھر جمع کیا پھر آواز دی۔ پس کہا کہ میں ہی تمہارا سب سے بڑا پروردگار ہوں۔ تو اسے اللہ نے

ف۱
فرشتوں کا ایک گروہ ہے کہ کافر کے بدن میں گھس کر عضو عضو سے کھینچ کر بڑی سختی سے جان نکالتے ہیں اور فرشتوں کا ایک گروہ ہے کہ مسلمانوں کی روح نکالتے ہیں نہایت سہولت سے جیسے بند کھول دیئے۔ بدن کی تکلیف ایک اور چیز ہے اس میں گو دونوں برابر ہوں بلکہ بسا اوقات اور عموماً اللہ کے مقبول بندوں پر جانکنی کی جسمانی تکلیف بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن روح کے اعتبار سے دونوں میں بڑا فرق ہے نیک بندہ خوشی سے لپکتا ہے گویا اس کے بند کھل گئے اور بدکار ڈر کے مارے بھاگتا ہے پھر گھسیٹا جاتا ہے۔

ف۲
فرشتوں کا ایک گروہ ہے کہ ہوا میں زمین آسمان کے درمیان تیرتے پھرتے ہیں جہاں اللہ کا کوئی حکم پہنچا فوراً ہی اس کے مطابق دنیا کا انتظام کرنے لپکے۔

ف۳
کہتے تھے کہ اگر پھر دوبارہ زندہ ہو کر آئیں تو ایک ایک مکان کے ہزار ہزار مدعی ہوں۔

(بقیہ صفحہ ۶۲)
میں ان کو مٹی ہو جانے کا حکم ہوگا۔ اس وقت کافر آرزو کرے گا کہ کاش مجھ کو بھی ان کی طرح مٹی ہو جانے کا حکم ہو جاتا۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے اس کافر سے مراد ابلیس ہے۔

(شانِ نزول صفحہ ۷۶۹ پر)

نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿۲۶﴾

دھر پکڑا آخرت اور دنیا کے عذاب میں۔ بیشک اس واقعہ میں اس کیلئے عبرت ہے جس کو ڈر ہے۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾

کیا تمھارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا؟ کہ اللہ نے اس کو بنایا! اونچی کی اس کی بلندی پھر اس کو ہموار کیا

وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ

اور تاریک بنائی اس کی رات اور نکالی اس کی دھوپ ف۱ اور زمین کو اس کے بعد

دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾

بچھا دیا! نکالا اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ اور پہاڑوں کو گاڑ دیا۔ یہ

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾

سب تمھارے اور تمھارے چوپایوں کے فائدے کے لئے تو جب آموجود ہوگا بڑا ہنگامہ (یعنی قیامت)

یَوْمَ یَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ

جس دن انسان یاد کرے گا جو کچھ اس نے کیا تھا۔ اور کھول دکھائی جائے گی دوزخ جو چاہے

یَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ

دیکھے۔ تو جس شخص نے سرکشی کی۔ اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا۔ تو بیشک

الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ

دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے۔ اور جو ڈرا اپنے پروردگار کے حضور میں

رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ

کھڑا ہونے سے اور روکا نفس کو خواہشات سے تو بیشک جنت ہی

هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾

اس کا ٹھکانا ہے۔ (ف۳) تجھ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں کہ اس کا تحقق کب ہوگا؟

فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ

تو کس بات میں ہے اس کا وقت بتانے کی طرف سے؟ تیرے پروردگار ہی کی طرف اسکی انتہا ہے ف۲ بس تو تو

اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ

اس شخص کو ڈرانے والا ہے جو قیامت سے ڈرتا ہے۔ جس دن قیامت کو دیکھ لیں گے ان کو ایسا

ف۱ رات اور دھوپ کو آسمان کی طرف اس لئے منسوب فرمایا کہ آسمان کے سائے کا نام رات ہے اور آسمان ہی مشعل یعنی آفتاب کی روشنی کا نام دن

ف۲ یعنی قیامت کے وقت کی خبر کسی کو بھی نہیں۔

(بقیہ صفحہ ۷۶۶) کی طرف بھی توجہ نہ کرے گا۔

ف۳ جمع کئے جانے کا یہ مطلب ہے کہ ہول قیامت سے ان میں بھگی پڑجائے اور جنگل چھوڑ چھوڑ کر بستیوں میں آگھریں اور پناہ لینے کی غرض سے اپنی جبلی وحشت اور طبعی نفرت بھول کر آبادی میں جمع ہوں

ف۴ یعنی دریاؤں کا پانی دھواں اور آگ بن جائے جس کے باعث ہوا سخت گرم ہو کر بے ایمان لوگوں کی تکلیف کا باعث ہو

ف۵ عرب کے لوگ دختر کشی کیا کرتے تھے یعنی بیٹی پیدا ہوتے ہی اسے زندہ کو قبر میں گاڑ دیتے تھے کسی کو تو اس کے خرچ اخراجات اور شادی بیاہ کا خوف تھا اور کسی کو اس عار کا کہ کسی کے سسرے کہلائیں تو قیامت کے روز اس مظلومہ کا اظہار لیا جائے گا تاکہ اس کے والدین پر اس کے بے قصور مار جانے کا جرم عالم آشکارا ثابت ہو۔

(شان نزول صفحہ ۸۷۹ پر)

يَلْبَثُوٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

معلوم ہوگا کہ وہ (دنیا میں) نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کی صبح ۔

سُورَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ۲۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتہا ۴۲ رکوعہا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ

(رکوع ۴) تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس سے کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا اور تو کیا جانے شاید وہ

يَزَّكّٰىٓ ﴿٣﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾

سنور جاتا۔ یا وہ نصیحت سنتا تو اس کو نصیحت فائدہ مند ہوتی۔ جو شخص بے پروائی کرتا ہے ف۱

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ

تو اس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے حالانکہ تجھ پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ پاک نہ ہو اور یہ جو تیرے

جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ

پاس آیا دوڑتا ہوا اور وہ ڈرتا ہے تو تو اس سے تغافل کرتا ہے۔ آئندہ ایسا نہ

اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾

کرنا یہ نصیحت ہے۔ تو جو چاہے قرآن یاد کرے (وہ لکھا ہوا ہے) معزز اوراق میں

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾

جو اونچی جگہ رکھے ہوئے پاک ہیں ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں جو بزرگ منش نیکوکار ہیں۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾

(رکوع ۵) مارا جائے آدمی وہ کس بلا کا ناشکر ہے۔ کس چیز سے اللہ نے اس کو پیدا کیا

مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ

نطفہ منی سے اس کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ باندھ دیا ف۲ پھر راستہ اس کو آسان کر دیا ف۳ پھر

اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ

اس کو مار دیا پھر اس کو قبر میں داخل کیا۔ پھر جب چاہے گا اسے اٹھا کھڑا کرے گا۔ نہیں نہیں ابھی آدمی نے پورا نہیں کیا جو

اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبْنَا

اللہ نے اسے حکم فرمایا۔ تو آدمی کو چاہیے کہ نظر کرے اپنے کھانے کی طرف۔ ہم نے پانی ڈالا

ف۱ امیہ بن خلف یا عتبہ بن ربیعہ مراد ہے۔

ف۲ یعنی اس کے اعضاء ہاتھ پاؤں آنکھ کان قد قامت روزی رزق موت حیات عمل نیک و بد غرض سب معین کر دیئے اور تمام اعضا بنائے بھی تو ایک اسلوب اور خاص وضع پر یہ نہیں کہ ایک چھوٹا اور دوسرا بڑا و نیز اس کے ماں کے پیٹ میں رہنے کی مدت بھی نو مہینے یا کم و بیش معین کر دی۔

ف۳ یعنی نیکی بدی اسلام اور کفر سمجھنے کی اس کو سمجھ عنایت فرمائی یا یہ معنی ہیں کہ اس کو باآسانی ماں کے پیٹ سے نکالا۔

(بقیہ صفحہ ۷۶۹)

بقیہ: صاف بن جاتا ہے ورنہ دوسرے گناہ پر دوسرا نقطہ پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح ہر گناہ کے ارتکاب پر سیاہ ہو جاتا ہے اور پھر اس کو حق و باطل کی تمیز باقی نہیں رہتی۔ یہ زنگ آلودہ دل اللہ پناہ میں رکھے اچھے کام کو برا اور برے کو اچھا سمجھنے لگتا ہے۔

ف۴ علیین نیک بندوں کا دفتر ساتویں آسمان کے اوپر ہے اس کے نیچے کا حصہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہے اور اوپر کا سرا عرش بریں کے سیدھے پائے کے متصل انبیاء علیہم السلام اور شہداء صالحین مومنین کی ارواح قبض ہو کر وہیں جاتی ہیں اس کے بعد انبیاء اور اولیاء وہیں رہتے ہیں اور عوام صلحا کی روحوں کا مقام ان کے اعمال اور مرتبہ کے موافق آسمان دنیا یا آسمان و زمین کے مابین کسی جگہ تجویز کر دیا جاتا ہے البتہ ان کے نام حسب قاعدہ درج ہو جاتے ہیں۔

(شان نزول صفحہ ۸۷۹ پر)

السَّمَاءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا

اوپر سے ۔ پھر ہم نے پھاڑا زمین کو جیسا کہ چاہیئے تھا ۔ پھر ہم نے اگایا اس میں

حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾

اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں ۔ اور گھنے گھنے باغ ۔

وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿۳۱﴾ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَإِذَا جَاءَتِ

اور میوے اور چارہ ۔ تمہارے اور تمہارے چوپاؤں کے فائدہ کے لئے تو جب آموجود ہوگی وہ غل کر

الصَّاخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿۳۴﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهِ

جس سے کان بہرے ہو جائینگے اس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنے ماں باپ سے اور اپنی جورو

وَبَنِيهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوهٌ

اور بیٹوں سے ۔ ہر شخص کو ان اقربا میں سے اس دن ایک فکر لگا ہوگا کہ وہ اس کو بس کرتا ہے ف۱ کتنے ہی

يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا

منہ اس دن روشن ہوں گے ۔ ہنسی خوشی ۔ اور کتنے ہی منہ اس دن ایسے ہونگے

غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع ۵

کہ ان پر گرد پڑی ہوگی اس پر کلونس چڑھی آتی ہوگی یہی روسیاہ کافر بدکار ہیں ۔

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ (۸۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا

(رش ۶) جس وقت آفتاب لپیٹ لیا جائے ۔ اور جب ستارے ماند پڑ جائیں اور جس وقت

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ

پہاڑ چلائے جائیں ۔ اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں ف۲ اور جس وقت جنگلی جانور

حُشِرَتْ ﴿۵﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ

جمع کئے جائیں ف۳ اور جب دریا بھڑکائے جائیں ف۴ اور جس وقت روحیں بدنوں

زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾

سے ملائی جائیں اور جب لڑکی سے جو زندہ درگور کر دی گئی تھی پوچھا جائے کہ کس گناہ پر ماری گئی ف۵

ف۱ اس دارو گیر کے وقت کچھ ایسی نفسی نفسی پڑی ہوئی ہوگی کہ نہ کوئی کسی کی خبر لے گا اور نہ کسی کی طرف توجہ کرے گا اس کی وجہ کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے پیاروں اور اقارب سے کیوں بھاگے گا بعض مفسرین نے یہ بیان کی ہے کہ حق کے طلب کرنے کا خوف ہوگا کہ مجھ سے جو کچھ دنیا میں اقربا کی حق تلفی ہوئی ہے کہیں اب مجھے دیکھ کر وہ اس کا مطالبہ نہ کرنے لگیں جیسے کہ مفلس قرضدار اپنے قرض خواہ سے بھاگا کرتا ہے اور بعض نے یہ سبب بیان کیا ہے کہ شفاعت کے خوف سے بھاگیں گے یعنی ایسا نہ ہو کہ یہ میرے اقارب دوزخ میں جانے لگیں اور مجھے ان کے چھڑانے کو کچھ اپنی نیکیاں دینی پڑیں یا ان کے کرتوتوں کا بار اپنے سر دھرنا پڑے جیسے قحط سالی کے دنوں میں انسان اسی قسم کے خوف سے اپنے اقارب سے بھاگا کرتا ہے ۔ بعض نے یہ باعث بیان کیا کہ ان کی تکلیف اور عذاب دیکھی نہ جائے گی اور شفاعت بن نہ پڑے گی اس لئے نظر سے چھپ جائے گا ۔ بہر حال ساری وجوہات ہوں گی کہیں ایک وجہ اور کہیں کئی کئی ۔

ف۲ عرب کے لوگ دس مہینے کی گابھن اونٹنی کو بہت عزیز رکھتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب بچہ دینے والی ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ اس روز قیامت کی شدت ہول سے کوئی اپنے ایسے پیارے جانوروں (باقی صفحہ ۷۶۳ پر)

(شان نزول صفحہ ۷۹۵ پر)

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا

اور جس وقت نامہ اعمال کھولے جائیں گے اور جب آسمان کی کھال کھینچی جائے ف۱ اور جس

الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ

وقت دوزخ دہکائی جائے۔ اور جب بہشت قریب لائی جائے۔ اس وقت ہر شخص جان

مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾

لے گا جو کچھ لے کر آیا ہے۔ تو میں قسم کھاتا ہوں الٹے پیچھے کو ہٹنے والے سیدھے چلنے والے چھپ جانے والے ستاروں کی ف۲

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ

اور رات کی قسم جب اس کا اٹھان ہو ف۳ اور صبح کی قسم جب وہ سانس لے ف۴ بیشک قرآن پیام ہے

رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾

ایک معزز رسول کا۔ جو قوت والا ہے مالک عرش کے نزدیک بڑا درجہ پائے ہوئے ہے۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ

سب کا مانا ہوا وہاں بڑا امانت دار ہے ف۵ اور یہ تمہارا رفیق (یعنی محمدؐ) کچھ دیوانہ نہیں ہے۔ اور بے شک

رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾

اس نے فرشتے کو دیکھا ہے آسمان کے کھلے کنارے اور یہ غیب کی بات پر بخل کرنے والا نہیں ہے

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾ إِنْ هُوَ

اور نہ قرآن کسی شیطان مردود کا قول ہے۔ پھر تم کہاں چلے جا رہے ہو؟ یہ قرآن تو

إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾

نصیحت ہے دنیا جہان کے لوگوں کے لئے اس شخص کے لئے جو تم میں سے چاہے کہ سیدھے راستے چلے۔

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾ ع

(ش۷) اور تم جبھی چاہو کہ جب اللہ چاہے جو دنیا جہان کا پروردگار ہے۔

ع ۱ ۲۹ ۷

سورۃ الانفطار ۸۲ مکیۃ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا

جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب

ف۱
اس وقت تو آسمان نیلا نیلا دکھائی دیتا ہے اور قیامت کے دن اس کی رنگت لال لال نکل آئے گی جیسے کھال کھینچی ہوئی بکری دوسری جگہ بھی فکانت وردۃ کالدہان فرمایا ہے۔

ف۲
علم ہیئت کا مسئلہ ہے کہ ستاروں کی تین حالتیں ہیں۔ یعنی استقامت وقوف اور رجعت یعنی یا تو ستارے کی یہ حالت ہے کہ ہمیشہ اپنی ایک سیدھی چال چلے جائیں یا ایک جگہ جمے کھڑے رہیں یا چلتے چلتے الٹے پیچھے کو ہٹنے لگیں۔ زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد پانچ ستارے ایسے ہیں کہ جن میں تینوں حالتیں موجود ہیں کبھی تو اپنی سیدھی رفتار یعنی جانب مغرب سے جانب مشرق چلتے ہیں اور کبھی چلتے چلتے ٹھٹھک کر پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں اور کبھی سورج کے قریب آکر غائب ہو جاتے ہیں اور کئی کئی دن دکھائی نہیں دیتے ان ستاروں کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں اس جگہ اللہ پاک نے ان ستاروں کی قسم کھائی ہے۔

ف۳
یعنی جب رات کی سیاہی چڑھی چلی آئے یا یہ معنی ہیں کہ جب رات جانے لگے۔

ف۴
یعنی پو پھٹے۔

ف۵
معزز رسول سے یا تو بزرگ فرشتہ حامل وحی یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں یا صاحب عزت پیغمبر حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
(باقی صفحہ ۷۶۸ پر)

(شان نزول صفحہ ۷۶۹ پر)

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا

دریا بہادیئے جائیں ف۱ اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں ف۲ (اس وقت) ہر نفس جان لے گا جو

قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ

اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑ آیا۔ اے آدمی کس چیز نے تجھ کو فریب دیا اپنے

الْكَرِيمِ ﴿٦﴾ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِي أَيِّ صُورَةٍ

رب کریم پر کہ جس نے تجھ کو پیدا کیا پھر تجھے درست کیا پھر تجھ کو برابر کیا ف۳ جس صورت میں

مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿٩﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ

چاہا تجھے جوڑ دیا۔ نہیں نہیں بلکہ تم جھٹلاتے ہو جزائے اعمال کو حالانکہ تم پر چوکیدار

لَحَافِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَاتِبِينَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾ إِنَّ

(تعینات) ہیں باعزت لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ بیشک

الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ

نیک بندے البتہ نعمت میں ہونگے اور بیشک بدکار البتہ دوزخ میں ہوں گے اور اس میں داخل ہونگے

الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ

جزا کے دن اور وہ اس سے غائب نہ ہوں گے اور تو کیا سمجھا کہ جزا کا دن

الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ

ہے کیا؟ پھر (کہتے ہیں) کہ تو کیا سمجھا روز جزا ہے کیا؟ وہ دن ہے کہ نہ فائدہ پہنچا

نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾ ع

سکے گا کوئی نفس کسی نفس کو کچھ اور حکم اس دن اللہ ہی کا ہے۔

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ ٨٣ مَكِّيَّةٌ ٨٦ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتها ٣٦ رکوعها ١

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ

(ش ۸) خرابی ہے کم دینے والوں کی کہ جب ماپ کر لوگوں سے لیں تو

يَسْتَوْفُونَ ﴿٢﴾ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا

پورا پورا لیں۔ اور جب ان کو ماپ کر دیں یا ان کو تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا انکو

ف۱ یعنی سمندر کا پانی زمین پر زور کرے۔

ف۲ یعنی قبروں میں گڑے ہوئے مردے زندہ ہو کر ان سے باہر نکل کھڑے ہوں۔

ف۳ یعنی تیرے پروردگار نے تو تیرے ساتھ وہ معاملہ کیا جو اس کے کرنے کا مقتضا تھا کہ تجھ کو نیست سے ہست کیا تیرے سارے جوڑ بند ٹھیک کئے تیرے مزاج کی خلط حد اعتدال پر رکھی اور تو نے اپنے نام کا بھی پاس نہ کیا کہ تیرا نام انسان انس سے مشتق ہے۔ تو نے اپنے آقا کی یاد سے انسیت حاصل نہ کی بلکہ دن بدن اپنے مولیٰ کی جناب میں گستاخ بنا اور مانوس ہوا تو شیطان سے یا نفسانی خواہشات سے۔

(بقیہ صفحہ ۷۶۷) والتسلیم۔ بہرحال قرآن ہے تو یقیناً کلام الٰہی لیکن چونکہ جبرئیل کے واسطے سے محمد صلعم پر نازل ہوتا تھا اس لئے کہیں کہیں اس آسمانی کلام کو واسطہ یعنی جبرئیل یا منزل علیہ یعنی محمد صلعم کی جانب مجازاً منسوب فرما دیا ہے اور مجاز کا استعمال بلاغت کا ایک بڑا رکن ہے۔ (شان نزول صفحہ ۸۰۰ پر)

يَظُنُّ أُولَٰٓئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ

اس کا خیال نہیں کرتے کہ وہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے ایک بڑے دن میں جس دن لوگ

النَّاسُ لِرَبِّ الْعَٰلَمِينَ ﴿٦﴾ كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾

کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے حضور میں۔ بلا ریب بدکاروں کا نامۂ اعمال سجین میں ہے۔

وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾ كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ﴿٩﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

اور تو کیا سمجھا کہ سجین ہے کیا؟ ایک دفتر ہے لکھا ہوا ف خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا

جھٹلانے والوں کی۔ جو جھوٹ جانتے ہیں روزِ جزا کو۔ اور اس

يُكَذِّبُ بِهِۦٓ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا

کو وہی جھوٹ جانتا ہے جو حد سے بڑھ چلا ہو گنہگار ہو کر۔ جب اس کو پڑھ کر سنائی جائیں ہماری آیتیں

قَالَ أَسَٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا

تو کہے کہ کہانیاں ہیں اگلے لوگوں کی ف۲ نہیں نہیں بلکہ زنگ جما دیا ان کے دلوں پر ان

كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾

اعمال نے جو وہ کیا کرتے تھے ف۳ نہیں نہیں بیشک وہ اپنے پروردگار سے اس روز محجوب ہوں گے۔

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم

پھر یہ لوگ ضرور دوزخ میں داخل ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ یہی تو ہے جس کو تم

بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾ كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾ وَمَآ

جھوٹ جانتے تھے۔ بلا ریب نیک بندوں کا نامۂ اعمال علیین میں ہے اور تو

أَدْرَىٰكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾ كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ﴿٢٠﴾ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾

کیا سمجھا کہ علیون ہے کیا؟ ایک دفتر ہے لکھا ہوا اس پر حاضر رہتے ہیں مقرب (فرشتے) ف۴

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَآئِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي

بیشک نکوکار البتہ آرام میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے (سیر) دیکھ رہے ہوں گے تو پہچانے گا

وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾

ان کے چہروں پر نعمت کی تازگی۔ ان کو پلائی جائے گی خالص شراب سر بمہر۔

ف۱

سجین ساتویں زمین کے نیچے ایک دفتر ہے جس میں دوزخیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں جب کسی بدکار کی روح قبض ہو کر آسمان کی جانب چڑھائی جاتی ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے پھر فرشتے اس کو زمین پر لاتے ہیں تو زمین پر کوئی بھی مکان اس کو قبول نہیں کرتا آخر کار اس کو ساتویں زمین کے نیچے لاکر اس پتھر کے نیچے رکھتے ہیں جس میں سے بدبو اور دھواں نکلتا رہتا ہے۔ وہیں ان کا دفتر سجین ہے۔ وہاں کے متعدی فرشتے اس بدکار کا نام دفتر میں چڑھا لیتے ہیں کہ فلاں شخص فلانے کا بیٹا اس تاریخ عالم دنیا سے عالم برزخ میں گیا اور اس کے نامۂ اعمال کے روزنامچہ کی فردیں کراماً کاتبین کے ہاتھ سے لے کر داخل دفتر کرتے ہیں تاکہ قیامت کے روز سب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائیں۔

ف۲

یعنی بالکل بے اصل من گھڑت ڈھکوسلے ہیں اور یہ کہانیاں اس غرض سے بنائی گئی ہیں کہ ملک میں لوٹ کھسوٹ پیدا نہ ہو۔ سو یہ قابل یقین نہیں۔

ف۳

انسان کا قلب آئینہ جیسا صاف شفاف ہے حدیث میں وارد ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے پس اگر اس نے توبہ کر لی تو وہ محو ہو جاتا ہے اور پھر

(باقی صفحہ ۷۶۵ پر)

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾

اس کی مہر مشک کی ہے اور اس شراب میں رغبت کرنے والوں کو چاہیئے کہ رغبت کریں

وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ؕ اِنَّ

اور اس کی ملونی تسنیم کی ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے مقرب بندے پیتے ہیں۔ بیشک

الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ۖ وَ اِذَا

مجرم لوگ مسلمانوں کے ساتھ ہنسی کیا کرتے تھے۔ اور جب

مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ۖ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ۖ

ان کے پاس سے ہوکر گزرتے تھے تو آپس میں سئینیں چلاتے تھے ف۱ اور جب لوٹ کر اپنے گھر جاتے تھے تو لوٹ کر جاتے تھے باتیں بناتے ہوئے

وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ۙ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ

اور جب ان کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ لوگ گمراہ ہیں۔ حالانکہ ان کو مسلمانوں پر نگہبان

حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ؕ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ

بناکر بھیجا نہیں گیا تھا۔ تو آج مسلمان کافروں سے ہنسی کرتے

یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ۙ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۙ یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ؕ هَلْ ثُوِّبَ

ہیں۔ تختوں پر بیٹھے (سیر) دیکھ رہے ہیں۔ اب تو

الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ع ع ۱ ۳۶ ۸

کافروں نے بدلہ پایا جیسا کچھ کرتے تھے۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ۸۴ ۸۳ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیاتہا ۲۵ رکوعہا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ۙ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۲﴾ۙ وَ اِذَا

(رش ۹) جب آسمان پھٹ جائے۔ اور کان رکھے اپنے پروردگار کے حکم پر اور وہ اسی لائق ہے ف۲ اور جب

الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ۙ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿۴﴾ۙ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا

زمین کھینچی جائے۔ اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے ف۳ اور کان رکھے اپنے پروردگار کے حکم پر

وَ حُقَّتْ ﴿۵﴾ؕ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا

اور وہ اسی لائق ہے۔ اے انسان تجھ کو کوشش کرنی ہے اپنے پروردگار تک پہنچنے میں پوری کوشش

ف۱ سئینیں چلانا اردو کے محاورہ میں آنکھ مارنے کو کہتے ہیں یعنی صرف ہنسی کرنے پر اکتفا نہ کرتے تھے بلکہ مسلمانوں کو بنظر حقارت دیکھ کر ایک دوسرے کی طرف آنکھ بھی مارتے تھے۔

ف۲ کان رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ حکم پروردگار کی تعمیل کرے۔ اور کیوں نہ کرے اس کا فرض ہے اور وہ لائق بھی اسی فرمانبرداری کے ہے۔ اس کو ایسا کرنا ہی چاہیئے تھا۔

ف۳ یعنی چوڑی چکلی کرنے کی غرض سے کھینچ کر تان دی جائے اور جو کچھ خزانے دفینے معدنیات اور مُردوں کے اجزا اس میں ہیں وہ سب کو نکال باہر کرے۔

خواص

اگر کسی عورت کو دردِ زہ کی تکلیف ہو تو اس سورت کی شروع آیت یعنی اذا السماء انشقت سے دوسری حقت تک ایک کاغذ پر لکھے اور بعد میں اپنا اشرا ہیا لکھے اور اس پرچہ کو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ٹانگ میں باندھ دے اور بچہ ہوتے ہی کھول دے۔

(شان نزول صفحہ ۸۰۰ پر)

فَمُلٰقِيْهِ ⑥ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ⑦ فَسَوْفَ

پھر تو اس سے جاملے گا توجس شخص کو دیا گیا اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں پس اس سے

يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ⑧ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ⑨ وَاَمَّا

حساب لیا جائے گا آسان حساب ف۱ اور وہ واپس آئے گا اپنی اہل کے پاس خوش خوش۔ اور جس کو

مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ⑩ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ⑪

دیا گیا اس کا اعمال نامہ اس کی پشت کے پیچھے تو وہ پکارے گا موت کو ف۲

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ⑫ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ⑬ اِنَّهٗ ظَنَّ

اور داخل ہوگا دوزخ میں۔ بیشک وہ اپنے اہل میں بے غم تھا ف۳ اس کا خیال

اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ⑭ بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ⑮ فَلَآ اُقْسِمُ

تھا کہ (اللہ کی طرف) لوٹے گا نہیں۔ ہاں ہاں (لوٹنا ضرور ہے) اس کا پروردگار اس کو دیکھ رہا تھا۔ تو میں قسم کھاتا ہوں

بِالشَّفَقِ ⑯ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ⑰ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ⑱ لَتَرْكَبُنَّ

شفق کی ف۴ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنکو وہ جمع کرتی ہے ف۵ اور چاند کی جب پورا ہوا ہو کہ تم ضرور پہنچو

طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ⑲ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑳ وَاِذَا قُرِئَ

گے ایک حالت سے دوسری حالت پر ف۶ تمہیں کیا ہوگیا جو ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر

عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ㉑ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ㉒

قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کافر تو جھٹلاتے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ㉓ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ㉔ اِلَّا

اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں رکھتے ہیں تو ان کو مژدہ سنا دردناک عذاب کا۔ مگر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ㉕ ع

ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے۔

(۸۵) سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ (۲۷) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۲۲ رُكُوْعُهَا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ① وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ② وَشَاهِدٍ وَّ

(رش ۱۰) آسمان کی قسم جس میں برج ہیں۔ اور اس دن کی قسم جس کا وعدہ ہے اور حاضر ہونے والے کی اور

ف۱ حدیث میں وارد ہے کہ مسلمان کی پیشی ہوگی تو اللہ پاک اس کو اس کا نامۂ اعمال دکھا کر صرف اتنا فرمائے گا کہ اے بندے تیری عبادت ہماری سرکار میں قبول ہوئی اور قصور معاف بس اور کچھ سوال نہ ہوگا اور جس بندے کے ساتھ تکرار ہوئی اور پوچھ گچھ شروع ہوگئی کہ یہ قصور تو نے کیا کیوں؟ تو بس اس کی مصیبت آگئی۔

ف۲ یعنی موت کی آرزو کرے گا کہ کاش میں مرجاؤں اور اپنی بداعمالیوں کی سزا سے نجات ملے۔

ف۳ یعنی دنیا میں معروف اور بال بچوں میں مگن تھا آخرت کی فکر پاس تک پھٹکنے نہیں دیتا تھا۔

ف۴ غروب آفتاب کے بعد افق آسمان پر جو سرخی نمودار ہوتی ہے۔ اس کو شفق کہتے ہیں۔

ف۵ رات گویا جامع المتفرقین ہے کہ دن کو انسان حیوان چرند پرند اپنی اپنی معاش کی تلاش میں ادھر ادھر پھیل پڑتے ہیں مگر جہاں رات چھائی فوراً ہی سب اپنے اپنے گھر اور گھونسلوں میں آجمع ہوئے۔

ف۶ یعنی اول سکرات موت اور اس کے بعد سوال منکر نکیر اور پھر حشر نشر اور حساب کتاب بعدہ پل صراط پر عبور اور آخرکار زندگی کا آخر فیصلہ یعنی دوزخ یا جنت۔ (شان نزول صفحہ ۸۸۰ پر)

مَشْهُوْدٍ ۝۳ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴ النَّارِ ذَاتِ

اسی کہ جس میں حاضر ہوتے ہیں ف۱ ہلاک کر دیئے گئے خندقوں والے ۔ ایک آگ تھی ایندھن سے

الْوَقُوْدِ ۝۵ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝۶ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ

بھری ہوئی ۔ جبکہ وہ خندقوں پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کرتے

بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝۷ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

تھے سامنے دیکھ رہے تھے ۔ اور وہ مسلمانوں سے اسی بات کا بدلہ لیتے تھے کہ وہ ایمان لائے

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

اللہ زبردست سزاوار حمد پر ۔ وہ اللہ کہ اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور

الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ

زمین میں ۔ اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے ف۲ بیشک جن لوگوں

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ

نے ستایا مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝۱۰ اِنَّ الَّذِيْنَ

دوزخ کا عذاب ہے اور ان کو جلنے کا عذاب ہے ۔ بیشک جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے باغ ہیں کہ بہتی ہیں ان کے

الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝۱۱ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝۱۲

نیچے نہریں ۔ یہ ہے بڑی کامیابی ۔ کچھ شک نہیں کہ تیرے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝۱۳ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝۱۴ ذُو الْعَرْشِ

وہی اول بار کرتا ہے اور وہی دوبارہ کرے گا ف۳ اور وہی ہے بخشنے والا ، محبت کرنے والا ۔ عرش کا مالک

الْمَجِيْدُ ۝۱۵ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝۱۶ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝۱۷

بڑی شان والا ۔ کر گزرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے ۔ کچھ تجھے خبر پہنچی لشکروں کی ۔

فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝۱۸ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝۱۹ وَّاللّٰهُ مِنْ

یعنی فرعون اور ثمود کی ۔ بلکہ کافر تو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ۔ اور اللہ ان کو

ف۱
حاضر ہونے والے دن سے مراد یوم جمعہ ہے کہ ہر شہر میں ہر ہفتہ آتا ہے اور مشہود سے عرفہ کا دن مراد ہے کہ جس میں حج کے لئے دور دور سے ہزارہا آدمی جمع ہوتے ہیں شاہد و مشہود کے لفظ سے مفسرین نے اور بھی معنی مراد لئے ہیں۔

ف۲
ملک شام کا بادشاہ نہایت جلیل القدر تھا اور اپنی رعایا کو بت پرستی اور اپنے کو خدا کہلانے پر مجبور کرتا تھا۔ اپنے خاص غلاموں میں سے ایک ذہین ہوشیار غلام کو اپنے ملک کے مشہور بوڑھے جادوگر کے پاس جادو سیکھنے کی غرض سے بھیجا کرتا تھا مگر وہ غلام راستہ میں ایک راہب کے پاس بیٹھ کر بجائے سحر سیکھنے کے اس زمانہ کے مذہب حق یعنی دین عیسوی اور انجیل شریف کی تعلیم حاصل کرنے لگا اللہ پاک نے اس کو راہب کی محبت اور ایمان کی برکت سے ایسا صاحب کمال کیا کہ اندھے اور کوڑھی اس کے ہاتھ لگانے سے تندرست ہونے لگے اس نے اللہ کی بہت سی مخلوق کو مسلمان بنا لیا رفتہ رفتہ بادشاہ کو یہ خبر پہنچی تو اس نے غلام کو تو قتل کر دیا اور ہر محلہ میں ایک خندق کھدوائی اور اس میں خوب آگ دہکائی اور محلہ محلہ کے لوگ جمع کر کے حکم دیا کہ بتوں کو سجدہ کرو اس حکم کی تعمیل کا جس نے انکار کیا اسی کو پکڑ کر آگ میں جھونک دیا وہ یہ ظلم کر ہی رہا

(باقی صفحہ ۷۶۱ پر)
(شان نزول صفحہ ۸۸۰ پر)

وَرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝٢٠ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝٢١ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝٢٢ ع

ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے ۔ بلکہ یہ قرآن ہے بڑے رتبہ کا ۔ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ف۱

۸۶ سورۃ الطارق مکیۃ ۳۶ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعہا ۱ آیاتہا ۱۷

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝٢ النَّجْمُ

قسم آسمان کی اور رات کے آنے والے کی ۔ اور تو کیا سمجھا کہ رات کا آنے والا کیا ہے ؟ چمکتا ہوا

الثَّاقِبُ ۝٣ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝٤ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ

تارا ہے ۔ کوئی شخص نہیں کہ جس پر ایک نگہبان (مقرر) نہ ہو ف۲ تو انسان کو چاہیے کہ وہ

مِمَّ خُلِقَ ۝٥ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝٦ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ

کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ پیدا ہوا ہے ایک اچھلنے والے پانی سے ۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے

وَالتَّرَآئِبِ ۝٧ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝٨ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝٩

بیچ میں سے ف۳ بیشک اللہ اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے جس دن بھید جانچے جائیں گے ۔

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝١٠ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝١١

تو آدمی کا کچھ زور ہوگا اور نہ کوئی مددگار قسم ہے آسمان چکر کھانے والے کی ف۴

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝١٢ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝١٣ وَّمَا هُوَ

اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے ف۵ بیشک قرآن ایک قول فیصل ہے اور وہ کچھ

بِالْهَزْلِ ۝١٤ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝١٥ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝١٦ فَمَهِّلِ

بے فائدہ بات نہیں ہے ۔ بیشک کافر بھی ایک داؤ کر رہے ہیں ۔ اور میں بھی ایک داؤ کر رہا ہوں تو مہلت دے

الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝١٧ ع

کافروں کو ان کو مہلت دے تھوڑے دنوں ۔

۸۷ سورۃ الاعلیٰ مکیۃ ۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعہا ۱ آیاتہا ۱۹

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَالَّذِيْ

تسبیح کر اپنے پروردگار عالی شان کے نام کی ۔ جس نے پیدا کیا پھر درست کیا اور جس نے اندازہ

ف۱ لوح کے معنی تختی کے ہیں یعنی وہ تختی جس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا ازل سے ابد تک جو کچھ عالم میں ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے سب اس میں لکھا ہوا ہے اور شیاطین جن وانس کے دخل سے محفوظ ہے سفید موتی کی بنی ہوئی ہے اس کا طول اس قدر ہے جیسے زمین سے آسمان اور عرض اتنا ہے کہ جیسے مشرق سے مغرب اس کے کناروں پر یاقوت جڑے ہوئے ہیں کلام مجید اس میں نور کے قلم سے لکھا ہوا ہے اس تختی کا سر عرش سے معلق ہے اور اس کے نیچے کی جانب ایک معزز فرشتہ کی گود میں رکھی ہوئی ہے اور وہ فرشتہ عرش بریں کے سیدھی طرف کھڑا ہے۔

ف۲ وہ فرشتے مراد ہیں جو آدمی کی حفاظت کے لئے اللہ کی طرف سے آدمی کے ساتھ تعینات رہتے ہیں کہ اس کو ہر بلا سے بچاتے رہتے ہیں یا وہ فرشتے مراد ہیں جو اس کے اعمال لکھتے ہیں یعنی کراماً کاتبین۔

ف۳ منی مرد کی ہو یا عورت کی غرض دماغ سے پیدا ہوتی ہے اور پھر ان دو رگوں میں ہوتی ہوئی جو رانوں کے پیچھے ہیں حرام مغز میں پہنچتی ہے جو سینہ اور پیٹھ کے درمیان واقع (باقی صفحہ ۷۷۴ پر)

خواص

انہم یکیدون الخ جس شخص کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور اس کو جنون اور ہڑک کا خوف ہو تو یہ تینوں آیتیں انہم یکیدون سے رویدا تک روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے اور ایک ٹکڑا اس کاٹے ہوئے شخص کو روز کھلائے انشاء اللہ تعالیٰ ہڑک سے محفوظ رہے گا اور نیز چار مینخوں پر پچیس پچیس بار پڑھ کر چاروں کونوں میں داب دے تو شیطان کا آنا اور پتھر پھینکنا موقوف ہو جائے۔

(شان نزول صفحہ ۸۸۰ پر)

قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً

کیا، پھر راستہ دکھایا ف ۱ اور جس نے تازہ گھاس نکالی ۔ پھر اس کو کر دیا

اَحْوٰى ﴿٥﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

کوڑا سیاہ (ش ۱۲) ہم خود تجھ کو (قرآن) پڑھائینگے پھر تو بھولے ہی گا نہیں مگر جو اللہ چاہے ف ۲ اللہ جانتا

الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ

ہے ظاہر اور پوشیدہ کو ۔ اور ہم تجھ پر آسان کر دیں گے آسان رستہ چلنا ف ۳ سو تو سمجھائے اگر سمجھانا

الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِيْ

کارگر ہو ! سمجھ جائے گا جس کو ڈر ہوگا اور اس سے سرک رہے گا بدبخت کہ جو

يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ

داخل ہوگا بڑی آگ میں پھر نہ وہاں مرے ہی گا اور نہ جیے گا ف ۴ بیشک

اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ

وہ مراد کو پہنچ گیا جو سنورا اور نام لیا اپنے پروردگار کا پھر نماز پڑھی ۔ بلکہ تم مقدم رکھتے ہو

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي

دنیا کی زندگی کو ۔ حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور زیادہ پائدار ہے ۔ یہی بات تو اگلے

الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾ ع

صحیفوں (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں مذکور ہے ۔

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ ۸۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتہا ۲۶ رکوعہا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾

کچھ تجھے پہنچی قیامت کی خبر ؟ کتنے منہ اس دن ذلیل و خوار ہوں گے

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ

مشقت کر رہے ہونگے تھک رہے ہوں گے ۔ داخل ہوں گے دہکتی ہوئی آگ میں ۔ ان کو پانی پلایا جائے گا ایک کھولتے

اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ

ہوئے چشمہ کا ۔ کوئی کھانا ان کو نصیب نہیں مگر ضریع کہ جو نہ بدن موٹا کرے اور نہ بھوک

ف ۱
یعنی اول تمام مخلوقات کا ایک اندازہ کیا اور پھر اسی کے موافق اس میں تصرفات فرمائے وہی امور جو روز ازل میں ہر ایک کی تقدیر میں لکھے تھے عالم میں ان کا اظہار کیا۔

ف ۲
یعنی اے محمدؐ اگر اللہ کو کسی آیت قرآنی کا منسوخ فرمانا منظور ہوگا بیشک اس کو تمہارے دل سے بھلادے گا چنانچہ اس کا وقوع بھی ہوا اس لئے اصول فقہ میں مذکور ہے کہ نسخ کی صورت ایک یہ بھی ہوئی ہے کہ خاطر مبارک سے نسیاً منسیاً ہوجاتی تھی

(باقی صفحہ ۷۷۵ پر)

(بقیہ صفحہ ۷۷۳)
ہے اب اس کے بعد مرد کی منی پیٹھ کے منکوں کی راہ گزر کر گردوں میں پہنچتی ہے آخر کار سلسلہ بسلسلہ انزال کے وقت اچھل کر عورت کے رحم میں اور عورت کی منی سینے کی طرف سے ہوتی ہوئی اپنے مخرج میں پہنچتی ہے اور انزال کے وقت مرد کی منی سے رحم میں ملتی ہے۔

ع ۱۹ / ۱۲

ف ۳
آسمان کی گردش اور سدا اپنی حرکت دوریہ پر چکر کھاتا رہنا انسان کے دوبارہ پیدا ہونے کی سہولت ظاہر کر رہا ہے کہ جو قادر مطلق آسمان کو چلا رہا ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے میں اپنی مسافت طے کرکے پھر اپنی وضع متروک پر گردش کرتا ہے اس کی قدرت سے انسان کو اس کی وضع متروک یعنی حیات کی جانب لوٹا دینا کوئی بڑی بات نہیں بعض مفسرین نے رجع کے معنی بارش کے لئے ہیں کیونکہ مینہ لوٹ لوٹ کر اپنے موسم میں برسا کرتا ہے۔

ف ۵
یعنی بیج کے پھوٹتے وقت خود پھٹ جاتی ہے اور کھیتی یا درخت نکل آتا ہے۔

مِنْ جُوْعٍ ﴿٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾

رفع کرے ف۱ کتنے منھ اس دن تر و تازہ ہوں گے ۔ اپنی کوشش سے راضی

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيْهَا عَيْنٌ

بہشت بریں میں ! نہ سنیں گے وہاں بیہودہ کلام ۔ اس میں چشمہ

جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّ

جاری ہے ۔ اس میں اونچے تخت اور آبخورے رکھے ہوئے ۔ اور

نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ

تکئے ایک قطار میں لگے ہوئے اور مخملی نہالچے بکھرے پڑے ہوں گے ۔ (ش۱۳) تو کیا نظر نہیں

اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَقفة وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَقفة

کرتے اونٹوں کی طرف کہ کیسے پیدا کئے گئے ہیں ؟ اور آسمان کی طرف کیسا بلند کیا گیا ہے

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَقفة وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ وَقفة

اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں ۔ اور زمین کی طرف کہ کیسی بچھائی گئی ہے ۔

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ

سو تو سمجھا بس تو تو سمجھا دینے والا ہے ۔ تو ان پر داروغہ تو ہے نہیں ۔ مگر جس نے

تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ

روگردانی کی اور کافر ہوا ۔ تو اس کو اللہ عذاب دے گا بڑا عذاب ۔ بیشک ہماری جانب

اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾ ع

ان کو لوٹ آنا ہے پھر ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے ۔

سورۃ الفجر ٨٩ مکیۃ ١٠ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ۔

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ اِذَا

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی ف۲ اور جفت اور طاق کی ف۳ اور رات کی جبکہ

يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾ اَلَمْ تَرَ

روانہ ہونے لگے ف۴ کیا ان چیزوں میں ہے کوئی قسم (کہ کافی ہو) عقلمند کے لئے تو نے دیکھا نہیں کیا

ف۱
ضریع نام تو ایک کانٹے دار گھاس کا ہے جو تازہ تازہ اونٹ کے چارے کے کام آتی ہے اور سوکھ کر زہر قاتل بن جاتی ہے لیکن وہ ضریع آخرت میں جو دوزخیوں کو کھانے کو ملے گی ایلوے سے زیادہ تلخ اور بدبو میں مردار سے زیادہ بدتر اور آگ سے زیادہ گرم ہے کھانے سے بھی تین فائدے متصور
(باقی صفحہ ٧٧٩ پر)

(بقیہ صفحہ ٧٧٤)

ف۵
یعنی شریعت اور آسان دین جو سیاست و عبادت و طریقت و معرفت غرض ہر اعتبار سے اللہ تک پہنچنے کا آسان رستہ ہے مطلب یہ ہے کہ تمہاری تکمیل ہمارے ذمہ ہے تم علوم دینیہ کے حاصل کرنے میں نہ کسی استاد کے محتاج ہو اور نہ کسی مرشد کے اس لئے ان کے حصول میں شاقہ محنت نہ اٹھاؤ بلکہ خاطر جمع رکھو اور جس کام کے لئے بھیجے گئے ہو اس کو اطمینان سے انجام دیتے رہو اور دوسروں کی تکمیل کرتے رہو۔

ف۶
کسی شاعر کا مناسب حال کیا اچھا شعر ہے کہ ؎ عمر چوں خوش گزرد
زندگی خضر کم است
ور بنا خوش گزرد
ہم نفسے بسیار است

ع ١ ٢٦ ١٢

تنبیہہ
سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنے والے شخص کو سبحان ربی الاعلیٰ کہنا چاہیے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم کو یہ سورت نہایت محبوب تھی نماز وتر اور جمعہ میں اس کو پڑھا کرتے تھے ۔ حضرت عامرؓ سے روایت ہے کہ جب اس سورت کا شروع نزول ہوا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اس کو اپنے سجدے میں داخل کر دیعنی سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہا کرو۔

(شان نزول صفحہ ٧٨٠ پر)

كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧ الَّتِي لَمْ

تیرے پروردگار نے قوم عاد کے ساتھ جو ارم کے رہنے والے تھے جو بڑے بڑے ستونوں والے تھے اور اس جیسی

يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٨ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ

بستی پیدا نہیں ہوئی شہروں میں ف اور نیز قوم ثمود کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ جنھوں نے تراش ڈالا تھا

بِالْوَادِ ۝٩ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝١٠ الَّذِينَ طَغَوْا فِي

پتھروں کی وادی القریٰ میں اور نیز فرعون میخوں والے کے ساتھ ؟ یہ لوگ تھے جنھوں نے بڑا سر اٹھایا تھا

الْبِلَادِ ۝١١ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝١٢ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

شہروں میں ۔ پھر کثرت سے ان میں فساد پھیلا ۔ تو پھٹکارا ان پر تیرے پروردگار

سَوْطَ عَذَابٍ ۝١٣ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٤ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ

نے عذاب کا کوڑا ۔ بیشک تیرا پروردگار تاک میں لگا ہوا ہے ۔ پس آدمی (کا حال یہ ہے)

إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۵ فَيَقُولُ رَبِّي

کہ جب اس کو آزماتا ہے اس کا پروردگار پس اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے ۔ تو وہ کہتا ہے کہ میرے پروردگار

أَكْرَمَنِ ۝١٥ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۵

نے مجھ کو عزت دی ۔ اور جب اس کو آزماتا ہے پس اس پر تنگ کرتا ہے اس کی روزی تو

فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝١٦ كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝١٧

کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا ف کوئی نہیں بلکہ تم عزت نہیں کرتے یتیم کی ۔

وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝١٨ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ

اور نہ ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو محتاج کے کھانا کھلانے کی ۔ اور تم کھاتے ہو مُردوں کا مال

أَكْلًا لَمًّا ۝١٩ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝٢٠ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ

سارا سمیٹ سمیٹ کر اور عزیز رکھتے ہو مال کو جی بھر کر ۔ جب ٹکڑے ٹکڑے کردی

الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝٢١ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝٢٢

جائے زمین کوٹ کر ۔ اور رونق افروز ہو تیرا پروردگار اور فرشتے (آموجود ہوں) قطار قطار ۔

وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۵ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ

اور لائی جائے اس دن دوزخ ۔ اس روز آدمی سوچے گا اور

ف یہ عاد ارم عاد اولیٰ کہلاتے ہیں۔ عاد یہ ان کے دادا کا نام تھا یہ لوگ بڑے قدآور اور قوی ہیکل اور تمام ملک یمن پر قابض تھے۔ یہاں کا بادشاہ شداد بڑے زمین کا بادشاہ ہوا اور چونکہ اس نے اپنے بھائی شدید کے مرنے پر اپنی سلطنت کو ایسا عروج دیا کہ کچھ اوپر چار سو بادشاہ اس کے زیر فرمان ہوئے تو اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ علماء کے سمجھائے نہ سمجھا اور جنت الخلد کا مثل تعمیر کرانے کے لئے کوہ عدن کے قریب دس کوس لانبا دس کوس چوڑا مربع شہر تعمیر کرانے کا حکم دیا جس کی بنیاد سنگ سلیمانی سے بھروا کر پانچ سو گز اونچی دیواریں چاندی سونے کی گنگا جمنی اینٹوں سے تیار کی گئیں چار دیواری کے اندر ہزار محل اور ہر محل کے ہزار ستون ہر ستون جواہرات سے جڑا ہوا شہر کے اندر نہر اور ہر مکان میں حوض ہر حوض تک اس نہر سے نالیاں دوڑائی گئیں نہروں کے کنارے درخت جن کی جڑیں سونے کی شاخیں اور پتے زمرد کے پھل پھول موتی اور یاقوت و دیگر جواہرات سے بنا کر لٹکائے گئے دکانوں اور تمام دیواروں پر مشک و عنبر و زعفران کی کہگل پر سنہری میناکاری شہر کے گرداگرد ہزار مینار ہے چاندی اور سونے کے جڑاؤ غرض یہ بے مثل شہر ارم جس کی خود اللہ پاک تعریف فرماتا ہے بارہ برس میں تیار ہوا۔ شداد بڑے تزک و احتشام سے مع امراء لشکر واعظوں پر بستا اور اکڑتا ہوا اس کا نظارہ کرنے چلا دروازے میں قدم ہی رکھا تھا ایک پیر اندر تھا اور ایک باہر کہ آسمان سے ایک سخت آواز آئی جس کی دہل سے پھٹ سے (باقی صفحہ ۷۸۵ پر)

وَأَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ
اس وقت اسے سوچنے سے کیا نفع ؟ کہے گا کہ اے کاش میں کچھ آگے بھیجتا اپنی اس
لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ أَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ
(دائمی) زندگی کے لئے تو اس دن نہ سزا دے گا اللہ کی سی کوئی۔ اور نہ جکڑے گا
وَثَاقَهٗ أَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْ
اس جیسا کوئی ف (رش ۱۴) اے نفس مطمئنہ لوٹ چل اپنے پروردگار
إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾
کی طرف تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پس داخل ہو میرے بندوں میں
وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾
اور داخل ہو میری بہشت میں ف

(۹۰) سورۃ البلد مکیۃ ۳۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

لَآ أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾
(رش ۵) میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور تو آیا ہے اس شہر میں ف
وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ
اور قسم ہے باپ اور اسکی اولاد کی ف ہم نے پیدا کیا آدمی کو مشقت
كَبَدٍ ﴿۴﴾ أَيَحْسَبُ أَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ
میں ف کیا اس کا یہ خیال ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا ؟ کہتا ہے کہ
أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَهٗ أَحَدٌ ﴿۷﴾
میں نے خرچ کر دیا مال ڈھیروں ! کیا اس کا یہ خیال ہے کہ اسے کسی نے دیکھا نہیں ؟
أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ
کیا ہم نے اس کو نہیں دیں دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ اور اس کو دکھا دیے
النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا
دونوں راستے ف تو اس سے نہ ہو سکا کہ داخل نہ ہوتا گھاٹی میں اور تو کیا سمجھا کہ گھاٹی

(شان نزول صفحہ ۸۰۰ پر)

ف یعنی اللہ پاک ملعون کو ایسی سزا دے گا اور ایسا زنجیروں میں جکڑے گا کہ دوسرے کی قدرت سے باہر ہے

ف ۲ نفس مطمئنہ سے مومن کی روح مراد ہے جو اپنے اللہ کی یاد سے اطمینان اور آرام پایا کرتا تھا اور آج قیامت کے دن اس کو اس کے مولیٰ کی طرف سے ہر آفت اور خوف سے اطمینان و تسلی حاصل ہے اس کی روح قبض کرتے وقت اللہ کے فرشتے یہ کلمات کہتے جاتے ہیں اور روح نکالتے جاتے ہیں۔

ف ۳ مکہ معظمہ یوں بھی خانۂ خدا ہونے کی وجہ سے متبرک ہے اور چونکہ اس میں اللہ کے پیارے پیغمبر نبی آخر الزماں صلعم پیدا ہوئے اور رہے اور اسی سبب سے وہ اور بھی متبرک ہو گیا اس لئے قسم کھائی گئی حرف لا اصل میں تو نفی کے معنی میں آتا ہے لیکن یہاں قسم کے معنی میں آتا ہے۔ ہمارے محاورہ میں بھی قسم میری نہیں دوسرے مقامات پر کسی وجود کی امر کی تاکید کے لئے حرف نفی مستعمل ہو جاتا ہے جیسے آئے نا۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ حرف لا یہاں بھی اپنی اصل معنی نفی کے لئے ہے منشا یہ ہے کہ یہ بات جو ہم آگے بیان کرتے ہیں ایسی بدیہی اور یقینی بات ہے کہ اس پر قسم کھانے کی حاجت نہیں حِلّ کے معنی بعض مفسرین نے حلت کے بھی لئے ہیں۔ یعنی اے محمد عنقریب تمہارے لئے حلال ہو جائے گا کہ باوجود حرم کے اندر شکار کرنا گھاس کا کاٹنا حرام ہے لیکن وہ عنقریب فتح ہو گا اور خاص تمہارے لئے اور وہ بھی صرف تھوڑی دیر کے لئے اس کی یہ حرمت موقوف ہو جائے گی تم خاص حرم میں ابن خطل اور مقیس اور ابن حبابہ جیسے مشرکوں کو قتل کرد

(باقی صفحہ ۷۸۴ پر)

الْعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ
ہے کیا؟ چھڑانا گردن کا یا کھانا کھلانا بھوک کے دن
مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾
یتیم رشتہ دار کو یا محتاج خاک افتادہ کو ف۱
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا
بعد ازاں ہوتا ان لوگوں میں جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں
بِالْمَرْحَمَةِ ؕ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ
شفقت کرنے کی۔ یہی لوگ بڑے صاحب نصیب ہیں۔ اور جن لوگوں
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ
نے انکار کیا ہماری آیتوں کا وہی شامت والے ہیں۔ ان ہی پر
نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع
آگ بند کردی جائے گی ف۲

۹۱ سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ۲۶ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رکوعہا ۱ آیاتہا ۱۵

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے
وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ
قسم ہے آفتاب کی اور اس کی دھوپ کی۔ اور قسم ہے چاند کی جبکہ وہ آفتاب کے پیچھے آئے ف۳ اور دن کی قسم
اِذَا جَلّٰىهَا ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ﴿۵﴾
جبکہ وہ آفتاب کو نمایاں کرے۔ اور رات کی قسم جبکہ وہ آفتاب کو چھپالے۔ اور آسمان کی اور اس ذات کی قسم جس نے اس کو
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا
بنایا۔ اور زمین کی اور اس ذات کی قسم جس نے اسکو بچھایا۔ اور نفس کی اور اس ذات کی قسم جس نے اسکو درست بنایا۔ پھر اس کو سمجھادی
فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾
اسکی بدکاری اور پرہیزگاری بے شک وہ مراد کو پہنچا جس نے نفس کو سنوارا
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ
اور گھاٹے میں رہا جس نے اس کو خاک میں ملایا۔ ثمود نے جھٹلایا اپنی شرارت

ف۱ گھاٹی دشوار گزار راہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ خواہشات نفس میں مال اڑانا کون کمال ہے البتہ کسی بےکس کی گردن غلامی یا قرض کے پھندے سے چھڑانا یتیم اور خصوصاً رشتہ دار یتیم اور خاکسار محتاج کے کھانا کھلانے میں خرچ کرنا سودمند کام تھا جو ایسا مشکل معلوم ہوتا ہے جیسے گھاٹی میں سے ہو کر گزرنا ہے۔

ف۲ یعنی انہی کو آگ میں ڈال کر سب طرف سے کواڑ بھیڑ دیئے جائیں گے تاکہ کسی طرف کو بھاگ نکل نہ سکے۔

ف۳ یعنی آفتاب غروب ہوتے ہی نکل آئے اور وہ چودھویں رات کا چاند ہے جس کو بدر کہتے ہیں۔ ع ۱ ۱۵

خواص
جس عورت کا بچہ نہ جیتا ہو اس کے لئے دوشنبہ کے روز دوپہر کو اجوائن اور سیاہ مرچوں پر اس سورت کو چالیس بار پڑھے اور ہر دفعہ اول و آخر درود پڑھے اور اس اجوائن اور مرچوں کو عورت حمل سے لے کر بچہ کے دودھ چھوٹنے تک ہر روز تھوڑی تھوڑی کھایا کرے
تنبیہ: یہاں پہنچ کر یہ دعا پڑھے اللھم آت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکھا

خواص
جو شخص کسی کام کی بھلائی برائی خواب میں دیکھنی چاہے تو رات کو وضو کرکے پاک کپڑے پہنے اور داہنی کروٹ پر لیٹ کر روبقبلہ سات بار سورہ والشمس اور سات بار سورہ واللیل اور سات دفعہ سورہ والتین اور سات مرتبہ سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد پڑھے اور اللہ سے التجا کرے کہ الٰہی فلاں کام کا انجام مجھ کو معلوم ہو جائے پھر کسی سے نہ بولے اسی طرح سات روز کرے۔ نیز سورہ واللیل کو مرگی والے پر پڑھ کر دم کرے اور باری تپ والے کو دھو کر پلائے انشاء اللہ صحت ہوگی

بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ
کے باعث ۔ جب کہ اٹھ کھڑا ہوا ان میں کا بدبخت شخص ۔ تو کہا ان سے اللہ کے
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا
پیغمبر نے کہ خبردار (ہاتھ نہ لگانا) اللہ کی اونٹنی کو اور اس کا پانی (بند نہ کرنا) تو انھوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پس اونٹنی
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا
کو مار ڈالا تو ہلاکت نازل کی ان پر ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے باعث پھر برابر کر دیا ۔ اور
يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾
اللہ ڈرتا نہیں ان کے انجام سے ف۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ
(ف۱) رات کی قسم جب کہ چھا جائے ۔ اور دن کی قسم جب کہ وہ روشن ہو ۔ اور اس ذات کی
الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ
قسم جس نے پیدا کیا نر اور مادہ کو کہ بیشک تم لوگوں کی کوشش مختلف طور کی ہے ۔ تو جس نے (راہ خدا میں) دیا
اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ
اور پرہیزگاری اختیار کی ۔ اور سچ سمجھا اچھی بات (مذہب اسلام کو) ۔ تو ہم اس کے لئے آسان
لِلْيُسْرٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ
کر دینگے آسانی کا گھر (یعنی جنت) اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ رہا ۔ اور جھوٹ جانا
بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ
اچھی بات کو ۔ تو ہم اس کو آہستہ آہستہ پہنچائیں گے سختی کے گھر میں ۔ اور اس کے کچھ کام نہ آئے گا اس کا
مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا
مال جب کہ وہ گڑھے میں گرے گا ۔ ہمارے ذمہ ہے راہ دکھا دینا ۔ اور ہمارے ہی ہاتھ
لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا
میں ہے آخرت اور دنیا ۔ تو میں نے تم کو ڈرا دیا ہے ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ۔ کہ

ف۱

انجام کا خوف تو وہ کرے جسے پیچھا سنبھالنا مشکل ہو اللہ کی مخلوق میں سے ایک قوم کم ہو جائے تو اس کی اسے پرواہ کیا یا عقبٰی کے معنی تعاقب اور پیچھا کرنے کے ہیں ۔ یعنی اللہ کو کچھ ان کے تعاقب کرنے کا تو خوف تھا ہی نہیں اس لئے ایک دم ایک سخت آواز سے سب کے پتے جھاڑ دیتے ۔

(بقیہ صفحہ ۷۷۵)

ع ۱ ۱۵ ۱۶ ہوتے ہیں یا تو لذت سو یہ تو اس کے کوسوں پاس نہیں پھٹکتی اور یا کھانے کا نفع یہ ہوتا کہ بدن کو موٹا کرتا جس سے قوت ہوتی تو عذاب کی کچھ برداشت ہو کر تکلیف کم معلوم ہوتی یا کچھ نہ کرتی بھوک تو کھانے سے بند ہو جاتی سو ان کم بختوں کو یہ بھی نصیب نہ ہوگا ۔

ف۲

ذی الحجہ کی ابتدائی متبرک دس راتیں مراد ہیں جن میں ایک ایک دن کا روزہ سال سال بھر کے روزوں کے برابر اور ایک ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت سے ثواب میں دس گنی ہے یا محرم کا عشرہ اول مراد ہے یا رمضان المبارک کا آخری دہا مراد ہے یا سال بھر کی دس متفرق راتیں مراد ہیں یعنی پانچ رمضان کے آخر دہے کی جن میں شب قدر کا گمان ہے یعنی اکیسویں، تیئسویں پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور ایک عید الفطر کی رات اور ایک عرفے کی رات یعنی نویں ذی الحجہ یعنی عید اضحیٰ کی رات اور ایک معراج کی رات یعنی ستائیسویں رجب ۔

ف۳

یعنی تمام معدودات کی کیونکہ جفت طاق ہر چیز کو محیط ہے یا جفت سے مراد خلق ہے اور طاق سے مراد خالق جل جلالہ کیونکہ مخلوقات میں سے ہر شے کسی ہم جنس دوسری

(باقی صفحہ ۷۸۱ پر)

(نشان نزول صفحہ ۸۸۰ پر)

يَّصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَ
اس میں وہی بدبخت داخل ہوگا جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی اور
سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ
اس سے ایک طرف کرلیا جائے گا پرہیزگار ف جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ پاک نفس بنے۔ اور
مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ
اس شخص پر کسی کا کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ اتارا جائے۔ لیکن (وہ دیتا ہے) اپنے پروردگار
رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾
عالیشان کی رضاجوئی کو۔ اور بہت جلد راضی ہوگا ف۲

۹۳ سورۃ الضحیٰ مکیۃ ۱۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعہا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا
(ف۱۷) قسم ہے چاشت کے وقت کی۔ اور قسم ہے رات کی جب (سب چیز کو) ڈھانپ لے کہ نہ تجھے چھوڑا تیرے پروردگار نے اور نہ
قَلٰى ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ
بیزار ہوا۔ اور البتہ آخرت کہیں بہتر ہے تیرے لئے دنیا سے۔ اور آگے چل کر
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾
تجھ کو اتنا کچھ دے گا تیرا پروردگار کہ تو راضی ہوجائے گا کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا پھر جگہ دی۔
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾
اور تجھے پایا بھٹکتا تو راستہ دکھا دیا۔ اور تجھے مفلس پایا تو اس نے تونگر بنا دیا ف۳
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا
تو یتیم پر ظلم نہ کرنا۔ اور سائل کو جھڑکنا نہیں۔ اور اپنے
بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾
پروردگار کے احسان کا بیان کرتا رہ۔

۹۴ سورۃ الم نشرح مکیۃ ۱۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعہا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

ف۱ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں اس بدبخت سے مراد امیہ بن خلف ہے اور پرہیزگار سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واللہ اعلم۔

ف۲ یعنی اس پرہیزگار بندے کا راہ خدا میں خرچ کرنا محض لوجہ اللہ ہے کچھ کسی کے احسان کی مکافات مقصود نہیں ہے تو عنقریب اس کو اتنا ثواب ملے گا کہ وہ بھی راضی ہوجائے گا اس نے اللہ کو راضی کیا تو اللہ کیوں نہ اسے راضی کرے۔ ع ۱ ۲۱ ۱۷

ف۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ آمنہ کے بطن ہی میں تھے کہ آپ کے والد عبداللہ کا انتقال ہوگیا تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے پرورش کیا وہ بھی آٹھ برس کا چھوڑ کر انتقال کرگئے تو آپ کے چچا ابوطالب نے پرورش کیا جوان ہوئے تو اپنی قوم کی رسوم اور شرک و بت پرستی کے طریقے سے بیزار اور راہ حق کے منتظر تھے اللہ پاک نے دین برحق نازل فرمایا ابتدائی حالت افلاس کی تھی اور دیانت و امانت داری بچپن ہی سے شہرہ آفاق۔ خدیجۃ الکبریٰ نے جو بڑی مالدار عورت لیکن بیوہ تھیں۔ آنحضرت نے نکاح کرلیا پس دنیا کی تونگری بھی حاصل ہوگئی۔

خواص
اس سورت کے مجرب خواص میں سے ہے کہ جب کسی کی کوئی چیز کھوئی جائے تو سات بار اس سورت کو مع اول و آخر درود شریف پڑھ کر انگشت شہادت اپنے سر کے گرد پھیرے اور پھر سات مرتبہ یہ کلمات کہے لاصبحت فی امان اللہ وامسیت فی جوار اللہ وابیت فی امان اللہ و اصبحت فی جوار اللہ یہ پڑھ کر دستک دے اور آگ کے بجھانے کیلئے سات کنکروں پر اس سورت کو پڑھ کر آگ میں پھینکے انشاء اللہ لگی ہوئی آگ فرو ہوجائیگی۔ تنبیہہ۔ سورۃ والضحیٰ سے لے کر آخیر سورت تک ہر سورت کے بعد اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا سنت ہے۔ ع ۱ ۱۱ ۱۸

(شان نزول صفحہ ۸۸۱ پر)

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾
کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا ف اور اتار دیا تیرے اوپر سے تیرا بوجھ
الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾
جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی ف۲ اور بلند کیا تیرا ذکر ف۳
فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَإِذَا
سو بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے تو جب
فَرَغْتَ فَانصَبْ ﴿٧﴾ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب ﴿٨﴾
تو فارغ ہو پس (عبادت خدا میں) محنت اٹھا اور اپنے پروردگار کی طرف دل لگا۔

(۹۵) سورۃ التین مکیۃ ۲۸ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — رکوعها ۱ آیاتها ۸

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ﴿١﴾ وَطُورِ سِينِينَ ﴿٢﴾ وَهَٰذَا الْبَلَدِ
قسم ہے انجیر اور زیتون اور طور سینین (پہاڑ) اور اس شہر (مکہ)
الْأَمِينِ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ
امن والے کی۔ ہم نے پیدا کیا آدمی کو بہتر سے بہتر
تَقْوِيمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ﴿٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ
صورت میں پھر اس کو پھینک دیا نیچوں سے نیچے ف مگر جو لوگ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٦﴾
ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو ان کے لئے بے انتہا اجر ہے۔
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ﴿٧﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ
تو (اے آدمی) ان سب باتوں کے بعد کیا چیز خدا کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے ف کیا اللہ تمام
بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ﴿٨﴾
حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے۔

(۹۶) سورۃ العلق مکیۃ ۱ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — رکوعها ۱ آیاتها ۱۹

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

ف یعنی فراخ حوصلہ اور عالی ہمت بنا دیا کہ اہل عرب جیسے جاہل اکھڑ اکھڑ و بدخو ضدی شریر لوگوں میں دین کا نقارہ بجایا اور تبلیغ رسالت جیسا مشکل کام ایسا انجام دیا کہ بایدو شاید یا شرح صدر مراد ہے جب آپ حلیمہؓ کا دودھ پیتے اور وہیں پرورش پاتے تھے اتفاقاً ایک روز لڑکوں کے ہمراہ بکریاں (باقی صفحہ ۷۸۲ پر)

ع ۸
۱۹

تنبیہ
أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ پر پہنچ کر بلیٰ و انا علی ذٰلک من الشٰهدین کہے پھر اللہ اکبر۔

باقی صفحہ ۷۷۹
تھے یا اپنی ضد کے ساتھ ملا کر ذکر کی جا سکتی ہے جیسے زمین و آسمان علم جہل اور وہ ذات بحت اپنی ذات اور صفات دونوں میں لاشریک ہے اس کا وجود ہے بلا عدم اور علم ہے بغیر جہل یا جفت سے مراد دوگانی نماز جیسے فجر ظہر اور طاق سے مراد سہ گانی جیسے وتر و مغرب یا جفت سے مراد جنت کے درجے اور آٹھ دروازے اور طاق سے مراد دوزخ کے سات طبقے اور دروازے یا جفت سے مراد آسمان کے بارہ برج اور طاق سے مراد سبع سیارہ یا جفت سے وہ چاند مراد ہے جو پورے تیس روز میں نکلے اور طاق سے وہ چاند جو انتیس کو نکلے یا جفت سے مراد سجدے کہ ہر رکعت میں دو ہوتے ہیں اور طاق سے مراد رکعت کا ایک رکوع یا جفت سے مراد وہ بارہ چشمے جو موسیٰؑ کی لاٹھی مارنے سے ایک پتھر سے بہہ پڑے تھے اور طاق سے مراد وہ نو معجزے جو فرعون کے مقابلے میں ظاہر کئے گئے یا جفت سے مراد دسویں ذالحجہ عید قربان کا روز اور طاق سے مراد عرفے کا دن یعنی نویں ذی الحجہ واللہ اعلم قرآن

ع ۸
۲۰

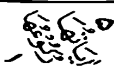
پاک میں مجمل ہے جو کچھ بھی مراد ہو وہی علام الغیوب اس سے واقف ہے۔ ف یعنی رات گزرنے لگے یا یہ معنی ہیں کہ جب رات کی تاریکی سرایت کرنے لگے یعنی رات آئے اور اسکی تاریکی عالم پر چھا جائے یا یہ معنی ہیں کہ اس رات کی قسم جس میں ہمارے پیغمبر محمد صلعم آسمان کی سیر کرنے اور عجائبات قدرت دیکھنے براق پر سوار ہو کر چلنے لگے یعنی شب معراج کی قسم۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
پڑھ اپنے پروردگار کے نام (کی برکت) سے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا آدمی کو
مِنْ عَلَقٍ ۚ ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ
جمے ہوئے خون سے۔ پڑھ اور تیرا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے علم سکھایا
بِالْقَلَمِ ۙ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ
قلم کے ذریعے سے۔ سکھایا آدمی کو جو وہ جانتا نہ تھا۔ ف حقا بیشک
الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۙ ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ؕ ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰی
انسان سرکشی کرتا ہے۔ اس لئے کہ دیکھتا ہے اپنے آپ کو تونگر۔ بیشک تیرے
رَبِّكَ الرُّجْعٰی ؕ ﴿۸﴾ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا
پروردگار کی طرف لوٹنا ہے۔ (ش ۱۸) تو نے اس شخص کو دیکھا کہ جو منع کرتا ہے بندے کو جب وہ
صَلّٰی ؕ ﴿۱۰﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ۙ ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ
نماز پڑھتا ہے۔ بھلا دیکھ تو سہی اگر یہ شخص ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری
بِالتَّقْوٰی ؕ ﴿۱۲﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ؕ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ
سکھاتا۔ بھلا دیکھ تو سہی اگر اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی ف۲ یہ نہ جانا کہ
بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ؕ ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا
اللہ دیکھتا ہے۔ نہیں نہیں اگر باز نہ آئے گا تو ہم ضرور
بِالنَّاصِیَةِ ۙ ﴿۱۵﴾ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ ﴿۱۶﴾ فَلْیَدْعُ
گھسیٹیں گے چوٹی پکڑ کر۔ کیسی چوٹی؟ جھوٹی خطا کار۔ اب بلائے
نَادِیَهٗ ۙ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۙ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۩ ﴿۱۹﴾
اپنی مجلس کو۔ ہم بھی بلائے لیتے ہیں زبانیہ کو ف۳ نہیں نہیں اسکا کہنا نہ مان اور سجدہ کر اور قرب (خدا) طلب کر









شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ
(ش ۱۹) ہم نے (قرآن) نازل فرمایا شب قدر میں اور تو کیا سمجھا کہ شب

ف۱ شروع سورت سے یہاں تک پانچ آیتیں سب سے پہلی وحی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں نازل ہوئی

ف۲ مطلب یہ ہے کہ اگر نیک بنتا تو کیسا عمدہ آدمی ہوتا اور اب کفر کیا تو ہمارا کیا بگاڑا کچھ اپنا ہی کھویا۔

ف۳ زبانیہ لغت عرب میں جیل خانے کے ان چوکیداروں کو کہتے ہیں جو قیدی کو اس کی مشکیں باندھ کر جیل میں بند کرتے ہیں یہاں وہ سخت فرشتے مراد ہیں جو دوزخ پر تعینات ہیں ان کا کام ہے کہ دوزخیوں کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں جھونک دیں۔

تنبیہ
بسم اللہ کے آخر کا میم اقرا کے ق میں ملا کر تلاوت کرے۔

(بقیہ صفحہ ۷۸۱)
چرانے جنگل تشریف لے گئے اور دو فرشتے آپ کو پکڑ کر لے گئے اور چت لٹا کر سینۂ مبارک شق کیا اور دل کے اندر سے ایک سیاہ خون کی جمی ہوئی پھٹکی نکال کر پھینک دی اور کہا کہ ہر انسان کے دل میں یہ حصہ شیطان کا ہے اس کے بعد برف کے پانی سے دل کو دھو کر کوئی خاص چیز چھڑک کر سینہ میں رکھ دیا اور ٹانکے لگا کر مہر نبوت کر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں وسوسۂ شیطانی گزرنے کا محل ہی نہ رہا تھا۔ ع ۱۹ ۲۱

ف۲ یعنی نزول وحی اول شکل تھا اب آسان کر دیا۔ یا مکہ معظمہ سے نکلنے کا غم تھا۔ مدینہ میں پہنچا دینے سے رفع کر دیا یا کفار کی شرارت کا ملال تھا کہ اب اسلام غالب کر کے اس کو دور کر دیا یا امت کا غم تھا کہ تاج شفاعت سر پر رکھ کر اس غم کو مٹایا یا عالی حوصلہ بنا کر ان ذنبوں کو ملیامیٹ کر دیا جو تحصیل کمالات میں مخل ہوا کرتی ہیں ف۳ یعنی ذکر خیر ایسا بلند کیا کہ اذان تکبیر التحیات خطبہ کلمہ طیبہ کلمہ شہادت حلم (بقیہ صفحہ ۷۸۳ پر)
(شان نزول صفحہ ۷۸۱ پر)

الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ

قدر کیا ہے؟ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے ۔ اترتے ہیں

الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾

فرشتے اور روح ف۱ اس رات میں اپنے پروردگار کے حکم سے ہر کام کے (سرانجام دینے کو)

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

وہ سلامتی کی رات ہے طلوع فجر تک ۔

سورۃ البینۃ مدنیۃ ۹۸ — آیاتہا ۸ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

(ش ۲۰) نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہوئے اہل کتاب اور مشرکین میں سے ۔

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ

کہ باز آتے یہاں تک کہ ان کے پاس آئے دلیل روشن (یعنی) رسول اللہ کی

اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَ

طرف سے کہ پڑھتا ہو پاک صحیفے کہ جس میں درست احکام لکھے ہوئے ہوں ف۲ اور

مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

یہ لوگ جو متفرق ہوئے جن کو کتاب دی گئی تھی تو اس کے بعد ہی متفرق ہوئے کہ ان

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ

کے پاس آچکی دلیل ظاہر ۔ اور ان کو یہی حکم دیا گیا کہ اللہ کی عبادت کریں خالص بنا کر

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اسی کے لئے عبادت کو دین ابراہیم کے پیرو بن کر اور نماز قائم رکھیں

وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿۵﴾ اِنَّ

اور زکوٰۃ دیں اور یہی ٹھیک دین ہے ۔ بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ

جو لوگ منکر ہوئے اہل کتاب اور مشرکین میں سے (وہ)

مع ۱۸ — ع ۵/۲۲

ف۱
جبریل علیہ السلام مراد ہیں یا کوئی خاص فرشتے جن کی دوسرے فرشتوں سے ملاقات اسی شب میں ہوتی ہے یا رحمت ۔

ف۲
یعنی تمام اہل ادیان کی کچھ ایسی حالت بگڑ گئی تھی جس کی اصلاح بغیر کسی ایسے عظیم القدر رسول کے ممکن ہی نہ تھی جس پر کوئی آسمانی کتاب بھی نازل ہو چنانچہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بہمہ صفت موصوف مبعوث ہوئے ۔

(بقیہ صفحہ ۷۸۲)
اطاعت ممانعت عصیان تک میں اپنے اسم مقدس کے ساتھ ساتھ رکھا کہ اطیعوا الرسول اور من یعص اللہ و رسولہ الخ

ف۴
یعنی انسان کی بناوٹ نہایت خوش نما بنائی اور خطاب بھی اشرف المخلوقات کا عطا فرمایا لیکن جب ہی تک کہ وہ آدمیت پر قائم رہے اور جب اپنے رب کا منکر ہو تو جانوروں سے بدتر ۔

ف۵
آیت کے یہ معنی ہیں کہ اے محمد اب ان باتوں کے معلوم کئے پیچھے ان کافروں کو تمہارے جھوٹا سمجھنے پر کیا چیز باعث ہوتی ہے ۔

خواص
جو کوئی سوتے وقت سورۃ الم نشرح پڑھ کر اپنے سینہ پر دم کرلے اس کو وسواس اور خطرات نہ ہوں گے اور پتھری دور ہونے کو یہ سورت لکھ کر دھو کر پلا دیں ۔

تنبیہ
اگر فوراً آیت سجدہ پڑھنے پر سجدہ تلاوت نہ کرسکے تو سمعنا واطعنا کہہ کر آگے پڑھنا شروع کردے ۔ یہ کلام مجید کا چودھواں سجدہ ہے ۔ ایک ترکیب طلب حاجت کی سجدہ سے

(باقی صفحہ ۷۸۴ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۸۱ پر)

نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ ۝۶

دوزخ کی آگ میں ہوں گے ہمیشہ وہیں رہیں گے یہی لوگ بدتر بن خلائق ہیں ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے وہی لوگ بہترین

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ ۝۷ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ

خلائق ہیں ۔ ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں رہنے کے باغ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

ہیں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ ہمیشہ وہیں

اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ

رہیں گے اللہ ان سے راضی ، اور وہ اللہ سے راضی ، یہ اس

لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۸ ع

کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے ۔

سورۃ الزلزال ۹۹ مدنیۃ ۹۳ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعہا ۱ آیاتہا ۸

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

(ش ۲۱) جس وقت زمین ہلا دی جائے اپنے بھونچال سے ۔ اور نکال باہر کرے زمین

اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ

اپنے بوجھ ف اور بول اٹھے انسان کہ اس زمین کو کیا ہو گیا ؟ اس دن وہ

تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵

بیان کرے گی اپنی تمام خبریں ۔ اس لئے کہ تیرے پروردگار نے اس کو حکم دیا ف۲

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶

اس دن آدمی لوٹیں گے مختلف حالتوں پر تاکہ ان کو دکھائے جائیں ان کے اعمال

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ يَّعْمَلْ

تو جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس نیکی کو دیکھ لے گا ۔ اور جس نے ذرہ برابر

ف۱
یعنی دفینے خزانے نکال کر باہر پھینک دے گی ۔

ف۲
یعنی لوگوں نے جو کچھ نیک و بدعمل روئے زمین پر کئے ہیں ، زمین سب کچھ اللہ سے بیان کردے گی اور کیوں نہ بیان کرے اللہ کا اس کو حکم یہی ہے ۔

فضائل و خواص
سورہ الزلزال کا ثواب چوتھائی کلام مجید کے ثواب کے برابر ہے اور بائی و لقوہ کے مرض کو کسی لوہے کے برتن میں لکھ کر اسے دھو کر مریض کو پلانا مفید ہے ۔

(بقیہ صفحہ ۷۷۷)
گے یا یہ معنی ہیں کہ مکہ جیسے محترم شہر میں باوجود تمہارے اس رتبہ اور کمال کے یہ ملعون کافر تمہارا قتل کرنا جائز اور جلا وطن کرنا حلال سمجھتے ہیں ۔ ع ۸ ۲۲

ف۴
یعنی آدمؑ اور ان کی ذریات ۔

ف۵
یعنی انسان کی خلقت ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ سدا مصیبت میں رہتا ہے ۔ ماں کے پیٹ میں رہنا دودھ چھوٹنا ، دانت نکلنے ، ضعف و ناتوانی فکر معاش عزیزوں کے مرنے کا غم اپنی موت قبر کی اندھیری کوٹھری ، منکر نکیر سے سوال جواب حشر نشر ہول قیامت خوف حساب
(باقی صفحہ ۷۸۵ پر)

بقیہ صفحہ ۷۸۳
یہ ہے کہ قرآن شریف کی ایک ایک آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ کرتا جائے جب چودہ کے چودہ سجدے پورے ہو جائیں تو پندرھواں سجدہ کر کے اپنا دلی مطلب چاہے انشاء اللہ فوراً پورا ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ اول چاول دال اور گھی اور دودھ اور شکر تیار کر کے شکرانہ لڑکوں کو کھلائے ۔ مرض برص کے دور ہونے کے لئے مبروص پر اس سورۂ بینہ کا دم کرنا اور پرچہ پر لکھ کر باندھنا اور دفع یرقان کے لئے نہایت مفید ہے ۔

(شان نزول صفحہ ۷۸۱ پر)

مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾ ع

کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

۱۰۰ سُوۡرَةُ الۡعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۱۴ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — رکوعہا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا ﴿۱﴾ فَالۡمُوۡرِيٰتِ قَدۡحًا ﴿۲﴾ فَالۡمُغِيۡرٰتِ

(ف ۲۲) قسم ان گھوڑوں کی جو دوڑتے دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں پھر (پتھر) پر اپنی ٹاپوں کے مارنے سے آگ نکالتے ہیں۔ پھر چھاپہ جا مارتے ہیں صبح

صُبۡحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطۡنَ بِهٖ جَمۡعًا ﴿۵﴾

کے وقت پھر اس وقت غبار اٹھاتے ہیں۔ پھر جا گھستے ہیں اس وقت فوج میں ف

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوۡدٌ ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ

بے شک آدمی اپنے پروردگار کا ناشکر گزار ہے۔ اور وہ خود بھی اس بات پر

لَشَهِيۡدٌ ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعۡلَمُ

مطلع ہے۔ اور آدمی مال کی محبت میں البتہ سخت ہے۔ تو کیا اسے معلوم نہیں

اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِى الۡقُبُوۡرِ ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوۡرِ ﴿۱۰﴾

کہ جب اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں۔ اور ظاہر کر دیا جائے گا جو کچھ سینوں میں ہے

اِنَّ رَبَّهُمۡ بِهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّخَبِيۡرٌ ﴿۱۱﴾ ع

بیشک ان کا پروردگار ان کے حال سے اس دن باخبر ہے۔

۱۰۱ سُوۡرَةُ الۡقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۰ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — رکوعہا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

اَلۡقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الۡقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡقَارِعَةُ ﴿۳﴾

کھڑکھڑا ڈالنے والی۔ کھڑکھڑا ڈالنے والی ہے کیا؟ اور تو کیا سمجھا کہ کھڑکھڑا ڈالنے والی کیا ہے؟ (زمانہ ہے)

يَوۡمَ يَكُوۡنُ النَّاسُ كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ﴿۴﴾

جو قائم ہوگی) جس دن آدمی ہو جائیں گے جیسے پروانے بکھرے ہوئے۔

وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ﴿۵﴾ فَاَمَّا

اور ہو جائیں گے پہاڑ جیسے رنگی ہوئی اون دھنی ہوئی۔ تو جس کے

ف ۱
ع ۸ / ۲۴ یعنی دشمنوں کی فوج میں جا گھستے ہیں اللہ پاک نے اس مقام پر مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھائی ہے کیونکہ جہاد جیسا نیک کام کہ راہ خدا میں جان دینے کو حاضر ہی لائق ہے کہ ان کے گھوڑوں کو بھی پیار کی نظر سے دیکھا جائے اور اس سورت میں عنقریب جہاد کے شروع ہونے کا اشارہ ہے۔ و نیز حضور علیہ السلام کی پیشین گوئی۔

(بقیہ صفحہ ۷۷۶)

دم نکل گیا اور اس کے اعوان و مددگار بھی وہیں کھیت رہے اللہ پاک نے اس شہر کو مصلحتاً پوشیدہ کر دیا ہے۔

ف ۲

مطلب یہ ہے کہ دنیا آزمائش کا مقام ہے انسان کو کبھی مال و نعمت مرحمت ہوتا ہے تاکہ اس کی شکر گزاری کا امتحان ہو، اور کبھی فقر و فاقہ لاڈالا جاتا ہے تاکہ اس کے صبر کی جانچ ہو انسان کا کام تو یہ ہے کہ آخرت کی فکر میں لگا رہے نہ دنیاوی نعمت و اقتدار کو باعث عزت سمجھے اور نہ یہاں کے فقر و مصیبت
ع ۱۱ / ۲۵ کو اپنی ذلت کا سبب گردانے بسا اوقات تونگری اور وسعت رزق انسان کی گمراہی اور اخروی ذلت کا باعث ہوتی ہے اور بسا

(باقی صفحہ ۷۸۶ پر)

(بقیہ صفحہ ۷۸۴)

دغیرہ وغیرہ اور اگر العیاذ باللہ کفر کا مرتکب تھا تو دوزخ اور طرح طرح کے عذاب جس کو اتنے مصائب جھیلنے اور اس قدر غموم اور آلام کا سامنا، اس کو اپنے زور بازو پر گھمنڈ کرنا اور اللہ کا نافرمان بن کر دولت برباد کرنے پر شیخی مارنا فضول خرچ کر کے دنیاوی نمود کو عزت سمجھ کر کفر پر اصرار کرنا کیسی بڑی حماقت ہے۔

ف ۶

یعنی نیکی بدی خیر و شر۔

مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾

(اعمال نیک کے) پلے بھاری ہوں گے۔ تو وہ شخص پسندیدہ زندگانی میں ہوگا۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَآ

اور جس کے پلے ہلکے ہوں گے۔ تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے! اور تو

اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ ع

کیا سمجھا کہ ہاویہ کیا ہے؟ آگ ہے دہکتی ہوئی!

۱۰۲ سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ ۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعہا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ

(رکوع ۲۳) (لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں ف۱ نہیں نہیں آگے چل کر

تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا

تم کو معلوم ہوگا۔ پھر (ہم کہتے ہیں) نہیں نہیں، آگے چل کر معلوم ہو جائے گا! نہیں نہیں

لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾

اگر تم (واقعی امر) جانو یقین کا جاننا (تو غافل نہ رہو) تم ضرور دوزخ دیکھ لو گے۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ

پھر ضرور تم اس کو دیکھو گے یقین کی آنکھ سے۔ پھر تم سے باز پرس ہوگی اس

عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ع

دن نعمتوں کی ف۲

۱۰۳ سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ۳ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعہا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

(رکوع ۲۴) قسم ہے عصر کی ف۳ بے شک انسان گھاٹے میں ہے۔ مگر (وہ لوگ نہیں)

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَ

جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کی دین برحق کی اور

ف۱ یعنی مرتے دم تک اسی طمع میں رہے کہ موجودہ مال و اولاد پر کچھ اور بیشی ہو جائے۔

ف۲ یعنی دریافت کیا جائے گا کہ ہم نے تمہیں بیشمار نعمتیں دیں۔ تم ان کے عوض میں کیا کر کے لائے، ان کا شکر ادا کیا یا کفران؟ ع ۱۱/۲۶

ف۳ عصر سے مراد یا تو زمانہ ہے یا وقت عصر۔

فضائل وخواص

سورہ تکاثر کا ثواب چوتھائی قرآن مجید کے ثواب کے برابر ہے اور درد سر والے کے سر پر پڑھ کر پھونکنا مفید ہے۔ امام بیہقی سے مروی ہے کہ اس کا پڑھنا ہزار آیت کے برابر ہے۔

(بقیہ صفحہ ۷۸۵) اوقات فقر و افلاس آخرت کی عزت کا سبب بن جاتا ہے۔ کوتاہ اندیش دولت پر مغرور ہو کر اخروی فلاحیت بھی اپنے باپ دادا کی میراث سمجھ بیٹھتے ہیں اور دور بین خردمند بندے کیا بلا اور کیا نعمت دونوں کو اپنا امتحان سمجھ کر اس میں صابر اور شاکر ثابت ہوتے ہیں۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس انسان سے جس کا یہ حال بیان کیا گیا ہے امیہ بن خلف مراد ہے۔ ع ۱/۸/۲۷

(شان نزول صفحہ ۸۸۲ پر)

تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع

باہم تاکید کی صبر کرنے کی ۔

سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ۱۰۴ ۳۲ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیَاتُهَا ۹ رُکُوْعُهَا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّ

(ش ۲۵) خرابی ہے ہر عیب چینی (اور) غیبت کرنے والے کی ۔ جس نے مال جمع کیا اور اسے

عَدَّدَهٗ ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ

گن گن کر رکھا ۔ اس کا خیال ہے کہ اس کا مال (اس کو ہمیشہ زندہ رکھے گا ۔ ہرگز نہیں وہ ضرور پھینکا

فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ

جائے گا حطمہ میں ۔ اور تو کیا سمجھا کہ حطمہ ہے کیا چیز ؟ اللہ کی بھڑکائی

الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ

ہوئی آگ ہے جو جھانک لیتی ہے دلوں کو ف ۱ وہ آگ ان پر بند

مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع

کردی جائے گی ۔ (اور وہ لٹکتے ہوں گے) لمبے لمبے ستونوں میں ۔

سُورَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ ۱۰۵ ۱۹ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیَاتُهَا ۵ رُکُوْعُهَا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ

(ش ۲۶) کیا تو نے دیکھا نہیں کیسا برتاؤ کیا تیرے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ ! کیا اس

يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ

نے ان کا داؤ غلط نہیں کردیا ؟ اور ان پر بھیجے پرندے

طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ

غول غول ۔ جو ان پر پھینکتے تھے پتھر کی کنکریاں ۔ تو ان کو ایسا

كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾ ع

کر ڈالا جیسے بھوسہ کھایا ہوا ۔

ع ۴ ۲۸

ف ۱

یعنی دنیا کی آگ کا تو اول اثر جسم پر ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ اندرونی اعضاء پر پہنچتا ہے لیکن یہ قہر الٰہی کی آگ اول نفس ناطقہ پر اثر کرے گی اور دلوں کی جاخبر لے گی ۔

(بقیہ صفحہ ۷۸۹)

اور اس پر خشک قلم سے نام کونوں فریق کا معہ ان کی والدہ کے ناموں کے لکھے اور اس کے بعد یہ کہے ۔ (الٰہی بہ برکت اس کلام پاک کے ان میں موافقت کر) پھر اس کو دھو کر مطلوب کو شیرینی میں کھلائے اور حلال جگہ کے سوا یہ عمل ہرگز ہرگز نہ کرے ورنہ نقصان اٹھائے گا ۔ حدیث میں ہے کہ جو کوئی دو سو بار اس سورت کو ہر روز پڑھے اس کے پچاس برس کے گناہ معاف

ع ۹ ۲۹

ہوجاتے ہیں ۔ بشرطیکہ اس پر قرض نہ ہو اور جو کوئی سوتے وقت داہنی کروٹ لیٹ کر اس سورت کو سو مرتبہ پڑھے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ داہنی جانب سے جنت میں داخل ہوجا ۔

(بقیہ صفحہ ۷۸۸)

تک جتنے مسلمان ہوں گے سب تمہارے ہی تو بیٹے ہیں تم سب کے روحانی باپ ہو ۔ ابتر اس شخص کو بھی کہتے ہیں جس کا عالم میں ذکر خیر نہ ہو اور کوثر ایک نہر ہے بہشت میں شہد سے زیادہ شیریں دودھ سے زیادہ سفید اس سے آخرت میں امت محمدیہ سیراب ہوگی ۔

ع ۵ ۳۰

(شان نزول صفحہ ۸۸۲ پر)

(۱۰۶) سورۃ قریش مکیۃ (۲۹) — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتھا ۴ رکوعھا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ﴿۲﴾

اس نعمت کے شکریہ میں کہ اللہ نے قریش میں الفت ڈالی۔ ان کو الفت دی جاڑے اور گرمی کے سفر میں

فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ

تو ان کو چاہیئے کہ عبادت کریں اس خانہ (کعبہ) کے مالک کی۔ جس نے ان کو کھانا دیا

مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۠﴿۴﴾

بھوک میں۔ اور ان کو امن دیا خوف میں ف۱

(۱۰۷) سورۃ الماعون مکیۃ (۱۷) — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتھا ۷ رکوعھا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِیْ

(رکوع ۲۷) بھلا تو نے اسے بھی دیکھا جو جھوٹ سمجھتا ہے جزا کو! وہی تو ہے جو دھکے

یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۙ﴿۲﴾ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ؕ﴿۳﴾

دیتا ہے یتیم کو۔ اور ترغیب نہیں دیتا مسکین کے کھانا کھلانے کی۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں ف۲

الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ﴿۶﴾ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۠﴿۷﴾

وہ جو ریا کرتے ہیں۔ اور ماعون بھی (عاریۃً) نہیں دیتے ف۳

(۱۰۸) سورۃ الکوثر مکیۃ (۱۵) — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتھا ۳ رکوعھا ۱

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ

(رکوع ۲۸) ہم نے تجھے کوثر عطا فرمائی۔ تو نماز پڑھ اپنے پروردگار کی اور

انْحَرْ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۠﴿۳﴾

قربانی کر! جو تیرا دشمن ہے وہی بے نسل رہا ف۴

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارھویں پشت یعنی نضر بن کنانہ کی اولاد کو قریش کہتے ہیں۔ قریش خانہ کعبہ کے مجاور تھے اور اسی وجہ سے تمام جزیرہ عرب انکی نہایت تعظیم اور خدمتیں کیا کرتا تھا قریش کے لوگ جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف تجارت کے لئے سفر کو جاتے اور خوب نفع حاصل کرتے تھے۔ ملک میں چاروں طرف لوٹ کھسوٹ ڈاکے پڑتے تھے۔ لیکن نہ قریش کا کوئی مزاحم ہوتا تھا سدرہ اللہ پاک نے اس سورت کو نازل فرما کر قریش پر اپنی نعمتیں جتائیں کہ جس گھر کے طفیل میں تم کو یہ نعمتیں حاصل ہیں اسی گھر کے مالک یعنی اللہ کا احسان مانو اور شرک چھوڑ کر خالص اسی کی عبادت کرو۔ ع ۱ / ۳۱

ف۲ یعنی قضا کرتے ہیں یا تنگ وقت پڑھتے ہیں۔

ف۳ ماعون روزمرہ کے برتنے کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو کہتے ہیں جیسے جوتی پیالہ وغیرہ۔ ع ۱ / ۳۲

ف۴ یعنی اگر تمہارے کوئی بیٹا نہیں نہ سہی۔ قیامت

(باقی صفحہ ۷۸۷ پر)

خواص و فضائل

خوف اعداء سے محفوظ رہنے کے لئے اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہزار مرتبہ سورہ قریش کا پڑھنا مجرب ہے۔ ع ۱ / ۳۳

(شان نزول صفحہ ۸۸۲ پر)

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ۱۰۹ — آیاتہا ۶ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲

(رکوع ۲۹) کہہ دے کہ اے کافرو نہ تو میں اس کی پرستش کرتا ہوں جسکی تم پرستش کرتے ہو۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا

اور نہ تم ہی اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور آئندہ بھی نہ میں اسکی پرستش کروں گا

عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ

جسکی تم پرستش کرتے ہو اور نہ تم ہی اس کی پرستش کروگے جس کی میں پرستش کرتا ہوں تم کو تمہارا

دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶ ع

دین اور مجھ کو میرا دین۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۰ — آیاتہا ۳ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَيْتَ النَّاسَ

جب کہ آپہنچی اللہ کی مدد اور فتح (مکہ کی) اور تونے لوگوں کو دیکھ لیا

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

کہ داخل ہورہے ہیں اللہ کے دین میں جوق جوق۔ پس تسبیح کر اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ

وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳ ع

اور اس سے گناہوں کی معافی مانگ۔ بیشک وہ معاف فرمانے والا ہے ف۱

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ ۱۱۱ — آیاتہا ۵ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا

(رکوع ۳۰) ٹوٹیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور ہلاک ہو۔ نہ تو اس کے کام اس کا مال آیا اور نہ

كَسَبَ ؕ ۝۲ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ ۚۖ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ

اس کی کمائی۔ وہ عنقریب داخل ہوگا شعلہ والی آگ میں اور نیز اس کی جورو بھی

ف۱

اس سورت میں وصال کے قریب ہونے کا اشارہ ہے اور یہ ایما ہے کہ مکہ کا فتح ہونا لوگوں کا جوق جوق اسلام لانا اس بات کا اشارہ ہے کہ تم نے فرض رسالت پورا کیا جس غرض سے دنیا میں تم کو بھیجا گیا تھا وہ غرض پوری ہو گئی تو اب دنیا میں رہنے کا کیا کام آخرت کی تیاری کرو۔

فضائل

سورۂ کافرون کا ثواب چوتھائی قرآن کے ثواب کے برابر ہے اور ہر شر سے بری رہنے کو اس کا پڑھنا مفید ہے۔

خواص و فضائل

ع ۲۴

سورۂ نصر کی تلاوت کا ثواب مثل چوتھائی قرآن شریف کے ہے اور کشایش رزق کے لئے صبح کی نماز کے بعد اکیس بار اور ظہر کے بعد بائیس مرتبہ اور عصر کے بعد تیئس مرتبہ اور مغرب کے بعد چوبیس بار اور عشا کے بعد پچیس مرتبہ اول و آخر اسی قدر درود شریف پڑھنا چاہیئے نہایت مفید ہے۔

فضائل

ع ۲۵

حدیث صحیح میں ہے کہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے اور معہ بسم اللہ کے ایک ہزار مرتبہ پڑھنا اور اول و آخر درود شریف سو سو بار پڑھنا عروج قمر میں تلاش معاش کے لئے اور دافع اعداء کے لئے نزول قمر میں اسی طرح پڑھنا نہایت موثر اور مجرب ہے۔ ایک عمل اخلاص کا مشہور ہے کہ اس سورت کو نقش میں طلوع آفتاب سے پہلے نماز صبح کے بعد شنبہ کے روز لکھے

(باقی صفحہ ۷۸۷ پر)

(شان نزول صفحہ ۸۸۳ پر)

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

جو لکڑیاں سر پر اٹھاتی ہے۔ اس کی گردن میں مونجھ کی رسی ہے ف۱

سورۃ الاخلاص ۱۱۲ مکیۃ ۲۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

(ش ۳۱) کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کی مثل ہے۔

سورۃ الفلق ۱۱۳ مکیۃ ۲۰ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴

(ش ۳۲) کہہ میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے مالک کی ہر چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی اور اندھیری رات کے شر سے جب کہ اس کی سیاہی سمٹ آئے۔ اور ان (جادوگرنیوں) کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

اور ہونسنے والے کے شر سے جب کہ لگے ہونسنے ف۲

سورۃ الناس ۱۱۴ مکیۃ ۲۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

کہہ میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود کی۔ (شیطان) کے شر سے جو وسوسہ ڈالے (اور) نظر نہ آئے کہ وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں۔ جنات اور آدمی دونوں ہی کی جنس میں سے ہوتا ہے

ف۱ یعنی قیامت میں اس کے گلے میں رسی کا پھندا ڈال کر اس کو گھسیٹا جائیگا اور اس کی بے حرمتی کی جائیگی یہ کمبخت دنیا میں بھی اسی عذاب میں مری، مارے خست کے لکڑیوں کا پشتارہ سر پر اٹھائے چلی آرہی تھی کہ پشتارہ گر گیا اور اسکی رسی گلے میں آگئی اور گلا گھٹ کر مرگئی۔ اس کا نام ام جمیل العورا تھا اور حرب بن امیہ کی بیٹی تھی۔

ع ۵ ۳۶

ف۲ اس وقت اسکی ٹوکی لگ جایا کرتی ہے اور گرہوں میں پھونکنے سے مراد ناجائز گنڈوں کا بنانا شیطانی کلمات اور الفاظ کفر پڑھ کر دم کرنا ہے۔

ع ۳ ۳۷

خواص وفضائل

حدیث میں وارد ہے کہ یہ دونوں سورتیں یعنی سورہ فلق اور سورۃ الناس سب سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین۔ آنحضرت صلعم پہلے دوسری دعاؤں سے استعاذہ فرمایا کرتے تھے جس وقت یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں تو انہی کو استعمال میں لانے لگے دوسری دعاؤں کو چھوڑ دیا اور فرمایا کہ کوئی سوال اور پناہ مانگنا ان دونوں کی برابر نہیں و نیز فرمایا کہ اگر آدمی کو ناغہ نہ کرنا منظور ہو تو قل اعوذ برب الفلق کی مداومت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی ان دونوں سورتوں کو پڑھتا ہے تو سب چیزیں کہتی ہیں کہ الٰہی تو اس کو ہمارے شر سے بچائے رکھ ایک روایت میں ہے کہ اگر بعد سلام نماز جمعہ کے نمازی سورت پڑھ کر الحمد اور اخلاص اور یہ دونوں سورتیں سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور جتنے نمازی جمعہ میں ہوتے ہیں انکی برابر ثواب عنایت فرماتا ہے اور اگلے جمعہ تک ہر برائی سے محفوظ رکھتا ہے اور ایک روایت میں ان چاروں سورتوں کے بعد یہ دعا پڑھنی بھی آئی ہے (اللہم یاغنی یا حمید یا مبدی یا معید یا رحیم یا ودود اکفنی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک واغننی بفضلک عمن سواک) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے کاٹا تو آپ نے پانی و نمک منگا کر اس جگہ پر ملنا شروع کیا اور سورہ کافرون اور یہ دونوں سورتیں پڑھیں۔ (شان نزول صفحہ ۸۸۳ پر)

ع ۵ ۳۸

ع ۶ ۳۹

دُعَاءِ خَتْمِ الْقُرْاٰن (کلاں)

دعا ختم القرآن (کلاں)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○ وَنَحْنُ

بڑی شان بلند مرتبہ والے اللہ نے سچ فرمایا۔ اور سچ فرمایا اسکے رسول نے جو عزت والا نبی ہے۔ اور ہم

عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اس پر گواہوں میں سے ہیں۔ اے پروردگار ہم سے قبول کیجئے بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّبِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

اے اللہ ہمیں قرآن پاک کے ہر حرف کے بدلے مٹھاس نصیب کر اور قرآن پاک کے ہر جزء کے بدلے اچھا

جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّبِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّبِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّبِالثَّآءِ ثَوَابًا

بدلہ عطا فرما۔ اے اللہ ہمیں الف کے بدلے الفت اور ب کے بدلے برکت اور ت کے بدلے توبہ اور ث کے بدلے ثواب

وَّبِالْجِيْمِ جَمَالًا وَّبِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّبِالْخَآءِ خَيْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِيْلًا وَّبِالذَّالِ ذَكَآءً

اور ج کے بدلے جمال اور ح کے بدلے دانائی اور خ کے بدلے بھلائی اور د کے بدلے رہنمائی اور ذ کے بدلے ذہانت

وَّبِالرَّآءِ رَحْمَةً وَّبِالزَّآءِ زَكٰوةً وَّبِالسِّيْنِ سَعَادَةً وَّبِالشِّيْنِ شِفَآءً وَّبِالصَّادِ

اور ر کے بدلے رحمت اور ز کے بدلے پاکی اور س کے بدلے نیک بختی اور ش کے بدلے شفاء اور ص کے بدلے

صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِيَآءً وَّبِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّبِالظَّآءِ ظَفَرًا وَّبِالْعَيْنِ عِلْمًا

سچائی اور ض کے بدلے روشنی اور ط کے بدلے تروتازگی اور ظ کے بدلے کامیابی اور ع کے بدلے علم

وَّبِالْغَيْنِ غِنًى وَّبِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ

اور غ کے بدلے بے نیازی اور ف کے بدلے فلاح اور ق کے بدلے نزدیکی اور ک کے بدلے عزت اور ل کے

لُطْفًا وَّبِالْمِيْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّبِالْهَآءِ هِدَايَةً

بدلے مہربانی اور م کے بدلے نصیحت اور ن کے بدلے نور اور و کے بدلے ملاپ اور ھ کے بدلے رہنمائی

وَّبِالْيَآءِ يَقِيْنًا اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَارْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ

اور ی کے بدلے یقین عطا فرما یا اللہ ہمیں عظمت والے قرآن کے ذریعہ نفع پہنچا۔ اور ہمارا مرتبہ آیات اور حکمت والے ذکر کے

الْحَكِيْمِ ○ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ فِيْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ

ذریعہ بلند فرما اور ہمارے پڑھنے کو قبول فرما اور ہم سے درگزر فرما وہ کوتاہی جو قرآن پاک کی تلاوت میں کوئی ہوئی خطا

اَوْ نِسْيَانٍ اَوْ تَحْرِيْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَا اَوْ تَقْدِيْمٍ اَوْ تَاْخِيْرٍ اَوْ زِيَادَةٍ اَوْ

یا بھول یا بدلنا کلمہ کا اپنی جگہ سے یا آگے یا پیچھے یا زیادتی یا

نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِيْلٍ عَلٰى غَيْرِ مَا اَنْزَلْتَهٗ عَلَيْهِ اَوْ رَيْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ

کمی یا مراد لینا غیر اس کا جو اتارا تو نے اس پر یا ریب یا شک یا غفلت یا

سُوْٓءِ اِلْحَانٍ اَوْ تَعْجِيْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسَلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَيْغِ

فحش غلطی یا جلدی کرنا تلاوت قرآن کے وقت یا سستی یا تیزی یا زبان

لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيَانٍ

کی کجی یا بغیر وقف کے وقف کرنا یا ملانا بغیر مدغم کے یا ظاہر کرنا بغیر بیان

اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَيْرِ مَا كَتَبَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ

یا مد یا تشدید یا ہمزہ یا جزم کے یا اعراب دینا علاوہ اسکے جو اس نے لکھا یا رغبت اور خوف

عِنْدَ اٰيَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰيَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ۝

کا کم ہونا رحمت کی آیات اور عذاب کی آیات کے وقت پس بخش ہم کو اے ہمارے پروردگار اور ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ

یا اللہ قرآن کے ذریعہ ہمارے دلوں کو منور فرما اور قرآن کے ذریعے ہمارے اخلاق کو مزین فرما اور قرآن کے ذریعہ ہمیں آگ سے

بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِى الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِى الدُّنْيَا

نجات عطا فرما اور قرآن کے ذریعہ ہمیں جنت میں داخل فرما یا اللہ قرآن کو ہمارے لئے دنیا میں ساتھی

قَرِيْنًا وَّفِى الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّعَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِى الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا

بنا اور قبر میں غم خوار اور پل صراط پر روشنی والا اور جنت میں ساتھی اور آگ سے پردہ

وَّحِجَابًا وَّاِلَى الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ

اور حائل اور تمام بھلائیوں کی طرف رہنما بنا پس ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما اور ہمیں دل اور زبان سے ادائیگی

وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ مِنَ الْاِيْمَانِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

کی توفیق عطا فرما اور بھلائی کی محبت اور نیک بختی اور خوشخبری والا ایمان نصیب فرما۔ اور اللہ تعالیٰ رحمت

عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

بھیجے اپنے مخلوق میں سے بہتر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسکی آل اور اسکے تمام صحابہ پر اور بہت بہت سلام بھیجے۔

عرضِ ناشر

میں خداوند قدّوس کے حضور سربسجود ہو کر انتہائی عجز و انکساری کے ساتھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس ذات اقدس و اعلیٰ، حیّ و قیّوم نے اپنے بے پایاں فضل و کرم سے اس بندۂ خطا کار و عاصی کو یہ توفیق بخشی کہ قرآن کو خوبصورت کتابت و طباعت سے مزین کر کے آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ ادارہ بیت القرآن اردو بازار کراچی کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اس ادارے نے بہت ہی کم وقت میں اعلیٰ معیار کے معریٰ و مترجم قرآن کریم طبع کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ادارے کی ان کوششوں کو قبول فرمائے۔

ایک عرصہ سے قرآن کریم کے کچھ تراجم یا تو طبع ہونا منقطع ہو گئے تھے یا وہ اپنی ترتیب و طباعت کے اعتبار سے عام قاری کے لئے مفید نہ تھے ان ہی تراجم میں ایک معرکتہ الآرا ترجمہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ کا تھا۔ اس میں تفسیر اور شان نزول شامل تھا لیکن اس کو پڑھنے میں قاری کے لئے بہت دشواریاں تھیں، بلاشبہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ کا یہ ترجمہ گزشتہ صدی کا عظیم الشان ترجمہ ہے، اردو زبان کی فصاحت اور بلاغت کا نادر نمونہ۔ تفسیر اور شان نزول یکجا ہونے سے اس کی افادیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

مولانا عاشق الٰہی میرٹھی مرحوم کا ترجمہ لسانی اعتبار سے بہت سلیس اور عام فہم ہے معنوی لحاظ سے اس ترجمے کے مستند ہونے کا اندازہ آپ شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کے اس ملاحظہ سے کر سکتے ہیں۔

"بندہ کے احباب میں اوّل مولوی عاشق الٰہی ساکن میرٹھ نے ترجمہ کیا اس کے بعد مولانا اشرف علی صاحب نے ترجمہ کیا احقر نے دونوں ترجموں کو تفصیل سے دیکھا ہے جو جملہ خرابیوں سے پاک و صاف اور عمدہ ترجمے ہیں۔"

قرآن کریم فرقان حمید کے اس نسخے میں ادارہ بیت القرآن نے قاری کے لئے ترجمہ، تفسیر اور شان نزول کو پڑھنا اور سمجھنا آسان کر دیا ہے۔ ترجمہ پڑھنے کے دوران ہی جہاں شان نزول کا نشان یعنی (ش-۱) آئے گا، تو اسی صفحہ کے حاشیہ پر صفحہ نمبر اور شان نزول کا نمبر دیدیا گیا ہے آپ بتائے گئے صفحہ نمبر پر شان نزول پڑھ سکتے ہیں۔ ہر سپارے کے شان نزول کا نمبر ایک سے شروع ہوتا ہے۔ اسی طرح تفسیر بھی حاشیہ پر اسی صفحے پر پڑھ سکتے ہیں البتہ جہاں کہیں تفسیر کا مضمون زیادہ ہے وہ اگلے صفحوں میں لکھ دیا ہے۔ انشاء اللہ امید ہے کہ یہ آسان طریقہ عام قاری کیلئے آسان اور مفید ہوگا۔

اللہ رب العزت ہماری قرآن کریم فرقان حمید کی اشاعت اور طباعت کی کوششوں کو قبول فرما کر اس کام کو میرے لئے اور میرے بعد میرے لواحقین کیلئے باعثِ بخشش و نجات بنائے۔ آمین

سیّد وسیم اختر
مدیر ادارہ بیت القرآن اردو بازار کراچی

شان نزول پارہ الم ا

ش ۱ (صفحہ ۲) الحمد الخ سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگل کی جانب تشریف لیجاتے تھے تو اکثر یہ یا محمد کی آواز کانوں میں آیا کرتی تھی! نظر اٹھاتے تو زمین و آسمان کے بیچ میں معلق تخت جس پر ایک شخص نورانی بیٹھا ہوتا تھا نظر آیا کرتا تھا! یہ حالت دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوفزدہ ہو کر واپس تشریف لے آتے تھے چند بار ایسا ہی دیکھنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قصہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل سے جو توریت کے بڑے ماہر اور اپنے دین کے زبردست عالم تھے ذکر کیا ورقہ نے تسلی دے کر کہا کہ اے محمد تم خوف نہ کرو بلکہ کان لگا کر سنو کہ وہ کیا کہتا ہے اس کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحرا کی جانب تشریف لے گئے اور حسب دستور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کان میں آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک کہا! آواز آئی کہ اے محمد میں جبریل خدا کا فرشتہ ہوں اور تم اس امت کے نبی ہو، اول کہو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اب پڑھو الحمد للہ رب العالمین۔

الحمد ہر مرض کی شفا ہے اس کے بے شمار فضائل ہیں، اس کا ثواب قرآن کے دو تہائی ثواب کے مساوی ہے۔

ش ۲ (صفحہ ۳) الٓمّٓ الخ اس سورت کی پہلی آیتوں کے نازل ہونے کا سبب مالک ابن صیف یہودی ہے جو مسلمانوں کے دلوں میں شک و شبہات ڈالتا اور کہتا تھا کہ یہ قرآن وہ کتاب نہیں ہے جس کی خبر اگلی کتابوں میں دی گئی ہے! اس شک کو رفع کر کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدح اور کافروں کی مذمت میں یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ چار آیتیں مسلمانوں کی مدح اور دو آیتیں کافروں کی مذمت اور تیرہ آیتیں منافقوں کے بارے میں نازل ہوئیں۔

ش ۳ (صفحہ ۴) خَتَمَ اللّٰهُ الخ یہ آیت ولید بن مغیرہ، عتبہ بن شیبہ، ابوجہل وغیرہ یعنی ان کافروں کے بارے میں نازل ہوئی جن کی موت اللہ کے ازلی علم میں کفر پر ہی تھی۔

ش ۴ (صفحہ ۴) وَمِنَ النَّاسِ الخ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابن اُبی منافق اور اس کے یاروں سے ایک مرتبہ کہا کہ لوگو! اللہ سے ڈرو اور نفاق چھوڑ دو بظاہر مسلمان اور دل میں کافر رہنا بہت اندیشے کی بات ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ اے ابوالحسن ہماری طرف نفاق منسوب کرتے ہو اور باوجودیکہ ہم سچے مسلمان ہیں تم ہم کو کافر بتاتے ہو! اللہ پاک نے ان کے اس کلام کے رد کرنے کو یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۵ (صفحہ ۵) اَوْ كَصَيِّبٍ الخ مدینہ کے دو منافق سرور کائنات سے بھاگ کر مشرکین مکہ کی طرف چلے راہ میں بارش اور کڑک اور بجلی نے آلیا اندھیرا گھپ ہو گیا دونوں حیران کھڑے رہ گئے جب بجلی ذرا چمکتی تھی تو جلدی سے دو قدم چل لیتے اور جب پھر اندھیرا چھا جاتا کھڑے ہو جاتے تھے اور گرجنے کی ہولناک دہل کے مارے موت کے ڈر سے کانوں میں انگلیاں ٹھونسے لیتے تھے آخر حیران ہو کر کہنے لگے کہ کاش صبح ہو اور بادل کھلے تو ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں واپس ہوں اور بیعت کریں صبح ہی حاضر خدمت ہو کر اسلام لائے انکی کہاوت اللہ نے بیان فرمائی۔

ش ۶ (صفحہ ۶) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ الخ پچھلی آیتوں میں اللہ پاک نے تینوں فرقوں یعنی مسلمانوں، کافروں اور منافقوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر فرمایا اب عام طور پر مجملاً سب کو مخاطب بنا کر عبادت کا حکم فرماتا ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں یا ایہا الناس سے مکہ والوں کو خطاب ہوتا ہے اور یا ایہا الذین آمنو سے اہل مدینہ مخاطب ہوتے ہیں چونکہ مکہ میں مسلمان کم اور کافر زیادہ تھے اس لئے (اے لوگو) جو دونوں فریق پر بولا جا سکتا ہے استعمال ہوتا ہے اور مدینہ میں مسلمان زیادہ اور کافر کم تھے اس لئے (مسلمانو) کہہ کر خطاب ہوتا ہے۔

ش ۷ (صفحہ ۶) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ الخ اللہ پاک نے قرآن

میں لوگوں کے سمجھانے کو جانوروں کی تمثیلیں بیان فرمائی ہیں ایک جگہ فرمایا ہے کہ کافروں نے جس ہاتھ کے گھڑے ہوئے بتوں کو معبود بنا رکھا ہے وہ ایسے ضعیف ہیں کہ مکھی تک بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ اگر مکھی منھ کو چپٹ جائے تو اس کو چھڑا بھی نہیں سکتے اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ کافروں کا دین مکڑی کے جالے کی طرح بودا اور کمزور ہے کافران تمثیلوں کو سن کر طعن کرنے لگے کہ مسلمانوں کا خدا کیسا خدا ہے جس کو ایسی حقیر چیزوں کے نام لینے اور اس قسم کے بے حقیقت جانوروں کا ذکر کرنے میں مطلق عار نہیں آتی اس وقت یہ آیت اتری کہ بد دین کافر بیوقوف اتنا نہیں سمجھتے کہ ہمارے نزدیک ہماری ساری مخلوق مساوی ہے کیا چھوٹا اور کیا بڑا سب ہمارا ہی بنایا ہوا ہے اور ان مثالوں کے بیان کرنے میں بڑی بڑی حکمتیں اور مخفی فوائد ہیں جن کو خدا کے سمجھدار بندے ہی سمجھتے ہیں ایک تو یہی فائدہ ہے کہ مثال دینے سے بات اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے اور دوسرے آزمائش بھی ہو جاتی ہے کہ کون مانتا ہے اور ایمان لاتا ہے اور کون اعتراض کر کے کافر بنتا ہے۔

ش ۸ (صفحہ ۹) اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ الخ مدینہ کے بعض یہود اپنے ان عزیز و اقارب اور ان دوستوں کو جو ایمان لا چکے تھے کہا کرتے تھے کہ بھائیو! محمد کی اطاعت کئے جاؤ یہی دین اسلام سچا ہے لیکن خود اپنی شرارت نفس اور طمع دنیاوی کے باعث ایمان نہ لاتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ دوسروں کو نصیحت اور خود کو فضیحت! اے قوم یہود دنیا کا نفع چند روزہ ہے تم اس قلیل منافع کو میری آیتوں کی قیمت بناتے ہو اور رشوتیں لے لے کر میری آیتوں کے بدلے دیتے ہو کیا تمہارے دلوں میں قیامت کے ہولناک دن کا اندیشہ بالکل نہیں رہا۔

ش ۹ (صفحہ ۱۵) وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم عام دے دیا تھا کہ مدینہ میں سوائے مسلمان شخص کے کوئی نہ داخل ہونے پائے اس پر بعض یہودی مسلمانوں کی خبریں معلوم کرنے کی غرض سے منافقانہ اسلام لائے اور صبح کو اسلام کا دعویٰ کرتے ہوئے مسلمانوں سے ملتے جلتے اور اپنا اعتبار جتانے کو توریت میں سے سردار کائنات کی تعریفیں بھی کھول دکھاتے تھے اور شام کو واپس آکر اپنے شیاطین الانس سرداران یہود ابی و کعب بن اشرف وہب بن یہود وغیرہ کے پاس بیٹھتے تھے تو وہ ان کو ملامت کرتے تھے کہ بیوقوفو! اپنے علم اور اپنی کتاب میں سے مسلمانوں کو کیوں سند دیئے دیتے ہو یہ مسلمان قیامت کے روز تم سے جھگڑنے لگیں گے اور یہی دلیل پیش کریں گے کہ انھوں نے نبی کی تعریف توریت میں دکھا دی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۰ (صفحہ ۱۵) وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ الخ یہود چونکہ پیغمبروں کی اولاد تھے اس لئے اللہ کے ساتھ اپنی خصوصیت جتاتے تھے۔ کبھی کہتے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں اور کبھی کہتے تھے کہ سوائے گنتی کے ان چند روز کی مقدار کے جس میں ہمارے بڑوں نے گوسالہ پرستی کی تھی ہمیں آگ چھوئے گی بھی نہیں اور کبھی کہتے تھے کہ جنت ہمارے باپ دادا کی میراث ہے ہمارے سوا کوئی اس میں نہ جائے گا ان من گھڑت آرزوؤں اور جھوٹی خوشخبریوں پر جاہل ان پڑھ عوام الناس پھولے نہ سماتے تھے ان کی حماقت ظاہر کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۱۵) فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الخ علماء یہود کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے حضرت سید المرسلین کی توصیف توریت میں اس طرح لکھی دیکھی کہ نبی آخر الزماں سُرمگیں آنکھ گھونگریالے بال، میانہ قد، نہایت حسین صورت ہوں گے تو انھوں نے حسد میں آکر اس کو مٹا دیا اور لکھ دیا کہ نبی آخر الزماں لمبے قد اور نیلی آنکھ، سیدھے سپاٹ بالوں والے ہوں گے۔

ش ۱۲ (صفحہ ۱۵) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ الخ ابن عباس و عکرمہ سے مروی ہے کہ یہود کہا کرتے تھے ہم کو تو سوائے گنتی کے چند روز یعنی چالیس دنوں کے کہ جن میں ہمارے بزرگوں سے گوسالہ کی بت پرستی ہو گئی تھی آگ دوزخ کی چھوئے گی بھی نہیں اس کی تردید میں اللہ پاک نے وقالوا سے لے کر خالدون تک نازل فرمایا۔

ش ۱۳ (صفحہ ۱۶) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ الخ اللہ پاک نے توریت میں بنی اسرائیل سے قول و قرار لیا تھا کہ ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا اور اپنے میں سے کسی کو جلاوطن نہ کرنا اور اگر اپنی قوم میں سے کسی کو کسی کا غلام یا باندی یا دوسرے کا قیدی پاؤ تو اس کا عوض دے کر کتنا ہی کیوں نہ ہو، چھڑا کر آزاد کرا دینا اس کے بعد بنو قریظہ ایک فرقہ تو قبیلہ اوس کا ہم قسم ہو گیا کہ وقت پر ایک دوسرے کی ضرور مدد کرے گا اور دوسرا قبیلہ یعنی بنی نضیر نے بنی خزرج سے ایسی ہی قسا عہدی کر لی پھر دونوں قبیلوں میں مع ان کے حلیفوں کے باہم بڑی سخت

لڑائی ہوئی اور جب ایک دوسرے پر غالب آتا تو گھروں کو مسمار اور آبادی کو ویران اور باشندوں کو جلا وطن کرتا تھا اور جب کوئی قید ہوتا تو سب جمع ہو کر چندہ سے اس کا عوض دے کر چھڑا لیتے تھے اگر کوئی کہتا تھا کہ تم عوض کیوں دیتے ہو تو کہتے تھے کہ ہمارا اپنے اللہ سے یہی قرار ہے پھر اگر وہ کہتا کہ لڑتے کیوں ہو اور جلا وطن کیوں کرتے ہو تو کہتے تھے کہ ہم سے ان لوگوں کی ذلت نہیں دیکھی جاتی جن کے ساتھ ہم قسما قسمی کر چکے ہیں! غرض چار احکام میں سے ایک حکم یعنی قیدی کا چھڑانا تو مانتے تھے اور تین حکم کی مخالفت کرتے تھے اور اپنے وعدہ کے خلاف ایک دوسرے کو ہلاک کرتے! وطن سے نکالتے اور ان کے مقابلے میں دوسروں کی مدد کرتے تھے۔

ش ۱۴ (صفحہ ۱۷) وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ الخ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے پہلے یہود کے قبیلہ اوس اور خزرج سے جب کبھی لڑائی ہوتی تھی اور ہزیمت نظر آتی تھی تو نبی امی خاتم النبیین کے وسیلے سے دعا مانگتے تھے اور دشمن پر فتح اور غلبہ چاہتے تھے اور یہ پاک وسیلہ لاتے ہی فوراً ان کو فتح حاصل ہو جاتی تھی اور جب وہ وجود باجود دنیا میں سایہ فگن ہوا یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہو کر دنیا میں تشریف لے آئے تو یہی یہودی لوگ کافر ہو گئے اور ایمان نہ لائے تو ایک دفعہ بشیر بن براء، داؤد بن سلمہ اور معاذ بن جبل نے ان لوگوں سے کہا کہ اے قوم یہود تم تو پہلے محمدؐ کے توسل سے دشمن پر فتح چاہا کرتے تھے پھر اب کیا وجہ ہے کہ ایمان نہیں لاتے اور تم ہم سے ہمارے مشرک ہونے کی حالت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف اور جو حلیہ مبارک بیان کرتے تھے ذرا نظر انصاف سے دیکھو کہ بجنسہ وہی حلیہ اور حالت موجود ہے یہ سن کر سلام بن مشکم یہودی نے جواب دیا یہ وہ نہیں ہیں جن کا ہم ذکر کرتے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۵ (صفحہ ۱۸) قُلْ إِن كَانَتْ الخ یہود نے کہا تھا کہ جنت میں سوائے یہود کے کوئی جانے کا ہی نہیں اس کے رد میں اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔ قل من کان عدوا الخ ایک بار یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے ابو القاسم ہمارے پانچ سوال کا جواب دے دو! اول تو یہ کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر کیا حرام کیا تھا اور دوسری بات یہ کہ نبی کی کیا علامت ہے تیسری یہ کہ کڑک اور بجلی کیا چیز ہے، چوتھی یہ کہ پیٹ کے اندر بچہ نر یا مادہ کیوں کر ہو جاتا ہے اور پانچویں بات یہ کہ تمہارے پاس آسمانی خبریں کون لاتا ہے آنحضرتؐ نے سب کا جواب دیا اور چونکہ وہ جوابات گزشتہ آسمانی کتابوں اور انبیاء سلف کے مقدس فرمانوں کے بالکل مطابق تھے اس لئے یہودیوں نے ان سب کو مان لیا لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری سوال کا جواب دیا کہ جبریلؑ مجھ تک آسمانی خبر پہنچاتا ہے تو بولے کہ جبریلؑ تو ہمارا جانی دشمن ہے جبریلؑ کے مزاج میں سختی بہت ہے وہی عذاب اتارتا اور لوگوں کو ہلاک کیا کرتا ہے اگر میکائیلؑ تمہارے پاس وحی لاتے ہوتے تو ہم تم پر بیشک ایمان لے آتے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۱۹) وَلَقَدْ أَنزَلْنَا الخ ابن صوریا یہودی نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کہا کہ اے محمدؐ بخدا تمہاری جو نشانیاں ہم کو معلوم تھیں اس میں سے کوئی بھی علامت تم میں نہیں پائی جاتی اور اللہ پاک نے تمہارے نبی ہونے کی کوئی دلیل بیان نہیں کی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ اے محمدؐ دیکھنے والوں کے لئے تو تمہارے نبی ہونے کی بیشمار دلیلیں موجود ہیں اور قرآن کا معجزہ تو یوم القیام باقی و ظاہر رہے گا کوئی اندھا ہی بن جائے اور کفر و انکار کرنے لگے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

ش ۱۷ (صفحہ ۱۹) وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ الخ یہود حضرت سلیمانؑ کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلیمان علیہ السلام کا ذکر کیا تو یہود نے کہا کہ واہ محمدؐ تو سچ کو جھوٹ اور حق کو باطل سے ملائے دیتے ہیں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ سلیمانؑ کا ذکر کرتے ہیں جو بڑے چالاک جادوگر تھے اور ہوا پر جادو کے زور سے اڑا کرتے تھے ان کی تردید میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ش ۱۸ (صفحہ ۲۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الخ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھ کر حضورؐ کے نصائح سنا کرتے تھے۔ اور جب کبھی کوئی بات اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتی تھی تو راعنا کہتے تھے۔ یعنی ہماری رعایت کیجئے اور مکرر فرمایئے یہودی کم بخت بھی یہی لفظ بولتے تھے اور اس سے دوسرے معنی مراد لیتے تھے یعنی بے وقوف شیخی باز اور کبھی زبان دبا کر کہتے تھے راعینا یعنی اے ہمارے چرواہے! حضرت معاذ اس بات کو سمجھ گئے اور ان کمبختوں سے کہنے لگے کہ اے دشمنان خدا اب اگر میں نے تم سے یہ سنا تو بخدا تم کو قتل کر ڈالوں گا وہ بولے کہ تم خود بھی تو یہی کہتے ہو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

یعنی مسلمانو! تم اس لفظ راعنا ہی کو چھوڑ دو جس کے دو معنی ہو سکتے ہیں اور گو تم اچھے معنوں ہی اس کا استعمال کرتے ہو لیکن کافر دل کو وہ لفظ دوسرے معنی میں استعمال کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

ش ۱۹ (صفحہ ۲۰) مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ الخ قرآن میں بعض آیتیں منسوخ ہیں اس پر یہود نے اعتراض کیا کہ یہ اچھا خدا کا کلام ہے بھلا پہلی آیت میں کیا برائی تھی کہ منسوخ ہو کر دوسری آیت اتری اور کبھی حضرتؐ پر شب کو وحی اترتی اور صبح کو بھلا دی جاتی تھی اس پر بھی یہود نے طعن کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۰ (صفحہ ۲۱) اَمْ تُرِيْدُوْنَ الخ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رافع بن حرمیلہ اور وہب ابن زید نے رسول اللہؐ سے کہا کہ اے محمدؐ تم بھی موسیٰ کی طرح آسمانی کتاب ایک دفعہ لاؤ! اور پتھر سے نہریں نکالو تو ہم تم پر ایمان لے آئیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی یا کفار قریش کے بارے میں نازل ہوئی کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ اگر تم ہمیں اپنے خدا کو دکھا دو اور منھ در منھ ہو کر ہم کھلم کھلا دیکھ لیں تو بیشک تم کو سچا نبی سمجھ لیں گے۔ ایسا ہی سوال حضرت موسیٰؑ سے ان کی قوم بنی اسرائیل نے کیا تھا جس کا ذکر پارہ الٓمٓ سورۃ بقرہ کے چھٹے رکوع میں گزر چکا یعنی واذ قلتم یموسیٰ لن نومن لک حتیٰ نرالله جهرة۔

ش ۲۱ (صفحہ ۲۲) وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى الخ جب نجران کے عیسائیوں کی ایک جماعت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئی تو یہود کے بڑے بڑے علماء بھی حاضر خدمت ہوئے اور ان میں سے رافع بن حرمیلہ یہودی نے اللہ کی مقدس کتاب انجیل شریف کا انکار کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کے کلمات کہے اور صاف کہہ دیا کہ اے عیسائیو تمہارا تو کچھ بھی مذہب نہیں۔ اس پر عیسائیوں میں سے ایک شخص نے توریت شریف کے آسمانی کتاب ہونے کا انکار کیا اور موسیٰؑ کی شان میں بے ادبی کی اور مذہب یہود کو لغو اور باطل بتایا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ود کثیر الخ حیی بن اخطب اور ابو یاسر بن اقطب یہودی سخت حاسد تھے اور مسلمانوں کو اسلام سے لوٹانے اور کافر بنانے کی حد سے زیادہ کوشش کرتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۲ (صفحہ ۲۲) وَمَنْ اَظْلَمُ الخ ۶ھ میں ذیقعد کے پہلے ہفتہ کو پیر کے دن مدینہ سے روانہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معہ صحابہؓ کے مکہ میں آکر عمرہ کرنا چاہا تو مشرکین عرب مانع ہوئے اور آنحضرتؐ کو مسجد حرام میں نماز تک نہ پڑھنے دی تو یہ آیت اتری۔ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت ططوس بن اسبیانوس رومی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اتری جنھوں نے یہود کے ساتھ بغض و عداوت کے جوش میں آکر بخت نصر بابلی مجوسی کے ساتھ مل کر بیت المقدس پر حملہ کیا! توریت جلائی! یہود کے بچے عورتیں قید کئے اور بیت المقدس کو ویران کیا اور اس میں سؤر ذبح کئے مُردار جانور پھینکے اور حالانکہ مسلمانوں کے خانہ کعبہ کی طرح بیت المقدس نصاریٰ کے حج کا مقام اور زیارت گاہ ہے۔ اور عام طور پر سینکڑوں انبیاء علیہم السلام کے مدفن اور مزار ہونے سے متبرک و مقدس ہونے میں اس کے کوئی شک ہی نہیں لیکن ان کمبختوں نے اس کی گستاخیاں کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔

ش ۲۳ (صفحہ ۲۲) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ الخ حضرت ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ ایکبار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حالت سفر میں شب کے وقت نماز ادا کرنے کے عازم ہوئے تو تاریکی شب کے باعث قبلہ کی سمت محسوس نہ ہوئی کہ کدھر ہے ہر چند کوشش کی لیکن صحیح سمت معلوم نہ ہوئی آخر کار ہر ایک نے اپنے اپنے خیال اور غالب گمان میں جدھر قبلہ سمجھا ادھر ہی نماز پڑھ لی صبح کو آنحضرتؐ سے قصہ عرض کیا تو فوراً یہ آیت نازل ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ قبلہ کی جانب نماز کی حالت میں منھ کرنا فرض بے شک ہے لیکن یہ امر امر تعبدی ہے مقصود تو اللہ کو سجدہ کرنا ہے اس لئے اگر کسی تاریکی وغیرہ کے عذر سے قبلہ معلوم نہ ہو سکے تو جدھر کو بھی منھ کر کے اللہ کو سجدہ کرو گے تمہارا سجدہ ادا ہو جائے گا۔ کیونکہ گو قبلہ ایک جانب ہے لیکن تمہارا اللہ تو ہر طرف ہے وہ تو کسی خاص سمت میں محدود نہیں ہے۔ البتہ جہاں قبلہ کی سمت معلوم ہو سکے وہاں محض ہمارے ارشاد کی تعمیل کی بناء پر ضرور قبلہ کی طرف منھ کر کے نماز پڑھو ورنہ نماز نہ ہوگی۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ آنحضرتؐ مکہ سے مدینہ منورہ ناقہ پر سوار آرہے تھے کہ سواری ہی پر بیٹھے ہوئے نوافل کی نیت باندھ رکھی تھی اونٹنی جدھر چاہتی تھی رخ کر کے چل دیتی تھی قبلہ کی سمت روئے مبارک نہیں رہتا تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اس طرح بھی نوافل پڑھنے میں کچھ حرج نہیں کیونکہ جو مقصود بالذات ہے یعنی معبود برحق وہ کسی خاص

حد میں محدود نہیں ہے۔ غرض نوافل سواری پر پڑھنے جائز
ہیں خواہ قبلہ رخ نہ رہے۔ البتہ نیت باندھتے وقت قبلہ کی
جانب منھ کرنا ضروری ہے۔

ش ۲۴ (صفحہ ۲۳) اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ نصاریٰ تھے

ش ۲۵ (صفحہ ۲۴) وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ حضرت عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ساتھ حجۃ الوداع میں اس مقام پر گزرے جہاں کھڑے ہوکر
حضرت ابراہیمؑ نے اپنے صاحبزادے حضرت اسمٰعیلؑ کے ساتھ مل
کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مقام
ابراہیم یہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہی ہے حضرت
عمرؓ نے عرض کیا! تو کیا ہم اس کو نماز کی جگہ نہ بنا دیں، سرورِ
کائنات ؐ نے وحی کے انتظار میں سکوت فرمایا فوراً حضرت
عمرؓ کی منشار کے مطابق یہ آیت نازل ہوگئی۔

ش ۲۶ (صفحہ ۲۵) وَمَنْ یَّرْغَبُ حضرت عبد اللہ
بن سلام نے جو یہودی تھے اور یہودیت چھوڑ کر آنحضرت ؐ
کے دست مبارک پر بیعت کرکے مسلمان ہوچکے تھے اپنے بھتیجوں
سلمہ اور مہاجر سے کہا کہ بیٹو ذرا توریت دیکھو اس میں اللہ پاک
نے فرمایا ہے کہ (انی باعث من ولد اسمٰعیل نبیا اسمہ احمد فمن
آمن بہ فقد اھتدیٰ ورشد ومن لم یومن بہ فھو ملعون) یعنی
اسمٰعیل کی اولاد میں سے ایک نبی پیدا کروں گا جس کا نام احمد
ہوگا جو اس پر ایمان لائے گا وہ ہدایت پائے گا اور جو کفر کریگا
تو اس پر اللہ کی پھٹکار! مہربان باپ کا یہ کلام سن کر سلمہ تو
مشرف باسلام ہوگئے لیکن مہاجر نے انکار کیا اور نہ مانا اس
کے بارے میں یہ آیت اتری۔

ش ۲۷ (صفحہ ۲۵) اَمْ کُنْتُمْ شُھَدَآءَ یہود نے حضرت
یعقوبؑ کا جب ذکر سنا تو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور میں حاضر ہوکر کہا کہ اے محمدؐ تم کو حضرت یعقوبؑ کی
وصیت کی خبر بھی ہے کہ جب وفات پانے لگے تو انھوں نے
اس آخری وقت میں اپنی ساری اولاد کو یہی وصیت کی تھی
کہ ہمیشہ یہودی رہنا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۸ (صفحہ ۲۵) قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ اہل کتاب مسلمانوں
کو یہودیت ونصرانیت کی ترغیب دیتے تھے اس وقت اللہ
پاک نے یہ آیت نازل فرماکر مسلمانوں کو اہل کتاب کے مقابلے
میں ایمان کی تعلیم دی۔

ش ۲۹ (صفحہ ۲۶) صِبْغَۃَ اللّٰہِ نصاریٰ کا دستور تھا
کہ لڑکے کے پیدا ہونے سے ساتویں دن اس کو زرد پانی سے نہلاتے
تھے جس کا نام معمودیہ تھا اور کہتے تھے کہ یہ اب نصرانی ہوا۔ اس
کے بارے میں مسلمانوں کو تعلیم دینے کی غرض سے یہ آیت نازل
ہوئی کہ زرد رنگ تو عیسائیوں کا بنایا ہوا ہے اور ایک رسم
کی پابندی ہے۔ اصل رنگ تو مقدس دین اور اللہ کی شریعت
ہے جس کو اللہ کا رنگ کہنا چاہیئے تم اپنے آپ کو اس رنگ
میں رنگتے ہو پھر بھلا اس مبارک اور پاک رنگ سے بہتر
کس کا رنگ ہوسکتا ہے۔

شانِ نزول پارہ سیقول ۲

ش ۱ (صفحہ ۲۷) سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد سولہ مہینے
اور چند روز بحکم تبارک تعالیٰ یہود کے قدیم قبلہ یعنی بیت المقدس
کی جانب منھ کرکے نماز پڑھی اس کے بعد آپؐ کو کعبہ کی طرف
نماز پڑھنے کا حکم ہوگیا تو اس تحویلِ قبلہ پر یہود اور منافقین
طعن کرنے لگے! مشرکین مکہ نے کہا کہ لوگو! محمدؐ تو دین کے بارے
میں متحیر ہیں کبھی تمھارے دین کو اچھا سمجھ کر تمھارے قبلہ کی
طرف نماز پڑھتے ہیں اور کبھی اس سے منھ موڑ کر کعبہ کی طرف
سجدہ کرنے لگتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حضرتؐ کو
تو اس کی پہلے ہی خبر دے دی گئی کہ کفار ایسا کہیں گے۔

ش ۲ (صفحہ ۲۷) وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ رؤسا یہود نے
معاذؓ سے کہا کہ اے معاذؓ ہمارا قبلہ یعنی بیت المقدس سارے
انبیاؤں کا قبلہ ہے۔ تمھارے نبی یعنی محمدؐ بھی خوب جانتے ہیں
کہ ہم لوگ بہترین عباد اور بہتر امت ہیں لیکن اب انھوں
نے ہمارے مقدس قبلہ کو حسد اور بغض کے باعث چھوڑ دیا
ہے معاذؓ بن جبل نے کہا کہ کمبختو تم کو بہتری کہاں سے
حاصل ہوسکتی ہے امت محمدیہ تمام امتوں میں بہتر ہے
معاذؓ کے قول کی تصدیق میں اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۳ (صفحہ ۲۷) وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ یہود نے کہا
کہ اے محمدؐ اگر تم ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھے جاتے تو ہم تم
پر بیشک ایمان لے آتے اور تمھارے دین کو سچا سمجھتے لیکن
اب تو ہم تم پر ایمان نہیں لا سکتے اس کلام سے یہودیوں کا
اصل مقصود یہ تھا کہ اس قسم کی باتوں سے پھسلا کر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دیں اور پھر منسوخ قبلہ یعنی بیت المقدس کی طرف پھیر دیں ان کی طمع قطع کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۲۹) وَلَا تَقُوْلُوْا جنگ بدر میں چودہ مسلمان کہ جن میں چھ مہاجرین اور آٹھ انصار میں سے تھے شہید ہوئے تو ان لوگوں کے نام لے کر کہا کہ فلانا مرگیا اور دنیا کی نعمتیں اس سے چھوٹ گئیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۵ (صفحہ ۲۹) اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں جن پر جاہلیت کے زمانہ میں دو بُت رکھے ہوئے تھے صفا پر اصاف نامی بت دیوتا کی مردانہ صورت میں کھڑا تھا اور مروہ پر جو بت دیوی کی زنانہ شکل میں ایستادہ تھا اس کا نام نائلہ تھا اہل عرب کو حج کا حکم حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے تھا لیکن کفر کی حالت میں اکثر غلطیاں پڑ گئیں تھیں، کفار ان دو پہاڑیوں کے درمیان دوڑتے اور بتوں کو بوسے دیا کرتے تھے۔ اسلام آنے پر مسلمان کوہ صفا اور کوہ مروہ کے مابین طواف کرنے سے جھجکے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اب نور اسلام چمک اٹھا اور بت سب توڑ دیئے گئے اس لئے ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان بدستور سابق دوڑنا اور طواف کرنا ثواب کا باعث ہے۔ انھیں دونوں پہاڑیوں کے درمیان میں دوڑنا اور سات مرتبہ کوہ صفا سے مروہ تک جانا اور مروہ سے صفا پر واپس آنے کا نام عمرہ ہے۔

ش ۶ (صفحہ ۳۰) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ جب مدینہ منورہ میں والہکم الہ واحد نازل ہوئی تو کفار قریش نے کہا کہ خوب! دنیا بھر کو ایک خدا کیونکر کافی ہوسکتا ہے اگر محمدؐ سچے ہیں تو کوئی دلیل بیان کریں لقوم یعقلون تک نازل ہوا۔

ش ۷ (صفحہ ۳۱) يٰاَيُّهَا النَّاسُ یہ آیت ثقیف وخزاعہ عامر بن صعصعہ وغیرہ کفار عرب کے بارے میں نازل ہوئی جو سانڈ وغیرہ کا گوشت حرام سمجھتے تھے۔ واذا قیل لہم اتبعوا حضرت رسالت پناہؐ نے یہود کو ایمان کی ترغیب دی اور دین اسلام کی طرف بلایا رافع بن حریملہ اور مالک بن عوف نے کہا کہ اے محمدؐ ہم تو اسی طریقے پر چلیں گے جس پر ہمارے باپ دادا چلتے تھے کیونکہ وہ ہم سے زیادہ عقلمند تھے ان کا طریقہ ہم کبھی نہ چھوڑیں گے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بیوقوفو اندھے بن کر جاہلوں کی تقلید نہ کرو۔

ش ۸ (صفحہ ۳۲) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ یہ آیت سرداران یہود کے بارے میں نازل ہوئی جو عوام الناس سے ہدیئے لیتے اور اپنی آبرو اور وقعت جماتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر ان کو اندیشہ ہوا کہ اب ہمارے منافع خاک میں مل جائیں گے اور نبیؐ کے ہوتے ہم کو کوئی نہ پوچھے گا تو انھوں نے توریت میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور حلیہ مبارک سب محو کردیا۔

ش ۹ (صفحہ ۳۳) لَيْسَ الْبِرَّ یہود کا قبلہ جانب مغرب ہے اور نصاریٰ کا مشرق کی طرف! جب پہلی آیت میں ان دونوں کو کافر اور جھگڑالو اور گمراہ بیان کیا گیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم گمراہ کیوں کر ہوسکتے ہیں ہم تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور نماز پڑھتے ہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۰ (صفحہ ۳۳) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ اسلام کے زمانے سے تھوڑے دنوں پہلے عرب کے دو قبیلوں میں سخت لڑائی ہوئی ایک قبیلہ غالب آیا اور اس نے دوسرے قبیلہ کے بہت سے غلام اور عورتوں کو مار ڈالا جب حضور رسالت پناہؐ مبعوث ہوئے تو وہ لوگ مسلمان ہوئے۔ لیکن پہلی لڑائی کے بدلے کا خیال دل میں بدستور چلا جاتا تھا اور چونکہ وہ شکست کھایا ہوا قبیلہ شریف ونامور اور عالی خاندان شمار ہوتا تھا اس لئے اس نے اپنے اوپر غالب آئے ہوئے قبیلہ سے کہا کہ ہم تو اپنے ایک غلام کے بدلے تم میں سے حُر یعنی آزاد کو اور عورت کے بدلے میں تم میں سے مرد کو قتل کریں گے جب دل کو چین ہوگا اس وقت یہ آیت اتری۔

ش ۱۱ (صفحہ ۳۴) كُتِبَ عَلَيْكُمْ زمانہ جاہلیت میں لوگ شیخی میں آکر نام آوری کی وجہ سے مرتے وقت غیروں کو سارے مال کی وصیت کرجاتے تھے اور ماں باپ عزیز واقارب سب کو محروم کردیتے تھے اسلام آنے پر ان کو اس کی ممانعت ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی جس سے ماں باپ رشتہ داروں کو جائز طور پر وصیت کرنا فرض ہوگیا۔

ش ۱۲ (صفحہ ۳۵) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ ایک گاؤں کے رہنے والے دہقانی نے حضرتؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ہمارا خدا پاس ہی ہے کہ اس سے آہستہ دعا مانگ لیا کریں یا دور

ہے کہ پکار پکار کر اپنی التجا سنائیں اس وقت یہ آیت اتری۔

احل لکم لیلۃ الصیام الخ شروع اسلام میں سو جانے کے بعد سے روزہ شروع اور مسلمانوں پر کھانا پینا اور ہم صحبت ہونا حرام ہو جاتا تھا۔ ایک دن قیس بن حرمہ انصاری جب دن بھر کی مزدوری سے فارغ ہو کر افطار کے وقت گھر آئے تو بیوی سے کھانا مانگا اس بے چاری نے کہا کہ گھر میں تو کھانے کو کچھ نہیں ہے لیکن دوسری جگہ سے لاتی ہوں یہ کہہ کر وہ تو محلہ میں کھانا لینے گئیں اور یہ بے چارے دن بھر کے تھکے ہارے لیٹے تو سو گئے اس وقت کلوا واشربوا حتی یتبین الخ نازل ہوئی اور حضرت عمرؓ سے ایکبار سونے کے بعد بیوی سے جماع کرنے کا اتفاق ہو گیا صبح کو خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر قصہ عرض کیا اور روئے تو احل لکم لیلۃ الصیام نازل ہوئی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۳۶) من الفجر جب آیت کلوا واشربوا سے لے کر الخیط الاسود تک نازل ہوئی تو بعض صحابہؓ نے اپنے پیر کے انگوٹھے میں ایک ڈورا سیاہ اور ایک ڈورا سفید باندھ لیا اور جب تک دونوں میں تمیز اور فرق اچھی طرح نہ معلوم ہونے لگا اس وقت تک کھاتے اور پیتے رہے! اس وقت من الفجر نازل ہوا یعنی سفید اور سیاہ ڈورے سے مراد رات اور دن ہے صبح صادق ہوتے ہی کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

ش ۱۴ (صفحہ ۳۶) ولا تاکلوا الخ یہ آیت امرالقیس بن عابس اور عبدان بن اشوع الحضرمی کے بارے میں نازل ہوئی جن کا ایک زمین پر جھگڑا تھا اور امرالقیس نے مقدمہ کو قاضی کے پاس لے جانے اور حلف اٹھانے کا قصد کیا تھا۔

ش ۱۵ (صفحہ ۳۶) یسئلونک الخ معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنیمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا باعث ہے کہ چاند پہلی شب میں تو دھاگہ کی طرح باریک ہوتا ہے اور پھر دن بدن بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ چودھویں رات کو بڑی گول ٹکیہ کی مثل بن جاتا ہے پھر روز بروز گھٹنا شروع ہو جاتا ہے اور آخر میں وہی اپنی پہلی حالت پر دھاگے کی طرح باریک ہو جاتا ہے اس وقت یہ آیت اتری۔

ش ۱۶ (صفحہ ۳۶) ولیس البر بان الخ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا کہ سوائے قریش کے تمام انصار اور اہل عرب جب گھر سے نکل کر حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیتے تھے اور پھر گھر میں کسی کام کے لئے آنے کی ضرورت ہوتی تھی تو دروازے سے نہیں گھستے تھے بلکہ چھت کے اوپر سے چڑھ کر دیوار پھاند کر آیا کرتے تھے ایک بار حضرت رسالت پناہؐ ایک باغ میں اس کے دروازے میں داخل ہوئے تو رفاعہ بن تابوت بھی ساتھ چلے گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ رفاعہ منافق ہو گیا باوجودیکہ قریش میں نہیں ہے لیکن پھر بھی آپؐ کے ساتھ احرام کی حالت میں دروازے میں کو چلا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رفاعہ سے وجہ پوچھی تو انھوں نے عرض کیا کہ حضورؐ میرا اور آپؐ کا دین تو ایک ہی ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۳۷) وقاتلوا الخ زمانہ جاہلیت اور شروع اسلام میں اہل عرب چار مہینوں یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب کو بزرگ سمجھتے اور اس میں لڑتے لڑاتے نہ تھے جب حدیبیہ کے سال حضرت رسالت پناہؐ کو مشرکین عرب نے عمرہ نہ کرنے دیا اور آئندہ سال عمرہ قضا کر لینے پر باہمی صلح ہو گئی تو اگلے برس ذیقعدہ میں صحابہؓ کو یہ خوف ہوا کہ اگر مشرکین عرب نے صلح نامہ کے موافق وعدہ وفا نہ کیا تو ضرور قتال کی نوبت آئیگی اور ہم شہر حرام میں کیونکر لڑائی کرینگے تو یہ آیت اتری۔

ش ۱۸ (صفحہ ۳۸) ولا تلقوا الخ جب اسلام قوی ہو گیا تو انصار میں باہم گفتگو ہوئی کہ جہاد اور اسلامی معاملات میں مصروف رہنے کے باعث جائداد اور مال و متاع سے ہم لوگ بالکل بے خبر ہو گئے تھے اب اسلام کو اللہ پاک نے زبردست کر دیا ہے اس لئے ہم کو اپنی جائداد وغیرہ کی خبر لینی چاہیئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جہاد کو چھوڑ دو گے تو گویا اپنے پیر میں آپ کلہاڑی مارو گے کیونکہ دشمن تم کو ہلاک کر ڈالیں گے اس لئے کہ ابھی قابل اطمینان حالت نہیں ہوئی ہے کہ کھلے کواڑوں بے کھٹکے سو سکو چاروں طرف دشمن گھرے پڑے ہیں۔

ش ۱۹ (صفحہ ۳۸) فمن کان منکم مریضا الخ کعب بن عجرہ احرام باندھے ہوئے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چونکہ حالت احرام میں دن زیادہ گزر گئے تھے اس لئے یہ حال تھا کہ ان کے سر سے اصلاح خط نہ ہونے کے باعث جوئیں ٹپکتی تھیں

انھوں نے عرض کیا حضورؐ، مشرکین عرب عمرہ پورا کرنے نہیں دیتے اور مجھ کو جوئیں کھائے جاتی ہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۰ (صفحہ ۳۸) وَتَزَوَّدُوْا الخ ایک یمنی قافلہ نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے آپ کو متوکل کہتے ہوئے بلا زادِ راہ لئے ہوئے گھر سے نکل کھڑے ہوئے مکہ میں آکر لوگوں سے سوال کرنے لگے تو یہ آیت اتری۔

ش ۲۱ (صفحہ ۳۹) لَیْسَ عَلَیْکُمْ الخ عکاظ اور ذوالمجنہ اور ذوالمجاز مکہ میں تین منڈیوں کا نام تھا حج کے موسم میں لوگوں نے بیچنا اور تجارت کرنا گناہ کا باعث سمجھا تو اجازت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۲ (صفحہ ۳۹) ثُمَّ اَفِیْضُوْا الخ تمام اہل عرب حج میں میدان عرفات میں ٹھہرتے اور قریش اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر میدان عرفات سے ورے یعنی مزدلفہ ہی میں ٹھہر جاتے اور وہیں سے مکہ لوٹ آتے تھے تو ممانعت میں یہ آیت اتری۔

ش ۲۳ (صفحہ ۳۹) فَاِذَا قَضَیْتُمْ الخ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب حج سے فارغ ہو کر جمرہ کے قریب مجتمع ہوتے اور اپنے باپ دادوں کی بڑائی بیان کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۴ (صفحہ ۴۰) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُکَ الخ یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے بارے میں اتری (بعض تفسیروں میں اس کا نام اخفش معلوم ہوا ہے) وہ ایک بار خدمت رسالت پناہؐ میں حاضر ہوا اور بڑی چکنی چپڑی باتیں بنائیں غرض لسانی سے اپنے آپ کو پکا مسلمان ثابت کیا جب چلا تو راستہ میں ایک مسلمان کے کھیت اور گدھوں کے تھان پر گزرا تو کھیت جلا دیا اور گدھوں کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔

ش ۲۵ (صفحہ ۴۰) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ الخ حضرت صہیبؓ مکہ سے ہجرت کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو کفار قریش کی ایک جماعت نے پیچھا کیا یہ اپنی سواری سے اتر پڑے اور ترکش سے تیر نکال کر بولے کہ اے جماعت قریش تم جانتے ہو کہ میں مشہور تیر انداز ہوں اگر تم نے مجھ تک آنا چاہا تو پہلے اپنے ترکش کے سارے تیر خرچ کروں گا اور پھر تلوار سے جہاں تک قوت یاری دے گی تم کو ہلاک کروں گا جب تھک جاؤں گا تو تم مجھ کو پکڑ سکو گے لیکن اس میں تمہاری سینکڑوں لاشیں زمین پر پڑی ہوئی نظر آئیں گی اس لئے بہتر ہے کہ واپس چلے جاؤ البتہ اگر مال چاہتے ہو تو مکہ میں جہاں میرا مال ہے سب بتلائے دیتا ہوں وہ لوگ اس پر راضی ہو گئے یہ اپنا سارا مال ان کو بتا کر مدینہ میں حاضر ہوئے اور تمام قصہ حضورؐ سے عرض کیا آپؐ نے فرمایا کہ صہیب نے بڑی نافع تجارت کی اسی وقت یہ آیت اتری۔

ش ۲۶ (صفحہ ۴۰) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا الخ عبداللہ بن سلام ثعلبہ ابن یامین، اسد، سید وغیرہ صحابی اگرچہ یہودی سے مسلمان ہو چکے تھے لیکن اپنے پہلے خیالات کی بنا پر ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ حضورؐ ہم ہفتہ کی تعظیم کیا کرتے تھے اب بھی ہم کو اس کی تعظیم کرنے دیجئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی اسلام کے احکام مانو پچھلے طریقے منسوخ ہو چکے ان کو چھوڑ دو۔ آج کل بعض نو مسلم بھی باوجود مسلمان ہو جانے کے گائے کے گوشت سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

ش ۲۷ (صفحہ ۴۲) زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ الخ مشرکین عرب فقراء صحابہ یعنی حضرت بلال و عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما وغیرہ حضرات کو دیکھ کر ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ محمدؐ ان ہی لوگوں کے اتباع پر نازاں ہیں اگر محمدؐ کا مذہب سچا ہوتا تو بڑے مالدار اور متمول لوگ ان کے مطیع ہوتے ان غریب فقتوں سے کیا کام چل سکتا ہے تو یہ آیت اتری۔

ش ۲۸ (صفحہ ۴۲) یَسْـَٔلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ الخ عمرو بن جموح نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہم اللہ واسطے کیا چیز خرچ کریں اور کس کو دیں تو یہ آیت اتری۔

ش ۲۹ (صفحہ ۴۲) یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ الخ ایک بار آنحضرتؐ نے صحابہؓ کا تھوڑا سا لشکر بماتحتی حضرت عبداللہ بن جحش بطن نخلہ کی طرف روانہ فرمایا تھا راستہ میں قریش کے ایک قافلہ سے جو طائف سے آرہا تھا ان کا مقابلہ ہو گیا لڑائی

میں مسلمانوں نے عمر حضرمی کو مار ڈالا لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ ماہ رجب کا چاند دیکھ گیا غرض اس پر کفار نے طعن شروع کیا کہ دیکھو محمدؐ تو بزرگ مہینوں میں لڑائی کرنے کی اپنے ساتھیوں کو اجازت دیتے ہیں۔ اور شہر حرام کی حرمت اٹھائے دیتے ہیں مسلمانوں نے آنحضرتؐ سے شہر حرام میں کافروں سے لڑنے کی بابت حکم دریافت کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳۰

(صفحہ ۴۳) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ''یہ آیت عبداللہ بن جحش وغیرہ حضرات کے بارے میں نازل ہوئی لوگوں نے کہا کہ شہر حرام میں لڑنے کے باعث اگران پر گناہ نہیں ہوا تو اس جہاد کا کچھ ان کو ثواب بھی نہیں ملے گا۔

ش ۳۱

(صفحہ ۴۳) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ ''حضرت عمرؓ بن الخطاب اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ شراب سے تو عقل جاتی رہتی ہے اور جوا مال ضائع کرتا ہے ان کے بارے میں حکم دیجئے کہ کیا کریں اس وقت یہ آیت اتری شروع اسلام میں شراب اور قمار دونوں باتیں جائز تھیں یہاں کچھ مضرت ظاہر کر کے اہل اسلام کی طبیعت کھٹی کر دی گئی اور رفتہ رفتہ اس کے نقصان سے متنبہ کر کے حرمت کا صحیح حکم نازل فرما دیا۔

ش ۳۲

(صفحہ ۴۳) وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ''حضرت معاذ بن جبل اور شعبہ نے خدمت مبارک میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک اپنی راہ میں خرچ کرنے کا اپنے بندوں کو حکم فرماتا ہے اور یوں تو ہمارے پاس غلام بھی ہیں مویشی بھی ہیں اور نقد مال درہم و دینار بھی ہیں اس لئے یہ فرمائیے کہ ہم کیا چیز خرچ کریں تو یہ آیت اتری۔

ش ۳۳

(صفحہ ۴۳) وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى '' جب یتیموں کے مال کھانے کی سخت ممانعت نازل ہوئی تو وہ لوگ جو یتیموں کی کفالت اور وارثی کیا کرتے تھے ڈر گئے اور یتیموں کا کھانا پینا سب الگ کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان یتیم بچوں نے جو کھایا کھایا اور باقی سڑ گیا اس میں بڑی دشواری ہوئی تو حضورؐ سے سوال کیا کہ اللہ تو یہ فرماتا ہے کہ یتیموں کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ اور علیحدہ کھانا پینا کرنے میں بہت دقت ہے اس لئے ارشاد فرمائیے ہم کیا کریں تو یہ آیت اتری۔

ش ۳۴

(صفحہ ۴۴) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ '' عناق ایک عورت نہایت حسینہ جمیلہ مشرکہ تھی ابن ابی مرثد غنوی نے ان سے نکاح کرنے کی حضرت رسالت پناہؐ سے اجازت مانگی تو ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳۵

(صفحہ ۴۴) وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ ''عبداللہ بن رواحہ نے اپنی مسلمان سیاہ فام باندی کو غصہ میں کسی بات پر مار دیا لیکن جب غصہ فرو ہوا تو اس نازیبا حرکت پر بہت نادم ہوئے اور حضورؐ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے یہ غلطی سخت ہوئی اس کی تلافی یہ ہو سکتی ہے کہ اس کو آزاد کر کے نکاح میں لے آؤں۔ آنحضرتؐ کے مشورے سے ایسا ہی کیا۔ لیکن اس پر لوگوں نے ان کو طعنے دیئے تو اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۳۶

(صفحہ ۴۴) وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ''یہود میں اس درجہ افراط تھا کہ اپنی عورتوں سے حیض کی حالت میں بالکل جدا ہو جاتے تھے حتیٰ کہ نہ ان کے ساتھ کھاتے تھے اور نہ ان سے بات کرتے تھے اور نہ پاس بیٹھتے تھے اور نصاریٰ اس کے برخلاف ایسی حالت میں ہم صحبت تک ہو جاتے تھے ان کے آپس میں مباحثہ ہوتا تھا تو ثابت بن وحداع نے ایک مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ حیض کی حالت میں ہم اپنی عورتوں کے ساتھ کیا معاملہ کریں اسلامی حکم سے ہم کو اطلاع دے دیجئے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳۷

(صفحہ ۴۴) نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ '' یہود کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص عورت سے اس طرح جماع کرے کہ عورت کی پشت مرد کے منھ کی جانب ہو تو بچہ احول یعنی بھینگا پیدا ہوتا ہے ایک بار حضرت عمرؓ سے ایسا ہوا تو انھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آیت نازل ہوئی کہ اپنی عورت سے ہر طرح جماع درست ہے البتہ محل جماع کا لحاظ ضرور رہے۔

ش ۳۸

(صفحہ ۴۶) اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ '' شروع اسلام میں لوگ اپنی بیبیوں کو بے تعداد طلاقیں دے دیتے تھے اور عورتوں

کو ایذا پہنچانے کی غرض سے جب ان کی عدت پوری ہونے کو ہوتی تھی تو فوراً ان سے رجعت کر لیتے تھے وہ بیچاریاں بین بین حالت میں رہتی تھیں نہ بیبیوں کا سا ان کے ساتھ برتاؤ ہوتا تھا اور نہ بالکل تعلق منقطع ہو کر اس شوہر سے جدا ہی ہوتی تھیں کہ دوسرا نکاح کر لیں ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے آکر اس امر کی شکایت کی انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو یہ آیت اتری۔

ش ۳۹ (صفحہ ۴۶) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ ثابت بن یسار نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عدت گزرنے کے تین دن باقی تھے کہ رجعت کر لی پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ طلاق دے دی اور پھر عدت کے ختم ہونے سے تین روز پہلے دوسری طلاق دے دی تین مہینہ ایسا ہی کیا اس سے منع کرنے کو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔ شریعت کا مسئلہ ہے کہ خاوند دو طلاقوں تک تو عورت سے رجعت کر سکتا ہے اور جب تین طلاقیں ہو گئیں تو اب وہ عورت مغلظہ بن گئی تاوقتیکہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے اور وہ دوسرا شوہر جماع کئے پیچھے طلاق نہ دے دے اس وقت تک پہلے خاوند کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ اسی کا نام حلالہ ہے۔

ش ۴۰ (صفحہ ۴۷) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ الخ معقل بن یسار مزنی نے اپنی بہن کا نکاح حضرت عبداللہ بن عاصم سے کیا تھا انھوں نے ایک عرصہ کے بعد کسی بات پر طلاق دے دی اور عدت پوری ہو چکی۔ اس کے بعد انھوں نے پھر اسی مطلقہ بیوی سے نکاح کا پیغام دیا۔ عورت کی بھی مرضی تھی لیکن حضرت معقل نے کہا کہ اے عبداللہ میں نے اپنی بہن تیرے نکاح میں دے کر تیری عزت بڑھا دی اور تو نے اس کو طلاق دے دی اب پھر نکاح کرنا چاہتا ہے بخدا اب نکاح ہونا ناممکن ہے اس پر یہ آیت اتری اور پھر معقل نے حضرت عبداللہ کو بلا کر خود اپنی بہن کا دوبارہ ان سے نکاح کر دیا۔

ش ۴۱ (صفحہ ۴۸) لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ایک انصاری شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور بوقت نکاح مہر کا کچھ ذکر نہ آیا اور ہم صحبت ہونے سے پہلے پہلے طلاق بھی دے دی تو اس کا حکم بیان کرنے کو یہ آیت اتری۔

ش ۴۲ (صفحہ ۴۹) حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ الخ جب آیت سابقہ میں طلاق والی عورت کے ساتھ بقدر مناسب اور بحسب استطاعت احسان اور سلوک کرنے کا حکم نازل ہوا تو ایک شخص نے کہا کہ یہ مطلقہ عورت کے ساتھ سلوک کرنا مستحب ہے اگر نہ بھی کریں تو کچھ گناہ نہیں اس پر یہ آیت اتری۔

ش ۴۳ (صفحہ ۴۹) حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ الخ لوگ عصر کی نماز میں کاروبار کا وقت ہونے کی وجہ سے اکثر تاخیر کر دیا کرتے تھے اور آفتاب ڈوبنے کے قریب کام بڑھا کر پڑھتے تھے تو یہ آیت اتری۔ صلوٰۃ وسطیٰ کو اللہ پاک نے شب قدر کی طرح مبہم ہی رکھا ہے تاکہ اس کی فضیلت حاصل کرنے کے شوق و امید میں لوگ ساری ہی نمازوں پر حفاظت رکھیں اسی وجہ سے صحابہؓ میں اس کی مراد میں بہت اختلاف ہوا ہے کیونکہ پانچوں نمازوں میں ہر ایک نماز دو دو نمازوں کے درمیان ہے اس لئے کسی نے اس صلوٰۃ وسطیٰ یعنی درمیانی نماز سے کسی نماز کو مراد لیا ہے اور کسی نے کوئی نماز سمجھی ہے تاہم راجح قول یہ ہے کہ عصر کی نماز مراد ہے کیونکہ وہ دو دن کی نمازوں یعنی فجر و ظہر اور دو رات کی نمازوں یعنی مغرب اور عشاء کے درمیان ہے۔ واللہ اعلم۔

ش ۴۴ (صفحہ ۴۹) وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ الخ ایک شخص طائف کے رہنے والے اپنے بال بچوں کو لے کر مدینہ میں جا بسے اور وہاں انتقال پا گئے تو حضرتؐ نے ان کا تمام مال اسباب ان کے ماں باپ اور بال بچوں کو تقسیم کر دیا اور بیوی کی بابت ورثہ کو حکم فرما دیا کہ سال بھر تک ان کے خرچے کے متحمل رہو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

شانِ نزول پارہ تلک الرسل ۳

ش ۱ (صفحہ ۵۰) لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ الخ حضرت حصین انصاری رضی اللہ عنہ کے دونوں بیٹے عیسائی تھے لیکن یہ خود مسلمان تھے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ ان کو جبراً مسلمان بنا لیں تو یہ آیت اتری۔

ش ۲ (صفحہ ۵۴) اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو لوگ ایمان نہ لائے تھے وہ محمدؐ پر ایمان لے آئے اور جو لوگ حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کفر کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۵۶) مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ غزوۂ تبوک میں حضرت عثمانؓ بن عفان نے لشکر کی امداد ایک ہزار سواریوں سے کی تھی جس میں ساڑھے نو سو عربی گھوڑے اور پچاس اونٹ تھے اور حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار دینار نقد دیئے تھے اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۵۷) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بعضے لوگ ردّی چھوہارے اور ناقص چیزیں خیرات کرتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت اتری۔ قاعدہ تھا کہ انصار کھیتی باڑی کرتے۔ جب ان کے باغوں میں چھوہارے پک جاتے تو مہاجرین فقراء کے کھانے کو کھجور کے خوشے مسجد نبوی میں لاکر لٹکا جاتے ایک بار ایک شخص بالکل ردّی چھوہارے لائے اور اچھوں میں ڈال دیئے تو یہ آیت ممانعت میں اتری۔

ش ۵ (صفحہ ۵۸) لَیْسَ عَلَیْكَ هُدٰىهُمْ بنت عمیس جب حضرت ابوبکرؓ کے نکاح میں آئیں تو ان کی ماں اور دادی نے جو مشرک تھیں ان سے کچھ خیرات اور سلوک چاہا تو انھوں نے جواب دیا کہ میں تو ان لوگوں کے ساتھ کچھ نہ کروں گی جو اللہ کا شریک بتاتے ہیں تو یہ آیت اتری یعنی محتاجوں کے ساتھ سلوک کرنا بہرحال ثواب کا باعث ہے۔ سائل کو کچھ ہی دین کیوں نہ ہو۔

ش ۶ (صفحہ ۵۸) لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ یہ آیت ان فقراء صحابہؓ کے بارے میں نازل ہوئی جو ہمیشہ ہر وقت آنحضرتؐ کی خدمت میں علم حاصل کرنے کو حاضر رہتے تھے نہ کسی سے کچھ مانگتے تھے اور نہ کسی کی چیز پر نظر ڈالتے تھے جیسے بلال، عمار، ابن مسعود رضی اللہ عنہم ان کا یہی کام تھا کہ شب کو مسجد نبوی کے چبوترے پر پڑے رہتے تھے اور کسی نے کھلا دیا کھالیا ورنہ فاقہ سے پڑ رہے! ان کی تعریف اللہ پاک نے اس آیت میں نازل فرمائی۔

ش ۷ (صفحہ ۵۹) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ حضرت علیؓ کے پاس چار دینار تھے انھوں نے ایک دینار تو شب کو خرچ کیا اور دوسرا دن میں، تیسرا کھلم کھلا دیا اور چوتھا چھپا کر خیرات کردیا اور حضرت ابوبکرؓ نے ایک دفعہ چالیس ہزار دینار خیرات کئے دس ہزار شب کو اور دس ہزار دن کو اور دس ہزار کھلم کھلا اور دس ہزار چھپا کر! ان دونوں حضرات کی توصیف میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۸ (صفحہ ۶۰) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا زمانہ جاہلیت میں بنی عمر ثقفی بنی مغیرہ مخزومی سے سود پر روپیہ قرض لیتے دیتے تھے الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز جب سود کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا تو بنی عمر نے اس شرط پر صلح کی کہ ہمارا پچھلا سود جو دوسروں پر بدستور واجب الادا رہے لیکن دوسروں کا سود جو ہمارے اوپر ہے وہ ہمارے اوپر سے ساقط ہوجائے اس کے بعد ان لوگوں نے بنی مغیرہ سے سخت تقاضا سود کی وصولیابی کا شروع کیا تو انھوں نے گھبرا کر عتاب بن اسید سے جو مکہ کے حاکم تھے فریاد کی اور کہا کہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ تمام اہل مکہ قرض و سود سے سبکدوش ہوجائیں اور ہم اب تک اس بلا میں گرفتار رہیں انھوں نے من وعن ماجرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں لکھ دیا اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۶۰) وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ جب سود کی ممانعت نازل ہوئی تو اب بنی عمر نے اصل قرض کا سخت تقاضا شروع کیا بنی مغیرہ مہلت چاہتے تھے اور بنی عمر ایک دن کی بھی مہلت نہ دیتے تھے کہ جب ہم نے سود چھوڑ دیا تو اصل قرضہ کے ادا کرنے میں کیوں مہلت دیں ہمارا تمام قرضہ جس طرح بن پڑے ابھی ادا کرو اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۰ (صفحہ ۶۲) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ حضرت ابوبکر صدیق و عمر و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم نے جب پہلی آیت وان تبدوا سے یہ معلوم کیا کہ اللہ پاک اعمال اعضاء ظاہری اور وساوس قلبی دونوں کا حساب لے گا تو ڈرے اور حضور میں آکر گھٹنوں کے بل بیٹھے اور عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ دل تو ہمارے قبضے میں نہیں ہے۔ بہتیرے وساوس شیطانی قلب کے اندر آتے ہیں اگر ان پر مواخذہ ہوا تو پھر ہمارا کہاں ٹھیکانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ جو کچھ مولیٰ کا حکم اور فرمان ہے تم اس کو چوں چرا کئے بغیر مان لو یہود کی طرح حجتیں نہ کرو کیونکہ مولیٰ کے حکم میں حجت کرنا بندہ کا کام نہیں ہے۔ غرض سب نے فوراً مان لیا تو آیت ان کی تعریف میں اتری اور پچھلا حکم بھی اگلی آیت سے منسوخ ہو گیا یعنی اللہ ان خیالات پر مواخذہ نہ کرے گا جو تمہارے قبضہ و اختیار میں نہیں ہیں کیونکہ ان پر مواخذہ کرنا ظلم ہے اور اللہ بندوں کے حق میں ظلم بالکل نہیں کرتا۔

ش ۱۱ (صفحہ ۶۳) الٓمّٓ عیسائیوں کا ایک گروہ ایک بار مدینہ میں آیا اور حضورؐ سے بطور مباحثہ کہنے لگا اے محمدؐ اگر عیسیٰؑ خدا کے بیٹے نہیں تو بتاؤ ان کا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا بے وقوفو تمہارے نزدیک بھی خدا کو فنا نہیں ہو سکتی اور حضرت عیسیٰؑ کو موت آئے گی اور حضرت عیسیٰؑ کھاتے پیتے تھے چلتے پھرتے جاگتے سوتے بول و براز کرتے تھے اور خدا ان تمام چیزوں سے پاک و منزہ ہے بیٹا تو باپ کے مشابہ ہونا چاہیئے اگر عیسیٰؑ خدا کے بیٹے ہوتے تو خدا ہی کی طرح پاک اور بے پرواہ ہوتے۔ نصاریٰ ساکت ہوئے اور اللہ پاک نے شروع سورہ سے کچھ اوپر اسی آیات نازل فرمائیں۔

ش ۱۲ (صفحہ ۶۴) قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا حضرت رسالت پناہ جب جنگ بدر سے کفار قریش کو شکست دے کر واپس آئے بازار بنی قینقاع میں یہود کو جمع فرما کر کہا کہ اے جماعت یہود مسلمان ہو جاؤ ورنہ قریش کی طرح تم کو بھی زک اور مغلوبیت اٹھانی پڑے گی وہ بولے کہ اے محمدؐ! قریش تو بالکل ناتجربہ کار اور جنگ سے ناواقف تھے جب ہم سے لڑو گے تو معلوم ہو گا۔ کہ ہم کس قدر بہادر اور نبرد آزما ہیں تو اللہ پاک نے لاولی الابصار تک نازل فرمایا۔

ش ۱۳ (صفحہ ۶۶) شَهِدَ اللّٰهُ ملک شام کے عیسائیوں میں سے دو دانش مند نصرانی مدینہ میں آئے اور حضرتؐ سے سوال کیا کہ اللہ کے کلام میں بزرگ تر کلمہ اور اشرف شہادت اور گواہی کون سی ہے تو یہ آیت اتری۔

ش ۱۴ (صفحہ ۶۷) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ ایک دفعہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المدارس میں یہود کو اسلام کی جانب بلایا تو نعیم بن عمر اور حارث بن زید نے کہا کہ اے محمدؐ تم کس طریقہ پر ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ کے دین پر ہوں۔ یہ سن کر وہ لوگ بولے کہ ابراہیمؑ تو یہودی تھے آپؐ نے فرمایا کہ اچھا اس کو توریت سے ثابت کرو تو تمہارا کہنا صحیح ہو سکتا ہے اور چونکہ توریت میں یہ لغویات لکھی ہوئی نہ تھی یہ تو ان کی زبانی باتیں صرف دھوکہ دینے اور چیرانے کی غرض سے تھیں اس لئے وہ توریت نہ لائے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۵ (صفحہ ۶۷) قُلِ اللّٰهُمَّ حضرتؐ اور آپؐ کے اصحابؓ جنگ احزاب میں مدینہ کے گرد خندق کھودتے جاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تسلی دے کر بشارت سناتے تھے۔ کہ مسلمانو عنقریب اللہ پاک اسلام کا جھنڈا ملک فارس اور اطراف روم اور ملک یمن میں گاڑے گا اس پر منافقین بولے کہ محمدؐ کا بھی عجیب حال ہے کہ کفار عرب کے ڈر سے تو خندق کھود رہے ہیں اور ہمتیں ایسی بلند ہیں کہ فارس اور روم جیسے ممالک قبضہ میں آئیں گے تو یہ آیت اتری۔

ش ۱۶ (صفحہ ۶۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم کو اللہ سے محبت ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو ایمان لاؤ اور اس کے سچے اور پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرو۔

ش ۱۷ (صفحہ ۶۸) قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ کفار قریش نے کہا کہ اے محمدؐ بخدا ہم بتوں کو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے بلکہ ذریعہ نجات اور خدا کے یہاں اپنا شفیع سمجھتے ہیں کہ یہ قیامت کو ہماری سفارش کر کے ہم کو بخشوائیں گے اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرما کر متنبہ کیا کہ کسی کو قیامت کے دن کام آنے والا اپنے خیال میں سمجھ کر معبود سمجھنے لگنا کیا کفر و شرک نہیں ہے بہرحال انسان کو تو اپنے پروردگار کا حکم ماننا اور اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر کے کہنے پر چلنا چاہیئے تاکہ نجات ہو۔

ش ۱۸ (صفحہ ۷۳) اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی حضرت عیسیٰؑ کے قصہ پر نجران کے عیسائی حاضر خدمت ہوئے اور بولے کہ اے محمدؐ تم عیسیٰؑ

کو گالی دیتے ہو اور بندۂ خدا بتاتے ہو آپؐ نے فرمایا کہ معاذاللہ میں کہیں اللہ کے پیغمبر کو گالی دے سکتا ہوں؟ میں تو کہتا ہوں کہ وہ اللہ کے بیٹے نہ تھے بلکہ مقبول بندے پیغمبر تھے عیسائی بولے کہ واہ یہی تو گالی دینا ہے بھلا تم عیسیٰؑ کے سوا کوئی آدمی ایسا بتا سکتے ہو جو بلا باپ کے پیدا ہوا ہو اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۹ (صفحہ ۷۴) یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ الخ نصاریٰ نجران اور علماء یہود ایک مرتبہ آنحضرتؐ کی خدمت میں جمع ہوئے یہودی بولے کہ ابراہیمؑ یہودی تھے اور نجران کے نصاریٰ نے دعویٰ کیا کہ نہیں ابراہیمؑ یہودی نہیں تھے بلکہ عیسائی تھے اس وقت یہ آیت اتری کہ بے وقوفو توریت و انجیل کہ جن پر تمہارا مذہب مبنی ہے دونوں کتابیں حضرت ابراہیمؑ کے بعد میں نازل ہوئی ہیں پھر کس طرح ابراہیمؑ کو یہودی یا عیسائی کہتے ہو تم کو اتنی بھی عقل نہیں۔

ش ۲۰ (صفحہ ۷۵) وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ الخ عبداللہ بن حیف وعدی بن زید اور حارث بن عوف نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب یوں کرنا چاہیے کہ صبح کو تو محمدؐ اور ان کے اصحابؓ پر ایمان لے آؤ اور شام کو مرتد ہو جاؤ اور کہہ دو کہ ہم نے اپنی کتاب یعنی توریت میں خوب دیکھا بھالا اور اپنے علماء سے بھی پوچھ گچھ لیا وہ نشانیاں جو توریت میں ہیں محمدؐ میں نہیں ملتیں شاید اس دھوکے سے مسلمان تذبذب اور متردد ہو کر اپنے دین سے پھر جائیں اللہ نے فوراً ان کے مکر سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور یہ آیت واسع علیم تک نازل ہوئی۔

ش ۲۱ (صفحہ ۷۵) وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الخ عبداللہ بن سلام کے پاس ایک قریشی شخص نے دو ہزار دو اشرفیاں امانت رکھی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فوراً ان کے مانگنے پر ادا کر دیں اور فنحاص بن عازوراء یہودی کے پاس دوسرے قریشی نے ایک دینار امانت رکھا تھا اور یہ کمبخت انکار کر بیٹھا اور کہنے لگا کہ جو یہودی نہیں ہے وہ جاہل اور ان پڑھ ہے اور ان پڑھوں کا مال ہمارے لئے حلال ہے۔ ہم سے ان کے حق تلف کرنے میں کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔

ش ۲۲ (صفحہ ۷۶) اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الخ حضرت اشعثؓ کہتے ہیں کہ میرے اور ایک یہودی کے مابین ایک زمین پر جھگڑا ہو گیا تھا تو میں اس کو مقدمہ فیصلہ کرانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت خدمت میں کھینچ لایا۔ غرض مقدمہ کی مفصل کیفیت سننے کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے اشعثؓ تمہارے دعوے کے ثبوت پر کوئی گواہ بھی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا تو کوئی بھی گواہ نہیں ہے آپؐ نے فرمایا تو قاعدے کے بموجب یہودی سے قسم کھلواؤ۔ میں نے عرض کیا حضورؐ ان کو جھوٹی قسمیں کھانے میں باک نہیں ہے یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے اڑے گا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۳ (صفحہ ۷۶) مَا كَانَ لِبَشَرٍ الخ جب علماء یہود اور نجران کے نصاریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے ان کو اسلام کی تبلیغ کی تو یہود بولے کہ اے محمدؐ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہاری عبادت کرنے لگیں جیسے عیسائی عیسیٰؑ کی عبادت کرتے ہیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ معاذاللہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ تم میں جو پہلے دینداری تھی یعنی تم آسمانی کتابیں پڑھتے اور پڑھاتے تھے وہ اب تم میں نہیں رہی اس لئے اگر مسلمان ہو کر میری صحبت میں پھر وہی کمال حاصل کرو تو تمہاری آخرت سنور جائے اس وقت یہ آیت اتری۔

ش ۲۴ (صفحہ ۷۷) وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ الخ بارہ آدمی مثل طعمہ بن ابیرق اور حارث بن سوید مسلمان ہو کر مرتد ہو گئے اور اپنی قوم میں واپس چل دیئے تو کیف یہدی اللہ سے لے کر غفور رحیم تک ان کی تہدید میں نازل ہوا اس پر ان کے بھائی نے جو حقیقی مسلمان تھے یہ آیتیں لکھ کر ایک شخص کے ہاتھ ان کے پاس بھیج دیں انھوں نے پڑھ کر کہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ میں نے تجھ سے جھوٹ نہیں سنا نہ بھائی سے کہ رسول اللہؐ نے جھوٹ فرمایا اور اللہ سب سچوں سے زیادہ سچا ہے پھر میں کیوں ناامید ہوں غرض اسی وقت تائب ہو کر مدینہ کی جانب چلے اور اچھے مسلمان ہوئے۔

شان نزول پارہ لن تنالوا ۴

ش ۱ (۷۹) كُلُّ الطَّعَامِ الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے

آپ کو دین ابراہیمی پر بیان کیا تو یہود نے اعتراض کیا اور کہا کہ اے محمدؐ تم اونٹ کا گوشت کھاتے ہو۔ حالانکہ یہود پر باوجود اولاد ابراہیمؑ ہونے کے گوشت شتر حرام ہے تو ان کے ردّ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲ (صفحہ ۷۹) اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ الخ یہود نے اہل اسلام اور پیشوائے اسلام یعنی آنحضرتؐ پر اعتراض کیا کہ محمدؐ تو کعبہ کی طرف سجدہ کرتے ہیں حالانکہ ہمارا قبلہ بیت المقدس اس سے پہلے بنا ہے اور وہی انبیاء سلف کا قبلہ رہا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۷۹) وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ الخ جب ومن یبتغ غیر الاسلام الخ نازل ہو کر لوگوں کو متنبہ کر دیا گیا کہ سوائے اسلام کے دوسرا مذہب قابل اتباع اور مقبول نہیں ہے تو یہود بولے کہ ہم بھی تو مسلمان ہی ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے فرائض میں سے ایک فرض حج بھی ہے یعنی جس مسلمان کو استطاعت ہے کہ حج میں راستہ وغیرہ کے خرچے کا متحمل ہو جائے اس پر لازم ہے کہ مکہ میں خانہ کعبہ کا حج کرے اس پر یہود بولے کہ نہیں حج ہم پر کسی صورت سے فرض نہیں ہم اس کو ہرگز نہیں مان سکتے اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۴ (صفحہ ۸۰) قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ الخ یہود حضرت عمارؓ بن یاسر کو اپنے دین کی طرف بلاتے تھے تو یہ آیت اتری۔

ش ۵ (صفحہ ۸۰) اِنْ تُطِيْعُوْا الخ مدینہ کے دو قبیلوں یعنی قبیلہ اوس اور قبیلہ بنی خزرج میں ہمیشہ سے عداوت اور لڑائی رہتی تھی مسلمان ہونے پر اسلام نے ان کے دل بھائیوں جیسے کر دیئے! ایک مرتبہ یہ لوگ آپس میں بیٹھے ہوئے بات چیت کر رہے تھے کہ شماس بن قیس یہودی کا گزر ہوا اور وہ ان کی یہ الفت اور محبت دیکھ کر جل مرا تو اس نے اپنے ساتھ کے جوان یہودی کو کہا کہ جنگ بعاثہ جس میں ایک نے دوسرے کو بہت زک دی تھی ان کو یاد دلاؤ ایسا کرنے میں بنی اوس اور خزرج میں جھگڑا ہونے لگا اور بنی اوس میں سے اوس بن قرظی اور خزرج میں سے جبار بن صخر باہم لڑنے لگے اور سب کے سب جنگ و جدال کے درپے ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر سن کر تشریف لائے اور وعظ و نصیحت کی اور باہم صلح کرا دی غرض سب نے مان لیا اور پھر بھائی جیسے بن گئے اسی وقت یا ایھا الذین آمنوا الخ نازل ہوئی اور یا اہل الکتاب لم تصدون شماس بن قیس کے بارے میں اتری۔

ش ۶ (صفحہ ۸۲) لَيْسُوْا سَوَآءً الخ عبد اللہ بن سلام و ثعلبہ و اسد و اسید رضی اللہ عنہم مذہب یہودیت سے اسلام میں داخل ہوئے اور چالیس آدمی نصارائے نجران میں سے بیاسی حبشی اور آٹھ رومی! تو یہود نے طعن شروع کئے کہ ان لوگوں نے نہایت برا کیا اپنے باپ دادوں کا مذہب چھوڑ دیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ جس میں اہل اسلام کی مدح اور کفار کی مذمت کی گئی اور بتلا دیا گیا کہ اسلام بہرحال پسندیدہ ہے خواہ کسی کا کیوں نہ ہو اور کفر بہرحال قابل مذمت ہے خواہ باپ دادا کا مذہب کیوں نہ ہو اور ان کی اولاد نے ان کی دیکھا دیکھی اور ان کی تقلید میں کیوں نہ اختیار کیا ہو۔

ش ۷ (صفحہ ۸۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ بعض مسلمان صحابہ رضی اللہ عنہم بدستور سابق یہود سے رشتہ داری اور ہمسائیگی کی وجہ سے میل جول رکھتے اور ان دشمنان خدا و رسولؐ کو اپنا راز دار سمجھتے تھے تو ان کو اس سے منع کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۸ (صفحہ ۸۴) وَاِذْ غَدَوْتَ الخ جنگ احد میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو یہ رائے تھی کہ شہر کے باہر نکل کر بہادرانہ طریقے پر کھلے میدان لڑنا چاہیئے اور منافقین کہتے تھے کہ مدینہ کے اندر گھروں کی پناہ میں لڑنا مناسب ہے آخر کار باہر لڑنے کی رائے غالب ہوئی اور آپؐ نے بنفس نفیس خود میدان جنگ میں تشریف لا کر مورچہ بندی کی اس جنگ کا حال بیان کرنے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اس میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تھی جس کا قصہ آگے آئے گا۔

ش ۹ (صفحہ ۸۵) لَيْسَ لَكَ الخ جنگ احد میں جب مسلمان کافروں کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکے اور بھاگ نکلے تو صرف حضرت نبی کریمؐ مع چند خاص رفقاء حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عباسؓ وغیرہ کے لشکر سے الگ رہ گئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم خداداد ہمت اور مردانہ دلیری و شجاعت کے ساتھ اپنی سواری سے نیچے اتر کھڑے ہوئے اور تنہا لڑنے کا قصد فرمایا اسی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور سر میں بھی زخم لگا تھا جس کا خون بہہ کر چہرہ مبارک پر آیا تو آپؐ نے بددعا کرنی چاہی اور فرمایا کہ وہ لوگ کیوں کر فلاح یاب ہو سکتے ہیں جنھوں نے اپنے نبی کا چہرہ خون سے سرخ بنا دیا تو تادیب کے طور پر آپؐ کو درگزر فرمانے کی تعلیم میں یہ آیت اتری۔

ش ۱۰ (صفحہ ۸۵) یَآیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الٰخ زمانہ جاہلیت میں بنی ثقیف قبیلہ بنی نظیر کو مُدّتِ معینہ تک ادا کرنے کی شرط پر سود روپیہ قرض دیتے اور ادا نہ ہونے پر سود کو اصل رقم میں ملا کر سب پر بیاج لینے لگتے تھے جس کو سود در سود کہتے ہیں اس صورت میں تمام جائداد اور مال و اسباب قرضے میں خرد برد ہو جایا کرتا تھا اس وقت اللہ پاک نے خصوصیت کے ساتھ سود در سود کی ممانعت میں یہ آیات نازل فرمائیں۔

ش ۱۱ (صفحہ ۸۷) وَیَتَّخِذَ مِنْکُمْ شُھَدَآءَ الٰخ جب جنگ کی خبر مستورات مدینہ کو ملنے میں دیر ہوئی تو وہ گھبرا کر باہر نکل کھڑی ہوئیں اور سامنے آتے ہوئے دو آدمیوں سے معلوم ہوا کہ سردار امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخیر و عافیت ہیں۔ یہ سن کر ایک عورت نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ رہنے چاہئیں مسلمانوں کے شہید ہونے کی تو کچھ پرواہ نہیں اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۲ (صفحہ ۸۷) وَلَقَدْ کُنْتُمْ الٰخ بعض صحابہؓ کہا کرتے تھے کہ کاش بدر جیسی لڑائی پھر ہو تو ہم بھی کافروں سے لڑ کر دل کی ہوس نکالیں یا تو شہید ہوں اور ثواب پائیں یا زندہ واپس آئیں اور ثواب جہاد کے علاوہ مال غنیمت بھی لائیں اور غازی بھی کہلائیں الغرض جب جنگ احد ہوئی تو بعض کے سوائے سب بھاگ کھڑے ہوئے اسی وقت یہ آیت اتری۔

ش ۱۳ (صفحہ ۸۸) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ الٰخ جب جنگ احد میں لوگوں کو کچھ ہزیمت ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی زخم پہنچا تو شیطان لعین نے خاص و عام میں آواز دے دی کہ محمدؐ مارے گئے۔ اس پر بعض لوگ بولے کہ اگر نبی ہوتے تو مارے نہ جاتے اور بعض قوی اسلام بولے کہ نہیں تم بدستور لڑے جاؤ یہاں تک کہ اللہ فتح نصیب کرے یا ہم کو بھی شہید بنا کر آقائے نامدار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملائے اسی وقت یہ آیت اتری

ش ۱۴ (صفحہ ۸۹) ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ الٰخ اس شکست میں جن کو شہید ہونا تھا شہید ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ گئے جو میدان میں باقی رہے ان پر اللہ کی طرف سے اونگھ طاری ہو گئی تاکہ کسل و ملال رفع ہو کر چستی اور ہمت پیدا ہو جائے اور یہ صورت ہوئی کہ سب کی ٹھوڑیاں سینہ پر لگ گئیں حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ میں اس اونگھ کی حالت میں خواب کی طرح معتب ابن قشیر کا قول سن رہا تھا کہ وہ کہتا تھا ہل لنا من الامر من شیٔ یعنی ہمارے بس کی کیا بات ہے اسی وقت یہ آیت بذات الصدور تک نازل ہوئی۔

ش ۱۵ (صفحہ ۹۱) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ الٰخ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد واپس ہونے کے خلاف حکم مورچہ چھوڑنے والوں اور بھاگنے والوں کو کچھ کہا سنا نہیں بلکہ ان سے نرمی کے ساتھ کلام کیا اور ہر بات میں ان کی رعایت مدنظر رکھی تو یہ آیت اتری۔

ش ۱۶ (صفحہ ۹۱) وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ الٰخ جنگ بدر میں جو مال غنیمت مسلمانوں کو ملا اس میں سے ایک مخطط سرخ چادر گم ہو گئی اس پر کسی بدباطن نے اللہ کے امین پیغمبر آنحضرتؐ کی طرف شبہ کیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۹۲) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ الٰخ جو لوگ کہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے ان کو اللہ پاک نے سبز پرندوں کی ہیئت میں بنا کر جنت کی نہروں پر اڑنے اور چلنے پھرنے کا اختیار دیا اور بڑے بڑے انعام فرمائے تو انھوں نے اپنے اوپر یہ مہربانی کی نظر دیکھ کر اللہ پاک سے عرض کیا کہ بار الٰہا ان نعمتوں کی خبر کاش ہمارے زندہ باقی ماندہ بھائیوں کو ہو جاتی تو وہ جہاد میں مارے جانے سے خائف نہ ہوتے بلکہ شوق سے لڑ کر شہادت حاصل کرتے تو اللہ پاک نے ان کی درخواست کے موافق یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۸ (صفحہ ۹۳) اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا الخ جب ہفتہ کے روز احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد سے واپس ہوئے تو اتوار کی صبح کو ایک شخص نے کہا کہ ابوسفیان روحا میں پہنچ کر اپنے ہمراہیوں سے کہتا تھا کہ واپس چلو باقی اصحاب محمدؐ کا استیصال ہی کردیں اور صفوان بن امیہ اس کو اس خیال سے روکتا تھا کہ کہیں معاملہ دگرگوں نہ ہو کہ ہم سب مار دیئے جائیں۔ الغرض یہ سن کر آنحضرتؐ نے صحابہ کرام مجاہدین رضی اللہ عنہم میں منادی کرادی کہ جو کل کی لڑائی میں میرے ساتھ تھے وہ پھر مسلح تیار ہو جائیں۔ سب صحابہؓ زخموں سے چور تھکے ماندے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے حضرت اسدؓ کے نو زخم اور عقیل بن نعمان کے تیرہ زخم اور خراشؓ بن صمہ کے دس اور عطیہؓ بن عامر کے نو زخم تھے نہ علاج نہ پٹی جس حال میں تھے اسی حال میں چل کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ۔ طلحہؓ زبیرؓ۔ سعدؓ۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔ عبداللہ بن مسعودؓ۔ حذیفہؓ بن سلیمان۔ عبیدہ بن جراحؓ وغیرہم ستر صحابہؓ تھے۔ جب مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر موضع حمراء الاسد میں پہنچے تو اونٹ ذبح کرکے کھاتے اور دن بھر لکڑیاں جمع کرکے شب کو آگ جلاتے تھے معبد خزاعی سے ملاقات ہوئی جو اس وقت مشرک تھے۔

انھوں نے وہاں سے روانہ ہو کر ابوسفیان سے ملاقات کی جو روحاء میں پھر آنحضرتؐ کے مقابلہ کا سامان کر رہا تھا۔ ابوسفیان نے معبد کو دیکھا تو پیچھے کا حال پوچھا۔ یہ بولے کہ محمدؐ تمھارے تعاقب میں اتنی کثیر جماعت لارہے ہیں کہ میں نے اتنی جماعت کبھی نہیں دیکھی جو کل موجود نہ تھے وہ بھی آج ساتھ ہیں یہ سُن کر ابوسفیان گھبرایا اور کہا کہ کیا سچ ہے؟ معبد نے قسم کھائی کہ واقعی بات ہے۔ اب گھوڑے نظر آئے جاتے ہیں تم کو خود معلوم ہو جائے گا۔ ابوسفیان نے کہا کہ میں تو آمادہ جنگ ہوں اور محمدؐ کے ہمراہیوں میں جو لوگ بچ نکلے ہیں ان کے تباہ کرنے اور جڑ بنیاد سے نیست و نابود کردینے کا میں تو سامان کر رہا ہوں معبد نے کہا کہ میری رائے نہیں ہے تو تاب مقاومت ہرگز نہ لاسکے گا یہ سن کر سب گھبرائے اور بھاگ گئے راہ میں عبدالقیس کا ایک قافلہ ملا جو مدینہ جارہا تھا اس سے ابوسفیان نے کہا اے لوگو میں تمھارے یہ سارے اونٹ سوق عکاظ میں کشمش سے بھر دوں گا تم میرا ایک پیغام محمدؐ تک پہنچا دینا وہ یہ کہ جب تم ان کے سامنے جاؤ تو کہنا کہ ابوسفیان نے تمھارے استیصال کے لئے ایک بڑی بھاری جمعیت مقابلہ کرنے کو تیار کی ہے یہ کہہ کر ابوسفیان معہ ہمراہیان مکہ بھاگا یہ قافلہ جب حمراء الاسد پہنچا اور آنحضرتؐ سے دوچار ہوا تو ابوسفیان کا مقولہ کہہ سنایا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم کو اللہ کارساز بس ہے وہاں آنحضرتؐ نے تین روز یعنی پیر۔ منگل۔ بدھ قیام فرمایا۔ دیگر مفسرین نے و نیز اتقان نے اس آیت مقدسہ کا شان نزول بدر صغریٰ بتایا ہے واللہ اعلم۔

ش ۱۹ (صفحہ ۹۵) لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ الخ جب (اقرضوا اللہ قرضاً حسنًا) یعنی لوگو خدا کو قرض حسنہ دو (یعنی خیرات کرو) نازل ہوئی تو یہود کہنے لگے کہ اے محمدؐ تمھارا پروردگار تو فقیر اور محتاج ہے ہم سے قرض مانگتا ہے اور ہم مالدار ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۰ (صفحہ ۹۵) اَلَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ الخ ایک مرتبہ کعب بن اشرف۔ مالک بن صیف وہب بن یہودا۔ زید بن تابوت۔ فنحاص بن عازورا۔ حیی بن اخطب سب مل کر حاضر ہوئے اور بولے کہ اے محمدؐ اللہ نے ہم کو توریت میں حکم دیا ہے اور کہہ رکھا ہے کہ ہم تاوقتیکہ نبی سے نیاز کا معجزہ نہ دیکھ لیں کہ وہ خدا کے نام کی نذر کرے اور آسمان سے آگ اتر کر اس کو چٹ کرجائے اس وقت تک ہم ایمان نہ لائیں گے اگر ہمیں تم یہ دکھا سکتے ہو تو دکھاؤ ہم تم پر ایمان لے آئیں گے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۱ (صفحہ ۹۶) وَلَتَسْمَعُنَّ الخ حضرت ابوبکرؓ کا گزر ایک مرتبہ بیت المدراس کی طرف ہوا تو یہود کا مجمع دیکھا۔ فنحاص بن عازورا۔ یہودی بولا کہ اے ابوبکرؓ سنو بخدا ہم کو خدا کی طرف کچھ احتیاج نہیں ہے وہی ہمارا محتاج ہے اور اسی لئے ہم سے قرض مانگتا ہے اس پر غصہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کم بخت کے ایک چانٹا رسید کیا چانٹا کھا کر شکایت کرنے کی غرض سے یہ فنحاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے ابوبکرؓ سے وجہ پوچھی انھوں نے قصہ کہہ سنایا فنحاص انکار کر گیا کہ میں نے ایسا نہیں کہا تو یہ آیت اتری۔

ش ۲۲ (صفحہ ۹۶) لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ الخ یہ آیت منافقین

کے بارے میں اتری جو جہاد میں جاتے وقت ادھر ادھر ٹل جاتے اور اس نہ جانے پر خوش ہوتے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ لوگ آکر عذر وحیل و حجت کرتے اور کہہ دیتے تھے کہ حضورؐ ہماری خواہش تو ہمرکابی میں چلنے کی تھی لیکن کام میں لگ گیا اور چاہتے تھے کہ بن کئے لوگ ان کی تعریفیں کریں۔

ش ۲۳ (صفحہ ۹۶) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ الخ قریش نے یہود سے جاکر کہا کہ موسیٰؑ کیا کیا معجزے لائے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ عصا، ویدبیضا وغیرہ وغیرہ پھر نصاریٰ کے پاس گئے اور یہی سوال کیا انھوں نے کہا کہ عیسیٰؑ مُردوں کو جِلاتے اور اندھوں اور کوڑھیوں کو تندرست کرتے تھے تو قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمدؐ اپنے اللہ سے دعا کرو کہ کوہ صفا سونے کا ہوجائے تو ہم تم کو نبی مان لیں گے۔ آپؐ نے دعا فرمائی تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۴ (صفحہ ۹۷) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ الخ حضرت ام سلمہؓ نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ پاک نے مردوں کا تو قرآن میں ہجرت کے بارے میں جگہ جگہ ذکر فرمایا ہے لیکن مستورات کا کہیں ذکر نہیں ہوتا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۵ (صفحہ ۹۸) وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الخ جب حضرت نجاشی شاہ حبشہ کی وفات کی خبر حضرت جبریلؑ نے نبی کریمؐ کو دی تو آپؐ نے نماز پڑھنے کے واسطے صحابہؓ کو میدان میں نکلنے کا حکم دیا۔ بعض صحابہؓ نے کہا کہ ہم حبشی کی کیا نماز پڑھیں اس پر نجاشی کے نیک اور سچے مسلمان ہونے کی خبر میں یہ آیت اتری۔ بعض کے نزدیک عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو یہودی سے مسلمان ہوئے تھے اور بعض کے نزدیک نجران کے چالیس عیسائیوں کے بارے میں نازل ہوئی جس میں بتیس حبشی اور آٹھ رومی تھے۔ یہ لوگ عیسائی سے مسلمان ہوئے تھے۔

ش ۲۶ (صفحہ ۹۸) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ الخ لوگ یتیموں کے مال کی کما حقہ حفاظت کرنے اور عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے میں تکاسل کرتے تھے تو ان کو ان کا اصلی اتحاد اور ایک ماں باپ آدم و حوا کا اولاد ہونا یاد دلاکر باہم نیک سلوک کرنے کی ترغیب دینے کی غرض سے یہ سورت اُتری۔

ش ۲۷ (صفحہ ۹۹) وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى الخ غطفان میں ایک شخص اپنے بھتیجے کا سرپرست تھا جب وہ بالغ ہوگیا اور اس نے اپنے چچا سے اپنا مال مانگا تو اس نے انکار کیا۔ غرض معاملہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تو یہ آیت مال دے دینے کے حکم میں اتری۔

ش ۲۸ (صفحہ ۹۹) وَاٰتُوا النِّسَآءَ الخ زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کرتا تھا تو جو مہر بیٹی کا تجویز ہوتا تھا وہ بیٹی کو نہ دیتا تھا بلکہ خود لے لیتا تھا۔ اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۹ (صفحہ ۱۰۰) لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ الخ زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور نابالغ لڑکوں کو کچھ میراث کا حصہ نہیں دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میراث وہ لے جو دشمن سے لڑ سکے اور چونکہ عورت ذات اور نابالغ لڑکا کوئی اپنے عزیز یعنی مرنے والے کی زندگی میں اس کا مددگار بن کر اس کے دشمن سے نہیں لڑ سکتا اس لئے اس کے مرنے کے بعد اس کا مال بھی ان کو نہیں مل سکتا الغرض جب اسلام نے عالم میں ایک نئی روح پھونکی اور مسلمانوں میں حضرت اوس بن ثابت یعنی حضرت حسانؓ شاعر کے بھائی کا انتقال ہوا تو میت کے چچا زاد بھائی یعنی سوید اور عرفجہ تمام میراث لے گئے اور ان کی بیوی اور تینوں لڑکیوں میں سے کسی کو کچھ نہ دیا تو ام کحہ (ان کی بیوی) حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا خاوند جنگ احد میں شہید ہوگیا اور تین لڑکیاں چھوڑیں میراث کا تمام مال سوید اور عرفجہ نے لے لیا مجھے حبہ بھی نہیں ملا اب فرمایئے کہ میں ان پر کہاں سے خرچ کروں اور کیوں کر افلاس میں ان کا نکاح کروں اسی وقت یہ آیت اتری! آپؐ نے عرفجہ اور سوید کو بلاکر فرمایا کہ اوس بن ثابت کا ترکہ ابھی اسی طرح رہنے دو، عورتوں کا بھی اس میں حصہ ہے لیکن ابھی اس کی مقدار معلوم نہیں ہوئی اس کے بعد یوصیکم اللہ پوری آیت میراث نازل ہوئی۔

ش ۳۰ (صفحہ ۱۰۲) وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ الخ پچھلے دستور اور زمانۂ جاہلیت کی رسم کے خلاف میراث کی بابت جب یہ آیت نازل ہوئی تو عُیَیْنَہ بن حصن نے اللہ کا حکم نہ مانا اور کہا کہ میں تو میراث اس کو دوں گا جو گھوڑے پر سوار ہو کر دشمن سے لڑسکے اور بدستور عورتوں اور صغیر سن لڑکوں کو محروم رکھوں گا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳۱ (صفحہ ۱۰۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب کوئی مرد مرجاتا تو اس کا بیٹا جو دوسری بیوی سے ہوتا یا اور کوئی رشتہ دار عزیز آکر اس کی عورت کے سر پر چادر ڈال دیتا اور اس کی وجہ سے وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار بن جاتا تھا اگر چاہتا تو خود بلا مہر صرف مورث متوفی کے مہر پر اس کو نکاح میں لے آتا تھا یا چاہتا تو خود دوسرے سے نکاح کرادیتا اور اگر چاہتا تو نہ خود اس سے نکاح کرتا اور نہ اس کو بطور خود کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے دیتا تھا۔ اسی طرح اس کو تکلیف دیتا تھا اس سے مقصود یہ تھا کہ وہ مال جو اس نے وراثتاً میت سے لیا ہے واپس کردے اور اگر وہ عورت مرجاتی تھی تو یہی سوتیلا بیٹا یا عزیز اس کا وارث بنتا تھا۔ ہاں اگر کپڑا ڈالنے سے پہلے وہ اپنے گھر چلی جاتی تھی تو خود مختار ہوتی تھی یہی قصہ شروع اسلام میں رہا۔ یہاں تک کہ ابوقیس بن الاسلت انصاری کا انتقال ہوا اور کبشہ بنت معن انصاریہ بیوی چھوڑی ان کے سوتیلے بیٹے قیس نے ان پر چادر ڈالی اور نکاح کا وارث ہوا لیکن چھوڑ دیا نہ صحبت کی اور نہ کھانے کو دیا تاکہ تکلیف سے تنگ آکر میراث واپس کرے کبشہ نے حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مصیبت بیان کی تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ صبر کر کے گھر میں بیٹھ اس وقت یہ آیت اتری۔

ش ۳۲ (صفحہ ۱۰۴) وَلَا تَنْكِحُوْا الخ جب ابوقیس کے مرنے کے بعد جاہلیت کے دستور کے موافق ان کے بیٹے محصن نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا چاہا تو انھوں نے کہا کہ اے محصن میں تو تجھے بیٹا سمجھتی ہوں اور تو اپنی قوم میں نیک شمار ہوتا ہے تجھے اپنی ماں جیسی مادر کے ساتھ اس قسم کی خواہش رکھنا زیبا نہیں ہے یہ کہہ کر وہاں سے اٹھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور تمام قصہ عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کے گھر میں بیٹھ اور دیکھ کہ اللہ کیا حکم نازل فرماتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳۳ (صفحہ ۱۰۴) وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الخ جاہلیت کا دستور یہ بھی تھا کہ جس کو اپنی زبان سے بیٹا کہہ کر متبنّٰی بنالیا اس کی بیوی سے نکاح حرام سمجھتے تھے اس بدرسم کے توڑنے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبنّٰی زید بن حارثہ کی بیوی یعنی ام المومنین حضرت زینب سے زید کے ان کو طلاق دینے کے بعد نکاح کرلیا اس پر مشرکین نے طعن کئے تو یہ آیت صلبی بیٹوں کی بیبیاں حرام ہونے کے حکم میں نازل ہوئی جس سے متبنّٰی کی بیوی کا حرام ہونا باطل ہوا۔

شانِ نزول پارہ والمحصنٰت ۵

ش ۱ (صفحہ ۱۰۵) وَّالْمُحْصَنٰتُ جب غزوہ اوطاس میں کفار کی بیبیاں اور بیٹیاں باندی بن کر مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں تو مسلمانوں نے ان باندیوں سے حسب جواز شرع ہم صحبت ہونا چاہا لیکن ان کے شوہردار ہونے کا اندیشہ دل میں تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور شوہردار باندیاں حلال کی گئیں۔

ش ۲ (صفحہ ۱۰۷) وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ الخ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک عورت کو میراث میں مرد سے نصف ملتا ہے تو کیا عمل میں بھی اجر مرد کی بہ نسبت نصف ہی ملے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ میراث میں مرد کو عورت پر کسی خاص وجہ سے ترجیح بیشک ہے لیکن عمل میں تو ہر ایک کا کیا ہوا اس کو ملتا ہے۔

ش ۳ (صفحہ ۱۰۷) وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ الخ حضرتؐ کے ساتھ اکثر لوگ مسلمان ہوئے تھے اکیلے اکیلے اور ان کے اقارب کافر رہے تو آنحضرتؐ نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی بنا دیا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے۔ جب ان کے اقربا مسلمان ہوئے تو یہ آیت اتری کہ میراث قرابت ہی پر ہے

اور قول کے بھائیوں سے زندگی میں سلوک ہے یا مرتے وقت کچھ وصیت کردو۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے بیٹے کے مسلمان نہ ہونے کے وقت قسم کھالی تھی کہ میں اس کو اپنی میراث سے محروم کروں گا بعد میں وہ مسلمان ہوگئے تو ان کے وارث بننے اور حصہ ملنے کے حکم میں یہ آیت اُتری۔

ش ۴ (صفحہ ۱۰۷) اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ الخ سعد بن ربیع نے ایک بار اپنی بیوی کے منہ پر کسی بات پر کہنا نہ ماننے اور نافرمانی کرنے کے باعث ایک طمانچہ مار دیا وہ اس ظلم کا اظہار کرنے اور عوض لینے کی غرض سے حضرتؐ کی خدمت میں آئیں آپؐ نے قصاص لینے کو فرمایا تو اس وقت قصاص نہ ہونے کے حکم میں یہ آیت اتری۔

ش ۵ (صفحہ ۱۰۸) اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الخ کرم بن زید حُیّی بن اخطب! رفاعہ بن زید! اسامہ بن حبیب! نافع بن ابی نافع بحرے ابن عمر یہودی انصار سے میل جول رکھتے تھے اور ان سے آکر کہا کرتے تھے کہ بھائیو اپنے مال خرچ کرنے میں عجلت نہ کیا کرو بے سوچے سمجھے خیرات بھی نہ کرو ورنہ تنگدست ہو جاؤ گے اور فقر و فاقہ کی نوبت آئے گی پھر کس سے مانگتے پھرو گے ہاتھ خالی ہوئے پیچھے کوئی پیسہ دینے کا بھی روادار نہ ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۶ (صفحہ ۱۰۹) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوْا الخ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے چند صحابہؓ کی دعوت کی جن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی شامل تھے کھانے کے بعد شراب پلائی جو اس وقت حلال تھی۔ غرض نشے کی حالت میں اذان کی آواز کان میں پڑی تو حضرت علیؓ امام بنے اور جماعت ہونے لگی نشہ کی حالت میں حضرت علیؓ نے قل یا ایھا الکافرون پڑھی اور سب جگہ سے حرف لَا حذف کر دیا جس سے سورت مقدسہ کے معنی بالکل بگڑ گئے اس وقت یہ آیت اتری اور مسلمانوں نے قریب نماز کے شراب پینی موقوف کر دی۔

ش ۷ (صفحہ ۱۰۹) عَابِرِیْ سَبِیْلٍ الخ بعض انصار ایسے گھروں میں رہتے تھے کہ جن کے دروازے مسجدوں کی جانب ہوتے تھے سوائے اس کے کہ نہانے کے لئے مسجد میں کو ہو کر گزریں اور کوئی صورت نہ تھی تو عبور کی رخصت نازل ہوئی۔ ممکن ہے کہ ان تمام واقعات کا مجموعہ نزول آیت کا سبب ہو۔ بعض مفسرین نے اس آیت کا شان نزول حضرت عائشہؓ کے ہار کا غزوہ بنی مصطلق میں گم ہو جانا اور پانی کی تکلیف سے لشکر اسلام کا تباہ ہونا بیان کیا ہے جو سورۂ مائدہ میں مفصل بیان ہوگا۔ واللہ علم بالصواب۔

ش ۸ (صفحہ ۱۰۹) وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی الخ ایک انصاری ایسے بیمار ہوئے کہ کھڑے ہو کر وضو نہ کر سکتے تھے نہ پاس دوسرا آدمی تھا کہ وضو کرا دے غرض ان کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت اسلع خادم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر میں ساتھ رہتے اور سواری کستے تھے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اسلع اٹھو سواری کسو انھوں نے عرض کیا کہ حضورؐ مجھ کو جنابت پیش آگئی تو آپؐ نے قدرے سکوت فرمایا جبریل امین یہ آیت لے کر اُترے۔

ش ۹ (صفحہ ۱۱۰) اَلَمْ تَرَ الخ رفاعہ بن زید بن تابوت یہودی جو اپنی قوم کا سردار تھا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور رَاعِنَا سَمْعَک جس کا بیان سورہ بقرہ میں ہو چکا ہے زبان موڑ کر کہا اور بعدہ مذہب اسلام میں طعنے کئے اور عیب نکالے تو یہ آیت اتری۔

ش ۱۰ (صفحہ ۱۱۰) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الخ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علمائے یہود میں سے عبداللہ بن صوریا اور کعب بن اسید وغیرہ کو کہا کہ اے جماعت یہود اللہ سے ڈرو اور مسلمان ہو جاؤ۔ بخدا تمہاری توریت میں میری خبر دی گئی ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ قرآن اور میرا دین سب حق ہے یہ سن کر انھوں نے عداوتاً انکار کیا اور کہا کہ ہم کو حق ہونا معلوم نہیں تو یہ آیت اتری۔

ش ۱۱ (صفحہ ۱۱۱) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ الخ کعب بن اشرف یہودی ستر سواروں کو ساتھ لے کر جنگ احد کے بعد مکہ کی جانب قریش کو جنگ پر آمادہ کرنے چلا تو کعب ابوسفیان کے یہاں ٹھہرا اور باقی یہود کفار قریش کے گھروں میں اترے! کفار نے ان سے کہا کہ بھئی سنو! تم بھی اہل کتاب ہو اور محمدؐ بھی صاحب

ہیں ممکن ہے کہ تم ہم سے مکر کرتے ہو اس لئے جب تک تم ہمارے دونوں بتوں جبت اور طاغوت کو سجدہ نہ کرو گے اس وقت تک ہرگز ہم تمہارے ساتھی نہ ہوں گے تو کعب نے سجدہ کرلیا اور اس کے بعد کہنے لگا کہ اے اہل عرب! اے قوم قریش! تم تو اپنا اطمینان کر چکے اب ہم کو تمہاری طرف سے وثوق ہونے کی یہ صورت ہے کہ تیس نفر ہمارے اور تیس ہی نفر تمہارے کعبہ سے چمٹ کر رب کعبہ کی قسم کھا کر باہم شریک رہنے اور لڑنے کی قسم کھالیں چنانچہ انھوں نے کعب کے کہنے کی تعمیل کی! اثنائے گفتگو میں کفار قریش نے ان یہودیوں سے پوچھا کہ حق بجانب کس کی ہے؟ تو عداوتاً بول اٹھے کہ مسلمانوں سے تو تم ہی لوگ اچھے ہو اس پر یہ آیت اتری۔

ش ۱۲ (صفحہ ۱۱۲) اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الخ ابتدا سے خانہ کعبہ کی کنجی حضرت عثمانؓ بن طلحہ کے پاس تھی۔ جب آنحضرت ﷺ نے مکہ فتح کیا تو ان سے کنجی مانگی حضرت عثمانؓ بن طلحہ نے فوراً لا حاضر کی! حضرت عباسؓ نے حاضر ہو کر کہا کہ حضور خانہ کعبہ کا خادم مجھ کو بنا دیجئے حضرت عباسؓ کا یہ کلام سن کر حضرت عثمانؓ نے کنجی نہ دی اور ہاتھ کھینچ لیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عثمانؓ کنجی لاؤ حضرت عثمانؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ کنجی تو حاضر ہے انکار کرنے کی مجھ کو مجال نہیں لیجئے لیکن امانت سمجھ کر میرے ہی حوالے کیجئے۔ آپؐ نے کنجی سے خانہ کعبہ کھولا اور اندر برائے زیارت تشریف لے گئے وہیں یہ آیت اتری آپؐ نے واپس ہو کر کنجی عثمانؓ ہی کو دی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۱۱۲) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خالد بن ولیدؓ کو لشکر کا سردار بنا کر کسی جانب جہاد کرنے کو بھیجا اتفاق ایسا ہوا کہ لشکر اسلام میں سے حضرت عمار بن یاسر نے بلا حکم امیر یعنی خالد بن ولیدؓ ایک شخص کافر کو امان دے دی تو باہم نزاع ہوا اس پر اپنے افسروں کی اطاعت کا حکم ہوا اور یہ آیت اتری۔

ش ۱۴ (صفحہ ۱۱۲) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ الخ ایک یہودی اور ایک منافق میں جھگڑا ہوا یہودی بولا کہ اچھا چلو تمہارے نبی پیغمبرؐ صاحب جو فیصلہ کردیں وہ مجھ کو منظور ہے! منافق ناحق پر تھا اور یہودی کو فیصلہ کرانے کعب بن اشرف کے پاس لئے جاتا تھا۔ آخر یہودی اپنے حریف منافق کو کھینچ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لے گیا اور قصہ عرض کیا! آپؐ نے حق بجانب ہو کر یہودی کی ڈگری کردی منافق اس پر غصہ ہو کر حضرت عمرؓ کے پاس یہودی کو لے گیا اس خیال سے کہ وہ مزاج کے بڑے تیز ہیں مجھ کو مسلمان سمجھ کر ضرور غصہ میں آئیں گے اور میری طرف داری کریں گے لیکن یہودی نے پہلے ہی سنکا دیا کہ ہم محمدؐ کے پاس ہو آئے ہیں اور یہ میرا حریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوا حضرت عمرؓ نے تلوار سے منافق کی گردن اڑا دی۔ منافق کی اس طرح حضرت عمرؓ کی تلوار سے قتل ہونے کی خبر منافق کے وارثوں کو پہنچی تو انھوں نے حضرت عمر فاروقؓ پر نالش کی اور مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش ہوا تو اس مقتول منافق کے ورثا۔ جو خود بھی منافق تھے لگے قسمیں کھانے کہ ہم تو عمرؓ کے پاس آپؐ کے حکم کا مرافعہ کرنے نہیں گئے بلکہ اس توقع سے گئے تھے کہ وہ صلح کرا دیں گے اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ش ۱۵ (صفحہ ۱۱۳) فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ الخ حضرت زبیرؓ کا ایک انصاری سے جھگڑا ہو گیا اور بات صرف اس قدر تھی کہ دونوں کے کھیت پاس پاس تھے۔ حضرت زبیرؓ پانی اپنے کھیت میں پہلے ڈالنا چاہتے تھے اور انصاری پہلے اپنے کھیت میں پانی ڈالنا چاہتا تھا۔ مقدمہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش ہوا تو آپؐ نے حق بجانب زبیرؓ کی ڈگری اس لئے کی کہ ان کا کھیت بلندی پر تھا پہلے وہ سیراب ہو جائے تو بعدہٗ نشیب میں پانی آئے اس پر انصاری نے کہا کہ ہاں چچا زاد بھائی ہونے کے باعث ان کے مفید حکم کردیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ سے چہرہ سرخ ہو گیا اور فلا وربک لایومنون الخ نازل ہوئی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۱۱۴) وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ الخ ایک جوان شخص جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت تھی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو اپنی جان اور اولاد تک سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں گھر میں مجھ کو چین نہیں پڑتا جب تک حضورؐ کی زیارت نہ کرلوں صبر نہیں آتا حاضر ہو کر جمال انور سے دل اور آنکھیں ٹھنڈی کرلیتا ہوں جب اپنے مرنے اور آپؐ کے وصال کا دھیان بندھتا ہے تو بہت گھبراتا ہوں کہ آپؐ جنت میں اس بلند مرتبہ پر ہوں گے جہاں کسی کا دخل ممکن نہیں اور میں خدا جانے کہاں ہوں گا جب زیارت سے

مشرف نہ ہوں گا تو میرا کیا حال ہو گا آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا اسی وقت تسلی اور امید پورا ہونے کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ بار الہا مجھ کو بھی بطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطاعت و اتباع شریعت کی توفیق دے اور محبت کے درجے کو عشق کی بو مرحمت فرما کہ قیامت میں تیرے حبیبؐ کی ہمرکابی اور جمال انور کی زیارت نصیب ہو۔ آمین یارب العالمین۔

ش ۱۷ (صفحہ ۱۱۷) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو طرح طرح کی ایذائیں دیں تو عبد الرحمٰن بن عوف! مقداد بن اسود! سعد بن ابی وقاص اور قدامہ بن مظعون وغیرہ رضی اللہ عنہم حاضر خدمت ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ جب ہم مشرک تھے تو سب ہماری آبرو کیا کرتے تھے اور کوئی آنکھ بھر کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا اور اب مسلمان ہوئے تو تمام لوگ ہم کو ایذائیں دیتے اور حقیر سمجھتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو اور تم کو صبر کا حکم ہے بس نمازیں پڑھے جاؤ اور صبر کرو غرض جب ہجرت کا واقعہ پیش آیا اور مسلمان مدینہ میں آئے تو جہاد کا حکم ہوا اس پر بعض ضعیف الاسلام مسلمان گھبرائے اور تنگ دل ہوئے تو یہ آیت اتری۔

ش ۱۸ (صفحہ ۱۱۷) وَاِذَا جَآءَهُمْ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے کسی جانب روانہ فرمایا جب وہ گئے تو لوگ ان کے استقبال کو نکلے انھوں نے سمجھا کہ میرے مارنے کو نکلے ہیں اس بے بنیاد خیال کو ذہن میں پختہ جما کر واپس چلے آئے اور مدینہ میں آکر کہا کہ فلاں قوم مرتد ہو گئی۔ ہنوز حضرتؐ تک خبر نہ پہنچی کہ شہر میں اس کا شہرہ ہو گیا اسی طرح جب آپؐ کہیں جہاد پر لشکر بھیجتے تھے تو مجاہدین اسلام خواہ فتح پاتے یا ہزیمت اٹھاتے مگر رسول اللہ کے ذکر کرنے سے پہلے اس خبر کو اڑا دیتے اور مشہور کر دیتے تھے۔ اسی طرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے ذریعے سے معلوم ہونے کے بعد کسی نصرت یا فتح کی بشارت دیتے تو بعض ضعیف الاسلام اس کو مشہور کر دیتے تھے جس کا نتیجہ برا ہوتا تھا کیونکہ دشمن یا اپنی حفاظت کر کے لڑتے ہی نہ تھے اور اگر ہزیمت کی خبر مشہور ہوتی تو جان توڑ کر لڑتے تھے غرض اس قسم کی غلط افواہیں یا واقعی مخفی رکھنے کے قابل پوشیدہ اسرار کے ظاہر کرنے کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۹ (صفحہ ۱۱۸) عَسَى اللّٰهُ جنگ احد کے بعد حسب وعدہ ابو سفیان حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ذیقعدہ میں مقام بدر صغریٰ پر جہاد کے لئے تشریف لے جانے لگے تو نعیم بن مسعود نے لشکر کفار سے مسلمانوں کو ڈرایا اور اعداء دین کی کثرت کا خوف دلایا جس سے بعض ضعیف الاسلام ٹھٹکے اور پیچھے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تنہا ہوں گا تب بھی جاؤں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ غرض حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ وغیرہم ستر صحابہ ہمراہ ہوئے اور آپؐ اپنے وعدہ پر بدر صغریٰ میں جہاں بڑا میلہ ہوتا اور دور دراز کے تجار آتے تھے تشریف لائے۔ اہل مکہ میں سے ڈر کے مارے وہاں کوئی نہ آیا۔ اسلامی لشکر مزے سے تین دن خرید و فروخت کرتا رہا اور چین سے مدینہ واپس ہوا۔

ش ۲۰ (صفحہ ۱۱۸) فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ جب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کی جانب تشریف لے گئے تو بعض لوگ واپس ہو گئے تھے ان کے بارے میں صحابہؓ کے دو گروہ ہو گئے ایک نے کہا کہ یہ واپس ہو جانے والے لوگ منافق ہیں ان کو قتل کر دو اور دوسرے گروہ نے کہا کہ نہیں قتل نہ کرو اس خیال سے کہ شاید مسلمانوں کے میل جول اختلاط سے ہدایت پر آجائیں اسی وقت یہ آیت اتری۔

ش ۲۱ (صفحہ ۱۱۹) اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ جب غزوۂ بدر و احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار عرب پر غلبہ حاصل ہوا تو سراقہ بن مالک مدلجی نے خدمت میں آکر عرض کیا کہ حضورؐ میں نے سنا ہے کہ اب آپؐ کا ارادہ میری قوم بنی مدلج پر بماتحتی خالد بن ولیدؓ لشکر کشی کرنے کا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ ہم سے صلح کر لیں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدؓ کو ان کے ہمراہ کیا اور فرما دیا کہ اے خالدؓ تم جن شرائط پر ان لوگوں سے صلح کرنی پسند کرو کر آؤ مجھ کو بھی وہی منظور ہے۔ غرض خالدؓ گئے اور صلح نامہ ان شرائط پر مرتب ہو گیا کہ یہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اپنی قوم سے لڑیں نہ ان سے مل کر آنحضرتؐ کا مقابلہ کریں اور اگر قریش مسلمان ہو جائیں تو ان کے ساتھ یہ بھی اسلام لے آئیں۔ آپؐ نے ہجرت سے پہلے ہلال بن عویمر اسلمی سے بھی اسی طرح صلح کر لی تھی کہ وہ نہ اپنی قوم کے ساتھ آنحضرتؐ کا

مقابلہ کرے نہ حضورؐ کے ہمراہ ہو کر قوم کے مقابلہ میں آئے اور جو ہلال کی پناہ میں آجائے اور ہلال اس کو امن دے دے تو وہ بھی اسی عہد نامہ کے بموجب صلح میں داخل ہے۔

ش ۲۲ (صفحہ ۱۱۹) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ حضرت عیاشؓ بن ربیعہ مخزومی قبل ہجرت مشرف باسلام ہوئے اور دشمنوں کے خوف کے مارے اپنے ایمان کو ظاہر نہ کر سکنے کے باعث مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے ان کی ماں اپنے بیٹے کی جدائی سے بے چین ہو گئیں اور اپنے دونوں بیٹوں حارث اور ابوجہل بن ہشام کو بلا کر کہا کہ میں نے قسم کھالی ہے کہ جب تک میرا لخت جگر یعنی عیاشؓ نہ آئے گا۔ اس وقت تک میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی غرض یہ دونوں حارث بن زید کو ہمراہ لے کر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے اور جب عیاشؓ کو پہاڑ پر دیکھا تو بولے کہ اے عیاشؓ تمہاری ماں تمہارے فراق میں سخت بے چین ہے اور ہم قسم کھاتے ہیں کہ تم کو کچھ اذیت نہ دیں گے نہ تمھارے دین میں کچھ مزاحمت کریں گے۔ غرض عیاشؓ اپنی ماں کی بے چینی اور ان کا عہد و پیمان سن کر اتر آئے! ان کو تینوں نے ایک چمڑے کی رسی سے فوراً باندھ لیا اور ہر ایک نے سو درے مارے اور ماں کے سامنے لا ڈالا۔ ماں نے کہا کہ عیاشؓ میں تجھ کو کبھی نہ کھولوں گی جب تک کہ تو اپنے ایمان سے توبہ نہ کرے اور محمدؐ کا کفر نہ کرے اور ان کو بندھا بندھایا دھوپ تنار میں ڈال دیا۔ بیچارے مظلوم کو اس پر بھی چین نہ لینے دیا۔ بلکہ حارث بن زید نے طعنے دینے شروع کئے کہ یہی دین حق بتاتا ہے جس میں اتنی تکلیفیں سہنی پڑتی ہیں۔ ان کو سخت غصہ آیا اور قسم کھائی کہ جہاں کہیں تجھے تنہا پاؤں گا جیتا نہ چھوڑوں گا۔ پھر حارث بن زید عیاشؓ کی عدم موجودگی میں مسلمان ہو گئے اور مدینہ ہجرت کر گئے۔ عیاشؓ پہلے ہی ہجرت کر چکے تھے اتفاق سے حضرت عیاشؓ کو ایک پہاڑ پر حارث بن زید نو مسلم مل گئے اور انھوں نے اپنی پچھلی قسم اور عداوت پر ان کو جان سے مار دیا لوگوں نے ان کو طعنے دیئے کہ تم نے مسلمان کو جان سے مار دیا یہ گھبرائے ہوئے خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حارث مجھ کو میرے اسلام پر جو تکالیف پہنچاتا اور مارتا تھا وہ سب آپؐ پر ظاہر ہے اب ان کا اسلام مجھ کو معلوم نہیں ہوا اور میں نے پہلے غصہ اور اپنی قسم کھانے پر ان کو مار دیا میں اس لاعلمی نے

باعث بالکل بے قصور ہوں ارشاد فرمایئے کہ کیا کروں اسی وقت یہ آیت اتری۔

ش ۲۳ (صفحہ ۱۲۰) وَمَنْ يَقْتُلْ مقیس بن حبابہ کندی اپنے بھائی ہشام کے ہمراہ مسلمان ہوا لیکن بعد میں اس نے اپنے بھائی ہشام کی نعش بنی نجار کے محلہ میں پائی اور صورت حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آنحضرتؐ نے بقاعدہ شریعت قبیلہ بنی فہر میں سے ایک شخص کو اس کے ہمراہ کر کے بنی نجار کو کہلا بھیجا کہ اگر ہشام کا قاتل تم کو معلوم ہے تو اس کو مقیس کے حوالے کر دو کہ اس کو قصاصاً قتل کرے ورنہ اس کا خون بہا ادا کرو بنی نجار نے سنتے ہی کہا کہ حضورؐ کا حکم سر آنکھوں پر قاتل تو بخدا ہمیں معلوم نہیں ہے اس لئے دوسرے حکم یعنی خون بہا کی بابت تعمیل کو دست بستہ حاضر ہیں! یہ کہا اور فوراً دیت میں سو اونٹ مقیس کے حوالے کر دیئے دونوں آدمی اونٹ لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے راہ میں مقیس کو شیطان نے ورغلایا اور اس کم بخت نے اپنے ہمراہی فہری کو ظلماً پتھر سے شہید کر دیا اور اونٹ پر سوار ہو کر باقی اونٹ ہنکا کر مرتد بنا اور مکہ چلا آیا اس وقت یہ آیت اتری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے قتل کی قسم کھالی تھی اور فتح مکہ کے دن جہنم رسید کیا۔

ش ۲۴ (صفحہ ۱۲۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا حضرتؐ نے ایک بار ایک دستہ فوج کا بماتحتی حضرت غالب بن فضالہ لیثی اہل فدک کی جانب روانہ کیا ان میں سے ایک شخص جس کا نام عامر بن الاضبط الاشجعی یا مرداس بن نہیک تھا مسلمان تھے اسلامی فوج دیکھ کر سب بھاگ گئے مگر یہ مسلمان ہونے کے باعث ٹھہرے رہے بعد میں ان کو اندیشہ ہوا کہ مبادا لشکر کسی دوسرے کا نہ ہو اس خیال سے اپنی بکریاں ہنکا پہاڑ میں جا چھپے جب لشکری گھوڑے پاس آئے اور سواروں نے آواز تکبیر بلند کی تو ان کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحابہ کا برگزیدہ لشکر ہونے کا یقین ہو گیا اور خوشی خوشی آواز تکبیر بلند کرتے کلمہ پڑھتے السلام علیکم کہتے ہوئے باہر نکل آئے۔ حضرت اسامہؓ نے یہ خیال کر کے کہ اس شخص نے جان بچانے کو تقیہ سے کلمہ پڑھا ہے تلوار سے گردن اڑا دی اور بکریاں قبضہ میں کرلیں۔ اسی وقت یہ آیت اتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پاکر سخت رنجیدہ و غضبناک ہوئے اور بعد میں ان کے واسطے استغفار کیا اور خونبہا

دلایا۔ بعض مفسرین نے ان کے قتل کرنے والے کا نام مقداد بن الاسود بیان کیا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ جس نے اس مسلمان شخص کو یہ کہا کہ (تو مسلمان نہیں ہے بلکہ تقیہ کر رہا ہے) محلم ہیں اور ان ہی نے ان کو قتل بھی کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

ش ۲۵ (صفحہ ۱۲۰) غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ الخ جب لایستوی القاعدون والمجاہدون الخ آیت مجاہدین کی فضیلت میں نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت زید بن ثابت کاتب وحی سے لکھوا رہے تھے کہ ابن ام مکتوم نابینا تشریف لائے اور اس آیت کو سن کر حضرتؐ سے عرض کیا کہ حضورؐ میرے آنکھیں ہوتیں تو میں بھی جہاد کر کے بلند درجے حاصل کرتا اسی وقت غیر اولی الضرر نازل ہوا اور ان کو بوجہ معذوری مستثنیٰ کیا گیا۔

ش ۲۶ (صفحہ ۱۲۱) اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ الخ جب حضرتؐ نے مدینہ کو ہجرت کی تو بہت سے مسلمانوں نے ہجرت نہ کی اور باوجودیکہ ہجرت کرنے کی ان میں استطاعت اور قدرت تھی مگر کفار کے خوف سے مکہ ہی میں رہ پڑے۔ جب غزوۂ بدر کا واقعہ ہوا تو کفار کی جمعیت بڑھانے کی غرض سے یہ مسلمان بھی ان کے ساتھ لشکر اسلام کے مقابلہ میں نکل کھڑے ہوئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے تیروں سے ہلاک ہوئے مسلمانوں کو معلوم ہونے کے بعد رنج ہوا کہ ہم نے مسلمانوں کو کیوں مارا؟ اور استغفار کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۷ (صفحہ ۱۲۱) وَمَنْ یُّھَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الخ حضرت جندب بن ضمرہ نے جب پچھلی آیت سنی تو اپنے بال بچوں کو بلا کر کہا کہ میں اگرچہ بیر ناتواں اور مریض بے جان ہوں تاہم راستہ سے واقف اور حیلہ سے آگاہ ہوں میں اس مشرکین کی زمین میں آج رات تک بھی رہنا پسند نہیں کرتا مبادا مجھ کو موت آجائے اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جاؤں مجھ کو ابھی پلنگ پر لٹائے لٹائے کندھوں پر رکھ کر مدینہ لے چلو غرض بیٹوں نے فوراً حکم کی تعمیل میں سر جھکا لیا اور بیمار باپ کو کندھوں پر سوار کر کے مدینہ لے چلے جب منزل تنعیم میں پہنچے تو روح جنت کو سدھاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی اور فوراً یہ آیت نازل ہوئی بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ابن العیس خزاعی کے بارے میں نازل ہوئی۔ واللہ اعلم۔

ش ۲۸ (صفحہ ۱۲۲) وَاِذَا ضَرَبْتُمْ الخ بنی نجار کے چند لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جہاد اور تجارت وغیرہ کے لئے سفر کرنے کا اتفاق ہم کو اکثر ہوتا ہے تو فرمایئے کہ اس پریشانی کی حالت میں کیونکر نماز پڑھیں کیا ممکن ہے کہ اس قسم کی حالت کچھ تخفیف کی اجازت دے دے اس وقت قصر کا حکم اذا ضربتم سے صلوٰۃ تک نازل ہوا اس کے ایک سال بعد جب آپ کو جہاد میں جانے کا اتفاق ہوا تو آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی! مشرکین کہ جن پر اس وقت خالد بن ولید حاکم تھے بولے کہ افسوس بڑا اچھا موقع آج ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا ہم کو چاہیئے تھا کہ ان مسلمانوں کو نماز کی حالت میں یک دم حملہ کر کے نیست و نابود کر دیتے دوسروں نے جواب دیا کہ کیا حرج ہے اب دوسری نماز کا وقت بھی قریب ہے اس میں ان کا ہلاک کر دینا کون سی بڑی بات ہے یہاں یہ منصوبے ہو رہے تھے کہ اللہ کی طرف سے عصر سے پہلے پہلے صلوٰۃ خوف کا یہ حکم نازل ہو گیا۔ جس کی صورت قرآن میں مذکور ہے اور کسی طرح دشمن کو بے جا حملہ کرنے کا موقع نہیں مل سکتا۔

ش ۲۹ (صفحہ ۱۲۳) وَلَا تَھِنُوْا الخ جب مسلمان مجاہدین جنگ احد سے واپس ہوئے اور ابو سفیان اپنے ہمراہیوں کے ساتھ مکہ چل دیا تو ان کے تعاقب کے لئے آنحضرتؐ نے مسلمانوں کا ایک دستہ روانہ کرنا چاہا انھوں نے زخموں اور تکالیف کی شکایت کی اور جانے سے الکسائے تو یہ آیت اتری۔

ش ۳۰ (صفحہ ۱۲۳) وَلَا تُجَادِلْ الخ ماہ جمادی الثانی ۴ھ میں بشیر نامی منافق قتادہ بن نعمان کے چچا رفاعہ بن زید کے گھر میں کونبل لگا کر دو زرہ اور کچھ آٹا چرا لے گیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام قصہ عرض کیا آپؐ نے بشیر کو بلا کر دریافت کیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھا گیا اور لبید بن سہیل پر تہمت لگائی جو کہ اپنی قوم میں نہایت شریف خاندان ذی رتبہ شخص تھے بشیر کی قوم یعنی بنو ابیرق بھی آئے اور عرض کیا کہ حضورؐ قتادہ اور اس کا چچا ہماری قوم کے آدمی کو چوری لگاتا ہے آپؐ ہماری طرفداری کیجئے بلا گواہ و ثبوت کسی مسلمان نیک کار کو چوری لگانی ٹھیک نہیں ہے اس وقت یہ آیت بشیر کی تکذیب اور لبید کی برأت میں اتری جب بشیر کی چوری

کھل گئی تو وہ مرتد ہو کر مکہ بھاگ گیا اور سلافہ بنت سعد کے پاس پناہ گزین ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مع مسلمانوں کے ہجو کرنی شروع کی تو اس وقت من یشاقق الرسول سے ضلالاً بعیداً تک نازل ہوا۔ ان کی ہجو کے جوابات حضرت حسانؓ نے دیئے اور ان کو بند کیا اور بعض نے اس کا شان نزول طعمہ بن ابیرق لکھا ہے کہ ان سے چرا کر آٹا زید بن یمین یہودی کے پاس امانت رکھ دیا۔ جب یہودی کے پاس سے مال مسروقہ ملا تو آپؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا تو یہ آیت اتری اور طعمہ پر جب سرقہ ظاہر ہوا تو وہ خوف فضیحت اور قطع ید سے مرتد ہو کر بھاگ گیا۔ واللہ اعلم

ش ۳۱ (صفحہ ۱۲۵) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ الخ ایک بوڑھے شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ساری عمر گناہوں میں برباد کی ہے لیکن شرک کبھی نہیں کیا اب گور میں پیر لٹکائے بیٹھا ہوں دیکھیے میرا کیا حال ہو گا؟ نہ صورت نجات ہے نہ جائے فرار، اس وقت یہ آیت اتری۔

ش ۳۲ (صفحہ ۱۲۵) اِنْ یَّدْعُوْنَ الخ یہ آیت مشرکین مکہ کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنے اپنے علیحدہ علیحدہ عورتوں کی شکل پر بت بنا رکھے تھے اور ان کے نام لات، منات عزیٰ عورتوں ہی جیسے رکھ چھوڑے تھے ان کو سجدہ کرتے اور پوجتے تھے۔ جیسے آج کل ہنود دیویوں کو مانتے ہیں کیسی بیوقوفی ہے کہ عورتوں کی جو مردوں سے بھی کمزور ہیں عبادت کی جائے اور وہ بھی پتھر کی مورت! لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

ش ۳۳ (صفحہ ۱۲۶) لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ الخ چند آدمی یہودی اور چند عیسائی اور چند مسلمان ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے! یہود بولے کہ ہم انبیاء کی اولاد میں ہیں اس لئے صرف ہم ضرور جنت میں جائیں گے۔ عیسائی بولے کہ ہم ہی جنت میں جائیں گے کیونکہ ہمارے عیسیٰ خدا کے بیٹے ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو کر سولی چڑھ چکے جس سے بلاشبہ ہمارے سب گناہ معاف ہو چکے مسلمانوں نے کہا کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور سید المرسلین ہیں ہم ہی جنت میں جائیں گے اس تفاخر سے ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی کہ نہیں جو برا کام کرے گا وہی سزا پائے گا خواہ نبی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو سچ تو یہ ہے کہ اللہ کا پکڑا وہی

چھوڑے تو چھوٹے وہاں کسی کا بس نہیں چل سکتا۔

ش ۳۴ (صفحہ ۱۲۶) وَمَنْ یَّعْمَلْ الخ جب اوپر کی آیت نازل ہوئی کہ مسلمانو فلاح آخرت نہ تمھاری آرزوؤں پر موقوف ہے اور نہ اہل کتاب کی من مانی امیدوں پر منحصر تو اہل کتاب نے کہا کہ مسلمانو اب تو ہم تم سب برابر ہو گئے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳۵ (صفحہ ۱۲۶) وَیَسْتَفْتُوْنَکَ الخ پہلے حکم نازل ہوا تھا کہ مسلمانو یتیموں کے مال کی حفاظت کرنا اور یتیم لڑکیوں کے حق حقوق پورے دینا تمھارے ذمہ لازم ہے اگر ایسا نہ کر سکو تو بہتر یہ ہے کہ ان کا نکاح دوسروں سے کردو خود ظلم کرنے کو نکاح میں نہ لاؤ! حضرت جابرؓ کی چچازاد بہن یتیم ہو گئی تھیں اور باپ کی میراث میں بہت سامال اسباب بھی لیا۔ لیکن جابرؓ ان سے بدصورت ہونے کے باعث نکاح نہ کرتے تھے اور دوسرے سے اس وجہ سے نکاح کرنا نہیں چاہتے تھے کہ وہ دوسرا اجنبی شخص مال ترکہ میں شریک ہو جائے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر یہ آیت اتری یعنی پیشتر بھی اس کی ممانعت ہو چکی ہے کہ یتیم عورتوں پر ظلم نہ کرو اور ان کے حق تلف نہ کرو بچوں اور بے بس ضعیف لڑکوں کو بھی میراث میں شریک کرو پھر اب اس کی دوبارہ تاکید کی جاتی ہے اس میں کمی ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ ورنہ اللہ کے مجرم قرار پاؤ گے۔

ش ۳۶ (صفحہ ۱۲۷) وَاِنِ امْرَاَۃٌ خَافَتْ الخ ام المومنین حضرت سودہؓ بوڑھی ہو گئی تھیں آنحضرتؐ نے ان کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو انھوں نے عرض کیا کہ حضورؐ میں قیامت کے دن اپنے لئے زوجیت نبیؐ کا افتخار حاصل کرنا چاہتی ہوں آپ مجھ کو طلاق نہ دیں البتہ اپنی باری کا دن میں حضرت عائشہؓ کو ہبہ کئے دیتی ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳۷ (صفحہ ۱۲۸) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ عبداللہ بن سلام اسد و اسید بن کعب! ثعلبہ بن قیس! اسلام بن اخت سلمہ بن اخیہ! یامین بن یامین! مسلمانان اہل کتاب نے خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضورؐ ہم آپ پر اور قرآن مجید پر اور موسیٰ علیہ السلام پر اور عزیر علیہ السلام پر اور توریت

شریف پر ایمان لائے اس کے علاوہ اور کسی کو نہیں مانتے اس وقت یہ آیت اتری کہ سب کتابوں اور پیغمبروں کو مانو ایمان اسی کا نام ہے کہ خدا کے حکم کی تعمیل کرو۔

شانِ نزول پارہ لایحب اللہ ۶

ش ۱ (صفحہ ۱۳۱) لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ الخ ایک شخص مدینہ میں کسی قوم کے ہاں مہمان ہوئے اور کھانا طلب کیا اس قوم نے جیسا کہ چاہیئے تھا ان کی مہمان داری نہ کی اس پر انھوں نے لوگوں سے اس قوم کی بے مروتی کی شکایت کی اور اس کو شہرت دی اس پر یہ آیت اتری۔ کہ حقِ ضیافت پورا نہ کرنے پر شکایت جائز ہے۔ اس موقع پر یہ بیان کر دینا مناسب بلکہ ضروری ہے کہ شروع اسلام میں حق مہمان داری باحسن وجوہ پورا کرنا ایک سخت تاکید کے ساتھ لازمی اور ضروری تھا۔ اگر کوئی مسلمان کسی قصبہ یا قریہ میں گزرے تو مجاز تھا کہ وہاں کے باشندوں سے اپنا حق ضیافت بخوشی یا بجبر جس طرح چاہے وصول کرلے اگر وہ حق ضیافت ادا نہ کرے تو اس صورت میں لامحالہ وہ ظالم اور یہ مسلمان مظلوم ہوگا کیونکہ اس کی حق تلفی ہوئی اور یہی ظلم ہے۔

ش ۲ (صفحہ ۱۳۱) يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ الخ یہود نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ جیسے حضرت موسیٰؑ پر لکھی لکھائی کتاب یعنی توریت شریف ایک بار اتری تھی ایسی ہی کتاب تم پر نازل ہو تو ہم تم پر ایمان لے آئیں! چونکہ ان کی درخواست کٹ حجتی اور الحاد کے طور پر تھی اور محض شرارت و بے ایمانی مقصود تھی اس لئے بہتانًا عظیمًا تک آیات نازل فرما کر ان کی شرارتوں کا ذکر فرمایا اور بتا دیا کہ یہ درخواست بھی ان کی اسی قبیل سے ہے حق معلوم کرنے کی غرض سے نہیں ورنہ پوری ہو جانی کون سی بڑی بات تھی۔

ش ۳ (صفحہ ۱۳۳) اِنَّآ اَوْحَيْنَآ الخ عدی بن زید نے کہا کہ ہمارا جہاں تک علم ہے موسیٰؑ کے بعد اللہ نے کسی نبی پر کچھ نہیں اتارا اس وقت ان کی تکذیب اور حضرتؐ پر وحی اور قرآن نازل ہونے کے ثبوت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۱۳۴) لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ الخ یہود کی ایک جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی با برکت خدمت میں حاضر ہوئی آپؐ نے فرمایا کہ اے یہود تم میرے برحق رسول ہونے کو خوب جانتے ہو لیکن عنادًا و حسدًا ایمان نہیں لاتے انھوں نے کہا کہ ہم کو تمہارے نبی ہونے کا علم نہیں اور کفار اہل مکہ نے بھی آکر کہا کہ اے محمدؐ ہم نے اہل کتاب سے تمہارے نبی ہونے اور حلیہ اور صفات کا حال دریافت کیا تھا انھوں نے جواب دیا کہ ہم ان کو پہچانتے ہی نہیں اور نہ ان کو اپنی کتاب کے موافق نبی پاتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری کہ اے محمدؐ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم اس کے نبی ہو اور جو کچھ اس نے تم پر اتارا ہے تم کو اس کا اہل سمجھ کر اتارا ہے کافروں کے انکار سے کیا ہوتا ہے۔ قادرِ مطلق خالق برحق احکم الحاکمین کی گواہی بس ہے۔

ش ۵ (صفحہ ۱۳۵) لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ الخ نجران کے عیسائیوں نے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ آپ ہمارے عیسیٰؑ کو عیب لگاتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ کس بات سے؟ انھوں نے کہا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں اور آپؐ ان کو خدا کا بندہ اور رسول بتاتے ہیں اس سے ان کی کسر شان ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ خدا کا بندہ بننا تو کسی پر بھی عار نہیں اور نہ کسی کو اس سے انکار ہو سکتا ہے اسی وقت آپؐ کی تصدیق میں یہ آیت اتری۔

ش ۶ (صفحہ ۱۳۷) سورہ مائدہ اہل جاہلیت نے اپنی نفسانی خواہشات سے بلا حکم خدا بلکہ اس کے مخالف اپنے اوپر اکثر چوپائے حرام کر رکھے تھے ان کی تردید میں یہ آیتیں شروع سورت کی نازل ہوئیں۔ اس سورہ کا نام سورۃ المنقذہ اس لئے ہے کہ یہ اپنے تلاوت کرنے والے کو عذاب اور عذاب کے فرشتوں سے بچا لیتی ہے۔

ش ۷ (صفحہ ۱۳۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ حطم بن ہند البکری قافلہ میں کچھ کھانے کا سامان تجارتی لے کر مدینہ آیا اور پھر خدمت مبارک میں حاضر ہو کر بیعت کی جب مسلمان ہو کر واپس جانے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشین گوئی کے وحی ربانی کی وساطت سے اس کے متعلق موجودہ صحابہؓ

کرام اور حاضرین مجلس سے ارشاد فرمایا کہ فاجر آیا اور غادر گیا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ چند روز بعد جب یہ یمامہ پہنچا تو مرتد ہو گیا پھر ذیقعدہ میں کھانے کے متعلق تجارتی سامان لے کر قافلہ کے ساتھ مکہ چلا تو مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت نے اس کی جانب نکلنے اور مار ڈالنے کا قصد کیا اسکی ممانعت میں یہ آیت اتری ۔

ش ۸ (صفحہ ۱۳۷) وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ الخ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ کے ضدی اور ہٹ دھرم کافروں نے خانہ کعبہ تک نہ آنے دیا تو مسلمانوں کو سخت ناگوار گزرا اسی اثنا میں مشرقی مشرکین عمرہ کرنے آئے تو صحابہ نے ان کو روکنا چاہا اور کہا کہ انھوں نے ہم کو روکا ہم ان کو عمرہ سے روکیں گے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۔

ش ۹ (صفحہ ۱۳۷) حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الخ حضرت حبان نے ہانڈی میں کسی مردار جانور کا گوشت ڈال کر نیچے آگ سلگا رکھی تھی کہ یہ آیت نازل ہوئی اسی وقت پھینک دی ۔

ش ۱۰ (صفحہ ۱۳۸) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ الخ جب حضور کی بعثت کا اصلی مقصود یعنی تمام آئین اسلام پورے ہو گئے تو مکہ میں حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن جمعہ کے روز کہ آپ عضبا ناقہ پر سوار تھے یہ آیت اتری اور ابوبکر صدیق مطلب سمجھ کر رو دیئے اور سمجھ گئے کہ اس میں آنحضرت ﷺ کے وصال کی خبر ہے کیونکہ قانون اسلام کا مکمل ہو جانا وحی کے اختتام کی خبر دیتا ہے اور اسی غرض سے آنحضرت ﷺ دنیا میں بھیجے گئے تھے جب وہ ضرورت پوری ہو چکی تو اپنے حبیب کی دنیا میں رکھنے کی کیا ضرورت ہے اس کے بعد اکیاسی دن آنحضرت ﷺ زندہ رہے ۔

ش ۱۱ (صفحہ ۱۳۸) یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَآ اُحِلَّ الخ حضرت جبریل ایک بار در دولت سرائے خیر الانام پر حاضر ہوئے اور مکان کے اندر آنے کی اجازت چاہی آنحضرت ﷺ نے اجازت دی لیکن باوجود اجازت مل جانے کے جبریل کے آنے میں پھر بھی تاخیر ہوئی تو آنحضرت ﷺ کچھ دیر انتظار کر کے خود بنفس نفیس باہر تشریف لائے ۔ سبب تاخیر پوچھا جبریل امین نے مودبانہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایسے گھر میں کہ جس میں تصویر یا کتا ہو نہیں آیا کرتے غرض تلاش سے معلوم ہوا کہ گوشہ میں کتے کا ایک پلہ بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کو آپ نے باہر نکلوایا اور ابو رافع کو حکم دیا کہ مدینہ میں جتنے کتے ہوں سب کو قتل کر ڈالو غرض ابو رافع نے کتوں کو مارنا شروع کیا اور جب شہر میں جو کتے نظر پڑے سب مارے جا چکے تو ابو رافع قرب و جوار کے دیہات یعنی عوالی مدینہ تک پہنچے تو عاصم بن عدی اور سعد بن خیثمہ اور عویمر بن ساعدہ حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے کیا کیا شے حلال ہے تو یہ آیت اتری اور یہ بھی بتا دیا گیا کہ سدھائے ہوئے شکاری کتے کا شکار حلال ہے اور اس کے رکھنے کی بھی ممانعت نہیں اس وقت آپ نے قتل کلاب کی ممانعت فرمائی ۔

ش ۱۲ (صفحہ ۱۳۹) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا الخ کسی غزوہ میں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم تشریف لے گئے حضرت عائشہ ہمراہ تھیں واپسی میں ایک مقام پر قافلہ ٹھہرا حضرت عائشہ کا ہار گم ہو گیا اس کی تلاش میں قافلہ کو ٹھہرنا پڑا صبح کو نماز وغیرہ کے لیے پانی دیکھا تو کہیں پتہ نہیں ! اس سے مسلمانوں کو سخت تکلیف ہوئی فوراً جبریل امین تیمم کی رخصت لے کر نازل ہوئے اور حضرت عائشہ کی برکت سے ضرورت کے وقت تخفیف کا حکم اور وضو کے قائم مقام تیمم کا فرمان اتر آیا ۔ آیت کا اترنا تھا کہ ہار بھی مل گیا ۔ اور قافلہ روانہ ہوا ۔

ش ۱۳ (صفحہ ۱۴۰) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا الخ ایسا اتفاق کئی بار ہوا ہے از آں جملہ یہ کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر کعب بن اشرف اور یہود بنی نضیر کے پاس ایک معاملہ میں دیت طلب کرنے گئے ۔ یہود نے تو اقرار کیا اور آپ کو بٹھا لیا پھر حیی بن اخطب مردود نے مشورہ کیا کہ ایسے میں ان کو چکی کا پاٹ گرا کر کچلا کر دیں پیغمبر صاحب کو فوراً وحی کے ذریعے سے ان کے منصوبے معلوم ہوئے اور آپ ساتھیوں سمیت اس جگہ سے کسی دوسری جگہ پہلے سے تشریف لے گئے ۔ و نیز غزوہ غطفان میں کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لشکر سے دور درخت کے تلے لیٹا دیکھا تو اس تنہائی کے عالم کو غنیمت سمجھ کر یا غورث نامی ایک شخص نے تلوار سونت کر کہا کہ اے محمد آج تم کو تلوار سے کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ !

تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور آپؐ نے ہاتھ میں تلوار لے کر کہا کہ تجھے مجھ سے کون بچائے گا۔ اس نے امان چاہی اور مسلمان ہو گیا پھر اپنی قوم میں جا کر اسلام کی تائید کی۔

ش ۱۴ (صفحہ ۱۴۱) یٰٓاَھۡلَ الۡکِتٰبِ الخ ایک بار یہود سنگساری کی آیت دریافت کرنے حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سب سے زبردست کون عالم ہے سب نے ابن صوریا کی جانب اشارہ کر دیا جو فی الواقع علماء یہود میں بڑا زبردست عالم تھا آنحضرتؐ نے اس کو مخاطب بنا کر فرمایا تجھ کو اسی خدا کی قسم جس نے موسیٰؑ پر توریت اتاری ایمانًا سچ سچ بتا کیا تمھارے یہاں زنا کے جرم کی سزا رجم یعنی سنگساری نہیں ہے؟ ابن صوریا نے جواب دیا کہ اے محمدؐ اب تم نے قسم دلائی اور قسم بھی سخت قسم، اس لئے واقعی معاملہ مجھ کو ظاہر کرنا پڑا بات یہ ہے کہ بیشک ہمارے یہاں بھی اہل اسلام کی طرح زنا کی سزا رجم ضرور ہے لیکن جب ہم میں زنا کی کثرت ہوئی تو ہم نے اپنے جرگہ کو سنگسار کر کے کم کر دینا نہایت نامناسب سمجھا اس لئے رجم کے حکم کو خود بدل دیا اب اگر کسی سے زنا ہو جاتا ہے تو اس کے سو درے مارتے اور سر منڈوا دیتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی

ش ۱۵ (صفحہ ۱۴۲) وَقَالَتِ الۡیَھُوۡدُ الخ نعمان بن اصی، بحر بن عمر اور شاس بن عدی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو محبوب رب العالمینؐ نے ان کو خدا سے ڈرایا اور اسلام کی ترغیب دی وہ بولے کہ اے محمدؐ تم ہم کو کس سے ڈراتے ہو ہم تو خدا کے بیٹے اور چہیتے ہیں ہم کو عذاب ہرگز نہ ہو گا اور نصاریٰ بھی یہی کہتے تھے تو اس وقت اللہ پاک نے ہر دو فرقے کے موہوم خیالات کو رد کرنے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۱۴۳) یٰٓاَھۡلَ الۡکِتٰبِ الخ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم یہود کو اسلام کی ترغیب دی اور انھوں نے نہ مانا تو معاذ بن جبلؓ اور سعد بن عبادہؓ نے فرمایا کہ اے جماعت یہود اللہ سے ڈرو تم خوب جانتے ہو کہ محمدؐ خدا کے سچے رسول ہیں ہمارے مسلمان ہونے اور ایمان لانے سے پیشتر تم ہم کو نبی کی یہی تعریف اور حلیہ بتایا کرتے تھے جو ہو بہو حضورؐ میں موجود ہے اب کیوں انکار کرتے ہو۔ یہ سن کر یہود میں سے رافع بن حریملہ اور وہب بن یہودا بولے کہ ہم نے تم سے یہ نہیں کہا اصل بات یہ ہے کہ خدا نے موسیٰؑ کے بعد تو کوئی کتاب ہی نہیں بھیجی اور نہ کوئی نبی بنایا پھر محمدؐ کی نبوت کیونکر سچی ہو سکتی ہے۔ ہمارے پیغمبر موسیٰؑ تو آخری پیغمبر اور خاتم النبیین تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۱۴۵) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ الخ اہل عرینہ جب مسلمان ہو کر ہجرت کر گئے اور مدینہ میں آ رہے تو مدینہ کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی اور بیمار ہو گئے تو کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ہم کو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق ہے ہم کو علاج بتائیے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ جو جنگل چرنے جاتے ہیں ان کے ساتھ چلے جایا کرو اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا کرو! گو پیشاب کا پینا حرام ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ حرام چیز میں شفا نہیں ہے لیکن چونکہ کو یہ علاج وحی کے ذریعہ سے معلوم ہوا تھا اور اللہ پاک نے ان لوگوں کو اپنے پیارے رسولؐ کی زبانی اجازت دلوائی تھی اس لئے ان اہل عرینہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ جانوروں کا پیشاب حلال ہو گیا تھا اور اس میں قدرتی طور پر خاص ان چند لوگوں کے لئے شفا کا اثر پیدا ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تندرست ہو گئے اور چرواہے کو قتل کر کے تمام اونٹ ہنکا لے گئے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض فقہا نے اہل عرینہ کے اس قصے سے یہ استنباط کیا ہے کہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے اونٹ گائے بکری وغیرہ ان کا پیشاب بھی پاک ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اس سے پیشاب کا پاک ہونا عام طور پر معلوم نہیں ہوتا یہ ایک خاص امر خاص لوگوں کے لئے بانی شریعت کی طرف سے پیدا ہوا خاص ان ہی کے لئے طہارت اور حلیت ثابت کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

ش ۱۸ (صفحہ ۱۴۶) فَمَنۡ تَابَ الخ ایک عورت نے حضرت صلعم کے زمانے میں چوری کی اور گرفتار ہوئی۔ آنحضرتؐ نے تحقیقات کے بعد قطع ید کا حکم صادر فرمایا! غرض چوری کی سزا میں اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اس کے بعد وہ عورت خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے گناہ کی بھی توبہ قبول ہو گی یا نہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۹ (صفحہ ۱۴۷) یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوۡلُ الخ خیبر کے اشراف لوگوں میں ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کیا اور چونکہ توریت میں سنگساری کا حکم تھا لیکن اللہ کی نافرمان قوم یعنی قوم یہود شرفاء قوم کی ان کی شرافت کے باعث رعایت چاہتے تھے اس لئے اس امید پر کہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے تعزز کے باعث

ان کی کچھ رعایت کر جائیں گے مقدمہ کو آنحضرت ؐ کے حضور میں لے جانا چاہا اور پہلے اس ٹوہ میں پڑے کہ مقدمہ لے جانے سے پیشتر پیغمبر صاحبؐ کی رائے معلوم کرلیں کہ کیا خیال ہے آخر وہ مقدمہ حضور میں گیا اور آنحضرتؐ نے توریت کے حوالے سے دونوں مرد و عورت کو سنگسار کرنے کا حکم صادر فرمادیا اس پر یہودیوں کو ناگوار گزرا اور کہنے لگے کہ سنگساری کے حکم میں توریت کا حوالہ دینا صحیح نہیں ہے کیونکہ توریت میں رجم کا حکم ہے ہی نہیں آخر توریت منگوائی گئی تو وہ رجم کا حکم چھپانے لگے غرض چوری پکڑی گئی اور ابن صوریا سے جو زبردست عالم تھا قسم دے کر پوچھا گیا تو اس نے بیان کیا کہ بیشک یہی حکم ہے لیکن جب زنا کی کثرت اور دنیاداری کا مادہ ہم لوگوں میں زیادہ ہو گیا تو ہم شریفوں سے طمع دنیاوی کے باعث سنگساری موقوف کرنے لگے اور سو درے مار کر منھ کالا کر کے شہر میں پھرا دیتے ہیں غرض ان دونوں کو مسجد کے دروازے پر سنگسار کیا گیا اور یہ آیت اتری آخر رکوع تک۔

ش ۲۰ (صفحہ ۱۵۰) وَاَنِ احۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ الخ کعب بن اسید اور عبداللہ بن صوریا اور شماس بن قیس نے باہم مشورہ کیا کہ چلو محمدؐ کو دین سے بھٹکا دیں اور خلاف حکم خدا کسی معاملہ میں حکم کرا دیں غرض تینوں یہودی آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے محمدؐ تم جانتے ہو ہم یہود میں شرفاء اور سردار شمار کئے جاتے ہیں۔ پس اگر ہم مسلمان ہو گئے تو تمام یہود یک دم مسلمان ہو جائیں گے اس لئے ہم میں اور ہماری قوم میں ایک جھگڑا ہے اس کا فیصلہ ہونے آپؐ تک آئے گا آپ ہمارے مطابق اس میں حکم دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دغا بازوں کا کلام سن کر صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ کوئی ایمان لائے یا نہ لائے مجھ سے تو اللہ کے مخالف بن کر اپنی عاقبت ڈبوئی نہیں جاتی میں تو اللہ کا تابعدار بندہ پیغمبر بنا کر اسی لئے بھیجا گیا ہوں کہ اس کے احکام لوگوں کو پہنچا دوں اور ہر وقت اس کے حکم کی تعمیل میں لگا رہوں اگر میرے پاس کوئی مقدمہ آیا تو میں یقیناً حکم الٰہی کے مطابق حکم دوں گا خواہ کسی پر پڑے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۱ (صفحہ ۱۵۰) یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا الخ حضرت عبادہ بن صامت رضؓ نے ایک دن آنحضرتؐ کی بابرکت خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میں یہود کی دوستی سے بیزاری اور تبرے کا اظہار کرتا ہوں پہلے وہ میرے دوست تھے لیکن اب مجھ کو خدا اور رسولؐ کی محبت کافی ہے یہ سن کر عبداللہ بن ابی منافق نے کہا کہ میں تو گردش زمانہ سے خائف ہوں خدا جانے اونٹ کس کروٹ بیٹھے میں تو نصاریٰ اور یہودیوں سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان لوگوں نے اگر مسلمانوں پر غلبہ پایا تو اپنے دشمنوں کو جیتا ہرگز نہ چھوڑیں گے اس لئے ان سے میل جول رکھنا ہی میرے لئے مناسب ہے۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۲ (صفحہ ۱۵۱) اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ الخ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک مرتبہ نفل نماز میں مشغول تھے کہ ایک سائل نے سوال کیا کہ اللہ واسطے مجھ مسکین محتاج کو کچھ خیرات دو سائل کا سوال سن کر حضرت علیؓ نے فوراً اپنے ہاتھ سے رکوع ہی کی حالت میں انگشتری اتار کر سائل کی طرف پھینک دی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس شانِ نزول کے موافق آیت مقدسہ ویؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون کے یہ معنی ہیں کہ زکوٰۃ یعنی صدقہ دیتے ہیں رکوع کی حالت میں۔

ش ۲۳ (صفحہ ۱۵۲) قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ الخ یہود کی ایک جماعت کہ جن میں ابو یاسر بن اخطب اور نافع بن ابی نافع اور غازی بن عمر بھی موجود تھے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور پوچھا کہ اے محمدؐ تم کس کس چیز پر ایمان لائے ہو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ اور تمام نبیوں ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ موسیٰؑ، عیسیٰ علیہ السلام سب کو مانتا ہوں۔ جب حضرت عیسیٰؑ کا نام آیا تو یہ لوگ بولے کہ ہم عیسیٰؑ کو نہیں مانتے اور جو شخص عیسیٰؑ کو مانے ہم اس کو بھی نبی نہیں سمجھتے اس وقت ان کے بارے میں یہ آیت اتری۔

ش ۲۴ (صفحہ ۱۵۳) وَقَالَتِ الۡیَہُوۡدُ الخ جب یہود نے محمدؐ کا انکار کیا اور ایمان نہ لائے تو ان پر اللہ کی طرف سے رزق کی تنگی ہوئی اور جو پہلے بڑے مالدار تھے اب مفلس ہونے لگے، آمدنی کم ہو گئی اس پر فنحاص جو یہود بنی قینقاع کا سردار تھا کہنے لگا کہ خدا کا ہاتھ تنگ ہو گیا اور اس کہنے پر دوسرے یہودی خوش ہوئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی! ہاتھ کا بند ہونا اور کشادہ ہونا بخل و سخاوت سے مجاز ہے۔

ش ۲۵ (صفحہ ۱۵۳) وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ الخ جب آیت یا ایھا الرسول بلغ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام احکام لوگوں تک پہنچانے کا حکم ہوا تو آپؐ نے باقتضائے بشریت اس بھاری بوجھ کے کما حقہ پورے طور پر نباہ نہ سکنے کا خیال کر کے عرض کیا کہ بار الٰہا میں تنہا ہوں اور چاروں طرف دشمن بھرے ہوئے ہیں میں کیوں کر کروں گا؟ تو وان لم تفعل الخ نازل ہوا۔ اور بتلا دیا گیا کہ جو کچھ بھی ہو یہ تو کرنا ہی ہے تکلیفوں اور مصیبتوں کا برداشت کرنا تو پیغمبروں کا کام ہے اور کفار کے طعن و تشنیع انبیاء علیہم السلام کا زیور۔

ش ۲۶ (صفحہ ۱۵۳) وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ الخ سرور عالمؐ کافروں کے خوف سے شب کے وقت اپنی حفاظت کراتے اور حضرت عباسؓ وغیرہ صحابہ باری باری شب کو حضورؐ کی استراحت کے وقت پہرا دیا کرتے تھے اللہ پاک نے جب یہ آیت نازل فرمائی تو آپؐ نے قبہ مبارک سے سر نکال کر فرمایا کہ لوگو اپنے اپنے گھر جاؤ میرا محافظ اللہ ہے یہ آیت رات کو فرش پر نازل ہوئی ہے۔

ش ۲۷ (صفحہ ۱۵۴) قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ الخ رافع اور سلام بن مشکم اور مالک بن صیف نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ تم تو اپنے آپ کو ملت ابراہیمی پر بتاتے اور ہماری کتاب پر ایمان رکھنے کو کہتے ہو پھر ہم کو کافر کیوں بتاتے ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ بیشک لیکن تم نے اپنی کتاب بدل دی اور اللہ کے احکام چھپا لئے ہیں اس پر وہ لوگ بولے کہ نہیں ہم تو حق اور ہدایت اور اپنے دین پر قائم ہیں ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۸ (صفحہ ۱۵۶) وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ الخ جب مسلمانوں کو کفار مکہ نے طرح طرح کی اذیتیں پہنچانی شروع کیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نیک دل منصف حاکم ہے اس کی عملداری میں چلے جاؤ چنانچہ گیارہ مرد اور چار عورتیں جن میں محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ اور ان کے خاوند حضرت عثمان بن عفانؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی زبیر بن العوامؓ بھی تھے ہجرت کر گئے یہ پہلی ہجرت کہلائی پھر دوسرے دہلہ میں حضرت جعفرؓ طیار بن ابی طالب چند دیگر مسلمان مرد و عورت کے ساتھ حبشہ میں پناہ گزین ہوئے یہاں تک کہ بیاسی مہاجر حبشہ میں جمع ہو گئے باوجودیکہ بے چارے مسلمانوں نے جلا وطنی اختیار کی لیکن کافروں نے اس پر بھی ان کو چین نہ لینے دیا وہاں بھی قریش نے نجاشی سے جا چغلیاں کھائیں کہ یہ بے دین عیسیٰؑ کو غلام کہتے اور فساد پھیلاتے پھرتے ہیں نجاشی نے جو خود عیسائی مذہب رکھتا تھا لیکن تھا نہایت مستقل مزاج اور منصف سب مسلمانوں کو بلایا اور حبشہ میں ان کے چلے آنے کی وجہ پوچھی حضرت جعفرؓ سب کے وکیل بنے اور ترجمان کی وساطت سے اپنے مذہب اسلام کی حقانیت اور آنحضرتؐ کی صداقت ظاہر کرتے رہے اور یہ بھی ظاہر کیا کہ ہمارے پیغمبر آنحضرتؐ پر اللہ کا کلام یعنی قرآن مجید نازل ہوتا ہے نجاشی نے قرآن مجید کا کچھ حصہ سننا چاہا حضرت جعفرؓ نے خاص عربی لہجہ سے نہایت خوش الحانی اور سنجیدگی سے قرآن پڑھ کر خصوصاً سورۂ مریم سنائی اور اپنے عقائد ظاہر کئے اس پر نجاشی اور اس کے درباری سب رو دیئے۔ اور اسلام کی صداقت کے معتقد ہو گئے۔ نجاشیؓ آخر میں اسلام لے آئے ان کے مرنے کی خبر پانے پر حضرتؐ نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی ہے۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت جعفر طیارؓ کی واپسی کے وقت نجاشی بادشاہ حبشہ نے اپنے خاص خاص تیس مصاحب مدینہ روانہ کئے وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں مودبانہ حاضر ہوئے اور آنحضرتؐ نے ان کو سورۂ یٰسین پڑھ کر سنائی سب سن کر رو پڑے اور بولے کہ قرآن کو انجیل سے کس قدر مشابہت ہے۔

شان نزول واذا سمعوا،

ش ۱ (صفحہ ۱۵۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حالات قیامت سنے تو ان پاک بازوں کے دل دنیا سے بالکل بیزار ہو گئے اور دس حضرات نے کہ جن میں حضرت ابوبکرؓ علیؓ ابن مسعودؓ مقدادؓ ابوذرؓ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہم بھی تھے حضرت عثمانؓ بن مظعون کے گھر جمع ہو کر اس بات پر باتفاق قسم کھائی کہ بقیہ چند روزہ عمر راہبوں کی طرح گزاریں یعنی دن بھر روزہ رکھیں اور رات بھر نماز پڑھیں

گوشت اور چکنائی نہ کھائیں۔ فرش پر نہ سوئیں۔ عورتوں سے بالکل علیحدہ رہیں۔ کمبل اور ٹاٹ پیلٹے پھریں اللہ تبارک تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کی اجازت نہ دی اور یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۲ (صفحہ ۱۵۸) یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا الخ حضرت عتبانؓ بن مالک نے چند صحابہؓ کی کہ جن میں حضرت سعدؓ بن وقاص بھی تھے دعوت کی اور کھانے کے بعد چونکہ شراب حلال تھی اس لئے دور شراب چلا الغرض جب شراب نے اپنا رنگ جمایا اور تمام محفل کو نشہ ہو گیا تو حالتِ خمار میں حضرت سعدؓ نے ایک شعر پڑھا کہ جس میں انصار کی مذمت تھی اس پر مجلس کے ایک شخص نے اُٹھ کر حضرت سعدؓ کے سر پر چوٹ کی اور جلسہ منغص ہوا شدہ شدہ اس باہمی لڑائی کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی اس وقت آنحضرتؐ کی مجلس میں حضرت عمر فاروقؓ بھی حاضر تھے یہ معاملہ سن کر حضرت عمرؓ نے زبان نیاز کھولی اور دعا مانگی کہ بار الٰہا شراب کے بارے میں فیصل حکم نازل فرما کیونکہ یہ کمبخت تو مسلمانوں کی نا اتفاقی کا سبب بننے لگی اسی وقت شراب کے حرام کر دینے میں یہ آیت اتری۔

ش ۳ (صفحہ ۱۵۸) لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ الخ جب تحریم خمر نازل ہو چکی تو بعض صحابہؓ نے کہا کہ اللہ پاک شراب پینے کو شیطانی حرکت اور ناپاک فرماتا ہے۔ حالانکہ بہتیرے مسلمان غزوات احد و بدر وغیرہ میں شہید ہوئے اور پہلے بھی انتقال پاچکے ہیں اور ان کے پیٹ میں شراب موجود تھی کیونکہ اس وقت شراب کا پینا پانی اور شربت کی مانند حلال تھا تو اب دیکھیے ان کا کیا حال ہو گا؟ اس وقت یہ آیت اتری کہ انھوں نے چونکہ حرام ہونے سے پہلے پہلے پی تھی اس لئے ان پر کچھ مواخذہ اور گناہ نہیں۔

ش ۴ (صفحہ ۱۵۹) یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا الخ حدیبیہ کے سال کہ جب مسلمان احرام باندھے ہوئے مکہ سے باہر پڑے ہوئے تھے اور کفار مکہ لشکر اسلام کو عمرہ کرنے کے لئے مکہ میں داخل نہ ہونے دیتے تھے شکاری جانور مسلمانوں کی چھاؤنی میں گھس گھس آتے اور ان کے اسباب وغیرہ کو نقصان پہنچا جاتے تھے اور چونکہ صحابہؓ عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے ان سے تعرض نہ کرتے تھے لیکن تکلیف پاتے تھے اس وقت آیت نازل ہوئی کہ یہ آزمائش ہے اس میں ثابت قدم رہنا۔

ش ۵ (صفحہ ۱۵۹) وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ الخ اسی حدیبیہ کے برس جب لشکر اسلام جنگلی جانوروں کو اپنی چھاؤنی میں آتے جاتے دیکھ رہے تھے آخر ایک جنگلی گائے سامنے سے ظاہر ہوئی ابوالیسر نے اس پر حملہ کیا اور شکار کیا لوگوں نے ان سے کہا کہ تم نے حالت احرام میں شکار کیا سخت نازیبا حرکت کی اس وقت یہ پریشان ہوئے تو اللہ پاک نے فدیہ بیان فرمایا اور یہ آیت اتری۔

ش ۶ (صفحہ ۱۶۱) یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سراپا سعادت میں ایک مسلمان شخص جس کا نام بدیلؓ بن ابی مریم تھا تجارت کرنے کی غرض سے ملک شام کی طرف گئے ہوئے تھے۔ حالت سفر میں ہی ان کا پیمانہ حیات لبریز ہو گیا۔ آخری وقت میں اہل قافلہ کے دو عیسائی مذہب سوداگروں کو بلایا جن کے نام تمیم داری اور عدی بن قدار تھے۔ غرض بدیل نے اپنا تمام مال فہرست پر چڑھا کر ان کے سپرد کیا اور وصیت کی کہ جب وطن جاؤ تو میرے وارثوں کو دے دینا وہ حسب میراث شرعی اس کو تقسیم کر لیں گے غرض بدیل کا تو انتقال ہو گیا اور چند روز کے بعد قافلہ وطن کو واپس آیا تو عیسائیوں نے بدیل کا ترکہ ورثہ کے حوالے کیا اس میں ایک سونے کا کٹورا جس کی قیمت ایک ہزار درہم تھی نہ پایا۔ ورثہ نے ان نصرانیوں پر کٹورے کا دعویٰ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں مقدمہ پیش ہوا اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں اور اس کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اول تمیم اور عدی کو قسم دلائی تو وہ قسم کھا گئے کہ ہمیں کٹورے کا حال معلوم نہیں تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ وہی کٹورا سنار کے یہاں گلائے جاتے وقت کسی وارث کی نظر پڑ گیا اس سنار سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ تمیم و قدار ہی نے اس کے ہاتھ بیچا تھا اور سنار اس کی قیمت بھی ان کو دے چکا تھوڑے عرصے بعد تمیم داری اسلام لے آئے اور اس کٹورے کی قیمت میں اپنا حصہ یعنی پانچسو درہم بدیل کے ورثہ کے سامنے لا حاضر کئے اور تمام قصہ کہہ سنایا میت یعنی بدیل کے ہاتھ کی ایک فہرست بھی نکلی جس سے مال متروکہ میں کٹورے کا ہونا ثابت ہوا غرض ہر صورت پر تصدیق ہونے اور عدی کے برابر انکار کئے جانے

پر بدیل کے ورثہ میں سے حضرت عمرو بن عاص اور ایک اور شخص کھڑے ہوئے اور قسم کھائی کہ ہماری قسم عدی کی قسم سے زیادہ قابل اعتبار ہے اور بیشک عدی نے پانچ سو درہم ہضم کر لئے اس پر عدی سے پانچ سو درہم لئے گئے اور معاملہ طے ہوا۔

ش ۷ (صفحہ ۱۶۵) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الخ مجوس دو خدا مانتے اور کہتے ہیں کہ خالق نور یزدان اور خالق ظلمت اہرمن ہے ان کی تردید میں شروع کی آیتیں نازل ہوئیں کہ نہیں دونوں کو اسی ایک اللہ لاشریک لہ نے پیدا کیا ہے۔

ش ۸ (صفحہ ۱۶۶) وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الخ نضر بن حارث نوفل بن خویلد اور ابن امیہ مخزومی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے اور کہا کہ اے محمد ہم تم پر ایمان نہ لائیں گے تاوقتیکہ کوئی فرشتہ کھلم کھلا آسمان سے نہ اترے جس کے پاس ایک کتاب ہو اور اس میں تمہاری تصدیق ہو کہ تم بیشک اللہ کے سچے رسول ہو اور وہ فرشتہ بھی گواہی دے کہ ہاں محمد اللہ کا پیغمبر ہے ان کے جواب میں یہ آیت اتری۔

ش ۹ (صفحہ ۱۶۷) قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ الخ کفار قریش نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمد ہم کو معلوم ہوا ہے کہ تم اپنی غربت اور مسکنت کی وجہ سے نبوت کا دعویٰ کرتے ہو اور اس جھوٹے دعوے کے حیلے سے مال حاصل کرنا چاہتے ہو اس لئے اگر تم اس دعوے سے باز آجاؤ اور ہم کو اپنے پرانے دین سے نہ روکو تو ہم تمام قبائل اور اشراف سے چندہ کر کے تم کو تمہاری قوم میں سب سے زیادہ تونگر اور مالدار بنا دیں جب اس طرح باآسانی تمہارا مطلب پورا ہو سکتا ہے تو پھر ٹٹی کی اوٹ شکار کھیلنا کیا ضرور ہے۔ اس وقت اللہ پاک نے ان کے جواب میں یہ آیت اتاری۔

ش ۱۰ (صفحہ ۱۶۷) قُلۡ اَىُّ شَىۡءٍ الخ کفار قریش نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمد ہم کسی کو نہیں پاتے جو تمہاری تصدیق کرے اور ہم نے دانش مندان یہود و نصاریٰ سے بھی پوچھ دیکھا کہ تمہاری کتابوں میں محمد کے نبی آخر الزماں ہونے کی خبر اور محمد کا حلیہ موجود ہے یا نہیں؟ انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ اب اپنی حقانیت اور نبوت کی صداقت پر گواہ لاؤ تو ہم تم کو سچا سمجھیں اس پر یہ آیت اتری۔

ش ۱۱ (صفحہ ۱۶۸) وَهُمۡ يَنۡهَوۡنَ عَنۡهُ الخ حضرت کے دس چچا تھے جو مشرکین کی ایذا دہی سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا کرتے تھے۔ لیکن خود ایمان نہیں لاتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۲ (صفحہ ۱۶۹) قَدۡ نَعۡلَمُ اِنَّهٗ لَيَحۡزُنُكَ الخ ابوجہل نے ایک مرتبہ آنحضرت صلعم سے کہا کہ اے محمد ہم نے تم سے کبھی جھوٹ نہیں سنا ہم تم کو جھوٹا نہیں سمجھتے بلکہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے اور صرف نبوت کے دعوے میں تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اس پر یہ آیت اتری۔ کمبخت اتنا نہ سمجھا کہ جس نیک بندے نے اپنی تمام عمر کسی بشر پر جھوٹا بہتان نہیں باندھا اور بچپن ہی میں سچائی اور دیانتداری اور مروت و خلق میں اپنے آپ کو شہرۂ آفاق کر دکھایا وہ سمجھ دار بن کر اپنے پیدا کرنے والے خالق برحق قادر مطلق جل جلالہ پر کیوں کر جھوٹ بول سکتا ہے اور بغیر وحی آسمانی نازل ہوئے کیوں کر اتنا بڑا دعوےٰ کر سکتا ہے کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو جبریلؑ میرے پاس لایا کرتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ جب کسی بشر پر اللہ کا غضب ہوتا ہے تو وہ ہیے کا اندھا بن جاتا ہے۔

ش ۱۳ (صفحہ ۱۷۲) وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِيۡنَ الخ حضرت بلال عمار بن یاسر، سالم ابن مسعود، صہیب اور واقد رضی اللہ عنہم وغیرہ فقراء صحابہؓ کو کفار مکہ نے ذلیل سمجھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی اور کہا کہ اے محمدؐ اگر تم ان ردی اور ذلیل لوگوں کو اپنے پاس نہ آنے دو تو ہم تمہارے پاس بیٹھیں اٹھیں اور آمد و رفت ہونے پر تمہاری باتیں سن سن کر ہمارے ایمان لانے کی امید ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اللہ کے مسلمان بندوں کو اپنے پاس آنے سے نہ روک سکتا ہوں نہ منع کر سکتا ہوں یہ جواب سن کر وہ کہنے لگے کہ اچھا ایک دن ان کا مقرر کرو اور ایک روز ہمارا۔ کیونکہ ہم کو ان کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے شاید ہم بھی مسلمان ہو جائیں اس پر ان کی بات مان لینے کی جانب آنحضرتؐ کی طبیعت کا میلان ہوا اور ان کی منشا کے موافق حضرت علیؓ کو بلوا کر عہد و پیمان لکھنے کا ارادہ

گیا۔ اس وقت بیچارے فقرار صحابہؓ علیحدہ ہو کر ایک گوشے میں جا بیٹھے اور فوراً یہ آیت نازل ہوئی اور آپؐ نے کاغذ پھینک لپک کر فقرار کو گلے لگا لیا۔

ش ۱۴ (صفحہ ۱۷۳) وَاِذَا جَآءَكَ الخ ایک مرتبہ چند مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور ہم بڑے گنہگار بندے ہیں، ہمیں کوئی توبہ کی صورت بتائیے آنحضرتؐ نے تھوڑی دیر وحی کا انتظار کیا اسی وقت ان کو امید دلانے میں یہ آیت اتری۔

ش ۱۵ (صفحہ ۱۷۹) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ ایک بار مالک بن صیف یہودی جو بڑا عالم زبردست اور موٹا تازہ بھاری بھرکم آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر جھگڑنے لگا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے مالک تجھ کو اسی خدا کی قسم ہے کہ جس نے موسیٰؑ پر توریت نازل فرمائی۔ سچ بتا تونے توریت میں بھی پڑھا ہے کہ اللہ موٹے اور فربہ عالم کو دوست نہیں رکھتا دیکھو نکہ آخرت کی فکر میں ہر وقت لگے رہنے والے اور اللہ کے خوف سے لرزنے والے کو مٹاپے اور فربہی سے کیا تعلق) یہ سن کر وہ غصہ ہو پڑا اور کہا کہ خدا نے کوئی کتاب کسی نبی پر بھی نہیں اتاری اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۱۷۹) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى مالک بن صیف یہودی مذکور کے بارے میں اور اوقال اوحی الی ولم یوح الیہ شئ مسلیمہ کذاب کے بارے میں جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا نازل ہوئی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۱۸۰) وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ الخ عبداللہ بن سعید بن سرح کاتب کے بارے میں نازل ہوئی جو وحی لکھا کرتا تھا قصہ یہ ہے کہ جب ولقد خلقنا الانسان الخ نازل ہوئی اور آنحضرتؐ عبداللہ بن سعید کو اس آیت مقدسہ کے لکھوانے میں مشغول ہوئے آنحضرتؐ حرف حرف بتاتے جاتے تھے اور عبداللہ کاتب وحی لکھتا جاتا تھا جب آنحضرتؐ لفظ "وخلقاً آخر" پر پہنچے اور عبداللہ نے اس لفظ کو لکھ لیا تو اس سے پہلے کہ آنحضرتؐ آیت کا آخر کلمہ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین زبان سے ظاہر فرمادیں عبداللہ بن سرح کی زبان پر کلام کے تتمہ کے طور پر فتبارک اللہ احسن الخالقین جاری ہوا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں یہی اترا ہے لکھو! یہ کمبخت مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر محمدؐ پر وحی اترتی ہے تو مجھ پر بھی وحی اترتی ہے اور اگر محمدؐ پر وحی نازل نہیں ہوتی بلکہ یہ خود ہی قرآن گھڑتے ہیں تو اب میں بھی ایسا قرآن بنا سکتا ہوں یہ ارتداد کے کلمے کہے اور مدینہ سے روانہ ہو مکہ کے قریش میں جا ملا۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو قرآن کے معارضہ اور کلام الٰہی کے مقابلے میں وَالطَّاحِنَاتِ طَحْنًا فَالْعَاجِنَاتِ عَجْنًا فَالْخَابِزَاتِ خُبْزًا کہتا اور استہزا کرتا تھا۔

ش ۱۸ (صفحہ ۱۸۰) وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى سے لے کر فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا تک آیت مقدسہ نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو کہتا تھا کہ قیامت کو لات وعزیٰ میری شفاعت کریں گے۔

ش ۱۹ (صفحہ ۱۸۲) وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ الخ مسلمان جب کفار کے بتوں کو برا کہتے تو مشرک لوگ جل کر اللہ کی شان میں بے ادبی کرتے اور برا کہتے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ تم برا نہ کہو کیونکہ وہ اللہ کو گالی دینے کا سبب ہوا جاتا ہے۔

ش ۲۰ (صفحہ ۱۸۲) وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ الخ قریش نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ موسیٰؑ کے پاس عصا کا معجزہ تھا کہ دشمن کے مقابلے میں سانپ بنتا تھا اور اندھیرے میں چراغ کا کام دیتا اور اس کے علاوہ اس لاٹھی سے عجیب عجیب حیرت انگیز معجزہ کی باتیں ظاہر ہوتی تھیں اور حضرت عیسیٰؑ کو یہ معجزہ ملا کہ اندھوں کوڑھیوں کو تندرست کرتے اور مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے اور صالحؑ کو معجزے کے طور پر اونٹنی دی گئی جو جیتی جاگتی دودھ دیتی ایک سخت پتھر سے صرف صالحؑ کی دعا کے باعث نکل کھڑی ہوئی تھی! غرض انبیار سلف بہتیرے معجزے لائے تھے تم بھی تو کوئی معجزہ دکھاؤ آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی معجزہ مجھ سے صادر ہو گیا تو ایمان بھی لاؤ گے سب نے قسم کھائی اور عہد کیا کہ ضرور ایمان لائیں گے آپؐ نے فرمایا اچھا بتاؤ کیا معجزہ چاہتے ہو قریش نے کہا کہ کوہ صفا سونے کا ہو جائے آنحضرتؐ اپنے مہربان پروردگار کے حضور میں سربسجود ہو کر دعا میں مشغول ہوئے فوراً جبریل امین آئے اور اللہ کا پیغام پہنچایا کہ اے محمدؐ اللہ فرماتا ہے

کہ ہم تمہاری دعا سے معجزہ تو ضرور ظاہر کردیں گے لیکن ہمارا قاعدہ ہے کہ اگر معجزہ ظاہر ہوئے پیچھے بھی کافر ایمان نہ لائیں تو ان کو جڑسے اکھاڑ پھینکتے اور بالکل نیست و نابود کرتے ہیں اب تم سوچ لو ہمیں تمہاری خاطرداری ہر طرح منظور ہے کہو تو معجزہ صادر ہو جائے اور یہ دیکھ لیں کہ محمد اللہ کا پیارا بندہ گزشتہ تمام انبیاء سے افضل ہے اور کہو تو یہ زندہ رہیں اور توفیق ہو تو توبہ کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی بابرکت ذات عالم کے لئے رحمت تھی اپنی قوم کے جم غفیر کا ہلاک ہونا ہرگز پسند نہ فرمایا اور فوراً خاموش ہو کر دوسری صورت اختیار کی اس وقت یہ آیت اتری۔

شان نزول (ولواننا ۸)

ش ۱ (صفحہ ۱۸۴) فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ الخ کافر مسلمانوں سے کہتے کہ تعجب ہے تم باوجودیکہ خدا کے معبود ہونے کا دعویٰ کرتے ہو اور پھر اپنے ہاتھ سے چھری کے ذبح کیے ہوئے کھا لیتے ہو اور اس کا ذبح کیا ہوا یعنی مردار جس کو اس نے مارا ہے نہیں کھاتے اس پر یہ آیت اتری اور مسلمانوں کو تنبیہ ہوئی کہ تم حکم کے پابند رہو ان شیطانوں کے کہنے پر نہ جاؤ۔ کیونکہ مارا ہوا تو سب اللہ کا ہے لیکن اس کے نام میں برکت ہے جو اس کے نام پر ذبح ہوا سو حلال ہے اور جو خود مر گیا بغیر اس کے تو وہ حرام۔

ش ۲ (صفحہ ۱۸۴) اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا الخ یہ آیت حضرت حمزہؓ اور کمبخت ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی یا حضرت عمرؓ اور ابوجہل ملعون کے بارے میں اتری۔ یعنی مسلمان اور کافر کیوں کر برابر ہو سکتے ہیں۔ عمر و حمزہ رضی اللہ عنہما جیسے مسلمان بمنزلہ زندہ روشنی والے کے ہیں اور ابوجہل جیسا کافر مردہ جیسا ہے۔

ش ۳ (صفحہ ۱۸۵) وَاِذَا جَآءَتْهُمْ الخ جب آنحضرت صلعم کا سچا دین اسلام روز بروز ترقی کرتا چلا اور یہ روشن چراغ کسی کے بجھائے نہ بجھا تو ابوجہل نے کہا کہ بنی عبد مناف ہمارے ساتھ ہر شرف و عزت میں مزاحم اور مساوی ہیں لیکن جب انھوں نے ہم سے بڑھنا چاہا تو کہہ بیٹھے کہ ہم میں نبی ہے۔ جس پر وحی نازل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ عبد مناف کی اولاد میں عبداللہ کے بیٹے محمدؐ نے نبوت کا دعوےٰ کیا بخدا ہم خوش نہ ہوں گے جب تک کہ اسی کی طرح ہم پر بھی وحی نازل نہ ہونے لگے۔

ش ۴ (صفحہ ۱۸۷) وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ الخ مشرکین عرب کا دستور تھا کہ کھیتی باڑی میں سے جو نیاز چڑھاتے تو خط کھینچ کر اس کے دو حصے کر دیتے تھے ایک حصہ تو اللہ کا اور دوسرا بتوں کا! اسی طرح جانوروں میں بھی کچھ حصہ اللہ کا رکھتے تھے اور باقی بتوں کا! پھر اگر اللہ کا جانور موٹا تازہ اور کھیتی زیادہ شاداب اور روئیدہ پاتے تو اس کو بدل کر بتوں کے نام کر لیتے تھے لیکن بتوں کی طرف کی اچھی نیاز کو اللہ کی طرف نہ بدلتے تھے کیونکہ ان کو بتوں سے زیادہ محبت تھی اور ان کی خوشنودی کا زیادہ خیال تھا۔ اگر کوئی شخص ان سے اس کا سبب پوچھتا تو کہتے تھے کہ اللہ حاجتمند نہیں ہے اور یہ ہمارے دیوتا محتاج ہیں حالانکہ یہ ان کی حماقت تھی اول تو شرک ہے دوسرے یہ بے وقوفی کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کا تو وہی زیادہ حق دار ہے نہ کہ پتھر کی گھڑی ہوئی مورتیں جن کی حاجت مندی اور غیر مستحق ہونے کا خود اقرار کر چکے۔

ش ۵ (صفحہ ۱۸۸) قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ الخ ربیعہ و مضر و بعض دیگر قبائل عرب بیٹیوں کو صغر سنی ہی میں زندہ قبر میں دفن کر دیتے تھے اس خوف سے کہ عرب میں قتل و قتال لڑائی جھگڑے بہت ہیں کہیں قید نہ ہو جائیں و نیز اگر بڑی ہوں تو کھلانا پلانا شادی کے وقت جہیز دینا خرچ اخراجات ہوں گے ان کی تہدید میں یہ آیت اتری۔

ش ۶ (صفحہ ۱۸۸) وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ الخ ثابت بن قیس بن شماس کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنے نخلستان میں جا کر تمام کھجوروں کے پھل توڑے اور مساکین کو صبح سے شام تک کھلائے اور بال بچوں کو ایک چھوارہ بھی نہ بچا۔

ش ۷ (صفحہ ۱۹۱) لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا الخ جب پہلی آیت میں ماپ اور تول میں عدل یعنی برابری کا حکم آیا تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کتنی ہی احتیاط کریں ترازو کے دونوں پلڑوں کا ایسا برابر ہو جانا کہ بال برابر بھی فرق نہ ہو ہماری قدرت سے باہر ہے اس پر یہ آیت اتری کہ جہاں تک ہو سکے پورا

تو وہ باتیں جس پر قادر نہیں اس کی نہ تم کو تکلیف ہے اور نہ اس پر مواخذہ۔

ش ۸ (صفحہ ۱۹۴) وَلَا تَزِرُ الخ ولید بن مغیرہ کہا کرتا تھا کہ اے برادران قریش اور اے باشندگان عرب میری متابعت کرو اور میرا کہا مانو! تم سب کے گناہ میں اپنی گردن پر رکھ لوں گا۔ اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۱۹۸) یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ الخ زمانۂ جاہلیت میں مشرکین کی عورتیں صرف شرم گاہ پر ایک لنگوٹ باندھ کر ننگی ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی تھیں، اس بے حیائی سے منع کرنے کو یہ آیت اور اگلی آیت قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الخ نازل ہوئی۔

ش ۱۰ (صفحہ ۲۰۱) وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ الخ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، ابوجہل وغیرہ مشرک کہا کرتے تھے کہ بلال رضؓ، عمارؓ، صہیبؓ جیسے غریب فقیر لوگ تو جنت میں جائیں گے اور ہم شریف و امیر دوزخ میں؟ ایسا ہو ہی نہیں سکتا اللہ پاک نے ان دونوں فریق یعنی اہل دوزخ داخل جنت کا حال اس آیت میں بیان فرما دیا۔

شان نزول (قال الملا ۹)

ش ۱ (صفحہ ۲۱۰) وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ الخ کفار مکہ کو جب اللہ پاک نے قحط کی بلاؤں میں گرفتار کیا تاکہ سنبھل جائیں اور ایمان لے آئیں تو کہنے لگے کہ یہ قحط اس وجہ سے نہیں ہے کہ ہم گناہ گار ہیں بلکہ ہمیشہ ہمارے باپ دادا کے وقت اور گزشتہ زمانہ میں ایسے اتفاقات ہوتے رہے ہیں یہ تو انقلاب زمانہ ہے کبھی فراخی اور خوشی وصحت اور کبھی تنگی و رنج و مرض ہم تو اپنا دین نہ چھوڑیں گے ان کا حال ظاہر کرنے کو یہ آیت اتری۔

ش ۲ (صفحہ ۲۱۱) تِلْکَ الْقُرٰی الخ جب کفار اور منکرین کا کفر اور انکار بڑھتا گیا اور سرور عالم کی خاطر عاطر کو ملال ہوا تو تسلی کے لئے یہ آیت اتری کہ ہمیشہ ہر نبی کے ساتھ کافر ایسا ہی کرتے رہے ہیں کچھ تمہاری خصوصیت نہیں ہے۔ موسیٰ کا قصہ دیکھو کہ فرعون نے کیا جواب دیا اور کیسا برتاؤ کیا۔

ش ۳ (صفحہ ۲۱۹) اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الخ جب یہود نے اس سے پہلی آیت سنی تو رحمتِ الٰہی کے آرزومند ہو کر بولے کہ ہم بھی اللہ کی آیتوں (یعنی توریت) پر یقین رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں لہٰذا ہم بھی اللہ کی وسیع رحمت میں شامل ہیں اس پر یہ آیت اتری اور رحمت کاملہ کو امت محمدیہ کے ساتھ خاص فرما دیا گیا۔

ش ۴ (صفحہ ۲۲۰) وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓی الخ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو یہودی تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے۔

ش ۵ (صفحہ ۲۲۳) وَاتْلُ عَلَیْھِمْ الخ ابوعامر راہب نے کہ جس نے مسجد ضرار تعمیر کی تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف پہلی آسمانی کتابوں میں دیکھی تو ایمان لے آیا اس کے بعد اغوائے شیطانی سے منکر و کافر ہو گیا اس کے حال شقاوت مآل کے بیان میں یہ آیت اتری اور بلعم بن باعورا کا قصہ سنایا گیا۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جس شخص کا قصہ سنانے کا اس آیت میں حکم ہوا ہے وہ امیہ بن الصلت ہے اور بعض نے صیفی ابن الراہب کو بیان کیا ہے اور بعض نے فرعون کو۔ واللہ اعلم۔

ش ۶ (صفحہ ۲۲۴) وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی الخ مشرکین اللہ پاک کو ایسے نام سے پکارتے تھے جن کی بابت شرع نے اذن نہیں دیا تھا مثلاً کفار عرب یا ابا المکارم یا ابیض الوجہ پکارتے تھے۔

ش ۷ (صفحہ ۲۲۵) یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ الخ حمل بن قشیر اور سموال بن زید نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ایک مرتبہ پوچھا کہ اے محمدؐ اگر تم نبی ہو تو قیامت کے وقوع کی خبر دے دو کہ کب ہوگی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۸ (صفحہ ۲۲۷) قُلِ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ الخ جب پہلی آیت بتوں کی مذمت میں نازل ہوئی تو قریش نے آنحضرتؐ

کو اپنے بتوں سے ڈرادا دکھایا اور کہا کہ اے محمدؐ ہمارے معبودوں کی مذمت نہ کیا کرو مبادا تم پر کوئی آفت نازل نہ ہوجائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۲۲۸) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ الخ ایک جوان انصاری حضرت کے پیچھے نماز میں کھڑے ہوئے تھے اور جو کچھ نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وہی وہ بھی پڑھتے جاتے تھے اللہ پاک نے خاموشی کا حکم فرمایا اور امام کے پیچھے بالکل خاموش رہنے کے حکم میں یہ آیت نازل فرمائی۔ بعض مفسرین نے اس آیت کا شانِ نزول خطبہ جمعہ کی حالت بیان کی ہے یعنی جب امام جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے کو منبر پر جا کھڑا ہوا اس وقت مسلمانوں کو چپ رہنے اور خطبہ سننے کے حکم میں آیت نازل ہوئی۔ بہرحال خطبہ کی حالت میں چپ رہنا اور کسی سے بات نہ کرنا حتیٰ کہ محمدؐ کا اسم مبارک سننے پر بھی درود شریف زبان سے نہ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ گو اسم مبارک آنحضرتؐ سننے پر درود شریف پڑھنا لازمی امر ہے لیکن نماز اور خطبہ کی حالت میں خاموشی واجب ہے۔

ش ۱۰ (صفحہ ۲۲۸) اِنَّ الَّذِیْنَ الخ کفار مکہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے سے سرکشی کرتے اور کہتے تھے کہ جس کو محمدؐ سجدہ کرتا ہے کیا ہم بھی اسی کو سجدہ کرنے لگیں؟ اس پر خاطر نبی کریمؐ کو یہ آیت اتری کہ اللہ کے مقرب فرشتے ملاء الاعلیٰ اس کو سجدہ کرتے ہیں اگر یہ ملعون کافر سرتابی کریں تو کرنے دو ان کی ہستی اور بود گی ہی کیا ہے۔

ش ۱۱ (صفحہ ۲۲۸) یَسْـَٔلُوْنَكَ الخ اس سورت کا نام سورۃ البدر بھی ہے جنگ بدر میں ضعیف بڈھے مسلمان اسلامی جھنڈے کے پیچھے کھڑے رہے اور جوان دلیر حضرات آگے بڑھ کر کفار سے لڑے جب مال غنیمت تقسیم ہونے لگا تو جوانوں نے کہا کہ یہ ہمارا ہی حق ہے کیونکہ ہم اپنی قوت بازو سے کافروں کو شکست دے کر یہ مال چھین لائے ہیں بڈھے بولے کہ نہیں اس میں ہم بھی شریک ہیں کیونکہ تم ہماری قوت سے لڑے ہو اس لئے کہ ہم تمہارے مددگار اور پشت پناہ تھے! اگر تم سے کچھ لغزش ہوتی تو تم ہماری ہی تو پناہ میں آتے اس پر ان کے آپس میں جھگڑا ہونے لگا اور آنحضرتؐ سے فیصلہ چاہا گیا تو یہ آیتیں اتریں اور دونوں کو خاموش کیا گیا۔ کہ فتح تو اللہ کی مدد سے ہے نہ جوانوں کے بازوؤں کی قوت کوئی شے ہے نہ بڈھوں کا پشت پناہ ہونا کوئی چیز! مالک اللہ ہے اور اس کا نائب رسول اسی کا مقرر کیا ہوا دنیا میں موجود ہے اس لئے اسی کو اختیار ہے وہ جس طرح حکم الٰہی پائے اس طرح تقسیم کرے! بعد میں ظاہر فرما دیا کہ سارے مال کے پانچ ٹکڑے ہوں۔ چار حصے لشکری مجاہدین میں تقسیم ہوں اور ایک حصہ بیت المال میں محفوظ رہے وہ اپنے موقع پر خرچ کیا جائے۔

ش ۱۲ (صفحہ ۲۳۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا الخ ابولبابہؓ یعنی مروان بن عبدالمنذر کے بارے میں نازل ہوئی قصہ یہ ہے کہ بنی قریظہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن تک محاصرہ کیا جب انھوں نے صلح کرنی چاہی تو آپ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ جو حکم کریں اس کے مطابق صلح ہونی چاہیے اس کو انھوں نے نہ مانا اور کہا کہ ابولبابہؓ کو ان کی جگہ بھیجئے چونکہ ابولبابہ کے بال بچے گھر بار قبیلہ بنی قریظہ ہی میں تھا تو یہ لوگ یہ سمجھے کہ وہ ضرور ان کی خیرخواہی کریں گے۔ غرض جب ابولبابہؓ آئے تو بنو قریظہ نے ان سے مشورہ کیا اور پوچھا کہ سعد کے حکم پر فیصلہ کر لینے میں آپ کی کیا رائے ہے انھوں نے حلق کی جانب اشارہ کیا یعنی سعد تو تمہارے قتل ہی کی رائے دیں گے ان کو حکم بنانا سخت مضر ہے اس پر یہ آیت اتری کہ مال و اولاد سب دنیا کے بکھیڑے اور فتنہ ہیں ان کی پاسداری سے خیانت نہ کر بیٹھو۔ ابولبابہؓ سخت رنجیدہ ہوئے اور اپنے آپ کو مسجد کے ستون سے جکڑ کر باندھ دیا اور قسم کھائی کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہوگی اس وقت تک بخدا نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا اسی طرح مر جاؤں گا۔ سات دن اسی طرح گزر گئے تو بے ہوش ہو کر گر پڑے جب اگلی آیت یا ایھا الذین آمنوا توبہ کی قبولیت میں نازل ہوئی تو لوگوں نے ان کو بشارت دی اور کھولنا چاہا تو یہ بولے کہ نہیں حضرتؐ خود ہی آ کر کھولیں گے تو کھلوں گا غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ستون سے کھولا۔

ش ۱۳ (صفحہ ۲۳۳) وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ الخ کفار مکہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے تو سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اس پر یہ آیت اتری۔

ش ۱۴ (صفحہ ۲۳۴) اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا الخ جب قریش

کو جنگ بدر میں ہزیمت ہوئی اور مکہ لوٹ گئے تو عبداللہ بن ابی ربیعہ عکرمہ بن ابی جہل، صفوان بن امیہ وغیرہ وہ لوگ کہ جن کے عزیز واقارب لڑائی میں مارے گئے تھے ابو سفیان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے قریش ہماری سنو کہ ہمارے بڑے کہ جو تم میں بہتر سمجھے جاتے تھے ان کو تو محمدؐ نے قتل کر دیا اب ہم کس کے سہارے اپنی زندگی کے دن بسر کریں ہماری روپیہ پیسہ سے مدد کرو شاید ہم اپنے بڑوں کا بدلہ محمدؐ سے لے لیں انھوں نے ان لوگوں کی یہ درخواست منظور کر کے ان کی مالی اعانت کی اور ان کی معاش کا انتظام کر دیا اس پر یحشرون تک نازل ہوا۔

شان نزول (واعلموا ۱۰)

ش ۱ (صفحہ ۲۲۶) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ الخ قریش جب مکہ سے جنگ بدر کو نکلے تو ناچ رنگ کا سامان ساتھ لئے ہوئے چلے راہ میں ابو سفیان کا قاصد ملا اور کہا کہ جس قافلہ کی مدد کو تم آئے تھے وہ تو صحیح سلامت راہ کترا کر نکل گیا اب لوٹ چلو ابوجہل بولا کہ نہیں تاوقتیکہ بدر میں فتح پا کر ناچ رنگ کی مجلس گرم نہ ہو اور دور شراب نہ چلے اونٹ ذبح ہو کر دعوت نہ دوں واپس نہ ہوں گا وہاں پہنچے تو بجائے شراب کے موت کے پیالوں کا دور اور بجائے ناچ رنگ کے نوحے اور بین کی آوازیں اور بجائے سامان عیش کشتوں کے پشتے لگے دکھائی دیئے اہل اسلام کو اترانے کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲ (صفحہ ۲۲۷) اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ الخ یہود کی چھ جماعتوں کے بارے میں نازل ہوئی ان ہی میں ابن تابوت بھی یعنی جانوروں میں تو عقل نہیں کہ وہ اس سے کام لیں کافروں میں عقل ہے اور پھر اس سے کام نہیں لیتے عقل سے کام لیں تو چار و ناچار ایمان لے آئیں۔ یہ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں۔

ش ۳ (صفحہ ۲۲۷) اَلَّذِينَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ الخ یہود بنی قریظہ کے بارے میں نازل ہوئی ان سے مسلمانوں کا عہد و پیمان ہو گیا تھا کہ ہمارے مقابلے میں کفار کو مدد نہ دینا انھوں نے عہد توڑ دیا اور جنگ بدر میں ہتھیاروں سے دشمنوں کی مدد کی اور بعدہٗ کہنے لگے کہ ہم بھول گئے تھے پھر دوسری بار عہد ہوا کہ آئندہ ہم مسلمانوں کے دشمنوں کو ہرگز ہرگز مدد نہ پہنچائیں گے لیکن جنگ خندق میں کفار سے پھر اتفاق کر کے دوسری بار عہد توڑا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۲۳۹) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ الخ جب حضرتؐ پر تینتیس مرد اور چھ عورتیں اسلام لے آئیں تو عمرؓ ایمان لائے اس پر مشرکین نے افسوس کیا کہ ہماری قوم کی عمرؓ کے نکل جانے سے آدھی جمعیت رہ گئی اہل اسلام کی تعداد چالیس ہوگئی اور اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۵ (صفحہ ۲۳۹) اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ الخ جب اللہ پاک نے ایک مسلمان کو دس کافروں سے لڑنے کا حکم فرمایا تو یہ بہت شاق گزرا پھر تخفیف ہوگئی کہ اچھا ایک آدمی دو کافروں کا مقابلہ کرے تو یہ آیت اتری۔

ش ۶ (صفحہ ۲۳۹) مَا كَانَ لِنَبِيٍّ الخ جنگ بدر میں ستر آدمی قید ہو کر مسلمانوں کے قبضے میں آئے جن میں عباسؓ و عقیل بن ابی طالب بھی تھے حضرتؐ نے صحابہ سے ان کے بارے میں مشورہ کیا ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ حضور! یہ قیدی آپ کے قرابت دار رشتہ ناطے والے ہیں ان پر احسان کیجئے۔ کسی دن ان کے بھی دولت ہدایت سے مالا مال ہو جانے کی امید ہے بالفعل ہر ایک کو کچھ مال بطور فدیہ لے کر رہا کر دیجئے تاکہ وہ اسلامی لشکر کے مصارف میں کام آئے حضرت عمرؓ بولے یا رسول اللہؐ یہ پیشوایان کفر ہیں اور کفار میں سردار اور بڑے کہلاتے ہیں فدیہ سے اللہ نے آپ کو مستغنی کر دیا ہر ایک کا عزیز ہر ایک کے حوالہ کیجئے کہ آپ کے سامنے اس کی گردن اڑا دے میں بھی اپنے اس عزیز کو مارے ڈالتا ہوں حضرتؐ نے ابوبکرؓ کے قول پر عمل کیا اور ان تمام قیدیوں کو معاوضہ لے کر چھوڑ دیا اسی وقت حضرت عمرؓ کے قول کے موافق یہ آیت عتاب آمیز نازل ہوئی اور جب اس کے نازل ہونے پر مسلمانوں نے مال غنیمت کے لینے میں بھی حرج سمجھا تو اجازت میں فَكُلُوا الخ نازل ہوئی۔

ش ۷ (صفحہ ۲۴۰) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ الخ جب بدر کے قیدیوں میں حضرت عباسؓ و عقیل اور نوفل بن الحارث بھی

قید ہو کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے ان کا اور دونوں بھتیجوں عقیل و نوفل کا فدیہ طلب کیا۔ عباس بولے کیا تم مجھ کو فقیر بنا دینا چاہتے ہو کہ قریش کے آگے ساری عمر ہاتھ پھیلاتا رہوں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ سونا جو چلتے وقت اپنی بیوی ام الفضل کے حوالے کر آئے تھے اور کہہ آئے تھے کہ خدا جانے لڑائی میں کیا صورت پیش آئے اگر معاملہ دگرگوں ہو تو اپنے بیٹوں عبد اللہ، عبید اللہ قثم، فضل اور تیرے خرچ کو یہ سونا سونپتا ہوں۔ عباس نے یہ سنا تو حیرت میں آگئے اور بولے کہ اے محمدؐ تم کو اس مخفی معاملہ کی خبر کس نے دی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے اللہ علام الغیوب نے مجھے بتا دیا۔ حضرت عباسؓ نے اسی وقت کلمہ پڑھا اور بولے کہ اے محمدؐ بے شک تم سچے ہو میں نے وہ سونا شب کے وقت تنہائی میں اپنی بیوی کو سونپا تھا اللہ پاک نے ان سے وعدہ خیر فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۸ (صفحہ ۲۴۱) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ ایک مسلمان نے کہا کہ ہم اپنے ان اقارب کی میراث بھی لیں جو مشرک ہیں اس پر یہ آیت اتری کہ دین کا تفرقہ میراث سے محروم کر دیتا ہے۔

ش ۹ (صفحہ ۲۴۱) وَاُولُوا الْاَرْحَامِ الخ شروع اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین میں ایک ایک کو ملا کر مواخاۃ یعنی بھائی چارہ کرا دیا تھا اس کے باعث ایک دوسرے کے وارث بھی ہوتے تھے۔ حضرت زبیر بن العوام اور کعب بن مالک میں بھی مواخاۃ کر دی گئی تھی حضرت کعب جنگ احد میں زخمی ہوئے زبیر نے دل میں کہا کاش یہ مر جائیں تو میں ان کا وارث بنوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مواخاۃ پر توارث منسوخ ہو کر قرابت اولیٰ کا حق ہوا۔

ش ۱۰ (صفحہ ۲۴۴) مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ الخ جب حضرت عباس بدر میں قید ہو کر آئے تو صحابہ کرامؓ ان کو کفر و شرک اور قطع رحم پر سرزنش کرنے لگے اس پر وہ بولے کہ ہماری بدیوں کے ساتھ نیکیوں کا بھی تو ذکر کرو حضرت علیؓ نے فرمایا اے عباس کیا شرک کی حالت میں کوئی نیکی بھی کی ہے بولے کیوں نہیں ہم مسجد حرام کو آباد رکھتے۔ حاجیوں کو شربت پلاتے۔ خانہ کعبہ کی تعظیم کرتے۔ قیدیوں کو رہا کراتے رہے ان کے جواب میں حضرت علیؓ کے قول کے موافق یہ آیت اتری کہ شرک کی حالت کا کیا دھرا سب اکارت ہے۔

ش ۱۱ (صفحہ ۲۴۵) اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ الخ طلحہ نے فخر کیا کہ میرے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے میں اس کا مجاور رہوں اور عباس نے فخر کیا کہ میں صاحب سقایہ ہوں حجاج کو آب زم زم پلاتا ہوں حضرت علیؓ نے فرمایا میں سب سے پہلے ایمان لایا اور تمام لوگوں سے پہلے نماز پڑھی اور حضرتؐ کے ساتھ جہاد کئے اللہ پاک نے حضرت علیؓ کے مناقب میں یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۲ (صفحہ ۲۴۶) قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ الخ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مکہ میں آکر بعض لوگوں سے کہا کہ تم لوگ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں نہیں جا ملتے انھوں نے جواب دیا کہ اپنے کنبے برادری، باپ بھائی بہنوں میں رہتے اور اپنے وطن میں سوداگری کرتے ہیں اگر ہجرت کریں گے تو بیوی بال بچوں کو چھوڑنا پڑے گا تجارت سے ہاتھ دھو کر مفلس و محتاج بن جائیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۲۴۷) وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً الخ مکہ میں مشرکین بیت الحرام تک آتے جاتے اور تجارتی مال کھانے پینے کا دور دور سے لایا کرتے تھے۔ جب ان کو پچھلی آیت سے یہاں تک آنے کی ممانعت ہو گئی تو مسلمانوں نے کہا اب کھانے پینے کا سامان کون لائے گا اور گزارا کیونکر ہو گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ گھبراؤ مت جس مدبر نے ان ناپاکوں سے اس پاک جگہ کو خالی کرایا وہی تمہاری معاش کا انتظام کرے گا اور تم کو ایسا بے پرواہ بنا دے گا کہ ان کافروں کی احتیاج نہ رہے گی۔

ش ۱۴ (صفحہ ۲۴۷) وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ الخ سلام بن مشکم نعمان بن اوفی، محمد بن وجیہہ، شاس بن قیس، مالک بن صیف حضرتؐ کی خدمت میں آکر کہنے لگے کہ اے محمدؐ ہم تمہارا کیونکر اتباع کریں تم نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا ہماری طرح عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں کہتے ہر بات میں مخالفت کے درپے ہو پھر تم کو مانیں تو کیوں کر مانیں اس پر یہ آیت اتری۔

ش ۱۵ (صفحہ ۲۴۹) اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ الخ قمری مہینوں

میں موسم کے لحاظ سے تو کمی بیشی ہوتی رہتی ہے وہی مہینے جو کبھی جاڑوں میں پڑتے ہیں کبھی گرمیوں میں آپڑتے ہیں تو کبھی ایسا ہوجاتا تھا کہ امن وادب کے چار مہینوں میں کوئی مہینہ باہم لڑائی کے وقت آپڑتا تھا تو مشرکین اپنی مرضی کے مطابق ان مہینوں کو ہٹا اور سرکا دیتے تھے محرم کو صفر بنا کر کہتے کہ اب کے صفر پہلے آگیا محرم پھر آئے گا اور اس حیلے سے ماہ حرام میں برابر لڑے جاتے تھے اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۲۴۹) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ الخ نصاریٰ عرب نے ہرقل شاہ روم کو ہجرت کے نویں سال لکھا کہ مدعی نبوۃ محمد صاحب کا انتقال ہوگیا اور ان کے ہمراہیوں کو قحط نے ہلاک کر رکھا ہے اس غلط افواہ پر اس کو ملک عرب زیر کرنے کا حوصلہ ہوا اور اپنے خاص مصاحب کی ماتحتی میں چالیس ہزار فوج روانہ کی سرور عالم یہ خبر پانے پر حضرت علیؓ کو اہل بیت پر خلیفہ اور ابن ام مکتوم کو امامت کے لئے تجویز فرما کر اس کی جانب متوجہ ہوئے اس غزوہ کا نام غزوہ تبوک ہے چونکہ سخت گرمی پڑ رہی تھی سفر دور دراز کا اور دشمن قوی نظر آیا و نیز گزران کا سامان یعنی نخلستان کی فصل بالکل تیار کھڑی تھی کاٹنے کا وقت آلگا تھا۔ ابھی فتح مکہ اور جنگ حنین سے فارغ ہوئے تھے منافقین لگے حیلے بنانے اور بعض مسلمان بھی جھجکے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۲۵۰) اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا الخ جب غزوہ تبوک میں جاتے وقت بعض نے کھیتی باڑی مال متاع ضائع ہونے کا عذر کیا اور کسی نے کبر سنی اور مرض کا بہانہ کیا تو سب کے عذر حیلے نامقبول ہوئے اور یہ آیت اتری کہ طوعاً کرہاً خوشی ناخوشی جس طرح ہو لڑنے کو چلو ہلکے بے ہتھیار ہو تو۔ اور بوجھل مسلح ہو تو۔ پیادے ہو تو۔ سوار ہو تو۔ بیمار ہو تو۔ تندرست ہو تو۔ کثیر العیال ہو تو۔ غرض جس طرح بنے نکل کھڑے ہو۔

ش ۱۸ (صفحہ ۲۵۰) لَوْ کَانَ عَرَضًا الخ جو منافق حیلے بہانے جھوٹے بنا کر جنگ تبوک میں نہ گئے اور مدینہ ہی میں پڑے رہے ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

ش ۱۹ (صفحہ ۲۵۰) عَفَا اللّٰهُ عَنْکَ الخ حضرتؐ نے منافقین کو جھوٹے سچے بہانوں پر رخصت دے دی تو یہ عتاب آمیز آیت نازل ہوئی کہ پیارے! تم کو وحی کا انتظار کرنا چاہیئے تھا تاکہ سچا جھوٹا معلوم ہوتا، خیر معاف کیا۔

ش ۲۰ (صفحہ ۲۵۱) وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ الخ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کا عزم کیا تو جد بن قیس منافق کو بھی ترغیب دی اور چلنے کو فرمایا وہ بولا کہ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں عورتوں کا بہت شیدا اور گرویدہ ہوں حسینان روم دیکھ کر صبر نہ ہو سکے گا بلا میں پھنس جاؤں گا مجھ کو یہیں رہنے کی اجازت دیجئے البتہ اس کے عوض مال لے لیجئے۔ مالی اعانت مد خرچ کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے مالی اعانت کے نامقبول ہونے کے بارے میں قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ کَرْهًا الخ نازل ہوا۔

ش ۲۱ (صفحہ ۲۵۲) وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّلْمِزُکَ الخ یہ آیت ابو الجواظ منافق کے بارے میں اتری جس نے کہا کہ لوگو! اپنے صاحب یعنی محمدؐ کو دیکھو کہ تمہارے صدقات بکریاں چرانے والوں کو بانٹے دیتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ میں عدل کرتا ہوں۔ بعض نے کہا ہے کہ جب حنین سے مال غنیمت آیا تو حضور تقسیم کرتے وقت اہل مکہ کو ان کے دل پرچانے کی غرض سے زیادہ دیتے تھے ابو الخویصرہ راس الخوارج آیا اور بولا؟ محمد عدل کرو عدل؟ آپ نے فرمایا کہ کمبخت اگر میں ہی عدل نہ کروں گا تو اور کون کرے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۲ (صفحہ ۲۵۴) یَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ الخ منافقین آپس میں اللہ کے رسول اور قرآن کی آیتوں پر ٹھٹھے اڑاتے ہنستے تھے ایک منافق نے کہا کہ کاش ہمارے سو درے مار لئے جاتے اور آسمان سے کوئی ایسی سورت نہ اترتی جس سے ہمارے دلی خیالات تک مسلمانوں کو بتا دیئے جاتے ہیں اس سے لوگوں میں ہم کو رسوا ہونا پڑتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۳ (صفحہ ۲۵۴) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ الخ غزوہ تبوک میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے اور منافقین کا ایک رسالہ آگے تھا کہنے لگا دیکھو تو سہی محمدؐ شام کے قلعے اور محل فتح کرنے جاتے ہیں یہ تو ضعیف اور ردی حالت ہے اور یہ عالی خیالات اور بلند ارادے۔ بھلا اس بے سرو سامانی پر کامیابی ہو کب سکتی ہے اللہ پاک نے اپنے حبیب کو اس لغو کلام سے مطلع کیا۔ آپؐ نے ان سے

پوچھا کہ تم نے ایسا برا کلمہ زبان سے نکالا۔ انھوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ بخدا آپ کا اور آپ کے اصحابؓ کا تو کچھ بھی فکر نہ تھا ہم تو یونہیں باتیں چیتیں ہنسی مذاق کرتے تھے تاکہ راستہ قطع ہوجائے اور تکان معلوم نہ دے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۴ (صفحہ ۲۵۶) يَحْلِفُوْنَ الخ غزوہ تبوک سے منافقوں کے پیچھے رہ جانے پر برابر قرآن نازل ہوتا رہا اور منافقوں کے خوب مخفی حالات کھولے گئے اور ان کی برائیاں اور سزائیں بیان کی گئیں اس پر جلاس بن سوید نے کہا کہ جن کی برائیاں بیان کی جاتی ہیں وہ تو ہمارے سردار اور بڑے ہیں اگر محمدؐ اس بات میں سچے ہیں کہ وہ بڑے ہیں تو ہم تو گدھے سے بھی بدتر ہوئے عامرؓ بن قیس بولے بیشک سرور عالمؐ سچے ہیں اور تو گدھے سے بھی بدتر ہے اور یہ خبر حضرتؐ تک جا پہنچائی آپؐ نے جلاس کو بلا کر پوچھا تو وہ قسم کھا گیا کہ بخدا میں نے نہیں کہا۔ عامر نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے کہ بارالٰہا آیت نازل فرما جو سچ کا سچ اور جھوٹ کا جھوٹ ظاہر کرے فوراً یہ آیت اتری۔

ش ۲۵ (صفحہ ۲۵۷) وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ الخ ثعلب نام ایک منافق نے حضرتؐ سے عرض کیا کہ دعا کیجئے اللہ پاک مجھ کو مالدار بنادے حضورؐ نے اسے سمجھایا کہ تھوڑا مال جس کا شکر ادا ہوتا رہے اس کثیر سے بہتر ہے جو خدا سے غافل کردے اس نے قسم کھا کر عہد کیا کہ میں زیادہ دولت ملنے پر خیرات اور ہر حقدار کا حق ادا کرتا رہوں گا آپؐ دست بدعا ہوئے اور ثعلبہ کو حسب دلخواہ مال ملا اور اللہ نے اس کی بکریوں میں اتنی برکت دی کہ اس کے ریوڑ مدینہ میں نہ سما سکے وہ مدینہ سے باہر جا رہا۔ اور خدمت کی حضوری اور جمعہ جماعت سب سے محروم رہنے لگا جب زکوٰۃ کا مطالبہ کیا گیا تو لگا بڑبڑانے ٹالے بالے بتانے کہ یہ مال بھرنا تو جزیہ دینا ہے۔ پھر وہ حضرتؐ کے پاس زکوٰۃ لایا بھی لیکن آپ نے قبول نہیں فرمائی اور نہ آپ کے بعد خلفاء نے یہاں تک کہ خلافت عثمانؓ میں مرگیا۔

ش ۲۶ (صفحہ ۲۵۷) اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الخ جنگ تبوک کے لئے سرور عالمؐ نے صحابہؓ کو چندہ دینے کی ترغیب دی بامقدور بے مقدور صحابہؓ اپنی اپنی حیثیت کے موافق سب خلوص نیت سے مال لانے لگے۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے چار ہزار درہم لا ڈالے اور عرض کیا کہ حضورؐ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے نصف اہل و عیال کے لئے رکھ کر باقی اللہ کو قرض دیتا ہوں حضرت عاصمؓ بن عدی نے ڈھیر کے ڈھیر سو وسق چھوارے جو پانچ سو من سے کچھ زیادہ ہوتے ہیں لا ڈالے حضرت ابوعقیل انصاری ایک صاع چھوارے جو چار سیر سے کم ہوتے ہیں لائے اور عرض کیا کہ حضورؐ ساری رات پانی کھینچ کر مزدوری میں دو صاع چھوارے لایا تھا نصف بال بچوں کو دے آیا اور نصف صاع اللہ واسطے لے آیا۔ آپؐ نے سب سے اوپر ڈالنے کا حکم فرمایا منافقین کہنے لگے کہ عبدالرحمٰن و عاصم تو ریاکار ہیں نمود کے لئے اتنا مال دے بیٹھے اور ابوعقیل کی خیرات کی تو اللہ کو پرواہ ہی نہیں انگلی کٹا کر شہیدوں میں داخل ہونے کو ذرا سے چھوارے لے آئے۔ اس پر یہ آیت اتری۔

ش ۲۷ (صفحہ ۲۵۸) اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ عبداللہ بن ابی منافق بیمار ہوا تو اس کے بیٹے کہ نام ان کا بھی عبداللہ تھا اور سچے مسلمان تھے خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر ملتجی ہوئے کہ یا رسول اللہؐ میرے باپ کے لئے استغفار کیجئے شاید اسکی مغفرت ہوجائے آپ نے دعا کی تو یہ آیت اتری۔ بداعتقاد اور گناہ گار کا فرق یہاں سے سمجھو ایسا کوئی گناہ نہیں جو رسولؐ کے بخشوانے سے نہ بخشا جائے اور بداعتقاد کو پیغمبر کے ستر استغفار بھی غیر مفید ہیں گناہ گار جو گناہ کرے اور نادم رہے اس کو ہر طرح کی شفاعت کی امید ہے اور جو بداعتقاد اللہ کے فرض کا کرنا نہ کرنا برابر سمجھے اور گناہ کو گناہ نہ جانے اس کو رسولؐ کی شفاعت سے بالکل ہاتھ اٹھا لینا چاہیے۔

ش ۲۸ (صفحہ ۲۵۸) فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ الخ جب غزوہ تبوک پر لشکر اسلام چلنے لگا منافقین باصرار اجازت لے کر رک گئے اور ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ سخت گرمی پڑ رہی ہے ایسی تپش میں نہ نکلو تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۹ (صفحہ ۲۵۹) وَلَا تُصَلِّ الخ عبداللہ بن ابی کے مرنے پر اس کے بیٹے حضرت عبداللہ نے حضور سے باپ کے کفنانے کو کرتہ مانگا اور جنازہ کی نماز پڑھانے کی درخواست کی رحمت للعالمین نے کرتہ دے دیا اور صلوٰۃ جنازہ کے وقت نماز پڑھانے کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ نے باصرار عرض کیا کہ یا رسول اللہ کٹے منافق پر نماز نہ پڑھیے فرمایا کہ اے عمر اللہ پاک نے ستر بار کے لئے فرمایا ہے کہ میں

منافقوں کے حق میں یہاں تک تمہاری دعا نہ سنوں گا تو میں ستر بارسے زیادہ دعا کروں گا شاید دعا قبول ہو تو یہ آیت اتری۔ جب حضرت عباسؓ جنگ بدر میں قیدی ہو کر آئے ان کے کپڑے بدلوانے وقت یہ دقت ہوئی کہ چونکہ بڑے قد آور لحیم شحیم آدمی تھے عبداللہ بن ابی منافق کے سوا کسی کا کرتہ بدن میں نہ آیا۔ حضرتؐ کی غیور طبیعت نے اپنے چچا پر اتنا احسان بھی باقی رکھنا گوارا نہ کیا اس کے عوض اپنے متبرک جسم کا قمیص اس کو مرحمت فرما دیا اور چونکہ آپؐ رحمت للعالمین تھے باوجودیکہ آپؐ اس عربی محاورہ کو خوب سمجھتے تھے ستر سے حد مراد نہیں بلکہ کثرت مراد ہے تاہم اپنی جبلی رأفت ورحمت کے اقتضا اور غفور ورحیم کی بیغایت عنایت کی امید پر ستر کے صرف لفظ کا حیلہ بنا کر اپنا رحم وکرم ظاہر کر دکھایا اس آیت کے بعد آپؐ ہمیشہ ہمیشہ کے نماز کے لئے منافقین پر نماز پڑھنے اور قبر پر دعا کے لئے کھڑے ہونے اور استغفار کرنے سے رک گئے۔

ش ۳۰ (صفحہ ۲۶۰) وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ الخ اسد وغطفان حاضر خدمت ہوئے اور مشقت وکثرت اہل وعیال کا عذر کر کے اجازت چاہی کہ ہم کو بال بچوں میں رہنے دیجئے اس وقت یہ آیت اتری۔

ش ۳۱ (صفحہ ۲۶۰) لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ الخ زید بن ثابت کاتب وحی سورہ برأت لکھ رہے تھے کہ قتال وجہاد کا حکم ہوا اس وقت ایک نابینا نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کیا حکم ہے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور معذور نابینا لولوں، اپاہجوں کو مستثنیٰ فرما کر جہاد معاف کر دیا گیا۔

ش ۳۲ (صفحہ ۲۶۰) وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ الخ معقل بن یسار صخر بن خنسار، عبداللہ بن کعب وسالم بن عمر ثعلبہ بن عنمہ، عبداللہ بن معقل علبہ بن زید سات انصار رضی اللہ عنہم نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسولؐ اللہ ہم کو سواری مرحمت فرمائیے تاکہ ہم سوار ہو کر ہمرکابی میں جہاد کو چلیں آپؐ نے فرمایا کہ بھائیو میرے پاس کوئی سواری موجود نہیں تو یہ رسولؐ کے شیدائی جہاد کے فریفتہ روتے ہوئے مایوسانہ واپس ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

شان نزول (یعتذرون ۱۱)

ش ۱ (صفحہ ۲۶۲) وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا الخ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں میں چھ مسلمان تھے یہ بعد میں نادم وپشیمان ہوئے کہ افسوس رسول اللہؐ اور ہمارے بھائی مسلمان سفر اور جہاد کی صعوبت اٹھانے اور اللہ کی راہ میں جانیں لڑانے نکل کھڑے ہوئے اور ہم بال بچوں اور بیبیوں میں عیش کر رہے ہیں تو ان میں سے ابو لبابہؓ، اوسؓ بن خذام، ثعلبہؓ بن ودیعہ تینوں حضرات نے اپنے آپ کو ستون سے باندھ کر قسم کھائی کہ تاوقتیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہم کو نہ کھولیں گے ہم ہرگز نہ کھلیں گے۔ جب سرور عالم غزوہ سے واپس ہوئے اور حسب عادت شریفہ مسجد میں تشریف لائے تو ان تینوں کا قصہ معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ جب تک اللہ کا حکم نہ ہوگا میں تو کھولنے کو ہاتھ لگاؤں گا نہیں جب ان کی معافی میں یہ آیت اتری تو آپؐ نے کھول دیا۔ اس کے بعد تینوں نے مال لا حاضر کیا کہ یا رسول اللہ اسی نے ہم کو پیچھے رکھا آپ اس کو قبول فرما کر خیرات کر دیجئے آپؐ نے فرمایا کہ مال لے لینے کا تو مجھ کو حکم نہیں ہوا تو آیت خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ الخ نازل ہوئی۔ باقی کعبؓ بن مالک، مرارہؓ بن ربیع اور ہلالؓ بن امیہ تینوں کا معاملہ پچاس دن تک ملتوی رہا۔ آخر میں توبہ کی قبولیت نازل ہوئی۔

ش ۲ (صفحہ ۲۶۳) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا الخ جب سرور عالمؐ مکہ سے ہجرت کر کے پیر کے دن مدینہ میں آئے تو شہر سے باہر بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں قیام فرمایا۔ وہاں ان لوگوں نے مسجد قبا بنائی اور سرور عالمؐ نے اس کی بنا رکھی پھر جمعہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر میں جگہ پکڑی اور مسجد نبوی تعمیر کی مسجد قبا میں حضورؐ اکثر ہفتے کے روز جا کر نماز پڑھتے تھے۔ مسجد قبا کی ضد پر بنی عمروؓ کے بھائی بنی غنم بن عوف نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانی چاہی اور ابو عامر راہب دشمن رسول کو اس مسجد کا امام بنانا چاہا کہ جو جنگ احد میں پیغمبرؐ سے کہہ گیا تھا کہ میں تم سے لڑنے والے ہر گروہ کے ہمراہ لڑوں گا اور جنگ حنین تک لڑتا رہا پھر ہوازن کے ہمراہ شام کی طرف نکل گیا اور اپنے شیطان بھائیوں سے کہہ گیا تھا کہ تم ہتھیار وقوت جمع کرتے رہو۔ میں قیصر روم کے پاس جاتا ہوں لشکر جرار لا کر محمدؐ اور ان کے ہمراہیوں کو نکال باہر کر دوں گا غرض جب وہ مسجد تیار ہوگئی تو حضورؐ کے جنگ

تبوک پر جاتے وقت وہ مفسد لوگ بولے کہ اول ایک بار ہماری مسجد میں آپ نماز پڑھ لیں تو ہم جماعت قائم کر لیں حضرتؐ کو ان کی دغا معلوم نہ تھی وعدہ فرمایا کہ اچھا غزوہ تبوک سے پھریں گے تو انشاء اللہ اول نماز پڑھ کر شہر میں گھسیں گے جب آپؐ واپس ہوئے تو ان لوگوں نے وعدہ یاد دلا کر اس میں لے جانا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً یہ آیت نازل فرما کر ان کی دغا و خیانت سے خبردار اور اس مسجد میں جانے کی صاف ممانعت کر دی مسجد قبا کی تعریف فرمائی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن خشم سعد بن عدی۔ عامر بن سکن اور وحشی کو حکم دیا کہ یہ مسجد ضرار منہدم کر کے جلا کر خاکستر کر دو یہ گئے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا نیست و نابود کر اس کی جگہ کناسہ کر دیا جہاں شہر بھر کی کوڑی نجاست پڑتی تھی انہیں میں مجدح نامی ایک شخص تھا جب اس سے حضورؐ نے پوچھا تو بولا کہ یا رسول اللہ ہمارا ارادہ تو بھلائی کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ سخت جاڑے بارش میں ضرورت کے وقت نماز پڑھ لینے کو بنائی تھی اس پر آیت وَلَيَحْلِفُنَّ نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۲۶۴) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى الخ بیعت عقبہ میں ستر حضرات نے بیعت کی تو حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ بولے یا رسول اللہ اللہ کے لئے اور اپنے لئے ہم سے شرط کر لیجئے آپ نے فرمایا اللہ کے لئے تو یہ شرط ہے کہ اس کی عبادت کئے جاؤ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور میرے لئے یہ شرط ہے کہ جس طرح اپنے جان مال کی حفاظت کرتے ہو میری حفاظت کرو بولے اگر ایسا کریں تو کیا بدلہ ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا جنت، بولے کیا خوب سودا اور کیسی نافع تجارت ہے ہم ایسا نافع سودا کبھی نہ لوٹائیں گے یہ آیت ان کی بشارت میں نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۲۶۵) مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الخ جب سرورِ عالمؐ اپنے چچا ابوطالب کے ایمان سے مایوس ہوئے تو فرمایا جب تک مجھ کو ممانعت نہ ہوگی تمہاری مغفرت کی دعا مانگتا رہوں گا اس کے مرنے کے بعد آپ نے اس کے لئے استغفار کیا صحابہؓ نے حضورؐ کو دیکھا تو بولے ہم اپنے مشرک دکافر عزیز و اقارب کے لئے مغفرت کیوں نہ مانگیں و نیز ابراہیمؑ نے بھی تو اپنے کافر باپ کے لئے استغفار کیا تھا اس پر ممانعت میں یہ آیت اتری۔

ش ۵ (صفحہ ۲۶۶) وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ الخ جب آنحضرتؐ نے غزوۂ تبوک سے واپس ہو کر مسجد میں قدم رنجہ فرمایا کچھ اوپر اسی آدمیوں نے جھوٹے عذر حیلے بہانے پیش کئے حضورؐ نے سب کے عذرات قبول فرما کر دلی معاملات اللہ کے حوالے کئے کعب بن ملک مرارہ بن ربیع ہلال بن امیہ بھی حاضر خدمت ہوئے اور سچ سچ عرض کر دیا کہ یا رسول اللہ ہم خطا وار ہیں بلا وجہ کاہلی کی وجہ سے بچھڑ رہے۔ آپ نے ان کا معاملہ وحی پر ملتوی فرمایا اور تمام صحابہؓ کو ان سے بات تک کرنے کی ممانعت کر دی چالیس دن گزرنے پر ان کی بیبیوں کو بھی تا انفصال معاملہ جدا کر دیا بے چارے پریشان حال جدھر جاتے کوئی توجہ نہ کرتا جس سے بولتے بات نہ کرتا۔ یہاں تک کہ جان سے تنگ آ گئے زمین تنگی کرنے لگی پچاس دن پورے ہونے پر یہ آیت توبہ قبول ہونے کی بشارت میں اتری جس وقت کعب بن مالک کو سب سے پہلے حمزہ اسلمی نے یہ بشارت دی خوشی میں آ کر بدن کے دونوں کپڑے نکال ان کے حوالے کئے اور مانگے ہوئے کپڑوں سے بدن چھپایا پھر اسی کے شکرانے میں اپنا خیبر کا حصہ رکھ چھوڑا باقی سب خیرات کے لئے لا حاضر کیا۔

ش ۶ (صفحہ ۲۶۷) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ الخ غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے والوں پر جب سخت سخت عتاب ہوئے تو ان کے بعد جب کوئی فوج کا دستہ کسی جانب روانہ کیا جاتا سب مسلمان جانے کو تیار ہو جاتے اور حضورؐ کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کرنا دین میں سمجھ پیدا کرنی جو فرض کفایہ تھی چھوڑنے کا قصد کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۷ (صفحہ ۲۶۸) أَكَانَ لِلنَّاسِ الخ جب سرور عالمؐ مبعوث ہوئے تو عرب انکار کرنے لگے کفار مکہ بولے اللہ کی بلند ذات اس سے عالی ہے کہ وہ بشر کو اپنا پیغمبر بنا کر بھیج دے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۸ (صفحہ ۲۷۰) وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ الخ جب کفار عرب نے عذاب کی جلدی مچائی کہ اگر تم سچے ہو تو جلد عذاب لا نازل کرو تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۲۷۲) وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ الخ اہلِ مکہ سات برس گرانی اور قحط سالی کے عذاب میں مبتلا رہے رحمت ربانی رافت رحمانی نے جوش مارا اور بارش برسائی قحط رفع ہوتے ہی آیاتِ قرآنی کا انکار اور رسول اللہ سے مکرو فریب کرنے لگے ان کا حال بیان کرنے کو یہ آیت اتری۔

ش ۱۰ (صفحہ ۲۷۷) وَيَقُوْلُوْنَ الخ جب پہلی دو آیتیں یعنی وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ سے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ تک نازل ہوئیں تو کفار کہنے لگے کہ ہمیں باور نہیں یہ وعدہ ہوگا کب؟ اگر عذاب جلد لانا نازل کرو تو ہم ایمان لے آئیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ عذاب نازل ہونے پر تو ایمان مقبول ہی نہیں۔

ش ۱۱ (صفحہ ۲۷۷) وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ الخ ہجرت سے پہلے حُیَی بن اخطب یہودی مدینہ سے تجارت کرتا ہوا مکہ آیا تو دعوت اسلام کا شہرہ سنا اس وقت خدمت خیر الابرار میں حاضر ہو کر بولا کہ اے محمد کیا یہ کلام جو تم پڑھتے ہو سچ ہے اور اس سے کمبخت یہودی کا مطلب ٹھٹھہ کرنا اور ہنسی اڑانی تھی نہ احقاقِ حق! اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۲ (صفحہ ۲۸۴) وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ الخ سرورِ عالم اپنی تمام قوم کے مسلمان ہو جانے پر بڑے حریص اور ہر وقت اسی فکر و غم میں رہتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ طبیعت سنبھالو۔ ہم چاہتے تو سب ایمان لے آتے لیکن ہمیں ان بیوقوفوں کو جو عقل کو کام میں نہیں لاتے گمراہ ہی رکھنا منظور رہے۔

ش ۱۳ (صفحہ ۲۸۶) اَلَآ اِنَّهُمْ الخ کافر کچھ مخالفت کی بات گھر میں کہتے اس کا جواب قرآن میں اترتا تو سمجھتے کہ کوئی کھڑا سنتا ہے اور جا کر رسولِ خدا سے کہہ دیتا ہے تب سے پھر اگر ایسی بات کہنے کا موقع ہوتا تو کپڑا اوڑھ کر جھک کر دوہرے ہو کر بات کہتے اس پر یہ آیت اتری۔ بعض کافر جب نبی کے پاس سے ان کا گزر ہوتا تو چپکے سے سینہ موڑ موڑ نکل جاتے تاکہ حضور ان کو نہ دیکھ سکیں۔

شانِ نزول (وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۱۲)

ش ۱ (صفحہ ۳۰۳) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ الخ ابوالیسرؓ چھوہارے بیچ رہے تھے ایک عورت نہایت حسینہ جمیلہ چھوہارے خریدنے آئی۔ یہ حیلہ کر کے کہ اندر چھوہارے نہایت عمدہ رکھے ہوئے ہیں مکان میں لے گئے اور بوسہ لے لیا۔ وسوسہ شیطانی سے گناہ صغیرہ کر تو بیٹھے لیکن خوف الٰہی طاری ہوا اور فوراً روتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے اور قصہ عرض کیا۔ یہ آیت نازل ہوئی تو کہنے لگے کیا حضور یہ خاص میرے ہی لئے ہے۔ رحمت للعالمین نے فرمایا نہیں بلکہ جو کوئی میری امت میں صغیرہ گناہ کر بیٹھے نماز اس کا کفارہ ہو جائیگی۔

ش ۲ (صفحہ ۳۰۴) سورۂ یوسف، علمائے یہود نے کفار عرب کے اشراف سے کہا کہ ذرا محمدؐ سے یوسف کا قصہ اور یہ پوچھو کہ بھلا یعقوب علیہ السلام کے اہل و عیال ملک شام چھوڑ کر مصر میں کیوں آبسے تھے۔ اللہ پاک نے مفصل تمام قصہ اس سورت میں بیان فرمایا۔

شانِ نزول (وَمَآ اُبَرِّئُ ۱۳)

ش ۱ (صفحہ ۳۲۱) وَمَآ اَرْسَلْنَا الخ کفار نے کہا کہ اللہ پاک کے فرشتے بھی تو ہیں اگر اس کو پیغمبر بنانے ہوتے تو ان میں سے کسی کو بھیج دیتا۔ ہم جیسا آدمی ہمارا رسول بنے یہ ٹھیک نہیں معلوم ہوتا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲ (صفحہ ۳۲۳) وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ الخ نضر بن حارث وغیرہ ہنسی ٹھٹھے کے طور پر عذاب کی جلدی مچاتے اور کہتے تھے کہ اے محمدؐ عذاب لانا ہے تو جلد لانا نازل کرو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۳۲۴) وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ الخ لبید بن ربیعہ عامری کے بھائی اربد نے جو عامر بن طفیل کو اپنے ہمراہ لے کر نبی کریمؐ کے قتل کے ارادے سے آیا تھا کہ اے محمد اپنے پروردگار کا کچھ حال تو بتاؤ چاندی سونے کا بنا ہوا ہے یا کانسی کا یا لوہے کا۔ اسی وقت آسمان سے بجلی اس کم بخت پر ٹوٹ گری۔

یہ یوں جل کر خاک ہوا اور عامر کے طاعون غدود نکلا جس سے وہ مردود ہلاک ہوا۔

ش ۴ (صفحہ ۳۲۷) كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ الخ جب مسلمانوں نے مشرکین کو نصیحت کی کہ لوگو رحمٰن کو سجدہ کرو تو مشرک کہنے لگے کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے کہ کون ہے۔ اس پر یہ آیت اتری

ش ۵ (صفحہ ۳۲۷) وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا الخ قریش نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ اگر تم ہم کو مسلمان بنانا چاہتے ہو تو اپنے قرآن سے مکہ کے پہاڑوں کو چلا دو کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل کر دُور دُور چلے جائیں اور ہماری کھیتی باڑی باغ پھلواری کے لئے مکہ کی زمین وسیع ہو جائے یا ہوا کو مسخر کرا دو کہ ہم بآسانی زمین کی مسافت طے کر کے شام میں تجارت کر سکیں یا ہمارے بڑوں یعنی قصی بن کلاب وغیرہ کو جلا اٹھاؤ کہ ہم ان سے بات چیت کر کے تمہارا سچا نبی ہونا معلوم کر لیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۶ (صفحہ ۳۲۹) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا الخ کفار حضرت نبی کریمؐ کی شان میں نازیبا الفاظ کہا کرتے تھے کہ یہ نبی کیسے؟ ان کو تو بیبیوں بچوں کا شغل رہتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ بی بی بچے رسالت کے منافی نہیں بہتیرے پیغمبروں کے ان سے بھی زیادہ بیبیاں اور بچے تھے۔

ش ۷ (صفحہ ۳۲۹) يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ الخ جب پہلی آیت مَاكَانَ الخ نازل ہوئی تو قریش نے کہا کہ اے محمدؐ تمہارے اختیار میں تو کچھ بھی نہیں۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا اس وقت يَمْحُوا اللّٰهُ الخ نازل ہوا۔ یعنی بعض حکم میں تو ہم تغیر تبدل بھی کر دیتے ہیں سب کچھ ہوتا تو ہماری ہی مرضی سے ہے لیکن رسول کی خاطر سے اپنے معلق حکم کا بدل دینا کچھ بڑی بات نہیں۔ واللہ اعلم۔

ش ۸ (صفحہ ۳۳۱) وَمَآ اَرْسَلْنَا الخ کافر کہتے تھے کہ قرآن تو محمدؐ کی زبان میں اترا ہے جس سے ہمارا خیال یہ ہے کہ خود کہلاتے ہیں اگر کسی دوسری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لے آتے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ہر رسول اپنی قومی زبان میں بات چیت کرتا ہے اس میں مصلحت یہی ہے کہ اپنی قوم کو اچھی طرح احکام اور مسئلے سمجھا سکے اگر قرآن اردو یا فارسی زبان میں اترتا تو اہل عرب کیا سمجھتے۔

ش ۹ (صفحہ ۳۳۵) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ الخ یہ آیت کافروں کے بارے میں نازل ہوئی جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے۔

شان نزول (رُبَمَا ۱۴)

ش ۱ (صفحہ ۳۴۰) وَلَقَدْ عَلِمْنَا الخ ایک نہایت حسین عورت نبی کریمؐ کے پیچھے نماز پڑھنے سب سے پچھلی صف میں آ کھڑی ہوئی بعض لوگ اگلی صف میں بڑھ گئے۔ تاکہ اس کو نہ دیکھ سکیں اور نماز بخشوع پوری ہو بعض پچھلی صف میں آ کھڑے ہوئے تاکہ رکوع میں بغلوں کے نیچے سے نظر بازی کا موقع ملے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲ (صفحہ ۳۴۲) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ الخ جب اس سے پہلی آیت اِنَّ جَهَنَّمَ الخ نازل ہوئی تو جہنم اور عذاب الٰہی کا خوف حضرت سلمان فارسی کے دل پر ایسا طاری ہوا کہ دیوانہ ہو کر تین روز بھاگے پھرے آخر کار خدمت آنحضرتؐ میں لائے گئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس آیت نے تو میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اسی وقت مومنین کی بشارت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۳۴۲) نَبِّئْ عِبَادِيْٓ الخ ایک روز حضرتؐ باب بنی شیبہ کی جانب سے مسجد حرام میں تشریف لائے تو بعض صحابہ کو ہنستے ہوئے دیکھا پس فرمایا لوگو! جنت دوزخ کے اذکار سنتے ہو اور پھر ہنس رہے ہو اس کو صحابہ نے عتاب سمجھ کر استغفار کے لئے ہاتھ اٹھائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرے تک نہ پہنچے تھے کہ جبریل امین یہ آیت لے کر نازل ہوئے کہ میرے بندوں کو میری رحمت سے مایوس نہ بناؤ۔

ش۴ (صفحہ ۳۴۴) فَاصْفَحِ الخ ایک دن قریش کے سات قافلے مال و متاع سے لدے پھندے مکہ میں آئے ان کو دیکھ کر بعض صحابہ نے کہا کہ اگر یہ مال ہمارے پاس ہوتا تو ہم خوب خیرات کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مبارک میں بھی کچھ واہمہ گزرا کہ دیکھو کفار و مشرکین کیسے تنعم و عیش میں زندگی بسر کرتے ہیں اور مسلمان بے چارے کھانے کپڑے تک سے محتاج ہیں تسلی خاطر کے لئے یہ آیت نازل ہوئی کہ الحمد کی سات آیتیں ثواب کے اعتبار سے دنیاوی اسباب کے سات قافلوں سے کہیں بڑھ کر ہیں بعض محققین نے سات سے سور طوال مفصل یعنی سورہ بقرہ سے سورہ توبہ تک مراد لی ہیں۔ بعض نے ساتوں حٰمٓ کا اشارہ سمجھا ہے بعض نے قرآن کی سات منزلوں کا مطلب سمجھا ہے۔ واللہ اعلم بمرادہ۔

ش۵ (صفحہ ۳۴۵) اِنَّا کَفَیْنٰكَ ان پانچ کافروں کے بارے میں نازل ہوئی۔ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت سے ہنسی اڑایا کرتے تھے ولید بن مغیرہ عاص بن وائل حارث بن قیس۔ اسود بن یغوث اسود بن عبد المطلب پانچوں مردود بری موت مارے گئے کوئی اندھا ہو کر مرا کسی کی ناک سے پیپ نکلی اور مر گیا عاص کے تلوے میں کانٹا چبھا۔ پیر سوج کر مر گیا۔

ش۶ (صفحہ ۳۴۵) اَتٰۤی اَمْرُ اللّٰهِ الخ دشمنان خدا و رسول یعنی کفار عرب ہنسی کے طور پر جلدی مچاتے اور کہتے تھے کہ محمدؐ جس عذاب دنیا یا قیامت کے آنے کا ہم کو ڈراوا دکھاتے ہیں وہ کب آئے گا اور اگر بالفرض قیامت آ بھی گئی تو ہمارے بت کہ جو خدا کے شریک ہیں وہ ہماری سفارش کر کے ہم کو بچالیں گے ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش۷ (صفحہ ۳۴۶) خَلَقَ الْاِنْسَانَ الخ ابی بن خلف ایک مرتبہ کسی مردے کی کچھ پرانی بوسیدہ ہڈیاں حضرتؐ کے سامنے لایا اور بولا کہ اے محمدؐ بھلا یہ ریزہ ریزہ ہڈیاں پھر خدا چلا کھڑا کرے گا اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش۸ (صفحہ ۳۵۱) وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ الخ ایک مسلمان کا کافر کے اوپر کچھ چاہنا تھا یہ تقاضا کرنے آئے اثنائے گفتگو میں کسی موقع پر یہ لفظ زبان سے نکلا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی لقا کا امیدوار ہوں اور جس کے حضور میں بعد از مرگ حاضر ہونا ہے۔ اس پر کافر بولا کہ کیا تو مر کر پھر زندہ ہو جانے کا قائل ہے بخدا ایسا نہ ہوگا جو مر گیا وہ ہرگز زندہ نہ ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش۹ (صفحہ ۳۵۱) وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا الخ یہ آیت ان صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے قریش کے مظالم سے تنگ آ کر اپنا دین بچانے کی غرض سے گھر بار چھوڑ چھاڑ کر حبشہ کو جا بسایا ان میں جعفر بن ابی طالب بھی تھے۔ یا حضرت بلالؓ، خبیبؓ، ابو جندلؓ، سہیلؓ وغیرہم صحابہ مراد ہیں جو مکہ میں قید کر دیئے گئے تھے۔ اور طرح طرح کی ایذائیں اٹھاتے اور صبر کرتے تھے۔

ش۱۰ (صفحہ ۳۵۱) وَمَاۤ اَرْسَلْنَا الخ قریش نے کہا تھا کہ اللہ کی شان اس سے برتر اور عالی ہے کہ آدمی کو اپنا پیغمبر بنا بھیجے اگر رسول بنا کر بھیجنا ہوتا تو کم سے کم فرشتہ تو ہوتا ان کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی۔

ش۱۱ (صفحہ ۳۵۳) وَیَجْعَلُوْنَ الخ کافر کہا کرتے تھے کہ اول تو مرنے کے بعد کوئی جیئے گا نہیں اور اگر فرضاً زندہ ہوئے بھی تو ہم کو اللہ کے یہاں بڑا مرتبہ ملے گا اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش۱۲ (صفحہ ۳۵۷) یَعْرِفُوْنَ الخ ایک دہقانی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کو ایمان کی ترغیب میں اللہ کے احسان جتائے اور واللہ جعل لکم سے من یتوفکم الخ تک ایک ایک آیت پڑھ کر سنائی وہ دہقانی ان احسانات کا اقرار کرتا گیا جب آپ لعلکم تسلمون تک پہنچے وہ منہ موڑ چلتا بنا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ باوجود معترف ہو جانے کے پھر بھی منکر ہوتے ہیں سر تسلیم خم نہیں کرتے۔

ش۱۳ (صفحہ ۳۵۹) وَاَوْفُوْا الخ ایک جماعت نے مکہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان پر قائم رہنے کا قول و قرار کیا تھا

جب بظاہر قریش کا غلبہ اور اہل اسلام کا ضعف دیکھا تو شیطان نے دل میں وسوسے ڈالے اور عہد تڑوا کر گمراہ کرنا چاہا ان کو طریق وفا کے اوپر ثابت قدم رہنے کے حکم میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار کا جاہ و مال کے اعتبار سے بڑھا چڑھا ہونا اور اسلام کا فقر و افلاس کے باعث کمزور ہونا محض آزمائش کے لئے ہے اگر اسلام کے لائے پیچھے تم نے اپنے پیر اکھاڑے اور لغزش کھائی تو پوری ہی مار چکھو گے کیونکہ تمہاری دیکھا دیکھی اور لوگ بھی ایمان لانے سے رک جائیں گے ان کا وبال بھی تم ہی پر پڑے گا۔

ش ۱۴ (صفحہ ۳۶۰) وَلَا تَشْتَرُوْا الخ ضعفاء مسلمین کو قریش مکہ مال و منال کے بڑے بڑے لالچ دکھاتے اور کہتے تھے کہ اگر پھر ہمارا دین قبول کرو تو ہم تم کو امیر بنا دیں اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرما کر متنبہ کر دیا کہ دیکھو ایمان بڑا مال ہے دنیاوی مال و متاع حقیر اور فانی ہے۔ دائمی اخروی نعمت کو اس کے لالچ میں آ کر ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا۔

ش ۱۵ (صفحہ ۳۶۰) وَاِذَا بَدَّلْنَآ الخ جب کسی مصلحت یا اقتضائے وقت سے کوئی آیت منسوخ ہو کر دوسرا حکم نازل ہوتا تھا تو کافر کہنے لگتے تھے کہ محمدؐ تو مذاق کر رہے ہیں۔ آج ایک کام کرنے کو کہا اور کل اس کی ممانعت کر دی یہ تو جو چاہا اپنی طرف سے بنا کر لا سنایا اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کم بختو یہ افترا نہیں ہے بلکہ ہم خود ہی جو مصلحت سمجھتے ہیں حکم ترمیم کر دیتے ہیں تم ان مصلحتوں کو کیا جانو۔

ش ۱۶ (صفحہ ۳۶۱) وَلَقَدْ نَعْلَمُ الخ عامر بن حضرمی کا ایک غلام جبر نام رومی کتب آسمانی کا عالم تھا اور محبت سے اللہ کا کلام سننے کے لئے خدمت اقدس میں آ بیٹھا کرتا تھا کفار کہتے تھے کہ محمدؐ کو یہ جبر ہی سکھاتا ہے پھر یہ ان کو اللہ کا کلام کہہ کر لوگوں کو سنانا شروع کر دیتے ہیں تو یہ آیت اتری یا سلمان فارسی کی جانب منسوب کرتے تھے یا بلعام نامی ایک غلام شہر مکہ میں تھا اس کو معلم کہتے تھے۔ بہرحال کفار کی انتہا درجہ کی غلطی تھی کہ قرآن جیسا فصیح و بلیغ عربی زبان کا معجز کلام جس کا مثل بڑے بڑے مشاہیر فصحائے عرب نہ بنا سکے اس کی تعلیم کسی فارسی یا رومی یا دوسری عجمی زبان والے کی جانب منسوب کریں اور یہ کہیں کہ محمدؐ کو قرآن فلاں شخص سکھاتا پڑھاتا ہے۔

ش ۱۷ (صفحہ ۳۶۱) اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ الخ جب نبی کریمؐ نے ہجرت کا قصد فرمایا تو قریش نے کمزور و ناتواں فقرا صحابہ خباب بلال اور عمار بن یاسر کو مع ان کے والدین یاسر اور سمیہ سب کو پکڑ لیا طرح طرح کی تکالیف پہنچانی شروع کیں یہاں تک کہ عمارؓ کے والدین حضرت یاسرؓ اور سمیہؓ کو سخت تکلیف کے ساتھ شربت شہادت پلایا۔ حضرت عمار ضعف بدن اور بے طاقتی کے باعث تکالیف کا تحمل نہ کر سکے اور تقیہ کے طور پر جان بچانے کے لئے زبان سے ان کی منشاء کے مطابق کفر کا کلمہ نکال دیا۔ لوگوں نے کہا عمار تو کافر ہو گئے۔ حضرتؐ نے سنا تو فرمایا نہیں وہ تو سر تا پا نور ایمان سے منور ہے۔ اور اس کے گوشت و پوست میں اسلام سرایت کئے ہوئے ہے۔ اس کے بعد حضرت یاسر روتے ہوئے حاضر خدمت بابرکت ہوئے سرور عالم نے تسلی دے کر خود آنکھوں سے آنسو پونچھ کر فرمایا کیا ہوا اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو پھر تقیہ کر لو۔ اللہ کی دی ہوئی اجازت ہے ایسے جان جوکھوں کے موقع پر تقیہ کرنا جائز ہے اطمینان کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۸ (صفحہ ۳۶۲) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ الخ ابتدا میں حضرت صہیب عمار بن یاسرؓ بلال، عامر بن فہیرہ ابوفکیہ وغیرہم صحابہؓ کو قریش نے سخت سخت تکالیف پہنچائیں جن کے بیان سے رونگٹا کھڑا ہوتا ہے ان کی بشارت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۹ (صفحہ ۳۶۴) وَاِنْ عَاقَبْتُمْ الخ جنگ احد میں چونسٹھ انصار اور چھ مہاجرین جن میں حضرت حمزہؓ بھی تھے شہید ہوئے حضرت حمزہؓ کے ساتھ کفار نے سخت بے رحمی کی شہید کر کے مثلہ کیا اور ناک کان کاٹ کر ایسا بنا دیا کہ بمشکل پہچانے گئے اس پر حضرتؐ نے قسم کھائی کہ اگر میں کفار پر قابو پاؤں گا تو حمزہؓ کے عوض چالیس مشرکین کا یہی حال کروں گا جب صبر آئے گا۔ انصار بھی بولے کہ اب کی لڑائی میں اپنے ان مسلمان بھائیوں سے زیادہ کفار قتل کریں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

شان نزول (سبحٰن الذی ۱۵)

ش ۱ (صفحہ ۳۶۷) مَنِ اهْتَدٰى الخ ولید بن مغیرہ کفار سے کہا کرتا تھا کہ بھائیو! میرا اتباع کئے جاؤ تم سب کے گناہ میں اٹھالوں گا۔ تو یہ آیت اتری کہ کوئی کسی کا گناہ نہیں اٹھاتا اپنی اپنی کرنی اور اپنی اپنی بھرنی۔ حضرت خدیجہؓ نے حضور سے پوچھا کہ مشرکین کے نابالغ بچے جنتی ہیں یا دوزخی توحضور نے فرمایا کہ اپنے باپ کے حکم میں ہیں ان کے باپ جس برے حال میں ہوں گے۔ یہ اولاد بھی اسی حال میں ہوگی پھر دوسری بار فرمایا کہ اللہ کے علم میں ان کے جیسے عمل تھے اس کے مطابق معاملہ ہوگا پھر اسلام کے استحکام کے وقت سوال کیا تو یہ آیت اتری کہ ناسمجھ اولاد پر عذاب نہیں ہوسکتا دوسرے کے لئے کیوں پکڑ ہو۔

ش ۲ (صفحہ ۳۶۹) وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ الخ چند صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے طالب ہوکر آئے تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں کہ تم کو سوار کردوں وہ چشم نم ہوکر واپس ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۳۶۹) وَلَا تَجْعَلْ الخ سرور عالمؐ انتہا درجہ کے سخی تھے ایک عورت نے جس کی سوکن یہودیہ تھی اس بات کے ظاہر کرنے کو کہ موسیٰ سے سرور عالم زیادہ سخی ہیں اپنے بیٹے سے جسم مبارک کا کرتہ مانگ بھیجا آپ نے اتار حوالہ کیا عریانی کے باعث دولت سرا میں بیٹھے رہے اذان پر بھی باہر نماز کو تشریف نہ لاسکے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۳۷۲) وَقُلْ لِّعِبَادِیْ الخ جب مشرکین نے مسلمانوں کی ایذا دہی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تو انھوں نے صورت حال آنحضرت کی خدمت میں عرض کرکے جدال و قتال کی اجازت چاہی۔ حضور نے فرمایا کہ مجھ کو ابھی تک جہاد کا حکم نہیں ہوا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ مسلمانو نرمی سے سمجھاؤ سختی کروگے تو شیطانی فساد اور جھگڑے پڑیں گے اور جو سمجھا ہوگا وہ بھی نہ سمجھے گا۔

ش ۵ (صفحہ ۳۷۲) وَرَبُّكَ اَعْلَمُ الخ قریش نے یہ امر نہایت مستبعد سمجھا کہ محمدؐ نبی ہوں اور کہا کہ ابوطالب کا یتیم بچہ نبی ہوجائے اور بھوکے ننگے محتاج لوگ اس کے ساتھی بن کر اطاعت کریں یہ کیسی لچر بات ہے کہ اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرماکر ظاہر کردیا کہ ہم اہل آسمان وزمین کے حالات سے بخوبی واقف ہیں جس میں صلاحیت پائی اس کو شرفِ نبوت سے مشرف کیا اور جس میں ایمان کی اہلیت دیکھی ان کو مسلمان اور فرمانبردار بناکر صحبت رسول کا مرتبہ دیا۔

ش ۶ (صفحہ ۳۷۲) اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ الخ مشرک انسان جنات کی پرستش کیا کرتے تھے وہ جنات مسلمان ہوگئے تب بھی مشرکین نے ان کی عبادت نہ چھوڑی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۷ (صفحہ ۳۷۳) وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الخ شب معراج کی صبح کو جب سرور عالمؐ نے معراج کا واقعہ قریش کے سامنے بیان کیا تو لگے ہنسی اڑانے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تصدیق کی غرض سے علامت اور نشانی طلب کی سرور عالمؐ نے بیت المقدس کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھایا اور مخفی امور ظاہر کئے اس پر ولید بن مغیرہ بولا کہ محمد تو ساحر ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۸ (صفحہ ۳۷۳) وَالشَّجَرَةَ الخ جب ان شجرة الزقوم الخ نازل ہوا کہ گنہگاروں کے کھانے کو تھوہر ملے گا کافر بولے واہ جہنم پتھر تک تو جلا دیتی ہے اور اس میں درخت پیدا ہوجائے گا۔؟۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہارا امتحان لینا ہے کہ ہماری قدرت کے قائل ہوتے ہو یا نہیں۔

ش ۹ (صفحہ ۳۷۵) وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ الخ کفار قریش نے کہا کہ اے محمدؐ جب تک ہمارے بتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ گے ہم تم کو حجر اسود کا بوسہ نہ لینے دیں گے ہاتھ نہ لگاؤ تو پوروں ہی سے مسح کرلو پھر بخوشی طواف کرو چونکہ سرور عالم بغایت درجہ طواف کے مشتاق تھے اس لئے دل میں واہمہ گزرا کہ دل تو میرا خاص توحید پر جما ہوا ہی ہے اگر ظاہرداری کے طور پر ان لوگوں کی منشار کے مطابق بتوں کو صرف ہاتھ لگالوں تاکہ طواف کرنا مل جائے تو کیا حرج ہے فوراً ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

س ۱۰ (صفحہ ۳۷۵) وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ الخ
جب یہود کو سرور عالم کا مدینہ میں رہنا ناگوار گزرا تو بولے کہ اے محمدؐ اکثر نبی ملک شام میں آئے ہیں اگر تم بھی اس مقدس انبیا کے مقام میں جا بسو تو ہم تم کو سچا نبی مان لیں کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عزم سفر مصمم کر لیا غزوہ تبوک ہیں تبوک سے ملک شام کا عزم تھا کہ ان آیات سے مدینہ لوٹ آنے کا حکم ہوا واپسی کے چند دنوں بعد یہود بنی قریظہ مقتول اور یہود بنی نضیر جلا وطن ہوئے۔

س ۱۱ (صفحہ ۳۷۶) وَيَسْئَلُوْنَكَ الخ یہود نے کفار قریش سے کہا کہ محمدؐ کا امتحان لو اور ان سے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا حال اور روح کا سوال کرو! روح کی کیفیت کسی آسمانی کتاب میں نہیں لکھی اگر محمدؐ اس کا کچھ حال بتائیں تو سمجھو نبی نہیں ہیں ورنہ اپنے دعوے میں بیشک سچے ہیں غرض ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ تشریف لئے جاتے تھے کہ راستہ میں چند کفار قریش پر گزر ہوا انھوں نے روح کا سوال کیا آپ ہیں کھڑے ہو گئے فوراً وحی کے ذریعے سے یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی بس اتنا سمجھ لو کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن میں آپڑی تو جی اٹھا اور نکل گئی تو مر گیا۔

س ۱۲ (صفحہ ۳۷۷) قُلْ لَّئِنِ الخ نضر بن حارث کہا کرتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو اس قرآن جیسا بنا لوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تیری تو کیا ہستی ہے اگر روئے زمین کے جنات و انسان بھی اکٹھے ہو کر بنانا چاہیں تو ایسا فصیح معجز کلام نہ بنا سکیں۔

س ۱۳ (صفحہ ۳۷۷) وَقَالُوْا لَنْ الخ ابوجہل، عبداللہ بن ابی امیہ۔ ولید۔ اسود۔ ابوالبختری وغیرہ کفار ایک بار آئے اور بولے کہ اے محمدؐ تم نے اپنی برادری اور کنبے کے بہت دل دکھائے ہیں! ہمارے بڑوں کو گالیاں دیں، معبودوں کو برا کہا، ہر طرح کی مذمتیں کیں! اب باز آجاؤ اگر مال چاہتے ہو تو ہم تم کو سب سے امیر بنا دیں اور عزت وجاہ کے طالب ہو تو سردار کر لیں۔ اور اگر تمھارا یہ کلام کسی بدخوابی کے باعث ہے تو تم کو لکھا پڑھا کر تندرست کریں کیونکہ ان پڑھ جاہلوں پر بھوت پریت کے اثر زیادہ ہوا کرتے ہیں سرور عالم نے فرمایا کہ یہ تمھارا خیال ہی خیال ہو تو گرد ونواح کے پہاڑ سرکا کر اس شہر میں بھی ملک شام و عراق کی طرح نہریں جاری کر دو! ہمارے مرے ہوئے باپ دادوں کو جلا اٹھاؤ! ایسا نہ کر سکو تو اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک فرشتہ تمھاری تصدیق کو اترے! ہمیں پر فضا باغ، سونے اور چاندی کے محل اور خزانے دلا دو! یہ بھی نہ ہو سکے تو تم جیسا کہا کرتے ہو کہ میرا رب جو چاہے دم بھر میں کر دے آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے سروں پر لا گراؤ۔ حضرت یہ واہیات باتیں سن کر وہاں سے کھڑے ہو گئے تو عبداللہ بن ابی امیہ ساتھ ہوا اور کہا کہ اے محمدؐ تمھاری قوم نے تم سے جو جو کہا تم نے کچھ بھی نہ مانا جب تک کہ تم آسمان تک سیڑھی بنا کر میرے سامنے اس پر نہ چڑھو گے اور وہاں سے چار فرشتے اپنے ساتھ گواہ اور ایک کتاب جس میں تمھاری تصدیق ہو نہ لاؤ گے اس وقت تک میں تم کو کبھی تو ماننے ہی کا نہیں۔ سرور عالم رنجیدہ ہو کر وہاں سے تشریف لے گئے اس وقت فوراً یہ آیات بشرًا رسولا تک نازل ہوئیں

س ۱۴ (صفحہ ۳۸۰) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ الخ نبی کریمؐ نے ایک مرتبہ مکہ میں نماز پڑھی تو دعا میں یا اللہ یا رحمٰن کہہ کر مناجات کی مشرکین بولے دیکھو جی محمد ہمیں تو دو معبودوں کے پکارنے سے منع کرتے ہیں اور خود دو کو پکارتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی اللہ کے ننانوے نام ہیں سب ہی اچھے ہیں ذات وہ ایک ہے جس نام سے چاہو پکار لو۔

س ۱۵ (صفحہ ۳۸۰) وَلَا تَجْهَرْ الخ سرور عالمؐ جب صحابہ کے ساتھ مکہ میں نماز کے اندر چلا چلا کر بلند آواز سے قرآن شریف پڑھتے تو مشرکین قرآن اور اس کے اتارنے والے یعنی اللہ پاک اور جن پر اترا یعنی سرور عالمؐ سب کی شان میں گستاخی کرتے اور زبان سے گالیاں نکالتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی نہ بہت چلاؤ کہ مشرکین کو بے ادبی کا موقع ملے نہ اتنی دبی زبان سے پڑھو کہ پیچھے مقتدی مسلمان بھی نہ سن سکیں ہر جگہ حد اعتدال پسند ہے اس میں بھی بیچ بیچ کا طریقہ اختیار کرو۔

س ۱۶ (صفحہ ۳۸۱) فَلَعَلَّكَ الخ کفار کے نصیحت نہ ماننے اور بار بار جھٹلانے پر سرور عالم کو سخت رنج وملال ہوا تسلی خاطر کو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۳۸۴) وَلَا تَقُوْلَنَّ الخ جب قریش نے یہود کی تعلیم پر امتحاناً نبی کریمؐ سے روح اور ذوالقرنین اور اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کل آنا میں سب خبر دے دوں گا۔ انشاء اللہ نہ کہا پندرہ یوم یا کم و بیش وحی منقطع رہی۔ حضرت کو سخت غم لاحق ہوا کفار نے طعنے تکذیب شروع کی تو مفصل قصہ بیان کر کے تنبیہہ کرنے کو یہ آیت اتری کہ کبھی اللہ کی مشیت کو نہ چھوڑو یوں کہا کرو کہ اگر اللہ نے چاہا تو یہ کام کل کر دوں گا۔ اور اگر بھول جاؤ تو پھر یاد کر کے کہہ لیا کرو۔

ش ۱۸ (صفحہ ۳۸۴) وَاصْبِرْ نَفْسَكَ الخ عتبہ بن حصین اور اقرع بن حابس وغیرہ کفار نے کہا یا رسول اللہ ہم اشراف اور سرداران عرب ہیں اس لئے سلمانؓ و ابوذرؓ جیسے فقیروں کے ساتھ مل کر تمہارے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے تم ان کو اپنے سے دور کرو تو ہم تمہارے پاس اٹھیں بیٹھیں اور احکام الٰہی سنیں یہ آیت نازل ہوئی کہ نہیں! فقراء صحابہ تو طالب ذات الٰہی اور ذاکر شاغل ہیں ان کے ساتھ اپنے آپ کو روکے رکھو۔ ان کو علیحدہ ہرگز نہ کرو۔

ش ۱۹ (صفحہ ۳۸۸) مَا اَشْهَدْتُّهُمْ الخ کفار کا ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ جنات کو علم غیب ہے اس کی نفی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ نہ وہ آسمان و زمین کے پیدا ہوتے وقت موجود تھے نہ اپنے بنتے وقت! پھر غیب کیوں کر جان سکتے ہیں۔ اور معبود کس طرح ہو سکتے ہیں۔

شانِ نزول (قال الم ۱۶)

ش ۱ (صفحہ ۳۹۴) اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ الخ کفار مکہ بھی فقراء کو کھانے کھلاتے اور اللہ واسطے لونڈی غلام آزاد کرتے تھے اس کے بطلان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیک کام مقبول نہیں۔

ش ۲ (صفحہ ۳۹۵) قُلْ لَّوْ كَانَ الخ جب یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے امتحاناً روح کا سوال کیا اور جواب میں يَسْئَلُوْنَكَ سے اِلَّا قَلِيْلًا تک نازل ہو کر ان کو جتا دیا گیا کہ تم کو علم تھوڑا سا ملا ہے تو اس پر وہ بولے کہ واہ ہم کو تو سب علم ہے کیونکہ ہمیں توریت ملی ہے اور جسے توریت ملی اس کو بڑا علم ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۳۹۵) فَمَنْ كَانَ الخ جندب بن زہیر عامری نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں عمل تو برائے خدا اور لوجہ اللہ کرتا ہوں لیکن اس پر کسی کا مطلع ہو جانا مجھ کو خوش دل بنا دیتا ہے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ایسے عمل کو قبول نہیں فرماتا جس میں کوئی دوسرا شریک ہو جائے اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۳۹۸) فَاخْتَلَفَ الخ حضرت عیسیٰ علیہ وعلیٰ نبینا السلام کے بارے میں خود نصاریٰ بھی اختلاف کر کے تین فرقے ہو گئے ہیں ایک یعقوبیہ کہ جو عیسےٰؑ کو خدا کہتا اور دوسرا نسطوریہ کہ جو عیسےٰؑ کو خدا کا بیٹا سمجھتا ہے تیسرا ملکائیہ جو تین خدا ہونے کا قائل ہے اور عیسیٰؑ کو ثالث ثلٰثہ یعنی تیسرا خدا کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار کر ان کے باہمی اختلاف سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

ش ۵ (صفحہ ۴۰۱) وَمَا نَتَنَزَّلُ الخ جب آنحضرتؐ سے اصحاب کہف کا قریش نے امتحاناً سوال کیا اور حضور نے انشاء اللہ کہے بغیر فرمایا کہ کل آنا سب خبر سنا دوں گا۔ تو پندرہ روز یا کم و بیش تک وحی نازل نہ ہوئی حضرتؐ کو سخت ملال ہوا اس کے بعد جب جبرئیلؑ امین سارا قصہ لے کر آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم نے تو بہت دیر لگائی میں منتظر رہا۔ انھوں نے جواب دیا کہ اللہ کا حکم نہ تھا اور ہمارا اترنا اس کے بغیر ناممکن ہے۔ جبرئیلؑ کا قول اللہ پاک نے وحی متلو میں باقی رکھنے کو یہ آیت نازل فرمائی۔ جس میں ان کا جواب بجنسہ درج فرما دیا۔

ش ۶ (صفحہ ۴۰۲) وَاِذَا تُتْلٰى الخ قرآن سن کر کفار فقراء مسلمین کو چھیڑ کر کہتے تھے کہ ہم تو بڑے بڑے وسیع مکانات اور ہر طرح کے اسباب معیشت حاصل ہیں تمہیں نہ گوشہ نہ توشہ!

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۷ (صفحہ ۴۰۲) وَكَمْ أَهْلَكْنَا الخ مشرکین مکہ کہا کرتے تھے کہ ہمارے مجمع میں تو بڑے بڑے سردار اور صنادید واشراف عرب داخل ہیں اور محمدؐ کی مجلس میں دیکھئے تو ٹوٹے حال ضعیف و کمزور اشخاص، ذلیل غلام بھرے پڑے ہیں! اللہ پاک نے اس ذلیل دنیاوی عزت پر فخر کرنے کو برا سمجھ کر پہلی کافر امتوں کے ہلاک کرنے کا قصہ ذکر فرمایا تاکہ متنبہ ہو جائیں کہ دنیا کی زینت آخرت میں کام آنے والی نہیں۔

ش ۸ (صفحہ ۴۰۳) أَفَرَءَيْتَ الخ حضرت خباب بن الارت کا عاص ملعون پر کچھ قرض چاہتا تھا جب حضرت خباب تقاضہ کے لئے آئے تو بولا کہ اے خباب جب تک محمدؐ کا کفر نہ کرو گے میں تو کچھ دوں گا نہیں۔ حضرت خباب نے جواب دیا کہ اے کم بخت اگر تو مر کر پھر بھی زندہ ہو تب بھی تو یہ ناشائستہ حرکت مجھ سے نہ ہو۔ عاص بولا کہ اہا کیا میں مر کر پھر بھی زندہ ہوں گا۔ خباب نے جواب دیا کہ اس میں شک کس مردود کو ہے عاص بولا تو اچھا آخر وہاں بھی تو مجھ کو مال و اولاد ملے گی وہیں قرضہ وصول کر لینا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۴۰۴) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا الخ حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو اپنے ساتھیوں شیبہ اور عتبہ و امیہ کے فراق پر رنجیدہ ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ پاک مومنین کے قلوب میں تمہاری محبت ڈال دے گا کہ ہر ایک تم سے محبت کرے گا۔ جب اللہ پاک کسی نیک بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریلؑ کو مطلع فرما دیتا ہے۔ وہ بھی محبت کرنے لگتے ہیں اور آسمانوں پر ندا دے دیتے ہیں کہ فلاں مومن اللہ کا محبوب ہے تم سب فرشتے بھی اس سے محبت کرو۔ غرض سب کے دل میں اس مقبول بندہ خدا کی محبت ہو جاتی ہے پھر محبت زمین میں ڈال دی جاتی ہے تو تمام مخلوق اللہ کے اس ولی کو اپنا پیارا سمجھنے لگتی ہے اور وہ طبعی طور پر ہر ایک کا محبوب ہو جاتا ہے۔

ش ۱۰ (صفحہ ۴۰۴) طٰهٰ الخ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہو کے پیچھے اپنے نفس پر بڑی مشقت اٹھاتے تھے راتوں کو تہجد کی نماز میں ایک پاؤں پر کھڑے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ پاؤں سوج سوج جاتے تھے۔ ابوجہل نے اس پر بھی طعنہ زنی کی کہ محمدؐ پر تو قرآن اس لئے اترتا ہے تاکہ اپنے آپ کو رنج و تعب میں ڈالے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۴۱۳) وَيَسْأَلُونَكَ الخ بنی ثقیف کے مشرکین نے رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے محمدؐ پہاڑوں کا باوجود ان کی عظمت اور صلابت کے قیامت کے دن کیا حال ہونا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ جواب دے دو میرے پروردگار کی بے شمار قدرت کے سامنے ان کی کیا حقیقت ہے وہ تو ان کو دھول کر کے چاروں طرف کو ایسا بکھیرے گا کہ روئی کے گالے کی طرح اڑے اڑے پھریں گے۔

ش ۱۲ (صفحہ ۴۱۴) وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ الخ جبریلؑ وحی لاتے تھے تو سرور عالمؐ اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو وحی کا کوئی لفظ میرے خیال سے اتر جائے جلدی کر کے جبریلؑ کے ساتھ ہی ساتھ خود بھی پڑھنے لگتے تھے تو ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ گو اس سے پہلے سورۂ قیامہ میں بھی منع فرما کر تسلی کر دی تھی کہ ہم تم کو قرآن بھولنے نہ دیں گے اس کا یاد رکھوانا اور لوگوں تک پہنچوانا ہمارا ذمہ ہے لیکن بندہ بشر ہے شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہوں اس لئے یاد دلا کر پڑھنے اور سیکھنے کا طریقہ تعلیم فرمایا اور نسیان پر ابوالبشر آدم علیہ السلام کی مثل بیان فرمائی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۴۱۶) وَلَا تَمُدَّنَّ الخ سرور عالمؐ کے دولت کدہ میں ایک روز کوئی مہمان آ اترے وہاں اتنا کہاں کہ مہمان کی ضیافت کا سامان مہیا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافعؓ کو ایک یہودی کے پاس کچھ آٹا قرض لینے روانہ فرمایا اور کہلا بھیجا کہ میں اس کی قیمت ہلال رجب تک ادا کر دوں گا۔ یہودی نے کہا کہ میں محمدؐ سے قرض کا معاملہ نہیں کرتا۔ البتہ کچھ رہن رکھ جاؤ اس وقت فوراً تسلی خاطر عاطر کو یہ آیت نازل ہوئی اور سرور عالمؐ نے اپنی زرہ گروی رکھوا کر آٹا منگایا اور شرط ضیافت ادا فرمائی۔

شان نزول (اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ ۱۷)

ش ۱ (صفحہ ۴۱۷) مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ الخ جب

اہل مکہ نے نبی کریم سے درخواست کی کہ اگر آپ سچے نبی ہیں اور ہم کو مسلمان بنانا چاہتے ہیں تو کوہ صفا سونے کا پہاڑ بنا دیجئے جبریلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمدؐ تم چاہو تو ایسا کر دیا جائے لیکن یہ مدنظر رہے کہ اگر یہ اس پر بھی ایمان نہ لائے تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲ (صفحہ ۴۱۹) وَقَالُوا الخ جب مشرکین نے اللہ کے معزز بندوں یعنی فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتایا تو رد میں یہ آیت نازل ہوئی کہ بندہ کسی صورت سے اپنے خدا اور مولیٰ کا بیٹا بن نہیں سکتا پھر ہمارے بندوں کو ہماری بیٹیاں بتانا کس قاعدے سے صحیح ہو سکتا ہے۔ اسی لئے شریعت کا مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے یا بیٹی کو جو کسی کی غلام یا لونڈی ہو خرید لے تو وہ فوراً آزاد ہو جائے گی۔ اولاد باپ کی غلام بن کر ملک میں نہیں رہ سکتی۔

ش ۳ (صفحہ ۴۲۰) وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ الخ کافر کہا کرتے تھے کہ یہ شورش جو محمدؐ پھیلا رہے ہیں ان ہی تک محدود ہے جہاں یہ مرے پھر کچھ نہیں امن و اماں چین چاں ہو جائے گا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ کافر کیا باقی رہ جائیں گے کل نفس ذائقۃ الموت کا ناطق حکم تو سب کے لئے ہے۔ بعض کا قول ہے کہ جب نبی کریمؐ کو وقت وصال کے قریب آلگنے کی اطلاع دی گئی تو گو امتثال امر ربی سے مسرور تھے لیکن امت مرحومہ کے بے والی وارث رہ جانے کا خیال کر کے فرمایا کہ ان بے چاروں کا کون ہے؟ اس وقت یہ آیت اُتری کہ تمہارے انتقال کے بعد یہ تمہاری امت بھی مرنے والی ہے۔ ہمیشگی تو اللہ ہی کو زیبا ہے۔

ش ۴ (صفحہ ۴۲۱) وَاِذَا رَاٰكَ الخ ایک بار سرور عالمؐ کا گزر ابوجہل پر ہوا تو کمبخت ہنسا اور بنظر تحقیر دیکھ کر بولا کہ لیجئے صاحب بنی عبد مناف کے نبی یہ آ رہے ہیں۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۵ (صفحہ ۴۲۱) خُلِقَ الْاِنْسَانُ الخ نضر بن حارث عذاب الٰہی کی جلدی مچاتا تھا کہتا تھا کہ جو ہونا ہے کہیں ہو چکے اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۶ (صفحہ ۴۲۸) اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ الخ اللہ پاک نے پہلی آیت یعنی اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ الخ نازل فرما کر بت پرستوں کو متنبہ کیا کہ وہ بت جن کو تم اپنے ہاتھوں سے گھڑ کر پرستش کرنے لگے یہ سب تمہارے ساتھ جہنم کا ایندھن بنیں گے تو ابن الزبعری سن کر بولا کہ حضرت عزیرؑ، حضرت عیسیٰؑ اور فرشتوں کی بھی تو پرستش ہوئی ہے اور لوگوں نے اللہ کے سوا ان کو بھی معبود بنایا ہے کیا ان کو بھی دوزخ میں جھونکا جائے گا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جو ہمارے نیک بندے شرک سے بیزار اور کفر سے منع کرنے والے تھے ان کو دوزخ سے کیا نسبت وہ اس سے الگ رہیں گے۔

ش ۷ (صفحہ ۴۳۰) وَمِنَ النَّاسِ الخ نضر بن حارث ملعون کے بارے میں نازل ہوئی یہ کمبخت کٹا کافر اور بڑا جھگڑالو تھا۔ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتا اور قرآن مجید کو اگلوں کے قصے کہانیاں بتاتا اور حشر و نشر کا انکار کرتا تھا۔

ش ۸ (صفحہ ۴۳۱) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ الخ یہ آیت ابوجہل مردود کے بارے میں نازل ہوئی بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس جھگڑالو سے مراد نضر بن حارث ہے۔

ش ۹ (صفحہ ۴۳۱) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ الخ اعراب کی ایک جماعت مدینہ میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئی تو ان میں سے جس کو فائدہ ہوا یعنی اولاد ہوئی مال بڑھا تندرست رہا تو کہنے لگا کہ دین اسلام بڑا اچھا مذہب ہے مجھے اس میں فائدہ ہی فائدہ ملا اور جو بیمار ہوا اور اولاد نہ ہوئی مالی نقصان ہوا تو جدھر سے آیا ادھر ہی لوٹ گیا اور مرتد ہو کر کہنے لگا کہ مجھے یہ دین اسلام نامبارک ہے میرا تو نقصان ہی نقصان ہوتا رہا۔ اس کمبخت نے دنیا تو کھوئی تھی آخرت بھی کھو دی ؏

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کا رہا نہ ادھر کا رہا

ش ۱۰ (صفحہ ۴۳۳) هٰذٰنِ خَصْمٰنِ الخ ایک دفعہ اہل کتاب لگے مسلمانوں سے مناظرہ کرنے اور کہنے کہ مسلمانو! ہم کو اپنے اللہ سے تمہاری بہ نسبت زیادہ تعلق ہے۔ ہمارا پیغمبر تمہارے پیغمبر سے مقدم ہے اور ہماری کتاب تمہاری کتاب سے

پہلے نازل ہوئی مسلمانوں نے جواب دیا کہ ہم تو اپنے پیغمبر اور تمھارے پیغمبر دونوں کو سچا کہتے اپنے قرآن اور تمھاری کتاب یعنی توریت وانجیل سب پر ایمان لاتے ہیں اور تم باوجودیکہ ہمارے رسول اور قرآن دونوں کے صدق سے آگاہ ہوچکے ہو پھر بھی حسد کے مارے ایمان نہیں لاتے تو اب دیکھو کہ اب حق ہماری جانب ہے یا تمھاری طرف اس پر دونوں فریق کا حال بیان کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی۔ ابوذرؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت حمزہ عبیدہ بن الحارث، علی بن ابی طالب، عتبہ بن ابی شیبہ اور ولید بن عتبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۴۳۴) وَمَنْ يُّرِدْ الخ نبی کریمؐ نے عبداللہ بن انیس کو ایک انصاری اور ایک مہاجر کے ساتھ روانہ فرمایا راہ ہیں یہ لوگ اپنے نسب میں لگے ایک دوسرے پر فخر کرنے عبداللہ بن انیس نے غصہ ہو کر انصاری کو قتل کر دیا اور مرتد ہو کر مکہ بھاگ گیا اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۲ (صفحہ ۴۳۶) لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ الخ حج کی رسم اسلام سے پہلے بھی تھی مگر اس میں کفار نے بہت سی بیہودہ باتیں اور شرک کے گندے طریقے داخل کرلئے تھے منجملہ ان کے یہ بھی تھا کہ جب قربانی کرتے تو بیت اللہ پر گوشت بکھیرتے اور خون لیپتے تھے اسلام نے تمام بیہودہ رسموں کو دور کرکے نجاست سے پاک بنا کر عبادت کے رنگ میں رنگ دیا اور جب مسلمانوں نے حج میں اسی طریقے سے خانہ کعبہ کو گوشت و خون سے لیپنا چاہا تو ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی اور عمدہ اسلوب سے سمجھا دیا گیا کہ یہ گوشت پوست خون وغیرہ سب یہیں رہ جاتا ہے اللہ تک تمھاری نیتوں کا خلوص اور دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے خون لیپنے سے کیا کام چلتا ہے۔ پرہیزگار بن کر خالص نیت سے قربانی کرو اور خود بھی کھاؤ اور قناعت پیشہ گدائی پیشہ فقیروں کو بھی کھلاؤ۔ بس قربانی قبول ہوگئی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۴۳۶) اُذِنَ لِلَّذِيْنَ الخ کفار کی ایذادہی حد پر پہنچ گئی تھی بے چارے مظلوم صحابہ زخمی ہو ہو کر خدمت اطہر میں فریاد کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتے تھے کہ صبر کرو بھائیو صبر کرو۔ مجھ کو لڑنے اور جہاد کرنے کا حکم نہیں ہے۔ الغرض جب ہجرت کرکے مدینہ میں تشریف لائے تو بدلا لینے اور جہاد کرنے کی اجازت میں یہ آیت نازل ہوئی اس سے پہلے کچھ اوپر ستر آیتیں صبر کرنے اور لڑائی کی ممانعت میں نازل ہوچکی تھیں۔ یہ پہلی آیت ہے جس میں کافروں پر جہاد کرنے کی اجازت ملی۔

ش ۱۴ (صفحہ ۴۳۹) وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا الخ چند صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ مل کر جہاد کرتے ہیں وہ تو شہید ہو کر اعلیٰ مرتبے حاصل کرتے ہیں اور ہم زندہ واپس آجاتے ہیں اگر اپنی موت مرگئے اور کہیں شہید نہ ہوئے تو ہمارا کیا حال ہوگا تو اللہ پاک نے یہ دو آیتیں نازل فرما کر تسلی دے دی کہ چونکہ نیتیں تم سب کی جہاد میں متفق ہیں اس لئے ہماری بارگاہ سے سب کو رزق حسن مرحمت ہوگا۔

ش ۱۵ (صفحہ ۴۳۹) وَمَنْ عَاقَبَ الخ اتفاق سے محرم کی ۲۸ تاریخ کو نبی کریمؐ کے بھیجے ہوئے کچھ لشکر سے مشرکین کا سامنا ہوگیا تو مشرکین کا سامنا ہوگیا تو مشرکین نے باہم مشورہ کرکے اہل اسلام سے لڑنا چاہا۔ انھوں نے بہتیرے اللہ کے واسطے اور قسمیں دیں کہ محرم حرمت کا مہینہ ہے اس میں ہم سے نہ لڑو لیکن وہ کافر ملعون باز نہ آئے اور زیادتی کرنی شروع کردی تو مجبورًا مسلمانوں کو بھی لڑنا پڑا اور انجام کار غیبی نصرت سے فتح یاب ہوئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۴۴۰) لِكُلِّ اُمَّةٍ الخ مشرکین دھوکہ میں ڈالنے کی غرض سے اہل اسلام سے کہتے تھے کہ تم اپنے ہاتھ کے ذبح کئے ہوئے جانور تو کھا لیتے ہو اور اللہ کے ذبح کئے ہوئے یعنی مردار نہیں کھاتے ان کے قول کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی منسک کے معنی ذبح کے طریقے کے بھی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہم نے ہر امت کے لئے حلال جانور ذبح کرنے کا خاص قاعدہ مقرر کر رکھا ہے علیٰ ہذا اہل اسلام کے لئے بھی ذبح کا قاعدہ معین ہے تو کفار کو ان میں جھگڑنا اور عقلی تیر نہ چلانے چاہئیں۔ اللہ کے حکم کی تعمیل کرو، ذبیحہ کھاؤ مردار نہ کھاؤ۔

ش ۱۷ (صفحہ ۴۴۲) مَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ مالک بن صیف اور کعب بن اشرف نے دیگر یہود کے ہمراہ مل کر کہا کہ اللہ پاک نے تمام عالم کو چھ روز میں پیدا کیا لیکن تھک گیا ساتویں روز

بروز شنبہ تھکن ماندگی اتاری ان کی جہالت کا اظہار کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی۔

شان نزول (قد افلح ۱۸)

ش ۱ (صفحہ ۴۴۹) وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ الخ جب اہل مکہ پر قحط سالی کی تکلیف انتہا پر پہنچ گئی! مرداروں دخون تک کھانے کی نوبت آئی تب ابوسفیان مدینہ میں آکر سرور عالمؐ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے محمدؐ تم تو اپنے آپ کو رحمت للعالمین کہتے ہو پھر تمھاری اس رحمت عامؐ سے اہل مکہ کیوں محروم ہیں تم اپنے بڑوں کو تلوار سے قتل کرتے اور چھوٹوں کو بھوک اور قحط کی آگ سے جلاتے ہو۔ اس حال کے اظہار میں یہ آیت نازل ہوئی۔ حضور کی دعا سے قحط رفع ہو گیا تھا۔

ش ۲ (صفحہ ۴۵۴) اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ الخ ام مہزول نامی ایک عورت بڑی مالدار اور سخت فاحشہ اور بدکار تھی اس کا قول تھا کہ جو اس سے نکاح کرے گا اس کے تمام خرچ اخراجات کی یہ کفیل ہو جائے گی۔ ایک مسلمان نے اس سے نکاح کرنا چاہا اور چونکہ ایسی خبیث عورتیں مسلمانوں کے لائق نہیں بلکہ بدنامی کا باعث ہوتی ہیں اس لئے ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت سے زانیہ کے ساتھ نکاح حرام معلوم ہوتا ہے بعض مفسرین نے اس آیت کو منسوخ لکھا ہے اور بعض نے لفظ حُرِّم کی ضمیر کا مرجع فعل زنا اور فعل شرک کو قرار دے کر یہ معنی بیان کئے ہیں کہ یہ یعنی زنا اور شرک اہل اسلام پر حرام ہے۔ بدکار عورت سے شرعاً نکاح ہو تو جائے گا۔ لیکن مکروہ اور مسلمان کی شان کے خلاف ضرور ہے۔

ش ۳ (صفحہ ۴۵۴) وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الخ ہلال بن امیہ نے اپنی بی بی کے زنا کا اظہار نبی کریمؐ کے حضور میں کیا تو سرور عالم نے بقاعدہ شریعت فرمایا کہ اے ہلال یا تو چار گواہ لاؤ۔ ورنہ حد قذف یعنی پاک دامن کو زنا کی تہمت لگانے کی سزا میں تمھاری کمر پر اسی درے لگیں گے۔ انھوں نے عرض کیا کہ حضور ایسا ناشائستہ فعل کسی وقت میں دیکھ کر کوئی گواہ کہاں سے ڈھونڈتا پھرے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں کیا کروں اللہ کا حکم یہی ہے۔ یہ سن کر ہلالؓ نے قسم کھائی کہ یا رسول اللہ بخدا میں سچا ہوں اور امید ہے کہ اللہ پاک جلد مجھ کو سزا سے بچانے کی کوئی صورت نکالے گا اسی وقت لعان کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

ش ۴ (صفحہ ۴۵۵) اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ الخ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کو تشریف لے جاتے تو امہات المومنین یعنی ازواج مطہرات میں قرعہ ڈال لیا کرتے تھے جن کے نام کا قرعہ نکلتا ان کو ساتھ لے جاتے تھے۔ چنانچہ ہجرت کے پانچویں برس غزوہ مریسیع کے لئے جاتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نام کا قرعہ نکلا اور وہ سرور عالم کے ساتھ گئیں۔ واپسی میں مدینہ تھوڑی دور باقی رہ گیا تھا کہ ایک جگہ مقام ہوا حضرت عائشہ قضائے حاجت کو تشریف لے گئی تھیں وہاں ان کا ہار جو اپنی بہن حضرت اسماء سے مستعار لائی تھیں گم ہو گیا حضرت عائشہ جگہ پر واپس آئیں تو خبر ہوئی اس کے ڈھونڈھنے کو پھر واپس گئیں ڈھونڈھنے میں ذرا دیر لگی یہ لوٹ کر آئے نہ پائیں کہ لشکر کوچ کر گیا اور چونکہ بی بی عائشہ ہلکے بدن کی اور دبلی پتلی تھیں۔ ساربان سمجھا کہ اپنے کجاوے میں ہیں بند کا بند اونٹ پر لاد لیا۔ جب بی بی عائشہ واپس ہوئیں تو میدان صاف دیکھا جنگل بیابان آدم نہ آدم زاد! متحیر ہوئیں آخر اس خیال سے کہ جب میرا کجاوہ مجھ سے خالی پایا جائے گا تو ضرور کوئی نہ کوئی مجھ کو ڈھونڈھنے یہاں آئے گا اسی جگہ بیٹھ گئیں۔ لشکر کے پیچھے ایک آدمی لشکر کی گری پڑی چیزیں اٹھا لینے کی غرض سے ذرا فاصلے پر رہا کرتا ہے۔ اس سفر میں اتفاق سے وہ شخص صفوان بن معطل تھے جب وہ یہاں تک پہنچے تو دور سے آدمی کی پرچھائیں دیکھی قریب آکر معلوم کیا کہ ام المومنین عائشہ ہیں۔ حضرت عائشہ نے نامحرم شخص آتا دیکھ کر چادر سے منہ ڈھانپ لیا۔ صفوان بن معطل نے فوراً اونٹ سے اتر کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کو اونٹ پر سوار کر لیا اور مہار ہاتھ میں لے کر آگے آگے ہو لئے بات تو صرف اتنی تھی اس پر منافقوں نے عیب لگانا شروع کیا اور مہینہ بھر تک برابر اس کا چرچا رہا۔ اس کا سب سے بڑا حصہ لینے والا کمبخت عبد اللہ بن ابی رئیس المنافقین تھا سرور عالم نے سنا تو سخت رنجیدہ ہو کر بی بی عائشہ سے کشیدگی اختیار فرمائی حضرت عائشہ کو بھی اس ناگفتہ بہ واقع کی خبر ہوئی بیمار تو پہلے ہی سے تھیں اس رنج وصدمہ میں اور بھی نڈھال ہو گئیں اور اجازت لے کر میکے چلی گئیں تین دن متواتر روتے روتے دم نہ لیا تمام تمام رات آنکھوں میں گزری۔ آنکھ کا

آنسو نہ تھما سرور عالم نے جس قدر تحقیق و تفتیش فرمائی پاک بی بی کی عفت ہی ثابت ہوئی آخر کار پیشوائے امت محمد بی بی عائشہ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ عائشہ تیری طرف سے مجھ کو ایسی خبر پہنچی ہے اگر واقع میں تو بری ہے اور یہ محض لوگوں کا اتہام ہی اتہام ہے تو اللہ پاک عنقریب تیری برأت نازل فرمائے گا اور اگر یہ اتہام نہیں ہے بلکہ ایسا ہو گیا ہے تو انسان خطا کا پتلا ہے تجھے گناہ سے توبہ کرنی چاہیئے۔ بی بی عائشہ نے صرف اتنا تو کہا کہ میں اس کے سوائے کہ یوسف کے باپ کی طرح فصبرٌ جمیل کہہ کر چپ رہوں اور کیا کہہ سکتی ہوں اگر اپنے آپ کو سچا کہوں تو تم کو یقین نہ آئے گا اللہ خوب جانتا ہے کہ کون سچا ہے اور رنج کے مارے روتی ہوئی پلنگ پر جا لیٹیں اسی وقت اللہ پاک نے بڑے زور شور سے ام المومنین حضرت عائشہ کی برأت میں پورے دو رکوع ورزق کریم تک نازل فرمائے اس آفت میں بہت لوگ پھنسے تھے چرچا ہونے میں بعض مسلمانوں نے تو صاف جھٹلایا اور بول اٹھے کہ یہ صریح طوفان ہے اور بہتیرے مسلمان سن کر چپ رہے اور بعض لوگ ہنس ہنس کر اس کا ذکر کرتے اور بعض افسوس کے ساتھ مذکور کرتے تھے سوائے ان کے کہ جنھوں نے اس کو صاف طور پر جھوٹا بہتان کہہ دیا تھا باقی سب کو الزام دیا گیا اور حرم محترم کے تہمت لگانے والوں کو حد قذف میں اسی درے مارے گئے۔

ش ۵ (صفحہ ۴۵۶) وَلَا يَأْتَلِ الخ حضرت ابوبکر کا ایک مفلس وحاجت مند عزیز جس کا نام مسطح تھا اور تھا اہل بدر اور مہاجرین میں سے یہ بھی شامت اعمال سے اس بہتان کے چرچے میں شامل تھا۔ حضرت ابوبکرؓ ہمیشہ اس کی روپیہ پیسہ سے امداد فرمایا کرتے تھے لیکن اس واقعہ کے بعد میں اس کو دینے دلانے سے دست کش ہو کر قسم کھائی کہ اس کو کبھی کچھ نہ دوں گا اللہ پاک نے اس کی سفارش میں یہ آیت نازل فرمائی اور آیت مقدسہ کے نازل ہوتے ہی حضرت ابوبکرؓ نے جو سرتاسر للہیت میں غرق تھے بدستور امداد جاری فرما کر قسم کھائی کہ اس سے کبھی ہاتھ نہ روکوں گا۔

ش ۶ (صفحہ ۴۵۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الخ ایک انصاریہ عورت نے خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ میں بسا اوقات اپنے گھر میں ایسی حالت پر ہوتی ہوں کہ دوسرے کا مجھ کو ایسی حالت پر دیکھنا ناگوار گزرتا ہے اپنا گھر ہی تو ہے کبھی کوئی عضو کھلا ہوتا ہے اور یکایک کوئی آجاتا ہے تو سخت ناگوار گزرتا ہے۔ اس پر بلا اجازت گھروں میں جانے کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۷ (صفحہ ۴۵۸) لَيْسَ عَلَيْكُمْ الخ جب پہلی آیت سے عام طور پر دوسرے گھروں میں بلا اجازت جانا منع ہو گیا تو ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اکثر تجارت کو مکہ اور مدینہ کے درمیان آتے جاتے چوپال اور سرائے کی طرح ایسے غیر آباد مکانات میں ٹھہرنا ہوتا ہے جہاں نہ کوئی آدمی ہوتا ہے نہ آدم زاد وہاں بھلا کس سے اجازت لیں اور کس کو سلام علیک کریں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ وہاں نہ اجازت کی ضرورت ہے نہ سلام کی۔

ش ۸ (صفحہ ۴۵۹) وَلَا يَضْرِبْنَ الخ عورتیں پاؤں میں کڑے اور جھانور وغیرہ پہن کر چلنے میں ایسے زور سے زمین پر رکھتی تھیں کہ دھماکے سے ان کے بجنے کی آواز سنائی دیتی تھی اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۴۵۹) وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الخ خویطب بن عبدالعزیٰ کے غلام صبیح نے مکاتبت چاہی تھی خویطب نے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر غلام یا باندی غلامی سے نجات حاصل کرنا چاہے تو اس کے آزاد کرنے میں بخل نہ کرو مکاتب بنا دو، تاکہ جب بدل کتابت ادا کر دے تو آزاد ہو جائے۔

ش ۱۰ (صفحہ ۴۵۹) وَلَا تُكْرِهُوا الخ عبداللہ بن ابی کے پاس چھ باندیاں تھیں۔ معاذہ، مسیکہ، امیمہ، عمرہ، اروی، قتیلہ، ان کا آقا ان کو زنا پر مجبور کرتا تھا اور خرچی کی کمائی لیتا تھا اس میں سے مسیکہ اور امیمہ نے اس کی شکایت سرور عالم سے کی تو ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۴۶۰) وَالَّذِينَ كَفَرُوا الخ عتبہ بن ربیعہ بن امیہ ظہور نور اسلام اور بعثت سید الانام سے پہلے پہلے سچے دین کا طالب اور عزلت گزین عابد خلوت نشین راہب بن کر ریاضت شاقہ کیا کرتا تھا۔ جب اسلام چمکا اور سرور عالمؐ

نبی ہوئے تو اس کمبخت ازلی نے توفیق اسلام نہ پائی اور ایمان نہ لایا اس کے سارے اعمال برباد ہونے کے اظہار میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۲ (صفحہ ۴۶۲) وَاِذَا دُعُوْٓا الخ بشر نامی منافق کا ایک یہودی سے کسی زمین پر جھگڑا ہو گیا! یہودی تو قضیہ طے کرانے اپنے حریف (منافق) کو سرور عالم کی خدمت میں لے جانے لگا۔ لیکن منافق بولا کہ نہیں محمد تو ہمارے اوپر ظلم کریں گے اس لئے وہاں جانا ٹھیک نہیں ہے چلو کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرالیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۴۶۳) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ الخ جب فقراء مہاجرین کفار کی ایذا دہی کے باعث مکہ چھوڑ کر مدینہ میں آرہے تب بھی مفسدین کفار نے چین نہ لینے دیا ہمیشہ قبائل عرب سے اتفاق کر کر کے جنگ کی تیاریاں کرتے اور فتنہ انگیز پیغام سے ڈراتے تھے اسی خوف سے بسا اوقات مسلح ہتھیار بند رہا کرتے تھے۔ اسی ہول و ہراس میں ایک دن کہنے لگے دیکھئے ہمارے دن کب پھریں اور کس روز امن و اطمینان سے زندگی گزرے بشارت میں یہ تسلی آمیز آیت نازل ہوئی کہ اب جلد سلطنت مل جاتی ہے۔

ش ۱۴ (صفحہ ۴۶۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ الخ ایک بار سرور عالم نے حضرت عمر کے بلانے کے لئے ایک انصاری غلام مدلج بن عمر کو ٹھیک دوپہر کے وقت بھیجا تو مدلج بن عمر بلا اجازت لئے ہوئے حضرت عمر کے دولت خانے میں جا داخل ہوئے اتفاق ایسا ہوا کہ سیدنا عمرؓ اس وقت اپنی بیوی سے ملاعبت میں مشغول تھے اس لئے اس طرح غلام کا ایسے وقت یکایک آجانا بہت ہی برا معلوم ہوا اس وقت حضرت عمرؓ نے دعا کی اور کہا کہ کاش حق سبحانہ تعالیٰ ممانعت فرمادے کہ کوئی کسی کے گھر میں بلا اجازت نہ گھس آیا کرے۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۵ (صفحہ ۴۶۴) لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى الخ بسا اوقات کوئی شخص لنگڑے لولے اندھے اپاہج کو کھانا کھلانے بلا تکلف اپنے اقارب خالہ ماموں کے گھر لے جاتا تو وہ اپاہج اس کو برا سمجھتے تھے کہ یہ تو ہم کو دوسروں کے گھروں میں لے جایا کرتے ہیں رخصت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۴۶۵) اَوْ مَا مَلَكْتُمْ الخ جہاد کے شوقین صحابہ جب سفر میں جاتے تھے تو محتاج اندھے اپاہجوں کو اپنے مکان کی کنجیاں سونپ جاتے تھے اور اجازت دے جاتے کہ جس شے کی ضرورت ہو اپنا گھر سمجھ کر نکال کر کھالیں وہ لوگ اس میں مضائقہ سمجھتے اور کہتے تھے کہ خوشی سے تو انھوں نے اجازت دی ہی نہیں ناجائز طور پر ہم اس طرح سے ان کا مال کھانا پسند نہیں کرتے اس وقت یہ آیت نازل فرما کر رخصت و اجازت مرحمت فرمادی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۴۶۵) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ الخ انصار کی عادت تھی کہ تاوقتیکہ کوئی مہمان ان کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہو جاتا تھا اس وقت تک نوالہ نہ توڑتے تھے تو اجازت میں یہ آیت نازل ہوئی کہ سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ دونوں جائز ہیں

ش ۱۸ (صفحہ ۴۶۵) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الخ دشمنوں سے حفاظت کرنے کی غرض سے جب سرور عالم نے اپنے جاں نثار مسلمانوں کے ساتھ مل کر مدینہ کے گرد خندق کھودنی شروع فرمائی تو منافقین اول تو آتے ہی تھے الکساتے اور کسمساتے ہوئے! پھر اس پر طرہ یہ کہ ذرا سا ظاہر داری کے طور پر کام کیا اور بلا اطلاع کھسک گئے اور شیدائے رسول صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جان توڑ کر محنت کرتے اور پوری جانکاہی سے پتھر پتھر کھود کھود کر باہر نکالتے تھے۔ البتہ اگر کوئی اشد ضرورت پیش آتی تھی تو آقائے نامدار سے اجازت لے کر ہو آتے تھے مسلمانوں کی بشارت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۹ (صفحہ ۴۶۵) لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ الخ بعض لوگ سرور عالم کو آواز دیتے تو یا محمد یا ابا القاسم کے لفظ سے پکار لیتے تھے اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی کہ رسول کو پکارا کرو تو تعظیم کے الفاظ سے پکارا کرو یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہا کرو۔

ش ۲۰ (صفحہ ۴۶۷) تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ الخ مقول

ومالدار قریش نے محبوب الٰہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فقروفاقہ پر طعنہ زنی کی اور عار دلائی تو رضوان داروغہ جناں یہ آیت لے کر حاضر ہوئے اور ایک نور کا طبق پیش کش کر کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے کہ پیارے اگر تیری خواہش ہو تو لے یہ دنیا کے خزانوں کی کنجیاں تیرے تصرف واختیار میں دی جاتی ہیں اور آخرت کی ان بیشمار نعمتوں میں سے جو تیرے لئے تجویز ہو چکی ہیں مچھر کے پر کی برابر کمی کر دی جائے گی یہ سن کر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اے رضوان مجھے دنیا کی ضرورت نہیں ہے میں تو فقر کو پسند کرتا ہوں اور اسی حال میں رہنا چاہتا ہوں کہ ایک وقت پیٹ بھر کر شکر کروں اور دوسرے وقت فاقہ ہو تو صبر کروں تاکہ صبر و شکر دونوں کا درجہ حاصل ہو۔

ش ۲۱ (صفحہ ۴۶۸) وَمَآ اَرْسَلْنَا الخ جب سرور عالم کو فاقہ کشی پر کفار قریش نے عار دلائی اور کہا کہ یہ محمد کیسے رسول ہیں جو ہماری طرح معاش کے محتاج اور روزی کے خواہش مند اور طلب گار ہیں۔ ہماری ہی طرح کاروبار کرتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں تو آنحضرت کو اس سے رنج و غم لاحق ہوا اور تسلی خاطر عاطر کے لئے یہ نازل ہوئی۔ نیز عار کے اعتراض کا جواب بھی ہو گیا کہ اگر ہم رسول کو مالدار کر دیتے تو پھر تمھاری آزمائش پوری پوری نہ ہوتی محمد کے مالدار ہونے کے وقت ان پر ایمان لانے میں دنیا کی طمع اور روپیہ پیسے کی حرص کا لگاؤ ہوتا اس لئے ہم نے اپنے پیارے پیغمبر کو فقر کے زیور سے آراستہ کیا ہے تاکہ اس افلاس و تنگ دستی کے باعث ان کے مدارج بلند ہوں اور تمھاری آزمائش ہو جائے کہ اب اس حالت میں کون ایمان لاتا ہے اور کون کفر کرتا ہے۔ کیونکہ دنیا طلبی اور زر و مال کے لالچ سے کنارہ کش ہو کر لوجہ اللہ ایمان لانا تو اسی صورت میں ہے۔

شان نزول (وَقَالَ الَّذِیْنَ ۱۹)

ش ۱ (صفحہ ۴۶۹) وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ الخ عقبہ بن ابی معیط نے ایک بار لوگوں کی دعوت کی اور سرور عالم ؐ کو بھی بلایا آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ میں تو تیرا کھانا اس وقت تک ہرگز بھی نہ کھاؤں گا جب تک تو مسلمان نہ ہو اس پر عقبہ ایمان لے آیا اور کلمہ پڑھ لیا۔ غرض اس کے دوست ابی بن خلف کو اس امر کی خبر لگی تو وہ فوراً عقبہ کے پاس آیا اور بولا کہ اے عقبہ میری تیری دوستی منقطع ہو گئی جب تک محمد کا کفر نہ کرے گا اس وقت تک مجھ سے تیرا تعلق کچھ نہیں۔ نتیجہ اس گفت و شنید کا یہ ہوا کہ ابی کے اغوا سے عقبہ پھر مرتد ہو گیا اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ قیامت کو معلوم ہو گا کہ یہ ظاہری دوست جان کا ایسا دشمن تھا جس نے تسمہ بھی لگا نہ چھوڑا۔ اس روز عقبہ آرزو کرے گا کہ کاش میں ابی بن خلف کو دوست نہ بناتا۔ اس کمبخت عقبہ مردود نے مرتد ہو کر اپنے منھ کا تھوک روئے مبارک صلعم و عارض مقدس سرور عالم پر ڈالنا چاہا بحکم الٰہی وہ تھوک آگ کی دو چنگاریاں بن کر اسی ملعون کے دونوں رخساروں پر جا پڑا اور جھلسنے کے یہ دونوں نشان تادم مرگ اس کے کلوں پر رہے۔

ش ۲ (صفحہ ۴۷۰) وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ ایک مرتبہ مشرکین نے کہا کہ اچھا جیسا کہ محمدؐ اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں اگر واقع میں سچے نبی ہیں تو اللہ پاک ان کو تھوڑی تھوڑی وحی نازل فرما کر بار بار تکلیف کیوں دیتا ہے۔ ایک دم سارا قرآن کیوں نہیں نازل ہو گیا اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ بیوقوفو اس سے مقصود یہ ہے کہ حسب ضرورت باقتضائے وقت تھوڑے تھوڑے احکام اترتے رہیں اور سچے اللہ کا سچا کلام بآسانی یاد بھی ہوتا رہے۔

ش ۳ (صفحہ ۴۷۱) اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ الخ مشرکین لکڑی، پتھر اور مٹی کی پرستش کیا کرتے تھے۔ جب کبھی کوئی لکڑی خوبصورت دیکھی یا کوئی مٹی پتھر عمدہ پایا تو فوراً اسی کو لے لیا اور اس کا بت بنا کر پوجنا شروع کر دیا۔ پہلا پرانا بت چھوڑ دیا ان کا حال شقاوت مآل بیان کرنے کو یہ آیت اللہ پاک نے نازل فرمائی۔

ش ۴ (صفحہ ۴۷۴) وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ الخ ایک دفعہ حضرت ابن مسعود رضؓ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے آنحضرت ؐ نے جواب دیا کہ سب سے بڑا گناہ تو یہ ہے کہ تو اس اللہ وحدہ لاشریک

کے ساتھ کسی چیز کو شریک گردانے کہ جس نے تجھے پیدا فرمایا اس کے بعد حضرت ابن مسعود نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے آنحضرت ؐ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو ناحق صرف اس خوف سے مار ڈالے کہ وہ تیرے کھانے میں تیری شریک ہوجائے گی حضرت ابن مسعود نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے آنحضرت ؐ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی پڑوسن ہمسائی سے زنا کی حرکت کر بیٹھے۔ اسی وقت اللہ پاک نے آنحضرت ؐ کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۵ (صفحہ ۴۷۵) اِلَّا مَنْ تَابَ الخ چند مشرکین مکہ نے خدمت سرور عالم میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے محمدؐ ہم سے شرک بھی سرزد ہوا اور بہتیرے ناحق خون بھی ہوئے زنا کے علاوہ دوسرے چھوٹے بڑے فسق و فجور کا صدور بھی ہوا اب یہ بتاؤ وہ معبود حقیقی جس کی عبادت کی جانب تم ہم کو بلایا کرتے ہو ہماری خطائیں بھی معاف فرمادے گا یا نہیں اگر وہ ان گناہوں کو معاف فرمادے تو ہم ایمان لاسکتے ہیں اسی وقت ہر گناہ گار کی توبہ مقبول ہوجانے کے ظاہر فرمانے کو جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۶ (صفحہ ۴۷۶) طٰسٓمّٓ الخ جب قرآن جیسی بے مثل فصیح و بلیغ کتاب سرور عالم ؐ پر نازل ہوئی اور اس پر بھی کفار عرب ایمان نہ لائے تو سرور عالم ؐ جن کو اپنی قوم کے ایمان کا بغایت اشتیاق تھا سخت مغموم ہوئے تو تسلی کے لئے انبیاءؑ کے قصے سنانے کو یہ مقدس سورت نازل ہوئی۔ اس سورت کا نام سورۃ الجامعہ بھی ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ کہ طٰ اشارہ ہے ذوالطول کی جانب اور سٓ اشارہ ہے قدوس کی طرف اور مٓ رحمٰن تو طسم کا یہ مطلب ہوا کہ وہ اللہ جو بڑے انعام و کرم والا۔ ہر عیب سے پاک! بڑا مہربان ہے۔

ش ۷ (صفحہ ۴۸۸) وَمَا تَنَزَّلَتْ الخ کفار قریش کہا کرتے تھے کہ محمد کے پاس ایک دیو آیا کرتا ہے اور وہ ان کو قرآن سکھاتا پڑھاتا ہے یہ اس سے سیکھ کر لوگوں کو سنانے لگتے ہیں۔ اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۸ (صفحہ ۴۸۸) وَالشُّعَرَآءُ الخ دو شاعر جن میں سے ایک انصاری اور دوسرا کسی اور قوم کا تھا۔ زمانہ نبی کریم میں اسلام کی مذمت اور سرور عالم کی ہجو میں اشعار کہا کرتے تھے۔ ان کی قوم کے بہتیرے جاہل ان کی پیروی کرتے اور یہ ناجائز اشعار سنا کرتے تھے ان کی مذمت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۴۸۸) اِلَّا الَّذِیْنَ الخ جب پہلی آیت میں شعراء کی مذمت بیان فرمائی گئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم حاضر خدمت مبارک ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ ہم بھی شاعر ہیں اور آیت عام طور پر شاعروں کی مذمت بیان کر رہی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور ان مسلمان جائز و مستحسن شعر کہنے والوں اور اسلام کی طرف سے برائی رفع کرکے کفار سے بدلہ لینے والے دنداں شکن جواب دینے والوں کو مستثنٰی فرمایا گیا۔

شانِ نزول (اَمَّنْ خَلَقَ ۲۰)

ش ۱ (صفحہ ۵۰۷) فَلَمَّا جَآءَ هُمُ الْحَقُّ الخ کفار مکہ حضرت موسیٰؑ کے معجزات سن کر کہنے لگے کہ ایسے معجزے اگر محمدؐ پر نازل ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے اس کے بعد جب یہود سے پوچھا اور توریت کے احکام اسی قرآن کے موافق اور اپنی مرضی کے خلاف سنے کہ بت پرستی کفر ہے اور آخرت کا جینا برحق ہے اور جو جانور اللہ کے نام پر ذبح نہ کیا جائے وہ مردار ہے وغیرہ وغیرہ تو لگے دونوں کا انکار کرنے اور کہنے کہ ہم نہ اسے مانیں اور نہ اُسے سنیں۔

ش ۲ (صفحہ ۵۰۸) اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الخ ان اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی جو قرآن پر بھی ایمان لے آئے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ۔

ش ۳ (صفحہ ۵۰۸) اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ الخ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کے ایمان کے بغایت مشتاق تھے اس کے مرتے وقت اس کے پاس آپ تشریف لائے۔ سرہانے بیٹھ کر فرمایا کہ چچا تم ایک بار کلمہ پڑھ لو تاکہ میرے ہاتھ جنت آجائے اور قیامت کے روز مجھے تمہاری مغفرت کرانے کا پہلو

مل جائے۔ ابو طالب نے کہا کہ اے محمدؐ اگر اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ قریش کی عورتیں مجھ کو عار دلائیں گی اور کہیں گی کہ ابو طالب نے موت سے ڈر کر بھتیجے کا آخر وقت میں کلمہ پڑھ لیا تو میں کلمہ پڑھ کر ضرور تیرا دل خوش کر دیتا۔ لیکن کیا کروں ننگ و عار کا خیال زبان نہیں ہلانے دیتا غرض اسی حال میں انتقال ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا کے کفر پر مرنے اور دنیا سے بے نصیب خالی ہاتھ جانے کا ملال ہوا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۵۰۸) وَقَالُوٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الخ ایک بار حارث بن عثمان بن نوفل خدمت رسالت مآب میں حاضر ہو کر بولا کہ اے محمدؐ ہم خوب جانتے ہیں کہ تمہارا اتباع ہمارے لئے سعادت دارین کا باعث ہے لیکن کیا کریں اگر تمہاری پیروی کریں تو تمام عرب ہمارا دشمن بن جائے گا اور سب سے مقابلے کی ہم میں طاقت ہے نہیں اور اس وقت یقیناً اہل عرب ہم کو حرم سے نکال باہر کریں گے اس لئے ہم ایمان نہیں لاتے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۵ (صفحہ ۵۰۹) اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ الخ حقانیت دین اسلام اور صداقت رسالت خیر الانام کے بارے میں حضرت علی و حمزہ رضی اللہ عنہما کا ابو جہل سے بہت مناظرہ ہوا تو یہ آیت ارباب کمال اور اصحاب ضلال کا تفاوت ظاہر کرنے کو نازل ہوئی۔

ش ۶ (صفحہ ۵۱۰) وَرَبُّكَ يَخْلُقُ الخ سرداران عرب کہا کرتے تھے کہ بھلا اللہ پاک نے محمد ہی کو پیغمبری کے لئے کیوں منتخب فرمایا۔ مکہ و طائف کے کسی باوقعت معزز سردار پر وحی نازل ہونی چاہیے تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۷ (صفحہ ۵۱۲) اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ الخ جب سرور عالم مکہ سے باہر نکلے اور مقام جحفہ میں پہنچے تو شوق مکہ اور محبت وطن نے جوش مارا۔ فوراً جبریل یہ آیت لائے اور بشارت دے کر وعدہ سے مطمئن فرمایا۔

ش ۸ (صفحہ ۵۱۳) وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا الخ اغنیاء کفار نے کہا کہ اے محمدؐ ہم اپنے نصف مال دے کر تم کو مالدار بنا دیں اور اپنے قبیلہ میں بہتر سے بہتر عورت تمہارے نکاح میں دے دیں۔ تم ہم کو دین اسلام کی تبلیغ نہ کرو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۵۱۴) الٓمّٓ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ الخ بہتیرے مسلمان ہجرت کر چکے تھے اور بہتیرے نو مسلم اسلام تو لا چکے تھے لیکن رہتے مکہ ہی میں تھے ان نو مسلم باشندگان مکہ کو ان کے احباب و اقارب نے مدینہ سے لکھا کہ تاوقتیکہ تم ہجرت نہ کرو گے اس وقت تک کامل الایمان نہ بنو گے اس تحریر پر وہ لوگ مدینہ کے حاضر ہونے کے ارادے سے مکہ سے باہر نکلے تو مشرکین ان کے سدِ راہ ہوئے اس لئے ان کو مکہ واپس ہونا پڑا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ مہاجرین نے ان کو اس آیت کے نزول سے اطلاع دی تو وہ پھر نکل کھڑے ہوئے مشرکین پھر مانع ہوئے۔ غرض مقابلہ ہوا کچھ شہید ہوئے اور کچھ نجات پا کر بخیر و عافیت سرور عالم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو گئے اس پر والذین جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا الخ نازل ہوئی۔

ش ۱۰ (صفحہ ۵۱۴) وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ الخ جب حضرت سعد بن وقاصؓ دولت اسلام سے مالا مال ہوئے تو ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان نے قسم کھائی کہ اے سعد جب تک میں زندہ ہوں گی نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی۔ یہاں تک کہ تو محمدؐ کا کفر اور انکار کرے اور یہ تو بھی جانتا ہے کہ ماں کی اطاعت کا ہر شخص کو حکم ہے۔ حضرت سعد نے سرور عالم سے عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ بیشک ماں کی تابعداری اولاد کی سعادت مندی ہے لیکن شرک و کفر اور اللہ کی نافرمانی میں نہیں اور یہ حمنہ تو کافر بنانا چاہتی ہے اس لئے ہرگز کہنا نہ ماننا چاہیئے۔

ش ۱۱ (صفحہ ۵۱۵) وَمِنَ النَّاسِ الخ چند لوگ زبان سے ایمان لے آئے تھے۔ لیکن جب کسی قسم کی تکلیف پہنچتی تھی تو گھبرا اٹھتے اور فتنہ میں پڑ جاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

❋

شانِ نزول (اتل ما اوحی ۲۱)

ش ۱ (صفحہ ۵۲۱) اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ الخ ایک جوان انصاری پنج وقتہ بالالتزام سرورِ عالمؐ کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے لیکن کوئی گناہ ایسا نہ تھا جس کے مرتکب نہ ہوں الغرض صورت حال سرورِ عالمؐ سے بیان کی گئی تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس کو عنقریب اس کی نماز گناہوں سے روک دے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا چند ہی دن گزرے تھے کہ وہ تمام ناشائستہ حرکات سے تائب ہوگئے اور زہاد صحابہ میں سے بن گئے اس وقت سرورِ عالمؐ کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲ (صفحہ ۵۲۲) اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ الخ چند مسلمان کچھ ایسی کتابیں لائے کہ جن میں ان لوگوں نے وہ باتیں درج کر رکھی تھیں جو یہود سے سنی تھیں سرورِ عالمؐ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو گمراہی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے نبی کی لائی ہوئی باتوں کو چھوڑ کر دوسروں کی لائی ہوئی باتوں کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۵۲۲) یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ الخ ابتدائے اسلام میں بے چارے مسلمان اپنے ضعف و قلت کے باعث کفار کے نرغہ میں پھنسے ہوئے تھے اور وہ ان کو خدائے واحد کی عبادت کرنے سے مانع آتے تھے۔ چنانچہ اسی تراسی گھر حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے اور سرورِ عالمؐ معہ دیگر اصحابؓ کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ لیکن بعض مسلمان تعلقات معاش و قلت زاد اور کمی استعداد کے باعث بدستور مکہ میں ٹھہرے رہے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ان کو حکم ہوا کہ ملک خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست۔ کوئی دن کی زندگی ہے جہاں بنے گزار دو! حُبِّ وطن فکر معاش چھوڑ دو ہماری طرف لو لگاؤ۔ کیونکہ انجام کار سب کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔

ش ۴ (صفحہ ۵۲۳) اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا الخ پچھلی آیت جو ہجرت کی ترغیب میں نازل ہوئی تھی اس کو سن کر مسلمانانِ مکہ نے ہجرت کا مصمم ارادہ کیا۔ لیکن طبیعت میں یہ خطرہ گزرا کہ وہاں مدینہ میں اسباب معاش مہیا نہ ہوئے تو کیسی ہوگی؟ اس وقت توکل کی ترغیب میں اور صابرین متوکلین کے اجر بیان کرنے کے بارے میں اور نظریہ رزاقِ مطلق رکھنے کے حکم میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۵ (صفحہ ۵۲۴) اَوَلَمْ یَرَوْا الخ کفار مکہ نے کہا کہ اے محمدؐ ہم کو تمہارے دین میں داخل ہونے سے صرف اسی بات کا اندیشہ ہے کہ ہم تھوڑے سے ہیں اور اہل عرب بکثرت ہیں اگر ہم مسلمان ہوگئے اور ہمارے بھائی بند اہل عرب کو اس کا علم ہوگیا تو ہم فوراً اچک لئے جائیں گے اور وہ لوگ ہم کو پکڑ کر ذلیل کریں گے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۶ (صفحہ ۵۲۴) الٓمّٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ الخ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مملکت روم نصاریٰ کے قبضے میں تھی اور فارس پر مجوس مسلط تھے۔ خسرو پرویز شاہ فارس نے اپنے دو بہادر سرداروں شہر بار اور فرخان کی ماتحتی میں ایک لشکر جرار روانہ کر کے روم پر حملہ کیا اور روم کے سرحدی چند شہر فتح کر لئے الغرض روم نے شکست کھائی تو روم کی اس مغلوبیت پر اہل مکہ کو مسلمانوں پر آوازے کسنے کا موقع مل گیا اور مسلمانوں کو رومیوں کی ہزیمت کا رنج تھا اس لئے کہ روم بھی اہل کتاب تھے اور اہل فارس آتش پرست اور بے دین مشرکین مکہ جیسے تھے۔ کفار مکہ طعنہ زنی اور شماتت کی راہ سے لگے کہنے کہ مسلمانو! یہ فارس کا روم پر غلبہ ہمارے لئے فال نیک ہے۔ جس طرح آتش پرست (یعنی فارس) نصاریٰ اہل کتاب (یعنی روم) پر غالب ہوئے اسی طرح کوئی دن میں ہم بت پرست تم قرآن والوں پر فتح اور غلبہ پائیں گے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ گو اس وقت اہل روم مغلوب ہوگئے مگر وہ چند سال بعد اہل فارس پر غالب ہوں گے۔ چنانچہ ہجرت کے بعد دس سال کے اندر ایسا ہی ہوا منجملہ دلائل نبوت کے یہ واقعہ بھی ایک مستقل معجزہ اور سچی پیشین گوئی سرورِ عالمؐ کے برحق نبی ہونے کی مستحکم دلیل ہے۔ کیونکہ دو زبردست سلطنتوں کے بارے میں برسوں پہلے بڑے وثوق کے ساتھ ایک قطعی فیصلہ دے دینا بغیر وحی کے ناممکن ہے نہ پیغمبر کے سوا دوسرے سے ہو سکتا ہے چند سال بعد دونوں سلطنتوں میں مقابلہ ہوا اور اللہ کے سچے وعدے کا اظہار اس طرح ہوا کہ نصاریٰ روم کو اہل فارس پر فتح حاصل ہوئی تو اس کا شہرہ اڑا اور یہ مژدہ عرب میں اس دن پہنچا جس

روز مسلمانوں نے جنگ بدر میں کفار مکہ پر فتح پائی تھی۔

ش ۷ (صفحہ ۵۲۷) وَهُوَ الَّذِيْ الخ جب کفار نے مُردوں کے زندہ ہونے سے تعجب کا اظہار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی یعنی یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ ایک شے کا ایجاد اور انشاء ذرا دشوار ہوتا ہے اور اس کا اعادہ اور دوہرا دینا آسان اور ہم کو تو دونوں باتیں آسان ہی آسان ہیں کسی امر میں دشواری پیش ہی نہیں آتی اگر اپنی حالت ہی پر قیاس کرتے تب بھی آخرت کے زندہ ہونے اور دوبارہ پیدا ہو جانے کے منکر نہ ہوتے بلکہ خیال کرتے کہ جس نے اول پیدا کیا وہی موجد بآسانی بلا دقت دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے کیونکہ اعادہ فی نفسہٖ ایجاد سے سہل ہے اور جہاں سب کچھ ایک کُن کے اشارے سے ہے وہاں تو سب کچھ آسان ہے۔

ش ۸ (صفحہ ۵۲۸) هَلْ لَّكُمْ الخ مشرکین حج کے موسم میں جب تلبیہ پڑھتے تو یہ الفاظ کہتے تھے (لبیك اللّٰھم لبیك، لبیك لاشریك لك الا شریكاً ھولك تملكه وماملك) یعنی ہم حاضر ہیں بار الٰہا ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں مگر ہاں ایک ضرور ہے کہ وہ تیرا ہی ہے تو ہی اس کا بھی مالک ہے وہ مالک نہیں ہے اس پر یہ آیت اتری کہ رب الارباب کا کوئی شریک ہو ہی نہیں سکتا۔

ش ۹ (صفحہ ۵۳۳) وَمِنَ النَّاسِ الخ نضر بن حارث بغرض تجارت ملک فارس کی جانب گیا ہوا تھا کہ رستم و اسفندیار کا قصہ خرید کر لایا اور مکہ میں آکر روسا کی مجالس میں پڑھ کر سناتا اور لاف زنی کرتا تھا کہ محمدؐ عاد و ثمود کے قصے اور عظمت ملکِ سلیمان سنایا کرتے ہیں تو میں بھی وسعت مملکتِ عجم بیان کرتا ہوں۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ نضر بن حارث نے ایک خوش الحان باندی خریدی تھی اور جس کسی کو سنتا تھا کہ فلاں شخص مسلمان ہونا چاہتا ہے تو اس کو اپنی باندی کے پاس لے جاتا اور شراب پلواتا ناچ رنگ دکھاتا گانا سنواتا اور کہتا تھا کہ یہ عیش آرام رنگ رلیاں اس سے بدرجہا اچھی ہیں کہ محمدؐ کے مطیع بن کر لگو نماز اور روزہ کی مصیبتوں میں مشغول ہونے! کیوں اپنی جانیں ہلاک کرتے ہو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۰ (صفحہ ۵۳۴) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا الخ حضرت لقمانؑ کی نصیحتیں یہود میں زیادہ تر مشہور تھیں اہل عرب جب کسی معاملہ میں یہود کی طرف رجوع کرتے تو ان ہی کی نصائح بطور ضرب المثل بیان کی جاتی تھیں اہل اسلام نے بھی چاہا کہ اس کی نصیحت معلوم کر لیں تو اللہ پاک نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

ش ۱۱ (صفحہ ۵۳۶) وَلَوْ اَنَّ الخ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امتحاناً روح کا سوال کیا گیا اور آیت وما اوتیتم من العلم الا قلیلا نازل ہو چکی تو یہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور بولے کہ اے محمدؐ اس سے تم نے ہم کو مراد لیا ہے یا اپنی قوم کو؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سب مراد ہیں کیونکہ سب ہی کو تھوڑا سا علم ملا ہے۔ یہ سن کر یہود نے کہا کہ واہ تم خود قرآن میں پڑھتے ہو کہ ہم کو توریت ملی ہے اس میں ہر چیز کا بیان ہے تو پھر بھلا ہمارا علم کیونکر قلیل ہو سکتا ہے سرور عالمؐ نے فرمایا کہ بیشک یہ ٹھیک ہے کہ توریت تبیانا لکل شی ہے۔ لیکن علم الٰہی کے مقابلہ میں تمہارا علم بہرحال قلیل ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۲ (صفحہ ۵۳۷) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ الخ ایک بار حارث بن عمرو محاذلی خدمت رسالت پناہؐ میں حاضر ہوا اور بولا کہ اے محمدؐ تم قیامت قیامت بہت کیا کرتے ہو مجھے بتاؤ تو کہ وہ قیامت کب آئے گی اور میں نے زمین میں بیج ڈالا ہے بتاؤ کہ بارش کب ہوگی اور میری عورت حاملہ ہے! بتاؤ کہ اس کے کیا پیدا ہوگا یعنی لڑکا ہوگا یا لڑکی اور بتاؤ میں کل کو کیا کام کروں گا۔ اور بتاؤ میں کس زمین میں جا کر مروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ علم غیب ہے ان پانچوں باتوں کی خبر سوائے اللہ کے کسی کو بھی نہیں۔

ش ۱۳ (صفحہ ۵۳۸) الٓمّٓ الخ وہ کفار قریش جو مکہ میں رہتے تھے ان گرد و نواح کے دیہاتی قصباتی آدمیوں سے جو مکہ میں آکر سرور عالمؐ کی بابت کچھ پوچھتے تھے اور تصدیق و تحقیق کی غرض سے اصل معاملات دریافت کرتے تھے تو یہ عناد اور حسد کے باعث جواب دیتے تھے کہ کچھ بھی نہیں بس

ایک کتاب ہے جسے محمدؐ اپنی طرف سے بنالاتے ہیں اور اس کو کلامِ الٰہی اور آسمانی وحی کہہ کر لوگوں کو سناتے اور بہکاتے ہیں۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ش ۱۴ (صفحہ ۵۳۹) تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ الخ بعض انصار رضی اللہ عنہم کے مکان مسجد نبوی سے کچھ فاصلے پر تھے تو وہ نماز مغرب سے فارغ ہو کر اپنے گھر واپس نہ جاتے تھے بلکہ نماز عشا خیر الابرار سرور عالمؐ کے پیچھے گزارنے کے شوق میں مسجد کے اندر ٹھہرے رہتے تھے تو ان کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ سچے مسلمان ہیں جن کے پہلو بستر بچھونوں کے آشنا ہی نہیں۔

ش ۱۵ (صفحہ ۵۳۹) اَفَمَنْ كَانَ الخ ولید بن عقبہ نے ایک بار حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے مجادلہ کیا اور کہا کہ اے علیؓ میری سنان یعنی نیزہ کی بھال تمھاری سنان سے سخت اور میری زبان تمھاری زبان سے تیز ہے۔ مطلب یہ تھا کہ طلاقت لسانی اور شجاعت جسمانی غرض دونوں قابل تعریف صفتوں میں تم سے بڑھا ہوا ہوں یہ سن کر علیؓ شیر خدا نے فرمایا کہ چپ اے فاسق تیرا کیا پتہ کہ میری مساوات کا دعویٰ کرے اس وقت علی مرتضیٰ کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۵۴۱) وَيَقُوْلُوْنَ الخ ایک روز مسلمانوں نے کہا کہ عنقریب اللہ پاک ہم کو مشرکین پر فتح و غلبہ مرحمت فرمائے گا اور جلد ایک دن ایسا آنے والا ہے جس میں ہم کو عیش و تنعم حاصل ہوگا اس پر مشرکین بولے کہ اچھا فتح ہوگی کب؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۵۴۱) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ الخ جنگ احد کے بعد ابو سفیان اور عکرمہ بن ابو جہل اور ابو الاعور اسلمی مدینہ میں آئے اور عبد اللہ بن ابی کے مکان پر قیام کیا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے امن لے کر بات چیت کی اور بولے کہ اے محمدؐ تم ہمارے لات و مناۃ بتوں کو برا کہنا چھوڑ دو اور یہ کہو کہ یہ بت قیامت کو کام آئیں گے اور ضرور شفاعت کریں گے آنحضرتؐ کو اس لغو کلام سے سخت صدمہ ہوا اس پر منافقین بولے کہ یا رسول اللہؐ اشراف عرب کا قول رد نہ کیجئے اس میں بڑی مصلحت اور آئندہ کی بہبودی ہے۔ یہ لچر کلام سن کر مسلمانوں نے غصہ میں پیچ و تاب کھا کر ان کو قتل کرنا چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی یعنی تم نے ان کو امان دی ہے تم کو لازم ہے کہ عہد کا نقض نہ کرو۔ اور قول و قرار کے توڑنے سے ڈرو اور ان کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانو۔

ش ۱۸ (صفحہ ۵۴۱) مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ الخ بنی فہم قبیلہ میں ایک شخص تھا جو کہا کرتا تھا کہ میرے سینہ میں دو قلب ہیں۔ ہر ایک میں عقل کا مادہ ہے جتنا محمدؐ سمجھتے ہیں اس سے زیادہ تو میں اپنے دلوں میں ہر ایک سے سمجھ لیتا ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۹ (صفحہ ۵۴۱) وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الخ کوئی مرد اپنی بیوی سے اس طرح کہہ دے کہ تیری پیٹھ مجھے اپنی ماں کی پیٹھ کی جگہ ہے اس کا نام ظہار ہے زمانہ جاہلیت میں یہ طلاق تھی اور وہ لوں کہتے تھے کہ ایسا کہنے سے عورت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ جن عورتوں کو تم ماں کہہ بیٹھو تو اس تمھارے ماں کہنے سے وہ عورتیں تمھاری حقیقی ماں نہیں بن جاتیں کیونکہ اسلام میں یہ ظہار طلاق نہیں ہے بلکہ اس کا کفارہ مقرر ہے جو سورۂ مجادلہ میں مذکور ہے۔

ش ۲۰ (صفحہ ۵۴۲) اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ الخ حضرت زید بن حارث ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے یہ غلام نبی کریمؐ کو دے دیا تھا۔ سرور عالمؐ نے زید کو آزاد کر کے بیٹا جیسا سمجھا اور باپ جیسی ان کی تربیت فرمائی اس پر لوگ ان کو سرور عالم کا بیٹا اور زید بن محمدؐ کہنے لگے اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ لے پالک لڑکا بیٹا حقیقی نہیں بن جاتا زیادہ ترقرین انصاف یہی بات ہے کہ ان کو ان کے حقیقی باپ کی طرف منسوب کر کے پکارا کرو یعنی زید بن حارث۔

ش ۲۱ (صفحہ ۵۴۲) اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى الخ جب سرور عالمؐ نے غزوہ تبوک کا عزم بالجزم فرمایا تو تمام مسلمانوں کو جہاد کے لئے وطن سے نکلنے کا حکم دیا اس پر بعض لوگ لگے حیلے بہانے بنانے بعض بولے کہ ہم اپنے ماں باپ سے اجازت لے لیں اس پر

یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر کا تم پر خود تمھاری جانوں سے بھی زیادہ حق ہے دنیا بھر کے حکم ایک طرف اور پیغمبر کا حکم ایک طرف! سب سے زیادہ مصلحت سے بھرا ہوا اور واجب الاذعان ہے کیونکہ پیغمبر مسلمانوں کا دینی باپ ہے اور اس کی بیبیاں حرمتِ نکاح اور وجوب تعظیم میں ماں کی برابر ہیں ظاہر ہے کہ دینی باپ جو روح کا مربی ہے وہ بہرحال دنیاوی باپ یعنی جسمانی پرورش کنندہ سے درجہ میں زیادہ ہوگا۔

ش ۲۲ (صفحہ ۵۴۳) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ الخ ہجرت کے چوتھے سال کفار قریش کا ایک لشکر عظیم دس ہزار حبشی و بنی کنانہ اہل تہامہ لے کر جن پر ابوسفیان حاکم تھا اور غطفان دس ہزار نجدی لے کر جن پر عتبہ بن حصن افسر تھا اور ہوازن اور یہود بنی قریظہ و بنی نضیر مدینہ پر آچڑھے یہ دیکھ کر سرور عالمؐ نے حضرت سلمانؓ کے مشورے سے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی اس وقت مسلمانوں کی کل تعداد تین ہزار تھی الغرض لڑائی شروع ہوئی اور ایک مہینہ تک دور ہی دور سے تیراندازی ہوتی رہی آخر کار اللہ پاک کا آسمانی لشکر مدد کو آپہنچا اور کافروں پر ایک سخت آندھی چلی جس سے آگیں بجھ گئیں تمام خیمے اکھڑ گئے گھوڑے چھوٹ گئے انجام کار تمام کافر نادم ہوکر ہزیمت خوردہ بھاگ گئے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ش ۲۳ (صفحہ ۵۴۳) وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ الخ اس جنگ احزاب کے دن کفار سے محفوظ رہنے کی غرض سے تمام مدینہ کے گرد ایک بڑی چوڑی چکلی خندق کھودی گئی تھی کہ جس کے کھودنے میں خود سرور عالمؐ بھی شریک تھے۔ الغرض خندق کھودتے کھودتے ایک بڑا سخت پتھر نمودار ہوا سرور عالمؐ نے اس پر ایک کھاڑا مارا تو وہ شق ہوگیا اور ایسی چمک ہوئی کہ شہر کے ہر دو کنارے چمک اٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر آواز تکبیر بلند کی! صحابہؓ نے بھی ساتھ دیا اور اللہ اکبر کہا آنحضرت صلعم نے اس پتھر پر دوبارہ کھاڑا مارا تو دوسری چوٹ پر پھر پتھر شق ہوا اور وہی روشنی نمودار ہوئی اور حضرتؐ نے و نیز صحابہؓ نے تکبیر کہی پھر تیسری ضرب پر بھی ایسا ہی ہوا بعد میں لوگوں نے آنحضرتؐ سے آواز تکبیر بلند کرنے کا سبب دریافت کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اول نور پر اللہ پاک نے مجھ کو حیرہ کے محلات اور کسرے کے شہر دکھا دیئے اور جبریلؑ نے مجھ کو خبر دی کہ مسلمان ان تمام مقامات پر فتح پائیں گے اور دوسری چمک میں ارض روم کے محل نظر آئے اور جبریلؑ نے مطلع کیا کہ کوئی دن ایسا ہوگا یہ ممالک اہل اسلام کے مقبوضہ ہوں گے پھر تیسری جگمگاہٹ میں صنعا کے محل نظر آئے اور جبریلؑ نے مژدہ سنایا کہ میری امت ان پر بھی غالب اور متصرف ہوگی اس بنا پر میں نے ہر دفعہ تکبیر کہی! معتب بن قشیر الانصاری بولا کہ محمد بھی کیسی کیسی باتیں سناتے اور امیدیں دلاتے ہیں ڈر کے مارے پاخانہ جا نہیں سکتے خوف کے باعث خندق کھود رہے ہیں اور ان کو یہاں بیٹھے بیٹھے صنعا و حیرہ کے محلات نظر آتے ہیں یہ سب نرے فریب ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۴ (صفحہ ۵۴۴) قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الخ ایک شخص اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکرگاہ سے واپس ہوکر مدینہ گیا تو انھوں نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ سامان نشاط مہیا اور شراب گزک سامنے رکھی ہے یہ بولے کہ مرد خدا ہمارے سرتاج رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم تو لڑائی کے تفکرات اور نیزہ و شمشیر میں جولان ہیں نہ کھانے کی خبر نہ پینے کا ہوش اور تم کو عیش و طرب سوجھ رہا ہے اس نے جواب دیا کہ تم بھی یہیں بیٹھ جاؤ محمدؐ کو تو اس جھگڑے سے تمام عمر نجات ملنی نہیں تم دیدہ و دانستہ کیوں بلامیں پھنستے ہو یہ سن کر انھوں نے کہا کہ میں جا کر سب قصہ حضور سرور عالمؐ میں عرض کرتا ہوں الغرض یہ آئے تو یہ آیت پہلے ہی نازل ہوچکی تھی۔

ش ۲۵ (صفحہ ۵۴۵) مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ حضرت انسؓ بن نضر اتفاق سے جنگ بدر میں شریک نہ ہوسکے تو اس کا ان کو سخت صدمہ ہوا اور بولے کہ یہ پہلا ہی موقع تھا جس میں سرور عالمؐ بہ نفس نفیس شریک جنگ ہوئے اور میں غیر حاضر رہا اگر اب اللہ پاک کوئی اور ایسی جنگ مجھ کو دکھائے گا کہ جس میں سرور عالمؐ کی ہمراہی نصیب ہو تو دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں بعد جنگ احد ہوئی اور اس میں شریک ہوکر شہید ہوئے جب ان کا بدن دیکھا گیا تو بالکل چھلنی ہو رہا تھا اور تلوار نیزے، تیر کے کچھ اوپر اسی زخم جسم میں موجود تھے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۶ (صفحہ ۵۴۶) یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ الخ ازواج مطہراتؓ یعنی امہات المومنینؓ نے جب دیکھا کہ عوام الناس آسودہ ہوتے جاتے

ہیں تو سرورِ عالم ؐ سے نان و نفقہ میں زیادتی اور ایسی قیمتی امیرانہ اشیاء کی طالب ہوئیں جن کی دنیاوی حیثیت سے سرورِ عالم کو استطاعت نہ تھی۔ آنحضرت ؐ نے رنجیدہ ہو کر قسم کھائی کہ میں ایک مہینہ گھر میں قدم نہ رکھوں گا۔ الغرض انتیسویں روز یہ آیت نازل ہوئی اور سرورِ عالم گھر میں تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا کہ اے عائشہ ؓ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں تم جواب دینے میں جلدی نہ کرنا۔ پہلے اپنے ماں باپ سے مشورہ کر لینا! حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا کہ فرمائیے۔ تو آپ ؐ نے یہ آیت سنائی۔ جس کا منشا یہ ہے کہ تم کو دو باتوں میں اختیار دیا جاتا ہے۔ اگر دنیاوی مال و متاع چاہتی ہو تو یہ لو۔ اور اب اس کے بعد مجھ سے کچھ تعلق نہیں میری طرف سے طلاق ہے اور اگر میری زوجیت کا فخر حاصل کرنا چاہو تو میرے پاس تو وہی فقیرانہ سامان یعنی جو کی روٹی اور کئی کئی فاقے ہیں! فوراً عائشہ ؓ نے جواب دیا کہ بھلا اس میں والدین سے کیا مشورہ کروں میں تو حضور ؐ ہی کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر تمام ازواج نے سرورِ عالم ہی کو اختیار کیا۔ اس وقت حضرت نبی کریم کی ازواج مطہرات ؓ نو تھیں یعنی عائشہ، حفصہ، ام حبیبہ، سودہ، ام سلمہ، صفیہ، میمونہ، زینب بنت جحش، جویریہ رضی اللہ عنہن۔

شانِ نزول (وَمَنْ یَّقْنُتْ ۲۲)

ش ۱ (صفحہ ۵۴۷) اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ الخ حضرت ام عمارہ ؓ انصاریہ ایک بار خدمت رسالت پناہ ؐ میں حاضر ہو کر بولیں کہ میں تو قرآن میں جہاں تک دیکھتی ہوں مردوں ہی کا ذکر آتا ہے۔ بے چاری عورتوں کا کہیں کسی اجر و ثواب کے بارے میں مذکور نہیں ہوتا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲ (صفحہ ۵۴۸) وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ الخ حضرت زید ؓ بن حارثہ اصل میں عربی النسل نہ تھے۔ بچپن میں ظالم ان کو پکڑ کر لے گئے تھے اور پھر مکہ میں آکر غلام بنا کر بیچ ڈالا تھا دس برس کی عمر میں ان کے باپ بھائی یہ خبر پا کر لینے آئے تو حضرت زید ؓ نے سرورِ عالم ؐ سے علیحدہ ہونا ناپسند کیا حضرت ؐ نے ان کو بیٹا بنا لیا اور پھر اپنی پھوپی زاد بہن حضرت زینب ؓ سے ان کے نکاح کا پیغام دیا حضرت زینب ؓ نے اول تو اس خیال پر کہ سرورِ عالم ؐ مجھ سے اپنا نکاح کرنا چاہتے ہیں منظور کر لیا لیکن بعد میں جب اس کا علم ہوا کہ زید سے نکاح ہوتا ہے تو انھوں نے و نیز ان کے بھائیوں نے اپنی شرافت کے باعث اس کو ہتک عزت کا باعث سمجھ کر انکار کر دیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۵۴۸) وَاِذْ تَقُوْلُ الخ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا حضرت زید ؓ کے نکاح میں آگئیں تو باہم میاں بی بی میں موافقت نہ ہوئی کیونکہ حضرت زید ؓ ان کی آنکھوں میں حقیر لگتے تھے اور جب کبھی باہم لڑائی جھگڑا ہوتا تھا تو زید ؓ سرورِ عالم ؐ سے آکر شکایت کرتے اور کہتے تھے کہ میں تو زینب کو چھوڑے دیتا ہوں۔ سرورِ عالم ؐ منع کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ زینب نے تم کو میری خاطر سے قبول کیا ہے اس لئے تمھیں بھی مناسب ہے کہ میری خاطر سے زوجیت میں رہنے دو۔ چھوڑ دینا نامناسب امر ہے۔ الغرض جب بار بار قضیہ ہوا اور کوئی صورت صلح کی بن نہ پڑی تو آنحضرت ؐ کے قلب مبارک میں آیا کہ اگر مجبور ہو کر زید طلاق دے دیں گے تو پھر زینب کی دلجوئی اس کے بغیر نہ ہوگی کہ میں خود ان کو اپنے نکاح میں لے آؤں لیکن آنحضرت ؐ نے منافقوں کی بدگوئی سے اس امر کا اندیشہ کیا کہ یہ خیال ظاہر ہوا تو یہ بدطینت کہیں گے کہ اپنے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا۔ حالانکہ لے پالک کا حکم بیٹے کا نہیں ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا! غرض زید ؓ نے مجبور ہو کر حضرت زینب ؓ کو طلاق دے دی اور خیر الابرار ؐ نے اپنی نسبت کا پیغام بھیجا تو زینب ؓ خوشی کے مارے پھولے نہ سمائیں اسی وقت شکرانہ کی دو رکعت ادا کیں اور عرض کیا کہ بارالٰہا تیرا حبیب ؐ مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر میں اس قابل ہوں تو اس رشتہ میں گرہ لگا۔ اللہ پاک نے اپنے حبیب ؐ کا نکاح حضرت زینب ؓ سے کر دیا اور یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ اس نکاح میں ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ آئندہ کو مسلمان اپنے لے پالکوں کی بیبیوں سے نکاح کرنے میں کسی قسم کا حرج نہ سمجھیں اور جاہلیت کی بے بنیاد واہیات رسم جڑ بنیاد سے اکھڑ جائے۔

ش ۴ (صفحہ ۵۴۹) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ الخ اس نکاح زینب ؓ کے واقعہ کے بعد بد دین لوگوں نے اپنی بد عادت کے موافق طعنہ زنی شروع کی کہ دیکھو جی محمد کہتے تو یہ ہیں کہ بیٹے کی بیوی یعنی بہو سے نکاح حرام ہے اور خود نکاح کرتے ہیں۔ یہ فساق اپنے خیال فاسد میں لے پالک کو اصلی بیٹا جیسا سمجھتے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۵ (صفحہ ۵۴۹) هُوَالَّذِیْ یُصَلِّیْ الخ جب ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی الخ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ بولے کہ یارسول اللہؐ جو کچھ بھلائی اللہ پاک آپ پر نازل فرمائے ہم بھی اس میں شریک ہیں یا نہیں ؟ اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرماکر مسلمانوں کو خوشخبری سنائی۔

ش ۶ (صفحہ ۵۴۹) وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ جب آیت وما ادری مایفعل بی ولا بکم نازل ہوئی (یعنی مجھ کو خبر نہیں کہ میرے ساتھ قیامت کو کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا) اس کے بعد لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نازل ہوا (یعنی اے محمدؐ اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخشنا چاہتا ہے) اس وقت صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ کو مبارک ہو حشر میں جو آپ کے ساتھ معاملہ ہونا ہے وہ تو اس آیت سے سب کو معلوم ہوگیا ہے اگر فکر ہے تو صرف اس کا ہے کہ اللہ جانے ہمارا کیا ہونا ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہارے لئے بھی بڑا فضل تیار ہے۔

ش ۷ (صفحہ ۵۵۰) وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً الخ حضرت ام شریک دوسیہؓ نے اپنے نفس کو سرور عالمؐ پر پیش کیا اور بلا مہر اپنے آپ کو خیرالابرار کی زوجیت میں دینا چاہا۔ آپ نے قبول فرمایا یہ سن کر حضرت عائشہؓ بولیں کہ جو بے شرم عورت اپنے آپ کو خود کسی مرد کو دے ڈالے اس میں بھلائی کا مادہ ہی نہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ام شریک کو مومنہ کے لفظ سے یاد فرمایا۔

ش ۸ (صفحہ ۵۵۱) لَا یَحِلُّ لَکَ الخ جب پہلی آیت میں امہات المومنینؓ کو اختیار دیا گیا کہ یا دنیا کو اختیار کرو اور یا اللہ اور اس کے رسولؐ کو قبول کرو تو سب نے اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کو اختیار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمدؐ تم کو یہ حلال نہیں کہ ان کو بدل کر دوسری بیبیاں کرلو۔

ش ۹ (صفحہ ۵۵۱) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ حضرت زینبؓ سے سرور عالمؐ نے نکاح کرکے ولیمہ میں چھوارے، ستو اور بکری تیار کی اور خاص خادم حضرت انسؓ کو فرمایا کہ لوگوں کو کھانے کے لئے بلاؤ غرض لوگ جوق در جوق آنے شروع ہوئے لوگ کھاتے جاتے تھے اور دوسرے آکر بیٹھتے جاتے تھے یہاں تک کہ سب کھا چکے تو کھانا اٹھالیا گیا اور سب لوگ چلے گئے مگر تین شخص بیٹھے باتیں کرتے رہے سرور عالمؐ نے کئی بار اٹھنے کا قصد کیا تاکہ یہ لوگ آپ کا ارادہ معلوم کرکے اٹھ کھڑے ہوں لیکن یہ نہ اٹھے آخر آپؐ کھڑے ہوگئے اور ازواجؓ کے حجروں میں پھرے پھر آکر دیکھا کہ وہ تینوں بیٹھے باتیں کررہے ہیں سرور عالمؐ کی غیور طبیعت میں حیا کا مادہ زیادہ تھا اس لئے اپنی حرم محترم کے پاس جانہ سکتے تھے غرض واپس تشریف لے گئے پھر آئے تو دیکھا کہ وہ چلے گئے تو آپؐ حجرہ میں تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۰ (صفحہ ۵۵۲) وَمَا کَانَ لَکُمْ الخ ایک بار سرور عالمؐ نے طلحہ بن عبیداللہ کو ان کی چچازاد بہن یعنی اپنی پیاری بی بی حضرت عائشہؓ سے کچھ بات کرتے دیکھا تو طلحہ کو منع فرمایا کہ آئندہ میں ایسا نہ دیکھوں گو بات کوئی ناجائز نہ سہی تاہم میری غیور طبیعت کو ناگوار ہے۔ طلحہ نے کہا کہ لوگو دیکھو محمدؐ ہماری چچازاد بہنوں کو ہم سے پردہ کراتے ہیں میں ضرور ان کے انتقال کے بعد عائشہؓ سے نکاح کروں گا فوراً یہ آیت نازل ہوئی طلحہ نے کفارہ میں ایک بردہ آزاد کیا اور دس اونٹ جہاد میں دیئے اور پیدل حج کیا۔ بعض علماء کا قول ہے کہ یہ طلحہ وہ نہیں ہیں جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں بلکہ یہ ایک منافق تھا واللہ اعلم۔

ش ۱۱ (صفحہ ۵۵۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ الخ سرور عالمؐ نے جب صفیہ بنت حُیّی کو جو مال غنیمت میں قید ہوکر پکڑی آئی تھیں اپنے تصرف کے لئے لیا تو منافقین نے طعنہ زنی شروع کی اور ناشائستہ کلمات کہہ کہہ کر سرور عالمؐ کی خاطر عاطر کو ملال پہنچایا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۲ (صفحہ ۵۵۲) وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ یا تو ان منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی شان میں گستاخیاں کرکے بیہودہ کلام سے ان کو ایذا پہنچاتے تھے یا ان زانی بدکاروں کے بارے میں اتری جو راستوں میں شریف زادیوں کو چھیڑتے اور دل لگی کرتے تھے۔

ش ۱۳ (صفحہ ۵۵۳) یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ الخ خیرالقرون زمانہٗ

رسالت پناہؐ میں بستی کے اندر بیت الخلا نہ ہونے کے باعث شریف زادیوں کو بھی جھٹ پٹے وقت قضائے حاجت کے لئے صبح سویرے جنگل جانا پڑتا تھا۔ بد وضع لوگ کسی کو آتے جاتے دیکھ پاتے تو اس کو چھیڑ بیٹھتے تھے۔ جب ان کو الاہنا دیا جاتا تو کہتے کہ ہم نے لونڈی سمجھا تھا۔ ایک بار حضرت سودہؓ کو قضائے حاجت کیلئے بستی سے باہر جانے کا اتفاق ہوا راستہ میں حضرت عمرؓ ملے چونکہ حضرت سودہؓ جسم کی بھاری بھر کم تھیں فوراً پہچانی گئیں۔ عمرؓ نے فرمایا کہ اے سودہؓ تم فوراً پہچان پڑتی ہو ذرا دیکھو گھر سے باہر کس طریقے پر نکلتی ہو۔ یہ الٹے پاؤں واپس ہوئیں سرور عالمؐ سے قصہ عرض کیا فوراً وحی نازل ہوئی اور یہ آیتیں اتریں کہ ضرورت کے باعث قضائے حاجت کے لئے جنگل جانا تو جائز ہے۔ لیکن گھونگھٹ نکال لیا کرو تاکہ لوگ پہچان لیں کہ شریف زادی ہے لونڈی باندی نہیں یا پہچان لیں کہ نیک بخت ہے بدکار نہیں تو پھر نہ کوئی ان سے الجھے گا نہ ان کو چھیڑے گا۔

ش ۱۴ (صفحہ ۵۵۴) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الخ سرور عالمؐ کے حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح کر لینے کے بارے میں بعض لوگ خوض کرتے اور بسا اوقات نامناسب الفاظ بول اٹھتے تھے ان کو متنبہ کرنے کی غرض سے یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۵ (صفحہ ۵۵۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ ابوسفیان بن حرب اموی نے اپنے جھوٹے معبودوں لات وعزیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ قیامت جس کے پیش آنے کا محمدؐ بار بار ڈرا وا دکھاتے ہیں ہرگز بھی نہ ہوگی اس پر اللہ پاک نے شروع سورت کی دو آیتیں اپنی قدرت و کمال کا اظہار کرنے والی بطریق عنوان و تمہید بیان فرما کر اپنے حبیبؐ کو تعلیم دی کہ تم اپنے سچے معبود پروردگار عالم کی قسم کھا کر کہہ دو کہ قیامت ضرور بالضرور پیش آنی ہے۔

ش ۱۶ (صفحہ ۵۶۰) وَمَا أَرْسَلْنَا الخ دو شخص تجارت میں باہم شریک تھے ان میں سے ایک تو مال تجارت لے کر ملک شام چلے گئے تھے اور دوسرا وہیں رہا یہ شخص جو ملک شام چلے گئے تھے اپنے ذاتی شوق سے کتب آسمانی دیکھتے بھالتے رہتے تھے۔ جب سرور عالمؐ کے وجود باجود نے دنیا کو نور بخشا تو انھوں نے اپنے شریک کو لکھا کہ مدعی نبوت کا کیا حال ہے یہاں سے جواب گیا کہ کسی قریشی نے تو ان کو مانا نہیں البتہ رذائل وضعیف اشخاص بہتیرے پیچھے ہو لئے ہیں یہ فوراً اپنا کاروبار چھوڑ کر واپس آموجود ہوئے اور خدمت اقدسؐ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ کا قول و منشا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کرنے کو بلاتا ہوں بت پرستی اور شرک سے منع کرتا ہوں یہ فوراً ایمان لے آئے سرور عالمؐ نے دریافت فرمایا کہ تم کو میری سچائی کا کس طرح علم ہوا بولے کہ ہمیشہ انبیا علیہم السلام کے تابع فرمان ضعیف و رذائل اشخاص ہی ہوئے ہیں متکبر سردار اور عزت والے بڑے اشخاص سدا کفر و تکبر کرتے رہے۔ اللہ پاک نے ان کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۵۶۳) قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ الخ کفار مکہ نے کہا کہ اے محمدؐ تم نے اپنے بڑوں کا مذہب چھوڑ دیا اور گمراہ ہو گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۸ (صفحہ ۵۶۳) وَقَدْ كَفَرُوا الخ مشرکین مکہ نے ایک مرتبہ کہا کہ اول تو قیامت ہونی نہیں اور اگر بالفرض ہوئی بھی تو ہم کو عذاب نہیں مل سکتا اس لئے کہ ہم باوقعت سردار قوم اللہ کے نزدیک بھی صاحب مرتبہ اور باعزت ہیں پھر بھلا ہم کو اور عذاب۔

ش ۱۹ (صفحہ ۵۶۴) أَفَمَنْ زُيِّنَ الخ حضرت نبی کریمؐ دعا فرمایا کرتے تھے کہ بارالہا اپنے سچے دین کو غلبہ مرحمت فرما اور عمر یا ابوجہل کے ذریعے سے اسلام کو عزت مرحمت کر، دعا قبول ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۰ (صفحہ ۵۶۸) لَا يَمَسُّنَا فِيهَا الخ ایک شخص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ دنیا میں تکان ماندگی رفع کرنے کے لئے نیند مقرر کی گئی ہے تو کیا جنت میں نیند آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا کہ "سوتا مرا برابر" نیند تو موت کے مشابہ ہے جنت میں نیند کا کیا کام؟ وہ شخص بولا کہ تو پھر راحت کا کیا سامان ہوگا آپؐ نے فرمایا کہ وہاں تکان ماندگی ہونے کی ہی نہیں وہاں تو ہر کام راحت اور ہر وقت آرام ہی آرام ہے اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۲۱ (صفحہ ۵۷۰) وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ الخ قریش کہا کرتے تھے کہ اگر ہم میں کوئی نبی پیدا ہوا تو ہم ہر امت سے اس کے زیادہ فرمانبردار بنیں گے اور سب سے زیادہ اس کی آسمانی کتاب کو مضبوط پکڑیں گے الغرض جب سرور عالم تشریف لائے تو لگے قول وقرار بھول کر کفر و انکار کرنے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۲ (صفحہ ۵۷۱) یٰسٓ الخ کفار نے جب سرور عالمؐ کی رسالت کا انکار کیا اور کہا کہ اے محمدؐ تم اس امت کے رسول نہیں ہو تو ان کی تردید اور سرور عالمؐ کی رسالت کے برحق ہونے کے اظہار میں شروع سورت کی چند آیتیں نازل ہوئیں۔

ش ۲۳ (صفحہ ۵۷۱) اِنَّا جَعَلْنَا الخ بنی مخزوم کے بارے میں نازل ہوئی سرور عالمؐ نماز میں قرآن شریف باآواز بلند تلاوت فرماتے تھے اور کفار قریش کو سخت ناگوار گزرتا تھا ابوجہل بولا کہ اگر میں نے محمدؐ کو نماز پڑھتے دیکھ لیا تو ضرور سر مبارک پر صدمہ پہنچاؤں گا اتفاق سے نماز پڑھتے دیکھا اور پتھر لے کر آگے بڑھا جب ہاتھ اوپر اٹھایا تو گردن میں چسپاں ہو کر رہ گیا بڑی سخت مشکل سے ہاتھ چھوٹے اس نے آکر اپنی قوم میں تمام واقعہ بیان کیا اور دوسرے مخزومی نے کہا کہ واہ دیکھو میں اسی پتھر سے محمدؐ کو جا کر قتل کرتا ہوں جب وہ گیا تو آنکھوں سے اندھا ہو گیا اس کا حال شقاوت حال ظاہر فرمانے کو یہ آیت نازل ہوئی۔

شانِ نزول (ومالی ۲۳)

ش ۱ (صفحہ ۵۷۶) وَمَا عَلَّمْنٰهُ الخ کفار مکہ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شاعر کہا کرتے تھے۔ اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی کہ قرآن پاک تو نصیحت ہے کچھ شعر تھوڑا ہی ہے کہ جھوٹا سچا جو چاہا بک دیا۔

ش ۲ (صفحہ ۵۷۷) اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ الخ ابی بن خلف ایک مرتبہ کچھ کھوکھری ہڈیاں لے کر آیا اور برادران قریش کے بھرے مجمع میں سرورِ عالمؐ سے مخاطب ہو کر بولا کہ اے محمدؐ بھلا یہ بوسیدہ اجزاء، اور پراگندہ اعضاء، پھر زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ہاں پروردگار عالم قیامت کے دن ان کو زندہ فرمائے گا اور تجھ کو بھی اٹھا کھڑا کرے گا پھر تجھ کو دوزخ میں جھونکے گا اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ کھوکھری ہڈیاں لانے والا انسان عاص بن وائل تھا یا امیہ بن خلف تھا۔ اس کے بارے میں آیت کا نزول ہے واللہ اعلم۔

ش ۳ (صفحہ ۵۷۹) بَلْ عَجِبْتَ الخ ابتدائی نزول وحی کے وقت سرور عالمؐ کا یہ گمان تھا کہ اس معجز کلام الٰہی یعنی قرآن کو جو کافر سنے گا ضرور اپنے شرک و کفر سے تائب ہو کر ایک سچے معبود کا ہو کر رہے گا اور یہ دل میں اثر کرنے والا کلام مجید سن کر مسلمان بن جائے گا مگر جب کفار مکہ خلاف گمان اس کی ہنسی اڑانے لگے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تعجب ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۵۸۰) بَلْ جَآءَ الخ کفار مکہ سرور عالمؐ کو دیوانہ اور شاعر بتا کر یوں کہا کرتے تھے کہ بھلا ہم ایسے شخص کے بہکائے بہک سکتے ہیں اور محمدؐ کے کہنے سے اپنے قدیمی معبودوں کو کہیں چھوڑ سکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۵ (صفحہ ۵۸۱) اِنَّهَا شَجَرَةٌ الخ ابن الزبعری نے ایک مرتبہ کہا کہ محمدؐ ہم کو زقوم سے ڈرایا کرتے ہیں حالانکہ زقوم تو لغت بربر وافریقیہ میں مسکہ اور چھوارے کو کہتے ہیں اس کی تصدیق کی غرض سے اپنے گروہ کو اپنے گھر لے گیا اور اپنی باندی سے کہا زقّمینا یعنی ہم کو زقوم کھلا وہ چھوارے اور مسکہ لے آئی یہ بولا کہ دیکھو اگر ہم دوزخ میں بھی گئے تو بھی وہاں یہ نعمتیں ملیں گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ نہیں یہ زقوم وہ نہیں بلکہ یہ تو بلا کا بدمزہ درخت ہے جو جہنم کی تہہ میں اگتا ہے۔

ش ۶ (صفحہ ۵۸۶) وَجَعَلُوْا الخ خزاعہ کے چند لوگوں نے کہا کہ اللہ نے جنات عورتوں سے بیاہ کیا اور ان سے جو اولاد پیدا ہوئی ان کو فرشتہ کہتے ہیں۔ غرض اس رشتہ سے ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اس پر یہ آیت اتری۔

ش ۷ (صفحہ ۵۸۶) وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ الخ جماعت میں کھڑے ہوتے وقت نمازی آگے پیچھے تتر بتر غرض متفرق کھڑے ہوتے تھے اللہ پاک نے فرشتوں کا یہ قول نازل فرمایا اور مسلمانوں کو جماعت میں صف باندھ کر کھڑے ہونے کا حکم ہوا۔

ش ۸ (صفحہ ۵۸۶) اَفَبِعَذَابِنَا الخ کفار مکہ نے کہا کہ اے محمدؐ جس عذاب کا ہم کو ڈراوا دکھاتے ہو کہیں جلدی لا نازل کرو اس پر یہ آیت نازل ہوئی، انجام کار مکہ فتح ہوا اور کفار مقہور و مغلوب ہوئے۔

ش ۹ (صفحہ ۵۸۷) صٓ الخ جب حضرت عمرؓ ایمان لائے تو کفار کو بہت گراں گزرا اور بڑے بڑے زوردار شخص اور سرداران قوم کے پچیس آدمی جمع ہو کر نبی کریمؐ کے چچا یعنی ابوطالب کے پاس آئے اور درخواست کی کہ تم اپنے بھتیجے کو بلا کر سمجھا دو اور ہمارا ان کیساتھ فیصلہ کرادو، ابوطالب نے سرور عالمؐ کو بلا بھیجا اور کہا بھتیجے! تمہاری قوم تم سے ایک درخواست کرتی ہے کہ تم اس کی حالت سے کچھ تعرض نہ کرو یہ اپنے معبود پوجا کریں تم اپنے ایک اللہ کی عبادت کیا کرو نہ یہ تم پر معترض ہوں اور نہ تم ان کے بتوں کی مذمت کرو حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تو صرف ایک بات کہلوانی چاہتا ہوں لا الٰہ الا اللہ، یہ سن کر سب وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے کہ محمدؐ تو نے تو سب معبودوں کو چھوڑ چھاڑ ایک ہی معبود رکھا یہ تو بڑی تعجب خیز بات ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۰ (صفحہ ۵۹۰) اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ الخ کفار نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر آخرت ہوئی تو ہم کو تم سے پہلے یا تمہاری برابر ہی برابر اللہ کی طرف سے عطائیں ہوں گی ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۵۹۴) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا الخ قبیلہ عامر کنانہ بنی سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی جو بتوں کی عبادت کرتے اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتاتے تھے۔ سرور عالمؐ کے زمانہ میں خود ان کافروں میں بھی باہم اختلاف تھا۔ جو باطل معبودوں کی پرستش کیا کرتے تھے بنو ملیح ملائکہ کی پرستش کیا کرتے تھے۔ یہود حضرت عزیرؑ کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتے تھے کچھ لوگ ستاروں کو پوجتے اور کوئی فرقہ گوسالہ اور کوئی گروہ درخت پتھروں کو پوجتا تھا اور ہر ایک اپنے ہی آپ کو حق پر سمجھتا تھا ان کے رد میں شروع سورت کی چند آیتیں نازل ہوئیں جب کفار سے پوچھا جاتا تھا کہ یہ آسمان و زمین کس نے بنایا ہے تو کہتے تھے کہ اللہ نے پھر مسلمان کہتے کہ بتوں کی کیوں پرستش کرتے ہو؟ تو جواب دیتے تھے کہ تاکہ یہ اللہ سے ہم کو نزدیک کر دیں۔

ش ۱۲ (صفحہ ۵۹۵) وَاِذَا مَسَّ الخ یہ آیت عتبہ بن ربیعہ اور حذیفہ بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ الخ مشہور قول یہ ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی یا حضرت عمارؓ بن یاسر کے بارے میں نازل ہوئی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۵۹۶) قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ الخ جب ابوطالب کے انتقال کے بعد مکہ معظمہ کی حکومت و ریاست کا بار حضرت عباسؓ پر آپڑا تو یہ اپنے حلم اور بردباری کے باعث سرور عالمؐ اور ضعفاء مسلمین کو کفار کی ایذا رسانی سے نہ بچا سکے یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ کی زمین وسیع ہے ہجرت کر جاؤ۔ پس اس فرمان پر آنحضرتؐ نے اپنے چند صحابہؓ کے ایک گروہ کو حبشہ کی جانب جعفرؓ بن ابی طالب کے ہمراہ روانہ فرمادیا۔

ش ۱۴ (صفحہ ۵۹۶) قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ الخ کفار مکہ نے سرور عالمؐ سے کہا کہ اے محمدؐ تم کو کیا ہو گیا کہ ایک ایسے نئے دین و آئین کی ترویج کے درپے ہو رہے ہو جو ہمارے طریقہ کے خلاف ہے آخر دیکھو تو تمہاری قوم کے سمجھدار لوگ بھی لات و عزیٰ کی پرستش کرتے ہیں تم ہماری مخالفت کیوں کرتے ہو؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۵ (صفحہ ۵۹۶) وَالَّذِيْنَ الخ زمانہ جاہلیت میں چند لوگ جیسے حضرت سلمانؓ فارسی اور ابوذر غفاریؓ زید بن عمرو نوفل کفر و شرک سے بیزار ہو کر اللہ کی توحید کے قائل ہو چکے تھے انکی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۵۹۷) فَبَشِّرْ الخ جب سب سے پہلے حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دولت تصدیق رسالت پناہ سے
سرفراز ہوئے تو عشرہ مبشرہ میں سے چھ حضرات یعنی عثمانؓ طلحہؓ
زبیرؓ، سعید بن زیدؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عبدالرحمن بن
عوفؓ سے ملاقات ہوئی ان حضرات نے حضرت صدیقؓ سے حقیقت
اسلام دریافت فرمائی اور حضرت ابو بکرؓ کے اقوال سن کر اور
سچا سمجھ کر مسلمان ہو گئے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی،
جب جنّت کی توصیف میں لھا سبعۃ ابواب نازل ہوا،
یعنی جنت کے سات دروازے ہیں اس پر انصار میں سے ایک
نیک بخت حاضر خدمت ہو کر بولے کہ یا رسول اللہ میرے پاس
سات غلام ہیں ہر دروازے کے لئے ایک غلام آزاد کرتا ہوں
تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۵۹۷) اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ الخ جب شیرِ خدا
حضرت علی مرتضیٰؓ اور سید الشہدا حضرت حمزہؓ کا دل کامل نورِ
اسلام اور تصدیق سید انام سے منور ہوا اور عتبہ بن ابی لہب
بے ادب کو یہ دولت نصیب نہ ہوئی تو اللہ پاک نے مومنین
و کافرین کے مراتب کا فرق ظاہر فرمانے کو یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۸ (صفحہ ۵۹۸) اِنَّکَ مَیِّتٌ الخ کفار مکہ کہا کرتے
تھے کہ ہم تو محمدؐ کے انتقال کے منتظر ہیں جہاں یہ مرے اسی وقت
ہمارا پیچھا چھوٹا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کیا جیتے رہو گے
مرنا تو تم کو بھی ہے آخرت کی فکر کرو۔

شان نزول (فَمَنْ اَظْلَمُ ۲۴)

ش ۱ (صفحہ ۵۹۹) وَیُخَوِّفُوْنَکَ الخ کفار کہا کرتے
تھے کہ اے محمدؐ یا تو ہمارے معبودوں کو برا کہنے سے باز آجاؤ اور
بتوں کی مذمت کرنی چھوڑ دو ورنہ ہم ان سے کہہ دیں گے وہ
تم کو نقصان پہنچائیں گے اور آسیب زدہ مخبوط الحواس بنا دیں
گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کمبخت اتنا نہیں سمجھتے تھے کہ
اول تو یہ پتھر کی مورتیں کر ہی کیا سکتی ہیں اور چہ جائیکہ اللہ
کے مقابلے میں اللہ کے سچے نبیؐ کے حق میں جس کا نگہبان
و مددگار اللہ ہو اگر سارا عالم جمع ہو کر اس کو ایذا دینی چاہے
تو بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔

ش ۲ (صفحہ ۶۰۲) قُلْ یٰعِبَادِیَ الخ وہ مشرکین
جو حالت شرک میں اپنی خواہشات نفس میں پڑے ہوئے فسق
و فجور کبائر قتل زنا و دیگر معاصی کا ارتکاب کیا کرتے تھے۔
ایک بار سرور عالمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے کہ اے محمدؐ
وہ ایمان و توحید جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو بیشک پسندیدہ
اور برحق ہے لیکن اس کی خبر دو کہ ایمان لانے سے ہمارے پچھلے
گناہ اور فسق و فجور بھی معاف ہو جائیں گے یا نہیں؟ تو یہ آیت
نازل ہوئی جس سے ان کو مغفرت کی امید دلائی گئی۔

ش ۳ (صفحہ ۶۰۳) قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ الخ ایک بار مشرکین
نے کہا کہ اے محمدؐ افسوس ہے کہ تم اپنے بڑوں اور باپ دادوں
تک کو گمراہ بتانے لگے ہمارے معبودوں کو برا کہنے سے باز آجاؤ
ہم تم کو اتنا مال دیں گے کہ بڑے متمول بن جاؤ گے جس عورت
سے کہو گے تمہارا نکاح کر دیں گے اور اگر یہ بھی نہ مانو تو ایک
سال تم ہمارے معبودوں کی پرستش کرو اور ایک سال ہم تمہارے
خدا کی عبادت کر لیں گے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۶۰۳) وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ الخ یہود اللہ
پاک کی شان میں ایسے ایسے ناشائستہ کلمات اپنی جہالت کے
باعث کہنے لگے تھے جو نہ انھوں نے کہیں سنے تھے نہ ان کو اس کا
علم تھا تو یہ آیت نازل ہوئی اور اپنی جبروتی شان اور قدرت
کاملہ کا اظہار فرما کر قیامت کے ہولناک حادثہ کا ذکر کیا۔

ش ۵ (صفحہ ۶۰۵) مَا یُجَادِلُ الخ یہ آیت حارث بن
قیس السہمی کے بارے میں نازل ہوئی۔ کفار مکہ ملک شام و
یمن میں بغرض تجارت آتے جاتے تھے اور خوب منافع حاصل کرتے
تھے تو یہ آیت سرور عالم کو تسلی دینے کی غرض سے نازل ہوئی کہ
پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال نہ کرنا کہ ان لوگوں کو تو
کفر کی وجہ سے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا بلکہ یہ تو بڑے مالدار
اور سوداگری میں معقول فائدے کما کر تونگر پر تونگر ہوئے
جاتے ہیں اس دنیاوی تونگری سے دھوکا نہ کھانا یہ تو ان کو ڈھیل
دی جا رہی ہے انجام ہلاکت اور دائمی عذاب ہے۔

ش ۶ (صفحہ ۶۱۴) قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ الخ ایک مرتبہ

شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب باز آجاؤ اپنے قول سے رجوع کرلو اور اپنے باپ دادا کا قدیمی دین اختیار کرلو اس کا جواب تعلیم فرمانے کو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۷ (صفحہ ۶۱۶) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا الخ کفار مکہ اپنی ہٹ دھرمی کے باعث سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزات طلب کرتے اور کہتے تھے کہ اگر تم سچے نبی ہو تو پر فضا باغات غیب سے ظاہر کردو اور چشمے لاجاری کرو اور ہمارے سامنے آسمان پر جا چڑھو ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۸ (صفحہ ۶۱۸) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ یہ آیت بیمار اور بڑھوں لنگڑے لولے اپاہج مسلمان بندوں کے بارے میں نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ جو نیک مسلمان بندے بیماری وغیرہ کے عذر کے باعث خاطر خواہ عبادت و ریاضت نہیں کرسکتے ان کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی بلکہ ان کو اسی قدر ثواب ملے گا جیسا کہ تندرستی کی حالت میں پوری عبادت کرنے پر ملتا۔

ش ۹ (صفحہ ۶۲۰) وَذٰلِکُمْ الخ کفار مکہ کہا کرتے تھے کہ جو کام کھلم کھلا آشکارہ طور پر کیا جائے وہ تو اللہ کو معلوم ہوجاتا ہے اور جو کام ہم چھپ کر پردہ میں کرتے ہیں اس کی اللہ کو مطلق بھی خبر نہیں ہوتی ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۰ (صفحہ ۶۲۱) وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ کفار قریش ایک دوسرے کو نصیحت کررہے تھے کہ جب محمدؐ قرآن شریف پڑھا کریں تو اس وقت کسی نہ کسی طرح ان کو پریشان کردیا کرو غرض جب سرور عالمؐ تلاوت کلام مجید میں مشغول ہوتے تو کافر کمبخت پاس آکر سیٹیاں بجاتے بلند آواز سے ناپسندیدہ اشعار پڑھتے اور ناجائز کلمات بکتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۶۲۲) وَمَنْ اَحْسَنُ الخ جب موذن خیر الابرار حضرت بلالؓ نماز کے لئے اذان دیتے تو کافر ناشائستہ کلمات ان کی شان میں اپنی ناپاک زبان سے نکالتے اور کہتے تھے کہ وہ دیکھو کوا چیخ رہا ہے اور نماز کے لئے پکار رہا ہے۔

ش ۱۲ (صفحہ ۶۲۳) اَفَمَنْ یُّلْقٰی الخ یہ آیت حضرت عمارؓ بن یاسر کی مدح اور ابوجہل کی مذمت میں نازل ہوئی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۶۲۴) وَلَوْجَعَلْنٰهُ الخ کفار قریش کو چونکہ حسد وعناد اور ناحق کی ہٹ دھرمی اور بیجا ضد ہی ضد تھی اس لئے کہنے لگے کہ یہ قرآن عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں کیوں نہ اترا؟ ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر کسی دوسری زبان میں نازل ہوتا تو اس وقت یوں کہنے لگتے کہ کیا عجیب بات ہے قرآن بزبانِ عجم اور پیغمبر کی زبان بھی عربی اور ہماری بول چال بھی عربی! ہمارے لئے تو آسمانی کتاب عربی میں نازل ہوتی تاکہ اچھی طرح اس کی آیتیں مفصل سمجھ سکتے۔ غرض تم کو ایمان لانا مقصود نہیں خواہ مخواہ کی کٹ حجتیاں نکالتے ہو۔

شانِ نزول (الیہ یرد ۲۵)

ش ۱ (صفحہ ۶۲۶) سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا الخ ابوجہل نے درخواست کی کہ اے محمدؐ کوئی معجزہ دکھاؤ تاکہ ہم ایمان لائیں۔ آپؐ نے ان ہی کی درخواست اور منشا کے موافق معجزہ شق القمر دکھایا۔ جب صاف طور پر انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے تو ابوجہل انکار کرگیا اور بولا کہ لوگو محمدؐ نے نظر بندی کردی بلاشبہ اس وقت تم پر جادو ہوا ہے اچھا چار طرف قاصد اور ہرکارے روانہ کردو کہ وہ لوگوں سے پوچھ پوچھ کر آئیں کہ انھوں نے بھی چاند کے دو ٹکڑے دیکھے ہیں یا نہیں۔ غرض ایسا کرنے پر بھی ہر طرف سے اس کی تصدیق کی خبریں آئیں اس پر بھی بدبخت ازلی ابوجہل یہی بولا کہ یہ تو محمدؐ کا جادو ہے اور جادو بھی ایسا زبردست کہ جو آفاق عالم پر ظاہر ہوا۔ اس پر رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۲ (صفحہ ۶۲۸) وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ الخ یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں سے کہا کہ سنو جی ہمارا نبی تمہارے نبی سے پہلے اور ہماری آسمانی کتاب الٰہی تمہاری کتاب سے مقدم ہے پس ہم ہر طرح تم سے بہتر ہیں اور حق ہماری جانب ہے۔ ان کے جواب میں یہ

آیت نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۶۲۹) مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ الخ

جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو انصار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے اخراجات زیادہ ہیں اور آمدنی نہایت کم ہے حضورؐ دنیوی تعلق سے بھی ہمارے عزیز اور قریب رشتہ دار ہیں اور دینی حیثیت سے ہمارے پیشوا اور رہبر اس لئے آپ اجازت دیں تو کچھ مال جمع کر کے خدام آستان کے حوالہ کر دیں کہ وقت ضرورت کام آئے ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کچھ ضرورت نہیں ہمارا حبیبؐ طالب آخرت ہے ہم اس کو بقدر ضرورت دنیا بھی دیں گے اور آخرت میں تو سب سے زیادہ حصہ ملے ہی گا۔ تم کو کرنا ہے تو رسولؐ کے رشتہ داروں سے محبت کرو اور بس۔

ش ۴ (صفحہ ۶۲۹) اَمْ يَقُوْلُوْنَ الخ جب قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ الخ نازل ہوا تو صحابہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ وہ آپ کے کون سے رشتہ دار ہیں جن کے ساتھ ہم کو محبت رکھنے کا حکم ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ فاطمہؓ۔ علیؓ۔ حسنؓ۔ حسینؓ اس پر چند لوگوں کے دل میں واہمہ گزرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اپنے رشتہ داروں کی محبت کا اس لئے حکم فرماتے ہیں تاکہ وہ حضورؐ کے بعد ہم پر حکومت کریں اور ہم ان کی تابعدار رعایا بنے رہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۵ (صفحہ ۶۳۰) وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ الخ پہلی آیت نازل ہونے پر بدخیال کرنے والے لوگوں نے معذرت کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم اپنی بدگمانی سے توبہ کرتے ہیں۔ بیشک آپ سچے ہیں اور آپؐ کا قول وحی کے مطابق ہے توبہ قبول ہونے کی بشارت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۶ (صفحہ ۶۳۰) وَلَوْ بَسَطَ الخ اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین فقراء مسلمین اللہ کے مقبول بندے تھے جن کو نہ کھانے کی خبر تھی نہ پینے کا ہوش۔ مل گیا کھا کر شکر کیا ورنہ فاقہ پر صبر کر کے پڑ رہے ہر وقت علم دین سیکھنا محبوب رب العالمین کی خدمت گزاری اور مسجد نبوی کے قریب چبوترہ پر اللہ کی یاد میں پڑا رہنا کام تھا۔ باقتضائے بشریت ایک بار ان کے دل میں خیال آیا کہ کیا اچھا ہو کہ ہم بھی متمول بن جائیں۔ تو انگروں کی طرح یہاں وہاں اِدھر اُدھر خرچ کریں۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۷ (صفحہ ۶۳۶) وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الخ چند منافقین نے کہا کہ اللہ نے جنات سے سسرال کا رشتہ قائم کیا ان سے ملائکہ پیدا ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ سرور عالمؐ نے ان کافروں سے جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتاتے تھے زبانت فرمایا کہ اللہ کے مقرب بندوں یعنی فرشتوں کو عورت کس دلیل سے ٹھہراتے ہو؟ وہ بولے کہ ہم اپنے باپ دادا سے اسی طرح سنتے چلے آئے ہیں اور ہم اس کی بھی شہادت دیتے ہیں کہ وہ جھوٹے نہ تھے سو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی کہ قیامت کو جب باز پرس ہونے لگے گی تو آنکھیں کھلیں گی۔

ش ۸ (صفحہ ۶۳۷) وَقَالُوْا لَوْلَا الخ ولید بن مغیرہ نے ایک مرتبہ کہا کہ محمدؐ اگر اپنے قول میں سچے ہیں اور واقع میں اللہ کو بندوں پر کچھ نازل فرمانا منظور تھا تو یہ قرآن یا میرے اوپر نازل ہوتا یا عروہ بن مسعود بن الطائف پر اور یا مسعود بن عمرو ثقفی پر اس وقت جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۶۴۰) وَلَمَّا ضُرِبَ الخ قرآن میں ایک جگہ مشرکین کو خطاب کر کے فرمایا کہ انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم یعنی اے مشرکو تم اور اللہ کے سوا جن چیزوں کو تم پوجتے ہو سب دوزخ کا ایندھن ہوں گے اس پر عبداللہ بن الزبعری مشرک بولا اے محمدؐ اس آیت سے تو عیسیٰؑ اور فرشتوں کا بھی دوزخی ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ بہتیرے لوگوں نے ان کو بھی معبود سمجھا ہے حالانکہ تم عیسیٰؑ اور ان کی مائی کو تعریف کے الفاظ سے یاد کیا کرتے ہو اور جب فرشتے اور نبی دوزخ میں چلے گئے تو ہمارا اور ہمارے بتوں کا دوزخ میں جانا کون سی بڑی بات اور ناگوار امر ہے اس پر سارے کفار کھلکھلا کر ہنس پڑے کہ واہ کیا قوی حجت ہے اس کا جواب ہی نہیں ہو سکتا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ محض ان کی کٹ حجتی اور جھگڑالو طبیعت کا منشا ہے باوجودیکہ فصحاء کہلاتے ہیں لیکن اتنا نہیں سمجھتے کہ لفظ ماذوی العقول کے لئے نہیں بولا جاتا آیت میں صرف بت مراد ہیں نہ فرشتے مراد ہو سکتے ہیں نہ عیسیٰؑ۔

ش ۱۰ (صفحہ ۶۴۲) اَمْ یَحْسَبُوْنَ الخ تین شخص جن میں دو قریشی تھے اور ایک ثقفی یا دو ثقفی تھے اور ایک قریشی۔ غرض تینوں باہم کچھ مشورہ اور بات چیت کر رہے تھے ایک بولا کہ کیوں جی! کیا اللہ ہماری باتوں کو سنتا ہے دوسرے نے جواب دیا کہ نہیں اگر با آواز بولو گے تو سن لے گا اور جو چپکے چپکے باتیں کریں تو اس کی اسے کیا خبر؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۶۴۷) قُلْ لِّلَّذِیْنَ الخ بنی غفار میں سے کسی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی ناگفتہ بہ اور سخت گستاخی کا لفظ کہا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور اس کا فر ملعون سے بدلہ لینا چاہا چونکہ جہاد کا حکم نہ تھا، اس لئے درگزر کرنے کی بابت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۲ (صفحہ ۶۴۹) اَفَرَءَیْتَ الخ کفار قریش کا دستور تھا کہ ایک خوب صورت پتھر کی مورت بنا لی اور لگے اس کی پرستش کرنے اور کچھ دنوں بعد اس سے عمدہ کوئی پتھر ہاتھ لگ گیا تو پہلے کو چھوڑ کر اس دوسرے پتھر کا بُت بنا کر پوجنا شروع کر دیا تو اللہ پاک نے ان کا حال شقاوت مآل ظاہر فرمانے کو یہ آیت نازل کی۔

شانِ نزول (حٰمٓ ۲۶)

ش ۱ (صفحہ ۶۵۲) وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ حضرت عمرؓ کے مشرف بہ اسلام ہونے سے پہلے ان کی ایک باندی جس کا نام زنیرہ تھا اسلام لا چکی تھیں حضرت عمرؓ ان کو جتنا مارا جاتا تھا مارتے تھے اور کفار قریش کہتے تھے کہ بھا ئیو اگر اس دین اسلام میں کچھ بھلائی ہوتی تو ایک ذلیل باندی زنیرہ اس میں ہم جیسے شرفا سے کیونکر سبقت کرتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲ (صفحہ ۶۵۳) وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ الخ کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بارے میں نازل ہوئی یہ چھ مہینے ماں کے پیٹ میں رہے پھر پورے دو برس دودھ پیا اور اٹھارہ سال کی عمر میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت سے مشرف ہوئے اور سفر و حضر میں انیس وہم نشین بنے۔ سرور عالمؐ ابو بکر صدیقؓ سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ جب سرور عالم چالیس سال کی عمر میں نبی ہوئے تو حضرت ابو بکرؓ صدیق جو اس وقت اڑتیس سال کے تھے بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اور بیعت کی پھر دو سال کے بعد جب عمر چالیس سال کی ہوئی تو اپنے والدین اور اولاد کے بارے میں اللہ پاک سے یہ دعا فرمائی جو قرآن میں مذکور ہے۔ سوائے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے یہ فضیلت کسی صحابیؓ کو حاصل نہیں ہوئی کہ وہ خود اور ان کے والدین اور اولاد یعنی بیٹے بیٹیاں تمام اسلام لائے ہوں ان کی والدہ کا نام ام الخیر اور باپ کا نام ابو قحافہ تھا۔

ش ۳ (صفحہ ۶۵۵) وَاِذْ صَرَفْنَآ الخ جب سرور عالمؐ پر آسمان سے وحی نازل ہونا شروع ہوئی اسی وقت سے جنات کے راستے آسمان پر چڑھنے کے بند کر دیئے گئے جو گیا وہی انگارے مار کر بھگا دیا گیا جنات کو اس کا سبب معلوم نہ تھا۔ پس اس کی وجہ دریافت کرنے کی ٹوہ میں ہر سمت گشت لگانی شروع کی ایک دن سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں تہجد یا فجر کی نماز میں مشغول تھے اور با آواز بلند قرآن پڑھ رہے تھے کہ نینوی یا نصیبین کے شرفا جنات میں سے نو جن جن میں ایک کا نام زوبعہ تھا عرب میں پھرتے پھرتے اس جگہ آموجود ہوئے اور ان سب نے کھڑے ہو کر بغور قرآن سن کر اپنے لوگوں میں جا کر قصہ بیان کیا۔ ان کی خبر دینے کو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۴ (صفحہ ۶۵۷) اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ متمولانِ قریش اور مالدار کفار میں سے گیارہ شخص ابو جہل، عتبہ وغیرہ لوگوں کو خوب کھانے کھلاتے اور اس غرض سے ان کی ضیافتیں کرتے تھے کہ وہ سرور عالمؐ کی دشمنی پر کمربستہ ہو جائیں ان کے نمک حلال بن کر اللہ کے پیارے نبیؐ کو ایذائیں پہنچائیں ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۵ (صفحہ ۶۵۹) وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ الخ جب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ کی جانب متوجہ ہوئے تو مکہ کی طرف رُخ فرما کر کہا کہ اے مکہ تو مجھ کو اللہ کے تمام شہروں میں سب سے زیادہ محبوب ہے لیکن کیا کروں مجبور ہوں اگر تجھ میں رہنے والے مجھ کو بے چین کر کے جلا وطن نہ کرتے تو میں کبھی تجھ سے باہر نہ نکلتا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۶ (صفحہ ۶۶۰) اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا الخ یہود حضرت رسالت پناہؐ کی تعریف و توصیف اپنی آسمانی کتاب یعنی توریت میں دیکھتے اور اس نورِ عالم کی ظہور کی خبر دیا کرتے تھے جب سرورِ عالمؐ نے اس جہان کو منور فرمایا اور مبعوث ہوئے تو وہ کمبخت لگے انکار کرنے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۷ (صفحہ ۶۶۱) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی یا ان اصحاب بدر کفار کے بارے میں نازل ہوئی جو سرورِ عالمؐ کے مخالف بن کر لوگوں کو مال دیتے اور کھانے کھلاتے تھے تاکہ وہ بھی پیغمبرؐ کی مخالفت کریں۔

ش ۸ (صفحہ ۶۶۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا الخ بعض صحابہؓ کا خیال تھا کہ جس طرح شرک کے ساتھ کوئی نیک عمل کسی کام کا نہیں اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی گناہ کسی قسم کا مضر نہیں جب لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ لیا تمام گناہ معاف ہوگئے پھر کوئی گناہ کیوں نہ کرے کچھ نقصان نہ ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ معاصی سے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں فرمانبردار بن کر ایمان کے ساتھ تقویٰ بھی ہونا چاہیئے۔

ش ۹ (صفحہ ۶۶۲) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ ان کفار کے بارے میں نازل ہوئی جو جنگ بدر میں قتل کرکے ایک تاریک کنوئیں میں ڈال دیئے گئے تھے۔

ش ۱۰ (صفحہ ۶۶۲) اِنَّا فَتَحْنَا الخ ہجرت کے چھٹے برس سرورِ عالمؐ نے خواب دیکھا کہ عمرہ کے لئے مکہ میں تشریف لے گئے اور وہاں احرام اتارنے کے لئے کوئی مسلمان سر منڈوا رہا ہے اور کوئی بال کتروا رہا ہے۔ اس خواب کے دیکھنے کے بعد سرورِ عالمؐ نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا اگرچہ قریش ازبسکہ جانی دشمن تھے لیکن قاعدہ تھا کہ حج و عمرہ سے دشمن کو بھی منع نہیں کرتے اور حرم میں انتقام نہ لیتے تھے۔ پندرہ سو مسلمان خیرالابرارؐ کے ہمراہ ہولئے قریش مسلمانوں کی آمد سن کر لڑنے کے ارادے سے مکہ سے باہر نکل آئے آنحضرتؐ جب مکہ کے اتنے قریب پہنچے کہ مکہ نظر آنے لگا تو آپؐ کی سواری کی اونٹنی خود بخود بیٹھ گئی بہتیرا اٹھایا پر نہ اٹھی تب سرورِ عالمؐ نے قسم کھائی کہ گو کافر زیادتی کریں لیکن میں کعبے کی حرمت کی ہتک ہرگز نہ کروں گا اونٹنی فوراً کھڑی ہوگئی سرورِ عالمؐ نے معہ مسلمانوں کے حدیبیہ کے میدان میں قیام فرمایا اور فریقین میں باہم صلح کی گفتگو ہونے لگی آخر ان شرائط پر صلح نامہ مرتب ہوا کہ اس وقت آنحضرتؐ بے عمرہ کئے لوٹ جائیں آئندہ سال عمرہ کریں لیکن اس طرح کہ کوئی مسلمان تلوار میان سے باہر نہ نکالے اور تین دن سے زیادہ مکہ میں نہ ٹھہریں اور صلح کے دنوں میں اگر کوئی مسلمان کفار قریش سے جا ملے تو قریش اس کو واپس نہ دیں اور اگر ان میں کا کوئی مسلمانوں کی طرف چلا آئے تو مسلمان اس کو واپس کردیں۔ غرض یہ صلح دب کر ہوئی لیکن واقع میں یہی فتح تھی کیونکہ یہی فتح مکہ کی تمہید تھی قریش نے صلح نامہ کے خلاف مسلمانوں سے لڑنے والوں کی خفیہ مدد کی مسلمانوں کے ہاتھ حجت آگئی اور مکہ پر چڑھائی ہوئی اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ مکہ بے لڑائی کے فتح ہوگیا اسی صلح کو اللہ پاک نے یہاں فتح سے تعبیر فرمایا اور یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۶۶۳) لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ سرورِ عالمؐ کی صلح حدیبیہ کی بابت دوراندیشی اور تحمل و بردباری اللہ پاک کے نزدیک ایسی پسندیدہ ہوئی کہ اپنے پیارے کے صرف اگلے پچھلے گناہ ہی معاف نہیں فرمائے بلکہ صاف طور پر اس کا اظہار اور مغفرت کا پروانہ مرحمت فرما دیا سرورِ عالمؐ نے خوش ہوکر صحابہؓ سے فرمایا کہ آج میرے اوپر لیغفر الخ آیت نازل ہوئی جو مجھ کو دنیا اور ما فیہا سے بھی زیادہ عزیز ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ کو مبارک ہو جو معاملہ آپ کے ساتھ ہونا ہے وہ تو معلوم ہوگیا نہ معلوم ہمارے ساتھ کیا ہونا ہے؟ اس پر مسلمانوں کی بشارت میں فوزاً عظیماً تک نازل ہوئی۔

ش ۱۲ (صفحہ ۶۶۳) وَّیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ الخ مکہ جاتے وقت منافقین نے بدگمانیاں کرنی شروع کیں اور بولے کہ مسلمان اس مرتبہ ضرور تباہ ہوجائیں گے کیونکہ وطن سے دور دشمن کا ملک فوج کم دشمن قوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ لوٹنا نصیب نہ ہوگا انکی بدگمانیاں ظاہر کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۶۶۴) سَیَقُوْلُ لَکَ الخ ہجرت کے چھٹے برس ذی الحجہ کے مہینے سفر حدیبیہ ہوا وہاں سے واپسی میں ۷ھ محرم کے مہینے میں سرورِ عالمؐ خیبر کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہاں کے یہودی جنگ احزاب میں مسلمانوں پر دوسری کفار قوموں چڑھا لائے تھے اللہ

کو منظور ہوا کہ ادھر ان سرکش یہودیوں کا سر کچلا جائے اور ادھر مسلمانوں کو جن کی صلح حدیبیہ میں دل شکنی ہوئی خیبر سے مال غنیمت مل کر اشک شوئی کی جائے۔ حکم یہ تھا کہ جنگ خیبر میں وہی لوگ شریک ہوں جو سفر حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمرکاب تھے۔ اور انہی کو مال غنیمت ملے وہ منافق جو اس سفر میں ڈر کے مارے پیچھے رہ گئے تھے۔ اب مال غنیمت کے لالچ سے ساتھ چلنے کو آمادہ ہوگئے۔ اللہ پاک نے ان کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۴ (صفحہ ٦٦۵) لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى الخ

جب اللہ پاک نے اس سورت میں ان لوگوں پر لعنت فرمائی جو سفر حدیبیہ میں ساتھ نہ تھے تو معذور لاچار مسلمان ڈرے کہ ہم تو بسا اوقات اپنی بے کسی اور مجبوری کے باعث جہاد میں شریک نہیں ہوسکتے کہیں ہم پر بھی ان ہی جیسا عتاب نہ ہو اس وقت ان کی معافی اور تسلی کے لئے یہ آیت نازل ہوئی کہ معذور معذور رہیں اور حکم جہاد و شرکت سفر سے مستثنیٰ ہیں۔

ش ۱۵ (صفحہ ٦٦۵) لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ الخ

مسلمانوں کی طرف سے حضرت عثمان رضی اللہ پیام صلح لے کر اہل مکہ کے پاس گئے اور کہا کہ سرور عالمؐ صرف عمرہ کے ارادے سے آئے ہیں لڑنے کا مطلق خیال نہیں ہے تم لوگ سدراہ نہ ہو عمرہ کر لینے دو۔ ان کے آنے میں دیر لگی یہاں یہ مشہور ہوگیا کہ حضرت عثمانؓ کو اہل مکہ نے مار ڈالا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اب تو مجھ کو لڑنا جائز ہوگیا۔ کیونکہ ابتدا ان ہی کی طرف سے ہوئی ہے اس پر سرور عالمؐ نے ایک کیکر کے درخت کے تلے کھڑے ہوکر مسلمانوں سے لڑنے مرنے کی بیعت لی کہ جانیں دیں گے لیکن پیٹھ نہ دیں گے پس اللہ پاک نے ان دلی عقیدت وارادت سے بیعت کرنے والے مسلمانوں کو اپنی خوشنودی کا پروانہ مرحمت فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی اسی سے اس بیعت کا نام بیعت الرضوان ہے اس بیعت کا نقض صرف جد بن قیس منافق نے کیا سرور عالمؐ نے فرمایا کہ اس بیعت والا کوئی بھی دوزخ میں نہ جائے گا۔ اس بیعت کے صلے میں خیبر کی فتح ملی اور دوسری فتح یعنی فتح مکہ جو اس وقت حاصل نہ ہوئی تھی بعد میں وہ بھی حاصل ہوگئی۔

ش ۱٦ (صفحہ ٦٦٦) وَهُوَ الَّذِيْ الخ

ابھی صلح حدیبیہ کا معاملہ درپیش ہی تھا کہ کفار قریش کے ستر اسی اوباش آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کی نیت سے جبل تنعیم کی راہ اتر آئے صحابہؓ نے ان سب کو گرفتار کر کے حضور سرور عالمؐ کے حضور میں لا حاضر کیا لیکن سرور عالمؐ نے ان سب کو چھوڑ دیا اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یہ بھی ایک قسم کی فتح ہی تھی۔

ش ۱۷ (صفحہ ٦٦٦) وَلَوْلَا رِجَالٌ الخ

حضرت ابوجمعہ جنید بن سبع فرماتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہم تین مرد اور سات عورتیں تھے جو مسلمان ہوئے عین دن کے ابتدائی حصہ یعنی صبح کو کافر اور رسول اللہ کے جانی دشمن لڑائی پر آمادہ تھے اور شام کے وقت مسلمان اور سرور عالمؐ کے جاں نثار کفار کے مقابل اور خون کا پیاسے۔

ش ۱۸ (صفحہ ٦٦۷) لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ الخ

سرور عالمؐ نے حدیبیہ کے واقعہ سے پہلے خواب دیکھا تھا کہ مسلمان باطمینان مسجد حرام میں داخل ہوئے کچھ سر منڈانے لگے کچھ بال کتروانے لگے یہ حلق وقصر بھی اعمال حج میں سے ہے مطلب یہ تھا کہ مسلمان چین وسکون سے حج پورا کریں گے۔ صحابہؓ اس خواب کو سن کر نہایت خوش ہوئے اور یہ سمجھے کہ ایسا اسی سال ہونے والا ہے لیکن جب مسلمانوں کو عمرہ کئے بغیر حدیبیہ ہی سے مدینہ کو واپس آنا پڑا تو عبداللہ بن ابی وغیرہ بولے کہ خواب کی تعبیر کچھ بھی ظاہر نہ ہوئی ہم نے تو مسجد حرام کو دیکھا تک نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ رسولؐ کا خواب تو یقیناً سچا اور واقع کے مطابق ہے عنقریب اس کا ظہور ہوجائے گا اس تاخیر میں جو مصلحت ہے۔ اس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے فتح مکہ سے پہلے ایک سردست فتح یعنی فتح خیبر تو مل ہی گئی، باقی فتح مکہ بھی عنقریب ہوئی جاتی ہے۔

ش ۱۹ (صفحہ ٦٦۸) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ

قبیلہ بنی تمیم کے چند لوگ خدمت بابرکت سرور عالمؐ میں حاضر ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ بنی تمیم میں قعقاع بن معبد کو امیر اور سردار قوم بنا دیجئے حضرت عمرؓ بولے نہیں بلکہ یا رسول اللہؐ اقرع بن حابس کو سردار بنایئے ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تم تو خواہ مخواہ میرا اختلاف کرتے ہو اس میں تم کو صرف میری مخالفت مقصود ہے عمر فاروقؓ بولے نہیں یہ بات نہیں غرض دونوں حضرات میں نزاع ہونے لگا اور سرور عالمؐ کے روبرو ان کی آوازیں بلند ہونے لگیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ چند لوگوں نے سرور عالمؐ کے قربانی کرنے سے پہلے عید اضحیٰ کو قربانیاں کرلیں ان کو اس امر کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم رمضان کے روزوں کا تھا

اکثر آدمی اس سے پہلے شعبان ہی سے روزے رکھنے شروع کر دیتے تھے اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ممکن ہے کہ یہ تمام معاملات اس آیت کے نزول کا سبب ہوں مقصود اس سورت سے مسلمانوں کو ادب سکھانا ہے کہ کسی قول و فعل میں رسولؐ سے پیش دستی نہیں کرنی چاہیئے۔ مجلس نبوی میں کوئی شخص کچھ دریافت کرے تو خود جواب نہ دے بیٹھو بلکہ منتظر رہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب دیتے ہیں۔ رسول کے سامنے بڑھ بڑھ کر بولنا یا رسولؐ سے پہلے کسی بات کا اپنی طرف سے جواب دے دینا یا رسولؐ سے پہلے کسی کام کا کر بیٹھنا سب بے ادبی ہے۔

ش ۲۰ (صفحہ ۶۶۸) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا حضرت ثابت بن قیسؓ کے بارے میں نازل ہوئی ان کو کانوں سے ذرا اونچا سنائی دیتا تھا اور ان کی آواز بھی بلند تھی بسا اوقات نبی کریمؐ سے بات چیت کرنے کا اتفاق ہوتا تھا تو ان کے چیخ چیخ کر بولنے سے سرور عالمؐ کو تکلیف ہوتی تھی اس آیت میں حکم ہوا کہ رسولؐ سے با آواز بلند خطاب نہ کیا کرو۔

ش ۲۱ (صفحہ ۶۶۸) اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ الخ پچھلی آیت کے نازل ہونے پر حضرت ثابتؓ لگے راستے میں بیٹھ کر رونے ادھر سے حضرت عاصم بن عدیؓ کا گزر ہوا انھوں نے حضرت ثابتؓ سے رونے کی وجہ پوچھی وہ کہنے لگے کہ اے عاصم میری آواز قدرتی بلند ہے اور مجھ کو اپنے آقائے نامدار خیر الابرار سے بات کرنے میں اپنے اعمال حبط ہونے کا خوف ہے حضرت عاصمؓ نے یہ خبر سن کر سرور عالمؐ کو جا پہنچائی آنحضرتؐ نے ثابتؓ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ اے ثابتؓ کیا تم اس سے راضی نہیں کہ ممدوح اور سزاوار ثنا ہو کر زندگی بسر کرو اور شہید ہو کر راہی دار البقا ہو۔ انھوں نے عرض کیا کہ حضورؐ میں راضی ہوں اب کبھی حضورؐ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کروں گا۔ ان کی بشارت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۲ (صفحہ ۶۶۸) اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ الخ قبیلہ بنی تمیم کے چند لوگ سرور عالمؐ کے ملنے کی غرض سے اتفاقاً دوپہر کے وقت آئے۔ آنحضرتؐ حجرہ مقدس میں سوتے تھے یہ لوگ لگے نام لے لے کر پکارنے اور کہنے کہ محمدؐ ذرا باہر آؤ انکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی

ش ۲۳ (صفحہ ۶۶۹) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ الخ قبیلہ بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے سرور عالمؐ نے ولید بن عقبہ کو مامور فرمایا ولید میں اور بنی مصطلق میں پہلے سے عداوت چلی آتی تھی، ولید جب پہنچا تو بنی مصطلق اس کو سرور عالمؐ کا قاصد سمجھ کر استقبال کے لئے شہر سے باہر آئے ولید عداوت سابقہ کی بنیاد پر بدگمانی کر کے واپس آ گیا اور مدینہ میں مشہور کر دیا کہ بنی مصطلق مرتد ہو گئے اور انھوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا اور مجھ کو قتل کر ڈالنا چاہا تھا میں جان بچا کر بھاگا۔ سرور عالمؐ بنی مصطلق کو سزا دینے کے لئے کچھ لوگ بھیجنے ہی کو تھے کہ اتنے میں بنی مصطلق کے کچھ لوگ آئے اور سارا قصہ من و عن عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۴ (صفحہ ۶۶۹) وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ الخ عرب میں عموماً گھوڑے کی بہ نسبت گدھے کی سواری کا زیادہ رواج تھا اور رہے اور واقع میں اس متبرک ملک کے گدھے دوسری جگہ کے گھوڑوں سے زیادہ کام دیتے ہیں ایک مرتبہ سرور عالمؐ حمار پر سوار تھے ایک جگہ چند انصار بیٹھے ہوئے تھے آپؐ بھی وہاں کھڑے ہو گئے۔ گدھے نے پیشاب کر دیا تو ابن ابی منافق نے اپنی ناک بند کر لی اور بولا کہ گدھے کو یہاں سے ہٹاؤ جی اس کی بدبو سے ہمارا دماغ خراب ہوتا ہے حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ بولے کہ سرور عالمؐ کے گدھے کا پیشاب تیرے مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس پر دونوں میں بات بڑھ گئی۔ سرور عالمؐ تو تشریف لے گئے لیکن ان دونوں میں یہاں تک چھنی کہ دونوں کی قوم کے لوگ یعنی قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج آ جمع ہوئے اور لگی باہم جوتم پیزار اور لڑائی ہونے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور سرور عالمؐ نے ہر دو قبیلہ میں صلح کرا دی۔

ش ۲۵ (صفحہ ۶۷۰) لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ الخ قبیلہ بنی تمیم کے لوگ آئے تو لگے فقراء صحابہؓ یعنی حضرت بلال، جناب عمار، صہیب رضی اللہ عنہم پر ہنسنے اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۶ (صفحہ ۶۷۰) وَلَا نِسَآءٌ الخ بعض ازواج مطہراتؓ حضرت صفیہؓ پر ان کی پہلی یہودیت پر عیب کرتی تھیں ممانعت میں یہ آیت اتری۔ حضرت عائشہؓ حضرت زینبؓ پر ان کے پست قد ہونے پر ہنستی تھیں۔ ممانعت میں یہ آیت اتری۔

ش ۲۷ (صفحہ ۶۷۰) وَلَا تَنَابَزُوْا الخ حضرت ثابتؓ بن قیس کو چونکہ کانوں سے کم سنائی دیتا تھا اس لئے جب یہ مجلس نبوی میں آتے

تھے صحابہؓ جگہ چھوڑ کر سرورِ عالمؐ کے قریب ان کو بٹھا لیتے تھے تاکہ اچھی طرح سن سکیں ایک مرتبہ آئے تو وعظ ہو رہا تھا لوگ اپنی جگہ جمے بیٹھے تھے انھوں نے سرورِ عالمؐ کے قریب جانے کو جگہ چاہی تو نہ ملی ایک شخص کو سرکنے کے لئے کہا وہ نہ سرکے یہ بولے کہ تم ہو کون؟ انھوں نے اپنا نام بتایا حضرت ثابتؓ بولے کہ تم فلانی عورت کے بیٹے ہو (اور ان کا یہ لقب جاہلیت میں بطور چڑ کے پڑ گیا تھا) ان کو اس وقت خجالت ہوئی اور فوراً ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ جو یہودی مسلمان ہو جاتے تھے بعض لوگ ان کو بھی کسی وقت عار کے موقع پر اے یہودی اے فاسق کہہ بیٹھتے تھے تو مسلمانوں کو تہذیب سکھانے کی غرض سے یہ آیت نازل ہوئی کہ ایمان لائے پیچھے ایسے ناشائستہ الفاظ کہنے کو کہ جن سے ان کو رنج و ندامت ہو بے تہذیبی ہے۔

ش ۲۸ (صفحہ ۶۷۰) يَا أَيُّهَا النَّاسُ الخ فتح مکہ کے دن حضرت بلالؓ بحکم رسولؐ خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دینے لگے چند لوگ لگے ان کی غیبت کرنے اور طعنے دینے کہ کیا اذان دینے کے لئے بھی یہی کالا کوارہ گیا تھا۔ اس حبشی غلام کے سوا کوئی دوسرا مؤذن میسر ہی نہ آیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حسب نسب کا فخر ناجائز اور ایک امر لاطائل ثابت کیا گیا حضرت نبی کریمؐ نے قبیلہ بنی بیاضہ کو فرمایا کہ ابو ہند غلام کی شادی اپنی قوم میں کسی عورت سے کر دو وہ بولے یا رسول اللہؐ بھلا ہم اپنی بیٹی ایک اپنے آزاد شدہ غلام کو کیونکر دے سکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۹ (صفحہ ۶۷۱) يَمُنُّونَ عَلَيْكَ الخ ہجرت کے نویں برس قبیلہ بنی اسد کے دس آدمی جن میں طلحہؓ بن خویلد بھی تھے مسلمان ہو کر آئے اور لگے الٹا رسول اللہؐ پر احسان دھرنے کہ دیکھئے ہم نے آپؐ کو سچا مان لیا آپؐ کو ہم پر لشکر کشی کی ضرورت نہیں پڑی اور ہم خود مسلمان بن کر آ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ان کو سمجھایا گیا کہ ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمے کنم
منت شناس ازو کہ بخدمت گزاشتت

ش ۳۰ (صفحہ ۶۷۱) قٓ الخ کفار کو قیامت کا ہونا اور مرنے کے بعد حساب کتاب کے لئے دوبارہ زندہ ہونا بڑا تعجب انگیز معاملہ معلوم ہوتا تھا اور کہتے تھے کہ محمدؐ کی باتیں بھی عجیب اچنبھے کی باتیں ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہماری روحیں ان اجسام میں جو گل سڑ کر مٹی میں مٹی ہو جائیں گے کیونکر لوٹائی جائیں گی اس پر شروع سورت کی آیتیں نازل ہوئیں۔

ش ۳۱ (صفحہ ۶۷۴) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ الخ یہود نے ایک بار کہا کہ اے محمدؐ عالم کے پیدا ہونے کی ترتیب بتاؤ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ پاک نے اتوار پیر کے دن زمین بنائی اور منگل کو پہاڑ اور زمین کی تمام نافع چیزیں پیدا کیں اور بدھ کو درخت پانی شہر بستیاں اور ویرانے پیدا کئے اور جمعرات کو آسمان بنایا اور جمعہ کو ستارے چاند سورج فرشتے پیدا فرمائے اور آخری تین ساعتوں میں سے پہلی ساعت میں موت کو پیدا کیا تاکہ ہر شے اپنی عمر پوری کر کے مر جائے دوسری ساعت میں ہر منتفع چیز پر جو آفتیں آتی ہیں ان کو پیدا فرمایا اور دن کی آخری ساعت میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور فرشتوں کو سجدے کا حکم فرمایا اور سجدہ نہ کرنے کے باعث شیطان کو ملعون اور راندۂ درگاہ بنایا۔ یہود بولے اچھا اس کے بعد کیا کیا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر عرش کی جانب متوجہ ہوا یہود بولے کہ اتنی ہی کسر رہ گئی تم کو پورا علم نہیں اس کے بعد تکان رفع کرنے کو آرام کیا اس ناشائستہ اور گستاخی کے کلمہ پر سرورِ عالمؐ کو سخت غصہ آیا فوراً یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳۲ (صفحہ ۶۷۵) فَذَكِّرْ الخ ایک مرتبہ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ وعظ فرمائیے اور ایسی باتیں سنائیے جن سے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳۳ (صفحہ ۶۷۶) كَانُوا قَلِيلًا الخ ان خواص صحابہؓ کو بشارت دینے کے لئے نازل ہوئی جو راتوں کو عبادت کرتے اور اپنی میٹھی نیندوں کو خیرباد سنا کر آرام کے بستروں سے اٹھ کر تہجد کی نمازیں پڑھتے تھے اور پھر نمازوں سے فارغ ہو کر صبح کے وقت اپنی رات کی کی ہوئی عبادت کو تھوڑا سمجھ کر استغفار کیا کرتے تھے۔

ش ۳۴ (صفحہ ۶۷۶) وَفِي أَمْوَالِهِمْ الخ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تھوڑا سا لشکر کسی جانب روانہ فرمایا تھا وہ لوگ فتح و نصرت کے ساتھ واپس ہوئے اور بہتیرا کچھ مالِ غنیمت لائے ان کے جہاد وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد کچھ مسلمان اور آ پہنچے اس وقت ان کو بھی مالِ غنیمت میں شامل کرنے کی ترغیب اور دینی بھائیوں کو جو صورت سوال میں مانگتے نہیں پھرتے کچھ مال دینے کی فضیلت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

شانِ نزول (قال فما خطبکم ۲۷)

ش ۱ (صفحہ ۶۷۸) وَذَكِّرْ الخ جب پہلی آیت فتول عنہم نازل ہوئی تو صحابہؓ کو سخت ملال ہوا اور سمجھے کہ اب وحی موقوف اور عذاب نازل ہوا چاہتا ہے کیونکہ اللہ پاک نے اپنے پیارے رسولؐ کو کفار کی نافرمانیاں دیکھ کر خاموش ہو رہنے اور روگردانی کرنے کا حکم فرمادیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور رسولؐ کے جاں نثار ہمراہیوں کے دم میں دم آیا۔

ش ۲ (صفحہ ۶۸۰) فَذَكِّرْ الخ جب اللہ کا سچا دین اسلام روز افزوں ترقی کرتا گیا تو مشرکین عرب حجاج کے آنے کی سڑکوں پر بیٹھ جاتے اور سرور عالمؐ کو کہانت اور جنون کی طرف منسوب کرتے تھے منشا یہ تھا کہ یہ نو وارد لوگ کہیں رسول اللہؐ کے کہنے میں نہ آجائیں سرور عالمؐ کو ان ناشائستہ حرکتوں سے ملال ہوتا تھا۔ اللہ پاک نے تسلی خاطر کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۳ (صفحہ ۶۸۱) اَمْ يَقُوْلُوْنَ الخ کفار قریش نے دار الندوہ میں جمع ہو کر سرور عالمؐ کی ایذا رسانی کے مختلف منصوبے سوچے کہ ان کو دایم الحبس کر دو تاکہ شعراء سلف زہیر و نابغہ کی طرح یہ بھی مر مرا جائیں اور ہم لوگوں کو امن مل جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۶۸۲) وَالنَّجْمِ الخ جب سرور عالمؐ پر جبریلؑ کے ذریعہ سے وحی آنی شروع ہوئی اور آپؐ نے خلعت رسالت زیب تن فرما کر علی الاعلان نبوت کا دعوےٰ کیا تو کفار قریش حسد کے مارے لگے طعن وتشنیع کرنے اور کہنے کہ افسوس محمدؐ اپنے آبائی دین سے برگشتہ ہو کر گمراہ بن گیا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

ش ۵ (صفحہ ۶۸۴) اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ الخ ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی یہ سرور عالمؐ پر ایمان لے آیا اور ایمان لائے پیچھے اس سے اس کا ایک دوست ملا اور کہنے لگا کہ اے ولید مجھ کو سخت افسوس اور تعجب ہے کہ تو اپنا آبائی دین اور اپنے بڑوں کی رسم چھوڑ کر نو پیدا دین میں ہو گیا ولید بولا کہ مجھ کو عذاب الٰہی کا خوف ہوا اس لئے دین حق قبول کر لیا وہ بولا کہ اگر عذاب کا اندیشہ ہے تو مجھ کو کچھ مال عطا کر میں تیرے سارے گناہ اپنے ذمہ لئے لیتا ہوں ولید نے تھوڑا سا مال دیا اور جس قدر مال ٹھہرا تھا وہ بھی پورا نہ دیا اور کاغذ لکھوا کر اس پر گواہی کرا کر مشرک بن کر مطمئن بن بیٹھا کہ خوب جان بچی چلو تھوڑے ہی سے روپیہ پر خیر گزری عذاب سے تو بچے اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ عاص بن وایل کے بارے میں نازل ہوئی۔

ش ۶ (صفحہ ۶۸۵) وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ الخ جس وقت قرآن شریف پڑھا جاتا تھا اس وقت کفار مکہ گانے بجانے اور شور و شغب میں مشغول ہو جاتے تھے تاکہ دوسرے لوگ اس کلام کو سن نہ سکیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۷ (صفحہ ۶۸۶) اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ الخ ایک رات ابوجہل اور ایک یہودی سرور عالمؐ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ ابوجہل بولا کہ اے محمدؐ یا تو اپنی صداقت پر کوئی معجزہ دکھاؤ ورنہ ہیں اس وقت تمہارے ساتھ بری طرح پیش آؤں گا آپؐ نے فرمایا کیا معجزہ دیکھنا چاہتا ہے؟ اس نے یہودی کی طرف نظر کی۔ گویا اس سے مشورہ لیتا تھا کہ کیا معجزہ طلب کروں وہ یہودی بولا کہ محمد ماہر جادوگر ہے لیکن جادو کا اثر زمین ہی پر چلتا ہے آسمان پر کچھ زور نہیں چلتا ان سے کہو کہ چاند کے دو ٹکڑے کر دیں۔ سرور عالمؐ نے انگشت شہادت چاند کی طرف اٹھائی انگلی کا اٹھانا تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑا جبل ابو قبیس پر اور دوسرا کوہ قیقعان پر جا گرا ابوجہل بولا کہ اچھا اب ان کو ملا دو خیر الابرارؐ کے دوسرے اشارہ سے پھر بدستور جیسا تھا ویسا ہو گیا۔ یہودی تو فوراً اسلام لے آیا مگر ابوجہل بولا کہ ہو نہ ہو یہ تو نظر بندی ہے آنکھوں پر جادو کر دیا اور جادو کا بھی تو کمال ہے میں تو باہر کے آنے والے مسافروں سے جب تک تصدیق نہ کر لوں گا کبھی یقین نہ کروں گا۔ غرض مسافروں سے پوچھا تو انھوں نے بھی اس عجیب واقعہ کے دیکھنے کی خبر اور گواہی دی سب کچھ تصدیق ہوئی مگر یہ ازلی بدبخت ایمان نہ لایا۔

ش ۸ (صفحہ ۶۸۸) اَمْ يَقُوْلُوْنَ الخ جنگ بدر کے دن

کفار نے کہا تھا کہ ہماری بھاری جماعت اور زبردست گروہ ہے آج مسلمانوں سے بدلہ لیں گے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۶۸۹) اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ الخ کفار نے تقدیر کے معاملہ میں کچھ گفتگو شروع کی اس کے ثبوت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تقدیر کے نازک مسئلہ میں اہل اسلام کو گفتگو اور بحث کرنے کی ممانعت ہے زیادہ توغل کرنے سے ایسے شکوک پیدا ہو جاتے ہیں جو کفر تک پہنچا دیتے ہیں۔ ایمان کا منشا اس امر کا پورے طور پر یقین کر لینا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ تقدیر سے ہو رہا ہے چھوٹا ہو یا بڑا ہر کام ازل ہی میں لکھا جا چکا ہے۔

ش ۱۰ (صفحہ ۶۸۹) اَلرَّحْمٰنُ الخ جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائے رحمٰن کا ذکر فرمایا تو کافر بولے کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز ہے؟ اس وقت اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۶۹۲) وَلِمَنْ خَافَ الخ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روز قیامت اور حساب و کتاب اور میزان دوزخ و جنت کا ذکر فرمایا پس انسان جن معاملات کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جس جزا سزا کے مابین ماخوذ ہے اور نافرمانی کی صورت میں جو عذاب اور عبرتناک سزائیں اور تکلیفیں اس کے لئے تیار ہیں یاد کر کے گھبرا اٹھے اور کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ کہنے لگے کاش میں تو گھاس ہوا ہوتا کہ مجھ کو چوپائے چر لیتے اس وقت خوف خدا والے دل امیدوار مغفرت کرنے کے لئے یہ آیات رحمت نازل ہوئیں۔

ش ۱۲ (صفحہ ۶۹۵) وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ الخ عرب چونکہ ریگستان اور گرم ملک ہے وہاں کے لوگ عموماً بیری کے لئے اور پانی کے جھرنے، لمبی چھاؤں سے زیادہ رغبت کرتے تھے۔ مکہ کے قریب طائف ایک شاداب اور زرخیز جگہ ہے ایک بار مسلمانوں کی نظر طائف کی ایک وادی پر پڑی جس میں بیری کے درخت کثرت سے تھے اس کو دیکھ کر بولے کہ کاش ہم کو جنت میں اتنا ہی مل جائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۶۹۵) ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ الخ جب پہلی آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ الخ نازل ہوئی جس کا منشا یہ تھا کہ بارگاہ خداوندی کے مقرب اگلی امتوں سے زیادہ اور پچھلی امت یعنی امت محمدیہ میں سے تھوڑے سے لوگ ہوں گے تو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور مسلمانوں کو اس گروہ میں اپنی جماعت کے تھوڑے ہی سے لوگ شامل ہونے کے باعث شاق گزرا تو اللہ پاک نے بشارت امت محمدیہ اور اس امت مرحومہ کے بھی اس گروہ میں ایک کثیر جماعت داخل ہونے کی اطلاع میں پہلی آیت کے سال بھر کے بعد سورت کا آخر کا حصہ جس میں یہ آیت تھی نازل فرمائی۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ چونکہ انبیاء سلف کی امتیں مجموعی حیثیت سے زیادہ ہیں۔ اور اگلی امتوں کے سابق الایمان لوگ امت محمدیہ کے سابق الایمان حضرات سے تعداد میں بڑھے ہوئے ہیں اس لئے سابقون میں جو عام مسلمانوں سے بھی مرتبہ میں اگلے لوگ زیادہ ہوں گے اس امت کے لوگ کم ہاں عام مسلمانوں میں جن کے نامہ اعمال داہنے ہاتھوں میں ملیں گے دونوں گروہ کی جماعت کثیرہ اور ہر دو گروہ مساوی درجہ میں ہوں گے واللہ اعلم۔

ش ۱۴ (صفحہ ۶۹۹) اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ الخ غزوۂ تبوک میں چونکہ سفر دور دراز کا تھا اور سامان جہاد اہل اسلام کے پاس کم اور اسی باعث سے اس غزوہ کا نام غزوۂ عسرت بھی ہے۔ اس لئے اس جہاد میں متمول اہل اسلام کو چندہ دینے کی ترغیب اور نادار کم بضاعت برادران اسلام کی اعانت کرنے کے حکم میں یہ آیت نازل ہوئی اور چونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس میں مالی اعانت کا بھی پورا حصہ لیا تھا پس ان کی فضیلت کے اظہار میں فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ نازل ہوئی۔

ش ۱۵ (صفحہ ۷۰۰) لَا یَسْتَوِیْ الخ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے اور اللہ کی راہ میں جان و مال دونوں خرچ کئے۔

ش ۱۶ (صفحہ ۷۰۱) اَلَمْ یَاْنِ الخ مکہ میں مسلمانوں کی حالت نہایت مصیبت اور افلاس کی تھی قحط پر قحط اور افلاس پر افلاس غرض جب ہجرت کر کے مدینہ میں پہنچے تو اللہ پاک نے رزق کی بھرمار کر دی مگر وسعت رزق سے مسلمان اپنے معمولی اوراد اور روزانہ وظائف سے کچھ کاہل بن گئے تو یہ آیت اللہ پاک نے متنبہ کرنے کو نازل فرمائی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۷۰۴) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ اللہ پاک

نے ایک مقام پر ان مومنین اہل کتاب کی شان میں جو توریت و انجیل پر ایمان لائے ہوئے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آئے۔ یہ ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ ان کو دو نبیوں اور دو کتابوں پر ایمان لانے کا اتفاق ہوا اس لئے ان کو اجر بھی دوہرا ملے گا۔ اس آیت کے نازل ہونے پر مومنین اہل کتاب لگے مسلمانوں پر فخر کرنے کہ ہمارے لئے دو اجر ہیں اور تمہارے لئے ایک ہی اجر ہے پس اللہ پاک نے ان اہل ایمان کی بشارت میں یہ آیت نازل فرمائی کہ گھبراؤ نہیں تم اگر تقویٰ اور ایمان پر جمے رہوگے تو تم کو بھی ان کی برابر دوہرا ثواب ملے گا۔

ش ۱۸ (صفحہ ۷۰۴) لِئَلَّا یَعْلَمَ الخ پہلی آیت سے جب اہل اسلام کو دوہرا اجر ملنے کا امیدوار بنایا گیا تو اہل کتاب لگے رشک کرنے اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی کہ کچھ ہمارا فضل تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے ہم جسے چاہیں اور جتنا چاہیں عنایت فرمائیں تم دخل دینے والے کون؟ اس صورت میں حرف لا زائد ہوگا۔

شانِ نزول (قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ ۲۸)

ش ۱ (صفحہ ۷۰۵) قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ الخ اسلام سے پہلے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح کہہ دیتا تھا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے یا تیری پیٹھ میری ماں یا بہن کی پیٹھ کی جگہ ہے اتنا کہہ دینے سے میاں بی بی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدائی ہو جاتی تھی اسی کو اصطلاح شرع میں ظہار کہتے ہیں ایک دفعہ حضرت اوسؓ بن صامت نے اپنی بی بی ثعلبہ کی بیٹی خولہ کو اس قسم کا کلمہ کہہ دیا بعد میں یہ دونوں نادم ہوئے۔ حضرت خولہؓ حضرت سرور عالمؐ کی خدمت بابرکت میں فتویٰ طلب کرنے آئیں کیونکہ اب تک ظہار کی بابت کوئی آسمانی حکم نازل نہ ہوا تھا۔ سرور عالمؐ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تمہارے اور تمہارے میاں میں اجتماع کی صورت نہیں ہو سکتی۔ حضرت خولہؓ اپنے خاوند کا شکوہ کرنے لگیں اور رنجیدہ ہو کر بولیں کہ یا رسول اللہؐ گھر تباہ ہو جائے گا بچے پریشان مارے مارے پھریں گے نہ کوئی والی وارث ہوگا نہ کوئی مربی اور سرپرست جب میں بڈھی ہو کر کسی قابل نہ رہی تو خاوند نے مجھ کو جدا کر دینا چاہا۔ بار الٰہا مجھ بے چاری کا تو ہی وارث ہے میری فریاد رسی کر۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ظہار کو طلاق نور کھا نہیں البتہ ایسی لغویات کے کہنے کا انسداد اس طرح کیا کہ جب تک کفارہ ادا نہ کرے اس وقت تک قربت حرام ہے۔

ش ۲ (صفحہ ۷۰۶) اَلَمْ تَرَ الخ یہود کا قاعدہ تھا کہ جب کسی مسلمان کو اپنی مجلس کے سامنے گزرتے ہوئے دیکھ پاتے تو باہم کانا پھوسی شروع کر دیتے اس وقت یہود اور اہل اسلام میں باہم عہد صلح تھا لیکن اس کانا پھوسی سے مسلمانوں کے دل میں بھی خطرہ گزرتا تھا کہ مجھ کو مار ڈالنے یا ایذا پہنچانے کا خفیہ مشورہ کرتے ہیں ہر چند رسول اللہؐ نے ان کو اس ناجائز مشورہ سے منع فرمایا لیکن باز نہ آئے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۳ (صفحہ ۷۰۶) وَاِذَا جَآءُوْكَ الخ یہود حضرت نبی کریمؐ سے السلام علیکم کی جگہ السام علیکم کہتے تھے۔ سلام دعا ہے جس کے معنی سلامتی کے ہیں اور سام بد دعا ہے جس کے معنی موت کے ہیں۔ و نیز اپنی اس شرارت پر نازاں ہو کر دل میں کہتے تھے کہ اگر محمدؐ سچے نبی ہیں تو ان کا خدا ہم پر عذاب کیوں نہیں نازل کرتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۴ (صفحہ ۷۰۷) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ الخ ایک مرتبہ اہل بدر سرور عالمؐ کے جمال جہاں آرا سے مشرف ہونے حاضر خدمت ہوئے چونکہ مسجد نبوی میں ایک مجمع ہو رہا تھا رسولؐ کے جاں نثار رشید ہالہ کی طرح ماہتاب رسالت کے گرد جمے بیٹھے ہوئے تھے اس لئے ان نو وارد اہل بدر کو بیٹھنے کی جگہ نہ ملی یہ لوگ سلام کر کے کھڑے رہے مسلمانوں میں سے بھی کوئی اپنی جگہ سے ان کی خاطر نہ اٹھا جب سرور عالمؐ نے یہ حالت دیکھی تو اہل بدر کی شمار کے موافق چند صحابہؓ کو نام لے لے کر اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو جانے کا ارشاد فرمایا وہ لوگ فوراً کھڑے ہوگئے اور اہل بدر ان کی جگہ جا بیٹھے منافقین کو طعنہ زنی کا موقعہ ملا اور لگے کہنے کہ محمدؐ بعض کو بعض پر فوقیت دیتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس تعمیل حکم کی تعریف اور سدا اسی طرح کرنے کے حکم میں یہ آیت نازل ہوئی اور واقع میں آداب اور انسانی ہمدردی اسلامی اخوت و مروت کا بھی یہی تقاضا ہے۔

ش ۵ (صفحہ ۷۰۰) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا الخ لوگ بلا ضرورت بھی سرور عالمؐ کے ساتھ تخلیہ اور بے فائدہ باتوں کے سوال کیا کرتے تھے منافقین بسا اوقات مسلمانوں پر اپنا اعزاز اور رسولؐ کے ساتھ تقرب جتانے کو آ آ کر محبوب رب العالمینؐ کے کان میں باتیں بناتے تھے۔ حضرت نبی کریمؐ اس کثرت مسائل اور فضول باتیں بنانے سے پریشان ہوتے تھے و نیز ادب رسالت کے بھی یہ صورت خلاف تھی۔ اس لئے یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ ہمارے پیارے کے ساتھ بے فائدہ مفت میں بار بار سرگوشی کرنی بے تہذیبی ہے اگر بات کرنی چاہو تو پہلے کچھ خیرات دے کر طہارت حاصل کرلو پھر پاک ہو کر بات کرو جب یہ حکم نازل ہوا تو لوگوں نے آپ رسولؐ کو بار بار تکلیف دینی کم کر دی منافق بخل کے باعث ٹھٹک گئے۔ صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کچھ مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت پیش آئی اور حسب الحکم ایک دینار خرچ کرکے دس مسائل دریافت کئے۔ چونکہ اس آیت کے نازل ہونے پر بہتیرے کم استطاعت مسلمان بھی مسائل دریافت کرنے سے رک گئے تھے اور جو مقصود تھا وہ حاصل ہو ہی چکا تھا۔ اس لئے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آیت ءَاَشْفَقْتُمْ الخ نازل ہوئی۔

ش ۶ (صفحہ ۷۰۸) اَلَمْ تَرَ الخ منافقین کی منافقانہ بدکرداری کے اظہار میں نازل ہوئی کہ یہ قوم یہود کے رفیق بن بیٹھے جن پر اللہ کا غضب ہے یہ منافق یہود سے جا جا کر مسلمانوں کے راز کہہ دیتے ہیں اور اگر خبر ہو جائے اور ان سے دریافت کیا جائے تو اپنا اسلام جتانے کو سینکڑوں جھوٹی قسمیں کھا جاتے ہیں یہ تو اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہیں تاکہ در پردہ اسلام کی بیخ کنی میں مشغول اور جھوٹی قسمیں کھا کر مسلمانوں کے پنجۂ غضب سے محفوظ رہیں اور واقع میں نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔

ش ۷ (صفحہ ۷۰۹) لَا تَجِدُ قَوْمًا الخ جنگ بدر میں ادھر مسلمانوں کے لشکر یعنی خدائی گروہ میں حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراحؓ تھے ادھر کفار کے لشکر یعنی شیطانی گروہ میں ان کے باپ جو مشرک تھے اپنے بیٹے کے جان سے مارنے کی تگ و دو میں لگے ہوئے تھے حضرت ابو عبیدہؓ نے جب دیکھا کہ میرا کافر باپ مجھ کو میرے اسلام کی وجہ سے قتل کرنا چاہتا ہے تو اِدھر اُدھر بچے پھرتے رہے اور آخر کار موقع پا کر باپ کو مار ڈالا تو یہ آیت نازل ہوئی یا اس کا سبب نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد ابو قحافہ نے اپنے کفر کی حالت میں سرور عالمؐ کی شان میں کوئی ناشائستہ کلمہ منہ سے نکالا اور اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ نے فوراً منہ پر طمانچہ کھینچ مارا سرور عالمؐ نے ارشاد فرمایا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اس وقت میرے پاس تلوار نہ تھی ورنہ ایسے بیجا کلمہ پر گردن اڑا دیتا۔ صدیق عتیقؓ کی منقبت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۸ (صفحہ ۷۱۰) سَبَّحَ لِلّٰهِ الخ مدینہ سے پانچ چھ کوس کے فاصلہ پر یہود کی ایک قوم بنی نضیر آباد تھی مسلمانوں سے ان کی صلح تھی لیکن وہ لوگ در پردہ کافروں سے سازش رکھتے تھے ایک بار انھوں نے سرور عالمؐ پر جب کہ آپؐ ایک دیوار کے تلے بیٹھے باتیں کر رہے تھے اوپر سے چکی گرا کر مار ڈالنے کا بھی ارادہ کیا تھا جنگ بدر کو چھٹا ہی مہینہ تھا کہ نبی کریمؐ نے لشکر اسلام جمع کر کے ان پر دھاوا کیا بنی نضیر بہت سٹ پٹائے آخر یہ بات ٹھہری کہ ہتھیاروں کے سوائے جو کچھ مال اسباب اونٹوں پر لاد سکیں اور لے جاتے بن پڑے وہ لے جائیں اور گھر بار چھوڑ کر ملک شام میں جا آباد ہوں۔ غرض مجبوراً لگے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں ویران کرنے کڑی، کواڑ، تختے جو کچھ لے جاتے بن پڑا لے گئے اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۹ (صفحہ ۷۱۰) مَا قَطَعْتُمْ الخ جب سرور عالمؐ نے بنی نضیر پر چڑھائی کی تو وہ اپنے قلعوں میں جا چھپے باہر نکلنے کی صورت نہ ہوئی اس وقت سرور عالمؐ نے حکم دے دیا کہ ان کے کھیت اُجاڑ دو، کھجور کے درخت جلا دو، باغ کاٹ دو، تاکہ یہ لوگ جلد فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں۔ جب درخت کٹنے لگے تو یہ لوگ بولے کہ اے محمدؐ خیر ہم تو کافر ہیں ہمارے کفر کی وجہ سے تم ہمارے درپۂ قتل ہو ان بے چارے درختوں نے کیا قصور کیا ہے۔ جس کی سزا میں ان کے سر قلم ہو رہے ہیں ان کے اس کلام پر مسلمانوں کو بھی کچھ شبہ اور کچھ پریشانی ہوئی۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرما کر ان کا اطمینان کر دیا کہ یہ جو کچھ ہوا ہماری مشیت اور حکم سے ہوا تاکہ ان یہودیوں کے دل جلیں۔

ش ۱۰ (صفحہ ۱۱، ۷) وَيُؤْثِرُوْنَ الخ حضرت نبی کریمؐ کی خدمت میں ایک مہمان آ اُترے سرورِ عالمؐ نے گھر میں ازواج مطہراتؓ سے کھانا مانگ بھیجا تو معلوم ہوا کہ دولت کدہ میں کچھ بھی موجود نہیں حضورؐ نے انصار کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ آج رات اس شخص کو کون مہمان بنا سکتا ہے؟ اللہ اس پر رحم فرمائے گا۔ حضرت ثابتؓ بن قیس بول اٹھے کہ یا رسول اللہؐ میرے حوالے کیجئے غرض گھر لے کر گئے اور بیوی سے کہا کہ رسول اللہؐ کے مہمان آج ہمارے مہمان بنے ہیں جو کچھ مدارات ہو سکے دریغ نہ کرنا۔ بی بی بولی ہمارے یہاں تو آج سوائے بال بچوں کی خوراک کے اور کچھ بھی نہیں۔ ثابتؓ بولے اچھا یوں کرو کہ بچوں کو تو بہلا پھسلا کر سلا دو وہ نیند کرنے لگیں تو ہم دونوں کھانا لے کر مہمان کے ساتھ بیٹھیں کیونکہ مہمان کو الگ کھانا دے دینا ان کی طبیعت کو غمگین کرے گا۔ جب کھانے بیٹھ جائیں تو تم کسی بہانہ سے اٹھ کر چراغ گل کر دینا جھوٹے نوالے اٹھاتے رہیں گے گو ہم سب فاقہ سے پڑ رہیں لیکن مہمان کا پیٹ سیر اور دل خوش کرنا مقدم ہے اللہ کے دونوں نیک بندے میاں بی بی نے ایسا ہی کیا صبح کو خدمت رسالت پناہؐ میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہو چکی تھی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۱۲، ۷) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ الخ عبد اللہ ابن ابی منافق نے بنی نضیر سے کہلا بھیجا تھا کہ تم گھبرانا نہیں میں اپنی قوم کے دو ہزار لوگوں سے تمہاری مدد کروں گا اور ہم تمہارے ہر حال میں شریک ہیں اگر تم کو نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے مگر جب وقت آیا تو کوئی بھی کچھ نہ کر سکا۔

ش ۱۲ (صفحہ ۱۴، ۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ حضرت نبی کریمؐ نے ہجرت کے آٹھویں برس مکہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن اس کو مصلحتاً چھپایا حاطب بن بلتعہ ایک صحابی مہاجر جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے اور ان کے اہل و عیال مکہ میں تھے انھوں نے اہل مکہ کو سرورِ عالمؐ کے اس خفیہ ارادے سے اطلاع دے دی اور کفار کے نام ایک عورت کی معرفت ایک خط مکہ بھیجا سرورِ عالمؐ کو وحی کے ذریعہ سے اطلاع ہوئی حضرت علیؓ اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم نے فوراً مقام روضہ خاخ پر اس عورت کو جا گرفتار کیا اور اس سے خط لے کر سرور عالمؐ کے حضور میں لا رکھا۔ سرورِ عالمؐ نے حضرت حاطبؓ سے اس کی وجہ پوچھی عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ قسم ہے عالم الغیب کی یہ فعل میں نے نہ مسلمانوں کی برائی کی نیت سے کیا نہ کافروں کی بھلائی کے خیال سے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ میرے بھائی دوسرے مہاجرین کی مکہ میں رشتہ داری اور قرابت ہے ان کے مال و اولاد کی حفاظت اس رشتے ناطے کے باعث ہوتی ہے میں غیر ملک کا رہنے والا ہوں نہ مکہ والوں سے رشتہ ہے نہ ناطہ اور میرے بال بچے ہیں مکہ میں، تو میں نے چاہا کہ ہو گا تو وہی جو اللہ کو منظور ہے اور یقیناً اللہ کا رسول اور سچے دیندار حامیان اسلام فتح یاب ہوں گے لیکن میں اپنی ذات سے کفار مکہ کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کروں جس کے باعث میرے اہل و عیال کے نگران حال رہیں چونکہ انھوں نے سچا سچا معاملہ عرض کر دیا تھا۔ اس لئے خطا تو معاف ہوئی لیکن آئندہ کے لئے سخت ممانعت اور احتیاط رکھنے کے حکم میں یہ سورت نازل ہوئی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۱۶، ۷) لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ الخ حضرت ابوبکرؓ کی بی بی قتیلہ جو مشرکہ تھی اور حضرت صدیقؓ پہلے ہی اس کو طلاق دے چکے تھے ایک بار کچھ تحفے تحائف لے کر اپنی بیٹی حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ کے پاس آئی حضرت اسماءؓ نے اپنی بہن حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس کہلا بھیجا کہ پہلے حضرت نبی کریمؐ سے مسئلہ دریافت کر لو کہ مشرکہ کا تحفہ قبول کرنا جائز ہے یا نہیں اور مجھ کو اپنی مشرکہ ماں کے ساتھ کسی قسم کا سلوک کرنا درست ہے یا منع تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جو تم سے لڑے نہیں اور نہ تم کو جلا وطن کیا اور نہ جلا وطن کرنے پر تمہارے مخالفوں کی مدد کی ان کے ساتھ قرابت داری کے باعث کچھ سلوک کر دینے میں مضائقہ نہیں۔

ش ۱۴ (صفحہ ۱۶، ۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ الخ حدیبیہ میں کفار قریش اور اہلِ اسلام کی اس امر پر صلح ہو گئی تھی کہ جو کوئی کافروں میں سے مسلمان ہو کر آئے اس کو مسلمان واپس کر دیں اور جو مسلمان کافر ہو کر قریش میں جا ملے ان کو کافر واپس نہ دیں ایام صلح میں عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ام کلثوم مسلمان ہو کر ہجرت کر کے مدینے میں چلی آئیں پیچھے پیچھے ان کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید اپنی بہن کو حسب شرط صلح مسلمانوں سے واپس لینے آ پہنچے۔ بیچاری بیکس مظلوم عورتوں کے بارے میں صلح کی اس شرط کے توڑنے کا حکم ہوا

اور یہ آیت نازل ہوئی کہ ان مسلمان عورتوں کو واپس نہ کرو ہاں ان کے کافر شوہروں کو ان کے وہ مہر جو وہ ان کو دے چکے واپس کردو۔ یا ابوحسان الدحداحہ کی بیوی امیمہ بنت بشیر کے بارے میں نازل ہوئی یا صیفی بن راہب کی بی بی سعیدہ کے بارے میں نازل ہوئی یہ دونوں بھی اپنے کافر شوہروں کو چھوڑ کر ایمان لاکر ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلی آئی تھیں۔

ش ۱۵ (صفحہ ۷۱۷) وَلَا تُمْسِكُوْا الخ حضرت عمر بن الخطابؓ اسلام لاچکے تھے اور ابھی ان کی بی بی مشرکہ ہی تھی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ میاں بی بی میں کفر و اسلام کا تفاوت ہوتے ہوئے زوجیت کا تعلق کیسا۔

ش ۱۶ (صفحہ ۷۱۷) وَاِنْ فَاتَكُمْ الخ ابوسفیان کی بیٹی ام الحکم کے بارے میں نازل ہوئی جو مرتد ہو کر کافروں سے جا ملی تھی اور ایک ثقفی مرد نے اس سے نکاح کر لیا تھا۔

ش ۱۷ (صفحہ ۷۱۷) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ الخ فتح مکہ کے دن جب عورتیں بیعت اسلام کے لئے حاضر خدمت بابرکت ہوئیں تو ان کو بیعت کرنے کا طریقہ اللہ پاک نے اپنے حبیبؐ کو تعلیم فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۸ (صفحہ ۷۱۸) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ بعض مفلس مسلمان دنیا طلبی کی غرض سے یہود کے ساتھ میل جول رکھتے اور اہل اسلام کی خبریں ان تک جا پہنچاتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر زید بن حارثؓ کی بھی چند یہودیوں سے محبت تھی ان کو اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۹ (صفحہ ۷۱۸) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ الخ ایک بار کچھ مسلمان آپس میں بیٹھے تذکرہ کر رہے تھے کہ اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ فلاں عمل اللہ پاک کو زیادہ پسند ہے تو ہم اس کے کرنے میں جان و مال سے بھی دریغ نہ کریں اس پر آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ لیکن جب جہاد کا نام سنا تو گھبرائے اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۲۰ (صفحہ ۷۱۹) وَمَنْ اَظْلَمُ الخ نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی اس نے کہا تھا کہ قیامت کے دن لات اور عزیٰ میری شفاعت کریں گے اور یقیناً ان کی سفارش بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو کر میری مغفرت ہو گی۔

ش ۲۱ (صفحہ ۷۱۹) یُرِیْدُوْنَ الخ ایک بار وحی نازل ہونے میں کچھ توقف ہوا تو کعب بن اشرف نے یہود سے کہا کہ اے گروہ یہود تم کو مژدہ ہو۔ لو اب دین اسلام کا خاتمہ ہوا جاتا ہے محمدؐ کا کام ختم ہی ہوا چاہتا ہے۔ سرور عالمؐ کو یہ کلمہ بہت ہی ناگوار گزرا اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۲۲ (صفحہ ۷۲۱) قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ الخ اہل کتاب اللہ پاک کے ساتھ اپنے تعلقات جتاتے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے پیارے ہیں ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۳ (صفحہ ۷۲۲) وَاِذَا رَاَوْا الخ جمعہ کا دن تھا اور حضرت سرور کائناتؐ منبر پر کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے کہ حضرت دحیہ کلبیؓ کا قافلہ غلہ و طعام سے لدا ہوا ملک شام سے آیا اس وقت مدینہ میں قحط و تنگی تھی اور قاعدہ تھا کہ جب کوئی قافلہ بسلامت و عافیت واپس آتا تھا تو خوشی کے نقارے بجاتے تھے۔ نقارہ بجا اور جو لوگ بیٹھے خطبہ سن رہے تھے اس آواز پر چل دیئے صرف بارہ آدمی بیٹھے رہ گئے۔ جن میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بھی تھے اس وقت یہ آیت عتاب آمیز نازل ہوئی۔

ش ۲۴ (صفحہ ۷۲۲) اِذَا جَآءَكَ الخ غزوہ مریسیع سے واپسی میں کسی بات پر سنان جہنی اور جہجاہ غفاری کی باہم تکرار ہوگئی سنان نے انصار کو اور جہجاہ نے مہاجرین کو اپنی اپنی مدد کے لئے بلایا فقرار مہاجرین میں سے کسی شخص نے جہجاہ کے معاون بن کر سنان کے ایک طمانچہ مارا منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے ناشائستہ الفاظ زبان سے نکالنے شروع کئے کہ ہاں جی ہاں ہم محمدؐ پر طمانچے کھانے کے لئے ہی تو ایمان لائے ہیں۔ جس نے موٹا کیا اور بھونکنا سکھایا اسی پر بھونکنا شروع کر دیا اور چونکہ منافق اپنے آپ کو باعزت اور مسلمانوں کو ذلیل سمجھتے تھے اس لئے یہ مردود لگا کہنے کہ اچھا اب لوٹ کر مدینہ پہنچے اور ان کو شہر سے نکال باہر کیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا

کہ اب ان مسلمانوں کو دینا اور کھلانا اور پلانا بالکل موقوف کرو۔ بھوکے ننگے ہوکر آپ محمدؐ سے الگ ہو جائیں گے۔ اس ملعون کے یہ نازیبا الفاظ زیدؓ بن ارقم سن رہے تھے انھوں نے جا کر سب قصہ سرور عالمؐ سے کہہ سنایا۔ حضرت رسالت پناہؐ نے عبداللہ کو بلا کر دریافت کیا تو لگا قسمیں کھانے کہ اسی خدا کی قسم جس نے آپ پر کلام حق نازل کیا ہے میں نے کچھ نہیں کہا اللہ پاک نے حضرت زیدؓ کی تصدیق میں یہ آیات نازل فرمائیں۔

ش ۲۵ (صفحہ ۷۲۳) **وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ** الخ جب پچھلی آیتیں عبداللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئیں تو اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا کہ اللہ پاک نے بہت سخت آیتیں تمھارے بارے میں نازل کیں اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ سرور عالمؐ کے حضور میں حاضر ہو کر خطا معاف کراؤ اور اللہ سے مغفرت کی دعا کراؤ یہ بولا کہ واہ جناب واہ تم نے اول کہا کہ ایمان لے آؤ میں ایمان لے آیا پھر کہا کہ زکوٰۃ دیا کرو خیر جبراً قہراً وہ بھی منظور کیا اب یہی کسر باقی رہ گئی ہے کہ تمھارے کہنے سے محمدؐ کو سجدہ کرنے لگوں مجھ سے یہ ہرگز نہ ہو سکے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۲۶ (صفحہ ۷۲۶) **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا** الخ بعض اہل مکہ مشرف باسلام ہو کر سرور عالمؐ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور مدینہ کی جانب ہجرت کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے ان کے بال بچے اور بیبیاں لگے رونے اور ہائے واویلا مچانے کہ یہاں ہم کو کس پر چھوڑے جاتے ہو؟ غرض انھوں نے بال بچوں کی یہ آہ وزاری سن کر ہجرت نہ کی ایک زمانہ کے بعد ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو اپنے ساتھیوں کو جو ان سے پہلے ہجرت کر کے چلے آئے تھے دیکھا کہ انھوں نے پیشوائے امت کی خدمت میں رہ کر بڑے فیضان حاصل کئے اور فقہا بن گئے تو انھوں نے اپنی بی بی بال بچوں کو جو اس خیر سے مانع آئے تھے سزا دینی چاہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جرم تو انھوں نے واقع میں قابل سزا اور دشمنی کا کیا ہے لیکن تم کو درگزر کرنی مناسب ہے۔ البتہ آئندہ کے لئے احتیاط رکھنی چاہیے۔ یا حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ حضرت جب جہاد کے جانے کا قصد کرتے ان کے بیوی بچے گڑگڑانے لگتے تھے کہ ہمیں کس پر چھوڑتے ہو ان کو رحم آتا اور محبت کے مارے، جانے سے باز آجاتے تھے۔

ش ۲۷ (صفحہ ۷۲۷) **فَاتَّقُوا اللّٰهَ** الخ اس سے پہلے ایک آیت فاتقوا اللہ حق تقاتہ الخ نازل ہوئی تھی جس کا منشا یہ تھا کہ اللہ سے ایسا ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے بندہ کی اتنی طاقت کہاں کہ اپنے مولیٰ کا پورا حق ادا کر سکے۔ صحابہ کرامؓ یہ سن کر لگے راتوں دنوں عبادت پر عبادت کرنے۔ پیر تھے کہ سوج گئے پیشانیاں سجدہ کرتے کرتے زخمی ہو گئیں اللہ پاک نے رحم فرمایا اور تخفیف کی غرض سے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہمارا حق تو تم سے کسی صورت ادا نہیں ہو سکتا جتنا ڈر سکو اتنا ڈرو۔

ش ۲۸ (صفحہ ۷۲۷) **یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ** الخ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بی بی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی سرور عالمؐ نے ان کو حکم دیا کہ اے عبداللہ حیض میں طلاق دینی ناجائز ہے رجعت کر لو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرما کر طلاق کا طریقہ تعلیم فرمایا۔

ش ۲۹ (صفحہ ۷۲۸) **وَمَنْ یَّتَّقِ** الخ اتفاق سے حضرت عوف بن مالکؓ کے لڑکے کو ایک بار کافر پکڑ کر لے گئے بیٹے کے فراق میں ماں باپ کا برا حال ہو گیا۔ حضرت عوفؓ نے سرور عالمؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میرا بیٹا کفار کے پنجے میں گرفتار ہو گیا اس کی ماں کا اپنے لخت جگر کے فراق میں ایسا برا حال ہے کہ نہ کھانے کا ہوش ہے نہ پینے کا ایک بے حیا سانس ہے کہ آتا جاتا ہے۔ سرور عالمؐ نے تسلی کے کلمات کہے اور فرمایا کہ اس کی ماں یعنی اپنی بی بی سے کہہ لاحول کا کثرت سے ورد رکھے اس مصیبت زدہ نے ارشاد خیر الابرارؐ کو سر آنکھوں پر رکھ کر عمل شروع کر دیا چند ہی روز کے بعد بیٹا کافروں کے پنجہ سے کسی صورت سے چھوٹ آیا اور نیز چار ہزار بکریوں کا گلہ آنکھ بچا کر اپنے ساتھ ہانک لایا۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۳۰ (صفحہ ۷۲۸) **وَالّٰٓـِٔیْ یَىِٕسْنَ** الخ حضرت خلاد بن عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حیض والی عورتوں کی عدت کا بیان تو سورہ بقرہ میں ہو چکا جن عورتوں کو صغر یا کبر سنی یا حمل کی وجہ سے حیض نہیں آتا اگر ان کو طلاق دے دی جائے تو ان کی

عدّت کس قدر ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۳ (صفحہ ۷۰۳) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ الخ حضرت نبی کریمؐ اپنی بی بی حضرت حفصہ بنت عمرؓ کے مکان پر تشریف لائے۔ دن تو حضرت حفصہؓ ہی کی باری کا تھا لیکن چونکہ حفصہ سرورِ عالمؐ سے اجازت لے کر اپنے باپ یعنی حضرت عمر فاروقؓ کے مکان پر گئی ہوئی تھیں اس لئے آپؐ نے اپنی سریہ حضرت ماریہ قبطیہؓ کو بلا بھیجا اور اپنی محبت سے سرفراز فرمایا چونکہ ازواج مطہراتؓ بشریت سے سبکدوش نہ تھیں اور جیسا کہ اپنے پیارے شوہر کے پاس کسی دوسری بی بی کا آنا اور وہ بھی اپنی باری کے روز، ناگوار گزرا کرتا ہے حضرت حفصہؓ کو بھی اس امر سے مطلع ہونے پر ناگوار گزرا حضرت حفصہؓ کی خاطر داری کی غرض سے سرورِ عالمؐ نے حضرت ماریہؓ کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور فرمایا کہ اے حفصہؓ میرا یہ قول امانت ہے اس کی کسی دوسرے کو خبر نہ ہو اتفاقاً حضرت حفصہؓ خوشی میں آکر حضرت عائشہؓ سے اس کا تذکرہ کر بیٹھیں کہ مجھ ناچیز کی خاطر محبوب رب العالمینؐ نے ایک حلال حرم محترم اپنے اوپر حرام کر لی۔ اللہ پاک نے اپنے نبیؐ کو وحی کے ذریعے سے خبر دی اور یہ آیات نازل فرمائیں۔

شانِ نزول (تَبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹)

ش ۱ (صفحہ ۷۳۴) وَاَسِرُّوْا الخ دشمنان خدا اور رسول شہوت پرست، ملعون بے دین کافر اپنی خواہشات نفس میں مغرور و مسرور ہو کر سرورِ عالمؐ کی شان میں گستاخیاں کیا کرتے تھے اور بسا اوقات ان ناشائستہ الفاظ سے بذریعہ وحی محبوبؐ رب العالمین کو مطلع فرما دیا جاتا اور اس پر ان لوگوں نے باہم مشورہ کیا کہ اب سے جو بات ایسی کہنی ہو وہ تنہائی میں چپکے چپکے کہنی چاہیئے تاکہ محمدؐ کا خدا نہ سنے اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۲ (صفحہ ۷۳۵) قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ الخ کفار مکہ سرورِ عالمؐ اور صحابہ کرامؓ کو بددعائیں دیتے اور کوستے تھے۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی اور مسلمانوں کو جواب تعلیم فرمایا تاکہ وہ کہہ دیں کہ تم اپنی خلاصی کی فکر کرو ہمارے ساتھ تو ہمارا سچا معبود بھلا یا بُرا جو کچھ معاملہ کرے گا وہ کرے ہی گا تمہیں نجات کی کون سی صورت ہے۔

ش ۳ (صفحہ ۷۳۶) مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ الخ ولید بن مغیرہ بڑا خبیث اور موذی ملعون تھا اس نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوانہ کہا اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے حبیبؐ کی طرف سے اس کے ایک جھوٹے عیب کے جواب میں اس کی دس خصلتیں ظاہر کی گئیں۔

ش ۴ (صفحہ ۷۴۲) سَاَلَ سَآئِلٌ الخ ایک مرتبہ نضر بن حارث خانہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا کہ الٰہی اگر محمدؐ برسرِ حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا اور ہم پر ایسا عذاب نازل کر کہ ہم کو پنپنا نصیب نہ ہو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اس آیت کے نازل ہونے پر لوگ پریشان خاطر ہو کر کہنے لگے کہ عذاب کس پر ہوگا تو لِلْكٰفِرِیْنَ الخ نازل ہوا۔

ش ۵ (صفحہ ۷۴۴) فَمَالِ الَّذِیْنَ الخ مشرکین مکہ غٹ کے غٹ حضرت نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں آکر حلقہ باندھ باندھ کر اردگرد ہو بیٹھتے اور دین کی ہنسی اڑاتے تھے غریب مسلمانوں کو نظرِ حقارت سے دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ دیکھئے یہی صورتیں ہیں جو جنت کے مزے دار باغوں کی طمع رکھتے ہیں اگر ایسے ذلیل لوگ بہشت میں چلے جائیں گے تو ہم ان سے پہلے جا داخل ہوں گے۔ اللہ پاک نے ان کی تردید میں یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

ش ۶ (صفحہ ۷۴۴) اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا الخ اس سورۂ مقدسہ کا اس کے سوائے کوئی شانِ نزول نہیں ملا کہ نوح علیہ السلام کی قوم کا اپنے کفر اور ہٹ دھرمی کے باعث غرق ہونا کفار مکہ کو یاد دلا کر عبرت دلانی مقصود ہے کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو اور اس کی نافرمانی چھوڑ کر اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔ نوح علیہ السلام کی قوم نے حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا اور باوجودیکہ حضرت نوحؑ ساڑھے نو سو برس اپنی قوم کو سمجھاتے اور ایمان کی ترغیب دیتے رہے لیکن سوائے چند آدمیوں کے کوئی ایمان نہ لایا۔ انھوں نے دشمنان خدا و رسول کے ہاتھوں سے پتھر کھائے بے ہوش ہو کر گرے جب ہوش آیا وہی فرض منصبی کا ادا کرنا۔ سمجھانا بجھانا ایمان کی ترغیب دینی معمول رہی آخرکار

جب کافر کسی طرح سنبھالے نہ سنبھلے تو نوح علیہ السلام نے بد دعا کی اور تمام کافر ایسے غرق ہوئے کہ وہ طوفان ہمیشہ کے لئے ذریعہ عبرت ہو گیا خیر الابرار محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کے ہٹ دھرم کافروں کے انکار ہی انکار سے ملول ہوئے تو طائف میں پہنچے اور فرمایا کہ اے اہل طائف مکہ والے مجھ کو قبول نہیں کرتے تو تم ہی اللہ کے رسول کو پناہ دو اور ایمان لاؤ وہ بھی ایک شریر تھے چھوٹے چھوٹے بچوں کو پیچھے لگا دیا۔ اینٹ پتھر برسانے شروع کئے غرض کسی شقی کا پھینکا ہوا پتھر پائے مبارک کے ٹخنہ میں لگا اور خون نکل آیا اللہ پاک کو اپنے پیارے نازک مزاج محبوبؐ کا زخمی ہونا کیونکر گوارا ہوتا فوراً جبریل امینؑ حاضر ہوئے اور اپنے ساتھ ایک فرشتہ اور لائے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ کی قوم نے آپؐ کو جو کچھ اذیت دی وہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔ یہ فرشتہ جو میرے ہمراہ ہے پہاڑوں کی حفاظت و خدمت پر تعینات ہے اس غرض سے بھیجا گیا ہے کہ ادھر آپؐ کی زبان مبارک سے اجازت ملے اور ادھر یہ فرشتہ طائف کے گرد دونوں پہاڑوں کو ٹکرائے کہ اہل طائف دونوں کے درمیان اس طرح پس جائیں جس طرح چکی کے دو پاٹوں میں دانہ دل دیا جاتا ہے رحمت للعالمین آبدیدہ ہو کر دست بدعا ہوئے کہ بارالہا میں اپنے بھائیوں کو ہلاک کرنے کو نہیں بھیجا گیا ان کو ایسی آنکھیں ہی مرحمت نہ فرما دے کہ یہ میرے مرتبہ سے واقف ہو کر میرا کہا مان لیں اور اگر یہ ایمان نہ بھی لائے تو کیا عجب ہے کہ ان کی نسل میں کوئی با ایمان بندہ پیدا ہو۔ ان کے ہیئے کی پھوٹی ہوئی ہیں۔ یہ میرے تقرب سے ناواقف ہونے کے باعث ایذا رسانی پر تلے ہوئے ہیں یہ باتیں ہیں جن کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الرسل کا خطاب ملا۔

ش ۷ (صفحہ ۴۷۰) قُلْ اُوْحِیَ الخ پہلے زمانہ میں جنات کی آسمان تک رسائی تھی اللہ پاک کے جو احکام آسمان دنیا کے فرشتوں پر نازل ہوتے اور وہ فرشتے باہم اس کا تذکرہ کیا کرتے تھے جنات ان کی باتیں سن آتے اور کاہنوں کو لا سناتے تھے جن کے باعث کاہن غیب دانی کا دعویٰ کرتے تھے جب اللہ پاک نے اپنے حبیبؐ کو آخری پیغمبر بنا کر دنیا میں بھیجا اور کلام الٰہی قرآن پاک نازل ہونا شروع ہوا تو فرشتے مسلط کر دیئے گئے تاکہ جنات کوئی آسمانی کلام نہ سن سکیں ورنہ حق و باطل میں امتیاز باقی نہ رہے گا اور وحی آسمانی کلام شیطانی سے مختلط ہو جائے گی جب جنات نے اپنے آپ کی آسمان تک رسائی نہ دیکھی تو حیران ہو کر اس کا سبب معلوم کرنے ادھر ادھر پھیل پڑے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مکہ سے باہر نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ وہ جن ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہاں آنکلے اور سرور عالمؐ کا پڑھنا بغور سن کر قرآن کا اعجاز معلوم کر کے ایمان لے آئے اور اپنی قوم سے تمام ماجرا بیان کیا اللہ پاک نے ان کا قول اس سورت میں ذکر فرمایا۔

ش ۸ (صفحہ ۴۷۰) وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ الخ حضرت رافعؓ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہونے سے پہلے رات کے وقت ایک ریگستان میں کسی طرف جا رہا تھا کہ نیند کا غلبہ ہوا میں نے اونٹنی سے اتر کر اس کو ایک طرف بٹھا دیا اور یہ کہہ کر کہ اے اس جنگل کے سردار تیری پناہ! خود پڑ کر سو گیا یکایک ایک وحشتناک خواب نظر پڑی کہ کوئی شخص ہاتھ میں برچھی لئے میری اونٹنی کی طرف چلا آ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے آ کر اس کے سینے میں برچھی ماری میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور دائیں بائیں دیکھا کچھ نظر نہ آیا پھر اپنی پہلی اعوذ پڑھ کر سو گیا دوبارہ بھی وہی خواب نظر پڑی پھر گھبرا کر میری آنکھ کھلی دیکھا کہ اس دفعہ اونٹنی بڑی تڑپ رہی ہے ادھر ادھر نظر کی کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان شخص جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا برچھی لئے کھڑا ہے اور ایک بڈھا شخص اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے اس کو میری اونٹنی سے روک رہا ہے نوجوان بزور ہاتھ چھڑانا چاہتا ہے اور وہ چھوڑتا نہیں ناگاہ تین نیل گائے نظر پڑیں بڈھے نے اس نوجوان سے کہا ان تینوں میں سے جو پسند کرے اس شخص کی اونٹنی کے عوض لے لے نوجوان راضی ہو گیا اور ایک نیل گائے لے کر چل دیا وہ بڈھا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے شخص اب سے جس جنگل اور ہو کے میدان میں اترنے کا اتفاق ہوا کرے، رب محمدؐ کی پناہ پکڑا کر جاہلیت کا زمانہ جاتا رہا۔ میں نے دریافت کیا کہ محمد کون ہیں بولا کہ اللہ کے سچے نبی جو مکہ میں پیدا ہوئے یثرب میں جلوہ افروز ہیں اسی وقت اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ میں آیا سرور عالمؐ نے مجھے دیکھتے ہی میرے بیان کرنے سے پہلے میرا تمام ماجرا بیان فرما دیا میں فوراً مسلمان ہو گیا۔ یہ آیت رافعؓ ہی کے بارے میں نازل ہوئی۔

ش ۹ (صفحہ ۴۷۰) وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا الخ کفار مکہ

کے بارے میں نازل ہوئی جب ان پر کفر کے باعث سات برس کا قحط پڑا۔

ش ۱۰ (صفحہ ۷۴۸) وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ الخ جنات نے درخواست کی تھی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اجازت فرمائیے کہ ہم آپ کے ساتھ مسجدوں میں حاضر ہو کر نماز باجماعت ادا کیا کریں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۱ (صفحہ ۷۴۹) قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ الخ کفار مکہ کہا کرتے تھے کہ اے محمدؐ تم نے ایک نئے دین کے بانی اور نبوت کے مدعی بن کر اپنے اوپر آپ ایسا بار رکھ لیا جس میں ہلاکت اور تباہی کے سوا کچھ نہیں اس دعوے سے باز آجاؤ ہم تمہارے حامی بن جائیں گے اور تم کو ہر بلا سے پناہ دیں گے۔ اللہ پاک نے ان کا جواب تعلیم فرمایا۔

ش ۱۲ (صفحہ ۷۵۰) یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ الخ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول بہت گراں گزرا کرتا تھا بسا اوقات کڑاکے کے جاڑے میں پسینے پسینے ہو جاتے تھے رنگ فق پڑ جاتا تھا۔ شروع شروع میں آنحضرتؐ کو بہت ڈر لگتا تھا وحی ابتدائی میں محبوبِ خدا مارے خوف کے کپڑا اوڑھ کر لیٹ گئے تھے کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے کو ان ہی پیارے الفاظ سے خطاب فرمایا اور اول اول شب ہی کی نماز فرض فرمائی البتہ آدھی رات سے کچھ کم و بیش کر لینے کا اختیار تھا اور کسی رات نہ ہو تو معاف تھا۔ بعدہٗ فرضیت قیام لیل منسوخ ہو گئی

ش ۱۳ (صفحہ ۷۵۱) اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ الخ شروع اسلام میں اہلِ اسلام پر شب بیداری اور رات کی نماز فرض ہوئی تو چونکہ رات پورا اندازہ ہو نہیں سکتا تھا۔ گھڑی تھی نہیں یہ نہ معلوم ہوتا کہ کس قدر رات گئی اور کس قدر باقی ہے اسی لئے اللہ کے مسلمان بندے راحت آرام سونا لیٹنا سب بھول گئے اور قریب قریب تمام رات اپنے مولیٰ کے آگے دست بستہ حاضر اور تمام تمام شب گزار دیتے تھے۔ پاؤں سوج کر کپا ہو گئے۔ پنڈلیوں میں خون اتر کر ورم ہو گیا پورے ایک سال بعد اللہ پاک نے ان کے حال پر رحم فرما کر تخفیف کی بابت یہ آیت نازل فرمائی۔ جس سے فرضیت قیام لیل منسوخ ہو گئی اختیار دے دیا گیا کہ نماز تہجد فرض نہیں جو چاہے پڑھے اور جو چاہے نہ پڑھے اور جو پڑھے وہ بھی جتنا آسانی سے پڑھ سکے پڑھے۔

ش ۱۴ (صفحہ ۷۵۲) یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ الخ شروع میں حضرت نبی کریمؐ کو خلوت زیادہ پسند تھی حضرت خدیجہؓ چند روز کا کھانا پکا کر ساتھ کر دیا کرتی تھیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ لے کر غار حرا کے اندر اپنے مولیٰ کی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے سرور عالمؐ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ غار حرا میں ایک مہینہ خلوت گزیں رہ کر گھر واپس آرہا تھا جب بیچ میدان میں پہنچا تو ایک آواز سنائی دی اور کوئی نظر نہ پڑا۔ میں نے اوپر نگاہ کی تو آسمان و زمین کے مابین کرسی پر اسی فرشتہ کو بیٹھا دیکھ کر جو میرے پاس غار حرا میں آچکا تھا ڈر گیا اور مارے خوف کے جاڑا چڑھ آیا گھر آکر چادر میں لپٹ گیا اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۱۵ (صفحہ ۷۵۲) ذَرْنِیْ الخ ولید بن مغیرہ ایک مرتبہ سرور عالمؐ کو قرآن پڑھتے سن گیا۔ اس معجز کلام نے اس کے پتھر جیسے سخت دل کو موم بنا دیا ابوجہل کو اس کی خبر لگی وہ آیا اور ولید سے کہا کہ اے ولید تمہاری قوم کچھ تمہاری طرف سے بدگمان ہو چلی ہے تمہارا اپنے آبائی دین اور قدیم رسوم کو چھوڑ کر گودوں کے پالے بچے یعنی محمدؐ پر ایمان لے آنا بڑی کم ظرفی اور ذلت کی بات ہے تم کو مناسب ہے کہ کسی ایسی بات کا اظہار کرو جس سے سب کو یقین آجائے کہ تم دین محمدی کو ہرگز پسند نہیں کرتے ولید بولا کہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ آج عرب میں شاعری کے اندر کوئی میرا نظیر نہیں ہے ہجو میں قصیدہ میں غزلیات میں غرض ہر رنگ میں یکتا ہوں لیکن میں نے محمدؐ کا بلیغ کلام کچھ ایسا لذیذ اور مؤثر پایا ہے جس کی حلاوت عمر بھر نہ بھولوں گا۔ ابوجہل بولا کچھ ہو تمھیں ایسا کلمہ ضرور منہ سے نکالنا ہو گا جس سے قوم کی بدگمانی رفع ہو اور دین اسلام کی خوبی ان کے ذہن نشین نہ ہو ولید نے کہا اچھا اب تو جاؤ میں غور کروں گا کہ کیا کرنا اور کیا کہنا چاہیئے۔ غرض غور و فکر کے بعد بولا تو یہ بولا ان ہذا الا سحر یوثر یعنی یہ قرآن جادو ہے لیکن محمدؐ کسی دوسرے سے سیکھ کر نقل کرنے لگتے ہیں۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۷۵۲) عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ الخ چند یہود نے صحابہ کرامؓ میں سے کسی حضرتؓ کے سوال کیا کہ اچھا بتاؤ دوزخ

پر کتنے فرشتے تعینات ہیں۔ انھوں نے آگر سرورِ عالم ؐ سے ذکر کیا فوراً ہی یہ آیت نازل ہوئی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۷۵۳) وَمَا جَعَلْنَا الخ جب دوزخ کے موکل فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ نے انیس فرمائی تو ابوالاسد قرشی کہنے لگا کہ اے جماعت قریش کچھ گھبرانے کی بات نہیں مجھ جیسے قوی ہیکل جوان کے سامنے انیس فرشتے چیز ہی کیا ہیں اپنے داہنے کندھے کو حرکت دوں گا تو دس کو دھکیل دوں گا باقی رہے تو ان کو بائیں کندھے سے دفع کر دوں گا۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۸ (صفحہ ۷۵۴) بَلْ يُرِيدُ الخ کفار مکہ نے کہا تھا کہ اگر محمدؐ اپنے دعوائے نبوت میں سچے ہیں تو اوّل ایسا کریں کہ ہم میں سے ہر شخص کے نام بنام اپنے اللہ کی طرف سے ایک ایک ورق لکھ لائیں جس میں جدا جدا ہر ایک کی برأت اور دوزخ سے امن مل جانے کا وعدہ ہو جب ہم صبح کو سوتے اٹھیں ہر شخص یہ فارغ خطی اپنے اپنے سرہانے لکھی لکھائی موجود پائے ایسا کریں گے تو ہم ضرور ایمان لے آئیں گے اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۹ (صفحہ ۷۵۵) لَا تُحَرِّكْ بِهٖ الخ جب جبریل امینؑ وحی لے کر آیا کرتے تھے تو سرور عالمؐ ان کے ساتھ ہی ساتھ خود بھی پڑھتے جاتے تھے کہیں ایسا نہ ہو کہ جبریلؑ چلے جائیں اور وحی کا کوئی لفظ میرے ذہن نشین نہ ہوا ہو۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۲۰ (صفحہ ۷۵۶) اَوْلٰى لَكَ الخ جب ان علیہا تسعۃ عشر نازل ہوا تو ابوجہل کہنے لگا کہ اے جماعت قریش محمدؐ کے قول کے موافق دوزخ کے پاسبان انیس فرشتے ہیں اور تمہارا جتھا تو بکثرت ہے کیا تم پر ایسی ڈوب پڑ جائے گی کہ تم میں سے دس دس آدمی بھی ایک ایک فرشتے کو کافی نہ ہو سکیں گے اسی وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی اور پیغمبرؐ کو حکم فرمایا کہ ابوجہل سے ایسا جا کر کہو۔

ش ۲۱ (صفحہ ۷۵۷) يُوفُونَ بِالنَّذْرِ الخ ایک مرتبہ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہراؓ کے گھر تشریف لائے تو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بیمار پایا حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ کچھ اللہ کی منت مان لو کہ حسنینؓ کو شفا ہو جائے دونوں نے تین روزے کی منت مانی۔ شافی مطلق نے سبطین کو صحت کلی عطا فرمائی ایفار نذر کی نیت سے روزے رکھے شام کے وقت کچھ جو قرض لے کر پیسے اور روٹی پکا کر روزہ افطار کرنے بیٹھے ہی تھے کہ دروازے پر ایک مسکین نے آ سوال کیا کہ اے اہل بیت نبوت اللہ کے واسطے مجھ محتاج کا پیٹ بھرو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فوراً اپنے حصہ کی روٹی لا حاضر کی اس پر سارے گھر والوں نے اپنے اپنے حصہ کی روٹی فقیر کو لا کر دے دی صرف پانی سے روزہ کھول کر اللہ کے نام پر پڑ کر سو رہے۔ دوسرا روزہ ہوا شام کے وقت روٹی لے کر بیٹھے ہی تھے کہ دروازے پر ایک یتیم نے صدا دی کہ بے ماں باپ کا بچہ ہوں روٹی کھلا دو۔ حضرت علیؓ نے پھر اپنا حصہ اس کو جا کھلایا اور تمام گھر والوں نے روز گزشتہ کی طرح اپنا اپنا کھانا یتیم کے حوالہ کیا پانی سے روزہ کھول کر پھر پڑے رہے تیسرے دن شام کے وقت ایک قیدی آ کھڑا ہوا اس روز بھی گزشتہ دونوں دنوں کی طرح سب نے تمام کھانا اس کے لا حوالہ کیا اللہ پاک نے اہل بیت نبوت کی بشارت میں یہ آیات نازل فرمائیں۔

ش ۲۲ (صفحہ ۷۵۸) وَاِذَا رَاَيْتَ الخ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور دیکھا کہ حضرت نبی کریمؐ ایک بوریہ پر لیٹے ہوئے ہیں اور آنحضرتؐ کے گل سے زیادہ نازک جسم اطہر پر بوریہ کی دھاری کے نشان ہو گئے یہ حالت دیکھ کر حضرت عمرؓ رو دیئے سرور عالمؐ نے اس کا سبب دریافت فرمایا عرض کیا کہ یارسول اللہ کسرے اور قیصر کا خیال آ گیا وہ سلاطین دنیا کیسی کیسی نعمتوں میں مزے اڑا رہے ہیں اور اللہ کے حبیب سلطان کونینؐ ایک بوریئے پر استراحت فرما رہے ہیں جس پر کوئی کپڑا بھی نہیں کہ جسم نازک پر دھاریوں کے نشان نہ پڑنے دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمرؓ کیا تم اس سے راضی نہیں کہ ان کی فانی نعمتیں دنیا ہی کے لئے ہیں اور ہم کو اللہ پاک دائمی عیش آخرت میں جاوید نعمتیں مرحمت فرمائے گا۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۲۳ (صفحہ ۷۵۹) وَالْمُرْسَلٰتِ الخ اس کے علاوہ کوئی خاص سبب معلوم نہیں ہوا کہ یہ سورت ذکر قیامت اور منکرین حشر و نشر کو عذاب آخرت سے ڈرانے کو نازل فرمائی۔



شان نزول (عمّ ۳۰)

ش ۱ (صفحہ ۷۶۱) عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ الخ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور آنحضرت نے قیامت کا حال بیان فرمایا تو کفار عرب اس عقیدے میں باہم کئی فرقے ہوگئے ایک گروہ تو بولا کہ ہمارے بت ہمارے شفیع بن کر ہم کو اللہ سے بخشوائیں گے ایک فرقہ قیامت کا سرے سے منکر ہی ہوا کہ بھلا یہ ہڈیاں جب سڑ گل گئیں تو کیونکر زندہ ہوں گی بس جو کچھ ہے یہی دنیا کی زندگی ہے اسی پر خاتمہ ہے نہ دوبارہ جی کر اٹھنا کوئی چیز ہے اور نہ حساب کتاب۔ تیسرا فرقہ کچھ متذبذب تھا کہ شاید ہو اور شاید نہ بھی ہو منکرین کی سمجھ بوجھ کا آخری کلام یہ تھا کہ اچھا اگر یہ قیامت ہونے والی ہے تو ایک دم سے ہمارے سامنے کیوں نہیں ہو چکتی اور سزا و جزا کے لئے اس خاص دن کا کیوں انتظار ہے ہر ایک کو اپنے نیک و بد اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں کیوں نہیں مل چکتا کہ آدمیوں کو اس کے دیکھنے سے عبرت و نصیحت ہو جائے اللہ پاک نے ان کی یہ تمام باتیں رد فرما کر جزا کا روز قیامت پر موقوف رکھنے کا سبب بیان فرمایا۔

ش ۲ (صفحہ ۷۶۳) وَالنّٰزِعٰتِ الخ ہٹ دھرم کفار اپنی عقل کے آگے فرمودۂ خلاق عالم کو بھی کچھ خیال میں نہ لاتے تھے اور حالانکہ قیامت کا حادثہ بار بار ان کو سنایا جاتا اور قدرتِ خداوندی کا اقتدار ان کو بتایا جاتا تھا لیکن جب بولتے تب یہی بولتے تھے کہ ہماری سمجھ میں قیامت کا آنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا اس لئے اللہ پاک نے اس سورت کو نازل فرما کر بتاکید تمام اثبات قیامت فرمایا۔ بندہ کا تو کام یہی ہے کہ اپنے آقا کا ارشاد سر و آنکھوں پر رکھے خواہ سمجھے یا نہ سمجھے اور واقعہ میں قیامت جیسے ہزار واقعہ اس قادر مطلق کی قدرت کے آگے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے جو ہر آن نئی حالت اور بے شمار مخلوق پیدا فرماتا رہتا ہے۔

ش ۳ (صفحہ ۷۶۴) يَسْئَلُوْنَكَ الخ مشرکین مکہ بار بار ہنسی اور مخول کے طور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا کرتے تھے کہ کیوں جی وہ آئے گی کب؟ تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر ان منکرین قیامت کو وقت بھی بتا دیا جائے تو نتیجہ کیا؟ اگر کسی کو قیامت کے واقع ہوئے پیچھے انبیاء کی نبوت پر یقین آیا بھی تو کیا حاصل اس وقت تو ایمان لانا اور نہ لانا دونوں برابر۔

ش ۴ (صفحہ ۷۶۵) عَبَسَ الخ ایک روز سرور عالم حرم میں بیٹھے ہوئے رؤسا قریش یعنی ابوجہل، عتبہ، ربیعہ وغیرہ کو محاسن اسلام سمجھا رہے تھے کہ اتنے میں عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا صحابی آئے آنحضرت کو ان کا ایسے وقت آنا ناگوار گزرا کہ یہ آداب مجلس سے ناواقف ہیں ضرور کوئی بے محل کلام کر بیٹھیں گے آخر حضرت عبداللہ نے کہا ہی کہ یا رسول اللہ میں بڑی دشواری سے پوچھتا پوچھتا آپ تک پہنچا ہوں میری طرف متوجہ ہو کر مجھے فلاں فلاں سورت سکھایئے سرورِ عالم کو قطع کلام کرنا ناگوار گزرا اور چونکہ ایک بڑے دینی کام میں مشغول تھے اس لئے صرف یہ فرما کر کہ ذرا ٹھہرو پھر رؤسا قریش سے باتیں کرنے لگے۔ ابن ام مکتوم تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر وہی بات کہی اسی طرح کئی بار سوال ہونے سے سرور عالم چیں بجبیں ہوئے۔ اسی وقت یہ عتاب آمیز آیتیں نازل ہوئیں۔ جبریل امین یہ آیتیں پڑھتے جاتے تھے اور سرور عالم کا رنگ فق پڑا جاتا تھا آخر کلا انہا تذکرہ پر ذرا اطمینان ہوا کہ یہ رب جلیل کی نصیحت ہے عتاب نہیں اس کے بعد فوراً عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر تشریف لے گئے جو مایوس ہو کر واپس چلے گئے تھے اور ان کو ساتھ لا کر اور اپنی چادر بچھا کر اس پر بٹھایا اور جب کبھی یہ نابینا حاضر خدمت ہوتے تھے تو سرور عالم نہایت تعظیم کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ مرحبا اے شخص جس کے لئے میرے اللہ نے مجھ پر عتاب فرمایا۔

ش ۵ (صفحہ ۷۶۶) قُتِلَ الْاِنْسَانُ الخ ابولہب کے بیٹے عتبہ نے ایک مرتبہ کہا کہ میں نجم کے پروردگار کا منکر ہوں اور ستاروں کے مالک کو نہیں مانتا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اس کمبخت ناشکر پر اللہ کی مار۔

ش ۶ (صفحہ ۷۶۶) اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ الخ اس سورت کا و نیز سورۂ انفطار کا شان نزول وہی لوگوں کا آنحضرت سے احوال قیامت کا سوال کرنا ہے جو سورۂ نبا میں بیان ہو چکا۔

ش ۷ (صفحہ ۷۶۷) وَمَا تَشَآءُوْنَ الخ جب اللہ پاک نے لمن شاء منکم ان یستقیم نازل فرمایا تو ابوجہل بولا کہ سیدھے راستہ چلنے کا تو ہم کو مجاز کر دیا گیا ہے ہمیں اختیار ہے چاہیں چلیں

اور چاہیں نہ چلیں تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۸ (صفحہ ۷۶۸) وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الخ اہل مدینہ ناپ اور تول میں دغابازی بہت کیا کرتے تھے سرورِ عالمؐ بحکم خلاق عالم مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت کئے تشریف لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں یہ مقدس سورت نازل ہوئی۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ مدینہ پہنچ کر جو سورت نازل ہوئی وہ یہی ہے۔ سرورِ عالمؐ نے یہ سورت اہل مدینہ کو پڑھ کر سنائی تو وہ اپنی دغابازی سے تائب ہوئے اور حالت سنوار لی۔

ش ۹ (صفحہ ۷۷۰) اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ الخ اس سورت کا شان نزول وہی کفار کا حماقت آمیز سوال ہے کہ اے محمدؐ قیامت قائم کب ہوگی؟ جواب مذکور ہوا کہ اذا السماء الخ۔

ش ۱۰ (صفحہ ۷۷۱) وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ الخ جب مسلمان بندے کفار قریش کی ایذا دہی سے تنگ دل ہوئے تو اللہ پاک نے ان کی تسلی خاطر کے لئے یہ سورت نازل فرمائی جس میں موذی بدکاروں کی سزا اور صابر متحمل نیک بندوں کا اجر بیان فرمایا۔

ش ۱۱ (صفحہ ۷۷۳) وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ الخ ایک بار آنحضرتؐ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ آسمان سے تارا ٹوٹتا نظر آیا اس کی روشنی سے ابوطالب کی آنکھیں چندھیا گئیں اور گھبرا کر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور پوچھا کہ اے محمدؐ یہ کیا ہوا؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ شہاب ثاقب ہے۔ شیاطین کو آسمان سے دفع کرنے کو یہ ستارے ان پر پھینک کر مارے جاتے ہیں ابوطالب متعجب ہو کر خاموش ہو بیٹھا فوراً جبریلؑ امین یہ سورت لائے۔

ش ۱۲ (صفحہ ۷۷۴) سَنُقْرِئُكَ الخ جبریلؑ امین وحی لاتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شوق اور احتیاط کے مارے جبریلؑ کے ساتھ ساتھ پڑھنے لگتے تھے کہ کہیں ذہن سے نکل نہ جائے تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرما کر مطمئن کیا۔

ش ۱۳ (صفحہ ۷۷۵) اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ الخ جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اور جنت کی جاوید نعمتوں کی توصیف بیان فرمائی تو گمراہ بددین لگے تعجب کرنے اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ش ۱۴ (صفحہ ۷۷۷) يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الخ مدینہ میں ایک ہی کنواں تھا جس کا پانی میٹھا تھا یعنی بیر رومہ اور یہی مسلمانوں کے تسلط سے خارج تھا۔ سرورِ عالمؐ نے ایک مرتبہ صحابہؓ سے فرمایا کہ میرے ہمراہیوں میں کسی کو اتنی ہمت اور توفیق ہے کہ وہ بیر رومہ خرید کر تمام آدمیوں کے لئے وقف کر دے کہ جس کا جی چاہے۔ اس کا شیریں پانی مفت پیئے یہ سن کر حضرت عثمانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میں کئے دیتا ہوں غرض حضرت عثمانؓ نے اس کنویں کو خریدا اور اللہ کے نام وقف کر دیا۔ اللہ پاک نے یہ بشارت نازل فرمائی واللہ اعلم بالصواب۔

ش ۱۵ (صفحہ ۷۷۷) لَآ اُقْسِمُ الخ قریش میں ایک شخص جس کا نام کلدہ بن اسید اور کنیت ابوالاسد تھی بڑا قوی ہیکل پہلوان تھا اس کی یہ حالت تھی کہ چمڑہ پیر کے تلے ڈال کر لوگوں سے کہتا کہ یہ میرے نیچے سے نکال لو۔ تمام آدمی مل کر زور لگاتے تھے چمڑہ پرزے پرزے ہو جاتا تھا۔ لیکن پیر کے تلے سے نہ نکلتا تھا جب سرور عالم نے اس کو دین اسلام کی طرف بلایا تو لگا گستاخیاں کرنے کہ اے محمدؐ تم ہم کو جس دوزخ کا خوف دلاتے ہو اس کے انیسوں پیادوں کو میرا بایاں ہاتھ کافی ہے اور جس باغ کی رغبت دیتے ہو اس کی حقیقت ہی کیا ہے۔ جتنا مال میں شادیوں اور خاطرداریوں میں اڑا چکا ہوں ان کے سامنے جنت کی حقیقت ہی کیا ہے اس کے بارے میں یہ سورت نازل ہوئی۔

ش ۱۶ (صفحہ ۷۷۹) وَالَّيْلِ الخ رؤسار مکہ میں سے دو شخص بڑے مالدار تھے ایک تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک امیہ بن خلف لیکن دونوں کی حالت مختلف تھی حضرت صدیقؓ مسلمان اور انبیاء کے بعد سب سے افضل اور اپنا جان و مال راہ خدا میں لٹانے والے تھے اور امیہ کمبخت کافر انتہا درجہ کا بخیل اور گستاخ تھا۔ حضرت بلالؓ اسی کے غلام تھے اور خفیہ ایمان لا چکے تھے امیہ کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی تو سخت ناراض ہوا اور غلاموں کو حکم دیا کہ دن چڑھے ہی بلال کے تمام جسم پر ببول کے کانٹے چبھو دیا کرو اور جب دھوپ تیز ہو جائے تو اس کو دھوپ میں چت لٹا کر سر سے پیر تک گرم پتھر پاٹ دیا کرو کہ ہل نہ سکے اور گرداگرد آگ سلگا دیا کرو اور شب کو ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند کر کے باری باری تمام

رات کوڑے مارا کر دکئی دن حضرت بلالؓ اس مصیبت میں گرفتار رہے لیکن احد ہی احد پکارتے رہے اتفاق سے صدیق اکبرؓ کا اس طرف گزر ہوا تو یہ حال اور آہ زاری سن کر بیتاب ہو گئے۔ صبح ہوتے ہی امیہ کو نصیحت کی اور آخر کار اپنا ایک ہوشیار غلام فطاس رومی اور چالیس اوقیہ بلالؓ کے عوض میں دے کر ان کو خرید لائے اور لوجہ اللہ آزاد کر دیا اسی طرح قریش کے سات لونڈی غلام جن کو ان کے اسلام ہی کے باعث سخت ایذائیں دی جاتی تھیں۔ یعنی عامر بن فہیرہ، زہرہ فہدیہ مہدیہ کی بیٹی ام بلیدہ وغیرہ کو ان کے مالکوں کی منہ مانگی قیمتیں دے دے کر خریدا اور خاص اللہ واسطے آزاد کر دیا ان خرچوں کے بعد کل سرمایہ جو حضرت صدیقؓ کے پاس باقی رہا صرف چالیس ہزار درہم تھے چونتیس ہزار درہم سرور عالمؐ کی ارشاد کے بموجب تیرہ برس کے عرصہ میں مسلمانوں پر خرچ کر دیئے باقی رہے چھ ہزار ان میں سے کچھ ہجرت کے سفر میں اور کچھ مسجد نبوی کی زمین خریدنے میں خرچ کیا باقی دوسرے نیک کاموں میں صرف کر دیا فقیر ہو بیٹھے ایک روز کملی اوڑھے ہوئے (اور وہ بھی کانٹوں سے گتھی ہوئی) بیٹھے تھے کہ جبریل امینؑ آئے اور عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ اللہ پاک نے اس کملی والے فقیر کو جس نے اپنا سارا مال آپؐ پر نثار کر ڈالا۔ سلام فرمایا ہے اور پوچھا ہے کہ اس فقیری میں بھی مجھ سے راضی ہے یا کچھ کدورت دل میں پیدا ہو گئی۔ حضرت صدیقؓ پر یہ کلام ربی سن کر ایک عجیب وجد کی حالت طاری ہوئی اور فرمایا کہ انا عن ربی راض انا عن ربی راض یہ سورت نازل ہوئی۔

ش ۱۷ (صفحہ ۸۰) وَالضُّحٰی الخ وحی کے آنے میں چند روز کی دیر ہو گئی تھی کافروں نے چھیڑنا شروع کیا کہ محمدؐ کو اس کے خدا نے چھوڑ دیا اور دوستی قطع کر دی اللہ پاک نے جواب میں یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۱۸ (صفحہ ۸۲) اَرَءَیْتَ الَّذِیْ الخ ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے پر مانع ہوتا اور کہتا کہ اگر اب میں نے تم کو اس نئے طریقے پر عبادت کرنے اور اپنے ماتھے کو زمین پر ٹیکتے دیکھا تو گردن کاٹ ڈالوں گا اور اپنے ساتھیوں کو تم پر چڑھا دوں گا کیا تم کو میری بڑی جماعت کا خوف نہیں ہے۔

ش ۱۹ (صفحہ ۸۲) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ الخ آنحضرتؐ نے ایک بار ایک قصہ بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا کہ تمام رات اللہ کی عبادت کرتا اور تمام ہتھیار باندھ دشمنان خدا سے لڑتا اور مسلح جہاد کرتا رہتا تھا ہزار مہینہ تک اسی ریاض میں مشغول رہا۔ صحابہؓ نے افسوس کے طور پر عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ ہماری عمریں نہایت کم ہوتی ہیں اس کوتاہی عمر پر اس بندے جیسی عبادت کیونکر ہو سکتی ہے اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی کہ ایک شب قدر کی عبادت اس ہزار مہینہ کی ریاضت سے بہتر ہے۔ غالباً یہ مقدس شب رمضان کے آخر دہے کی طاق راتوں میں سے کوئی رات ہے جو دعا مانگی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ سب سے بہتر دعا اس شب میں مانگنے کے لئے یہ ہے اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی۔

ش ۲۰ (صفحہ ۸۳) لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ الخ پہلے تمام یہود و نصاریٰ عرب اس بات پر متفق تھے کہ ضرور نبی آخر الزماںؐ پر ایمان لائیں گے جس وقت آنحضرتؐ کا وجود جلوہ گر ہوا تو سوائے چھ حضرات کے کوئی ایمان نہ لایا اور اپنے قول کا بھی پاس ملحوظ نہ رکھا ان کا حال بیان کرنے کو یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۲۱ (صفحہ ۸۴) اِذَا زُلْزِلَتِ الخ دو شخص تھے ان میں ایک شخص اگر کسی فقیر کو ایک لقمہ کھلا دیتا تھا تو کہا کرتا تھا کہ اس ذرا سی نیکی پر کیا اجر ملے گا؟ اور دوسرا گناہ صغیرہ کو خیال میں نہ لاتا تھا کہتا تھا کہ عذاب کی وعید کبائر گناہوں پر ہے چھوٹے چھوٹے گناہوں پر کچھ گرفت نہ ہو گی۔ اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی کہ نیکی بدی دونوں کا رتی رتی حساب ہو کر ہر ایک کی سزا اور جزا ملنی ہے۔

ش ۲۲ (صفحہ ۸۵) وَالْعٰدِیٰتِ الخ سرور عالمؐ نے ایک رسالہ بماتحتی منذر بن عمر انصاری بنی ثمامہ کے ایک اشد کافر قبیلہ پر روانہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ فلاں روز صبح ہوتے ان پر چھاپہ مارنا لیکن راہ میں ندی پڑی جو چڑھ رہی تھی اس لئے لشکری سپاہی یوم مقرر پر وہاں نہ پہنچ سکے اگلے روز صبح ہوتے لوٹ مار شروع کی اس وجہ سے اس لشکر کی واپسی میں ایک دن کی تاخیر ہو گئی۔ یہاں منافقین نے یہ افواہ اڑا دی کہ وہ لشکر تباہ ہو گیا کوئی اتنا نہ بچا کہ خبر بھی لا کر دیتا یہ سن کر مسلمان سخت مغموم و پریشان ہوئے اللہ پاک نے تسلی کے لئے یہ سورت نازل فرمائی اور ان کے گھوڑوں کی قسم کھائی۔ بعض مفسرین نے اس سورت کو مدنی کہا

ہے۔ واللہ اعلم۔

ش ۲۳ (صفحہ ۸۶۷) اَلْهٰكُمُ الخ قریش میں دو گروہ تھے ایک بنو عبد مناف جس میں احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے دوسرا بنو سہم جس کا سردار عاص بن وائل تھا ایک روز لگے دونوں ایک دوسرے پر فخر کرنے ہر گروہ کہنے لگا کہ ہم تم سے مال اور جتھہ دونوں کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔ غرض شمار ہوئی تو بنو عبد مناف کے لوگ زیادہ نکلے بنو سہم بولے کہ ہماری جرار قوم لڑائیوں میں بہت ماری گئی ہے۔ اس وقت قبرستان میں گئے اور زندہ و مردہ سب کی مردم شماری ہوئی تو بنو سہم کی شمار بڑھ گئی۔ اللہ پاک نے اس امر میں وقت کا ضائع کرنا اور ان کی جہالت کا اظہار کرنے کو یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۲۴ (صفحہ ۸۶۷) وَالْعَصْرِ الخ کلدہ بن اسید جس کی کنیت ابو الاسد تھی کافر تھا اور زمانہ جاہلیت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اٹھا کرتا تھا حضرت صدیقؓ کے ایمان لائے پیچھے ان سے مل کر کہنے لگا کہ اے ابو بکرؓ تمہاری عقل پر کیسے پتھر پڑ گئے اپنی ذکاوت و ہوشیاری سے تجارت میں بہتیرا مال پیدا کیا اب یک لخت ایسے گھاٹے میں پڑے کہ آبائی دین چھوڑ کر لات و عزیٰ کی عبادت سے محروم اور ان کی شفاعت سے مایوس ہو گئے حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ اے بے وقوف جو اللہ اور اللہ کے رسولؐ کا تابعدار بنتا اور دین حق پر عمل کرتا ہے وہ نقصان میں نہیں اللہ پاک نے حضرت صدیقؓ کے کلام کا حسن ظاہر فرمایا اور یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۲۵ (صفحہ ۸۶۷) وَيْلٌ لِّكُلِّ الخ کفار میں سے تین شخص یعنی عاص بن وائل ولید بن مغیرہ اخنس بن شریق ہر مجلس میں آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہؓ کی بدگوئی میں مصروف رہتے تھے۔ اخنس بڑا گستاخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بحث بے فائدہ کیا کرتا تھا ان کے حق میں یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۲۶ (صفحہ ۸۶۷) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ الخ نجاشی بادشاہ حبشہ کا ایک صوبہ تھا یمن میں ابرہہ وہ خانہ کعبہ کی طرف اہل یمن اور تمام خلقت کا رجوع دیکھ کر حسد کیا کرتا تھا۔ اس نے خانہ کعبہ کے مقابلہ میں اپنے پایۂ تخت شہر صنعان میں نہایت خوش رنگ عالی شان مرصع گرجا تیار کرا کر عام لوگوں سے اس کا طواف کرانا چاہا اہل مکہ پر یہ اس کی حرکت نہایت شاق گزری ایک قریشی شخص رفتہ رفتہ ابرہہ سے رسوخ پیدا کر کے شب کے وقت اس گرجا کو جگہ جگہ نجس بنا کر چل دیا اہل مکہ کا ایک قافلہ بھی ان دنوں وہیں ٹھہرا ہوا تھا اتفاقاً آگ سلگائی اور چونکہ ہوا تیز چل رہی تھی اس کی لپیٹ نے کلیسا کے بتوں اور جواہرات کو بھسم کر دیا۔ غرض نتیجہ یہ ہوا کہ ابرہہ خانہ کعبہ کے گرا دینے کے ارادے سے لشکر چڑھا لایا اہل مکہ نے ڈر کر پہاڑوں میں جا پناہ لی صرف آنحضرت کے دادا عبدالمطلب مکہ میں حیران و پریشان رہ گئے جس وقت ابرہہ کا لشکر مکہ کے قریب وادی محسر میں پہنچا تو اس کے ہاتھیوں میں سے بڑا ہاتھی جس کا نام محمود تھا گھٹنے زمین پر ٹیک کر حرم کے ادب کی وجہ سے بیٹھ گیا۔ غصہ کے ساتھ مار کر اٹھایا گیا۔ ناگاہ جدہ کی طرف سے سبز چڑیاں جن کی چونچ اور دونوں پنجوں میں تین تین کنکریاں تھیں نمودار ہوئیں وہ عذاب کی کنکریاں سارا لشکر اعداء تباہ کرنے کے بعد ایک عرصہ تک قریش کے پاس رہیں اس واقعہ کے پچپن روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے اللہ پاک نے نعمت یاد دلانے کو یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۲۷ (صفحہ ۸۸۷) اَرَءَيْتَ الَّذِيْ الخ ابو جہل ملعون کی عادت تھی کہ جب کوئی مالدار آدمی سخت بیمار ہوتا تھا تو یہ اس کے پاس جا کر میٹھی باتیں کرتا اور کہتا تھا کہ اپنا مال اور اولاد میرے حوالے کر جاؤ میں تمہارے یتیم بچوں کی کفالت اچھی طرح کروں گا پھر جب ان کا مال قبضہ میں لے آتا تو یتیم بچوں کو دھکے دے کر نکال دیتا تھا وہ بے چارے دربدر مارے پھرا کرتے تھے۔ ایک یتیم اسی ظلم سے روتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرنے لگا۔ آنحضرت صلعم نے ابو جہل کو جا کر سمجھایا تو لگا روز جزا اور آنحضرتؐ کی رسالت کا انکار کرنے اللہ پاک نے نصف سورت مشرکین اور نصف سورت منافقین کے حال کے اظہار میں نازل فرمائی یا منافقین ہی کے بارے میں نازل ہوئی جن کا یہ حال تھا کہ اگر مسلمانوں کے پاس ہوتے وقت نماز شروع ہو گئی تو دکھاوے کو پڑھ لی ورنہ کچھ خبر ہی نہیں کہ نماز کا کب وقت آیا اور کب گیا۔ ذرا ذرا سی چیز پر بخل کرنا جبلی عادت تھی۔

ش ۲۸ (صفحہ ۸۸۷) اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الخ آنحضرتؐ

کے حضرت خدیجہؓ سے دو صاحبزادے تولد ہوئے قاسم اور عبداللہ یعنی طیب وطاہر ان ہر دو نور چشم کا پے درپے انتقال ہو گیا اس پر کفار براہ طعن کہنے لگے کہ آگے کو محمدؐ کی نسل منقطع ہو گئی کوئی نام لیوا نہیں کہ دین کو سنبھالے یہ خرخشے محمدؐ کے ساتھ ختم ہو چکیں گے سرور عالمؐ کو یہ کلام سن کر سخت ملال ہوا۔ اللہ پاک نے خاطر مبارک خوش کرنے کو تعزیت اور تسلی کے طور پر یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۲۹ (صفحہ ۷۸۹) قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ الخ

ابوجہل بن وائل ولید بن مغیرہ اسود بن عبدیغوث اسود بن عبدالمطلب نے حضرت عباسؓ کے ہاتھ آنحضرتؐ کو یہ پیغام بھیجا کہ اے محمدؐ آؤ ہم اور تم باری باندھ لیں ایک سال ہم تمہارے خدا کی پرستش کر لیا کریں اور ایک سال تم ہمارے بتوں کی پرستش کر لیا کرو ان کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔ کہ توحید و شرک جمع ہو ہی نہیں سکتے۔

ش ۳۰ (صفحہ ۷۸۹) تَبَّتْ يَدَآ الخ

ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تو رشتہ کا چچا لیکن دین اسلام کی وجہ سے جان کا لاگو ہو گیا تھا اور اس کی جورو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں شب کو کانٹے بچھا جاتی تھی کہ آخر ادھر کو ہو کر گزریں گے تو بے خبری میں کانٹے چبھیں گے جب آنحضرت نے کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو وعظ کرنے بلایا اور تمام قریش جمع ہو گئے ان ہی میں ابولہب تھا۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے قریش اگر میں تم کو کسی لشکر کے چڑھ آنے کی خبر سناؤں تو تم یقیناً مجھے سچا سمجھ کر اپنا بچاؤ کر لو اس کی کیا وجہ ہے کہ میں اللہ کے سخت عذاب سے جو کوئی دن میں آموجود ہونے والا ہے تم کو چیخ چیخ کر ڈرا رہا ہوں اور تمہارے کانوں پر جوں نہیں رینگتی؟ ابولہب اپنے محاورہ میں بولا کہ تیرے ٹوٹیں دونوں ہاتھ کیا تو نے یہی باتیں سنانے کے لئے ہمیں تکلیف دی؟ اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی۔

ش ۳۱ (صفحہ ۷۹۰) قُلْ هُوَ اللّٰهُ الخ

ایک بار یہود نے آکر کہا اے محمدؐ اللہ کے اوصاف ہم سے بیان کرو کہ وہ چیز کیا ہے؟ کیا کھاتا پیتا ہے کس کے ترکہ پر قابض ہوا اس کی میراث کون لے گا؟ اسی وقت یہ سورت نازل ہوئی۔

ش ۳۲ (صفحہ ۷۹۰) قُلْ اَعُوْذُ الخ

لبید بن عاصم یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ آنحضرتؐ بیمار ہو گئے اور اس کا یہ اثر ہوا کہ بسا اوقات کوئی کام کیا نہ ہوتا تھا اور ایسا خیال آپ کو آتا تھا کہ میں نے ایسا کر لیا۔ غرض خواب میں دو فرشتے آئے اور آنحضرتؐ کو سنا کر باہم کہنے لگے کہ محمدؐ پر عاصم نے سحر چلایا ہے کنگھے سے ان کا بال لے کر کنگھے کے دندانوں میں کمان کے چلے سے گیارہ گرہیں لگائی ہیں اور اس کو کھجور کے پھول کے غلاف میں لپیٹ کر ذروان کنوئیں میں پتھر کے نیچے دبا دیا ہے صبح ہوتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اس پتھر کے نیچے سے اس کو نکلوایا اللہ پاک نے ان دونوں سورتوں کو جن کی گیارہ آیتیں ہیں نازل فرمایا ایک ایک آیت پڑھ کر پھونکی گئی اور ایک ایک گرہ کھل گئی انجام کار صحت کلی حاصل ہوئی۔

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

تمّت

خوش نویس: عزیز احمد (خورد)

رموز اوقافِ قرآن مجید

○ یہ گول نشان آیت کی علامت ہے اگر اس پر لا نہیں ہے تو ٹھہرنا بہت ہی بہتر ہے۔ ویسے چاہے لا والی آیت ہو یا بغیر لا کے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور کوفی قراءۃ کے مطابق جن کی روایتِ حفص اب مروج ہے کل ۶۲۳۶ آیات ہیں۔ اگر لا والی آیت پر سانس ٹوٹ جائے تو اعادہ نہیں کرنا چاہیے۔

م اس کا نام وقف لازم ہے۔ یہ وقف ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں پہلے کلام کے معنی پورے ہو چکے ہوتے ہیں۔ بلکہ ملا کر پڑھنے سے معنی غیر مراد کا ابہام لازم آتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ یہاں ٹھہرنا چاہیے۔ آیت کے بعد تمام اوقاف میں اس کا مرتبہ اعلیٰ ہے۔

ط اس کو وقف مُطلق کہتے ہیں۔ معنی کے لحاظ سے اس میں وقف و وصل دونوں احتمال ہوتے ہیں۔ مگر وصل کی وجہ ضعیف ہوتی ہے اس لیے اس کا حکم یہ ہے کہ یہاں پر وقف کرنا مناسب اور بہتر ہے۔ اس وقف کا مرتبہ وقفِ لازم سے کم ہے۔

ج اس کا نام وقف جائز ہے۔ اس میں دونوں احتمال برابر درجہ پر ہوتے ہیں۔ اس پر وقف کرنا جائز اور بہتر ہے۔ اس کا مرتبہ وقفِ مطلق سے کم ہے۔

ز اس کو وقف مجوّز کہتے ہیں۔ اس میں دونوں وجہیں پائی جاتی ہیں۔ مگر جہتِ وقف کمزور ہوتی ہے۔ بنا بریں اس موقعہ پر وصل بہتر ہے وقف کرے تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس کا مرتبہ وقفِ جائز سے کم ہے۔

ص اس کا نام وقف مرخّص ہے۔ اس میں بھی دونوں احتمالات ہوتے ہیں۔ مگر وقف کی وجہ وقفِ مجوّز کے مقابلے میں کم ہی ہے۔ لہٰذا وقف نہیں کرنا چاہیے۔ مجبوری میں اجازت ہے۔ اِعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس کا مرتبہ مجوّز سے کم ہے۔

ق قد قیل علیہ الوقف کا مختصر کیا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض قُرّاء کی رائے ہے کہ اس موقع پر وقف کیا جائے۔ مگر قولِ راجح یہ ہے کہ وقف نہیں کرنا چاہیے۔ یہ وقف اضعف کے درجہ میں ہے۔

قف جس مقام پر یہ گمان ہو کہ مُتکلّم شاید نہ ٹھہرے تو وہاں لکھا جاتا ہے قِف یعنی ٹھہر جا۔ اگر یہاں وقف کرلیا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ بعض قُرّاء نے اس کو وقفہ کے معنی میں لیا ہے اور بعض نے امر کا صیغہ کہتے ہوئے وقفِ مطلق کی جگہ استعمال کیا ہے۔ لہٰذا اگر یہاں وقف کرلیا جائے تو اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اور بقول بعض یہ قَدْ یُوْقَفُ عَلَیْہِ سے لیا گیا ہے یعنی اس پر کبھی مجبوری ہی میں وقف کیا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ ○۔ م۔ ط۔ ج کے علاوہ باقی اوقاف ضعیف و اضعف ہیں۔

سکتہ سانس توڑے بغیر تھوڑی دیر آواز بند کرنا۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں یہ لفظ لکھا جاتا ہے اس کے وہی قواعد ہیں جو وقف کے ہیں۔ صرف سانس نہ لینے کا فرق ہے۔

وقفہ اس میں بھی سانس توڑے بغیر سکتہ سے زیادہ دیر آواز بند رکھی جاتی ہے۔ یہ جس جگہ بھی آیا ہے اختیاری ہے۔

صلے یہ الوصل اولیٰ کا مختصر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ملا کر پڑھنا بہت بہتر ہے۔

صَل قَدْ یُوْصَلُ کا مخفف ہے۔ یہ بھی وصل کی علامت ہے۔ ضرورت کے وقت یہاں پر وقف کر سکتے ہیں۔

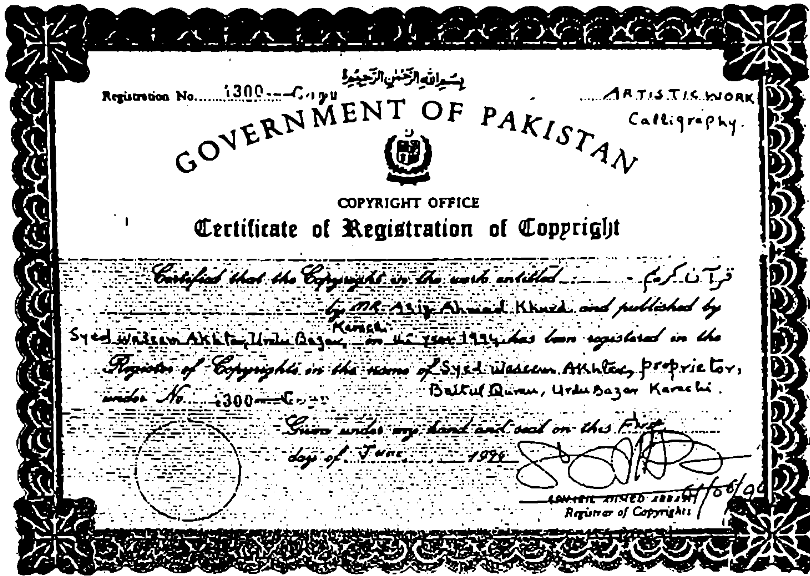
لا یہ لَاوَقْفَ عَلَیْہِ سے ہے۔ یعنی بلا ضرورت اس جگہ نہ ٹھہرے اور مجبوری سے ایسا ہو تو بعد والے جملے سے ابتدا کرنا درست نہیں بلکہ قبل سے اعادہ ضروری ہے۔

۵ یہ اس کی علامت ہے کہ اس موقع پر کوفیین کے نزدیک آیت نہیں ہے۔ گو دوسرے بعض حضرات کے نزدیک ہو۔ وقف کرے تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔

∴ ∴ یہ تین نقاط والے دو دو وقف قریب قریب آتے ہیں۔ ان کو معانقہ کہتے ہیں۔ کبھی اس کو مختصر کرکے مع لکھ دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں وقف گویا معانقہ کر رہے ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے ایک پر ٹھہرنا چاہیے دوسرے پر نہیں۔ ہاں وقف کرنے میں رموز کی قوت و ضعف کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

ك اس کا مطلب یہ ہے کہ جو وقف اس سے پہلے ہے یہاں بھی وہی ہے۔

اگر کسی جگہ کئی رمزیں جمع ہو جائیں تو جو سب سے اوپر یا سب سے آگے ہو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ (من الکتب المختلفہ)



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Registration No. 1300—Copy ARTISTIC WORK Calligraphy.

GOVERNMENT OF PAKISTAN

COPYRIGHT OFFICE

Certificate of Registration of Copyright

Certified that the Copyright in the work entitled قرآن کریم by MR. Asif Ahmad Khan and published by Syed Waseem Akhtar Urdu Bazar Karachi in the year 1994 has been registered in the Register of Copyrights in the name of Syed Waseem Akhtar, proprietor, Baitul Quran, Urdu Bazar Karachi. under No. 1300—Copy

Given under my hand and seal on this First day of June 1996

Registrar of Copyrights



رجسٹریشن سرٹیفیکیٹ

محکمہ اوقاف حکومت سندھ

ترتیب نمبر ۱۸۴ رجسٹریشن نمبر ۸۲ تاریخ اجراء ۲۹-۸-۹۱

تصدیق کی جاتی ہے کہ ادارہ بیت القرآن اردو بازار کراچی ۱ کو اشاعت قرآن پاک (طباعتی اغلاط سے مبرا) ایکٹ ایل آئی ڈی ۱۹۷۳ء کے تحت بطور "ناشران قرآن" رجسٹر کرلیا گیا ہے۔

محمد اقبال نعیمی عفی عنہ
دستخط محمد اقبال حسین نعیمی
ریسرچ اینڈ رجسٹریشن آفیسر
محکمہ اوقاف سندھ



تصدیق نامہ

میں نے قرآن کریم کے اس نسخے کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی یا زبر زیر پیش کی کوئی غلطی الحمد للہ نہیں ہے۔

حافظ عبد الرؤف
سند یافتہ مدرسہ حمیدیہ ۱۳۶۳ھ سابق ریاست بھوپال سابق پروف ریڈر تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی

محمد اقبال نعیمی عفی عنہ
دستخط محمد اقبال حسین نعیمی
ریسرچ اینڈ رجسٹریشن آفیسر
محکمہ اوقاف سندھ

عرضِ ناشر

میں خداوند قدوس کے حضور سربسجود ہو کر انتہائی عجز و انکساری کے ساتھ شکر ادا کرتا ہوں جس کی ذات اقدس و اعلیٰ حیّ و قیّوم نے اپنے بے پایاں فضل و کرم سے اِس بندۂ خطا کار و عاصی کو یہ توفیق بخشی کہ قرآن کریم کو خوبصورت کتابت و طباعت سے مزیّن کر کے آپ کو پیش کروں۔ یہ گدائے تہی دامن اپنے ربِ قدوس کی بارگاہ میں لاکھ لاکھ شکر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے مستدعی ہوں کہ میری حیات کے آخری لمحات تک قرآن کریم فرقان حمید کی بہتر سے بہتر طباعت کا فخر عطا فرماتا رہے اور آخرت میں مغفرت و نجات کا سبب بنائے اور میرے بعد میرے لواحقین کو اس کام کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک عاجزانہ التماس

آپ سے درخواست ہے کہ جب آپ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد اپنے لئے، بچّوں کے لئے اور عزیز و اقربا کے لئے ربّ العزت کی بارگاہ میں دعا کریں وہاں ازراہ مہربانی میرے والد سید شریف حسین مرحوم، والدہ نعیمہ خاتون مرحومہ اور میرے نانا حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، ماموں محمد رضی عثمانیؒ و محمد ذکی کیفیؒ، نانی مرحومہ اور دوسرے اعزاء (مرحومین) کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش اور مغفرت فرمائے (آمین)

سَیّد وَسِیم اَختر مدیر بیت القرآن کراچی

تصدیق نامہ



میں نے قرآن کریم کے اس نسخے کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی یا زبر زیر پیش کی کوئی غلطی الحمد للہ نہیں ہے۔

حافظ عبد الرؤف
سند یافتہ مدرسہ عبیدیہ ۱۳۶۲ھ سابق ریاست بھوپال سابق پروف ریڈر تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی

سیّد محمد عظمت علی نوری
ریسرچ و رجسٹریشن آفیسر
(محکمہ اوقاف سندھ) کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُحمَّد صلی اللہ علیہ وسلم	اَحمد صلی اللہ علیہ وسلم	حَامِد صلی اللہ علیہ وسلم	مَحمُود صلی اللہ علیہ وسلم	قَاسِم صلی اللہ علیہ وسلم	عَاقِب صلی اللہ علیہ وسلم
فَاتِح صلی اللہ علیہ وسلم	شَاہِد صلی اللہ علیہ وسلم	حَاشِر صلی اللہ علیہ وسلم	رَشِید صلی اللہ علیہ وسلم	مَشہُود صلی اللہ علیہ وسلم	بَشِیر صلی اللہ علیہ وسلم
نَذِیر صلی اللہ علیہ وسلم	دَاعِ صلی اللہ علیہ وسلم	شَافِ صلی اللہ علیہ وسلم	ہَادِ صلی اللہ علیہ وسلم	مَہدِ صلی اللہ علیہ وسلم	مَاحِ صلی اللہ علیہ وسلم
مُنجٍ صلی اللہ علیہ وسلم	نَاہٍ صلی اللہ علیہ وسلم	رَسُول صلی اللہ علیہ وسلم	نَبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم	اُمّیّ صلی اللہ علیہ وسلم	تِہامیّ صلی اللہ علیہ وسلم
ہَاشِمیّ صلی اللہ علیہ وسلم	اَبطَحیّ صلی اللہ علیہ وسلم	عَزِیز صلی اللہ علیہ وسلم	حَرِیص عَلَیکُم صلی اللہ علیہ وسلم	رَؤُف صلی اللہ علیہ وسلم	رَحِیم صلی اللہ علیہ وسلم
طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مُجتَبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	طٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم	مُرتَضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	حٰمٓ صلی اللہ علیہ وسلم	مُصطَفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم	اَولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مُزَمِّل صلی اللہ علیہ وسلم	وَلِیّ صلی اللہ علیہ وسلم	مُدَثِّر صلی اللہ علیہ وسلم	مَتِین صلی اللہ علیہ وسلم
مُصَدِّق صلی اللہ علیہ وسلم	طَیِّب صلی اللہ علیہ وسلم	نَاصِر صلی اللہ علیہ وسلم	مَنصُور صلی اللہ علیہ وسلم	مِصبَاح صلی اللہ علیہ وسلم	آمِر صلی اللہ علیہ وسلم

بیت القرآن ناشران و تاجران قرآن مجید و اسلامی کتب اردو بازار کراچی

حجازی	ترازی	قرشی	مضری	نبی التوبہ	حافظ
کامل	صادق	امین	عبداللہ	کلیم اللہ	حبیب اللہ
نجی اللہ	صفی اللہ	خاتم الانبیاء	حسیب	مجیب	شکور
مقتصد	رسول الرحمۃ	قوی	حفی	مامون	معلوم
حق	مبین	مطیع	رسول الراحۃ	اول	آخر
ظاہر	باطن	نبی الرحمۃ	یتیم	کریم	حکیم
خاتم الرسل	سید	سراج	منیر	محرم	مکرم
مبشر	مذکر	مطہر	قریب	خلیل	مدعو
جواد	خاتم	عادل	شہیر	شہید	رسول الملاحم


بیت القرآن
اردو بازار کراچی